[illegible]

صفحہ	دیباچہ		صفحہ	تمہید ۱	صفحہ	تمہید ۲	صفحہ	تمہید ۳	صفحہ	تمہید ۴	صفحہ	تمہید ۵	صفحہ	تمہید ۶
۲			۳	تعریف اور موضوع اور مبادی اور مسائل اور غایت علم حقایق کے بیان مین	۴	تعریف اور وجہ تسمیہ صوفی کے بیان مین	۵	علماے ظاہر اور علماے باطن کے بیان مین	۶	اس امر کے بیان مین کہ قرون گذشتہ سے بھی علم حقایق ثابت ہے	۷	علامات قطب اور غوث اور ملک اور ابدال [illegible] کے بیان مین اور جو کچھ ان سے متعلق ہے	[illegible]	[illegible] شریعت اور طریقت اور حقیقت مین [illegible]

مراقبہ
اثبات وحدۃ الوجود کے بیان مین بطریق براہین عقلیہ کے اور یہ مشتمل ہین بائیس ۲۲ مراقبون پر

صفحہ	مراقبہ	صفحہ	مراقبہ
۸	مراقبہ ۱ — ابطال تعدد وجود حقیقی مین	۸	مراقبہ ۲ — اس امر کی تحقیق مین کہ وجود ماسوا [illegible] وجود حقیقی [illegible] عدم محض ہے
۹	مراقبہ ۳ — اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی بذاتہ موجود ہے	۹	مراقبہ ۴ — اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی [illegible]
〃	مراقبہ ۵ — اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی [illegible] واجب بالذات ہے	〃	مراقبہ ۶ — اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی [illegible]
〃	مراقبہ ۷ — اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی لطیف محض ہے	〃	مراقبہ ۸ — اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی مین تعدد ذاتی نہین ہے
۱۰	مراقبہ ۹ — اس امر کی تحقیق مین کہ نفس الامر مین بحسب مصداق کے وجود حقیقی [illegible]	۱۰	مراقبہ ۱۰ — اس امر کی تحقیق مین کہ تعینات اور افراد عالم وجود حقیقی سے [illegible] نہین مین
۱۱	مراقبہ ۱۱ — اس امر کی تحقیق مین کہ انفکاک وجود حقیقی کا واجب تعالیٰ سے ممتنع ہے	۱۱	مراقبہ ۱۲ — امکان [illegible] اور اس امر کی تحقیق ہے کہ ممکن اور واجب حادث اور قدیم مین کیا فرق ہے
〃	مراقبہ ۱۳ — تحقیق مین معنی وجود اور عدم اور [illegible] ان دونون کے موجود اور معدوم مین سے	۱۳	مراقبہ ۱۴ — اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی [illegible]
۱۳	مراقبہ ۱۵ — ایضاً تتمہ بحث تحقیق وجود مین	۱۵	مراقبہ ۱۶ — ایضاً تتمہ بحث تحقیق وجود مین
۱۵	مراقبہ ۱۷ — ہیولے کی تحقیق مین	۱۷	مراقبہ ۱۸ — مسئلہ تشکیک کی تحقیق مین
۱۸	مراقبہ ۱۹ — ماہیت اور تعریف مطلق علم کی تحقیق مین	۱۸	مراقبہ ۲۰ — علم باری تعالیٰ کی تحقیق مین
۱۹	مراقبہ ۲۱ — اس امر کی تحقیق مین کہ جو قسمت علم کا [illegible] کتب منطق مین [illegible]	۲۰	مراقبہ ۲۲ — کلی کی تحقیق مین

مراقبہ
اثبات وحدۃ الوجود کے بیان مین بطریق براہین نقلیہ کے اور یہ مشتمل ہین اکیس ۲۱ مراقبون پر

صفحہ	مراقبہ	صفحہ	مراقبہ
۲۲	مراقبہ ۱ — اثبات وحدۃ الوجود مین [illegible] کلمہ طیبہ [illegible] اور جو کچھ اسکے معنی مین ہے	۲۵	مراقبہ ۲ — تفصیلی معنی کلمہ طیبہ کے بیان مین
۲۴	مراقبہ ۳ — اس امر کے بیان مین کہ عوام کو ایمان عینیت کا بالطبع حاصل ہے	۲۶	مراقبہ ۴ — اقسام شرک کے بیان مین
۲۸	مراقبہ ۵ — تنزیہ اور تشبیہ حق تعالیٰ کے بیان مین	۲۸	مراقبہ ۶ — اس امر کے بیان مین کہ سوا [illegible] کی پرستش [illegible]
۲۹	مراقبہ ۷ — توحید کے بیان مین	۳۲	مراقبہ ۸ — توحید افعالی اور توحید صفاتی اور توحید ذاتی وغیرہ کے بیان مین
۳۳	مراقبہ ۹ — توحید وجودی اور توحید شہودی کی توفیق مین	۳۳	مراقبہ ۱۰ — تقرر اعیان کے بیان مین
۳۴	مراقبہ ۱۱ — معرفت مکان کی تحقیق مین	۳۷	مراقبہ ۱۲ — معرفت زمان اور کن فیکون کی تحقیق مین
۴۱	مراقبہ ۱۳ — معرفت ازل اور ابد اور قدم اور ایام اللہ کے بیان مین	۴۳	مراقبہ ۱۴ — معیت ذاتیہ کے بیان مین
۴۳	مراقبہ ۱۵ — تجدد امثال کے بیان مین	۴۵	مراقبہ ۱۶ — حلول اور اتحاد کے بیان مین
۴۶	مراقبہ ۱۷ — اندراج الکل فی الکل کے بیان مین	۴۶	مراقبہ ۱۸ — بروز اور تمثل کے بیان مین
۴۷	مراقبہ ۱۹ — مسئلہ عینیت اور غیریت کے بیان مین	۴۹	مراقبہ ۲۰ — قضا و قدر کے بیان مین

۵۱	مراقبہ ۲۱ — رد مذہب دہریہ وغیرہ [illegible]

مراقبہ
تنزلات وجود کے بیان مین اور مشتمل ہین چھ مراقبون پر

صفحہ	مراقبہ	بیان
۴۲	مراقبہ ۱	مرتبہ احدیت ذاتیہ کے بیان مین
۵۳	مراقبہ ۲	مرتبہ وحدت کے بیان مین
۵۴	مراقبہ ۳	مرتبہ واحدیت کے بیان مین
۵۷	مراقبہ ۴	مرتبہ ملکوت کے بیان مین
۶۰	مراقبہ ۵	عالم شہادت کے بیان مین
۶۱	مراقبہ ۶	قلب و انسان کامل کے بیان مین

مراقبہ
عروج انسان کامل کے بیان مین اور یہ مشتمل ہین سات مراقبون پر

صفحہ	مراقبہ	بیان
۶۳	مراقبہ ۱	عقابہ کے بیان مین
۶۶	مراقبہ ۲	اذکار و اشغال اور مراقبات طریقہ علیہ قادریہ قدس اسرارہم کے بیان مین
۶۷	مراقبہ ۳	اذکار و اشغال اور مراقبات طریقہ سلسلۂ علیہ نقشبندیہ قدس اسرارہم کے بیان مین
۷۰	مراقبہ ۴	اذکار و اشغال اور مراقبات سلسلۂ علیہ نقشبندیہ مجددیہ قدس اسرارہم کے بیان مین
۷۳	مراقبہ ۵	اذکار و اشغال اور مراقبات سلسلۂ علیہ چشتیہ قدس اسرارہم کے بیان مین
۸۲	مراقبہ ۶	اس امر کے بیان مین کہ شیطان ہر ہر فرد انسان کو اس کی استعداد کے موافق فریب دیتا ہے
۸۴	مراقبہ ۷	امور متفرقات ضروریہ کے بیان مین

مراقبہ
ضمیمہ مقدمہ کے اصطلاحات صوفیہ کے بیان مین بطریق ابتثاء یعنی حروف تہجی کے اور یہ مشتمل ہین اٹھائیس مراقبون پر

صفحہ	مراقبہ	باب
۹۵	مراقبہ ۱	باب الالف کا ہے
۹۸	مراقبہ ۲	باب الباء کا ہے
۹۹	مراقبہ ۳	باب التاء کا ہے
۱۰۱	مراقبہ ۴	باب الثاء کا ہے
۱۰۱	مراقبہ ۵	باب الجیم کا ہے
۱۰۲	مراقبہ ۶	باب الحاء کا ہے
۱۰۵	مراقبہ ۷	باب الخاء کا ہے
۱۰۶	مراقبہ ۸	باب الدال کا ہے
۱۰۶	مراقبہ ۹	باب الذال کا ہے
۱۰۷	مراقبہ ۱۰	باب الراء کا ہے
۱۰۸	مراقبہ ۱۱	باب الزاء کا ہے
۱۰۹	مراقبہ ۱۲	باب السین کا ہے
۱۱۰	مراقبہ ۱۳	باب الشین کا ہے
۱۱۱	مراقبہ ۱۴	باب الصاد کا ہے
۱۱۳	مراقبہ ۱۵	باب الضاد کا ہے
۱۱۳	مراقبہ ۱۶	باب الطاء کا ہے
۱۱۴	مراقبہ ۱۷	باب الظاء کا ہے
۱۱۴	مراقبہ ۱۸	باب العین کا ہے
۱۱۶	مراقبہ ۱۹	باب الغین کا ہے
۱۱۷	مراقبہ ۲۰	باب الفاء کا ہے
۱۱۸	مراقبہ ۲۱	باب القاف کا ہے
۱۲۰	مراقبہ ۲۲	باب الکاف کا ہے
۱۲۱	مراقبہ ۲۳	باب اللام کا ہے
۱۲۲	مراقبہ ۲۴	باب المیم کا ہے
۱۲۹	مراقبہ ۲۵	باب النون کا ہے
۱۳۲	مراقبہ ۲۶	باب الواو کا ہے
۱۳۵	مراقبہ ۲۷	باب الہاء کا ہے
۱۳۵	مراقبہ ۲۸	باب الیاء کا ہے

فہرست
فصوص الحکم اور یہ مشتمل ہے ستائیس فصوص پر

صفحہ	فص	بیان
۲		دیباچہ
۵	فص ۱	حکمت الٰہیہ کی کلمہ آدمیہ کے بیان مین
۲۱	فص ۲	حکمت نفثیہ کی کلمہ شیثیہ کے بیان مین
۳۷	فص ۳	حکمت سبوحیہ کی کلمہ نوحیہ کے بیان مین
۴۸	فص ۴	حکمت قدوسیہ کی کلمہ ادریسیہ کے بیان مین
۵۷	فص ۵	حکمت مہیمیہ کی کلمہ ابراہیمیہ کے بیان مین
۶۳	فص ۶	حکمت حقیہ کی کلمہ اسحاقیہ کے بیان مین
۷۱	فص ۷	حکمت علیہ کی کلمہ اسماعیلیہ کے بیان مین
۷۷	فص ۸	حکمت روحیہ کی کلمہ یعقوبیہ کے بیان مین
۸۵	فص ۹	حکمت نوریہ کی کلمہ یوسفیہ کے بیان مین
۹۶	فص ۱۰	حکمت احدیہ کی کلمہ ہودیہ کے بیان مین
۱۰۹	فص ۱۱	حکمت فتوحیہ کی کلمہ صالحیہ کے بیان مین
۱۱۵	فص ۱۲	حکمت قلبیہ کی کلمہ شعیبیہ کے بیان مین
۱۲۷	فص ۱۳	حکمت ملکیہ کی کلمہ لوطیہ کے بیان مین
۱۳۵	فص ۱۴	حکمت قدریہ کی کلمہ عزیریہ کے بیان مین
۱۴۶	فص ۱۵	حکمت نبویہ کی کلمہ عیسویہ کے بیان مین
۱۶۸	فص ۱۶	حکمت رحمانیہ کی کلمہ سلیمانیہ کے بیان مین
۱۸۸	فص ۱۷	حکمت وجودیہ کی کلمہ داودیہ کے بیان مین
۲۰۱	فص ۱۸	حکمت نفسیہ کی کلمہ یونسیہ کے بیان مین
۲۰۸	فص ۱۹	حکمت غیبیہ کی کلمہ ایوبیہ کے بیان مین
۲۱۸	فص ۲۰	حکمت جلالیہ کی کلمہ یحیویہ کے بیان مین
۲۲۲	فص ۲۱	حکمت مالکیہ کی کلمہ زکریاویہ کے بیان مین
۲۳۱	فص ۲۲	حکمت ایناسیہ کی کلمہ الیاسیہ کے بیان مین
۲۴۰	فص ۲۳	حکمت احسانیہ کی کلمہ لقمانیہ کے بیان مین
۲۵۷	فص ۲۴	حکمت امامیہ کی کلمہ ہارونیہ کے بیان مین
۲۷۱	فص ۲۵	حکمت علویہ کی کلمہ موسویہ کے بیان مین
۳۰۷	فص ۲۶	حکمت صمدیہ کی کلمہ خالدیہ کے بیان مین
۳۰۹	فص ۲۷	حکمت فردیہ کی کلمہ محمدیہ کے بیان مین
۳۲۶		خاتمہ

نحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون

بعون الله ذي الفضل والكرم قد طبع هذا الكتاب الحكم المبشر من خاتم الرسل المبعوث الى العرب والعجم للشيخ الاجل الاعلم الكامل المكمل الاكرم الامام الاعرف الاعظم سيدنا ابي عبد الله محمد محي الدين بن علي العربي المسمى باسم

فصوص الحكم

سنه ١٣

المترجم بالترجمة الهندية الموسومة باسم

كنوز سر ال[illegible]

مع المقدمة المشتملة على التحقيقات العجيبة المحتوية المتضمنة على التدقيقات الغريبة التي الفها المحقق العارف العالم الالمعي والمدقق [illegible] الفاضل اللوذعي مولانا محمد مبارك علي ظله العالي تصحيح مولانا الحافظ محمد عبد الغفار لكهنوي باهتمام العبد العاصي الراجي الى غفران الله الاحد محمد عبد [illegible]

في المطبع الاحمدي الواقع في بلدة لكهنؤ

مقدمۃ
خزائن اسرار الکلم
فی شرح فصوص الحکم

له حروف ظہورات عالیہ عبارت ہیں اعیان ثابتہ اور اونکے استعدادات اور لوازمات سے اور جو کچھ کہ عالم شہادت میں ظاہر ہوتا ہے حسب اقتضاء اعیان ثابتہ اور اونکی استعدادات اور لوازمات کے ہی ہوتا ہے

ع فرد اول جسکو ... تثلیث ... اصطلاح میں ہے اور اسجگہ مراد ... ذات احدیہ اور وحدت و مرتبہ الٰہیہ ہے کہ جسکو عالم اور علم ... علوم سے بھی تعبیر کرتے ہیں ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَمْرًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَکُلُّ اَمْرٍ مِّنْ لَّدُنْهُ یَعُوْدُ اِلَیْهِ انواع حمد اور انحاے ثنا اوس ذات پاک کو سزاوار ہے کہ جسنے باقتضاے حب ذاتی کے تمامی عوالم کو اپنے وجود سے پیدا کیا اور خود ساتھ اطلاقیت اپنے کے تہمت تقیید سے مستغنی ہوکر سبکو مقید کیا اور اون قیود کا تجلی اور تعین اور اعتبار نام رکھا اور اون تجلیات اور تعینات اور اعتبارات میں خصوصاً انسان میں خود بصورت اخفا اسرار انجام فرمایا اور اوسکو خلیفہ اپنا بناکر علوم اور معارف اسماے کمالات اپنے تعلیم فرمائے اور حروف[له] ظہورات عالیہ اپنے سے اونکے معانی بطون کو اپنے بندوں خاص پر ظاہر کیے اور خود وہی حروف اور معانی ہوکر اپنے تئین متقنعہ بطون میں چھپایا اور نظارگی چشم عوام سے اخفا کیا اور رحمت کاملہ نازل ہوجیو اوس فرد اول[ع] پر جو معدن تجلیات اور مصدر تعینات اور منبع اعتبارات اور سبب ایجاد عالم ہے کہ وہ محمد ہیں اور اونکے آل اور اصحاب پر جو کافل اسرار حقانی اور حامل حقائق ربانی ہیں اما بعد پس واضح ہو کہ اندنوں میں کہ سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو ہجری مقدسہ ہیں اضعف الخلیقہ بل لاشیٔ فی الحقیقہ خوشہ چین خرمن ارباب حقائق زلہ بردار خوان اصحاب دقائق فقیر حقیر شاہ محمد مبارک العلی بن محمد طاہر الرامی فوری مولداً الحیدرآبادی مسکناً القادری النقشبندی الچشتی السہروردی مشرباً الحنفی مذہباً غفر اللہ لہ ولوالدیہ نے کتاب مستطاب فیض انتساب فصوص الحکم کا کہ خاتم مصنفات سے حضرت امام العارفین قطب الاکملین قدوۃ الموحدین سلطان المحققین وارث الانبیاء والمرسلین محیی الحق والملۃ والدین ابی عبداللہ محمد بن علی العربی الاندلسی الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے حسب درخواست بعض احباب اور واسطے بتے اور وصال رب الارباب کے بزبان اردو سلیس مروجہ برعایت تحت اللفظی کے ترجمہ کیا اور نام اوسکا کنوز اسرار القدم فی ترجمۃ فصوص الحکم رکھا اور اوسکے مقامات دقیقہ کو بھی بطریق منہیہ کے شرح اور حل کردیا اور نام اوسکا خزائن اسرار الکلم فی شرح فصوص الحکم رکھا اور جبکہ بسبب کمال دقت اور نہایت صعوبت اوسکے کے اور نیز بوجہ تصحیف کاتبین اور قلم ناسخین کے تحلیف اور غلط اور مسخ ہوگئی تھی کہ اوسکے صحت کلمات اور ربط جمل و عبارات میں حسب قواعد علوم نحویہ وضوابط فنون ادبیہ کے نہایت دشواری نظر آتی تھی

صاحب قاموس قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہین کہ قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین خوئی شافعی قدس سرہ غلامونکی
ایسی حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتے تھے اور قاضی القضاۃ مالکی پر جب حضرت شیخ اکبر کی نظر پڑی تو انھون
نے قضا کو چھوڑ دیا اور حضرت شیخ اکبر کے قدم پر چلنے لگے اور شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے وہی لوگ منکر ہین جو بڑے ملّا
ہین اور محققین کے مشرب مین اونکو کوئی حصہ نہین ہے ورنہ جمہور علما اور صوفیہ کرام نے اقرار کر لیا ہے کہ وہ
اہل تحقیق و توحید کے امام اور پیشوا ہین اور علوم ظاہری مین یکتا اور بے نظیر ہین اور حضرت شیخ عبد الوہاب
شعرانی قدس سرہ اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ ملک مغرب مین بادشاہ کے نزدیک نہایت
معززاور مقرب اور صاحب وقعت تھے یکایک توفیق الٰہی اونکے شامل حال ہوئی اور اوسیوقت آپ جنگل کی
طرف روانہ ہوئے اور ایک قبر مین مدتون ٹھیرے رہے جب قبر سے آپ نکلے تو علوم آپ کی زبان سے جاری تھے
پھر سیاحت کرتے رہے اور ہر شہر مین حکم الٰہی سے چندے مقیم ہوتے تھے اور جب وہان سے کوچ کرتے تو وہان کی
تصنیفات کو وہین چھوڑتے اور آپ کتاب و سنت کے بڑے پابند تھے اور علامہ قطب الدین شیرازی
قدس سرہ فرماتے ہین کہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ علم شریعت اور حقیقت دونون مین کامل اور ... نظر ... تو
انکے کلام پر طعن کرتے ہین وہ کیا کرین اوسکو وہ سمجھ نہین سکتے تھے اور جو کوئی اونکو برا کہتے ہین تو وہ اونکو ... جانو
جو نبیونکو برا کہتے ہین اور امام فخر الدین رازی قدس سرہ فرماتے ہین کہ امام محیی الدین ... بہت بڑے
جلیل القدر ولی اور اپنے زمانے کے قطب الاقطاب تھے اور شیخ جلال الدین سیوطی قدس سرہ فرماتے ہین
کہ حضرت شیخ اکبر عارفونکے مربی ہین اور نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چلنے والے اور اونھون نے
حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے منکرون کے جواب مین ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام تنبیہ الغبی فی تبرئۃ ابن العربی
ہے اور شیخ سراج الدین مخزومی قدس سرہ نے ایک کتاب لکھی ہے ... شیخ اکبر رضی اللہ ... کے
اسرار کو ظاہر کیا ہے نام اوسکا کشف الغطا ہے اور حضرت شیخ صدر الدین قونوی قدس سرہ حضرت شیخ اکبر
کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور حضرت امام ابن اسعد یافعی قدس سرہ ... شیخ اکبر ... و
اونھون نے کہا ہے کہ ولایت عظمی حضرت شیخ اکبر کو حاصل تھی اور حضرت امام ... الدین ... فرماتے ہین
کہ حضرت امام محیی الدین عربی آیت من آیات اللہ تھے اور اوس زمانے مین علم اور فضل کی کنجی اونھین کے ہاتھ مین
تھی اور مین سوائے اونکے اور کسیکو نہین پہچانتا ہون اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور
حضرت شیخ کمال الدین کاشی قدس سرہما فرماتے ہین کہ حضرت امام محیی الدین عربی کامل اور محقق اور صاحب
کرامات تھے اور حضرت شیخ سراج الدین مخزومی قدس سرہ اکثر لوگون کو یہ بھی فرماتے تھے کہ ... حضرت امام
محیی الدین عربی کے کسی کلام کا انکار نکرو کیونکہ اولیاء اللہ کا لحم مسموم ہوتا ہے اور اولیاء ... رکھنے والے اکثر
نصرانی ہوکر مر گئے اور جو کوئی انکی شان مین زبان درازی کریگا تو وہ دل کے ... مین مبتلا ہوگا اور حضرت
شیخ زملکانی کہ جلیل القدر علمائے شام مین سے تھے اور حضرت شیخ قطب الدین ... قدس سرہما حضرت
شیخ اکبر کے بڑے مداح تھے اور حضرت شیخ صلاح الدین صفدی قدس سرہ ... مصر کی تاریخ مین ... فرماتے ہین
کسی کو علم لدنی والے کے کلام کو دیکھنا منظور ہو تو وہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی ... اور
حضرت شیخ ابو بکر خوافی قدس سرہ فرماتے ہین کہ اوائل مین فصوص الحکم کا مین بہت شغلہ رکھتا تھا
ایکبار مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا مین نے نہایت ادب سے پوچھا کہ یا رسول اللہ

۳

اسقدر مطالعہ مین فہم جید کے ساتھ مداومت کرے کہ اوسکے مسائل ذوق اور وجدان طالب کے ہوجاوین کہ عمدہ ترین اشغال اور مراقبات ہین اگرچہ بطریق سلاسل کے نہون پس اسصورت مین حق تعالی سے امید قوی ہے کہ اوسکو توحید صافی اور عرفان کافی اور وصل عریانی کہ انتہائے کمال انسانی ہے انشاء اللہ تعالی حاصل ہووے اسلیے کہ یہ دونون واسطے قطع غیریت کے تیغ بران ہین اور کوئی گمان نکرے کہ بغیر سابقہ صحبت شیخ حی وقیوم کے آدمی واصل نہین ہوسکتا ہے حاشا وکلا بہت لوگ اکابرون سے بطریق اویسیت کے واصل حق ہوئے ہین اور معنی اویسیت کے یہ ہین کہ بغیر سابقہ صحبت کسی شیخ حیّ وقیوم کے بہ تربیت غائبانہ کسی اکابر کے روح پر فتوح سے فیض پاکر یا محض فضل حق شامل حال ہوکر واصل ہووے جیسے کہ حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ فرماتے ہین کہ بعض اولیاء اللہ مین سے ہین کہ طریقہ اویسیہ رکھتے ہین کہ بظاہر اونکو کسی شیخ کی حاجت نہین کیونکہ خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ سبب متابعت اپنے کے اونکو پرورش کرتے ہین جیسے کہ حضرت اویس قرنی وغیرہ رضی اللہ عنہم کو پرورش کیا ہے یہ لوگ اولیاء اللہ مین سے بڑے عالی مرتبے کے ہوتے ہین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ اور بعض اولیاء اللہ ہین کہ طالب صادق کو بطریق روحانیت کے پرورش کرتے ہین بغیر اسکے کہ بظاہر اونکو کسی شیخ حی وقیوم نے تربیت کیا ہو یہ بھی اونہین اویسیون مین داخل ہین انتہی اسی جگہ سے حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند قدس سرہ فرماتے ہین کہ مین بذریعہ کسی سلسلے کے واصل نہین ہوا لیکن پونہچا میری طرف ایک جذبہ جذبات الٰہیہ مین سے اور اوس سے مین واصل ہوا اور ایسا ہی حال حضرت خواجہ حافظ شیراز اور حضرت خواجہ فریدالدین عطار وغیرہ قدس اسرارہم کا ہے پس اس مقدمے پر اگرچہ بعض نادان بہ سبب نافہمی اور بےمشربی اور خرابی باطن کے ازدحام کرینگے مگر واقف کار محظوظ ہونگے اور بفضلہ تعالی فائدہ عظیم اوٹھاوینگے اور مقصود کو پونہچینگے اور اگر اس مقدمے کے کسی موقع مین تکرار مضمون نظر آوے پس مقصود اوس سے افادہ اور تفہیم طالب ہے اور جبکہ بنائے فصوص اور اس مقدمہ کی مسئلۂ وحدۃ الوجود اور معنی کلمۂ طیبہ پر ہے سالک کو چاہیے کہ ہر جگہ اسکو ہاتھ سے ندیوے اور ہر ایک مسئلۂ مقدمہ اور فصوص کو ساتھ مسئلۂ وحدۃ الوجود اور معنی کلمۂ طیبہ کے مطابقت کرے تاکہ باسانی مضامین اوسکے ہاتھ آوین اور مغالطے مین نہ پڑے اور اوس سے جو نتائج اوسکی ہے بخوبی حاصل ہووے پس اللہ ہی سے امید رکھتا ہون کہ اسکو بشرف قبول مشرف فرماوے اور ذریعے میرے سبب مغفرت اور زاد آخرت اور طالب حق کے لیے تبصرہ اور تذکرہ گردانی آور مستفیدین کو چاہیے کہ اوسکے شکریہ مین اس مترجم شارح کو دعائے خیر اور استغفار اور ایصال ثواب سے نہ بھولین واضح ہو کہ اسجگہ قبل شروع مقصود کے چند تنبیہات ضروری منصور ہوکر ذکر کیے جاتے ہین گوش دل سے سننا چاہیے پہلی تنبیہ تعریف اور موضوع اور مبادی اور مقاصد اور غایت علم حقائق کے بیان مین ہے جاننا چاہیے کہ علم حقائق وہ علم ہے کہ جس سے ذات حق تعالی کی معرفت تفصیلاً حاصل ہو اور اس علم کا حکمت نام رکھتے ہین کیونکہ جیسے حکمائے فلاسفہ حقائق اشیا سے بحث کرتے ہین ویسے ہی حضرات صوفیۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم بھی حقائق اشیا سے بحث کرتے ہین مگر ان دونون مین فرق یہ ہے کہ فلاسفہ بعقول ضعیفہ خود بغیر کسی راہبر کے معلول سے علت کے طرف رجوع کرتے ہین اور حضرات صوفیۂ صافیہ رضوان اللہ تعالی علیہم اوّلاً بوساطت راہبر رسول کے خالق کو مجملاً جانکر پھر اوسکے تفصیل علم کے لیے مخلوق سے خالق ومالک الملک کے طرف سیر شروع کرتے ہین اور اسی مین ہی کمال ہے اسی واسطے جب افلاطون اشراقی سے پوچھا گیا کہ انبیا کون ہین اور کیسے ہین اوسنے کہا کہ یہ لوگ حکما ہین اور انکی حکمت کامل ہے اسی جگہہ سے

اور جنگل سے لکڑی لاتے اور اوسکو بیچکر خرما خرید کرتے اور بقدر قوت لایموت کے اوس سے تناول کرتے اور رات و دن تلاوت قرآن کرتے اور رسول علیہ السلام سے انواع علوم سیکھتے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ منجملہ اہل صفہ کے ستر آدمیون کو مین نے دیکھا کہ ایک چادر سے نماز پڑھتے اور رکوع کے وقت چادر کو زانو کی طرف کھینچتے تھا کہ ستر برہنہ نہو اور رسول علیہ السلام باوجود اسکے کہ مفاتیح خزائن روے زمین کے آپکے ہاتھ مین تھین گرسنگی اور سختی معاش مین اہل صفہ کے ساتھ موافقت فرماتے اور لوگونکو بھی واسطے موافقت انکی ترغیب دیتے ایک روز اہل صفہ نے رسول علیہ السلام کے پاس شکایت کی کہ یا رسول اللہ خرمے نے ہمارے شکمون کو جلا دیا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم خدا کی ہے دو مہینے سے ہمارے گھر مین چولہا نہین سلگا ہمارے اہل بیت کے لیے سواے آب سیاہ اور خرمے کے اور کچھ نہین تم بھی اسی صفت کے ساتھ رہو اور بشارت ہو تمکو کہ تم جنت مین میرے ساتھ رہوگے پس جبکہ صوفیہ مثل اہل صفہ کے تحمل کرتے ہین اسواسطے نام اونکا صوفیہ رکھتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اسم صوفی صوف سے مشتق ہے کیونکہ یہ طائفہ اکثر واسطے ستر عورت کے صوف پوشی کے ساتھ قناعت کرتے تھے اسلیے کہ لبس صوف کا اکثر انبیا اور اولیاے سابقین کے آداب مین سے ہے جیسے کہ منقول ہے کہ جسوقت حضرت موسی علیہ السلام کوہ طور مین رب العزت کے کلام سے مشرف ہوئے جبہ صوف اور سراویل صوف اور کملی صوف پہنے ہوئے تھے اور نعلین آپکے پوست خر غیر مذبوح کے تھے اور بعض کہتے ہین کہ صوفیہ عبارت ہے اوس خرقہ کہنہ سے کہ ازکار رفتہ ہو وسے صوفی بوجہ تواضع اور شکستگی نفس اپنے کے اوسکو جوڑکر ستر پوشی کرتے تھے اور ساتھ اوسکے قناعت کرتے تھے اور صوف پوشی اختیار کرنے سے حضرات صوفیہ کرام کے یہ معنی نہین ہین کہ اوسکو منجملہ علامات صوفیہ قرار دیوین اور اوس سے پہچانے جاوین بلکہ غرض اونکی اوس سے ہضم نفس اور تواضع اور ترک زینت دنیا تھی کیونکہ جب یہ لوگ ہموم امور آخرت مین ہمہ تن مصروف ہین اور صوف اور خرقہ کہ اہون لباس اور کم قیمت ہے پس اونھون نے اسکو اختیار کیا اور ساتھ خوراک بقدر قوت لایموت کے وجہ حلال سے ہو قناعت کی بلکہ اسکے ساتھ بھی مقید نہین ہوے جو کچھ کہ میسر ہوا اُس سے ستر پوشی کرتے تھے کبھی مرقعات باہم جوڑکر اور کبھی برگ درختون سے اور کبھی عام لباس سے کہ غیرون سے تمیز نہو اور سوال کرنے سے محترز رہتے تھے کہ منع ہے اور بعض کہتے ہین کہ کوئی شخص باسم صوفی رسول علیہ السلام اور صحابہ کرام کے زمانے مین موسوم نتھا بلکہ تابعین کے زمانے مین حادث ہوا ہے جیسے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے بعض تابعین کو اسم صوفی کے ساتھ خطاب فرمایا ہے اور بعض کہتے ہین کہ اشتہار اسم صوفی کا زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مین نتھا بلکہ بعد قرون ثلثہ کے مشہور اور شائع ہوا جیسے کہ چوتھی تنبیہ مین انشاء اللہ تعالی مذکور ہوگا اور اہل حق کی اصطلاح مین صوفی وہ ہے کہ جسنے منجملہ اوصاف باطنی کے اپنے خیال[1] کو تصحیح کیا اور اپنے دل کو خیالات غیر حق تعالی سے صاف کیا اور قلب کو خواہش نفسانی سے پاک کیا اور مراتب ستہ اور اونکے حقائق کو اور بفحواے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ کے اپنے نفس کو پہچانا اور افراد اور تعینات عالم کو مظاہر حق جانا اور جسکے اخلاق ظاہری ایسے نمودار ہون کہ بعد تحصیل علوم دین کے بجا آوری مین اوامر کے مصروف اور اجتناب نواہی مین مشغول رہے اور قلب باصفا لسان ثنا چشم پُرنم و باحیا دست کرم و عطا پیدا کرے وعدہ وفا کرے عفو خلائق پر نظر رکھے موافقت و الفت باہمی ہاتھ سے ندے کبر و عجب و نخوت و حسد و حب دنیا و حب جاہ و غیرہ اوصاف مذموم کو ترک کرے خود بین نہو غیر کے نسبت حسن ظن رکھے بدبین نہو تجمیل علما تو قیر کبرا صحبت صلحا

[1] حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ التصوف هو تصحیح الخیال یعنے پاک کرنا ساحت قلب کو کدورات خیالات غیریت

5

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم کے اکثر بعض اونمین سے علی الخصوص رواج دینے والے علم ظاہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جیسا کہ باقی اصحاب اوس زمرے مین سے رضی اللہ تعالی عنہم اور اسی طرح سے تابعین مین سے بھی بعض ترویج مین علم باطن کے سعی وافر فرماتے تھے جیسا کہ حضرت امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور محمد بن الحنیفہ اور حسن بصری اور کمیل بن زیاد وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم کے اور بعض دیگر ترویج علم ظاہر مین مصروف رہے اور طبقہ قریبہ اونکے سے حامیان باطن مین سے امام جعفر صادق اور امام موسی کاظم اور ائمہ اہل بیت اور سفیان ثوری اور مالک بن دینار اور محمد بن سماک اور حبیب عجمی اور شیبان راعی اور داؤد طائی وغیرہم تھے رضی اللہ تعالی عنہم اور جماعت دیگر نے ترویج مین علم ظاہر کے کمر باندھی بعد اونکے ابو یزید بسطامی اور ابو محمد سہل تستری اور حارث بن اسد محاسبی اور بشر حافی اور سید الطائفہ جنید بغدادی اور ابو حفص حداد اور ابو سلیمان درانی وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم نے ترویج باطن مین کوشش بلیغ فرمائی اور گروہ دیگر واسطے تقویت علوم ظاہر کے قائم ہوئے وَهٰكَذَا اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا قرن اول مین فقط صحبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بس تھی اور وہ ملقب بصحابہ ہوئے اسلیئے کہ اوسوقت کوئی فضیلت بالاتر اس سے متصور نہ تھی بعد اونکے عصر ثانی مین مسمی بتابعین ہوئے اور یہ لقب انکا اشرف القاب جانتے تھے اور قرن ثالث مین علی ہذا القیاس موسوم بتبع تابعین ہوئے بعد اونکے لوگ مختلف ہوئے اور مراتب اونکے متفاوت اور جو لوگ انکے خواص مین سے تھے اور اپنے دین مین اہتمام شدید رکھتے تھے زہاد اور عباد کہلائے بعد اونکے فرقہاے مختلفہ ظہور مین آئے اور بدعتین انواع و اقسام کی شروع ہوئین اور ہر ہر فریق نے اپنی اپنی ادعا زہد کی شروع کی اور جہلاے عادت پرست و طالب جاہ و دنیا پیدا ہوئے پس اوسوقت جو لوگ خواص اہل سنت و جماعت کے تھے کہ اپنے دلون کو طوارق غفلت اور بدعت سے نگاہ رکھتے تھے اور حفظ انفاس اپنے ساتھ حق تعالی کے رکھتے تھے اسم صوفی کے ساتھ مشہور ہوئے اور اونمین سے جو اول باسم صوفی مشہور ہوئے سید ابو ہاشم محمد بن احمد تھے انھون نے سنہ ایکسو اکسٹھ ہجری مین انتقال فرمایا حاصل یہ کہ قرون ثلثہ مین علوم طریقت اور رموز حقیقت ثابت اور متحقق تھی اگرچہ انکا نام انکے ملقب صوفی مشہور نہوئی اور یہ بزرگان دین ہمیشہ ہمت اپنی اوپر اعلاے کلمۃ اللہ اور جہاد ساتھ کفرۂ فجرہ اور اظہار دعوت اور اعلاے شریعت کے مصروف رکھتے تھے اور معرفت بواطن کی برکت صحبت سلطان الانبیا اور قرب عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل تھی اور بسبب قلت اختلافات اور تمکین رجوع طرف ثقات کے حاجت تدوین مقالات اور تحریر اصطلاحات کی نہ تھی جسقدر کہ بعد سرور دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا صداقت اور نورانیت کم و کاست ہونگی اور اشراق مکاشفات کا مستور ہا یہانتک کہ بمصداق حدیث خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكِذْبُ کے نور سنت اور صداقت منطفی ہوا اور ظلمت اور بدعت جہان مین پھیلی اور ہر طرف سے اہل ہواے نے سر اوٹھایا اور نزاع شروع ہوئی اور اختلاف درمیان مین آیا اور طرق صحابہ اور سلف عزیز الوجود اور غریب نظر آنے لگے اسی واسطے اہل سنت و جماعت مین سے حضرات صوفیۂ صافیہ کہ برگزیدۂ انام اور بقیۂ اسلاف عظام ہین خصوصاً حضرت خاتم الولایۃ المحمدیہ کاشف الاسرار الالٰہیہ امام العارفین قطب الموحدین امام محیی الدین بن العربی شیخ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اور اتباع وغیرہ اونکی نے واسطے ایصال طالبین اور تکمیل سالکین اور واسطے تشویق اور تفہیم اور تربیت اور تعلیم اونکی کے بالہام ربانی ظواہر اور بواطن قرآن مجید اور احادیث شریف سے حقائق اور سلوک اور مکاشفات اور بناے رباط اور الباس خرقہ اور کیفیات ذکر اور اتخاذ خلوات مین قواعد اور ضوابط اجتہا

إِلٰى أَنْ صَحَا فِي أَثْنَاءِ الْخُطْبَةِ وَارْتَفَعَ عَنْهُ حُكْمُ تَجَلِّي الْوَحْدَةِ وَرَجَعَ إِلٰى عَالَمِ الْبَشَرِيَّةِ وَتَجَلّٰى لَهُ الْحَقُّ بِحُكْمِ الْكَثْرَةِ فَشَرَعَ مُعْتَذِرًا أَنَا أَكْبَرُ مَعْبُودٍ تَبِيْنُهُ وَضُعْفُهُ وَانْقِهَارِهِ تَحْتَ أَحْكَامِ الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ اور امثال انکے کہ وقت سکر اور فنا کے اہل اللہ سے صادر ہوتے ہین اہل ظاہر کے فہم مین نہین آتے ہین پس آدمی بیچ حق انھین غلبات احوال و فنا اور سکر محبت اہل اللہ کے دو فریق ہوگئے ہین فرقۂ اول فقہاء محض اور علماے ظواہر ہین انکو متقشفۂ فقہا کہتے ہین انہین بھی دو گروہ ہین گروہ اول بسبب واقع اور از راہ ظاہر اور باطن کے خطا بطلان اور رقم فساد اون بزرگوار و نپر کھینچتے ہین اور اونکو طرف جہل اور جنون کے نسبت کرتے ہین منشا اس انکار کا بے مناسبتی اور بے مشربی اور جمود طبعی اور خرابی باطن اور محرومی برکات ہے علاوہ اسکے اس انکار سے خوف سوے خاتمہ کا بھی متصور ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور دوسرا گروہ حسب ظاہر مثل گروہ اول کے انکار کرتے ہین لیکن در باطن اقرار اور زبان کو دل کے ساتھ موافقت نہین رکھتے ہین یہ دونون گروہ بسبب خرابی باطن اور بے عرفانی کے حق مین ان بزرگوارون کی تقصیر اور تفریط کرتے ہین اور فرقہ ثانیہ تقسیم اول سے کمال اعتقاد اور انقیاد ساتھ اقوال اور افعال ان اکابر کے رکھتے ہین اور پروا شریعت کی نہین کرتے ہین انکو جہلاے صوفیہ کہتے ہین انکے بھی دو گروہ ہین گروہ اول انکے اقوال اور افعال کو اگرچہ خلاف شریعت کے بھی ہون بحسب ظاہر اور باطن کے حق جانتے ہین اور بالکل پروا شریعت کی نہین رکھتے ہین دوسرا گروہ اگرچہ بحسب ظاہر کہتے ہین کہ خلاف شرع کوئی امر نہ چاہیے اور بتکلف اور زبانی محض اظہار انقیاد شریعت کا کرتے ہین لیکن در باطن اقوال علما اور روایات فقہا کا انکے نزدیک کچھ اعتبار نہین ان دونون گروہ نے بسبب جہالت کے حق مین ان اکابر صوفیہ کے غلو اور افراط اختیار کرکے دائرۂ انقیاد اسلام اور احکام شریعت سے خارج ہوکر راہ ضلالت کو اختیار کیا ہے سواے ان چار گروہ مذکور کے دیگر ایک فرقہ ہے کہ اونسنے صراط مستقیم اور طریق متوسط کو اختیار کیا ہے یہ فرقہ ظاہراً و باطناً متبع شریعت اور معتقد اولیاے کرام اور مشائخ عظام ہے اور بانکار اور اعتراض اقوال سکریہ اور کشوفات پر انکے نہین مبادرت کرتے ہین اور ان اقوال و افعال کو اوپر استیلاے محبت اور غلبۂ عشق اور نتیجۂ قرب کے حمل کرتے ہین اسلیے کہ صادر ہونا ان اقوال و افعال اور کشوفات کا صحت حال اور کمال نسبت اور اخلاص باطن اور غلبۂ عشق اور استیلاے محبت اور قرب پر دلالت کرتا ہے لیکن وقت غلبۂ حال اور استیلاے وجد اور محبت کے قدم ثبات کا وسط طریق سے پھسلجاتا ہے اور عنان ضبط اور اختیار کا ہاتھ سے جاتا رہتا ہے یہان تک کہ بغلبۂ سکر کے قبح شرعی بہ نسبت اوس قول اور فعل کے نظر اعتبار سے ساقط ہوکر نظر فقط اوپر معنی صرف اور روح عمل کے باقی رہتی ہے جیسا کہ طریان غضب اور فرح اور سرور مرد عاقل کو ہلا دیتا ہے اور اپنے اختیار سے باہر کر دیتا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ اقوال اور افعال سکریہ بطریق معصیت اور قصد مخالفت شریعت اور میل طبیعت اور ہواے نفس اور علت جہل اور داعیۂ ہوا اور ریا کے نہین ہین بلکہ مقرون بصدق نیت اور حسن قصد بیچ قہر نفس اور قطع اسباب و علائق اور اسقاط اعتبارات اور استیلاے محبت اور غلبۂ عشق کے ہیں اور صاحب وجد اور حال اوس وقت تکالیف شرعیہ سے مرفوع القلم ہو جاتا ہے کہ مغلوب الحال ہے مثل مجنون کے مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ فرماتے ہین مثنوی
با مریدان آن فقیر محتشم + بایزید آمد کہ نک یزدان منم + گفت مستانہ عیان آن ذو فنون + لا الہ الا انا فاعبدون + چون گذشت آن حال گفتندش صباح + تو چنین گفتی و نبود این صلاح + گفت این بار ار کنم

روشن ہوجاتی ہے اور معبود کو عین مقصود پاتی ہے اور جمیع مقاصد باطلہ سے منہ پھیر کر ایمان موافق قول اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کے حاصل کرتی ہے اور مرتبہ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ مین پونہچتی ہے اس مرتبے مین واسطے سالک کے اسلام ایمان ہوجاتا ہے یہ دوسری منزل طریقت کی ہے پھر جب سالک اس مقام مین قیام کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے تو عقل علم ہوجاتی ہے اور علم نور رہتا ہے تو سالک کو مقصود کی ایک جھلک مشہود ہونے لگتی ہے اس منزل مین ایمان ایقان ہوکر مقصود کا پتا لگتا ہے اور معبود کا نام بھول جاتا ہے یہ انتہاے مقام طریقت اور منزل مقصود سالک کی ہے یہ طریقت اوس شریعت ظاہری کی معنی ہے یہان تک تو علم کی رسائی تھی آگے اوسکے بغیر مدد عشق کے علم کی رسائی نہین اسواسطے اس مقام مین علم عشق کا تابع ہوتا ہے پس جب علم کے ساتھ عشق ہوتا ہو تو کشش پیدا ہوتی ہے اور کوشش سالک کی رہجاتی ہے اور مقصود مشہود ہوجاتا ہو اور سالک محقق ہوجاتا ہی اور فکر مراقبہ کا برقع اٹھتی ہو اور یقین مکاشفہ وجدان ہوجاتا ہے اور سب سے منہ پھیر کر حق مین ثابت قدم ہوتا ہے یہ حقیقت کا پہلا زینہ ہے جب سالک اس مقام مین ٹھہر جاتا ہے تو آتش عشق کی بھڑکتی ہے اور نور علم کا نور علی نور ہوجاتا ہے اور مقصود بھولکر مشہود کو پاتا ہے اور لَا مَشْهُوْدَ اِلَّا اللّٰہ کہنے لگتا ہے یہ عروج حقیقت کا دوسرا زینہ ہے پھر جب سالک کا علم عشق بنجاتا ہے اور وجدان سالک کا عرفان ہوجاتا ہے مشہود سے منہ پھیر کر مقام لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ مین پونہچتا ہے اور محقق عارف ہوکر وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کہنے لگتا ہے یہ انتہا مقام حقیقت کا ہے پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ حقیقت معنی طریقت کے اور طریقت معنی شریعت ظاہری کے ہین اور آگے اسکے لفظ اور معنی سب غائب ہین اس مقام مین عابد و معبود و سالک و مقصود و شاہد و مشہود کا پتہ نہین لگتا ہے عقل علم مین علم عشق مین عشق عاشق مین عاشق معشوق مین فانی ہوجاتا ہے قاب قوسین او ادنی کا دائرہ تمام ہوجاتا ہو یہان تک سلوک اور معرفت تمام ہوجاتی ہے یہان سواے حیرت در حیرت اور فنا در فنا کے اور کچھ ہاتھ مین نہین آتا ہے پس اسصورت مین حسب حال علماے ظاہر شریعت کے لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور سالک کے حق مین لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور محقق کی نسبت لَا مَشْهُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور موافق مذاق عارف کے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ صحیح ہوجاتا ہے پس اسی معنی کلمہ طیبہ پر تمامی معانی الفاظ قرآنی احادیث کو قیاس کر لینا چاہیے مگر فرق یہ ہے کہ عوام کہ جنکو عقل سلیم نصیب نہین فقط ظاہر شریعت پر اکتفا کرتے ہین اور خواص کہ جنکو عقل سلیم اور حدس مستقیم نصیب ہے اور عقل اونکی نور حقانی سے روشن ہوگئی ہے معنی کے معنی کو پاتے ہین اور خود معنی بنجاتے ہین اور جو عقل کا معذور اور کور باطن ہے بہ تکلف معنی کو صورت کی طرف اور حقیقت کو مجاز کی جانب پھیرتا ہے اور تاویلات لاطائل شروع کرتا ہے حاصل یہ کہ واقع اور نفس الامر مین شریعت عین طریقت اور طریقت عین حقیقت اور حقیقت عین معرفت ہے نہ غیر جیسے کہ بعض نادان گمان کرتے ہین اسلیے کہ مدار دین اور اوسکے کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین جو جبرئیل علیہ السلام کے جواب مین وارد ہے اور اوسکی صحت پر ائمہ اہل احادیث متفق ہین ان تینوں چیزون کا بیان ہے کیونکہ یہ حدیث مشتمل ہے اسلام اور ایمان اور احسان پر اسلام سے اشارہ ہے فقہ کی طرف کہ اوسمین تمامی احکام اور اعمال شرعی کا بیان ہے اور ایمان سے اشارہ ہے عقائد کی طرف اور احسان سے اشارہ ہے اصل تصوف کی طرف کہ مراد اوس سے توجہ الی اللہ اور حضوری اور فناے سالک ہے اور

گفتہ ہین اور جو ماہیت کہ غیر وجود حقیقی کی ہے بحسب ذات اپنے سے کے بغیر علاقہ حضرت وجود حقیقی کے موجود ہوگا وہ
خارج سے بالضرور اور بالاتفاق معدوم محض ہوگی اور ظاہر ہے کہ معدوم محض مبدا کسی اثر خارجی کا آثار خارجیہ
مین سے نہین ہوسکتا اور نہ وہ معدوم معدوم نہ رہیگا پس جو امر کہ اوسکو حکمت اور عرف مین واقع اور نفس الامر کہتے
ہین وجود حقیقی سے خالی نہوگا اسلیے کہ وقوع خارجی اور تحقق نفس الامری وجود سے خبر دیتا ہے پس اس تقدیر
مین اگر اوس جگہ عدم فرض کیا جاوے گا تو اجتماع نقیضین یعنی وجود اور لا وجود دونون صادق آوینگا اور یہ
بالاتفاق بدیہی البطلان ہے اسلیے کہ عدم محض عبارت ہے نہ ہونے سے کسی اثر وجودی کے واقع مین پس
موجود ہونا اوس عدم کا کہ مقدم ترین آثار وجودیہ مین سے ہے کوئی معنی نہونگے اسی جگہ سے ہے مسئلہ حکمت
حقیقیہ کا کہ اَلْعَدَمُ لَا یُوْجِدُ تلمیذ مراقبہ اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی بذاتہ موجود ہے اور وہ اسطرح پہ
ہے کہ ضرور ہے کہ وجود حقیقی واقع اور نفس الامر مین بذاتہ متحقق ہووے ورنہ اس وجہ سے کہ ترجیح بلا مرجح امور
غیر ارادی مین بالبداہتہ محال ہے اور مستلزم اجتماع نقیضین کا ہے اسلیے کہ اوس مرتبے مین کہ تقاضا وجود کا
مفروض ہے تقاضا وجود کا لازم آتا ہے چاہیے کہ وجود حقیقی مستفاد ہووے غیر اپنے سے حالانکہ غیر اوسکا
فی نفسہ معدوم محض ہے چنانچہ مراقبہ ثانی مین مذکور ہوا وَتَقَدُّمُ الشَّيْءِ وَتَوَقُّفُهُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْبَدَاهَةِ
بَاطِلٌ اور بسبب انتفاے غیر اور بطلان بیچون تقدم کے احتمال تسلسل عدمی کا بھی ناجائز ہے پس اس سے
ثابت ہوا کہ واسطے وجود حقیقی کے کوئی علت نہین اور نہ وہ مسبوق بالعدم ہے ورنہ کبھی متحقق فی الواقع نہوتا
چوتھا مراقبہ اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی ہی منشاے انتزاع وجود مصدری کا ہے نہ غیر اور وہ یہ ہے
کہ ضرور ہے کہ وجود حقیقی بذاتہ منشاے انتزاع وجود مصدری کا ہووے نہ غیر اوسکا یعنی غیر وجود حقیقی کا کوئی
اور محل وجود مصدری کا نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ وہ بنفسہ معدوم محض ہے پس اس سے ثابت ہوا یہ کہ وجود حقیقی
قسم سے اعراض مصطلحہ بعض حکما اور متکلمین کے نہین ہے اور نہین ہوسکتا ہے اور منشاے انتزاع موجودات خارجیہ
کا اور حقیقت اوسکی خود وجود حقیقی ہے اور ضرور ہے کہ جو شے کہ حقیقت اوسکی ایسی ہی ہے بہ نسبت اوسکے
لَیْسَ بِمَوْجُوْدٍ کبھی صادق نہین آسکتا ہے جیسا کہ زید انسان لیس بانسان الانسان الموجود لیس بموجود
کبھی صادق نہین آسکتا ہے لِاَنَّ سَلْبَ الشَّيْءِ عَنْ نَفْسِهٖ بِالْبَدَاهَةِ بَاطِلٌ اور یہی واجب ہے دوام
واجب الوجود کا یعنے نہین تجاوز کرتا ہے وہ طرف عدم محض کے اصلا اور نہین ہوگا وہ معدوم محض کبھی
ورنہ لازم آوے گا انقلاب حقیقت کا اور یہ باطل ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ حضرت وجود حقیقی جیسا کہ
مسبوق بالعدم نتھا ملحق بالعدم بھی نہین ہوسکتا ہے علاوہ اسکے خود مسلمات حکمات سے ہے کہ جو شے بغیر علت
کے ہووے ازلی اور ابدی اور قدیم بالذات ہوتی ہے اسی جگہ سے مسئلہ حقیقیہ کا ہے اَلْوُجُوْدُ لَا یَعْدَمُ قَالَ الشَّیْخُ
دَاوُدُ الْقَیْصَرِيُّ قَدَّسَ سِرَّهٗ فِي مُقَدِّمَتِهِ الْفُصُوْصِ هُوَ اَيِ الْوُجُوْدُ خَیْرٌ مَحْضٌ وَكُلُّ مَا هُوَ خَیْرٌ فَهُوَ
مِنْهُ وَبِهٖ وَقِوَامُهُ بِذَاتِهٖ لِذَاتِهٖ اِذْ لَا یَحْتَاجُ فِي تَحَقُّقِهٖ اِلٰی اَمْرٍ خَارِجٍ عَنْ ذَاتِهٖ فَهُوَ الْقَیُّوْمُ الثَّابِتُ
بِذَاتِهٖ وَالْمُثْبِتُ لِغَیْرِهٖ وَلَیْسَ لَهٗ اِبْتِدَاءٌ وَاِلَّا لَكَانَ مُحْتَاجًا اِلٰی عِلَّةٍ مُوْجِدَةٍ لِاِمْكَانِهٖ حِیْنَئِذٍ وَكَذَا
لَیْسَ لَهٗ اِنْتِهَاءٌ وَاِلَّا لَكَانَ مَعْرُوْضًا لِلْعَدَمِ فَیَتَّصِفُ بِضِدِّهٖ اَوْ یَلْزَمُ الْاِنْقِلَابُ پانچوان مراقبہ اس امر کی
تحقیق مین کہ وجود حقیقی بنفسہ واجب بالذات ہے اور وہ یہ ہے کہ مراقبات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ وجود
حقیقی فی نفسہ واجب بالذات ہے اِذْ لَوْ كَانَ مُمْكِنًا لَكَانَ لَهٗ عِلَّةٌ مُوْجِدَةٌ فَیَلْزَمُ تَقَدُّمُ الشَّيْءِ عَلٰی

ایک تعدد تاصلی واقع مین ثابت ہووے اور مراد میری تعدد تاصلی سے وہ تعدد ہے کہ تجویز کرنے سے ایک شے اور دیگر شے غیر اوس ایک شے کے کہ دونون تشخصاً متباین اور ہر ایک متاصل جداگانہ اور ایک دوسرے سے منحاز اور ممتاز ہے تعدد حاصل ہووے جیسے کہ درمیان زید اور عمرو یا جان اور تن کے ایک تعدد تاصلی واقع ہے وجود حقیقی ایسا نہین ہے اسلیے کہ اسجگہ غیر فی نفسہ معدوم محض ہے پس اس سے ثابت ہوا یہ کہ حضرت وجود حقیقی یعنے حق تعالی یکتاے محض اور لاثانی اور واحد حقیقی اور ازلی اور ابدی ہے نہ کبھی مسبوق بالعدم تھا اور نہ معروض بالعدم ہوگا اور واجب بالذات ہے نہ واسطے اوسکے کوئی علت ہی بلکہ اوسی سے قیام ہر شے کا ہے اور غیر اوسکا عدم محض ہے اور واحدی العین اور واحدی الذات ہے کہ تمامی فضاے غیر متناہی واقعی اور نفس الامری حقیقی اوس یکتاے بے ہمتا لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ سے پر ہے اور خود وہی واقع اور نفس الامر ہے مثلاً اگر مرکز عالم سے محدود جہات تک بلکہ غیر متناہی تک ایک شخص ہیولانی فرض کیا جاوے تو دیگر شخص ہیولانی خارجی عقل سلیم غیر سقیم تجویز نہین کر سکتی ہے بلکہ محال ہے پس اسی جگہ سے ظاہر ہوا کہ حضرت وجود حقیقی قسم سے ہویات واجبیہ مفروضہ اون لوگون کے نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ تعدد اون ہویات کا حسب قول اون لوگون کے ساتھ حیثیت ہذا غیر ہذا کے حقیقت اور تشخص اور تاصل کی رو سے ایک دوسرے سے متباین اور ممتاز ہوگا اور اپنے مرتبے مین رہکر دوسرے کے مرتبے مین قدم نہ رکھ سکے گا

١٠

نوان مراقبہ اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی متعین ہے ساتھ تعین حقیقی کے نہ غیر اوسکا واقع ہو کر واقع اور نفس الامر مین ساتھ تعین ذاتی حقیقی کے بحسب مصداق وجود حقیقی ہی متعین ہے جیسے کہ اہل حق کہتے ہین اگرچہ وہ بحسب مفہوم کے مطلق محض ہو اور نہ وہ جزئی حقیقی ہے و نہ جزئی اضافی کہ کسی کلی کے تحت مین ہو و نہ وہ کلی کہ اپنے جزئیات کی محتاج ہو جیسے کہ فلاسفہ اور اہل منطق کہتے ہین پس عدم کلیت کی وجہ عنقریب ظاہر ہوگی انشاء اللہ تعالی ولیکن اوسکی عدم جزئیت جیسے کہ اہل حق فرماتے ہین پس اسواسطے ہے کہ جو شے واقع اور نفس الامر مین متاصلاً ہستی محض ہے ضرور بحسب مصداق کے متعین ہوگی بلکہ درحقیقت ذات پاک حق تعالی کی ہی متعین ہوگی اور غیر اوسکا افراد عالم مین سے فقط مجازاً اور اعتباراً متعین ہے اسلیے کہ تعین اور امتیاز اوسکا ذاتی ہی اور کسی دوسری شے سے نہین ہے جو اوسکی ذات پر زائد ہو کیونکہ وجود مین کوئی اوسکا مغائر نہین تاکہ اوس سے وجود مین اوسکو مشارکت ہو پھر اوس سے تمیز کی حاجت ہو پس ذات پاک حق سبحانہ وتعالی کی موافق اہل کشف کے اس معنی مین کہ ذات پاک ساتھ ایسے تعین کے جیسے کہ جزئیات انواع اور اجناس کے حسب اصطلاح معقول کے متعین ہوتے ہین متعین نہین ہے کہ موجب امتیاز اور انحیاز دوسری متعینات سے واقع ہووے پس ذات پاک حضرت حق جل وعلی کی اگرچہ اپنے مرتبے مین بنفسہ متعین ہے مگر دوسری تعینات عالم سے ساتھ مباینت اور مزائلت کے ممتاز نہین ہے جنانچہ مراقبہ چھٹے اور ساتوین سے ظاہر ہے پس ہی دقیقہ ہے کہ اثبات توحید واجب الوجود کا موافق اصول متفلسفین اور متکلمین کے کہ وجودات حقیقیہ متعددہ تجویز کرتے ہین بہت دشوار ہے بلکہ نزدیک اذکیا کے غیر ممکن بخلاف اصول اہل حق کے کہ کوئی اشکال اسجگہ از سر غیر وارد کہ حاجت

پس روشن ہوا یہ امر کہ تحقق اختلافات وجود کا خواہ خارجی ہو یا ذہنی زمانی ہو یا مکانی اور ایسا ہی اختلاف تمامی موجودات کا خواہ عرش ہو یا کرسی آسمان ہو یا زمین اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے بسائط و مرکبات میں سے اختراعی محض میں مثل ریگ بیابان کے کہ گمان کرتا ہے پیاسا اوسکو پانی گیا **رھواں مراقبہ** اس امر کی تحقیق میں کہ اطلاق وجود حقیقی کا واجب بالغیر سے بھی ممتنع ہے اور وہ اصطلاح پر ہے کہ اطلاق لفظ حقیقت اور ذات اور ماہیت کا از روے حقیقت واجب الوجود پر ہی ہوتا ہے اور سوا اوس کے اطلاق اوسکا نقیض وجود پر کہ عبارت عدم محض سے ہے صرف مجاز کے روسے ہے پس دوام وجود کا واجب سے نہیں تجاوز کرتا ہے وہ ہرگز اوس سے طرف عدم محض کے اور نہیں ہوتا ہے اور نہوگا وجود کبھی معدوم محض ورنہ لازم آوے گا انقلاب حقیقت کا کما مر اور یہ محال ہے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اے طالب کسی ممکن خاص کو جیسا کہ زید مثلاً کہ واجب بالغیر ہے جب بوسیدہ ہوجاوین استخوان اوسکے اور اوس حالت سے خاک اور خاک سے آب اور آب سے ہوا اور ہوا سے آتش ہوجاوے پس پایا جاوے گا دوام اوس ممکن مذکور کا پس ہوگا زید مذکور واجب الوجود ابد تک جیسا کہ تھا وہ واجب الوجود ازل سے بھی پس نقل کیا اوسنے ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبے کیطرف یہان تک کہ مولود ہوا وہ اور نام رکھا گیا اوسکا زید اور کچھ خفا نہیں ہے اوس ممکن کے واجب ہونے میں اسلیے کہ واجب وہ ہوتا ہے کہ جسکا وجود ضروری ہووے اور ممتنع ہوتا ہے انفکاک وجود کا واجب سے اور وجود زید کا یعنی مبدء آثار کے جدا اور منفک نہوا کبھی زید سے کسی مرتبے میں استحالات اور تغیرات مذکورہ سے بلکہ جدا نہوا اوس سے وہ تشخص کہ مطلق ہے اور یہ ظاہر ہے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ جدا ہوئی اوس سے خصوصیت تشخص کی اور یہ خصوصیت تشخص اعتباری محض ہے نہیں منعدم ہوتا ہے وجود اوسکا انعدام سے اوس خصوصیت تشخص کے جیسا کہ نہیں منعدم ہوتا ہے وجود زید کا بیچ زمانہ حیات اوسکی کے بسبب نقل کرنے اوسکے کے طفلگی سے طرف جوانی کے اور جوانی سے طرف پیری کے پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ انقلاب اوسکا ایک خصوصیت سے طرف دوسری خصوصیت کے نہیں ضرر کرتا ہے اوسکے وجود اور دوام میں اور اس قسم کے انقلاب اور تغیر اعتباری کو امکان خاص کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں ورنہ مقرر ہے یہ کہ جب تک کوئی شے واجب نہووے وجود میں نہیں آسکتی ہے **بارھواں مراقبہ** امکان اور اس امر کی تحقیق میں کہ ممکن اور واجب حادث اور قدیم میں کیا فرق ہے واضح ہو کہ امکان ایک نسبت ہے نسب الٰہیہ میں سے اور وہ نسبت حق تعالی کی ہے طرف صفات متقابلہ معقولہ کے جیسا کہ ظہور اور بطون اور اولیت اور آخریت وغیر ذلک اور یہ نسبتیں باہم متساوی ہیں پس منشا امکان کا یہی نسبت متقابلہ ہے اور یہی ممکن من حیث ذات اپنی بنظر تعین علمی کے بغیر ملاحظہ اسباب اور شرائط وجود کے ممکن ہے اور یہی ممکن بعینہ واجب بالغیر ہے بنظر اسباب اور شرائط وجود کے اور یہی ممکن بعینہ واجب لذاتہ ہے بنظر حقیقت اوسکی کے مع قطع نظر تعین علمی اور اسباب اور شرائط وجود خارجی کے پس جبکہ معلوم ہوا کہ وجود یک ہی ہے کہ پایا جاتا ہے اوسمین وجوب اور امکان دو جہت سے پس وجوب باعتبار ذات اور اطلاق کے ہی کہ قدیم ہے اور امکان باعتبار تعین اور تقید اور تغیر کے کہ حادث ہے پس حق تعالی مجمع الکمالات ہے اوسکا ل عبارت جمع المتقابلین سے کہ مراد اوس سے تضایف اور تضاد اور عدم و ملکہ ہیں کالاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ وَالظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَالْمُحْيِيْ وَالْمُمِيْتِ وَالْهَادِيْ وَالْمُضِلِّ وَقِسْ عَلَيْهِ اَلْوَاجِبَ وَالْمُمْكِنَ بخلاف نقیضین کے کہ عبارت وجود اور عدم محض سے ہیں حاصل یہ کہ حق تعالی تینوں تقابلات تضایف و تضاد و عدم و ملکہ کا جامع ہے اور تقابل نقیضین کا جامع نہیں ہے بسبب استحالہ اجتماع نقیضین اور ارتفاع نقیضین کے کما قال صاحب کلمۃ الحق قدس سرہ اِنَّ الْحَقَّ يَتَّصِفُ بِالتَّقَابُلِ بَيْنَ الْمُتَقَابِلَيْنِ مِنَ التَّقَابُلَاتِ الثَّلَاثِ مِنَ الْعَدَمِ وَالْمَلَكَةِ وَالتَّضَادِّ

11

او ر تعینات اور اعتبارات اور شیون اور صفات کے ساتھ پس جو عدم بطون کے معنی مین ہے منتزع ہوتا ہے اوس وجود سے جو مابہ الموجودیۃ کے معنی مین ہے اور عارض ہوتا ہے وہ عدم جو معنی بطون کے ہے وجود کو ترتیم اطلاق مین خواہ اطلاق وجود کا قبل مقید ہونیکے ہو یا بعد رفع قید کے لیکن وہ عدم جو معنی مین نفی من الواقع ونفس الامر کے ہو یعنے عدم محض ممکن نہین کہ وجود حقیقی سے جو معنی مین مابہ الموجودیۃ کے ہے منتزع ہووے کیونکہ یہ نقیض اوسکا ہے پس درمیان بطون اور ظہور کے نسبت تقابل عدم و ملکہ کی ہوگی اگر تفسیر کیجاوے بطون کی عدم ظہور کے ساتھ کہ شان سے اوسکے یہ ہے کہ ظاہر ہووے اور نسبت تقابل تضاد کی ہوگی اگر تفسیر کیجاوے بطون کی ستر کے ساتھ اور ایسی ہی درمیان عدم بمعنی بطون کے اور درمیان وجود بمعنی ظہور کے نسبت تقابل عدم و ملکہ اور تقابل تضاد کی ہے پس نفی اور خفا عدم حقیقی کے لوازمات سے ہین اور ثبوت اور ظہور اپنے وجود پر وجود حقیقی کے لوازمات سے ہین ظہور اور جلا غیر پر اور بطون اور خفا غیر سے وجود حقیقی کے عوارض مفارقات سے ہین يَعْرِضُ لَهُ الْاِجْلَاءُ عِنْدَ تَعَيُّنِهٖ بِالثُّبُوْتِ وَالْخِفَاءُ عِنْدَ تَخَلُّعِهٖ عَنْهَا پس یہ سب قیود اور اعتبارات اور شیون امور انتزاعیہ ذہنیہ ہین لَيْسَ لَهَا تَحَقُّقٌ فِي الْخَارِجِ بِحَسْبِ الذَّاتِ فَهِيَ بِحَسْبِ الْخَارِجِ ظُلُمَاتٌ كَاعْدَامٍ وَسُلُوْبٍ مُتَعَلِّقَةٍ لِاَنَّ نِسْبَتَهَا لِاخْتِلَاءِ الْخَفِيِّ وَظُهُوْرِ الْبَاطِنِ الَّذِيْ خَفِيَ وَبَطَنَ بِكَمَالِ اِشْرَاقِهٖ كَنُوْرٍ فَتَصِيْرُ تِلْكَ الظُّلُمَاتُ حُجُبًا وَجِلْبَابًا عَلٰى وَجْهِ الْكَرِيْمِ يَتَجَلّٰى بِتِلْكَ الْمَجَالِيْ وَيَظْهَرُ بِتِلْكَ الْمَظَاهِرِ فَالْوُجُوْدُ الْحَقِيْقِيُّ الْمُطْلَقُ وَاجِبٌ لِامْتِنَاعِ وُرُوْدِ الْعَدَمِ بِمَعْنَى النَّفْيِ عَلَيْهِ وَالْمُقَيَّدُ مُمْكِنٌ لِاِمْكَانِ وُرُوْدِ الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ بِمَعْنَى الظُّهُوْرِ وَالْاِجْلَاءِ وَالْبُطُوْنِ بِمَعْنَى الْخِفَاءِ عَلَيْهِ وَمَعْلُوْمٌ اَنَّ الْمُقَيَّدَ يَكُوْنُ عَيْنَ الْمُطْلَقِ ذَاتًا وَغَيْرَهٗ اِعْتِبَارًا فَاعْلَمْ اَنَّ الْمُمْكِنَ عَيْنُ الْوَاجِبِ ذَاتًا غَيْرُهٗ اِعْتِبَارًا اِطْلَاقًا عِنْدَ الصُّوْفِيَّةِ وَعُلِمَ اَيْضًا اَنَّ الْوُجُوْدَ الْمُشْتَرَكَ الَّذِيْ هُوَ مُعْتَبَرٌ فِيْ مَفْهُوْمِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَمُمْتَنِعِ الْوُجُوْدِ بِمَعْنَى الظُّهُوْرِ فِي اصْطِلَاحِ الصُّوْفِيَّةِ وَبِمَعْنَى الثُّبُوْتِ فِي اصْطِلَاحِ الْحُكَمَاءِ پس اسی وجود کو بعض بدیہی کہتے ہین اور بعض نظری کہتے ہین اور دلائل فریقین کے مطولات مین مذکور ہین اور دلائل انکے یا وجود مخالفت کے رجوع کرتے ہین طرف نزاع لفظی کے اسلیے کہ جو قائل ہین بداہت کے مراد لیتے ہین اوس سے معنی مصدری اور جو قائل ہین نظری ہونے کے مراد لیتے ہین اوس سے معنی مابہ الموجودیۃ بلکہ حق یہ ہے کہ وجود ساتھ دونون معنی کے بدیہی ہے بَلْ هُوَ اَظْهَرُ الْاَشْيَاءِ وَالْمَعْلُوْمَاتِ كَيْفَ لَا وَالْوُجُوْدُ الْحَقِيْقِيُّ يَظْهَرُ بِهِ الْاَشْيَاءُ وَيَتَمَيَّزُ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ وَلَا يُمْكِنُ اَنْ يُكْتَسَبَ لِاَنَّ تَمَيُّزَ الْاَشْيَاءِ بِاَسْرِهَا مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ فَلَوْ تَوَقَّفَ تَمَيُّزُهٗ عَلٰى شَيْءٍ لَزِمَ الدَّوْرُ وَاَيْضًا لَيْسَ لَهٗ حَدٌّ اِذْ كَانَ الْحَدُّ وَالرَّسْمُ لَا يَتَرَكَّبُ اِلَّا مِنْ مَفْهُوْمٍ عَامٍّ وَمَفْهُوْمٍ خَاصٍّ وَلَيْسَ فِي الْوُجُوْدِ مَفْهُوْمَانِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا عَامًّا وَالْاٰخَرُ خَاصًّا بَلْ لَيْسَ فَوْقَهٗ مَفْهُوْمٌ اَعَمُّ مِنْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ جِنْسًا يَحْتَاجُ اِلَى الْفَصْلِ فَلَوْ كَانَ كَسْبِيًّا لَمْ يُمْكِنْ تَعْرِيْفُهٗ اَصْلًا وَمِنْ هٰهُنَا يُخْرَجُ اَنَّهٗ بَسِيْطٌ بَلْ لَيْسَ كَوْنُهٗ بَسِيْطًا حَقِيْقِيًّا فَاِنَّ كُلَّ مَوْجُوْدٍ غَيْرِهٖ اِنَّمَا يَكُوْنُ بِتَجَلِّيْهِ وَتَعَيُّنِهٖ وَتَجَنُّبِهٖ يَكُوْنُ مُرَكَّبًا اَلْبَتَّةَ فَيَكُوْنُ الْوُجُوْدُ اَبْسَطَ الْاَشْيَاءِ

چودھوان مراقبہ

اس امر کی تحقیق مین کہ وجود عین ماہیات موجودات کا ہے یا غیر ماہیات موجودات کا اور وہ یہ ہے کہ بعض حکما اور ابوالحسن اشعری اور ابوالحسین بصری معتزلی کے نزدیک وجود عین ماہیۃ واجب اور عین ماہیۃ ممکن کا ہے اور متکلمین کے نزدیک عکس اسکا ہے

جبکہ شقوق باطل ہوتے ہیں پس ایساہی لازم بھی یعنے منتزع ہونا وجود حقیقی کا ماہیتہ ممکن سے باطل ہے اور بطلان شق رابع کا ظاہر ہے اسلیے کہ ہم سمجھتے ہیں اور انتزاع کرتے ہیں وجود مصدری کو ماہیتہ ممکن سے پس اگر وجود حقیقی ماہیتہ ممکن کا مقارن ہوتا انتزاع وجود مصدری کا ماہیتہ ممکنہ سے ممکن نہوتا اور بطلان شق خامس کا اسطرح پر ہے کہ اگر وجود حقیقی جز ماہیتہ ممکن کا ہوگا تو جزء آخر یعنے ماہیتہ ممکن یا تو عین وجود حقیقی کا ہوگا پس اس تقدیر مین درمیان دونون جزء کے تمیز نرہیگی اور یہ خلاف مفروض ہے و یا غیر اوسکا ہوگا پس تمیز درمیان اون دونون کے یا بسبب دیگر دو وجود کے ہوگی پس تسلسل لازم آویگا و یا تمیز درمیان اون دونون کے بسبب عدم کے ہوگی اور یہ ممتنع ہے اسلیے کہ عدم کوئی شے نہین ہے کہ درمیان دو چیز کے تمیز دیوے پس باطل ہوا جزء ہونا وجود حقیقی کا ماہیت ممکن مین پس جبکہ شقوق اربعہ اخیرہ باطل ہوئے ثابت ہوا شق اول یعنے وجود حقیقی معروض ہے اور تمامی ماہیات ممکنہ عارض ہین وجود حقیقی کو اور منتزع ہین اوس سے اور وجود حقیقی باوجود وحدت اپنے کے منشاء انتزاع تمامی ماہیات ممکنہ کا ہے اعتبارات کثیرہ کے ساتھ جیسا کہ کرۂ آسمان باوجود اپنی وحدت کے منشاء انتزاع دوائر کثیرہ کا ہے اعتبار کثیرہ کے ساتھ اور وجود حقیقی موصوف ہے اور تمامی ماہیات ممکنہ اوسکے اوصاف انتزاعیہ ہین اور یہی وجود حقیقی اون ماہیات ممکنہ کے لیے ما بہ الموجودیہ ہے پس متذکرہ بالا سے ثابت ہوا کہ ماہیات ممکنہ وجود حقیقی سے قائم اور اوس سے منتزع اور اوسکو عارض ہین آور دلیل حضرات صوفیہ کی اس امر پر کہ وجود حقیقی عین ذات ممکن کا ہے یہ ہے کہ جبکہ ذَاتُ الشَّيْءِ مَا يَقُومُ بِهِ الشَّيْءُ کو کہتے ہین اور سابق مین ثابت ہوا کہ قیام ممکنات کا وجود حقیقی سے ہے پس ثابت ہوا کہ وجود حقیقی عین ذات ممکنات کا ہے اور معروض اونکا اگرچہ وہ ممکنات کے ماہیات کا غیر ہووے اور اوس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ممکن عین واجب کا ہے ذاتاً و وجوداً اور غیر اوسکا ہے ماہیتہً و اعتباراً اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ممکنات کے لیے وجود حقیقی نہین ہے نہ نفس الامر مین و نہ ذہن مین و نہ خارج مین ہان ممکنات کے لیے وجود بالعرض ہے اُنکے وجود منشاء کے ساتھ پس تمامی ممکنات حقائق باطلہ ممتنعات الوجود ہین بنظر اونکے نفس مفہومات اعتباریہ کے اور ممکنات الوجود ہین بنظر اونکے منشاء کے اور قابلات ہین واسطے نسبت وجود منشاء کے طرف اونکے بسبب منتزع ہونیکے وجود منشاء سے پس تمامی ممکنات وہمی ہین اور نسبت وجود منشاء کی طرف ممکنات کے صرف وہمی ہے پس قول بعض حکما کا کہ وجود کے لیے ممکن قابل بالذات ہے محض حکم وہم کا ہے اور حاکم عقل کامل غیر مشوب بالوہم کا یہ ہے کہ ممکن ممتنع الوجود ہے بنظر اپنی ماہیتہ کے اور ممکن الوجود ہے بنظر اوسکے منشاء کے کہ ذات اوسکی ہے پس یہی ہے مذہب حضرات صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا پس باطل ہوا زعم بعض حکما اور ابوالحسن اشعری وغیرہ کا کہ وجود حقیقی عین ہر ماہیتہ ممکنہ اور واجبہ کا ہے اسلیے کہ عینیت وجود حقیقی کی ماہیتہ ممکنہ کے ساتھ باطل ہے کما مر اور اسواسطے کہ وجود مصدری انکے یہان بھی ایک مفہوم ہے پس واجب ہے کہ اوسکا منشا انتزاع بھی کہ ما بہ الموجودیہ ہے ایک ہو نہ متعدد بحسب تعدد ماہیات کے اور زعم ان حکما کا اسواسطے باطل ہے کہ اگر وجود حقیقی عین ماہیتہ ممکن کا ہوتا تو ممکن واجب ہوتا اور یہ باطل ہے جیسا کہ سابق مین گذر ہوا اور اسواسطے کہ اگر ماہیات متعددہ عین وجود حقیقی کی ہوتین حالانکہ وجود حقیقی واحد ہے بسبب وحدت اوسکے لازم ہے کہ وجود مصدری ہے البتہ باطل ہوتا تعدد ماہیات ممکنہ کا اسلیے کہ وحدۃ الوجود مستلزم ہے اوس چیز کی وحدت کو کہ وہ عین اوسکا ہے اور یہ خلاف نفس الامر کے ہے اور بھی باطل ہوا قول بعض کا کہ کہتے ہین کہ وجود حقیقی عین واجب تعالیٰ کا ہے اور غیر ماہیتہ ممکن کا اور عارض ہے ماہیتہ ممکن کو اسلیے کہ ہمنے باطل کیا ہے عروض وجود حقیقی کا ماہیتہ ممکن مین پس باطل ہوئے مذاہب ان سبکے

13

اگر بالاعتبار ہو اور صوفیہ کی اصطلاح مین واجب الوجود وجود خاکی انسانی کو بھی کہتے ہین یعنی لازم الوجود اسلیے کہ ظہور روح انسانی کا بدون اس وجود خاکی کے ممکن نہین اسی لزوم کے لیے اسکو واجب الوجود کہتے ہین اور کبھی ممکن الوجود پر کہ جسم مثالی ہے اور کبھی بیچ معنی ثبوت عام کے کہ ثبوت اوسکا وجود خارجی سے ہی استعمال کرتے ہین پس باعتبار اس معنی کے حضرات صوفیہ کے نزدیک ہر موجود پر وجود کا اطلاق کرسکتے ہین خواہ وہ وجود موجود حقیقی ہووے خواہ انتزاعی واقعی اور عوام طلبہ ثبوت مترتب الآثار خارجی پر وجود خارجی اور ثبوت مترتب الآثار ذہنی پر وجود ذہنی کا اطلاق کرتے ہین اور باعتبار اس معنی کے اطلاق سے لفظ وجود کے ممکنات پر حضرات صوفیہ انکار نہین کرتے ہین اور جو وجود معنی مین مابہ الموجودیۃ والفعلیۃ اور مترتب الآثار فی الخارج کے ہے محل نزاع کا ہے جیسے کہ سابق مین مذکور ہوا حضرات صوفیہ اوسکو وجود حقیقی اور واجب الوجود اور شخص واحد کہتے ہین اور ممکنات کو وجود اس معنی مین نہین کہتے ہین بلکہ مجعول واجب کا جانتے ہین اوّلاً بجعل بسیط بصور اعیان ثابتہ غیر مترتب الآثار اور ثانیاً بجعل مرکب اون صور اعیان کو مترتب الآثار کیا اور بیچ مرتبہ مترتب الآثار عالم کثرت کے اعظم مظاہر اوسکا روح اعظم ہے اور مستوی عرش پر یہی روح اعظم ہے اور فرق درمیان معنی ثبوت عام اور مابہ الموجودیۃ کے عموم و خصوص مطلق کا ہے لیکن وجود ممکن کا بہ نسبت معنی مابہ الموجودیۃ کے ایسا ہے جیسے کہ نصفیۃ اور ثلثیۃ جسم متصل مین ثابت ہے اور وجود اوسکا مستقل نہین ورنہ لازم آویگا موجود ہونا اجزاے غیر متناہی خارجی کا بیبار مین اور یہ محال ہے پس وجود خارجی یعنی مابہ الموجودیۃ والفعلیۃ نزدیک ماتریدیہ کے ایک صفت ہے واجب مین جو مستوی عرش پر ہے اور ممکن مین کہ عالم کثرت ہے وہی وجود منضم ہوا ہے اور یہ صریح البطلان ہے اسلیے کہ انضمام وجود خارجی کا غیر وجود کے ساتھ کہ خارج مین موجود نہو کیونکر متصور ہوگا جیسے کہ بطلان اوسکا سابق مین معلوم ہوا اور اکثر حکماء مشائیہ وجود واجب کو جو اونکے نزدیک مغائر عالم کا ہے عین واجب اور وجود ممکن کو صفت منضمہ ساتھ ممکن کے کہتے ہین اور بدستور سابق اوپر بھی وجود ممکن مین اعتراض مذکور وارد ہوتے ہین اور کبیر یا قوی اما دکے نزدیک منشا وجود مصدری کا کہ وجود حقیقی ہے بیچ ذات واجب کے جو اونکے بیان مغائر عالم کا ہے نفس ذات واجب ہو اور منشا اوسکا بیچ ممکن کے بوصف استناد ممکن بطرف واجب کے ہے اور یہ بھی نادرست ہے اسلیے کہ بیچ منشا ہی انسانیہ کے مثلاً جیسا کہ منشا اوسکا نفس انسان ہے ویسا ہی منشا وجود اوسکے کا ذات ممکن ہے نہ بوصف استناد اوس ممکن کے پس صفت استناد بالواجب کے کچھ معنی نہین اسلیے کہ وہ وحدۃ الوجود کا قائل نہین کہ بالعرض و بالتبع کہہ سکے اور نزدیک اشعریہ کے وجود واجب مین جو مستوی عرش پر ہے ذات واجب ہے اور وجود ممکن مین عین ماہیۃ ممکن ہے کما قر اس قول مین دو احتمال ہین ایک یہ کہ ممکنات عدم محض سے خارج ہوئے ہون جیسا کہ نزدیک انکے مشہور ہے یہ احتمال صریح البطلان ہے اسلیے کہ عدم محض کوئی شئے نہین ہے کہ وہ موجود ہووے اور اوسپر کوئی حکم مترتب ہووے اور احتمال دوسرا یہ کہ واجب نے باوجود قیام خود بواجبیۃ اپنے ساتھ ذات ممکنات متمائزہ متغائرہ کو متشکل کیا ہے اور بطور خیال انسان کامل کے ظہور پکڑا اور بعید نہین ہے کہ مراد حضرت شیخ مجدد رضی اللہ تعالی عنہ کی بیچ مکتوبات کے کہ کہا اونھون نے کہ وجود ذات کا واجب ہے اور ممکنات مخلوق فی الوہم ہے شاید یہی ہووے اسلیے کہ ساتھ عدم محض کے قدرت اور ارادہ حق تعالی کا کیونکر متعلق ہونگے حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ بمغائرت واجب اور ممکن بطور حضرات متکلمین کے قائل ہوے اور واجب کو روح اعظم جانتے ہین اگرچہ اس لفظ کی بار ہین پھر بھی بطور قول اہل وحدۃ الوجود کے واجب کو مثل شمع اور ممکنات کو مثل آئینہ کے جانتے ہین کہ آئینہ مین عکس شمع کا پڑا

اور اگر حق تعالی عرض ہوتا تو کسی موضوع مین قائم ہوتا جو اوسکے قبل بالذات موجود تھا پس اِس تقدیر مین تقدم الشئے علی نفسہ لازم آتا اور نہ حق تعالی ایک امر اعتباری ہے جیسے کہ ظالم لوگ کہتے ہین اسلیے کہ حق تعالی اُسوقت بذاتہ موجود تھا کہ جسوقت یہ لوگ موجود نتھے جو حق تعالی کو اعتباری کہتے ہین خواہ یہ لوگ عقول ہون یا نفوس و یا غیر عقول و نفوس جیسے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا (کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ) پس حقیقت کسی شے کی مرتبہ بشرط شئے اور مرتبہ بشرط لاشئے مین اعتباری ہونے سے نہین لازم آتا ہے کہ حقیقت اُسی شئے کی لابشرط شئے مین بھی اعتباری ہووے اور نہ حق تعالی خارج اور ذہن مین قسمت پذیر ہے اسلیے کہ وہ بسیط محض ہے اسیواسطے اُسکے لیے نہ جنس ہے و نہ فصل پس حق تعالی کی حد نہین ہوسکتی ہے اور نہ اوسکو ابتدا ہے ورنہ محتاج ہوگا طرف علت موجدہ کے بسبب ممکن ہونیکے اور نہ اوسکو انتہا ہے ورنہ اوسکو عدم عارض ہوگا اور یہ محال ہے بسبب انقلاب حقیقت کے و یا بسبب موصوف ہونے اوسکے کے ساتھ نقیض کے کما مر پس وہ ازلی اور ابدی ہے کیونکہ وہ اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے

سولھوان مراقبہ

ایضاً تتمہ بحث وجود مین مراقبات متذکرہ بالا سے معلوم ہوا کہ وجود من حیث ہو ہو یعنے وجود لابشرط شئے خود بخود موجود اور قائم بنفسہ ہے نہ وہ کبھی نیست تھا اور نہ وہ کبھی نیست ہوسکتا ہے اور نہ نیست ہوگا اور نہ اوسکو کوئی جزو ہے اور نہ وہ جزو دوسرا کسی کا غیر اوسکے کوئی ہستی نہین واحدی الذات احدی العین یکتا بےہمتا واحد حقیقی لاثانی محض لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے نہ وہ قسم عقول اور ارواح اور نفوس سے ہے نہ ملک نہ جن نہ فلک نہ کوکب نہ آتش نہ باد نہ آب نہ خاک نہ حجر نہ شجر نہ جانور نہ انسان نہ ہیولی نہ صورت جسمیہ نہ جسم نہ جزو لایتجزی نہ اعراض اونکے نہ زمانہ نہ بعد مجرد نہ مقید ساتھ قید اطلاق اور تقیید کے نہ کلی ہے نہ جزئی نہ عام نہ خاص وغیرہ وغیرہ متعینات مین سے بلکہ یہ اشیا لازم ہین اوسکو بحسب مراتب تنزلات اور مقامات تفصیلیہ کے بغیر کسی تغیر کے اُسکی ذات اور حقیقت مین کَمَا قَالَ تَعَالٰی رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ اور وہی وجود مطلق ساری اور متجلی ہے بیچ تمامی تعینات اجمالی اور تفصیلی کے مثل سرایت سیاہی کے حروف مفردہ اور مرکبہ مین اور سرایت واحد کے مراتب اعداد مین اور سرایت موم کے فرزین و پیل و پیادہ وغیرہ مین اور سرایت تخم کے شجر مین وغیر ذلک من الامثال اور وہ قیوم ہے تمامی مراتب کا پس وہ باعتبار تنزلات کے مطلق ہے و مقید کلی ہے اور جزئی عام ہے اور خاص واحد ہے اور کثیر وغیر ذلک انواع تفصیلیہ مین سے بغیر تغیر ذات اور حقیقت اوسکی کے ورنہ متصف ہونا نقیض کا ساتھ نقیض کے یا متحد ہونا اون دونون نقیضون کا لازم آویگا اور یہ محال ہے اسلیے کہ اسمین انقلاب حقیقت کا لازم آتا ہے کما مر اور یہ محال ہے اور جبکہ حقیقت اوسکی مطلق ہے خارج مین ہمیشہ متحقق ہوگی پس اصل تمامی موجودات کی یہی ایک وجود ہے اور تمامی کائنات اوس ایک وجود سے صادر ہوئے ہین اور وہ بذات خود بصور موجودات کے متعین اور متکیف ہوکر بلباس مخلوقات کے ظاہر ہوا ہے اور ذات اوسکی ساتھ تمامی صفات کے مقید ہوکر خلق نما ہوئی ہے بغیر انقلاب حقیقت اور صفات اپنے کے باوجود اسکے وہ ساتھ اطلاق اور صفات حقیقیہ اور کمالات ذاتیہ اپنے کے بحال خود ہے اور باوجود اطلاق حقیقت اور صفات اپنے کے ان تعینات اور تقییدات اور تشبیہات کے ساتھ ظہور فرماکر خلق نما ہوا ہے اَلْحَقُّ مَحْسُوْسٌ وَالْخَلْقُ مَعْقُوْلٌ وَمَنْ ھُوَ ھُوَ اسلیے کہ وجود عام منبسط سبکی اصل ہے اور وجودات خاصہ کہ حقائق اشیا ہین فروع اوسکے ہین پس یہ خصوصیات بمنزلہ قوالب موہومہ کے ہین متحقق اور موجود بجز وجود عام منبسط کے دوسرا کوئی شئے نہین اسلیے کہ اگر ہم کسی موجود متعین کو تحلیل کرین

۱۵

اوراعراض سے ایک ہی ہے اور یہی ایک ہیولی منشا ہے واسطے انتزاع مفہومات جنس عالی اور
جمیع عوالم علوی اور سفلی کے اور یہی ہے وجود حقیقی جل سلطانہ اور یہ متصف ہے ساتھ جوہریت اور عرضیت
کے اور قابل ہے واسطے امتداد اور اتصال اور انفصال کے بحسب مراتب تعینات اور تنزلات اپنے کے
کہ بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے نام رکھا جاتا ہے اوسکا ہیولا اولی اور بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے صورت
جسمیہ اور جسم اور بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے صورت نوعیہ اور نوع اجسام میں سے اور بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے
عقل اور نفس اور کم اور کیف وغیر ذلک اسما میں سے پس مفہوم موجود کا بلکہ مفہوم وجود کا جنس عالی ہے اور مصداق
اوسکا ہیولا اولی اور مادہ شخصیہ ہے واسطے تمامی ممکنات کے لیکن قول حکماے فلاسفہ مشائیہ کا کہ جسم مطلق مرکب ہے
دو جوہر سے ایک ہیولی دوسری صورت جسمیہ اور انواع اجسام کے مرکب ہیں تین جوہر سے ایک ہیولی دوسری
صورت جسمیہ اور تیسری صورت نوعیہ پس باطل ہے کہ مبنی ہے اونکے مبنای فاسد پر جو کہتے ہیں کہ فصول جواہر
کے جواہر ہیں اور تحقیق سابق میں پہچانا تو نے اے طالب بطلان اوسکا پس نہیں ہے ترکیب کسی شے کی مرکبات میں سے
دو جوہر سے بلکہ ماہیت ہر شے کی مرکب اور مولف ہے جنس عالی اور عرض واحد سے یا دو عرض سے یا چند اعراض
سے اور اعراض تقیدات اور تعینات اور اعتبارات ہیں واسطے اوس ایک جنس عالی کے کہ واجب تعالی ہے
پس ماہیۃ جوہر کی مثلاً نزدیک حکماے فلاسفہ کے مرکب ہے موجود اور (لَا فِي مَوْضُوعٍ) سے اور ماہیۃ
عرض کی نزدیک اونکے مرکب ہے موجود اور (فِي مَوْضُوعٍ) سے اور موضوع عرض کا جوہر ہے اور ایسا ہی
ہر حقیقت انواع جوہریہ اور عرضیہ میں سے مرکب ہے جوہر سے کہ جنس عالی ہے اور عرض سے کہ وہ ایک قید ہے قیود
میں سے اور ایک تعین ہے تعینات میں سے اور ہر مرتبہ میں مراتب تنزلات میں سے زیادہ ہوتی ہے ایک قید اوپر
دوسری قید کے مثلاً جس وقت زیادہ کی جاوے ایک قید (لَا فِي الْمَوْضُوعِيَّةِ) کی اوپر موجود کے ہو جاوے گا وہ موجود
جوہر اور جس وقت زیادہ کی جاوے اوپر قید (قَابِلُ الْأَبْعَادِ الثَّلَاثَةِ) کی بھی ہو جاویگا وہ موجود جسم اور جس وقت
زیادہ کی جاوے اوپر قید (النَّامِي) کی بھی ہو جاویگا وہ موجود نبات اور جب زیادہ کی جاوے اوپر قید
(الْحَسَّاسُ وَالْمُتَحَرِّكُ بِالْإِرَادَةِ) کی بھی ہو جاویگا وہ موجود حیوان اور جب زیادہ کی جاوے اوپر قید (النَّاطِق)
کی بھی مثلاً ہو جاویگا وہ موجود انسان اور جس وقت زیادہ کی جاوے اوپر قید دوسری کلی کی ہو جاویگا وہ موجود
صنف اور جب زیادہ کی جاوے اوپر ایک قید یا چند قیود تشخص اور تعین اوسکے کی جیسے کہ سواد و بیاض وغیرہ ہے
ہو جاویگا وہ موجود شخص اور یہ مذکور بیچ ترکیب انواع جواہر اور اشخاص اوسی موجود کی ہے نزدیک فلاسفہ
کے وقس علیہ حال انواع العرض و اشخاصہ پس جبکہ وجود عرض کا وجود موضوع سے مغائر نہیں ہے پس جنس عرض
اور جوہر کا ایک ہی ہے کہ وہ موجود مطلق ہے اور جو قیود متنوعہ واسطے عرض کے ہیں بعینہ وہی قیود متنوعہ اوس
موجود کے ہیں جو جنس عالی ہے پس جیسے کہ جوہر مصطلح فلاسفہ کا ایک اسم ہے اسماے حسنی موجود مطلق میں سے
ویسا ہی عرض بھی ایک اسم ہے اسماے حسنی میں سے اوسی موجود مطلق کے پس اس تقریر سے صاف ظاہر ہوا
کہ جواہر مصطلحہ فلاسفہ بھی اعراض میں سے ہیں جنکو وہ جواہر کہتے ہیں حاصل یہ کہ عالم میں کوئی نوع ایسا نہیں ہے
کہ بسیط محض ہووے سواے وجود حقیقی کے اگرچہ فلاسفہ زعم کرتے ہیں کہ بعض اوسکا بسیط ہے اور بعض اوسکا
مرکب پس نہیں ہے وجود میں کوئی شے بسیط سواے اوس جنس کے کہ وجود حقیقی واجب تعالی ہے جل سلطانہ
اور ہر ہر نوع اون انواع میں سے کہ تحت میں وجود حقیقی کے ہیں ایک ایک ماہیۃ ہے کہ مرکب ہے جنس عالی سے

۱۶

ہیولیٰ وجود مطلق کے واسطے تمامی موجودات کے البتہ صحیح ہوتا قول اونکا کہ جنس عالی جوہر ہے لیکن اس تقدیر میں بھی انکی بہت سے مقالات فاسدہ باقی رہجاوینگے جیسے قول اونکا کہ فصول جواہر کے جواہر ہین اور فصول علل موجدہ ہین واسطے اجناس کے اور معطی وجود واسطے اون اجناس کے اور تمام عقول اور نفوس مجردات مین سے اور تمام جسام اور اجزاء اجسام کے ہیولی اور صورت جسمیہ اور صورت نوعیہ مین سے جواہر ہین اور سوائے اسکے اور بھی بہت سے اقوال اونکے ہین کہ سابق مین فساد انکا ظاہر ہوا ہے اور اگر کوئی کہے کہ جبکہ موجود مطلق جوہر اور جنس عالی ہوا تمامی موجودات کے لیے اس سے لازم آیا کہ تمامی موجودات خاصہ کہ انواع اوسکے ہین جواہر ہووین نہ اعراض بسبب صادق آنے تعریف جوہر کے اوپر کہ ذکر کہ نہ لا فی موضوع ہے اسلیے کہ جب ایک جزء اون اجزاء مین سے موضوع مین نہوا پس نہونگے کل اجزاء بیچ موضوع کے جواب دینگے ہم کہ سابق مین ثابت ہوا ہے کہ انواع متحد ہین ساتھ جنس عالی کے از روے ذات اور وجود کے اور مغائر ہین جنس عالی سے از روے ماہیۃ اور مفہوم کے اور ظاہر ہے یہ بات کہ مفہومات تمامی ماہیات کے مفہومات اشتقاقیہ ہین یعنے ایک ذات ماخوذ ہے ساتھ صفات کے جیسے کہ مفہوم شارب کا مرکب ہے ایک ذات اور صفت شرب سے اور ضرب جو ایک صفت قائم ہے ساتھ ذات کے اور تمامی مفہومات مشتقات کے اعراض اور صفات ہین کہ قائم ہین ساتھ ذات موضوع اور موصوف کے پس تمامی مفہومات کا قیام موضوع سے ہے پس اسصورت مین تمامی مفہومات اعراض ہوئے نہ جواہر جیسے کہ سائل نے کہا ہے پس موجود مطلق اپنے مرتبۂ اطلاقیت مین جوہر اور واجب ہے از روے ذات اور ماہیۃ کے اور موجود مقید کہ مرکب ہے ایک عرض وبا چند اعراض سے ممکن ہے از روے ماہیۃ اور مفہوم کے اور جوہر ہے از روے ذات کے جیسے کہ کاتب اور ضاحک اور ضارب وغیرہ اعراض ہین باعتبار مفہومات اور ماہیات اپنے کے اور جواہر ہین باعتبار ذات اپنے کے پس توہم حکما اور متکلمین کا کہ ماہیات جوہریہ جواہر ہین فاسد اور غلط فاحش ہے اسلیے کہ اونکی اصطلاح کے رو سے بھی کوئی شے ماہیات جوہریہ مین سے جوہر نہین ہوسکتی ہے اور جبکہ ثابت ہوئی یہ بات کہ ماہیات ممکنہ خواہ جوہریہ ہوون و یا عرضیہ اعراض ہین اور قائم ہین ساتھ موضوع واحد کے کہ واجب تعالی ہے اور جواہر ہانیہ بسبب اونکے اعراض ہونیکے نہین صلاحیت رکھتے ہین اسبات کے کہ کوئی دوسرا عرض ساتھ اونکے قائم ہووے بسبب استحالہ قیام العرض بالعرض کے پس اس سے ظاہر ہوا کہ عالم تمام عرض ہے کہ قائم ہے ساتھ ایک ہی موضوع کے کہ حق سبحانہ وتعالی ہے اور جبکہ ثابت ہوا کہ ہیولی تمامی عوالم کا وجود حق تعالی کا ہے کہ قدیم اور واجب ہے اور اپنے وجود مین کسیکا محتاج نہین بلکہ جتنا ماسوا اوسکے ہے محتاج ہے اپنے وجود اور ظہور مین اوسیکے طرف باطل ہوا جو کچھ کہا حکمانے بیچ اثبات تلازم کے درمیان ہیولی اور صورت کے کہ ہیولی محتاج ہے اپنے وجود اور ثبوت مین طرف صورت کے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا ہان البتہ حق تعالی ظاہر نہین ہوتا ہے بسبب ابہام اور خفا اوسکے کے مرتبۂ اطلاق مین بوجہ کمال اشراق اور ظہور اوسکے کے ابصار اور بصائر پر مگر بعد تلبس اوسکے کے ساتھ لباس صفات اور صور اور تعینات کے اور یہ امر حیرت انگیز ہے کہ باوجود کمال اشراق اور ظہور وجود حقانی کے مظاہر کونیہ مین ابتک اکثر کے نزدیک خفی ہے جیسے کہ بعضے یہان تک کہ اکثر نظار مظاہر کونیہ مین اوسکے ظہور کے منکر ہین جیسے کہ آنکھ بسبب کمال ظہور و اشراق نور شمس کے شمس کو نہین دیکھ سکتی ہے سوائے پردۂ سحاب وغیرہ کے ویسی ہی شان وجود مطلق کی ہے کہ بوجہ کمال ظہور و اشراق نور اوسکے کے کوئی دیکھ نہین سکتا ہے مگر آڑ مین حجب ہیولی اور مظاہر کونیہ کے پس وقت دیکھنے کسی شے کے پہلا نور وجود اوسکا دکھائی دیتا ہے بعد اوسکے الوان اور اشکال ان

بلکہ اسوقت منشا تشکیک کا امر خارج عن الماہیۃ ہوگا اور یہ خارج عن البحث ہے اور میرے نزدیک مذہب اشراقیہ کا حق ہے اسلیے کہ حکماے مشائیہ بھی وجود مین تشکیک کے قائل ہین کیونکہ وہ کلی مشکک کی مثال وجود کو لاتے ہین اور وجود ایک ماہیۃ ہے ماہیات مین سے اور ایک مبدا ہے مبادی مین سے اور جبکہ مشائیہ کے نزدیک وجود مین تشکیک ثابت ہوئی دیگر ماہیۃ اور مبدا مین بھی تشکیک ثابت ہوگی اور فقط مشتقات مین تشکیک منحصر نہوگی اور اقرار حکماے مشائیہ کا کہ تشکیک فقط مشتقات مین ہی ہوتی ہے باطل کرتا ہے اونکے مذہب کو کہ انکار تشکیک فی الماہیات والمبادی ہے اسلیے کہ حمل مشتقات کا متفرع اور موقوف ہے اوپر مبادی کے کہ قائم ہین ساتھ معروضات کے پس جبتک کہ مبادی اور ماہیات مبادی مین تشکیک متحقق نہو کیونکر مشتقات مین تشکیک متحقق ہوگی مگر یہ کہ تمامی ماہیات مساوی نہین ہین قبول تشکیک مین کیونکہ ماہیات نوعیہ بعض اونکے مشکک ہین جیسے کہ انسان اسلیے کہ حمل انسان کا اوپر بعض افراد کے اولی ہے جیسے کہ اصحاب نفوس قدسیہ ہین کیونکہ وہ نہین آثار انسانیت کے ساتھ مبدا اول کے اقوی اور اظہر ہین دوسری افراد سے جو منغمس اور منہمک ہین شہوات حیوانیہ مین اور بعض اونکے متواطی ہین جیسے کہ سواد شدید اور سواد ضعیف اسلیے کہ مراتب شدت سواد کے مساوی ہین اس نوع کے تمامی افراد مین جیسے کہ سواد غراب مثلاً مساوی ہے اوسکے تمامی افراد مین لیکن تمامی ماہیات جنسیہ قابل تشکیک کے ہین کیونکہ تمامی ماہیات جنسیہ امور مختلفۃ الحقائق پر محمول ہوتے ہین اور جبکہ سابق مین یہ بات ثابت ہوئی کہ تمامی ماہیات ممکنہ ماہیات اشتقاقیہ ہین اور حکماے مشائیہ کے نزدیک تشکیک مشتقات مین جاری ہے پس واجب ہو کہ کل ماہیات مین تشکیک جاری ہووے اسلیے کہ ماہیات بھی مشتقات مین سے ہین اور جتنے ماہیات ہین نفس الامر مین اشتقاقیہ ہین حاصل اس مراقبہ کا یہ ہے کہ جملہ ماہیات ممکنہ عوارض ہین مثل دیگر اعراض مشتقہ کے اوس ایک وجود حقانی پر کہ ہیولا جمیع عوالم ہے

انیسوان مراقبہ

ماہیۃ اور تعریف مطلق علم کی تحقیق مین واضح ہو کہ واسطے علم کے دو معنی ہین ایک معنی مصدری دوسری معنی ماہیۃ المعلومیۃ جیسے کہ علم کے نزدیک وجود کے دو معنی ہین پس معنی مصدرا مین کسیکا خلاف نہین لیکن حکماے نے اوسکی تعریف اور تحقیق ماہیۃ مین اختلاف کیا ہے چنانچہ اوسکی تعریف مین چند قول ہین الاول انہ العلم حصول صورۃ الشیء فی العقل الثانی انہ حصول صورۃ الشیء عند العقل الثالث انہ حصول المعلوم عند العالم الرابع انہ وجود المعلوم للعالم مطلقا الخامس انہ وجود العالم لنفسہ منسوبا الی المعلوم السادس انہ انتقاش النفس من المعلوم السابع انہ ازالۃ الجہل من قابل العلم الثامن انہ وجود المعلوم للعالم ذہنا وجودا ظلیا التاسع انہ ثبوت المعنی ونعت المعلوم برزخ بین الموجود والمعدوم یہ حسب جو مذکور ہوئے معنی مصدری علم کے ہین العاشر انہ الصورۃ الحاصلۃ من الشیء عند العقل الحادی عشر انہ الصورۃ الحاصلۃ من الشیء فی العقل الثانی عشر انہ تجرد الانسان الثالث عشر انہ حالۃ انجلائیۃ الرابع عشر انہ صفۃ ذات اضافۃ الخامس عشر انہ اضافۃ بین العالم والمعلوم لیکن تنقیح اور تحقیق حقیقت و ماہیۃ علم کی اس طرح پر ہے کہ علم ایک شے کی عبارت ہے کشف اور ظہور اور تمیز اوسی شے سے نزدیک عالم کے پس ماہیۃ الظہور حقیقت علم کی ہے اور سابق مباحث وجود سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی سبب سے ظہور اشیا کا ہے وہ وجود حقیقی ہے پس وجود حقیقی حقیقت علم کی ہے اسلیے کہ ظہور اور وجود ماہیات عالم کا وجود حقیقی سے ہے اور وجود حقیقی مین وجود عالم کا ہے کیونکہ مدار عالمیۃ کا وجود ہے اور مراد وجود سے وہ ذات ہے جو بذاتہ موجود ہے اور وجود

علم انفعالی ہو۔ اور دوسرا فریق قائل ہے کہ علم حق تعالی کا علم فعلی ہے اور جو فریق قائل علم انفعالی کا ہے اوسمین دو مذہب ہین اور یہ دونون مذہب نفی کرتے ہین علم فعلی کی مذہب اول یہ کہ علم حق تعالی کا انفعالی اور تفصیلی ہے اور مرتب اور متجدد ساتھ ترتیب حوادث کے اور مراد اس علم سے موجودات حادثہ ہین دوسرا مذہب یہ کہ علم حق تعالی کا انفعالی تفصیلی ہے غیر مرتب ساتھ ترتیب حوادث کے بلکہ دفعۃً آن واحد مین وجود دہری کے ساتھ جملہ موجودات موجود ہوئے ہین اور جو فریق قائل علم فعلی کا ہے اور کہتا ہے کہ یہ علم مقدم ہے ایجاد عالم پر اسمین آٹھ مذہب ہین مذہب اول یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا وجود حق تعالی کا ہے اور وجود عین ذات حق تعالی کا ہے اور وہ بعینہ وجود تمامی موجودات کا ہے اور یہی مذہب اہل حق کا ہو کہ اس پر حضرات صوفیہ کرام اور محققین حکما ہین اور اسی علم کو علم اجمالی کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور اجمالیت اس علم کی باعتبار اوسکی وحدت کے ہے نہ باعتبار عدم تفصیل و تمیز کے اوسمین تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً دوسرا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا صور ممکنات ہین جو بانفسہا قائم ہین نزدیک حق تعالی کے اور معبر ساتھ مثل افلاطونیہ کے تیسرا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا صور ممکنات ہین جو ذات حق تعالی مین قائم ہین اور یہ مذہب شیخ ابو علی سینا اور شیخ ابو نصر فارابی کا ہے چوتھا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا عین ذات حق تعالی کا ہے اور ذات حق تعالی کی مثل صور علمیہ تمامی موجودات کے ہے پانچوان مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا عین ذات حق تعالی کا ہے اور ذات حق تعالی کی مبدء انکشاف موجودات کا اوس وجود کی جہت سے ہے جو عین ذات حق تعالی کی ہے چھٹا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا عین ذات حق تعالی کا ہے اور یہ وجود موجودات کا ہے وجود اجمالی کے ساتھ اور یہ تین مذاہب اخیرہ مذہب اول کی تعبیرات ہین نہ مغائر اوسکے ساتوان مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا عین ذات حق تعالی کا ہے اور یہ علم وجود موجودات کا ہے وجود تفصیلی ظلی کے ساتھ اور یہ مذہب بھی غیر مذہب اول کا نہین ہے اور تفصیلی کہنا اونکا اس علم کو اسواسطے ہے کہ علم باری تعالی مین تمیز تام ہے اور وجود ممکنات کو وجود ظلی اسواسطے کہتے ہین کہ وجود ظلی انکے بیان عبارت ہے اوس وجود سے کہ وہ مبدء انکشاف کا ہو اور اسمین شک نہین ہے کہ وجود ممکنات کا قبل ظہور ممکنات کے کہ مرتبۂ اطلاق مین وجود واجب کا ہے مبدء آثار ممکنات کا نہین ہے پس وجود ممکنات کا اوس مرتبے مین وجود ظلی ہے آٹھوان مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا ثبوت موجودات کا ہے غیر ذات حق تعالی کا اور قائم ساتھ حق تعالی کے یہ مذہب بھی غیر مذہب اول کے نہین ہے اسلیے کہ یہ علم کہ غیر ذات اور زیادہ علی الذات ہے علم مصدری ہے اور وجود مصدری ہے اور یہ علم اہل حق کے نزدیک بھی زائد علی الذات ہے لیکن علم حقیقی حق تعالی کا کہ وجود حقیقی ہے واسطے واجب اور تمامی ممکنات کے نزدیک محققین کے عین ذات حق تعالی کی ہے غیر ذات حق تعالی کی پس حاصل یہ کہ مآل ان دسون مذہب کا پانچ صورتون پر ہے اول یہ کہ علم حق تعالی کا ممکنات موجودہ متعاقبۃ ترتیب حوادث کے ساتھ دوسری یہ کہ علم حق تعالی کا ممکنات موجودہ ہے دفعۃً وجود دہری کے ساتھ تیسری یہ کہ علم حق تعالی کا صور ممکنات ہے جو قائم بانفسہا ہین حق تعالی کے نزدیک قبل وجود ممکنات کے چوتھے یہ کہ علم حق تعالی کا صور ممکنات ہے جو ذات حق تعالی کے ساتھ قائم ہین اور ذات پر زائد ہین پانچوین یہ کہ علم حق تعالی کا وجود ممکنات کا ہے جو عین ذات حق سبحانہ وتعالی کی ہے چار صورتین اول کی باطل ہین بسبب لزوم جہل کے مرتبۂ ذات مین موافق ان چار مذہب کے تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً ساتھ لزوم دیگر محذورات کے جو مطولات مین مذکور ہین اور پانچوین حق قابل اتباع ہے فہذا التحقیق یکفل ما قال الشیخ مؤید الدین الجندی قدس سرہ فی شرحہ لفصوص الحکم ان الھویۃ الذاتیۃ مطلقۃ بالاطلاق الحقیقی وھی تقتضی بحقیقتہا

اون انواع کے آوٗلی ہین اور بعض اونکے ثانوی تفصیل اوسکی یون ہے کہ وجود حقیقی جو عبارت موجود حقیقی واجب تعالی سے ہے جنس عالی ہے واسطے تمامی موجودات کے جواہر اور اعراض مشہورہ مین سے اور یہ تمامی موجودات اعتبار انتزاعیہ ہین اوس ایک وجود حقیقی سے اور تقیدات اور تعینات انتزاعیہ اوس سے اور اعدام اور فصول اور حجابات اوس ایک ذات مقدس کے اور مبادی اوسکے ظہور کے اور تنزلات مین مرتبہ غیب اور خفا کے اور عروش ہین اوسکے استواء کے باعتبار مرتبۂ اطلاق کے کہ کمال اشراق کو ساتھ ہو کر پس موجود حقیقی باعتبار (لَا فِي مَوْضُوعٍ) ہونیکے حکما اوسکو جوہر کہتے ہین اور باعتبار (فِي مَوْضُوعٍ) ہونیکے اوسکو عرض کہتے ہین پس عرضیت اور جوہریت دونون انواع اوّلی مین سے ہین اوس ایک موجود کے لبشرط کہ حیثیت (لَا فِي مَوْضُوعٍ) کو واسطے موجود مطلق کے قید قرار دیا دے اور اگر اوس حیثیت کو واسطے اطلاق موجود مطلق کے بیان قرار دیا جاوے پس موجود مطلق جنس عالی ہے اور انواع جواہر کے کہ مجردات اور مادیات مین سے ہین اور ایسا ہی بعض انواع عرض کے جو اعتباری محض ہین بلکہ وہ تفصیل وجود کی ہین کم وکیف وغیرہ مین سے انواع ثانویہ ہین واسطے اوس جنس عالی کے اور اعتبارات مختصہ ان انواع مین فصول ہین پس زعم حکما کا جو کہتے ہین کہ وہ جوہر کہ اونکے نزدیک ممکنات مین سے ہے جنس عالی ہے غلط فاحش ہے كَلَّا عُقُولُهُمْ عَنْ شَمْسٍ كَوَجْهِ ذَاتِ الَّذِي هُوَ جِنْسُ عَالٍ ہان اگر وہ لوگ اوس موجود (لَا فِي مَوْضُوعٍ) سے وجود مطلق حقیقی مراد لیوین اور اوسکا نام جنس عالی رکھین البتہ قول اونکا صحیح ہوگا لیکن اس تقدیر مین بھی گردانا اونکا جوہر مصطلح اپنے کو جنس عالی واسطے جواہر مرکبہ کے اور گردانا اونکا اوس جنس عالی کو عرض عام واسطے بسایط کے اور نکال دینا اونکا عرض اور انواع عرض کو داخل ہونے سے تحت مین جوہر کے صحیح نہوگا اور برتقدیر اول کے جوہر مصطلح اونکا جنس عالی نہوگا بلکہ جنس متوسط ہوگا اور گردانا اونکا جوہر کو جنس واسطے مرکبات جوہریہ کے سواے بسایط جوہریہ کے اور گردانا اونکا عرض کو عرض عام واسطے مقولات تسع عرضیہ کے اور جنس نگردانا اوس عرض کو تحکم محض ہے اسلیے کہ عرض کا جنس ہونے سے کوئی مانع نہین ہے جیسے کہ جوہر کا جنس ہونے سے کوئی مانع نہین ہے اور یہی فرق کرنا اونکا اصطلاح پر کہ جوہر کے لیے قبل اضافت فصل کے اوسکی طرف ایک مفہوم متحصل متعقل ہوتا ہے اور عرض کے لیے قبل اضافت فصل کے طرف اوسکے کوئی مفہوم متحصل متعقل نہین ہوتا ہے تحکم بحت ہی اور غیر قابل اصغا کیونکہ اونکے بیان بھی واسطے ہر ایک جوہر اور عرض کے مفہوم متحصل ہے اور سین کسی طرح کا ابہام نہین کہ موجب عدم تصور مفہوم کا ہووے ہان یہ دونون جنس اور عرض جنس ہین بنسبت ماتحت اپنے کے اور انواع ہین بنسبت مافوق اپنے کے اور مبہم ہین بنسبت ماتحت اپنے کے اور متحصل ہین بنسبت مافوق اپنے کے پس وجود مطلق مبہم صرف ہے اور پس کہ بسبب کمال اشراق کے عقول پر مخفی ہے اور تحقیق متذکرہ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فصول جواہر اور اعراض کے جو اونکے یہان مشہور ہین محض اعراض انتزاعیہ ہین پس زعم حکما کا جو کہتے ہین کہ فصول جواہر کے واجب ہے کہ وہ بھی جواہر ہووین باطل ہے اور مبنی ہے اپنے زعم فاسد پر جو کہتے ہین کہ فصل علت موجدہ ہے واسطے جنس کے اور معطی وجود اوسکا اور فصل ایک علت ہے اور محتاج الیہ پس واجب ہے کہ معلول سے ادنی نہو اور کہتے ہین کہ عرض جوہر سے ادنی ہے اور محتاج ہے طرف جوہر کے اور صلاحیت نہین رکھتا ہے کہ عرض معدد اور علت ہووے واسطے جوہر کے اور وجہ بطلان اس زعم کی یہ ہے کہ سابق مین معلوم ہوچکا ہے کہ فصل نہ علت موجدہ جنس کی ہے و نہ معطی وجود اوسکے کی بلکہ مزیل خفا جنس کی ہے اور دور کرنے والی ابہام اوسکے کی پس جبکہ خفا اور ابہام جنس عالی کا اوسکے کمال اشراق کے سبب سے ہے مثل شمس کے پس لامحالہ جو شئے اوسکے خفا کی مزیل ہوگی ظلمت ہوگی جیسے کہ ابر واسطے شمس کے

[illegible]

کہ امور اعتباریہ مین سے ہین جو کچھ کہ عوام مین مشہور ہے کہ مطلق کو وجود نہین ہے سفسطہ محض ہے اسی جگہ سے ہے کہ کلیات مین موجود اصلی کلی طبعی ہے لیکن وجود مین کلی طبعی کے حکما کے تین قول ہین پہلا قول یہ کہ وجود افراد کو ہے اور کلی طبعی اوس سے منتزع ہے یہ لوگ موجود کو شخص مین محصور جانکر کہتے ہین کہ اگر کلی طبعی موجود ہو وے پس تشخص یا تو کلی موجود مشخص مین منضم ہوگا و یا کلی معدوم مین پس صورت اولی مین کلی قبل تشخص کے مشخص ہونا لازم آتا ہے اور صورت ثانی مین انضمام موجود کا معدوم کے ساتھ لازم آتا ہے اور یہ ممنوع ہے اور نجانا ان لوگون نے کہ بغیر علاقہ ذاتی افراد کے درمیان افراد انسان کے معنی انسانیت واحد سے افراد یعنی زید و خالد و بکر وغیرہ سے کیونکر منتزع ہوتے ہین زید اور دیوار سے نہین ہوسکتے ہین اور جو کچھ جواب مین لکھتے ہین کہ وہ علاقہ مجہولۃ الکنہ ہے نادانی ہے نہین جانتے ہین کہ بالبداہۃ وہ علاقہ مجہولہ افراد متعینہ سے خارج نہین ہے اور مراد اوس علاقہ مجہولہ سے کلی طبعی ہے اور موجود کہ جنپر احکام مترتب ہین اور موجود فقط شخص پر حصر نہین او نھون نے معنی کلی کو نہین سمجھا کہ در باطن تشخصات کلی مین مندرج ہین گو بظاہر موجود نہون دوسرا قول یہ کہ کلی طبعی ضمن مین افراد کے موجود ہے کہ تشخص کلی مین ملکر موجود ہوا ہے انھون نے بھی معنی کلی کو نہین سمجھا چنانچہ بطلان اسکا تیسرے قول سے ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالی تیسرا قول کہ صحیح اور معتبر ہے یہ ہے کہ کلی طبعی کو وجود بنفسہ ہے اور مابہ الاشتراک اور مابہ الامتیاز شئے واحد ہے کہ وہ ذات کلی طبعی ہے شرکت اور فردیت کہ دونون باہم مفہوم متغائر رکھتے ہین بطون مین اوس کلی کے مندرج ہین گو مفہوم اشتراک اور امتیاز کا جدا جدا ہو مگر شئے واحد مین بنظر وجہ اختلاف اعتباری کے ضدیت نہین رکھتے پس اس صورت مین بالکلیہ حاجت انضمام تشخص کی ساتھ کلی طبعی کے نرہی اور بنفسہ مشترک اور کلی ہونا اوسکا مشعر ہے اپنے ممتاز ہونے پر بیچ صورت افراد اپنے کے مثلاً انسان موجود ہے اور نفس تصور اوسکے کے وقوع شرکت سے مانع نہین ہے پس بنفسہ مشترک ہونا اوسکا مستلزم ہے اپنے صاحب امتیاز ہونے پر بیچ صور مختلفہ اور اطوار متنوعہ کے پس اسیواسطے حضرات موحدین قائلین وحدۃ الوجود ذات او صفات حق تعالی کے بیان مین موافق کشف اور شہود اپنے کے کہتے ہین کہ ظاہر اور باطن غیب او شہادت معنی اور صورت مین بجز ایک ذات اور ایک حقیقت اور ایک وجود کے دوسری کوئی شئے موجود نہین اسی جگہ سے حضرت شیخ سعد الدین حموی قدس سرہ فرماتے ہین رباعی حق جان جہان ست و جہان جملہ بدن + ارواح و ملائک چو حواس این تن + افلاک و عناصر و موالید اعضا + توحید ہمین ست دیگر شیوۂ و فن + پس جیسے کہ قیام کثرت بدن کا او پر وحدت جان کے ہے ویسا ہی قیام کثرت جان اور کثرت اکوان کا او پر جان جان اور ناطق جان کے ہے اور اگر کوئی کہے کہ مسئلہ وحدۃ الوجود مخالف عقل کے ہے اسلیے کہ بداہۃً عقل حکم کرتی ہے باستحالۂ ظہور واحد کے کثرت مین پس وحدۃ الوجود درست نہین جواب اوسکا یہ ہے کہ جو عقل کہ مکتسب علوم باستدلالات عقلیہ ہے حکم اوسکا خالی اغالیط سے نہین اور یہ حکم بداہۃ مذکورہ کا حکم عقل سلیم کا نہین ہے بلکہ یہ حکم وہم کا ہے بغلبہ اضلال شیطان سے حکم باطل کو بدیہی دکھلاتا ہے اسیواسطے عقل استدلالی مشوش ہے اور پریشان کہ کبھی ظہور واحد کا کثرت مین محال تجویز کرتی ہے اور کبھی اوسکو جائز رکھتی ہے جیسے کہ پایا جانا ماہیۃ واحدہ کا کہ کلی طبعی ہے بیچ اشخاص کثیرہ مین پس کہان باقی رہا حکم بداہۃ کا باستحالۂ ظہور واحد کے کثرہ مین اگر عقل ضعیف ہر شئے کو کہ واقع اور نفس الامر مین ہے ادراک کر سکتی ارسال رسل اور انبیا علی نبینا و علیہم السلام کی حاجت نتھی اور جب ارسال رسل اور انبیاء علیہم السلام کی حاجت ہوئی تو معلوم ہوا کہ عقل استدلالی قابل اعتماد کے نہین ہے لیکن عقل سلیم کاملین کی کہ بلا تاویل نصوص کی مکتسب علوم بریاضات اور مکاشفات اور مشاہدات کے ہے اور منور بنور الٰہی اور تابع رسل ہو

٢١

[illegible]

ذہن متکلم اور سامع کے قار اور مستقر ہے اسلیے کہ اگر استقرار کلام کا ذہن مین متکلم اور سامع کے نہوتا تکلم اور سماعت
اوس سے ممتنع ہوتا اور جیسا کہ تمام حرکات محسوسہ ہر محرک کے اور نشو ونماے اطفال وغیرہ کا آغاز سے انجام تک
ذہن مین دیکھنے والونکے صور علمیہ اور حاضر ہوتے ہین اور ایسا ہی ہر شخص جانتا ہے کہ منامات مین بعض حوادثات
آیندہ بجمیع خصوصیتہاے زمانی ومکانی مطابق اوس چیز کے کہ واقع ہونیکا ہے بعینہا دیا باوجود تغیر کے مرئی ہوتے
ہین حالانکہ وہ امور ابتک خارج مین وجود نہین رکھتے ہین اور نہ دماغ اوسکی گنجایش رکھتا ہے اور ایسا ہی ارباب
کشف صحیح کو بعض اوقات بحالت بیداری چشم بصیرت مین وقائع آیندہ عیانا مشہود ہوتے ہین اور عند الوقوع
دوسرا شخص بھی مطابق اوسکے مشاہدہ کرتا ہے پس جائز ہے کہ اوپر اس طور کے نہ اوپر اس حقیقت کے تمام امور
غیر قارہ کہ تعبیر بالحوادث ہین بیچ علم ازلی حضرت حق جل وعلی کے ساتھ تمامی خصوصیات اور امتدادات زمانی اور
مکانی کے کہ ازل سے ابد تک ظاہر ہونیکے ہین اوپر سبیل انطوار اور اشتمال کے حاضر اور مشہود ہوویں پس اس صورت
مین وجود اور حلول حوادث کا ذات باری تعالی مین لازم نہ آیا قال الشیخ داؤد القیصری قدس سرہ فی
مقدمتہ لشرح الفصوص والحق ان کل من انصف یعلم من نفسہ ان الذی ابدع الاشیاء واوجدھا
من العدم الی الوجود سواء کان العدم زمانیا او غیر زمانی یعلم تلک الاشیاء بحقائقھا و
صورھا اللازمۃ الذھنیۃ والخارجیۃ قبل ایجادہ ایاھا والا لا یمکن اعطاء الوجود لھا
فالعلم عینھا والقول باستحالۃ ان یکون ذاتہ تعالی وعلمہ الذی ھو عین ذاتہ محلا للامور
المتکثرۃ انما یصح اذا کانت غیرہ تعالی کما عند المحجوبین عن الحق اما اذا کانت عینہ من
حیث الوجود والحقیقۃ وغیرہ باعتبار التعین والتقید فلا یلزم ذلک وفی الحقیقۃ لیس حالا
ولا محلا بل شیء واحد ظھر بالمحلیۃ تارۃ والحالیۃ اخری فنفس الامر عبارۃ عن العلم الذاتی
الحاوی بصور الاشیاء کلھا کلیتھا وجزئیتھا صغیرھا وکبیرھا جمعا وتفصیلا عینیۃ کانت
او علمیۃ لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء وقال ایضا فیھا الماھیات
کلھا موجودات خاصۃ علمیۃ لانھا لیست ثابتۃ فی الخارج منفکۃ عن الوجود الخارجی لیلزم
الواسطۃ بین الموجود والمعدوم کما ذھبت الیہ المعتزلۃ بان قولنا الشیء اما ان یکون ثابتا
فی الخارج واما ان لا یکون بنفی والثابت فی الخارج ما ھو الموجود فیہ بالضرورۃ وغیر الثابت
ھو المعدوم واذا کان کذلک فثبوتھا منفکۃ عن الوجود الخارجی فی العقل وکل ما
فی المعقول من الصور فائضۃ من الحق کفیض الشیء من غیرہ مسبوق بعلمہ بہ فھی ثابتۃ
فی علمہ تعالی وعلمہ وجود لا ذاتہ ذاتہ فلو کانت الماھیات غیر الموجودات المتعینۃ فی العلم
لکان ذاتہ تعالی محلا للامور المتکثرۃ المغایرۃ لذاتہ تعالی حقیقۃ وھو محال وقال
صاحب المکتوبات المدنیۃ اعلم ان اللہ تعالی لا یقوم بذاتہ حادث فلیس فی ذاتہ
ولا فی صفاتہ حدوث وانما الحدوث فی تعلق الصفات بمتعلقاتھا حتی تظھر الانفعال
وحقیقتہ ان التعلق ایضا لیس بحادث ولکن الحادث ھو المتعلق فیظھر احکام التعلق
متفاوتۃ لتفاوت المتعلقات وھو بریء عن الحدوث والتجدد من جمیع الوجوہ اور اگر
مراد معترض کی یہ ہے کہ تغیرات اور تحولات اگرچہ ایسے نہیں ہین کہ اون سے ذات حق سبحانہ وتعالی مین تغیر اور

الٰ سے اور داق زبان عربی اور سنسکرت مین الّہ کو کہتے ہین اور زبان عبرانی مین ایل اور وہ عبارت ہے معبود سے
اور معبود لغت مین عبارت ہے اوس شئے سے کہ آگے اوسکے کوئی دوسری شئے متذلل ہووے اور نہین ہے کوئی
موجود کہ اوسکے آگے دوسرا موجود متذلل نہو جیسے کہ حدیث صحیح مین وارد ہے مَنْ شَغَلَكَ عَنْ ذَاتِكَ فَهُوَ صَنَمُكَ
اور کوئی شئے ایسی نہین ہے کہ وجود مطلق کے خیال سے باز نہ رکھتی ہو پس اس صورت مین ہر شئے رب اور الٰہ ہوئی علاوہ اسکے
معبود ہونا ہر شئے کا افراد عالم مین سے کیونکر ہے فص ہارونی مین مفصلاً مذکور ہے پس اس سے لازم آیا کہ بحسب حقیقت
ہر شئے عین اللہ ہے پس معبود در حقیقت ہر اٰلہ مین اللہ ہے کہ اوسمین ظاہر ہے اگرچہ عابد اصنام از راہ حماقت کے نجانتا
ہو اسی جگہ سے ہے کہ حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ مثنوی مین فرماتے ہین + تیغ لا در قتل غیر حق براند
در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند + ماند الا اللہ و باقی جملہ رفت + شاد باش اے عشق شرکت سوز زفت + اور دوسرے
بزرگ فرماتے ہین + غیرتش غیر در جہان نگذاشت + لاجرم عین جملہ اشیا شد + اکابر علماء ظواہر زعم کرتے ہین کہ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آیات متشابہات مین سے ہے اس تقدیر مین لازم آتا ہے کہ واسطے خلق کے حق تعالیٰ پر حجت ہووے
اسلیے کہ تاویل آیات متشابہات کی سواے حق تعالیٰ و با علماے راسخین کے اور کوئی نہین جانتے ہین اور راقی لوگ
علماے راسخین مین سے نہین ہین حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ پس بر تقدیر اونکے زعم کے تمام ہوئی حجت خلق کی حق تعالیٰ پر اور یہ
باطل ہے یعنے عالم ہونا حجت اور الزام خلق کا حق تعالیٰ پر باطل ہے کیونکہ فائدہ ارسال انبیاء علیہم السلام کا یہ ہے کہ خلق
پر حق تعالیٰ کی حجت اور الزام تمام ہووے نہ بر عکس اسکے پس اس سے ثابت ہوا کہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آیات
محکمات مین سے ہے جسمین تاویل کی گنجایش نہین اور اکابر علما ظواہر نے تا سمجھی سے کلمہ طیبہ کو ساتھ کلمہ خبیثہ کی تاویل کی
ہے کہ جس سے ذاتاً غیریت عالم کی ساتھ حق تعالیٰ کے لازم آوے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا غَيْرُ اللّٰهِ ہے کیونکہ وہ غیریت کے قائل ہین
اور وہ اسکی تاویل اسطرح پر بھی کرتے ہین کہ نہین ہے الٰہ حق موجود کہ شرع نے اوسکی عبادت کے لیے اجازت دی ہو
سواے اللہ کے پس اس سے لازم آیا کہ اگر الٰہ باطل کہ شرع نے اوسکی عبادت کے لیے اجازت ندی ہو موجود ہووے
تو مضائقہ نہین اور نہ سمجھا اونھون نے کہ یہ تاویل محض بعید ہے عبارت اوسپر دلالت نہین کرتی ہے خصوصًا ابتداے
خطاب مین کہ اوسمین کلام ماوّل جائز نہین اور بھی جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار قریش کو خطاب کرکے
فرمایا کہ ایک کلمہ ہے اگر تم صدق دل سے کہوگے مالک عرب اور عجم کے ہوجاؤگے ابوجہل نے کہا آیا ایک کلمہ ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان پس ابوجہل اور دوسرے حاضرین صنادید کفار قریش نے کہا کہ ایک کلمے کو ہم قبول
کرتے ہین بلکہ دس کلمے کو پس سید عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے فرمایا کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس کفار قریش سنکر
متفرق ہوئے: وانجیب مین ہے اور سب نے کہا کہ کیف يَسَعُ الْخَلْقَ الْكَثِيرَ اِلٰهٌ وَاحِدٌ یعنی کیونکر گنجایش کریگا خلق کثیر کو الٰہ
واحد اور اوسپر یہ بھی کہا کفار نے اَجَعَلَ الْآلِهَةَ اِلٰهًا وَاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ یعنی کلمہ طیبہ سے عینیت
سمجھکر کہا اونھون نے کہ آیا گردانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے الٰہ کثیر کو الٰہ واحد تحقیق یہ ایک شئے عجیب ہے پس اس قصے
مین بعین انصاف نظر کرنا چاہیے کہ مخاطبین کلمہ توحید سے یہی سمجھے تھے کہ الٰہ کثیر عین اللہ ہین اور کفار الٰہ کثیر کو غیر اللہ
کا جانتے تھے الٰہ واحد گردانے سے تعجب مین ہے اور اگر فہم مین اونکے یہ بات آتی کہ الٰہ حق عین اللہ ہے نہ الٰہ
باطل تعجب اونسے کیونکر صادر ہوتا باوجود اسکے کہ مخاطبین اہل لسان تھے جو کچھ کہ کلمہ توحید سے سمجھے تھے معنی لفظ کے
وہی تھے نہ غیر اوسکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی فہم سے انکار نہین فرمایا اور نہ کہا کہ مراد کلمہ توحید سے

اور اُسجگہ تھا کچھ مگر ہاتھ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہاتھ مبایعین کے پس اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین اللہ ہیں مشاہدے میں صحابہ کبار تابعین کے اور ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ کا ہے اس مشاہدے میں اور فرمایا اللہ تعالی نے انما الهكم اله واحد اور کہا الهنا والهكم واحد ان دونون آیتون سے آلہہ کثیرہ کا اُلہ واحد ہونا لازم آتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے فاینما تولوا فثم وجه الله یعنی جو شئے مرئی و محسوس ہے وجہ اللہ ہے اسلیے کہ معدوم محض کا مرئی و محسوس ہونا محال ہے اور خلق معقول و موہوم ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے هو الاول والآخر والظاهر والباطن خصوص اس آیت کی چارون لفظون مین جمیع اشیا خواہ کل ہون یا جزو کلی ہون یا جزئی محسوس ہون یا معقول حسن ہون یا قبیح منحصر ہین پس نہ ترک کیا حق تعالی نے کسی شئے کو مگر داخل کیا اس عبارت مین اسلیے کہ جب اول اور آخر باطن اور ظاہر اللہ ہی اللہ ہے تو پھر غیر اللہ کا ٹھکانا کہان باقی رہا اور فرمایا اللہ تعالی نے سنريهم آياتنا في الآفاق وفي انفسهم حتى يتبين لهم انه الحق یعنی جب تک کہ عینیت حق تعالی کی انفس و آفاق کے ساتھ نہو حق کیونکر ظاہر ہوسکیگا اور فرمایا اللہ تعالی نے الله نور السموات والارض نور وہ ہے کہ ظاہر ہووے بذاتہ اور مظہر ہووے غیر کو اگرچہ یہ غیر بالاعتبار ہو اور مراد نور سے وجود مطلق ہے کما صرح به الشيخ رضي الله عنه في تفسيره اور فرمایا اللہ تعالی نے فلما اتاها نودي من شاطئ الواد الايمن في البقعة المباركة من الشجرة ان يا موسى اني انا الله رب العالمين پس منادی اور قائل وہی درخت تھا پس عبارت نص سے عینیت درخت اور دلالت نص سے عینیت جمیع اشیا کی حق سبحانہ وتعالی کے ساتھ ثابت ہوئی اسلیے کہ اشیا اور درخت مذکور ممکن ہونے مین مساوی ہین اور بہت سی آیتین ہین کہ وحدۃ الوجود اور عینیت اور معیت ذاتی پر دلالت کرتے ہین کما قال تعالی لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا + لو كان معه الهة كما يقولون اذا لابتغوا الى ذي العرش سبيلا + ما كان معه من اله اذا لذهب كل اله بما خلق ولعلا بعضهم على بعض وهو معكم اينما كنتم نحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون وفي انفسكم افلا تبصرون الا انهم في مرية من لقاء ربهم الا انه بكل شيء محيط وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى نحن اقرب اليه من حبل الوريد ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم الخ ام لهم اله غير الله + اذا سالك عبادي عني فاني قريب + لله ما في السموات وما في الارض وكان الله بكل شيء محيطا پس ان آیتون سے کہ بہت سی صاف صریح بلا تاویل وحدۃ الوجود اور عینیت اور معیت ذاتی حق تعالی کی ہر مخلوق کے ساتھ ثابت ہے کما لا يخفى على من له العقل السليم اور مؤید اس معنی کی بہت سی حدیث بھی ہین کما قال عليه الصلوة والسلام حكاية عن الله كنت سمعه وبصره الخ + والذي نفس محمد بيده لو دليتم بحبل الى الارض السابعة السفلى لهبط على الله هو الاول والآخر والظاهر والباطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت شریف کو واسطے تاکید مضمون حدیث کے عقب مین اوسکے پڑھا قال موسى يا رب اقريب انت فاناجيك ام بعيد فاناديك فاني احس حسن صوتك ولا اراك فاين انت فقال الله تعالى انا خلفك وامامك وعن يمينك وعن شمالك انا جليس عبدي حين يذكرني وانا معه اذا دعاني + ولا تسبوا الدهر فان الدهر هو الله + ولا اله غيره + وغير ذلك من الآيات

مُؤدّی الاطلاق وَنَائبًا غَیْرَ ذٰلِكَ مِنَ القِیَاسَاتِ وَالوَهمِیَّاتِ مُقَابِلًا لِلنَّصِّ الجَلِیِّ عِنْدَ
اَهلِ اللِّسَانِ مِنَ العَینِیَّةِ وَیَتَسَلَّمُ اِنقِلَابَ الحَقِیقَةِ مِنَ الوُجُوبِ اِلَی الاِمکَانِ وَعَدَمِ المَنعِ
عَن عِبَادَةِ الاَوثَانِ وَتَعذِیبِهٖ نَفسَهٗ سُبحَانَهٗ فِی نَارِ جَهَنَّمَ وَغَیرِ ذٰلِكَ مِنَ القِیَاسَاتِ وَالوَهمِیَّاتِ
فَالجَوَابُ مِنَ الاٰیَاتِ المَذکُورَةِ اَنَّ مَا یَاۡتُونَ بِهٖ لَیسَ نَصًّا فِی الغَیرِ فَغَیرُ اللّٰهِ تَرکِیبٌ
اِضَافِیٌّ وَقَعَ مَفعُولًا فَلَا یَکُونُ نَصًّا اِذ لَا بُدَّ لِلنَّصِّ مِن کَلَامٍ تَامٍّ وَالکَلَامُ التَّامُّ هٰهُنَا کَلٰا
سِیقَ فِی اِنکَارِ عِبَادَةِ الغَیرِ اِلَی شَیءٍ وَهُوَ المُقَیَّدُ وَفِی لَم یَلِد وَلَم یُولَد وَلَم یَکُن لَهٗ فِی نَفیِ الوَالِدِیَّةِ
مُطلَقًا وَالمَقصُودُ مِنهُ نَفیُ انحِصَارِهٖ سُبحَانَهٗ فِی الوَالِدِیَّةِ ذِکرُ المَلزُومِ وَاِرَادَةُ اللَّازِمِ
اِذِ الوَالِدِیَّةُ تَقتَضِی انحِصَارَهٗ سُبحَانَهٗ تَعَالٰی فِی الحَقِّ وَالاُنثٰی کَالحَقِّ اِن وُلِدَ اٰدَمُ عَلَیهِ السَّلَامُ
وَکَذَا المَولُودِیَّةُ فَاِنَّهَا اَیضًا تَقتَضِی انحِصَارَهٗ سُبحَانَهٗ تَعَالٰی فِی الاَنوَاعِ الثَّلَاثَةِ المَذکُورَةِ
وَکَذَا فِی عِیسٰی عَلَیهِ السَّلَامُ زَعمًا کَمَا یَلزَمُ مِن نَفیِ الانحِصَارِ فِی الوَالِدِیَّةِ وَالمَولُودِیَّةِ غَیرُ الوَالِدِ
وَالمَولُودِ فِی اللّٰهِ سُبحَانَهٗ جَامِعٌ لِجَمِیعِ الاَضدَادِ فَلَا یَکُونُ نَصًّا فِی المَعرِفَةِ بِاَنَّ هٰذَا التَّفرِقَةَ بِاَنَّ یُقَالَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا غَیرُ اللّٰهِ وَلَا تَعبُدُ وَهُم وَاعبُدُوا اللّٰهَ وَحدَهٗ اَو یُقَالُ اللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیءٍ وَالمَخلُوقُ غَیرُهٗ
وَنَحوُ وَاَمَّا الجَوَابُ مِنَ القِیَاسَاتِ وَالوَهمِیَّاتِ وَالوَسوَاسَاتِ اَنَّهَا کُلَّهَا قِیَاسَاتٌ
مُقَابِلَةٌ لِلنُّصُوصِ الجَلِیَّةِ نَحوُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُوَ الاَوَّلُ وَالاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالبَاطِنُ
وَغَیرُهُمَا مِمَّا ذَکَرنَا مِنَ الاَدِلَّةِ فَتَحَقَّقَ اَنَّ اِیمَانَ الصُّوفِیَّةِ قَد سَاسَت اَسرَارُهُم بِنَقدِ
النُّصُوصِ وَاِیمَانَ غَیرِهِم خِلَافُ النُّصُوصِ بِالقِیَاسِ وَالوَهمِ فَاِیمَانُ المَعرُوفِ بِالعَقلِ
المَعرُوفِ اَیِ القِیَاسِ فَیَکُونُ مُخَالِفًا لِلنُّصُوصِ وَبِهٰذَا اِندَفَعَ مَا قِیلَ فِی العَوَامِّ اَنَّ اِیمَانَ
العُلَمَاءِ بِالنُّصُوصِ وَاِیمَانَ الصُّوفِیَّةِ بِالخُصُوصِ نَعَم اَلخُصُوصُ هُوَ مُوَافِقٌ لِلنُّصُوصِ اِنتَهٰی
مُلَخَّصًا پس اسی جگہ سے قول حضرت شیخ سمنانی قدس سرہ کا کہ مقتدائے حضرات شہودیہ ہیں اور قول اکثر حضرات
متکلمین کا کہ غیریت کے قائل ہیں اور مخالف مسئلۂ وحدۃ الوجود کے پیش رفت ہو گا پس معبود حقیقی وہ ہے
کہ بہمہ وجوہ مرجع تمامی امور کا ہووے اور وہ ذات بحت اور وجود مطلق ہے وبس اور غیر اسکا یعنی مباین
اور جداگانہ اوس سے وجود دوسری شے کا متصور نہیں اسلیے کہ اگر غیر اوسکا موجود ہو گا تو یا معدوم ثابت
یعنی عدم اضافی ہو گا یا معدوم محض اور معدوم ثابت کا ثبوت خود وجود حقیقی سے ہے اور معدوم محض
کوئی شے نہیں کہ موجود ہووے اور موجود خود وجود حقیقی ہے کما مر فی الدلائل العقلیۃ پس ترجمہ کلمۂ طیبہ کا یہ ہے
کہ نہیں ہے کوئی الٰہ زمین میں ہو یا آسمان میں بلکہ جملہ عالم میں ارواح اور امثال اور اجسام میں سے غیر
حق تعالیٰ کا یعنی جدا و مباین حق تعالیٰ سے پس اس تقدیر میں ثواب قائل اوسکے کا زمین اور آسمان میں
بلکہ جملہ عالم میں ارواح اور امثال اور اجسام سے گنجایش نہیں ہو سکتا ہے اسلیے کہ اوسکے معنی نے جملہ عالم کو
حصر کر لیا ہے پس اسصورت میں عبادت بتونکی ناجائز ہوئی کہ مفید مطلق کے نہیں ہے اور جملہ آیات توحید
دلالت کرتی ہیں کہ سوا وجود حقیقی خارجی مطلق کے دوسری کوئی شے موجود نہیں پس معنی آیۃ لیس کمثلہ
شیء اور آیۃ هو الاول والاخر والظاهر والباطن وغیر ذلك من الاٰیات کے بلا تاویل درست
اور معنی سورۂ اخلاص کے بھی بلا تکلف صحیح اسلیے کہ خلاصہ معنی اوسکا یہ ہے کہ وجود حقیقی خارجی مطلق کے نام

کرتے ہین اور ما گر بجز خدا کو نافع اور ضار نجانتے کو توحید اور خلاف اوسکے کو اشراک کہتے ہین پس اس معنی مین بھی مومن اور مشرک برابر ہین اسلیے کہ جیسا کہ مشرک آلہہ باطلہ کو مؤثر اور نافع اور ضار جانتے ہین ویسا ہی مومن بھی تاثیر اور نفع اور ضر کی بھی غیر خدا کے طرف نسبت کرتے ہین جیسا کہ نسبت احراق کی طرف آتش کے مثلاً اور مسیح نبو کا دعوی فرق کا درمیان مومن اور مشرک کے کہ مومن تاثیر اسبابو اسطہ خالق اونکے سکے جانتے ہین اور مشرک تاثیر آلہہ باطلہ کے عکس کی سکے اور مومن شفاعت انبیا علیہم السلام کو محتاج باذن اللہ گمان کرتے ہین اور مشرک شفاعت آلہہ باطلہ کو عکس اوسکے وجہ عدم مسموعیت دعوی فرق مذکور کی یہ ہے کہ قول حق تعالی کا وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ وَهٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ صریحاً دلالت کرتا ہے کہ مشرکین اور عابدین اصنام خالق سموات اور ارض کو مؤثر حقیقی جانتے ہین اور اصنام اور اوثان کو محض وسائل تقرب الی اللہ اور ذرائع شفاعت عند اللہ گمان کرتے ہین اور یہ نہین کہتے ہین کہ شفعا ہماری محتاج باذن اللہ نہین ہین و یا برخلاف ارادہ الٰہی کے نفع یا ضرر پونہچاتے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ کہ مذکور ہوا مدلولات کلمۂ طیبہ سے مناط شرک کے نہین ہین اور جس امر سے کفار انکار شدید رکھتے ہین وہ امر دیگر ہے پس وہ امر دیگر کہ مناط شرک کا ہے زعم غیریت کا ہے اور فرق کرنا درمیان حق تعالی اور درمیان اصنام اور تمامی اشیا کے پس واسطے رد زعم غیریت اور تفرقے کے اوتارا اللہ تعالی نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور دیگر آیات توحید کو کہ مطابق اور مؤید کلمۂ طیبہ کی ہین ورنہ اثبات وحدۃ الوجود کی حاجت نہتی اسلیے کہ واقع اور نفس الامر مین مغایرت اور تفرقہ کہان جان تو اے طالب کہ تمامی امت کے نزدیک ثابت ہوا ہے کہ کلمۂ طیبہ دافع شرک کا ہے پس دیکھ تو بنظر امعان کے کہ قول لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نے کس چیز کو نفی کیا اور کس چیز کو ثابت کیا پس نفی کیا اوسنے عبارت نص سے غیریت کو درمیان اصنام اور حق تعالی کے اور جسنے اعتقاد کیا غیریت کا درمیان اصنام اور حق تعالی کے پس انکار کیا اوسنے آیۂ محکم کا کہ کلمۂ طیبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہے کہ اصل اصول دین اور آیات محکمات کی ہے اور ایمان لایا وہ ساتھ کلمۂ خبیثہ کے کہ عکس کلمۂ طیبہ ہے کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا غَيْرُ اللّٰهِ ہے اسلیے کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ از روے عبارت اور دلالت کے راجع ہے طرف لَا مَوْجُوْدَ مُطْلَقًا إِلَّا اللّٰهُ اور عکس اوسکا از روے عبارت اور دلالت کے راجع ہے طرف لَا مَوْجُوْدَ مُطْلَقًا إِلَّا غَيْرُ اللّٰهِ کے پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اشراک اور کفر زعم غیریت کا ہے درمیان کسی شئے کے اشیا مین سے اور درمیان حق سبحانہ و تعالی کے و من تم تجنا زیادۃ التحقیق فلیرجع الی کلمۃ الحق اور اگر کوئی کہے کہ جبکہ موجودات اور متعینات عالم مظاہر اور مجالی حق تعالی کے ہین اور حق تعالی کے ساتھ ذاتاً اتحاد رکھتے ہین پس عبادت انکی کیون ممنوع ہوئی جواب اوسکا یہ ہے کہ عبادت ان مظاہر کی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ عبادت اوس متعین کی من حیث انہ متعین کے ہے پس یہ عبادت شرک ہے اور ظلم عظیم اور عابد اوس متعین کا خواہ وہ اوس متعین کو بحیثیت مذکورہ کے حق تعالی سے جانے یا اوسکے شیون سے جانے لیکن بسبب جہل کے نیت مین اوسکے عبادت اوس متعین خاص کی ہے خواہ وہ عابد اوس متعین خاص کو الہ حقیقی جانے یا مقرب الی اللہ جانے بہرحال وہ مشرک اور ظالم ہے بظلم عظیم اور مخلود فی النار اور ہرگز یہ مشرک نہ بخشا جاویگا دوسری وجہ یہ کہ وہ عابد عبادت کرتا ہے اللہ تعالی کی اس طرح پر کہ وہ مطلق ہے اور ظاہر ہے ان مظاہر مین اور سجدہ کرتا ہے طرف کسی مظہر خاص کے مظاہر مین سے لیکن مقصود اور نیت اوسکی سجدہ اللہ ظاہر کا ہے نہ اوس مظہر خاص کا پس اسصورت مین یہ مظہر قبلہ عبادت اللہ تعالی کا ہوگا پس اگر شارع نے اسصورت مین کسی مظہر خاص کو قبلہ عبادت تجویز کیا ہے جیسا کہ بیت اللہ شریف ہے پس عبادت اللہ تعالی کی اس وجہ سے جائز ہے بلکہ واجب

القا نہین فرمایا لیکن فرق عظیم ہے درمیان اظہار شئے اور القا حقیقۃ اوسکی کے جیسا کہ معجزہ ہے حق تعالی نے اوسکو انبیا
علیہم السلام کے ہاتھ سے ظاہر فرمایا ہے اسیلیے روبرو خواہ امت اجابت ہو یا امت دعوت اوسکی حقیقۃ القا نہین فرمائی
مگر امت اجابت کو دونین ایسا ہی حقیقت جمع اور جمع الجمع کی یعنی حقیقۃ وحدۃ الوجود کی القا نہین فرمائی مگر دلون مین حضرات
صوفیہ کرام کہ اخص الخواص ہین اسیواسطے جو لوگ منکر حقیقۃ وحدۃ الوجود کے ہین جنون اور ضلالت اور غوایت کی نسبت حضرات
صوفیہ کے طرف کرتے ہین جیسا کہ امت دعوت معجزات انبیا علیہم السلام کو سحر اور کہانت پر حمل کرتے ہین انکے رد مین
حق تعالی فرماتا ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ پس نہین ہے کوئی اصل کتاب و سنت سے اوپر عدم جواز اظہار
مسئلۂ وحدۃ الوجود کے عوام الناس پر بخوف ترک احکام شرع شریف کے جیسا کہ نہین ہے کوئی اصل اور دلیل بثبوت
تقریر علاوہ اسکے صوفیہ کب کہتے ہین کہ عالم من کل الوجوہ عین حق ہے بلکہ وہ کہتے ہین کہ عالم ایک وجہ سے عین
حق ہے اور ایک وجہ سے غیر حق یعنی عین حق ہے باعتبار ذات اور حقیقت کے اور غیر حق ہے باعتبار تعین اسما اور صفات
اور افعال کے اگرچہ یہ غیریت وہمی ہے اور اسی غیریت پر ہے ظہور گنج مخفی اور نظام عالم اور ارسال رسل اور ترتیب
کتب و صحف اور اجرای امر و نہی اور ترتیب ثواب و عقاب اور مدار جملہ احکام شریعت کا پس زمین کو زمین اور آسمان
کو آسمان اور انسان کو انسان اور حیوان کو حیوان اور نباتات کو نباتات اور عناصر کو عناصر اور دیگر متعینات کو متعینات
بحکم صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ اگرچہ زوال پذیر نہین ہین جاننا اور کہنا موحدین کے نزدیک عین ایمان ہے
لیکن قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مامور ہوئے ہم کہ کلام کرین بقدر عقول آدمی کے معنی اوسکے یہ ہین کہ مامور
ہوئے ہم کہ کلام کرین بقدر عقول کے اسرار توحید مین نہ نفس توحید مین عقول کا لحاظ کرین اسیلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ظاہر کیا توحید کو تینون پر کلمہ طیبہ کے ساتھ پس ادراک کیا اونھون نے آپکی مراد کو چنانچہ اسپر کہا تینون
نے أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا پھر ثانیا تاکید کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید پر قسم کے ساتھ اور فرمایا أَهَبَطَ
عَلَى اللَّهِ اور استشہاد فرمایا اوسپر ساتھ قول اللہ تعالی کے اور کہا هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ الخ پھر ثالثا ساتھ قول
اللہ تعالی کے کہ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ الخ تیسرا امر اقبہ اس امر کے بیان مین کہ عوام کو ایمان عینیت کا بالتبع حاصل ہے
جان تو اے طالب کہ حاصل ہونا ایمان اور اذعان توحید کا اکثر لوگونکے دلونمین دشوار ہے مثل دشواری داخل ہونے
شتر کے سوراخ سوزن مین اسیلیے کہ قلوب انکے تنگ ہین نہین گنجایش ہوتی ہے اونمین جمع اور عینیت بہ سبب ونکی
خلاف وہم ہونیکے کہ سلطان القوی ہے پس ثابت ہوا اس سے کہ یہ ایمان اکثرونکی طاقت سے خارج ہے قَالَ اللَّهُ
تَعَالَىٰ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا پس ارادہ کیا حق تعالی نے یہ کہ حاصل ہووے اونکو ایمان عینیت کا
بالتبع اور بہ حاصل ہووے یہ ایمان اونکے دلونمین مثل داخل ہونے رشتے کے سوراخ سوزن مین پس ضم کیا جزو ثانی
کو کہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ہے جزو اول کے ساتھ کہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ ہے پس اگر ایمان لاوین وہ جزو اخیر کے ساتھ اگرچہ
تفرقے کے ساتھ ہو پس تحقیق ایمان لائے وہ ساتھ جمع کے بھی کہ مقصود اصلی جزو اول سے ہے اسیلیے کہ ایمان جزو
ثانی کا متضمن اور ملتزم اور کفیل ہے ایمان جزو اول کا کہ مقصود اصلی ہے پس جسوقت ایمان لاوے کوئی جزو اخیر کے
ساتھ اگرچہ تفرقے کے ساتھ ہو پس گویا کہ تصدیق کی اوسنے اون چیزونکی کہ لائے اونکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم آنکے
نزدیک تضمن اور التزام کے روسے اسطرح پر کہ اوسکو اس ایمان بالجمع والوحدۃ سے خبر نہین اسیلیے کہ منجملہ اون امور
کے کہ لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس ایمان بالجمع والوحدۃ ہے پس اکتفا کیا حق تعالی نے نادان سے
اسقدر ایمان تضمنی کو جو محاذی وحدۃ الوجود کے ہے کہ اوسکو اسکا علم نہین از راہ کرم کے کیونکہ اوسکو ایمان حقیقی

حصول تصدیق اور اذعان ساتھ رویۃ حق تعالیٰ کے کہ جملہ عقائد حقہ مین سے ہے معقول نہین اسلیے کہ تصدیق اور اذعان حقیت رویۃ کی موقوف ہے موافق عقل کے حصول صورت مرئی پر اور شئے منزہ کی صورت اور شکل کہان کہ مرئی ہووے اسی واسطے معتزلا ور روافض اور جمع کثیر اہل اسلام سے منکر رویت حق تعالیٰ کے ہوئے ہین اشاعرہ اور دیگر متکلمین کہ منزہین مین سے ہین قائل حقیت رویۃ حق تعالیٰ کے تو ہین لیکن کیفیت رویت کی بوضع معقول نہین بتلاسکتے ہین کہ اطمینان قلبی اوس پر مترتب ہووے اور بعض حضرات صوفیہ کہ مقلدین متکلمین کے ہین اور ذوق اوس رویت کا ساتھ کشف او . وصول بمقام فنا کے خاص کرتے ہین اور حصول اوسکا دار آخرت مین بطریق فرض محال کے جانتے ہین اور اوسکا اعتقاد رکھتے ہین پس انکے طریق پر مسئلۂ رویت مین علم الیقین بھی نصیب نہین عین الیقین اور حق الیقین کا تو کیا ذکر اگر کوئی کہے کہ قول تمہارا کہ رویت حق تعالیٰ کی واسطے ہر شخص کے دنیا و عقبیٰ مین حاصل ہے مخالف شریعت کی ہے اسلیے کہ شریعت مین تصریح کی گئی ہے کہ اگر کوئی دعوی کرے کہ چشم سر سے دنیا مین بحالت بیداری مین حق تعالیٰ کو دیکھا ہے پس وہ کاذب ہے اور زندیق جواب اوسکا یہ ہے کہ کلام الٰہی اور حدیث صحیح مین کہین یہ تصریح واقع نہین ہے اگر کہین اس مضمون کے طرف اشارہ بھی ہے تو مراد اوس سے یہ ہے کہ وجود مطلق اور ذات بحت کو کہ مرتبۂ تنزیہ اوس سے معتبر ہے ان حواس ظاہری سے کہ عادی ادراک محسوسات اور مشبہات کے ہین نہین دیکھ سکتے ہین نہ یہ کہ رویت حق تعالیٰ کی مطلقاً مشبہ اور غیر مشبہ دنیا مین ممکن ہی نہین اس معنی کے صحت پر نص قاطع اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ آخر سورۂ فصلت مین موجود ہے اور مدعی کو کہ خلاف اسکے بیان کرتا ہے لازم ہے کہ اپنی صحت دعوت پر کوئی دلیل بیان کرے اور موافق مذہب قائلین وحدۃ الوجود کے یہ دولت عظمیٰ اور موہبت کبریٰ ہر شخص کو دنیا و عقبیٰ مین حاصل ہے اسلیے کہ فی الحقیقۃ غیر اوسکا کون ہے کہ منظور نظر ہووے بشرطیکہ مثل محجوب کے مبتلا وہم غیریت کے نہووے حضرت فریدالدین عطار قدس سرہ فرماتے ہین (ابیات) ناظرِ خود خود دست و خود منظور + خود تماشا و خود تماشا کار + عاشق خود خود دست خود معشوق خود طبیب خود دست و خود بیمار + از براے فریب خود خود گشت + جلوہ در قد و در قدم رفتار + تاب در زلف و وسمہ برابرو + سرمہ در چشم و غازہ بر رخسار + رنگ در آب و آب در یاقوت + بوے در مشک و مشک در تاتار + زیبِ اَرِنی بگوش خود خود گفت + خود بخود کرد حسرت دیدار + باز خود گفت لَنْ تَرَانِیْ زود + ہرچہ ہر گرمی بازار + آیا تو مین دیکھتا ہے تو اے طالب کہ آب ناب بستہ تھا بیرنگ اور بے صورت جبکہ بستہ ہوا اوسنے صورت یخ کی پکڑی اور کبھی کسوت برف و ژالہ پہنی پس دیکھ اسے طالب کہ یخ اور برف اور ژالہ وہی آب بسیط بیرنگ ہے یا غیر اسکا اور جب گھل جاوے وہی آب بسیط بیرنگ ہے یا دوسری چیز پس جسنے پہچانا اور چشم حقیقت بین رکھتا ہے تمامی مراتب اور کیفیات آب کی آب جانتا ہے (رباعی) دریاست وجود صرف ذات و یاب + ارواح و نفوس ہمچو نقش اندر آب + بحر نیست کہ موج میزند اندر خود + گہ قطرۂ و گاہ موج گا ہست حباب + جو شخص نادان ہے بند لباس اور کیفیت اور رنگ بینی مین رہتا ہے فرق درمیان عارف اور جاہل کے یہی ہے پس عرفان زیادہ اس سے نہین ہے کہ تو اپنے کو پہچانے ورنہ تو عین اوسکا تھا تامی رہی ہے محال ہے کہ غیر اوسکا موجود ہووے نقش اور نقطا اور معنی تمام وجود سیاہی سے ہی ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ یخ اور شاخ اور میوہ تخم سے ظاہر ہوتے ہین لیکن یہ کثرت مانع وحدت کی نہین ہے (رباعی) کردہ زیگانگی دوئی را تاراج + باید کہ کنی کجی خود را تو علاج + واحد متکثر نشود از اعداد + دریا متجزا نشود از امواج + جبکہ ذات حسب تقاضاے حب ذاتی واسطے مشاہدہ دیدار اپنے کے تقید

فی النار ہے لازم آوے گا اور جبکہ منشا تعظیمی یعنی بے نیازی حقیقی بیچ کسی مظہر کے مظاہر آفیہ میں سے کبھی نہین
پائی جا سکتی ہے پس کوئی مظہر مظاہر آلیہ مین سے استحقاق عبادت اور استعانت کا نہیں رکھ سکتا ہے اسی جگہ سے حصر
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کا ظاہر ہوا اوس پر کوئی اشکال وارد نہین ہو سکتا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ پس حال استحقاق عبادت اور استعانت کا متذکرہ بالا معلوم ہوا لیکن محققین تفسیر
لِیَعْبُدُوْنِ کی لِیَعْرِفُوْنِ کے ساتھ کرتے ہین اسلیے کہ عبادت بدون معرفت کے کامل طور پر نہین ہو سکتی ہے اکثر لوگ
حق تعالی کو کیا پہچانینگے بلکہ سوا اسے اجسام کے امثال اور ارواح کو بھی نہین جانتے ہین پس جبکہ معرفت روح اور مثال
کی دشوار ہے قیاس کرنا چاہیے کہ معرفت جان جانان اور خالق جان کی کسقدر دشوار ہوگی اسی جگہ سے ہے
کہ کفار اور بت پرست بعض عزیر علیہ السلام کو اور بعض عیسی علیہ السلام کو اور بعض آفتاب اور مہتاب کو اور
بعض آتش کو اور بعض رام اور کشن اور مادہ گاؤ اور بندر اور شجر پیپل اور طلا اور نقرہ اور سنگ تراشیدہ اور ناتراشیدہ
اور گنگا اور جمنا اور نرسنگھ اور مہادیو وغیرہ شیاطین کو اور بعض اہرمن اور یزدان کو صاحب اور مالک اور ضار
اور نافع جانکر پرستش کرتے ہین یہ ایسے سفیہ ہین کہ پارہ خشت اور گوبر اور شکل قضیب و فرج اور اقسام سانپ کو
پوجتے ہین باوجود اسکے کہ زہر سانپ کا قاتل ہے اوسکو سلام پر سلام کرتے ہین اور واسطے دفع مرض کے بول مادہ گاؤ کو
سریع التاثیر سمجھتے ہین اور جسم پر چھڑکتے ہین اور لعاب دہن آدمی سے کہ اشرف المخلوقات ہے نفرت شدید رکھتے
ہین اور بعض ملحد عشق کو اور بعض روح کو اور بعض عناصر اربعہ کو اور بعض اوس نور کو کہ آنکھ کے ملنے سے ظاہر ہوتا
ہے خدا جانتے ہین اور بعض طبائع اشیا کو چنانچہ حال طبیعیین کا ہے اور بعض نجوم کو جیسا کہ حال منجمین کا ہے موقوف علیہ
جانکر کار و بار اونہین پر منحصر کرتے ہین اور انکے خالق کی طرف نہین متوجہ ہوتے ہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْ اَوْلِیَآءَ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا اور فلاسفہ حق تعالی کو
عالم جزئیات نہین جانتے ہین اوسکو ساتھ عقل ناقص اپنے کے کمال گمان کرتے ہین سبحان اللہ عجب جہل مرکب ان جاہلوں کا
ہے بسبب اس جہل مرکب کے نقصان جہل کو کمال گمان کرتے ہین او رعیب کو ہنر جانتے ہین انھین کے حال مین وارد
ہے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا پس یہ تمام نتیجہ عدم عرفان کا ہے اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا
وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ عابدین ماسوی اللہ کے خارج عن الاحصا
ہین بعض جغرافیہ دیکھنے سے کچھ پتا لگتا ہے ساتوان مراقبہ اقسام توحید کے بیان مین توحید دو قسم پر ہے ایک
توحید وجودی دوسری توحید شہودی اور توحید شہودی بھی دو قسم پر ہے ایک صوری دوسری معنوی توحید شہودی صوری کہ جسکو
توحید قولی اور توحید ایمانی بھی کہتے ہین اسپر اعتقاد حضرات متکلمین اور علمائے ظواہر اور عوام مومنین کا ہے سلف سے
خلف تک یہ فقط قالب اور صورت توحید ہے یہ کہتے ہین کہ صانع ایک ہے اور تمامی مصنوعات اوس ایک صانع کے
مخلوق ہین اگر اون سے پوچھا جاوے کہ وہ مصنوعات کس چیز سے پیدا کیے گئے ہین آیا وجود حق تعالی سے یا غیر وجود
حق تعالی سے کہتے ہین کہ وجود حق تعالی سے نہین ہین بلکہ تمامی مصنوعات خارج وجود حق تعالی سے ہین پھر اگر ان سے
پوچھا جاوے کہ خارج وجود حق تعالی کا کیا شئے ہے اگر خارج وجود حق تعالی کا کوئی شئے ہو اور وہ وجود حق تعالی سے غیر ہے
ضد وجود کی ہوگی اور وجود حق تعالی کا ضد سے منزہ ہے پس خارج وجود کیا چیز ہے اور تعریف اوسکی کیا ہے اور
تعریف خارج کی کیا ہے جواب دیتے ہین کہ اسمین بحث کرنا حکم شارع کا نہین ہے اور بعض انکے اس اعتقاد کے ساتھ
اون آیات کو کہ وحدۃ الوجود پر دلالت کرتی ہین بلا تاویل باعتقاد حقیت کے علم اوسکا حق تعالی پر منحصر کرتے ہین

يَتَعَلَّقُ وَيَظْهَرُ فَيَكُوْنُ أَمْرًا وَنَهْيًا وَخَبَرًا وَاسْتِفْهَامًا وَنِسْبَةً وَاقِعِيَّةً وَلَا تَبَدُّلَ فِيْ تِلْكَ الصِّفَةِ وَهِيَ الْاٰنَ كَمَا كَانَ وَاِنْ تَعَدَّدَتْ كَلِمَاتُنَا مِثْلًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ يُنْطِقُ بِهَا فَيَحْصُلُ الْكَلَامُ الْحَسَنُ وَالْقَبِيْحُ فَيَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ مَا لَا يَتَرَتَّبُ عَلَى تِلْكَ الصِّفَةِ مِنَ الشَّرَائِعِ فَقَدْ رَسَخَ وُجُوْدُ الْحَقِّ تَعَالٰى فِيْ عَقْلِ كُلِّ وَاحِدٍ اِلَّا فِيْ عَقْلِ بَعْضٍ لِشِقْوَتِهَا كَالْقَرَامِطَةِ وَظَهَرَ مِمَّا ذُكِرَ اَنَّ الْعَقْلَ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ وُجُوْدُ الْخَلْقِ ظُهُوْرُ وُجُوْدِ الْحَقِّ يَظْهَرُ نُطْقُهُ بِهٖ كَمَا اَنَّ نُطْقَهُ بِالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَالْعِلْمِ فَلَا حَاجَةَ اِلٰى تَجَشُّمِ اِثْبَاتِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ بِدَلِيْلٍ اِذْ يَكْفِيْ لِاَرْبَابِ الْكَشْفِ اَنْ لَا يَكُوْنَ كَشْفُهُمْ مُخَالِفًا لِلْعَقْلِ الَّذِيْ هُوَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا لِلنَّصِّ الشَّرْعِيِّ اِجْمَاعًا مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْعُرَفَاءِ اِنْتَهٰى دوسری توحید شہودی معنوی کہ قائلین اور معتقدین اوسکے باوجود مشارکت انکے ساتھ اعتقاد توحید شہودی صوری کے کہتے ہین کہ تمامی مخلوقات مظاہر خالق کے ہین لیکن ذوات مخلوقات کی ذات خالق سے جدا ہین بدلیل آیہ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اور کریمہ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ اور حدیث كُلُّ النَّاسِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ حُمْقٰى اَيْ فِيْ مَعْرِفَةِ ذَاتِ اللّٰهِ اور حدیث تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰلَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الدَّلَائِلِ الدَّالَّةِ عَلَى الْاِثْنَيْنِيَّةِ جیسا کہ ظل غیر مظل اور عکس غیر شخص کا ہے اسلیے کہ اونکے نزدیک عالم عکوس اسما اور صفات کا ہے کہ بیچ مرایا ے اعدام کے مقابلے مین اسما اور صفات کے منطبع ہوا ہے لیکن وجود درمیان ذات مخلوق اور ذات خالق کے ساری ہے اور معنی وجود کے ہستی کے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وجود ایک صفت ہے صفات باری تعالی مین سے یعنی نزدیک جمہور متکلمین اور بعض صوفیہ مثل شیخ علاء الدولہ سمنانی اور شیخ احمد سرہندی قدس سرہما کے کہ سرامد شہودیہ ہین وجود ایک صفت ہے صفات باری تعالی مین سے زائد برذات کے اور ذات حق کو احدیت کہتے ہین اور ذوات خلق کو واحدیت اور وجود کو وحدۃ جانتے ہین اور مثال اوسکی اسطرح بیان کرتے ہین جیسا کہ قرص قمر اور قرص شمس ذات دونوکی جدا جدا ہے اور وجود جیسا کہ ضیا ہے درمیان ان دونون کے ساری ہو اینہ اعتراض عائد ہوتا ہے کہ فقط قرص قمر اور قرص شمس کو کہ ذات ہر ہر کی جدا جدا کہتے ہین آیا قرص قمر قرص شمس سے پیدا کیا گیا ہے یا نہین جیسا کہ اہل شہود صوری پر وارد ہوتا ہے محققین قرص مع ضیا ذات کہتے ہین اسلیے کہ ضیا جو ہر ذاتی شمس کا ہے فقط شمس کو بغیر ضیا کے شمس نہین کہتے ہین کہ ناقص ہے اسلیے کہ شمس مین جرم اور ضیا ربایکدیگر عین شمس ہین بالفرض محال اگر ضیا شمس کو حقیقت شمس پر زائد تصور کی جاوے یعنے جرم شمس کو بے صفت ضیا کے خیال کیا جاوے تو اوس سے تعریف شمس کی بالکل ساقط ہو جاویگی پس اس سے معلوم ہوا کہ شمس بالذات روشن ہے بلا صفت روشنی زائد کے پس وجود حق تعالی کا بعض حکما اور شیخ ابو الحسن اشعری اور محققین صوفیہ کرام کے نزدیک عین ذات حق تعالی کی ہے یعنی حق تعالی بذات خود موجود ہے نہ اوس وجود کے ساتھ جو مغائر ذات حق تعالی کا اور زائد ذات پر ہو ورنہ استکمال بالغیر لازم آوے گا اور یہ محال ہے کما مر مرارا اور اہل توحید شہود معنوی یہ بھی کہتے ہین کہ اعیان ثابتہ عالم کے کہ صور علمیہ ہین حضرت علم حق مین اخذ وجود کرکے موجود ہوئے ہین یعنے جبکہ حق تعالی نے اپنا ظہور اراوہ کیا بعد ارادے کے تمامی اشیا یعنی اعیان ثابتہ علم حق مین عدم سے فی نفسہ موجود ہوئین اسلیے کہ اعیان عدم ہین اور عدم ایک شے ہے مقابلے مین وجود کے نہ وہان واسطے اعیان کے جاعل ہے ونہ جعل اور یہ جعل جاعل سے مبرا ہین اور وجود معدن خیر اور صفات حمیدہ کا ہے اور عدم معدن شر اور صفات ذمیمہ رکھتا ہے لیکن اشیا یعنی اعدام کہ صور علمیہ ہین اور علم حق مین موجود ہوئے ہین

اور یہ دونوں یعنی ذات اور وجود الفاظ مترادفہ مین سے ہین اور تمامی مخلوقات وجود حق تعالی سے پیدا کی گئی ہین اور وجود خارجی عین وجود حق تعالی کا ہے اسلیے کہ کون ومکان مین بجز ذات حق تعالی کے دوسری کوئی چیز موجود نہین اگر دوسری چیز موجود ہوگی تو بغیر وجود حق تعالی کی ہوگی سوا وجود حق تعالی کے دوسری چیز کو موجود کہنا بجز شرک اور کفر کے نہوگا معاذ اللہ ہم ایمان توحید پر لائے ہین نہ کہ شریک پر اور ازل کو وحید وجودی علمی کہتے ہین کہ اعیان ثابتہ کہ صور علمیہ ہین علم حق مین وجود حق سے موجود اور متمائز ہوئی ہین اسلیے کہ اوس جگہ سوا ذات اور وجود حق تعالی کے دوسری کوئی چیز موجود نہین پس اس سے معلوم ہوا کہ ذات اور وجود حق تعالی کا عین ذات اور وجود عالم کا ہے علاوہ اسکے سلسلہ موجودات کا منتہی ہوتا ہے واجب الوجود تک اور واجب تعالی واحد ہے بوحدۃ حقیقی اور اولاً واحد حقیقی بوحدۃ حقیقی کے خود بخود موجود تھا اور ثانیاً تمامی موجودات اوس ایک واجب الوجود سے موجود ہوئے ہین اور اسمین شک نہین ہے کہ تمامی موجودات حضرت واجب الوجود سے متاخر ہین اور ممکن نہین کہ مرتبہ حضرت واجب مین دوسری کوئی شے موجود ہووے بلکہ مقابلے مین اوس مرتبے کے سوا عدم صرف اور لاشئے محض کے کسی شئے کا توہم بھی نہین ہو سکتا ہے پس یہ موجودات عالم کے خالی اس سے نہین ہین کہ یا عین اوس ذات کی ہون اور وہی ذات ساتھ صور ان موجودات کے نمایان ہے یا وہ موجودات غیر اوس ذات کے ہون کہ عدم صرف اور لاشئے محض ہے اور شق ثانی خود باطل ہے اسلیے کہ عدم محض کا موجود ہونا محال ہے اسلیے کہ کوئی حکم اور اثر عدم محض پر مترتب نہین اور ان موجودات پر احکام اور آثار مترتب اور نمایان ہین پس نہونگے یہ موجودات عدم محض اور محال ہے ساتھ ان موجودات کے عدم محض کا ظاہر ہونا اسلیے کہ اسمین لازم آتا ہے قلب حقیقت کا اور منقلب ہونا وجود کا ساتھ عدم کے اور منقلب ہوتا معدوم کا ساتھ موجود کے ممکن نہین فَلَا یَکُوْنُ الْعَدَمُ الَّذِیْ ظَاهِرًا بِمَعْنَی الْمَوْجُوْدَاتِ فَتَکُوْنُ الْمَوْجُوْدَاتُ کُلُّهَا عَیْنَ الْحَقِّ تَعَالٰی بِالضَّرُوْرَةِ دیگر یہ کہ ممکن نہین کہ نتیجہ اور ثمرۂ ریاضات اولیاے کرام اور کشوفات انکے توحید الوجود ہے خلاف نفس الامر کے ہووے اسلیے کہ بہت سی آیات اور احادیث دلیل اوسکی ہین اگرچہ متکلمین خلاف واقعی تاویل اونکی کرتے ہین چنانچہ سابق ہین مذکور ہوا پس موجودات اور متعینات عالم از روے حقیقت کے عین حق تعالی کی ہین از روے مجاز اور اعتبارات نسبت اور اضافت اور متعین کے غیر حق اور اس مجاز کو مجاز واقعی اور نفس الامری کہتے ہین اسلیے کہ بسبب تعین کے آثار اور احکام مختلفہ اونپر مترتب ہین اور مدار احکام شریعت غرا کا بھی اسی غیریت پر ہے اسی جگہ سے بعضوں کا ملین نے فرمایا ہے شعر ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد + گر حفظ مراتب نکنی زندیقی + پس مثال ذات اور وجود مطلق کی عالم کے ساتھ جیسا کہ ظہور صورت نوعیہ کا اوسکے افراد مین ویا مثل نسبت آب دریا کے ساتھ امواج اور حبابے ویا مثل زر وسیم کے ساتھ انواع حلیہ کے ویا نسبت طین کے ساتھ مختلف اوانی کے ویا نسبت موم کے ساتھ فرزین اور فیل اور پیادہ وغیرہ کے ویا رویت قطرات کے دریا مین ویا رویت ثمر کی شجر مین اور رویت شجر کی گٹھلی مین ویا نسبت حروف مفردہ اور مرکبہ کی ساتھ سیاہی سادہ کے ویا نسبت واحد کی ساتھ مراتب اعداد مرکبہ کے وغیر ذلک من الامثال بحکم مَا مِنْ کَثْرَةٍ اِلَّا وَقَدْ ضَبَطَهَا الْوَحْدَةُ وَبِمُوْجِبِ کُلُّ مُتَعَیَّنٍ مَسْبُوْقٌ بِاللَّاتَعَیُّنِ اور یہ کثرت متعینہ فقط وہم مین ہے حقیقت اور نفس الامر مین ایک ہی ذات اور ایک ہی وجود ہے پس ذات اور وجود حق تعالی کا عالم مین مستور ہے جیسا کہ صورت نوعیہ اپنے افراد مین اور موم فرزین وغیرہ مین مستور ہے وعلی ہذا القیاس فی الامثال پس یہ مثالین واسطے تفہیم اور تقریب ذہن طالب کے ذکر کی گئی ہین ورنہ فَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی حق تعالی باوجود اسکے کہ بتجدد ہزار عالم اوسکی ذات سے ظاہر ہوئے ہین اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ منزہ ہے اوس تنزیہ اور اطلاق

باوجود مشارکت اپنے کے ساتھ توحید شہودی متکلمین اور علماے ظواہر اور عوام مومنین کے دیگر مراتب توحید مین منفرد اور مختص ہین ۔ آٹھوان مراقبہ توحید افعالی اور توحید صفاتی اور توحید ذاتی وغیرہ کے بیان مین ۔ واضح ہو کہ صوفیاے کرام کی اصطلاح مین مقام (ہمہ اوست) کو توحید افعالی کہتے ہین یعنی اول سالک کو یہی توحید پیش آتی ہے اسلیے کہ تمامی افعال سے یگانگی اور معرفت ذات کی ثابت ہوتی ہے اسلیے کہ جو کچھ کہ خیر اور شر اور رنج اور راحت نفع اور ضرر موت اور حیات کفر اور ایمان طاعت اور عصیان وغیر ذلک کہ افعال موجودات سے ہین حق تعالیٰ سے ہین کہ فاعل حقیقی وہی ہے جیسا کہ ذالقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ وارد ہے پس بجز ارادہ حق تعالیٰ کے صدور افعال مخلوق کا محال ہے جو کچھ کہ ہوتا ہے حق تعالیٰ ہی سے ہوتا ہے اسکو شریعت کہتے ہین اور مقام (ہمہ اوست) کو توحید صفاتی کہتے ہین یعنی بعد محویت توحید افعالی کے سالک کو توحید صفاتی پیش آتی ہے یعنی تمامی صفات سے بھی معرفت ذات کی حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ جمیع صفات کہ حیات اور علم اور ارادت اور قدرت اور سمع اور بصر اور کلام اور خالقیت اور رازقیت وغیرہ کہ ہزارہا صفات ہین بدون ذات کے وجود انکا محال ہے صفات ذات سے اور ذات صفات سے کبھی منفک نہین پس اسکو معیت اور نسبت اور عینیت اور اضافت اور طریقت کہتے ہین کما قال تعالیٰ وھو معکم اینما کنتم پس جیسا کہ افعال کے روسے حق تعالیٰ کو پہچانا صفات کے روسے بھی پہچاننا چاہیے مثلاً اگر کوئی چیز کسی کو دیوے دینے والے کو معطی اور لینے والے کو قابض اور اگر کسی سے کوئی چیز منع کرے منع کرنے والے کو مانع اور جسکو منع کیا ممنوع تصور کرے وعلیٰ ہذا القیاس جمیع صفات کو اپنے مین تصور کرے اور اسمین اپنے کو محو کرے اور مقام (ہمہ اوست) کو توحید ذاتی کہتے ہین یعنی بعد محویت توحید صفاتی مین سالک کو توحید ذاتی پیش آتی ہے اسلیے کہ صفات اور ظہور صفات اور افعال اور آثار انکے کہ قائم ہین بدون ذات کے ممکن نہین اور یہ کبھی ذات سے منفک نہین ہر صفت مین ذات موجود ہے بغیر وجود ذات کے ظہور کسی صفات کا محال ہے پس وجود صفات اور افعال اور آثار اوس ایک وجود مطلق اور ذات بحت سے ہے اسی واسطے صفات اور افعال اور آثار کو عین ذات اور ہمہ اوست کہتے ہین حضرت شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی قدس سرہ سے وحدة الوجود مین کسی نے سوال کیا آپنے جواب دیا کہ ہمہ اوست نہ ہریک اوست مثلاً اگر کسی نے بہ نسبت آنکھ یا کان یا ہاتھ یا پاؤن یا اور کسی عضو خاص زید کے کہا کہ یہ زید ہے پس وہ شخص خطا کریگا اسی طرح سے اگر کسی نے کسی مظہر بسیط یا مرکب کو کہا کہ یہ حق ہے وہ شخص کافر اور زندیق ہوگا قال الشیخ المھائمی قدس سرہ فی اراءة الدقائق لیس للظاھر الحق حکم الالوھیة کمن قال العقل الاول او النفس او الطبیعة او ما دونھا من الکواکب العناصر والمولدات باعتبار انھا الحق فقد اخطأ کمن قال لید زید انھا زید وان کانت یدہ من جملة مظاھرہ واذا کان مخطئا فی اطلاقہ الالوھیة علی ما لیس بالہ فقد کفر و تزندق پس جیسا کہ ہنوز ذکر کیا یگانگی افعال اور صفات اور ذات کی ویسا ہی خیال دوئی اور تفرقہ کا دل سالک سے دور ہوتا اور بیگانگی کو اپنے پاس جانے نہ دیتا اور ذات حق مین محو رہنے کو اصطلاح مین انکی وصال کہتے ہین حضرت فریدالدین عطار قدس سرہ منطق الطیر مین فرماتے ہین ۔ تو مباش اصلا کمال اینست وبس ۔ تو درو گم شو وصال اینست وبس ۔ اور صاحب گلشن راز قدس سرہ فرماتے ہین ۔ وصال این جا شود رفع خیال ست ۔ چو غیر از پیش برخیزد وصال ست ۔ تعبیران توحید دو کے ایک توحید آلہی ہے کہ جسکو توحید حقیقی بھی کہتے ہین وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ ازل الازال مین بوصف وحدت

لَوْحِيْلَ مَنْ يَنْطِقُ عَنْ نَعْتِهِ ۔ عَارِيَةٌ أَبْطَلَهَا الْوَاحِدُ ۔ تَوْحِيْدُهُ إِيَّاهُ تَوْحِيْدُهُ ۔ وَنَعْتُ مَنْ يَنْعَتُهُ لَاحِدٌ ۔ نواں مراقبہ توحید وجودی اور شہودی کے توفیق میں واضح ہو کہ اکثر صوفیہ محققین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سلف سے خلف تک مسئلہ وحدۃ الوجود میں متفق ہیں اور یہ مسئلہ مطابق واقع اور نفس الامر کے ہے اسلیئے کہ دلائل عقلیہ اور نقلیہ قطعیہ اوسپر قائم ہیں چنانچہ سابق میں معلوم ہوا مگر حضرت شیخ ابو المکارم رکن الدین علاؤ الدولہ سمنانی قدس سرہ برخلاف جمہور محققین صوفیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے قائل بوحدۃ الشہود کے ہوئے ہیں وَلٰكِنَّهُ تَابَ عَنْهُ عِنْدَ نَزْعِهِ إِلَىٰ مَا هُوَ الْحَقُّ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ كَذَا ذَكَرَ تِلْمِيْذُهُ الْخَاصُّ إِلَى الْحَضْرَةِ كَمَا نَقَلَهُ الشَّيْخُ مُحِبُّ اللّٰهِ الْإِلٰهْ آبَادِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُ ۔ بعد اونکے اگرچہ میلان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بنظر ظاہر مکتوبات کے طرف مسئلہ وحدۃ الشہود کو پایا جاتا لیکن بنظر اعلیٰ اونکے رجحان حضرت مجدد کا طرف مسئلہ وحدۃ الوجود کے معلوم ہوتا ہے چنانچہ مکتوب اول جلد ثانی میں فرماتے ہیں کہ (عالم موجود خارجی ست بوجود ظلی) اور چوالیسوین مکتوب میں جلد مذکور کے لکھتے ہیں کہ (عالم موجود ست موہوم متحقق) اسی واسطے حضرت شیخ ولی اللہ صاحب دہلوی قدس سرہٗ کہ اجلہ خلفاء حضرت مجدد کے ہیں مکتوب مدنی میں مطابق کلام حضرت مجدد کو ساتھ کلام صاحب فصوص حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیا ہے جیسا کہا انہوں نے مِنْ آثَارِكَ التَّعْبِيْرُ عَنْ تَأَصُّلِ الْأَسْمَاءِ وَفَرْعِيَّةِ الْمُمْكِنَاتِ فِيْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ فَلَهُ عِبَارَتَانِ كِلْتَاهُمَا صَحِيْحَةٌ فِيْ إِحْدٰىهُمَا يَعْنِيْ عِبَارَةَ إِمَامِ الْأَئِمَّةِ الشَّيْخِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ حَقَائِقَ الْمُمْكِنَاتِ هِيَ الْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ مُتَمَيِّزَةً فِيْ مَرْتَبَةِ الْعِلْمِ وَالثَّانِيَةِ يَعْنِيْ عِبَارَةَ الشَّيْخِ الْمُجَدِّدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ حَقَائِقَ الْمُمْكِنَاتِ هِيَ عُكُوْسُ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ الْمُنْطَبِعَةِ فِي الْأَعْدَامِ الْمُقَابِلَةِ لَهَا وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْعِبَارَتَيْنِ إِلَّا فَرْقًا ضَعِيْفًا لَا يُعْبَأُ بِهِ عِنْدَ التَّفْتِيْشِ عَنْ حَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ فِي الْجُمْلَةِ فَالْقَوْلُ بِأَنَّ حَقَائِقَ الْمُمْكِنَاتِ عُكُوْسُ الْأَسْمَاءِ الْمُنْطَبِعَةِ الْمُقَابِلَةِ لَيْسَ مُخَالِفًا لِكَلَامِ الشَّيْخِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ وَأَتْبَاعِهِ وَكَمْ لَهُمْ مِنْ تَصْرِيْحٍ أَوْ تَلْوِيْحٍ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَقِيْلَ إِنَّمَا نَالَ إِلٰى أَوْجُهِ الْمَسْئَلَةِ فَلَا حَاجَةَ إِلٰى نَقْلِ كَلَامِهِمْ وَالْإِطْنَابِ بِسَرْدِ تَصْرِيْحَاتِهِمْ وَأَيْضًا قَالَ قُدِّسَ سِرُّهُ فِيْهِ اعْلَمُوْا أَنَّ وَحْدَةَ الْوُجُوْدِ وَوَحْدَةَ الشُّهُوْدِ لَفْظَتَانِ تُطْلَقَانِ فِيْ مَعْنَيَيْنِ فَتَارَةً تُسْتَعْمَلَانِ فِيْ مَبَاحِثِ السَّيْرِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُقَالُ هٰذَا السَّالِكُ مَقَامُهُ وَحْدَةُ الْوُجُوْدِ وَذٰلِكَ مَقَامُهُ وَحْدَةُ الشُّهُوْدِ وَمَقَامُ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ هٰهُنَا الْاِسْتِغْرَاقُ فِيْ مَعْرِفَةِ الْحَقِيْقَةِ الْجَامِعَةِ الَّتِيْ تَعَيَّنَ الْعَالَمُ فِيْهَا بِحَيْثُ تَسْقُطُ عَنْهُ أَحْكَامُ التَّفْرِقَةِ وَالتَّمَايُزِ الَّتِيْ مَعْرِفَةُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَبْنِيَّةٌ عَلَيْهَا وَالشَّرْعُ وَالْعَقْلُ مُخْلِيَانِ عَنْهَا مُبَيِّنَانِ لَهَا أَتَمَّ بَيَانٍ وَأَوْفٰى إِخْبَارٍ وَهٰذَا مَقَامٌ يَحُلُّ فِيْهِ بَعْضُ السَّالِكِيْنَ حَتّٰى يُخَلِّصَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُ وَمَعْنٰى وَحْدَةِ الشُّهُوْدِ هٰهُنَا الْجَمْعُ بَيْنَ أَحْكَامِ الْجَمْعِ وَالتَّفْرِقَةِ فَيَعْلَمُ أَنَّ الْأَشْيَاءَ وَاحِدَةٌ بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوْهِ كَثِيْرَةٌ مُتَبَايِنَةٌ بِوَجْهٍ آخَرَ وَهٰذَا الْمَقَامُ أَتَمُّ وَأَرْفَعُ مِنَ الْأَوَّلِ وَتَارَةً تُسْتَعْمَلَانِ فِيْ مَعْرِفَةِ حَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ فَنَظَرُ وَاقِفٍ وَجْهَ ارْتِبَاطِ الْحَادِثِ بِالْقَدِيْمِ فَوَقَعَ عِنْدَ قَوْمٍ أَنَّ الْعَالَمَ أَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ فِيْ حَقِيْقَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا أَنَّ صُوْرَةَ الْإِنْسَانِ وَصُوْرَةَ الْفَرَسِ

ہوا ہے اور اسما اور صفات مقام حضرت علم مین فقط نسب و اضافات اور شیون ذاتیہ کو کہتے ہین کہ اعیان اور اسما اوس مقام مین بوجود خارجی کی نہین رکھتے ہین اور ثبوت اون اعیان کا ذات مین ایسا ہے جیسا کہ دوائر صغار دوکبار کرہ مین اور شجر گٹھلی مین اور اسما و صفات جزئیہ غیر متناہی ہین اگرچہ اصول متناہی کے طرف منتہی ہوتے ہین لیکن یہ تعدد اور کثرت غیر متناہیہ وحدۃ الوجود حق تعالی کے منافی نہین ہے جیسا کہ تعدد اسما و صفات زید کے مثلاً شکل نوم اور ربقظہ اور قیام اور قعود وغیرہ شیونات زید کے ہین وحدۃ زید کے منافی نہین ہین **گیارھوان مراقبہ** معرفت مکان مین یہ تتمہ کلام وحدۃ الوجود کا ہے سالک جبتک کہ عارف مکان اور زمان کا نہوگا توحید وجودی اور معرفت ذات و صفات حق تعالی کی اوسکو بخوبی حاصل نہوگی واضح ہو کہ بعضے متکلمین کے نزدیک اور نیز لغت اور عرف عوام مین مکان اوس چیز کو کہتے ہین کہ جسمین دوسری شئے قرار پکڑے جیسے تخت زمین مین اور زید گھر مین اور گیہون ظرف مین اور بعض حکما اور اکثر متکلمین خلاے مجرد عن المادہ یعنے بُعد موہوم کو جو جسم مین ساری ہے مکان کہتے ہین اور سواے جسم کے اُس مکان کا جداگانہ کچھ تاصل نہین بلکہ جسم متمکن سے ایک فضا اور فراغ موہوم انتزاع کرتے ہین اور ارسطو مشائی اور اوسکے تابعین کی اصطلاح مین مکان عبارت ہے سطح باطن جسم حاوی سے جو مماس سطح ظاہر جسم محوی کے ہے اور حیز بھی ایک مکان ہے کہ حاصل ہوتا ہے اوس سے تمایز اجسام کا اشارہ حسیہ مین اور حیز مرادف مکان کا ہے لیکن مشائیہ کی اصطلاح کے موافق حیز اعم ہے مکان سے اسلیے کہ انکے بیان تعریف مکان سے عرش خارج ہوجاتا ہے کیونکہ عرش کو فقط وضع اور محاذات خاص ہے بہ نسبت جوف اور ماتحت اپنے کے اور واسطے اسکو کوئی جسم حاوی نہین ہے پس انکے بیان عرش متحیز ہوگا نہ متمکن اور افلاطون اشراقی اور اوسکے تابعین خلا یعنی بُعد مجرد عن المادۃ موجود فی الخارج کو مکان کہتے ہین اور یہ مکان جسم متمکن مین ساری ہے اور یہ باوجود موجود فی الخارج ہونیکے مدافع اور مزاحم جسم متمکن کے نہین ہے اسلیے کہ وہ مادیات مین سے نہین ہے اور افلاطون اوسکو بوجہ توارد صور اجسام کے اوسمین کبھی ہیولی کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور کبھی صورت جسمیہ کے ساتھ کیونکہ بُعد توارد صور اجسام کے اوسمین ابعاد ثلثہ تقدیر کرسکتے ہین اور انکے بیان جسم ہیولی و صورت سے مرکب نہین ہے جیسے کہ مشائیہ کہتے ہین و نہ جز لایتجزی سے جیسے کہ متکلمین کہتے ہین بلکہ اشراقیین کہتے ہین کہ جسم ایک جوہر بسیط ہے کہ قائم بالذات اور قابل اتصال اور انفصال کے ہو پس باعتبار جوہر اور ذات کے جسم اور باعتبار صورت نوعیہ کے ہیولی کہتے ہین پس یہ چہار مذہب ہین پس مذہب اول ایک معنی اصطلاحی ہین مطابق لغت اور عرف عوام کے کیونکہ یہ ایک اسم ظرف ہے بمعنی جاے بودن کے فلا مناقشۃ فیہ ولیکن مذہب ثانی پس اگر ارادہ کرتے ہین وہ موہوم سے صرف امر وہمی انتزاعی لاشئے محض پس یہ تو بالبداہۃ باطل ہے اور اگر ارادہ کرتے ہین وہ اوس سے ایک امر منتزع کسی موجود منشا سے جیسے کہ دوائر منتزعہ وجود کرہ سے پس یہ قریب من الحق ہے جسکے طرف حضرات صوفیہ کرام کا بھی میلان ہے کہ مذہب رابع ہے ولیکن مذہب ثالث پس وہ بھی ایک امر اصطلاحی ہے کہ اخص ہے حیز سے یہ بھی قابل مناقشہ کے نہین لیکن ایرادات اصحاب سطح کے اصحاب بُعد پر اسطرح کہ بُعد اگر موجود ہو وے البتہ مادی ہوگا اسلیے کہ بُعد لوازم مادہ مین سے ہے اور اگر بُعد سارئی ہو وے تمامی اجسام مین ہر آئینہ تداخل ہوگا بعض ابعاد کا بعض ابعاد مین اور یہ محال ہے اور اگر مکان بُعد مجرد ہو وے تو نہ صحیح ہوگا اقتضاے طبیعت بعض اجسام کا اپنے مکان کو بسبب مشابہ ہونے بعض اجزا مکان کے ساتھ بعض کے اس تقدیر مین پس بیجا ہین اور ساقط پس ایراد اول ساقط ہے اسطرح پر کہ اصحاب بُعد مراد لیتے ہین بُعد مجرد سے لطیف کو جو ضد غلیظ کا ہے اور مادّی سے مراد لیتے ہین غلیظ کو جو

لیکن جو کچھ کہ باعتبار مکان جسمانیات کثیف کے بعید ہے باعتبار مکان جسمانیات لطیف کے قریب ہے اسلیے کہ جو مسافت
مکان جسمانیات کثیف مین مثلاً ایک مہینے مین جا سکتا ہے مکان جسمانیات لطیف مین مثلاً ایک ساعت مین جا سکتا ہے اور
جو ایک ساعت مین مکان جسمانیات لطیف سے جا سکیگا مکان جسمانیات کثیف سے ایک مہینے مین بھی نجا سکیگا اور
اسی پر قیاس کیا چاہیے آواز رعد اور توپ وغیرہ کو اور اوسکے قرب اور بعد کو بھی حسب مراتب اوسکے تیسرا مکان
جسمانیات الطف کا ہے جیسا کہ مکان نور آفتاب اور مہتاب اور ستارے اور شعلہ آتش وغیرہ کا ہے جو کچھ کہ مکان
جسمانیات لطیف مین دور ہے مکان جسمانیات الطف مین نزدیک ہے مشرق و مغرب مکان جسمانیات لطیف
مین دور ہے اور مکان جسمانیات الطف مین نزدیک ہے دلیل اوسکی یہ ہے کہ بمجرد نمودار ہی قرص آفتاب کے افق مشرق سے
بلا توقف اور درنگ شعاع اوسکی باوجود بُعد مسافت کے مغرب کو پہونچتی ہے اور روشنی آفتاب کی بفرض
و تقدیر اگر مکان ہوا مین ہوتی تو ایک مدت مین مغرب تک پہونچتی اور نور آتش وغیرہ بھی یہی حکم رکھتا ہے دوسری
دلیل یہ کہ جب شمع مثلاً گھر مین لائی جاوے اور روشن کی جاوے تمام گھر مین روشنی پھیل جاتی ہے اور گھر روشن
ہو جاتا ہے بدون اسکے کہ ہوا گھر کی نکل جاوے پس اس سے جانا گیا کہ ہوا کے اندر ایسا ایک مکان الطف ہے مکان
ہوا سے کہ ہرگز ہوا بسبب کثافت اپنے کے اوس مکان الطف مین نہین جا سکتی ہے اور نور آفتاب بھی بسبب لطافت
کے مکان ہوا مین بر تقدیر خلو ہوا کے نہین جا سکتا ہے لیکن بہ سبب غایت قرب کے درمیان ان دونون مکان کے باہمدیگر
تمیز اور شناخت کرنا بجز براہین عقلی اور مکاشفات قلبی اور مشاہدات سرّی اور معائنات روحی کے متعذر ہے
اے سالک اگر اسمین اشکال جانتے ہو برہان دیگر یہ ہے کہ حقیقت آتش کی حرارت ہے اور خاصیت اوسکی احراق
اور تو جسکو آتش جانتا ہے صورت آتش کی ہے اور خاصیت اوسکی اضاءت ہے اور آتش ضد آب کی ہے اسلیے
کہ طبیعت اور حقیقت آب کی رطوبت ہے اور خاصیت اوسکی سردی اور ضدین کا جمع ہونا محال ہے اور ہرگز نہین
ہو سکتا ہے کہ آب و آتش ایک مکان مین جمع ہووین جب یہ جان لیا تونے پس جان تو اے طالب کہ آب گرم
مین بالضرور آتش موجود ہے اسلیے کہ اس سے مثلاً ہاتھ جلتا ہے زیادہ سے اور حال یہ کہ درمیان آب و آتش کے
ضد ہے ہرگز یہ ایک مکان مین جمع نہین رہ سکتے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ واسطے آتش کے درمیان پانی کے
سوائے مکان پانی کے دوسرا مکان ہے اور پانی کے مکان مین آتش نہین کیونکہ اگر آب اور آتش ایک مکان مین جمع
ہووین تو اجتماع ضدین کا لازم آوے گا اور یہ محال ہے لیکن یہ دونون مکان باہمدیگر نہایت قریب ہین اور ہر ایک
دوسرے سے نہ جدا ہے و نہ باہم متصل و نہ منفصل اوس سے جب تجھکو یہ معلوم ہوا پس جان تو اے سالک کہ درمیان
ان دونون مکان کے مزاحمت اور مضایقت نہین ہے دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب ایک شمع روشن کسی حجرے مین
لائی جاوے تو نور اوسکا تمامی ہوا مین کہ اندرون حجرے مین ہے پہونچتا ہے اور اسی طرح اگر سیکڑون شمع
اوسمین لائی جاوین تو انوار سبکے اوس ایک حجرے مین جمع ہونگے بدون اسکے کہ نور شمع اول کا اوس حجرے سے
نکل جاوے اور اس مکان کو بُعد بھی ہے اسلیے کہ نور آفتاب کا حجاب کثیف سے نہین گذر سکتا ہے اور بہ سبب زیادتی
بُعد مفرط کے وہ نور منقطع ہو جاتا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ کہ پیچھے حجاب کے ہے و یا ورا بُعد مفرط کے اس
مکان سے دور ہے پس یہ تینون قسم مکانون کی کہ مذکور ہوئے مکانات جسمانیات کے تھے دوسری قسم مکان روحانیات
کا ہے انواع اوسکے بہت ہین ماحصل انکا چار نوع پر ہے نوع اول مکان اون فرشتون کا ہے جو موکل
ہین اوپر دوزخ اور زمین اور جبال اور کل ذی روح روے زمین اور دریا اور رعد اور سحاب وغیرہ ذلک مثل مکان

حار یابس ہے اور طبیعت ہوا کی حار رطب اور طبیعت پانی کی بارد رطب اور طبیعت خاک کی بارد یابس ہے مکان خاک کا تو ظاہر ہے اور اس مکان خاک کثیف مین دوسرا مکان پانی کا ہے لطیف اور مکان آب مین مکان ہوا کا ہے لطیف تر اوس سے اور مکان ہوا مین مکان آتش کا ہے اوس سے لطیف تر اور اوس سے زیادہ لطیف تر اوسمین مکان روح کا ہے اور اوس سے زیادہ لطیف تر اوسمین مکان خاص حق تعالی کا ہے یہ مکان فوق سب مکانونکے ہے حدیث قدسی مین ہے اِنَّ فِي جَسَدِ اٰدَمَ لَمُضْغَةً وَّفِي الْمُضْغَةِ قَلْبًا وَّفِي الْقَلْبِ رُوْحًا وَّفِي الرُّوْحِ نُوْرًا وَّفِي النُّوْرِ سِرًّا وَّفِي السِّرِّ اَنَا اور بعض روایت مین رفي المضغة فُؤَادًا وَفِي الْفُؤَادِ رُوْحًا وَّفِي الرُّوْحِ سِرًّا وَّفِي السِّرِّ خَفِيًّا وَّفِي الْخَفِيِّ اَخْفٰى وَفِي الْاَخْفٰى اَنَا واسی کو مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ مثنوی مین فرماتے ہین + اتصالی بے تکیف بی قیاس ہست رب الناس را با جان ناس + اور کسی بزرگ نے فرمایا رباعی معشوق عیان بود نمیدانستم + با ما بمیان بود و نمیدانستم + گفتم بطلب مگر بجائی برسم + خود تفرقہ خوان بود نمیدانستم + اور یہ امکنہ کہ مذکور ہوئے باینکہ بگرفتہ ہین اور یا یکدیگر قریب تر یا دہے اے رب حضوری تیرے سے اور غیبوبت اور غفلت میری سے فریاد ہو جمال باکمال تیری سے اور نابینائی میری سے فریاد ہزار فریاد لسعد ب جانم فدائے و قربان تو باد اگر کوئی کہے کہ بر تقدیر اثبات مکان کے کہا جاوے گا کہ مکان ازل مین تھا یا نہین اگر تھا تو لازم آتا ہے کہ قدیم ہووے اور حق تعالی کے ساتھ دوسری قدیم کو ثابت کرنا کفر ہے اور اگر ازل مین نتھا تو حادث اور مخلوق ہوگا اور حلول قدیم کا حادث مین محال ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ بہر حال اثبات مکان کا متعذر ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ ہر گز حلول ذات اور صفات حق سبحانہ و تعالی کا کسی مخلوق مین روا نہین و نہ حلول کسی مخلوق کا ذات مین اوسکے لیکن اس طریق سے ہم کہتے ہین کہ جس طریق سے معیت روح کی قالب کے ساتھ ہے روح تمامی ذرات قالب کو محیط ہے اور روح مع حقیقت اپنے ہر ذرۂ قالب کے ساتھ موجود ہے باوجود اسکے کہ حلول اوسمین روا نہین اسلیے کہ حلول اور اتحاد اور انتقال عوارض اجسام سے ہے اور کوئی شئے عوارض اجسام سے روح پر جائز نہین پس جیسا کہ روح حقیقت خود تمامی ذرات اور اجزاء قالب کے ساتھ موجود ہے بے حلول اور بے اتحاد کے اوس مکان مین کہ لائق لطافت روح کے ہے ویسا ہی ذات مقدس رب العزت کی ساتھ ذرات تمامی مخلوقات کے مع حقیقت اپنے موجود ہے بے حلول اور بے اتحاد اور بے انتقال اور بے مماسة اور بے محاذات کے اوس مکان مین کہ لائق قدس اور نزاہت اور پاکی اور رفعت اوسکی کے ہووے کہ برتر ہے تمامی معقولات اور مخلوقات سے کیونکہ یہ مکان عین وجود مطلق کا ہے اور ایک اسم اسماء حسنی مین سے ہے پس حلول و اتحاد وغیرہ لوازم اجسام کی اسمین گنجایش کہان پھر اگر کوئی کہے کہ جواب مذکور سے لازم آتا ہے کہ حق سبحانہ و تعالی بذات خود مواضع قذر مین بھی موجود ہے مثل مراتع و مزابل وغیرہ کے اور یہ امر نہایت مستنکر ہے جواب اسکا یہ ہے کہ رعایت ادب بیچ مراتب وجود کے فرض عین ہے + ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد + گر حفظ مراتب نکنی زندیقی + اسی واسطے نکہا چاہیے کہ اے آفریننده خوک و مار و کژدم و پدید آرندۂ خاک و خاشاک اگرچہ حق سبحانہ و تعالی خالق تمام اشیا کا ہے سواے اوسکے ایک مچھر بھی کوئی نہین پیدا کر سکتا ہے واسطے رعایت اسی ادب کے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ یعنی جب بیمار ہوتا ہون مین اور نکہا کہ جب بیمار کرتا ہے وہ مجھکو اگرچہ خالق بیماری کا حق تعالی ہے چونکہ وہ مکروہ طبیعی ہے نسبت اوسکی اپنے طرف کی اور شفا خوش اور مرغوب طبیعی ہے نسبت اوسکی طرف حق تعالی کے کی واسطے تعلیم اسی ادب کے فرمایا حق تعالی نے مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ چنانچہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے اس امر کو فصوص

٣٧

فصوص لکھتے ہین کہ عرب اطلاق عرش کا کبھی ملک پر بھی کرتے ہین جیسے کہ کہتے ہین کہ (ثُلَّ عَرْشُ المَلِكِ) یعنے خلل پذیر ہوا ملک بادشاہ کا اسی جگہ سے اکابر اولیا کہتے ہین کہ جو عرش پانی پر تھا وہ ملک ہے اسلیے کہ عرش رحمن کی ایک صورت ہے اون صورتون مین سے جو ہیولی کلی پر فائض ہین اور ہیولی کلی عبارت ہے پانی سے جو مشتمل ہے صور عالم کو اور اسی کی طرف اشارہ کیا حق تعالی نے ساتھ قول اپنے کے کہ (وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ) ہے یعنی بحر ممتلی ہے صور موجودات سے اور یہ بحر عبارت ہے ہیولی کلی سے جسکو نفس رحمانی بھی کہتے ہین اور یہ پانی جو ظاہر ہے مظہر اوسکا ہے پانچوان عرش عظیم فلک الافلاک اور فلک اطلس ہے اور یہ عرش اجسام کا ہے اوسمین تمامی صور کائنات بوجہ جزئی منتقش ہین اور یہ قابل محو و اثبات کے ہین بعض اسکو عرش مجید اور بعض جسم کل کو عرش عظیم کہتے ہین چھٹا عرش کریم کہ وہ کرسی ہے ساتوان یہ کہ تمامی افراد عوالم وجود کے عرش رحمن کے ہین آٹھوان یہ کہ حقائق بحر امکان کے عرش ہین واسطے حقائق بحر وجوب کے اور بحر وجوب مستوی اور متصرف ہے اوپر بحر امکان کے اور حقیقت انسانیہ برزخ ہے درمیان بحر وجوب اور بحر امکان کے نوان یہ کہ عرش عبارت ہے اوس تخت سے کہ جسپر قیامت کے روز روح اعظم متمثل ہوگی بدلیل آیۃ کریمۃ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ اور حدیث کہ حق تعالی اول بصورت منکر اور بعد اوسکے بصورت معروف واسطے مومنین کے متمثل ہوگا دسوان یہ کہ عرش عبارت ہے قلب مومن سے اور مراد قلب سے احدیت روح اور جسم ہے اسلیے کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ وارد ہے اور مراد مومن سے مومن کامل ہے یعنے حضرت آدم اور دیگر انبیا علی نبینا و علیہم السلام اور اونکے وارثین فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ اعراف مین اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یعنی رب تمھارا وہ اللہ ہے کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان اون دونون کے ہے بیچ عرصہ چھ روز کے پھر متصرف ہوا اوپر دل مومن کامل کے یعنے آدم صفی اللہ کے اور تفسیر اوسکی بیچ تورات تکوین کے وارد ہے کہ حق تعالی نے بیچ عرصہ چھ روز کے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان اون دونون کے ہے پیدا کیا اور ساتوین روز آدم صفی اللہ کو پیدا کیا اور تطبیق دونون کتاب کی درکار ہے اور بیچ تفسیر استوا عرش ساتوین روز کے جو کچھ کہ تورات مین ہے غور کرنا چاہیے تو مجہول معلوم سے دریافت ہووے یعنے مطابق تفسیر دونون کتاب کے اس عرش سے قلب آدم مراد ہے اور آدم ساتوین روز پیدا ہوے اور اس عرش کو بعض کرسی کے ساتھ بھی تعبیر کرتے ہین پس جبکہ از روے اصطلاح اور محاورے کے معنی عرش کو تونے جان لیا اور یہ بھی تونے معلوم کیا کہ اطلاق عرش کا اوپر ان معانی مذکورہ بالا کے ہوتا ہے کما ذکرہا الاکابر من المحققین پھر جان تو اے طالب کہ استوا عبارت ہے تعلق تصرف سے جیسا کہ تعلق تصرف روح کا ہے جسم کے ساتھ پس ایسا ہی استوا رحمن کا یعنے تعلق تصرف رحمن کا ان عرشون پر سمجھنا چاہیے پس اس اعتبار سے علی الترتیب جملہ تعینات عالم کو محل استوا حق تعالی کا سمجھنا چاہیے اور بلسان اشارہ اطلاق عرش کا دوام ظہور حق تعالی بلا احتجاب پر بھی ہوتا ہے اسلیے کہ استواء آفتاب ہے حسب محاورے کے اشارہ ہے طرف دوام ظہور آفتاب بلا احتجاب کے نیم روز مین اگرچہ نور آفتاب کا شب و روز یکسان ہے لیکن محتاجان نور کو استوا کے وقت بہرہ تمام ہے اسی طرح ذات مقدسہ اور صفات علیا کے حق تعالی کو بھی قبل استواء اور بعد استواء کے قدس اور نزاہت اور جمال اور کمال یکسان ہے اور دوام ظہور بلا حجاب مین فیض عام ہے اور ہر حکم عالم ناسوت مین اسی عرش سے آتا ہے دیگر یہ کہ بادشاہی بادشاہان مجازی نمود آن بادشاہی بادشاہ حق جل علی کی ہے اسلیے کہ بادشاہان مجازی کو ایک دربار خاص ہے واسطے خاصان اور محرمان کے

ہووے ساتھ حرکت فلک اعظم کے کہ یہ بھی اونکے یہان عرض ہے لازم آتا ہے اوس سے قیام العرض بالعرض اور یہ باطل ہے انکے نزدیک بھی اور دوسری وجہ بطلان کی یہ کہ اگر قائم ہووے زمان ساتھ حرکت کے البتہ قائم ہوگا وہ ساتھ حرکت توسطیہ کے یا ساتھ حرکت قطعیہ کے اور یہ دونون باطل ہین لیکن بطلان اول کا اسواسطے ہے کہ حرکت توسطیہ ایک امر غیر منقسم ہے اونکے یہان پس کیونکر وہ حرکت ذی مقدار ہوگی اور کسطرح ہوگا زمان امر منقسم متصل غیر قارّ الاجزاء اور بطلان ثانی کا اسواسطے ہے کہ اگر زمان ساتھ حرکت قطعیہ کے قائم ہووے تو وہ وہمی ہوگا جیسے کہ حرکت قطعیہ وہمی ہے کہ اصلا وجود خارجی نہین رکھتی ہے جیسے کہ مذہب متکلمین کا ہے اور یہ باطل ہے مشائیہ کے نزدیک بھی ولیکن زعم متکلمین کا پس یہ بھی باطل ہے اوس دلیل سے کہ جس دلیل سے اوسکو حکما نے باطل کیا ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ اگر زمان موہوم اور غیر موجود فی الخارج ہووے تو قطع نظر ذہن سے نہ صحیح ہونگے احکام ہمارے کہ اوسپر واقع ہین پس تالی باطل ہے پس مقدم بھی مثل اوسکے باطل ہے اور اگر زمان حادث ہووے تو ہوگا وہ مسبوق بالعدم ساتھ سبقت زمانیہ کے اسطرح پر کہ نہ جمع ہووے مسبوق ساتھ سبقت زمانیہ کے اور اس قسم کا تقدم لوازم زمان سے ہے پس لازم آیا اس سے کہ واسطے زمان کے زمان ہووے اور لازم آیا وجود زمان کا وقت فرض عدم زمان کے اور یہ خلاف مفروض ہے اور باطل اور خصوصا حکماے مشائیہ پر کہ قدم زمان کی قائل ہین وارد ہوتا ہے کہ اگر زمان متجدد غیر قارّ الاجزاء ہووے تو البتہ واسطے ہر ایک جزو کے اوسکے اجزا مین سے عدم سابق اور عدم لاحق ہوگا پس اس تقدیر مین وہ جزء حادث ہوگا اور مجموع اور مرکب حوادث کا بالضرور حادث ہوگا پس بر تقدیر ہونے زمان کے متجدد اور غیر قارّ الاجزاء کیونکر وہ قدیم ہوگا باوجود اسکے مسلمات حکماے مشائیہ مین سے ہے کہ جو چیز مرکب ہے حادث ہوتی ہے پس حق یہ ہے کہ وجود مطلق کہ سبکو محیط ہے دہر اور سرمد ہے کہ تمامی عالم کو مستوعب ہے کما وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ پس یہی ہے مذہب صوفیہ صافیہ کا وَلِغَایَۃِ ظُهُوْرِہٖ وَاِشْرَاقِہٖ کَلَّتْ اَبْصَارُ عُقُوْلِ الْفَلَاسِفَۃِ وَالْمُتَکَلِّمِیْنَ عَنْ اِدْرَاکِہٖ پس نہین ہے وہ مقدار کسی شے کا بلکہ بسبب اوسکے قدیم اور ازلی اور ابدی ہونیکے منتزع ہوتا ہے اوس سے امتداد زمان اور بسبب حوادثات زمانیہ کے اوسمین متبدل ہوتا ہے وہ ایک لباس سے ساتھ دوسرے لباس کے اور ایک صورت سے ساتھ دوسری صورت کے اور منسوب ہوتے ہین حوادثات متجددہ اوسکے طرف پس اسی سے حکما وغیرہ اسبابکا توہم کرتے ہین کہ اس امتداد انتزاعی مین تجدد اور غیر قارّ الاجزاء ہے اور نام رکھتے ہین اس امر وہمی کا زمان اور اوسمین خرافات بکتے ہین کہ وہ موجود خارجی قدیم ازلی ابدی ہے باوجود اسکے اونکے نزدیک بھی امور انتزاعیہ کے لیے وجود خارجی نہین ہے جیسے کہ کہتے امور انتزاعیہ کے لیے مثلا کوئی وجود خارجی نہین ہے سواے وجود کرہ کے اور اگر زمان حرکت سے منتزع ہوتا جیسے کہ حکما گمان کرتے ہین البتہ وہ امور انتزاعیہ مین سے ہوتا پس کیونکر ہوگا وہ موجود خارجی ہان زمان نفس الامر مین موجود ہے اوسکی منشا کے وجود کے ساتھ جو دہر اور سرمد ہے یعنے منشا زمان کا وجود حقیقی ہے نہ حرکت جیسے کہ فلاسفہ کہتے ہین اسلیے کہ حرکت انتزاعیہ غیر موجود فی الخارج ہے پس کیونکر ہوگی حرکت علت واسطے وجود موجود خارجی کے کہ زمان ہے اور واقع مین اس امتداد انتزاعی مین اصلا تجدد نہین بلکہ یہ لوازم حوادثات مین سے ہے پس یہ امتداد وہمی انتزاعی قارّ الاجزاء ہے نہ غیر قارّ الاجزاء جیسے کہ حکما غیر قارّ الاجزاء توہم کرتے ہین پس اصطلاح متکلمین کا کہ زمان کو امر موہوم حادث غیر موجود فی الخارج کہتے ہین اگر اوس موہوم سے امر انتزاعیہ کسی منشا سے مراد لیتے ہین تو البتہ واسطے اوسکے ایک وجہ صحت کی ہوگی لیکن اسکو بھی نظر دقیق باطل کرتی ہے اور حکم کرتی ہے کہ حقیقت مین منشا اوسکا دہر ہے نہ یہ امر

دوسرا زمان جسمانیات لطیف کا ہے اور وہ زمان جن اور شیاطین کا ہے جو زمان جسمانیات کثیف مین دراز ہے جسمانیات لطیف مین کوتاہ ہے جو کام زمان جسمانیات لطیف مین ایکروز مین کرتے ہین زمان جسمانیات کثیف مین ایک مہینہ مین بھی نہین کر سکتے ہین جیسے کہ سرعت افعال جن اور شیاطین اور سرعت بالیدگی اونکے فرزندونکی ایک یوم مین ہے افعال اور بالیدگی بنی آدم کی مہینون مین بھی نہین ہوتی ہے تھوڑا زمان جنونکا بہ نسبت زمان جسمانیات کثیف کے بہت ہے اور کوتاہ اوسکا دراز ہم اور واسطے زمان جنون کے بھی ماضی اور مستقبل اور حال ہے لیکن ماضی اور مستقبل آدمی کا جنونکے نزدیک حال ہے تیسرا زمان روحانیات کا ہے اسکے اقسام بہت ہین غرض ہماری ایک قسم سے حاصل ہوتی ہے اور اسپر اختصار کیا جاتا ہے یہ زمان فرشتونکا ہے زمان دراز جنونکا بیچ زمان فرشتونکے کوتاہ ہے ہزار سال مثلاً جنونکا ایک دم ملائکہ کا ہے ماضی اون مانند ازل ہے اور مستقبل اوسکا ابد اور یہ زمان ازل اور ابد کو محیط نہین اسلیے کہ متناہی غیر متناہی کو محیط نہین چوتھا زمان حق تعالی کا ہے کہ یہ زمان حقیقت تمامی ازمنہ کی ہے نہ اسکو ماضی ہے و نہ مستقبل یہ ازل اور ابد کو محیط ہے بلکہ ازل اور ابد ایک نقطہ اوس زمان کا ہے اور ازل اوسکا عین ابد ہے اور ابد اوسکا عین ازل بلکہ اوس زمان مین ازل اور ابد ایک لمحہ اور ایک طرفۃ العین ہے اور اوس زمان کو ایاب اور ذہاب اور تجدد اور تعدد اور تبعض نہین ہے جیسا کہ مکان حق تعالی کا ایک ہے تعدد پذیر نہین اور کوئی ذرہ ذرہاے مخلوقات مین سے اوس سے دور نہین ایسا ہی زمان اوسکا بھی ایک ہے تعدد پذیر نہین اور اوسکے مملکت مین تمامی مخلوقات ایک ذرہ ہے اور وہ ایسا ایک زمانہ ہے کہ اوس مین تقدیر اس زمانے اور اس زمانے کی اور اس لحظے اور اس لحظے کی نہین ہو سکتی ہے پس حق تعالی بیچ اس ایک زمان غیر متعدد کے قدیر ہے ازلاً و ابداً بیک قدرت غیر متعدد اوپر تمامی مقدورات غیر متناہی کے اور علیم ہے ازلاً و ابداً بیک علم غیر متعدد کے تمامی معلومات غیر متناہی کو اور مرید ہے ازلاً و ابداً بیک ارادہ غیر متعدد کے تمامی مرادات غیر متناہی کو اور سمیع ہے ازلاً و ابداً بیک سماعت غیر متعدد کے مسموعات غیر متناہی کو اور بصیر ہے ازلاً و ابداً بیک بصارت غیر متعدد کے تمامی مبصرات غیر متناہی کو اور کلیم ہے ازلاً و ابداً بلا انقطاع بیک کلام غیر متعدد کے تمامی کلمات غیر متناہی کے ساتھ اسی جگہ سے ہے کہ خاموشی حق تعالی پر محال ہے گروہ اہل بدعت جب ان اسرار الاسرار کے انوار سے محجوب ہین قدم قرآن مجید اور دیگر کتب سماویہ کے منکر ہوئے اور کہا کہ اوسوقت نہ موسی علیہ السلام تھے اور نہ طور سینا کیونکر آیہ بین حق تعالی نے موسی کے ساتھ کہا کہ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى بیچارے اگر مجاہدہ مضیق زمان اور مکان اور تنگنا سے عالم اجسام سے درگذرتے اور ازمنہ اور امکنہ روحانیات مین سفر کرتے اور روحانی کی دوربین سے امکنہ اور ازمنہ کو بخوبی مطالعہ اور ملاحظہ کرتے البتہ جانتے کہ حق تعالی نے موسی علیہ السلام کے ساتھ طور سینا مین کیونکر کلام کیا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے قصے مین فرمایا کہ رَأَيْتُ يُونُسَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ پس اس سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس زمانے مین یونس علیہ السلام اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ پچاس ہزار سال ماضی اور پچاس ہزار سال مستقبل مثلاً اوسمین ایک حالت ہے بلکہ ایک نقطہ ہے پس حق سبحانہ و تعالی نے ازل الآزال مین موسی علیہ السلام کے ساتھ حقیقۃً کلام کیا تھا اوس حالت مین کہ موسی علیہ السلام طور سینا مین تھے حاصل یہ کہ اگرچہ بظاہر ایک زمانہ دوسرے زمانے سے غائب ہے لیکن تمامی زمانہ اور زمانیات بلکہ ازل سے ابد تک روبرو سرمد اور دہر مستوعب کے حاضر ہین جیسے چین بظاہر مکہ معظمہ سے اور مکہ معظمہ چین سے غائب ہے لیکن روبرو زمین محیط کے دونون حاضر ہین مطالعہ اس زمان اور مکان کا کبھی عوام مومنین کو خواب مین اور انبیا اور خواص اولیا کو بیداری مین

کرتے تھے اور ایسا ہی قصہ معراج سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ ایک لحظے مین تمامی تفاصیل عالم آپکے نزدیک پیش کیے گئے اور نوے ہزار کلمات حق تعالی کے سُنے جب وہان سے پلٹ آئے بستر گرم تھا اور ستر اُسمین یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایک زمان مین عروج فرمایا تھا کہ وہان زمان ماضی اور زمان مستقبل کی ایک حالت ہے بلکہ ایک نقطہ ہے مثال فراخی اور کشادگی مکان کے تنگ ہونیکی قصہ اوس درویش کا ہے کہ کسی منجم نے اوس درویش کو کہا کہ آج نیا چاند لوگ دیکھینگے درویش نے کہا نہ دیکھینگے منجم نے کہا کہ اگر آج نیا چاند نہ دیکھینگے تو مین ایسے ایسے تاوان دونگا جب رات ہوئی درویش نے ایک ہاتھ اپنا زمین پر رکھا اور اوسپر تکیہ کر کر بیٹھ گیا ہر چند کہ لوگون نے تفحص کیا ہلال نہ نظر آیا لوگون نے منجم سے تاوان طلب کیا درویش نے تبسم کیا اور کہا کہ آج ہلال تھا لیکن مین نے ہلال کو اپنے ہاتھ کے نیچے چھپا دیا تھا خیال کرنا چاہیے کہ درویش نے اپنے ہاتھ کو تو زمین پر رکھا تھا آسمان تک کیونکر پہونچا کہ ہلال کو چھپا دیا سبب اوسکا یہ ہے کہ درویش اوس مقام مین تھا کہ وہان کشادہ مکان تنگ ہے اور ایسا ہی ایک درویش بیمار تھا اور نماز تیمم کے ساتھ پڑھتا تھا ایک دن اوس نے کہا کہ تیمم آسمان مین کرنا جائز ہے حاضران مجلس نے کہا کہ اے مخدوم آسمان کہان اور آدمی کہان درویش نے بہ نیت تیمم کے اپنے دونون ہاتھ آسمان پر مارے اور اپنے منھ پر مسح کیا اور پھر دونون ہاتھ آسمان پر مارے اور دونون ہاتھ پر مسح کیا حالانکہ درویش اپنی جگہ مین ہے اور آسمان اپنی جگہ مین لیکن حاضران مجلس نے نہ پہچانا کہ درویش ایسے ایک مقام مین ہے کہ وہان قرب و بعد مکانی کی گنجایش نہین نقل ہے کہ سلطان محمود نے ایاز کو لشکر کے ساتھ دوسرے کسی ملک مین تعین فرمایا تھا جب سلطان کھانا کھاتے تھے موافق معتاد اپنے کے ایک رکابی چینی مین اپنا پس خوردہ اوٹھا کے رکھتے اور ایاز کو دیتے اور ایاز اپنی جگہ سے اوس رکابی کو مع طعام تعظیم کے ساتھ سلطان سے لیتا اور رکھتا تا اسی حالت مین مدت گذری تو مطبخ مین کابیان چینی کی کم ہوگئین مطبخی کو رکابیونکی تلاش ہوئی سلطان نے فرمایا کہ سب رکابی ایاز کے پاس ہین شتر بھیجکر منگوا لو **بیت** در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست + می بینمت عیان و دعا می فرستمت + اے موحد اگر آئینہ مصفا کو مقابل آسمان کے رکھے تو عکس آسمان اور عکس آفتاب کہ جو کچھ آسمان مین ہے صفائی آئینہ مین ظاہر ہوتا ہے حالانکہ صفائی آئینے کی ایسا ایک صحرا بے پایان ہے کہ اسقدر مسافت دراز کی گنجایش اوسمین ہوئی اے سالک موحد کہ بسبب صیقل کے آہن مین اتنا بڑا ایک صحرا پیدا ہوا اگر تو دل کو محبت اور عشق معشوق حقیقی سے صیقل کرے تو ایسا ایک صحرا اوسمین ظاہر ہوگا کہ اگر کروڑہا مرتبہ عرش اور جو کچھ کہ اوسمین ہے اوس صحرا کے گوشے مین رکھا جاوے تجھکو خبر بھی نہوگی اور مثال تنگ مکان کے فراخ اور کشادہ ہونیکا قصہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کا ہے کہ اونھون نے ایک بت سنگین کو فرمایا کہ ابریق میرا اوٹھا اور حوض کا پانی بھر لا وہ بت تمام حوض کا پانی بھر لایا اور حوض مین سوائے کیچڑ کے ایک قطرہ پانی کا باقی نرہا یہ قصہ مشہور ہے فی المثل اگر سات دریا کا پانی ہوتا تو بھی ابریق مین سما جاتا یہ تو ایک تصرف بندۂ درگاہ خدا کا ہے حوض کا سارا پانی ابریق مین کیونکر گنجایش ہوئی خیال کرنا چاہیے **مثنوی** جہان سر بسر آئینہ میدان + بہر یک ذرہ در صد مہر تابان + اگر یک قطرہ را دل بر شگافی + بردن آید از و صد بحر صافی + بہر جزوے ز خاک ار بنگری راست + ہزاران آدم اندر وے ہویداست + وسعے ہر حبہ صد خرمن آمد + جہانے در دل یک ارزن آمد + بہ پر پشہ در جائے جہانی + درون نقطہ ہفت آسمانی + اے سالک سمین تعجب مت کر اور مسئلۂ اندراج الکل فی الکل کو خیال کر جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ وتعالی واحد حقیقی ہے نہ واحد عددی کیونکہ واحد عددی قابل تجزی اور تبعیض کے ہے اور واحد حقیقی تجزی اور تبعیض سے مبرا اور منزہ

ارادے کا ساتھ کسی شئے حادث کے موجب و مقتضی حدوث اوس ارادے کا ہوتا ہے اسلیے کہ تعلق ارادۂ قدیم کا حادث کے ساتھ محال ہے پس وہ مرادات کہ ابدالآباد تک ظہور مین آوینگے متعلق ساتھ ارادۂ موجبہ کے ازل الآزال مین تھا کیونکر ہو سکتا ہے کہ تعلق حادث کا قدیم کے ساتھ لازم آتا ہے اور بعض موجودات مین سے ہے کہ چھ ہزار سال مین موجود ہوا ہے جیسا کہ آسمان اور زمین ہے کما قال تعالی إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ اور بعض اشیا مین سے ہے کہ چالیس ہزار سال مین موجود ہوئی جیسا کہ آدم علیہ السلام ہین کما ورد فی الحدیث القدسی خَمَّرْتُ طِينَةَ آدَمَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا پس کن فیکون چالیس ہزار سال مین ظاہر ہوا باوجودیکہ کہ وہ طرفۃ العین مین ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ بے شک ارادۂ موجبہ مقتضی حصول مرادات کا ہے مگر واسطے نفاذ ارادے کے حسب وضاع اور حرکات فلک وغیرہ کے چند شرطین ہین بغیر ان شرطون کے نفاذ ارادے کا ناقص ہوتا ہے اور نقصان نفاذ سے نقصان ارادے کا ہے شرط اول یہ کہ مراد موافق ارادے مرید کے ہووے نہ کم و بیش دوسرے یہ کہ ظاہر ہووے مراد جسوقت مرید چاہے نہ آگے نہ پیچھے تیسرے یہ کہ ظاہر ہووے مراد جس جگہ مرید چاہے چوتھے یہ کہ مراد اوس مدت مین ظاہر ہووے کہ مرید چاہے نہ کم و بیش پس فرمایا آدمؑ کو فلان شکل پر اور فلان وقت اور فلان جگہ اور فلان مدت مین ہو چالیس موجود ہوئے آدمؑ جیسا کہ چاہا حق تعالی نے اگر طرفۃ العین مین موجود ہوتے خلاف مقتضاے امر کن فیکون کے ہوتا اسلیے کہ اقتضا کن فیکون کا حق مین آدم کے وہ تھا کہ چالیس ہزار سال مین موجود ہووین نہ کم و بیش پس اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالی جو کچھ کہ پیدا کرتا ہے امر کن سے پیدا کرتا ہے اور اختلاف مرادات کا مقتضیات سے ارادۂ کن فیکون کے ہے نہ مناقض او رمنافی اوسکے قال الْقَيْصَرِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُ كُلُّ حَقِيقَةٍ مُمْكِنٍ وُجُودُهَا وَإِنْ كَانَتْ بِاعْتِبَارِ ثُبُوتِهَا فِي الْحَضْرَةِ الْعِلْمِيَّةِ أَزَلًا وَأَبَدًا مَا شَمَّتْ رَائِحَةَ الْوُجُودِ لَكِنْ بِاعْتِبَارِ مَظَاهِرِهَا الْخَارِجِيَّةِ كُلِّهَا مَوْجُودَةٌ فِيهِ وَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا بَاقٍ فِي الْعِلْمِ بِحَيْثُ لَمْ يُوجَدْ بَعْدُ لِأَنَّهَا بِلِسَانِ اسْتِعْدَادَاتِهَا طَالِبَةٌ لِلْوُجُودِ الْعَيْنِيِّ فَلَوْ لَمْ يُعْطِ الْوَاهِبُ الْحَقِيقِيُّ الْجَوَادُ وُجُودَهَا لَمْ يَكُنِ الْجَوَادُ جَوَادًا وَلَوْ وَجَدَ بَعْضُهَا دُونَ الْبَعْضِ مَعَ أَنَّهَا كُلَّهَا طَالِبَةٌ لِلْوُجُودِ الْخَارِجِيِّ يَكُونُ تَرْجِيحًا بِلَا مُرَجِّحٍ وَأَمَّا تَوَقُّفُهَا بِأَزْمَانِهَا الَّتِي يَعْلَمُهَا الْحَقُّ وَوُقُوعُهَا فِيهَا تَظْهَرُ مِنَ الْغَيْبِ إِلَى الشَّهَادَةِ غَيْرُ مُنَافٍ إِلَى أَغْرَاضِ النَّشْأَةِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَفِي الْآخِرَةِ أَيْضًا كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهِي قال تعالی وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ اور فرمایا حق تعالی نے وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ اور دوسری جگہ فرمایا وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ أَيْ بَلْ هُوَ أَقْرَبُ اور درازی قیامت کی پچاس ہزار سال کی ہے کما قال تعالی فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ پس اس سے جانا چاہیے کہ پچاس ہزار سال حق تعالی کے نزدیک ایک طرفۃ العین سے بھی کم ہے و صح مو کہ ازل انکی اصطلاح مین دو جگہ مین استعمال کرتے ہین اول مرتبہ ذات بلا صفات مین اور اس مرتبے کو مرتبہ سلب صفات اور لاتعین اور احدیت اور خالص مرتبہ ذات اور واجب الوجود بھی کہتے ہین یعنے خود بخود موجود ہے موجود مین اپنے محتاج کسیکا نہین ہے اور نہ تھا اور نہوگا اور اوسکے وجود کی ابتدا نہین اسلیے کہ ابتدا وجود انکی نہین

بخلاف ممکن کے کیونکہ ممکن اگرچہ غیر متناہی ہے لیکن وہ محکوم علیہ ہے ساتھ انقطاع کے بسبب مسبوق بالعدم ہونیکے اور جو شئے مسبوق بالعدم ہے مرجع اوسکا طرف ما کان کے ہوگا پس ضرور ہے یہ کہ اوسپر انعدام کا حکم کیا جاوے ورنہ لازم آوے گا برابر ہونا اوسکا حق تعالی کے ساتھ اوسکے بقا مین اور یہ محال ہے اور علاوہ اسکے اگر ایسا نہوگا تو واسطے حق تعالی کی تجدید صحیح نہوگی پس ابد حق تعالی کا ابد الآباد ہے جیسے کہ ازل اوسکا ازل الآزال ہے پس ابد اوسکا عین ازل ہے جیسے کہ ازل اوسکا عین ابد ہے اور درحقیقت ازل اور ابد حق تعالی کی دو صفتین ہین واسطے حق تعالی کے امور اضافیہ مین سے ظاہر کیا اونکو اضافت زمانیہ نے بسبب تعقل وجوب وجود اوسکے کے ورنہ کہان ہے واسطے حق تعالی کے ازل اور ابد بسبب عدم مرور زمان کے اوسپر كَانَ اللّٰهُ وَلَا شَيْءَ مَعَهُ اور قدم بکسر قاف وفتح دال عبارت ہے حکم وجوب ذاتی حق تعالی سے پس وجوب ذاتی حق تعالی کا ایک امر ہے کہ ظاہر کیا اوسکو اسم قدیم حقانی نے اسلیے کہ جسکا وجود بذاتہ واجب ہے وہ مسبوق بالعدم نہوگا اور جو مسبوق بالعدم نہوگا وہ قدیم بالحکم ہوگا اور نہ حق تعالی منزہ ہے اوس قدم سے جو عبارت امتداد زمان سے ہے پس قدم حق تعالی کا عبارت ہے اوس حکم سے جو وجوب ذاتی حقانی کو لازم ہے کیونکہ درمیان حق تعالی اور خلق کے کوئی زمانہ اور کوئی وقت جامع نہین ہے بلکہ قدم حکم وجود حق تعالی کا وجود مخلوقات پر مسمی بالقدم ہے اور افتقار اور احتیاج مخلوق کی اپنے موجد کی طرف مسمی بالحدوث ہے اگرچہ واسطے حدوث کے دوسرے معنی بھی ہین کہ وہ ظہور وجود مخلوقات کا ہے بعد اسکے کہ وہ کوئی شئے مذکور نتھی جسکو حدوث زمانی کہتے ہین جو حدوث کہ لازم مخلوق ہے افتقار اور احتیاج اوسکی ہے اپنے موجد کی طرف پس یہی معنی موجب حدوث کے مین اگرچہ وہ علم حق مین موجود تھی کہ جسکو حدوث ذاتی کہتے ہین پس باعتبار اس معنی سے اطلاق کرنا اسم قدیم کا مخلوق پر صحیح نہوگا اگرچہ وہ علم الہی مین قبل وجود خارجی کے موجود تھی پس باعتبار اس معنی کے اعیان ثابتہ عالم کے علم الہی مین حادث ہین ساتھ حدوث ذاتی کے اگرچہ باعتبار علم الہی کے قدیم ہین اور اس قسم کے قدیم کو حدوث ذاتی منافی نہین ہے بخلاف حدوث زمانی کے اسلیے کہ یہ من کل وجوہ حادث ہے اور فرق درمیان ازل اور قدم کے یہ ہے کہ ازل عبارت ہے معقولیت قبلیت کی حق تعالی کے لیے اور قدم عبارت ہے انتفاء مسبوقیت حق تعالی سے عدم کے ساتھ پس ازل مفید اسکا ہے کہ حق تعالی قبل اشیا کے ہے اور قدم مفید اسکا ہے کہ حق تعالی مسبوق بالعدم نہین ہے اپنے تقدم ذات مین اشیا پر پس ہونگے ازل اور قدم کے ایک ہی معنی اگرچہ مآل دونون کا واحد ہے اور ایام الله عبارت ہے تجلیات اور ظہورات حق تعالی سے ساتھ انواع کمالات ذات حق تعالی کے حسب اقتضاء ذات حق تعالی کے اور ہر ہر تجلی کے لیے ایک ایک حکم الہی ہے جسکی تعبیر شان کے ساتھ کی جاتی ہے اور اسی حکم کے لیے وجود حادث مین ایک اثر ہے جو لائق اوس تجلی کے ہے پس اختلاف اور تغیر وجود حادث کا ہر زمانے مین ایک اثر ہے واسطے شان الہی کے جو مقتضی ہے اوس تجلی الہی کا جو حاکم ہے وہ تجلی وجود پر ساتھ تغیر وجود کے اور یہی معنی آیہ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کے ہین جان تو اے طالب اس آیہ کے لیے دوسرے معنی بھی ہین کہ راجع ہین طرف حق تعالی کے اور وہ یہ ہین کہ جیسے واسطے تجلی کے ایک شان ہے اور واسطے اوس شان کے وجود حادث مین ایک اثر ہے ویساہی واسطے اوس تجلی کے ایک مقتضی ہے اور واسطے اوس مقتضی کے نفس حق تعالی مین باعتبار ذات حق تعالی کے تنوع اور تحول ہے اسلیے کہ حق تعالی اگرچہ فی نفسہ تغیر کو قبول نہین کرتا ہے ولیکن اوسکی ہر تجلی مین ایک ایک تغیر ہے اور اسکو تحول فی الصور کے ساتھ تعبیر کرتے ہین پس عدم تغیر حق تعالی کا ایک حکم ذاتی ہے اور تنوع اور تغیر تجلیات مین حق تعالی کے لیے ایک امر وجودی یعنے خارجی ہے پس حق تعالی متغیر اور لا متغیر ہے یعنی متنوع اور لا متنوع کے یعنے متحول ہے صورتوں مین اور فی نفسہ حسب اقتضاء اوسکی کمال ذاتی کے متحول [illegible]

یقین قطعی حاصل ہو۔ پس بہرحال عالم کے حادث زمانی ہونے مین کچھ شک نہین یعنے عالم کے لیے ابتدا ہے ویسا نہین ہے جیسا کہ بدلیل جزافی اور تخمینی فلاسفہ کہتے ہین کہ عالم قدیم ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی۔ وقال تعالیٰ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ **چودھوان مراقبہ** مسئلۂ معیت کے بیان مین واضح ہو کہ جبکہ مسئلۂ وحدۃ الوجود سے یہ امر ثابت ہوا کہ وجود واجب تعالیٰ و تقدس کا واحد اور مطلق ہے اور ضد اور شریک اوسکا محال۔ اور وجود عالم کا مقید اور مظہر اوس وجود مطلق کا ہے پس اسصورت مین معیت ذاتی مین حق سبحانہ و تعالیٰ کے عالم کے ساتھ گنجایش کلام کی باقی نرہی تاہم واسطے اطمینان اور تسکین طالب کے اوسمین سے کچھ ذکر کیا جاتا ہے قال اللہ تعالیٰ وَھُوَ مَعَکُمْ یعنی اللہ تعالیٰ ساتھ تمھارے ہے ایک چیز دوسری چیز کے ساتھ ہونے کو معیت کہتے ہین اور یہی معیت دو قسم پر ہے ایک حقیقی دوسری مجازی حضرات متکلمین اور علماے ظواہر کہتے ہین کہ معیت حق تعالیٰ کی ساتھ عالم کے مجازی ہے یعنی حق تعالیٰ بعلم خود تمامی ذرات عالم کے ساتھ ہے نہ ساتھ حقیقت اور ذات اپنے کے باوجود اسکے وہ سب پر قادر ہے اور اون نصوص کو کہ معیت ذاتیہ پر دلالت کرتے ہین معیت علمیہ کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور حضرات صوفیہ کرام ظاہر اور مجاز پر قناعت نہین کرتے ہین بلکہ طالب حقیقت ہر شے کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ معیت حق تعالیٰ کی ساتھ تمامی ذرات عالم کے ذاتی اور حقیقی ہے یعنی حق تعالیٰ بذات خود ساتھ اشیا کے حقیقۃً ہے نہ مجازاً لیکن معیت اوسکی نہ مثل معیت ایک جسم کی دوسرے جسم کے ساتھ ہے اسلیے کہ وہ جسم نہین ہے اور نہ مثل معیت جوہر کی ساتھ اجسام کے اس لیے کہ وہ جوہر نہین اور نہ مثل معیت عرض کی ساتھ جوہر اور اجسام کے اسلیے کہ وہ عرض نہین متکلمین اور علماے ظواہر کے نزدیک مفہوم معیت کا انھین تین قسم پر منحصر ہے کہ مذکور ہوئے اور حضرات صوفیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سواے ان تینون معنون کے ایک اور معنی معیت کے ہین وہ یہ ہین کہ معیت حق تعالیٰ کی تمامی کائنات کے ساتھ مثل معیت روح کے ہے جسد کے ساتھ نہ بطور دو اشیا مباین کے اسلیے کہ روح نہ درون قالب ہے و نہ بیرون قالب نہ متصل قالب ہے و نہ منفصل قالب بلکہ روح دوسرے عالم سے ہے روح کو دخول اور خروج اور اتصال اور انفصال وغیرہ لوازم اجسام سے کچھ نسبت نہین تفصیل اوسکی یون ہے کہ اطلاق قرب کا کبھی اتصال دو اشیا مباین پر ہوتا ہے جیسا کہ کہتے ہین زید ساتھ عمرو کے قریب ہے قرب حق تعالیٰ کو عالم کے ساتھ ایسا سمجھنا کفر ہے اور کبھی اطلاق قرب کا اوپر اتصال مطلق کے ساتھ مقید اور مظہر اپنے کے ہوتا ہے جیسا کہ معیت اور قرب اور اتصال انسان کا ساتھ زید و عمرو وغیرہ کے جزئیات انسان مین سے یا مثل معیت اور قرب کرۂ موجودہ کے ساتھ دوائر اور خطوط واقعیہ نفس الامریہ کے و یا مثل معیت موم اور زر اور سیم کے ساتھ اشکال مختلفہ اپنے کے کہ اون سے مصنوع ہین بلکہ یہ مطلق قریب ہے ساتھ مقیدات اور مظاہر اپنے کے پس بلا تشبیہ مثل اس قرب اور معیت کے قرب اور معیت ہستی حقیقی کے ساتھ مظاہر اور شیون اپنے کے سمجھنا چاہیے بلکہ وجود حقیقی عین مظاہر اور شیونات اپنے کا ہے اسلیے کہ ضد اور شریک وجود کا محال ہے چنانچہ مسئلۂ وحدۃ الوجود سے ثابت ہوا ہے پس اس صورت مین نہونگے دو مظہر مگر تیسرا وجود حقیقی کہ عین اونکا ہے اور نہونگے تین مظہر مگر چوتھا وجود حقیقی کہ عین اونکا ہے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا اور نہ کم و نہ زیادہ مگر حق تعالیٰ ہمراہ اونکے ہے بلکہ عین اونکا بقرینۂ اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ کے اور یہی صحیح ہے بخلاف تثلیث نصاریٰ کے کہ یہ کفر ہے اسلیے کہ یہ موجب زیادتی عدد کا ہے کہ قائل غیریت کا ہے تو واضح ہو کہ قوم نصاریٰ بعد حضرت عیسیٰ

جلال چاہتے ہین کہ اخفا کرین صفات جلال فقط ظاہر مین نابود کرتے ہین نہ باطن مین اصل ان سبکی تقاضاے ذاتی ہے
اَنَا فَانَا اور ذات کبھی معطل نہین ہوتی ہے اسی سبب سے صفات بھی و اضح ہو کہ حق سبحانہ و تعالی بحکم کُلَّ یَوۡمٍ هُوَ فِیۡ شَاۡنٍ
اور کُلُّ مَنۡ عَلَیۡهَا فَانٍ وَّیَبۡقٰی وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ کے خواہ تجلیات وجودی مین ہو خواہ
تجلیات شہودی مین ہو ہر آن مین ساتھ ایک ایک اسم کے اور ساتھ ایک ایک صفت اور شان کے ظاہر ہوتا ہے
اور صورت تازہ دکھلاتا ہے اور ہر دم دوسری صورت کے ساتھ نمودار ہوتا ہے اور ہر آن مین ہر صورت نئی
معلوم ہوتی ہے اور دوسری آن مین مماثل اول کے وجود مین آتی ہے اور تجلی مکرر نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ہر آن مین فنا
ایک صورت کا اور حدوث اور بقا دوسری صورت کا کہ مماثل اوسکے حاصل ہوتا ہے اور موجب حدوث اور بقا
کا تجلیات متعاقبہ ہین فرمایا ابو طالب مکی قدس سرہ نے لَا یَتَجَلَّی الۡحَقُّ سُبۡحَانَهٗ فِیۡ صُوۡرَةٍ وَّاحِدَةٍ لِشَخۡصٍ
وَّاحِدٍ مَّرَّتَیۡنِ وَلَا فِیۡ صُوۡرَةٍ وَّاحِدَةٍ لِاثۡنَیۡنِ وَالَّا یَلۡزَمُ التَّکۡرَارُ اِذۡ فِی التَّجَلِّیۡ وَهُوَ عَبَثٌ وَّیَتَعَالَی
الۡوَاحِدُ الۡحَقُّ عَنِ الۡعَبَثِ اور اگر کوئی کہے کہ عدم تکرار تجلی مین دو فساد لازم آتے ہین ایک یہ کہ جزا دینا مکلفین
کو دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ مکلف وقت جزا دینے کے غیر اوسکا ہے کہ وقت عمل مین تھا دوسرا ابطال حشر اجساد اور
جزاے اعمال کا لازم آتا ہے حالانکہ حشر اجساد اور جزا اعمال کی شرعًا و کشفًا ثابت ہوئی ہو جواب دیا جاوے گا
کہ بنا ان دونون امر کی اتحاد ذات اور حقیقت اوس شئے کی ہے اور وہ منافی نہین ہے مختلف ہونے سے صور
اور لباس اور احوال اور نشأۃ مین جاننا چاہیے کہ حقیقت آدمی کی بلکہ حقیقت ہر ذرہ عالم کی
بہ نظر ذات اور حقیقت اپنے کے نہ بنظر موجد اپنے کے نیستی اور عدم ہے کَمَا قَالَ تَعَالٰی اَوَلَا یَذۡکُرُ الۡاِنۡسَانُ
اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ یَكُ شَیۡئًا لیکن بواسطہ رابطۂ وجود علمی کے کہ واسطے اوس شئے کے بیچ علم قدیم حق تعالے
کے صورت معلومہ حاصل تھی فیض وجود حق سے بحسب قابلیت اوس شئے کے وجود اوسپر عارض اور طاری ہوتا
ہے پس بعد عارض ہونے اس وجود کے بموجب کُلُّ شَیۡءٍ یَرۡجِعُ اِلٰی اَصۡلِهٖ کے ہر دم طرف اصل اپنی کی کہ نیستی اور
عدم ہے بالذات میلان حاصل ہوتا ہے ولیکن بسبب اوس مدد کے کہ صفت بقاے حق تعالی سے اوسکو دم بدم پہنچتی
ہے فنا سے محفوظ رہتا ہے اسی واسطے کوئی آن اثر موجد اور خالق کا اوس سے منقطع نہین ہوتا ہے اگرچہ اوس
شئے کو اوسکے وصول سے آگاہی نہو اور آیۂ بَلۡ هُمۡ فِیۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ سے اسیکے طرف اشارہ ہے لیکن
محجوبونکے نظر مین بواسطۂ تعاقب امثال اور تناسب احوال کے عالم ایک حال پر دکھلائی دیتا ہے اور بہ سبب
سرعت آمد و رفت وجودات متتالیہ اور متعاقبہ کے مثل لو چراغ کے و یا شعلۂ جوالہ و یا آب روان و یا آب
فوارہ کے ایک امر ممتد اور مستمر محسوس ہوتا ہے اور نفس الامر مین فقط وجود مطلق عین واحد حق تعالی کا قائم
بالذات ہے اور تمامی عالم خواہ ارواح ہون خواہ اجسام جواہر ہون خواہ اعراض لنفس الامر مین چند اعراض
مجتمعہ ہین اوس وجود مطلق حقانی مین صاحب گلشن راز قدس سرہ فرماتے ہین + من تو عارض ذات وجود یم
مشبکہای مشکوۃ وجود یم + برخلاف اسکے اہل نظر اپنے زعم مین بعض اجزاے عالم کو جواہر اور بعض کو اعراض
کہتے ہین چنانچہ تفصیل اوسکی اونکے نزدیک یہ ہے کہ موجود دو قسم پر ہے ایک واجب الوجود کہ واجب بالذات ہے
کہ وجود اوسکا ضروری ہے باعتبار ذات اپنے کے کہ حق تعالی ہے کہ بسیط محض ہے مرکب جنس اور فصل سے نہین ہے
دوسرا ممکن الوجود کہ عالم اوسی سے عبارت ہے یہ بھی دو قسم پر ہے جوہر اور عرض جوہر وہ ہے جو قائم بالذات ہو محتاج
کسی محل کا نہو اور مقولہ یعنے افراد اوسکے پانچ ہین ایک جسم جو قابل ابعاد ثلثہ ہو یعنے طول عرض عمق رکھتا ہو دوسرا

شرط واسطے بقاے جواہر کے اسطرح پر کہ وجود جوہر کا بدون عرض کے محال ہے اور عرض دائماً ہر آن مین متجدد
ہوتا ہے اور بسبب اس تجدد اور حدوث کے دائماً محتاج صانع کا ہوتا ہے پس اس ذریعے سے احتیاج جوہر کی
بھی ساتھ صانع کے بالواسطہ ثابت ہوئی پس اس صورت سے عالم ساتھ جمیع اجزا اپنے کے محتاج صانع کا ہوا
هٰكَذَا قَالَ بَعْضُ شَارِحِي الْفُصُوصِ اور حسبانیہ کہ مشہور بسوفسطائیہ ہین بیچ تمامی اجزاے عالم کے
خواہ جواہر ہون خواہ اعراض قائل تجدد امثال کے ہوئے ہین لیکن ان دونون فریق نے ایک وجہ سے خطا کی ہے
اسلیے کہ اشاعرہ اگرچہ اعتقاد مین عدم بقاے اعراض کے محق ہین لیکن خطا اونکی یہ ہے کہ اونھون نے سواے
حقیقت حق اور وجود مطلق تعالی وتقدس کے جواہر متعددہ کو ثابت کیا ہے اور یہ نہین جانتے ہین کہ عالم بجمیع اجزا
خواہ اعراض ہون خواہ جواہر ایک ہی ذات مین اعراض مجتمع ہوئے ہین اور ہر دم اور ہر آن مین اوسی ذات سے
زائل ہوتے ہین اور مماثل اونکے ساتھ اوس ذات کے متلبس ہوتے ہین شلاً ایک عنصر یعنے عنصر زمین مثلاً ایکروز
ساتھ عنصر آب کے متبدل ہوا دوسرے روز ساتھ عنصر ہوا کے تیسرے روز ساتھ عنصر آتش کے متبدل ہوا باوجود
اسکے جوہر واحد ان سب صورتون مین باقی ہے کہ وہ ہیولی ہے اور ہیولی جوہر عناصر اربعہ کا ہے کہ اوسپر صور
عناصر اربعہ کے متبدل ہوتے ہین هٰكَذَا حَالُ جَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ فِي الْوُجُودِ الْمُطْلَقِ الْحَقَّانِي کہ باوجود
قیام خود ہر دم اور ہر آن نیا نیا لباس بدلتا جاتا ہے لیکن ناظر بسبب سرعت تعاقب امثال کے غلطی مین
پڑا ہے اور ان موجودات کو ایک امر مستمر اور ممتد گمان کرتا ہے مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ فرماتے ہین +
بحریست نہ کاہندہ نہ افزایندہ - امواج چند برو روندہ وآیندہ عالم چو عبارت از ہمین امواج ست + نبود دو زمان
بلکہ دو آن پایندہ + پس حقیقت الحقائق کہ ذات الٰہی ہے حقیقت تمامی اشیا کی ہے اور وہ فی حد ذاتہ واحد ہے
اوسمین تعدد کو راہ نہین لیکن باعتبار تجلیات متکثرہ اور متعددہ کے مراتب کونیہ مین کبھی حقائق جوہریہ متبوعہ ہے
اور کبھی حقائق عرضیہ تابعہ پس ذات واحد حق تعالی کی بواسطہ صفات متعددہ کے جواہر اور اعراض متکثرہ
معلوم ہوتی ہے اور من حیث الحقیقۃ کے ایک ہے اصلا اوسمین تعدد اور تکثر نہین اور سوفسطائیہ اگرچہ اعتقاد تبدل
کل اجزاے عالم یعنی تبدل جواہر اور اعراض اور عدم بقا اونکے مین محق ہین لیکن خطا اونکی بھی یہ ہے کہ یہ لوگ
ذات اور وجود مطلق حقانی سے کہ جمیع اجزاے متعینہ عالم صورت اور لباس اوسکی ہین غافل ہین اور عالم کو
محض خیال بے اصل جانتے ہین حالانکہ مراتب کونیہ اوسکے مظاہر اور اعراض ہین اور خارج مین سواے اوس
ایک ذات اور ایک وجود کے جملہ موجودات متعینہ عالم موہوم جامی قدس سرہ فرماتے ہین + سوفسطائی
کہ از خرد بے خبر ست + گوید عالم خیالی اندر گذر ست + آرے عالم ہمہ خیال ست ولی + پیوستہ در و حقیقتے جلوہ گر
است + اور بھی حدود اور تعریفات سے اہل نظر کے کہ تحدید اور تعریف مین حقائق اشیا موجودہ کے کرتے ہین
جملہ اجزاے عالم اعراض مجتمعہ ایک ذات مین معلوم اور مفہوم ہوتے ہین مثلاً انسان کو حیوانِ ناطق اور حیوان
کو جسم نامی حساس متحرک بالارادہ اور جسم کو جوہر قابل ابعاد ثلثہ اور جوہر کو موجود لَا فِي مَوْضُوعٍ اور موجود کو
ذات لَهُ التَّحَقُّقُ وَالثُّبُوتُ کہتے ہین پس ان حدود اور تعریفات مین جو کچھ کہ مذکور ہوا سواے ایک ذات
مبہم کے کہ اوس مذکور مین ملحوظ ہوئی ہے تمامی از قبیل اعراض کے ہین اسلیے کہ معنی ناطق کے ذات من لہ النطق
کے ہین اور معنی نامی کے ذات من لہ النمو کے وَهٰكَذَا الْبَوَاقِي اور یہی ذات مبہم مین وجود حق اور ہستی مطلق
ہے کہ بذات خود قائم ہے اور مقوم ان اعراض کے جیسا کہ صورت نوعیہ بیچ افراد اپنے کے و یا مثل ظہور ہیولی کے بیچ صورتون

سریان اور ظہور سیاہی کے بصور حروف مفردہ اور مرکبہ کے اطلاق حلول کا نہین ہو سکتا ہے پس اطلاق اس قسم حلول
سریانی کا یعنی اطلاق مثل سریان اور ظہور مطلق کے بصور مقیدات کے ذات حق تعالی پر قباحت نہین اسلیے کہ خارج مین
بجز وجود اور ذات حق تعالی کے دوسری کوئی شئی موجود نہین اور جملہ عالم ساتھ صور ظاہری اور باطنی اپنے کے صور اور مظاہر
حق تعالی کو ہین حق تعالی کا ہے حاصل یہ کہ جبکہ غیر حق تعالی کا کوئی موجود نہین ہے کہ مغائر حق تعالی کا ہووے اور
حلول عبارت ہے در آنے سے ایک شئے موجود کے دوسری شئے موجود مین کہ مغائر اوسکا ہے جیسے کہ حلول رنگ کا کپڑے
مین پس ہستی مطلق کسی شئے مین حلول نکریگا اور نہ کوئی شئے اوسمین حال ہوگی بلکہ تمامی کثرت متعینہ بمقابلہ وجود حق تعالی
کے موجود نہین ہے بلکہ تمامی کثرت موہوم منتزع ہے وجود حق تعالی سے نہ منضم اور حال پس جبکہ مغائرت بندے کی
حق تعالی سے اوٹھ گئی بندہ اپنی حقیقت پر واقف ہوگا کہ انانیت اور خودی اپنی موہوم اور منتزع محض ہے بعض واقفین
بوجہ عدم اطلاع کے حضرات صوفیہ کرام کی اصطلاح پر اعتراض کرتے ہین کہ صوفیہ معتقد حلول کے ہوئے حاشا وکلا پس جبکہ
حلول متصور نہین ہے اتحاد حق تعالی کا دوسری شئے کے ساتھ کیونکر متصور ہوگا فافہم تیرھوان مراقبہ مسئلہ
اندراج الکل فی الکل کے بیان مین اندراج لغت مین داخل ہونے اور در آنے اور لپیٹ جانیکو کہتے ہین اور اصطلاح
مین حضرات صوفیہ کے داخل ہونا ایک شئے کا ہے ایک شئے مین بے حلول اور اتحاد کے یعنے حلول وہ ہے کہ حقیقت مین
دو شئے مباین ہون اونمین سے ایک شئے دوسری شئے مین داخل ہووے کما مر فی المراقبۃ السابقۃ اور اندراج
وہ ہے کہ حقیقت مین وہ دونون ایک شئے ہون اور صورت مین دو اونمین سے ایک دوسرے مین داخل ہووے
پس انکے بیان اندراج الشئے فی الشئے کا ایک مسئلہ ہے دقیق کہ ایک شئے دوسری شئے مین مندرج اور مندمج ہے
یعنی ہر ایک شئے مظہر ایک ایک اسم خاص کی ہے بالفعل اور وہی ہر ایک شئے بالقوۃ مظہر تمامی اسما کی ہے مثلاً اسم
ممیت سے خاک پیدا ہوئی ممیت فاعل اور رب ہے خاک مربوب اور مفعول خاک مظہر اسم ممیت کی ہے بالفعل اور آتش
مظہر اسم قابض کی ہے بالفعل پس خاک مند آتش کی ہے ظہور مین فقط اور بطون مین کچھ تغایر نہین اسلیے کہ ممیت
اور قابض وغیرہ کہ اسماے الٰہی ہین ان سبکا جامع اسم مبارک اللہ ہے پس ظہور اسکا ممیت اور قابض مین ہوا
پس اسصورت مین اندراج الشئے فی الشئے اور ہر شئے مظہر تمام ثابت ہوئی قال تعالی ان السموات
والارض کانتا رتقا ففتقناہما وایضا قال تعالی تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل
وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی واضح ہو کہ جسکو عقل سلیم اور ذہن مستقیم ہے بطریق
حدس کے دریافت کرسکتا ہے کہ جو کچھ کہ عالم مین ہے اندماج اور انفتاح اوسمین واقع ہے خصوصاً نباتات اور
حیوانات مین بدیہی ہے مثلاً درخت سدرہ کہ تخم مین اوسکے تمام درخت اور شاخ اور ورق اور پھول اور پھل
مندرج ہین اور عقل بضرورت اور بداہۃ حکم کرتی ہے کہ تخم سے ایسا درخت اور شاخ اور ورق اور پھول
اور پھل ظاہر ہونگے اور انکے غیر ہرگز نہوگا پس جب اوس تخم کو بوتے ہین جیسا کہ عقل نے حکم کیا تھا ویسا ہی
تفصیل وار ظاہر ہوتے ہین پھر وہ تفصیل اوسکی تخم مین مندمج اور مندرج ہوتی ہین وھلم جرا عجب تر
یہ کہ حالت انفتاح اور تفصیل مین حقیقت اجمالیہ سدرہ کی یعنے تمامی اجزا درخت سدرہ کے محفوظ ہین دلیل
اوسکی یہ ہے کہ جب کوئی شاخ کسی درخت سدرہ کی دوسرے درخت سدرہ کے ساتھ پیوند کرتے ہین اور بار
شاخ اوس دوسرے درخت کی منقطع کرتے ہین اور نشو و نما اور بالیدگی سے اوسکو موقوف کرتے ہین وہی شاخ
درخت مقطوع منہ کی کہ جسکو دوسرے درخت کے ساتھ پیوند کیا گیا ہے نشو و نما مین آتی ہے اور پھل

نہین اور استدلال اونکا مخالف آثار اور احکام کے آخر رجوع طرف اسی بداہت کے کرتا ہے وَلَيْسَ الْاَمْرُ
كَذَالِكَ اسلیے کہ اگر عدم اندراج بدیہی ہوتا بعض طائفہ قدماے حکما یہ جیسا کہ اَنْقَذُ مِنْ اور اتباع
اونکے کہ اصحاب کمون اور بروز ہین کمون اور بروز کے قائل نہوتے اسلیے کہ انکے نزدیک طبائع اجسام موجودہ
کے خواہ بسائط ہون یا مرکبات متصغرۃ الاجزا ایسے ہین کہ بعض اونکے ساتھ بعض کے مخلط ہین اور تمامی اجسام
بیچ ہر ایک دن اجسام کے مندرج ہین پس نار اور ہوا اور آب اور خاک اور لحم اور عصب اور بصل اور
ثوم اور عنب اور حنظل اور حمص وغیرہ باہم مخلط اور مندرج ہین پس جب اجزاے کثیرۂ متماثلہ جمع ہوتے
ہین طبیعت کامنہ بعض اونکے بارز ہوتی ہے اور متعلق ہوتی ہے اوسوقت حس ساتھ اوس طبیعت بارزہ کے
احکام اور آثار کے ساتھ اور اوسوقت طبایع دیگر مختفی رہتی ہین پھر جب طبیعت کامنہ اوس بعض دیگر کے
بارز ہوتی ہے اور احکام اور آثار اوسکے باقتران اجزاے متماثلہ اوسکے ظاہر ہوتے ہین پس اوسوقت طبیعت
بارزہ کی کامنہ ہوجاتی ہے اور احکام اور آثار اوس طبیعت بارزہ کی بھی مختفی ہوجاتی ہین اور بنظر فعلیت آثار
اور احکام اوسکے کے نام اونکا رکھا جاتا ہے یعنے اگر فعلیت احکام اور آثار نار کی ہے نام اوسکا نار ہوجاتا ہے
وعلی ہذا القیاس ورنہ آتش آب ہے اور ہوا اور خاک وعلی ہذا القیاس بجمیع اشیا باہم مندمج ہین پس ہر شئے جمیع اشیا
ہے اور یہ حکما کہ اصحاب بروز اور کمون ہین قائل استحالہ کے نہین ہین نہ صورت مین و نہ کیفیت مین اور نہ یہ قائل
کون بعد العدم کے ہین اور نہ عدم بعد الکون کے دلیل انکی یہ ہے کہ مثلاً ہوا پانی ہوجاتی ہے جیسا کہ بیچ صورت شبنم کے
اور پانی ہوا ہوجاتا ہے جیسا کہ جامۂ تر ہوا مین رکھتے ہین اور ہوا اوسمین متخلل ہوجاتی ہے اور آب متخلل اوسمین ہوا
ہوجاتا ہے اور آب ہوا کے ساتھ متبدل ہوجاتا ہے اور پانی پتھر اور نمک ہوجاتا ہے وعلی ہذا القیاس اور یہ انقلاب
بروز طبیعت کا ہے کہ اوسمین کامنہ ہے نہ استحالہ وغیرہ دلائل انکے کتب حکمت مین مذکور ہین ابو علی سینا نے انکے دلائل کو
رد کیا ہے پھر امام فخر الدین رازی نے ابو علی کی حجتونکو دفع کیا ہے پھر محقق طوسی بجواب امام فخر الدین رازی کے
کے درپے ہوئے پھر طوسی کے جواب پر لوگون نے اعتراض کیا اگر انکار منکرین مسئلۂ اندراج کا بدیہی ہوتا طائفۂ
حکما قائل اندراج کے نہوتے اور تردید کلام کی جانبین سے وقوع مین نہ آتی پس بداہۃ عدم اندراج کی باطل
ہوئی وَاَمَّا عِنْدَ الصُّوْفِيَّةِ حَقِيْقَةُ كُلِّ شَيْءٍ هِيَ الْحَقِيْقَةُ الْحَقَّانِيَّةُ مَعَ اِعْتِبَارٍ مِّنَ الْاِعْتِبَارَاتِ
اللَّازِمَةِ لِلذَّاتِ الْمُقْتَضِيَةِ لِلْاَحْكَامِ وَالْاٰثَارِ پس بقول صوفیۂ کرام کے سرایت حقیقت مقدسکی تمامی
حقائق مین لازم آئی اور فرق درمیان اصحاب بروز و کمون اور حضرات صوفیہ کے یہ ہے کہ اصحاب بروز و کمون اندراج
کو اجسام کے ساتھ تخصیص کرتے ہین اور حضرات صوفیہ تمامی حقائق کے ساتھ تعمیم کرتے ہین اور اصحاب بروز و کمون
کے نزدیک کثرت حقائق کی حقیقی ہے باوجود اسکے اندراج کو جائز رکھتے ہین اور حضرات صوفیہ کے نزدیک کثرت حقائق
کی غیر حقیقی ہے پس مذہب صوفیۂ صافیہ رضوان اللہ تعالی علیہم کا قریب العقل والفہم ہے اکثار رضوان مراقبہ
مسئلۂ بروز اور تمثل کے بیان مین بعض نا واقفی سے اسکو بھی تناسخ کہتے ہین واضح ہو کہ بروز عبارت ہے تعلق اور
تمثل روحی سے بجای دیگر باوجود قیام اور ثبوت تعلق اپنے کے ساتھ جاے اول کے بغیر کسی تغیر اور نقصان کے
حالت اصلی اپنے مین یا ظہور اور تمثل ایک شئے کا کسی رحم مین باوجود قیام خود بجاے اصلی اپنے کے اور کوئی خلل
اور نقصان بارز مین نہو اور تناسخ عبارت ہے تعلق روحی سے بجاے دیگر اس عالم مین اور جاے اول سے
تعلق چھوڑ دیوے تمامی اہل اسلام اور نصاری اور اکثر ہنود منکر تناسخ کے ہین نہ بروز اور تمثل کے پس تعلق

اور عمرو وغیرہ کا ہے عین ضاحک کا بھی ہوگا اور اسی معنی مین ہر مطلق اور مظہر اور شان اوسکی عین یکدیگر کا ہوگا اور ہر عدد کہ واحد سے مرکب ہے عین واحد کا اور سطح کہ جسم سے منتزع ہے عین جسم کا ہوگا اور کبھی ایک جگہ معنی عینیت کے لیتے ہین اور دوسری جگہ معنی غیریت کے جیسے کہ صفات ذاتیہ حق تعالی کے مثل وجوب اور حیات اور علم وغیرہ کے ہین نہ عین ذات ہین بمعنی اول کے اور نہ غیر ذات ہین بمعنی ثانی اور ثالث عینیت کے گو مبدا اون صفات کا نفس ذات حق تعالی کی ہو پس اس تقدیر مین ثبوت غیریت سے از روے ایک معنی کے نفی عینیت ساتھ جمیع معنونکے نہین لازم آتی ہے واضح ہو کہ حق تعالی کی ذات مین عینیت حقیقی لغوی اور عینیت حقیقی اصطلاحی دونون از روے تحقق اور وجود کے ثابت ہین اسلیے کہ عینیت لغوی وہ ہے کہ دو چیز بایکدیگر ایک ہو وین جیسا کہ دریا اور موج تموج اور حباب آب اور گل اور بو آفتاب اور ضیاء تخم اور درخت شکر اور مٹھائی اس قسم کی عینیت ذات اور صفات عبد اور رب مین جائز ہے اور عینیت اصطلاحی جیسا کہ شخص اور عکس ہین اور واسطے یافت شخص اور عکس کے آئینہ درکار ہے پس اس قسم کی عینیت بھی ذات اور صفات حق تعالی مین روا ہے اسلیے کہ عالم شخص ہے اور معلوم عکس اور علم آئینہ یعنے وجود اور احدیت اور ذات کو شخص کمالات اور صفات اور واحدیت اور صور اعیان کو عکس برزخ کبری اور حقیقت محمدی اور علم کو آئینہ کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لفظ حقیقت کو کبھی مقابلے مین مجاز کے لاتے ہین یعنی باطن کو بمقابلے ظاہر کے جیسا کہ اجسام مجاز ہے حقیقت اوسکی عالم مثال ہے اور عالم مثال مجاز ہے حقیقت اوسکی عالم ارواح ہے اور عالم ارواح مجاز ہے حقیقت اوسکی اعیان ثابتہ ہے اور اعیان ثابتہ مجاز ہے حقیقت اوسکی علم حق ہے اور علم حق مجاز ہے حقیقت اوسکی ذات حق تعالی کی ہے اور کبھی مقابلے مین اعتبار کے استعمال کرتے ہین یعنے ذات حق تعالی کی حقیقت تمام عالم کی ہے اور حقیقت ہر ایک افراد عالم کی اوس ایک ذات سے اعتبار کی گئی اور ذات حق تعالی کی حقیقت الحقائق ہے اور کبھی نفس الامر اور واقع مین بھی لفظ حقیقت کو بولتے ہین کہ وہ محل صور علمیہ اور اعیان ثابتہ کا ہے پس باعتبار اسما نسبت عینیت کے کہ مذکور ہوئی وحدۃ الوجود اور ہمہ اوست کہتے ہین غیریت لغت مین بیگانگی اور بیگانہ ہونیکو کہتے ہین اور انکی اصطلاح مین غیریت آٹھ قسم پر ہوتی ہے اضافی مجازی اعتباری نسبی رسمی خیالی حقیقی اصطلاحی حقیقی لغوی پس سواے غیریت حقیقی لغوی کے باقی سات قسم غیریت کی عینیت لغوی اور اصطلاحی کے ساتھ جمع ہوتی ہین بلکہ نفس الامر مین غیریت حقیقی لغوی بھی ساتھ اون دونون کے جمع ہوتے ہین تفصیل اوسکی یہ ہے کہ اول غیریت اضافی کہ وہ عبارت ہے وجود اضافی سے کہ صفات باری تعالی اور ممکنات ہین انکو وجود اضافی اسواسطے کہتے ہین کہ انکو وجود مستقل بنفسہ نہین وجود انکا وجود حقیقی سے ہے یعنی باوجود مغائرت درمیان عبد کے کہ وجود اضافی رکھتا ہے اور درمیان رب کے کہ وجود حقیقی رکھتا ہے دونون ایک ہین جیسا کہ باوجود مغائرت کے درمیان موج اور دریا حباب اور موج تخم اور شجر گل اور بو آفتاب اور ضیا و شخص اور عکس سیاہی اور حروف مفردہ اور مرکبہ لفظ اور معنی کی عینیت ثابت ہے اسلیے کہ درحقیقت سواے ایک وجود کے دوسری کوئی شے موجود نہین اشیاے موجودہ کو فقط غیریت اضافی ہے ورنہ حقیقت مین ایک وجود ہے پس اضافت اور نسبت درمیان عبد اور رب کے حقیقی ہے اسکو بعض عرفا اضافت اور نسبت عینیت بھی کہتے ہین اور یہ حقیقت ہے اسمین مجاز کا کچھ دخل نہین جیسا کہ درمیان حروف اور سیاہی وغیرہ کے مذکور ہوئی اسلیے کہ مطلق مقید ہوجانے سے درمیان مین فقط ایک نسبت پیدا ہوئی جیسا کہ درمیان طین اور اوانی کے دوسری غیریت مجازی وہ یہ ہے کہ حق تعالی نے اپنے علم مین صفات اور کمالات اور ممکنات کو مجاز اپنا جان لیا ہے یعنی قابل ظہور اسی سبب سے انکو غیریت مجازی کہتے ہین تیسری غیریت اعتباری وہ یہ ہے کہ حق تعالی نے حقائق ممکنات

عین ذات باری تعالیٰ ہے اور دوسری وجہ سے غیر ذات باری فَالْخَلْقُ خَلْقٌ وَالْحَقُّ حَقٌّ وَالْحَقَائِقُ لَا تَتَبَدَّلُ الْكِبْرِيَاءُ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ يَرْجِعُ إِلَيْهِ قَالَ تَعَالٰى وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ پس باعتبار اس نسبت غیریت کے کہ مذکور ہوئی وحدۃ الشہود اور ہمہ از وست اور ہمہ بدوست کہتے ہیں پس صوفی جبتک کہ اس مسئلے کو نہ سمجھیگا کامل نہوگا اور اتحادی ہوگا اسلیے کہ احکام شریعت غرا کے انھین اقسام غیریت مذکورہ پر مترتب ہین پس کافر اور مومن اور فاسق اور مطیع اور ملحد اور عارف وغیرہ صور مقیدہ ہین اور ارسال رسل اور انزال کتب اور اوامر اور نواہی اور تحلیل اور تحریم اور خلق بہشت و دوزخ واسطے اونکے اور خطاب اور عتاب اور سزا اور جزا اور اہانت اور اکرام اور ایلام اور انعام اور اجرائے وعد اور وعید واسطے اون مقیدات اور متعینات مذکورہ کے ہین پس اسی مسئلہ عینیت وغیریت سے نسبت معیت اور ربط عینیت کی مابین عالم اور حق تعالیٰ کے واقع ہے بخوبی ثابت ہوتی ہے چنانچہ یہ فصل آدمی کی بحث حکمت الٓہیہ سے واضح ہے کہ مابین امور کلیہ ذہنیہ کہ خارج مین وجود نہین رکھتے ہین مثل علم وحیات وغیرہ کے اور مابین موجودات خارجیہ کے مثل زید وعمرو وبکر وغیرہ کے ایسی ایک نسبت لازم وملزوم کی واقع ہے کہ کبھی ایک دوسرے سے منفک نہین ہوتی ہے بلکہ ایک عین دوسرے کا ہے اسلیے کہ جملہ عالم جواہر ہون خواہ اعراض وجود باری تعالیٰ مین اعراض مجتمعہ ہین پس جبکہ باوجود عدم جامعیت کے ارتباط اور عینیت مابین امور ذہنیہ اور خارجیہ کے حاصل ہے پس باوجود جامعیت کے ارتباط اور عینیت درمیان دو موجود خارجی کے کہ عبارت عالم اور وجود حق تعالیٰ سے ہے بطریق اولیٰ حاصل ہوگی اور ایسا ہی اس ارتباط اور عینیت کو کہ درمیان افراد انسان کے واقع ہے معقولی بھی ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بوجہ تشخصات اور تقیدات کے اگرچہ انہین مباحث ہے لیکن بحسب ماہیت واطلاقیت کے عین یکدیگر ہے وَقِيلَ تَحْدِيدًا أَفْرَادُ كُلِّ أَجْنَاسٍ عَالِيَةٍ كَمَا تَنْتُ آوَ سَافِلَةٍ لیکن یہ لوگ اپنی کوتہ نظری سے فقط طبعیات مین رہگئے ہین کیونکہ اور علماے ظاہر اس ارتباط اور عینیت کو کہ درمیان عالم اور حق تعالیٰ کے واقع ہے نہین تسلیم کرتے ہین اور اون آیات اور احادیث کو کہ اس ارتباط اور عینیت پر دلالت کرتے ہین اپنی رائے سے تاویل کرتے ہین خلاصہ اس مسئلے کا یہ ہے کہ عینیت اور غیریت کے جملہ پانچ شق ہوتے شق اول ان دونون کا لغوی ہونا یعنی اجتماع ضدین کا ہونا شق دوم ان دونون کا وہمی محض ہونا کہ عندیہ سوفسطائیہ ہے یہ دونون شق باطل ہین دور از قیاس عقل ہین اب باقی رہے تین شق یعنی عینیت محض کا ہونا کہ قائل اوسکا ملحد ہے اور غیریت صرف کا ہونا کہ قائل اوسکا مقلد اور جامع ان دونون کا موحد ہے پس شق سوم وچہارم بھی محض بے بنیاد ہین اور شق پنجم مطابق نص قرآن اور موافق وجدان اہل عرفان کے ہے **بیسوان مراقبہ** مسئلہ قضا وقدر کے بیان مین قضا لغت مین حکم اور حکم کرنے کو کہتے ہین اور قدر بفتح قاف اور سکون دال لغت مین اندازہ اور اندازہ کرنے کو بولتے ہین بعض علما کہتے ہین کہ قضا ایک حکم ہے حق تعالیٰ کا مخلوقات کے حق مین کہ دفعۃً واقع ہوا ہے اور قدر وہ ہے کہ جو کچھ کہ بتدریج اوقات معینہ مین موافق اوسی حکم کے عرصۂ ظہور مین واقع ہوا ہو اسواسطے قضا کو امر اور قدر کو مامور کہتے ہین اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کرام کے قضا ایک حکم کلی ہے حق تعالیٰ کا اشیا مین حسب اقتضاے اعیان ثابتہ اور استعدادات اون اعیان کے اور اوس حکم کلی کو اندازہ اور جزئی معین مخصوص کرنا زمانہ معین مخصوص مین قدر کہتے ہین اور یہ ایسا ہی کہ اوس سے ایک ذرہ کم وبیش نہین ہوتا ہے پس حق تعالیٰ نے عالم کو خصوصًا انسان کو جامع جلال وجمال کا پیدا کیا ہے اور تقدیر ہر ایک کی موافق استعداد اوسکے کہے اور ہر ایک کو حسب استعداد اوسکے ایک ایک صفت اپنی صفات مین سے بخشی اگر استعداد کسی بندے کی مائل بصفات جلال ہے اور صفات جلال سے

فانتفى في العلم واختراعه ولا يلزم أن لا تكون حادثة بالحدوث الذاتي لكنها ليست مخترعة كاختراع الصور التي عندنا إذا أردنا إظهار شيء لم يكن ليلزم تأخر الأعيان العلمية عن الحق في الوجود تأخرا زمانيا بل علمه تعالى بذاته بذاته يستلزم علم الأعيان من غير تأخر ساعة عنه تعالى في الوجود بمعنى العلم الذي لم يعلم تلك الأعيان لا بعلم آخر كما توهم من جعل علمه تعالى بالعالم عين العقل الأول فافهم وأن الجامي قدس سره في نقل النصوص إن الأعيان الثابتة وهي التي يسميها الحكماء ماهيات غير مجعولة فقال بعضهم نفي مجعوليتها إنما هي من حيث أنها صور علمية وأنها معدومة في الخارج والمجعول لا يكون إلا موجودا فلا يرد عليه أن الصور الوهمية والخيالية التي في أذهاننا بأنها مجعولة لنا ما لم توجد في الخارج فالجعل إنما يتعلق بها بالنسبة إلى الخارج وههنا بحث حاصله أن الماهية الممكنة كما أنها محتاجة إلى الفاعل في وجودها الخارجي كذلك محتاجة إليه في وجودها العلمي سواء كان ذلك الفاعل مختارا أو موجبا فالمجعولية بمعنى الاحتياج إلى الفاعل من لوازم الماهية الممكنة مطلقا فإنها أينما وجدت كانت متصفة بهذا الاحتياج إلى الفاعل سواء كان اتصافها به بينا أو غير بين وإن فسر المجعولية بأنها الاحتياج إلى الفاعل في الوجود الخارجي كان الكلام صحيحا والتقييد تكلفا فالصواب أن يقال المراد بكون الماهيات غير مجعولة أنها في حد أنفسها لا يتعلق بها جعل جاعل وتأثير مؤثر فإنك إذا لاحظت ماهية السواد مثلا ولم تلاحظ معها مفهوما ما سواها لم يعقل هناك جعل إذ لا مغايرة بين الماهية ونفسها حتى يتصور توسط جعل بينهما فيكون إحداهما تلك الأخرى وكذا لا يتصور تأثير الفاعل في الوجود بمعنى جعل الوجود وجودا بل تأثيره في الماهيات باعتبار الوجود بمعنى أنه يجعلها متصفة بالوجود لا بمعنى أنه يجعل اتصافها موجودا متحققا في الخارج فإن الصباغ مثلا إذا صبغ ثوبا فإنه لا يجعل الثوب ثوبا ولا الصبغ صبغا بل يجعل الثوب متصفا بالصبغ في الخارج وإن لم يجعل اتصافه به موجودا في الخارج فليست الماهيات في أنفسها مجعولة ولا وجوداتها أيضا في أنفسها مجعولة بل الماهية في كونها موجودة مجعولة وهذا المعنى مما لا ينبغي أن يتنازع فيه ولا منافاة بين نفي المجعولية عن الماهيات بالمعنى الذي ذكرناه أولا وبين إثباتها بما بيناه ثانيا فالقول بنفي المجعولية مطلقا وبإثباتها مطلقا كلاهما صحيح إذا حمل على ما صورناه

اور اگر کوئی کہے کہ صدور عالم کا حق تعالیٰ سے اگر بطریق ایجاب کہا جاوے تو قدم عالم اور اضطرار حق تعالیٰ کا لازم آویگا جیسا کہ فلاسفہ کہتے ہیں باوجود اسکے کہ عالم کے حدوث زمانی ہونے میں حضرات صوفیہ کرام اور علماء ظواہر کا اتفاق ہے جواب دیا جاویگا کہ حق تعالیٰ فاعل مختار ہے اور حق تعالیٰ سے عالم بالاختیار صادر ہوا ہے اگرچہ بظاہر بطریق ایجاب کے معلوم ہوتا ہے فإن قيل صدور العالم عنه تعالى إن كان بالإيجاب لا بالاختيار كان تعالى فاعلا مضطرا كالنار لأن الإرادة صفة له تعالى أزلية قائمة بذاته تعالى تقتضي تخصيص المكونات بوقتها دون وجوده في وقت دون وقت لا كما زعمت الفلاسفة من أنه تعالى موجب بالذات لا فاعل بالإرادة والاختيار إذ نظام العالم ووجوده على الوجه الأولى لا على

[illegible]

خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نسبت اُسکے واقع ہوگی اور وہ اوس سے سرتابی کریگا اور اوسکے بدلے میں جیسا کہ استعمال بعض مطعومات اور مشروبات کا مورث امراض مُوْلِمَہ اور مہلکہ ہوتا ہے معذب ہوگا اور صرف ان امور اور حالات مخصوصہ کا نام ابولہب تھا اور علم ازلی مین بلا خلق ارادی حق تعالی کے یہ تمامی امور اور حالات معینہ متحقق اور ثابت تھے پس اب شکایت اوسکی حق سبحانہ وتعالی سے وہی حکایت ہے کہ ممتنع کو ممکن کیون نہین کیا یعنی مین ابی لہب نہ ہوتا اور لا ابی لہب بھی ہوتا کہ صدق اوس معنی کا ذہن مین متصور نہین ہوسکتا ہے حاصل یہ کہ تشریع شرائع اور بعثت انبیا اور دعوت امم اور اتباع اور انحراف مکلفین اور سوال اور جواب اور تنعم اور تالم اور حساب وکتاب اخروی اور الیسا ہی دعا اور عدم دعا اور اجابت اور عدم اجابت اور رد اور عدم رد قضا کا ساتھ دعا اور صدقے کے اور طول عمر اور قصر عمر بعض اعمال سے وغیرہ اسباب اور مسببات شرعیہ اور غیبیہ مثل تمامی اسباب اور مسببات دنیویہ محسوسہ اور تخلف اور عدم تخلف باہم انکے مناسب اور معالجات سے ساتھ ہر ہر شخص کے قسم سے اوضاع مخصوصہ کے مجموعہ اونکا مثلاً طاؤس کہتے ہین جاننا چاہیے پس اوس چیز سے کہ باب تقدیر مین مذکور ہوئی گمان نکرنا چاہیے کہ طاؤس مثلاً قدرت الٰہی سے بیل نہین ہوسکتا ہے ما شاء اللہ وہ امتناع امر دیگر ہے اور یہ جواز امر دیگر اسلیے کہ طاؤس کا بیل ہوجانا بھی بتقدیر وقوع اوسکے مقتضیات مین سے اوسکے عین ثابتہ کی ہوگا واضح ہو کہ ہستی مکلفین کو اس اعتبار سے کہ وہ عین ہستی حضرت حق سبحانہ وتعالی کی ہے تفرقہ تنعم اور تالم کی گنجایش نہین اور اس اعتبار سے کہ ہستی اونکی غیر ہستی حضرت حق سبحانہ وتعالی کی ہے ارادہ اور قدرت اور اختیار اونکا غیر ارادہ اور قدرت اور اختیار حق سبحانہ تعالی کا ہے پس اس تقدیر مین جو کچھ کہ مکلفین سے خیر و شر سرزد ہوتا ہے اسمین کسی جبر جابر کا دخل نہین ہے اسی جگہ سے ہے کہ نسبت ظلم و بیرحمی کی حضرت حق جل وعلا سے مسلوب ہے اگرچہ احکام الٰہیہ خواہ تکوینی ہون خواہ تشریعی حضرت جامع جمیع صفات کمال سے تنزل پاتے ہین پس خلاصہ کلام مسئلہ قضا و قدر کا یہ ہے کہ ہر فریق خواہ خیر ہو یا شر واسطے مطلب اپنے کے صراط مستقیم اور راہ راست پر ہے پس حسب آیۂ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ہر دابہ راہ راست پر ہے یعنی اہل جنت براہ جنت اور اہل دوزخ براہ دوزخ راہ راست پر ہین لیکن صراط مستقیم اصحاب انعام یعنی طریق شریعت حضرات انبیا علیہم السلام خصوصاً طریق شریعت حضرت سلطان الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب کرنا چاہیے نہ راہ یہود مغضوب و نہ طریق نصاری ضالین و نہ طریق دیگر مشرکین وکفار وغیرہ پس اس سے معلوم ہوا کہ حکم حق تعالی کا دو طرح پر ہے ایک تکوینی ارادی کہ موافق اس حکم کے ہوا جو کچھ کہ ہوا اور ہوگا جو کچھ کہ ہوگا پس باعتبار اس حکم کے کوئی مخالف حق تعالی کا نہین ہے بلکہ منکرین اور کفار بھی واسطے حکم تکوینی ارادی کے لبیک گویان ہین اور دوسرا حکم تشریعی ہے کہ اسمین بیان حالات کمال نوع انسانی کا ہے اور یہ حکم مختلف ہوتا ہے کہ حق تعالی نے مع جوادیت اپنے حسب امکان انتظام عالم کے بہتوں کو چاہا ہے کہ ایمان نہ لاوین اور محکوم شرع شریف کے نہووین پس بہ سبب عدم امکان انتظام عالم اور عدم ارادہ حق تعالی کے ایمان نہین لاتے ہین اسلیے کہ اصل امر یہ ہے کہ جیسا کہ امکان انتظام عالم کا ہے مطابق اوسکے علم حق تعالی کا ساتھ اوسکے متعلق ہوتا ہے اور مطابق علم کے ارادہ اور مطابق ارادہ کے قدرت اور مطابق قدرت کے صورت عالم ہین پس ارادہ حق تعالی کا موافق امکان انتظام اور استعداد عالم کے ہے پس اعمال اور عقائد حسب لیاقت اور استعداد کے ہوتے ہین اور مطابق اعمال اور عقائد کے جزا اور سزا پس جبکہ اہل ایمان یعنی اہل جزا اس عالم مین تکالیف شرعیہ اوٹھاتے ہین اور پاک ہوگئے لائق جنت کے ہوئے اور اہل سزا اس عالم مین جبکہ تکالیف شرعیہ نہین اوٹھاتی اور ایمان نہین لاتے مستحق دوزخ کے ہوئے اور جب دوزخی دوزخ مین جاوینگے پوچھینگے کہ کیون یہ تکلیف

صغار اور کبار کسی جسم سے منتزع ہوتے ہین یہ دونون قسم مدار احکام نفس الامریہ کے ہین اور سوائے ان دونون قسم مذکورہ کے اور ایک قسم ہے محض فرضی اور صرف وہمی اختراعی بلا منشاء انتزاع کے جیسا کہ انیاب الاغوال اور شریک الباری اور اجتماع النقیضین ہین یہ مدار احکام نفس الامریہ کے نہین ہین اور یہ بھی اہل عقل کے نزدیک پوشیدہ نہین کہ جسوقت دونون پلّے ترازو کے مساوی الوزن ہون ایک اون دونون کا مائل بزیر نہوگا جیسے کہ ممکن خاص کہ دونون جانب وجود اور عدم اوسکے کے مساوی ہین ایسا ہی ہر ممکن کہ نسبت وجود اور عدم اوسکی مساوی ہے پس اس تقدیر مین وہ بغیر علت کے ہرگز موجود نہوگا پس فرقہ باطلہ اہل بخت واتفاق سے گریز کرنا چاہیے اسلیے کہ وجود ممکنات کو بلا علت اور بے سبب جانتے ہین اور کہتے ہین کہ موجود ہونا ممکنات کا اتفاقات سے ہے بلا صانع کے تعالیٰ عن ذلک اور اولیت وجود اور اولیت عدم بدون پہونچنے حد ضرورت کے متصور نہین لان الشیء ما لم یجب لم یوجد کما ہو پس احتمال اولیت کا باطل ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ عدم مطلق کہ جسکو عدم محض بھی کہتے ہین کوئی شے نہین ہے کہ علت موجدہ کسی ممکن کی ہووے پس صحبت سے اوس فرقہ شیطانیہ کے احتراز کرنا چاہیے کہ باوجود دلائل ہونے ترکیب آفتاب اور ستارونکے اجزاء لا یتجزی سے کہتے ہین کہ یہ محتاج صانع کے نہین ہین اور حرکات اور سکنات انکے اور انتظام عالم کے عادت دہر معدوم مجہول الذات سے گمان کرتے ہین حالانکہ اصل وجود وہی دہر ہے اور باقی پردۂ عدم مین حدیث قدسی مین لا تسبوا الدہر فان الدہر ہو اللہ وارد ہے اور مراد دہر سے وہ زمانہ نہین ہے جو عبارت مقدار حرکات فلکیہ سے ہے کما مرّ بلکہ اسجگہ دہر سے ذات مجہول النعت مراد ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ جب انتظام عالم کا مشہود اور معلوم ہے پس سوائے علت اور سبب کا ہونا ضرور ہے گو مجہول الذات ہو پس صحبت سے اوس فرقۂ دہریہ کے اجتناب کرنا چاہیے کہ عالم کو مجموعۂ اعراض بلا سبب سمجھتے ہین اور اعتراض کرتے ہین کہ صانع واجب اگر عالم کو پیدا کیا پس ایجاد اوسکی یا بغرض ہوگی پس محتاج ہوا اور یا بلا غرض پس لغو ہوئی اسلیے کہ شق ثالث یہان موجود ہے کہ یہ ایجاد نہ لغرض ہے و نہ لغو بلکہ واسطے فائدہ رسانی غیر ونکے ہے اگرچہ یہ غیریت بالاعتبار ہو پس احوالی امر کہ انتظام عالم کثرت کا اوپر اس ترتیب بدیع شیق کے ہے وجود صانع کا ظاہر اور اگر کوئی کہے کہ افعال ارادیہ مین کوئی غایت اور غرض کا ہونا ضرور ہے پس بنظر اسکے اگر حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کے نسبت ایجاد عالم مین کوئی غایت غرض تجویز کی جاوے استکمال بالغیر لازم آویگا ورنہ افعال اوسکے جزافی اور تخمینی ہونگے تعالیٰ اللہ عن ذلک علوًا کبیرًا جواب دیا جاویگا کہ ہر فعل ارادی کو کوئی غایت جداگانہ ہونا ضرور نہین ہے مثلاً التذاذ کہ فعل ارادی نفس کا ہے اور وجود و نفس مقصود بنفسہ واقع ہوا ہے اور مثلاً جسکو جود صادق کا ملکہ فطری حاصل ہے اوسکے عطا اور بخشش سے کوئی غرض اور غایت متعلق نہین ہوتی ہے ورنہ وہ جود جود نہوگا کما ثبت فی الحکمۃ العملیۃ اور اس قسم کے افعال کو جزافی کہنا بالاتفاق باطل ہے اسی طرح تعلق ارادۂ ازلیت حق تعالیٰ کا از روے جود ذاتی کے ہے اور ظاہر ہے کہ جو فعل ارادی ہے ورنہ لائق حمد کے ہوتا پھر اگر کوئی کہے کہ نفس التذاذ کہ جسکو حاصل بالمصدر کہتے ہین فعل طبعی نفس کا ہے اسواسطے وہ کسی غایت کو نہین چاہتا ہے اور ایسا ہی ملکہ جود صادق کا بمنزلہ فعل طبعی کے ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکو کوئی غرض درکار نہین جواب دیا جاویگا کہ ظہور حب ازلی کا تطورات ارادیہ کے ساتھہ درحقیقت جود ذاتی ارادۂ ازلیہ حضرت مبدا کا ہے اور نفس ظہور و تعلق اور تنوع اوسکا بمنزلہ فعل طبعی اوس ارادی کے ہے کہ بطریق وجوب کے واقع ہے اور تخلف اوس سے ممتنع ہے کما قال تعالیٰ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اور ازلی ہونا صفت ارادے کا عقلاً منافی اسبابکا نہین ہے کہ تجدد اضافات اوسکا

نقل النصوص من علم أن ثبوت الكمال الحق سبحانه من وجهين أحدهما كماله من حيث الذات
وهو عبارة عن ثبوت وجوده بها منها لا من غيرها فهي غنية في وجودها وبقائها ودوامها
عما سواها والكمال الثاني وهو كمال التفصيل الحق تعالى من حيث اسمائه الحسنى وذلك
إنما يكون لظهور النسب المرتبة وآحكام الاسمائية وتعدد أحكامها في عوالمها ومظاهرها
وكان الحق الواجب في كماله الذاتي وغنائه الأحدي يرى ذاته في ذاته رؤية ذاتية
غيبية بعلمه على ذاته ولا متميزة عنها ويرى أسمائه وصفاته أنها نسبا ذاتية لها وشئونا
غيبية مستهلكة الأحكام تحت قهر الأحدية غير ظاهرة الآثار ومتميزة الأعيان بعضها
عن بعض لكنه شاء أن يظهرها من حيث كمالها الاسمائي ويراها في مظاهرها متميزة الأعيان
والآثار فأوجد من حيث اسم الله تعالى وبسط رداء الوجود على الممكنات المعلومة في الخلاء
المتوهم فصار مظهرا تفصيليا لحقائق الأسماء وتجلى فيها بصفات الاعتلاء لكنه كان
بدون وجود آدم جسدا مسوى وهذا جامع لا روح فيه پس ذات من حیث ہی ہی ہستی
محض ہے اور اسی ہستی کو بغیر اعتبار تعین اور لاتعین کے اصطلاح مین لابشرط شے اور احدیۃ ذاتیہ اور احدیۃ مطلقہ
اور احدیۃ صرفہ اور لاتعین اور عالم لاہوت اور ازل الآزال اور عین الکافور اور ذات بحت اور ذات صرف
بلا اعتبار اور ذات مطلقہ اور ذات احدیۃ اور ذات بلا تعدد اور ذات ہویۃ اور ذات ساذج اور ہو ہو اور
وجود بحت اور مطلق وجود اور عدم العدم اور بطون البطون اور خفاء الخفا اور قدم القدم اور اول لا نہایت
اور آخر لا بدایت اور غیب ہویۃ اور غیب الغیب اور غیب المصون اور عالم یاہوت اور گنج مخفی اور تجلی ہو کہتے ہین
اس تجلی ہو کو نور ذاتی اور مقام حیرت بھی کہتے ہین اور نور ذاتی کو نور سیاہ کے ساتھ تعبیر کرتے ہین پس اس مرتبے
مین فقط یافت ذات کی ہے بلا اعتبار اجمال اور تفصیل صفات کے اور اس مرتبے مین کنہ ذات حق تعالی کی کسی
مخلوق کو مفہوم اور معلوم اور مدرک نہوئی اور نہوگی اسلیے کہ فہم اور علم اور ادراک ہر عالم کا بنظر ذات اوسکی کے محدود
اور متناہی ہے اور ذات حق تعالی کی تعین اور تناہی سے منزہ پس احاطہ کرنا غیر محدود اور غیر متناہی کو محدود اور
متناہی سے بدیہی الاستحالہ ہے کما قال تعالی ولا یحیطون به علما وایضا قال تعالی ویحذرکم الله
نفسه اسی واسطے اعرف المعارف سلطان الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نسبت اس مقام کے
فرمایا ما عرفناك حق معرفتك لیکن معرفت درجات اور مراتب تفصیلی اور تنوعات ظہور اوسکے متعلق ساتھ
انبیا اور اولیا کے ہین **دوسرا مراقبہ** مرتبہ وحدۃ کے بیان مین اور وہ یہ ہے کہ حق تعالی نے حسب تقاضا حبی ذاتی
کے کما قال کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق وتعرفت الیهم فعرفونی خود بخود
اپنے مین آپ تجلی کی اور مرتبہ احدیۃ ذاتیہ سے مرتبہ وحدۃ مین تنزل فرمایا یعنے ذات نے اپنی ذات سے ذات اپنی
کو علم مطلق اور علم اجمالی کے ساتھ مشاہدہ کیا اور اپنی ذات کو ساتھ جمیع شیونات اپنے ساتھ اسماء الہی اور اسماء کیانی
کے بطریق اجمال بدون امتیاز ایک کے دوسری سے ملاحظہ اجمالی فرمایا کہ مین ہی موجود ہون سواے میرے اور کوئی
موجود نہین اور قابلیت اور صلاحیت رکھتا ہون ظہور کی اور یہ مرتبہ ہمارے عمائیہ قابل ہے ہر مفہوم کلی وجوبی اور امکانی کا
اور اسی مرتبے کو انا مطلق کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور انانیت ہر مقید کی منسوب ہے طرف اس انا مطلق کے اور اسی انا
کرہ ہستی مطلق سے خطوط انا وجود مقیدات واقعیہ کے منتزع ہوتے ہین اور اسی مقام تفصیلی مین انا عینهم وانا

اگر ذات غیر متناہی احاطے مین علم صفاتی کے آوے تو ذات غیر متناہی نرہے گی اگرچہ یہ علم صفاتی بھی بہ نسبت تنزلات اور حوادثات کے غیر متناہی ہے مگر بہ نسبت ذات بحت کے نہین پس معلوم ہوا کہ اس مرتبے مین علم بھی عین ذات ہے نہ صفت اوسکی اور اسی طرح سے نور کہ ذات غیر متناہی بذاتہ اپنے مین آپ روشن ہے نہ اوس نور سے کہ صفت ذات کی ہے امور نسبی ہین پس اس مرتبے مین نور بھی عین ذات ہے نہ صفت ذات کی اور اسی طرح سے شہود کہ ذات غیر متناہی اپنے مین آپ مشہود ہے نہ اوس شہود سے کہ صفت ذات کی ہے امور نسبی ہین پس اس مرتبے مین شہود بھی عین ذات ہے پس درمیان ان چارون اعتبارات اور ذات بحت کی بجز اعتبارات اجمالی کے غیریت کا لحاظ بالکل نہوا اسلیے کہ اس مرتبے مین ذات خود عالم اور خود معلوم اور خود علم اور خود منور اور خود نور اور خود شاہد اور خود مشہود اور خود شہود ہے پس ان چارون اعتبارات مین تمام صفات و اسمائے الٰہی اور اسمائے کیانی مندرج ہین بطریق اجمال اور یہ مرتبہ وحدت قابل محض اور مجمل صرف ہوا اور اجمال کو تفصیل ضرور اور تفصیل بدون کثرت صفات و اسما کے محال ہے اسی واسطے پھر ذات نے حسب آیۃ الم تر الی ربک کیف مد الظل کے اپنی مین آپ تجلی کی اور تعین ثانی مین تنزل فرمایا پس یہ تعین جامع جمیع صفات کا اور تفصیل اعتبارات تعین اول کی ہے پس اس مرتبے مین تفصیل اسمائے الٰہی اور اسمائے کیانی کی ہوئی اور یہ صور علمیات اور تعینات علمی ہین اور ان تعینات علمی کو اصطلاح مین اعیان ثابتہ کہتے ہین یہ اعیان دو قسم پر ہین ممکنات اور ممتنعات ممکنات وہ ہین کہ موجود ہونا اونکا خارج مین ممکن ہو یہ تو ظاہر ہے اور ممتنعات بھی دو قسم پر ہین ایک اون دونون کا بلا منشاء انتزاع کے ہے اور یہ محض فرض عقل پر موقوف ہین جیسا کہ انیاب الاغوال اور شریک باری اور اجماع نقیضین یہ عدم محض ہین نفس الامر مین انکا وجود نہین دوسرا قسم ممتنعات کا فرض عقل پر موقوف نہین بلکہ نفس الامر مین ثابت ہین اور علم باری مین موجود اور یہ واسطے ذات حق تعالیٰ کی لازم ہین اسلیے کہ یہ صورتین اسمائے غیبیہ کی ہین اور مختص ہین باطن کے ساتھ اور ضد ہین اسم ظاہر کی اور طالب ہین واسطے باطن کے اور ممتنع ہے موجود ہونا انکا خارج مین ان اسما کو سوائے حق تعالیٰ کے دیا انبیا اور اولیائے کاملین کے اور کوئی نہین جان سکتا ہے اسی کے طرف اشارہ کیا نبی علیہ السلام نے اور فرمایا آپنے دعا مین کہ استأثرت بہ فی علم الغیب پس اس مرتبہ واحدیۃ کو اصطلاح مین بشرط شے اور واحدیۃ اور تعین ثانی اور تجلی ثانی اور فلک الحیوٰۃ اور حضرت الربوبیۃ اور حضرت الجمع اور منشاء الکثرت اور معدن الکثرت اور احدیۃ الکثرت اور قابلیۃ ظہور اور مرتبہ ثانی اور منتہی المعرفۃ اور منبع الجود اور منشاء السوی اور حضرت الالوہیۃ اور منتہی العابدین اور حضرت الارتسام اور برزخ ثانی اور کون جامع اور آدم ثانی اور ظہور ثانی اور ظل ثانی اور ظل ممدود اور نفس رحمانی اور تجلی رحمانی اور عما اور وجود مضاف اور مسجد ثانی اور نشاء ثانی اور عالم باطن اور عالم معانی اور مجمع الارواح اور ندا ثانی اور عالم اسما اور عالم وجود اور مقام ارواح اور معاد ارواح اور پرتو وحدۃ اور ظل وحدۃ اور مبین الصفات اور کنز الارواح اور معدن الارواح اور عین الیقین اور باطن ملک اور عالم جبروت اور حقیقت انسانی کہتے ہین اس مرتبے مین یافت ذات کی تفصیل صفات کے ساتھ ہے اور یہ مرتبہ مسمّی برحیم ہے ماخوذ رحم سے کہ دوسرے پر رحم کرتے ہین ظہور اور اثر اسکا حضرت آدم صفی اللہ ہین اور اس مرتبے کو مرات حضرتین اور قابل وصفین بھی کہتے ہین اور مراد حضرتین اور وصفین سے حضرت وجوب اور حضرت امکان ہے اور حضرت وجوب اسمائے الٰہی کلی اور ارباب کو کہتے ہین کہ صفت لازمی انکی وجوب اور فعل ہے اور یہ اٹھائیس ہین اس تفصیل کے ساتھ البدیع الباعث الباطن الآخر الظاہر الحکیم المحیط الشکور الغنی المقتدر الرب العلیم القاہر النور المصور المحصی المبین

(بطین) (ثریا) (دبران) (ھقعہ) (ھنعہ) (ذراع) (نثرۃ) (طرفۃ) (جبھۃ) (الاسد)
(خراتان) (صرفۃ) (عوّا سماک) (اعزال) (غفر) (زبانا) (اکلیل) (قلب) (شولۃ)
(نعائم) (بلدۃ) (سعد ذابح) (سعد بلع) (سعد السعود) (سعد الاخبیۃ)
(المقدم) (المؤخر) (رشا) تعلیق اور ترتیب منازل قمری کی اسماے کیانی کے ساتھ باعتبار ترتیب وجود
اور ظہور اونکے ہے باطن سے طرف خارج کے اور ان اٹھائیس منازل کو منازل قمری اسواسطے کہتے ہین کہ حرکت
قمر کی دوسرے ستارونکی حرکت سے سریع تر ہے اسلیے کہ قمر اٹھائیس روز مین دورے کو پورا کرتا ہے پس اسی اعتبار
اٹھائیس منزل فلک البروج مین تعیین کرتے ہین کما قال تعالی وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ اور ان منازل
کو بارہ برج مین تقسیم کرتے ہین پس ہر ہر برج مین دو منزل صحیح اور ایک ثلث منزل کسر واقع ہوئی اور ظہور مقادیر
ازمان اور کاروبار اوردا د وستد مردمان اور تمام حادثات دوران دنیا مین بذریعۂ قمر اور فلک قمر کے ظہور مین
آتے ہین اور شرطین وغیرہ کہ اسماے منازل قمری ہین ستارونکے نام سے ہین کہ ہر ہر منزل مین وہی ستارہ
واقع ہوا ہے اور ان منازل کو ہندی مین نچھتر کہتے ہین واضح ہو کہ یہ تمام اسماے کیانی کہ مذکور ہوئے مقتضیات
اور مربوبات اسماے الٰہی کے ہین مرتبۂ ربوبیۃ مین کہ انکو اعیان ثابتہ اور ظاہر علم بھی کہتے ہین پس اسماے الٰہی
رب اور موجد اور مُظہِر اور اسماے کیانی مربوب اور مَظہَر ہین اسم بدیع مثلاً رب اور موجد اور مُظہِر ہے عقل کل
اور حرف ہمزہ اور ملک ہمزہ اور شرطین کا اور یہ سب مربوب اور مَظہَر اوسکے ہین و قس علیہ البواقی
بحسب الترتیب المذکور پس مربوب کلی رب کلی سے اور مربوب جزئی رب جزئی سے صادر ہے اور یہ تخصیص باعتبار
غلبے کے ہے ورنہ ہر اسم الٰہی ہر اسم کونی مین موثر ہے پس تمام موجودات حاصل ہوئے حرکت نفس رحمانی سو مثل
حصول حروف ملفوظہ کی حسب ترتیب مخارج انکے پس تمام اسماے کیانی کلی کو مبدء اور تمام اسماے الٰہی کلی کو معاد
کہتے ہین اسلیے کہ ابتداے عروج سالک کی اسماے کیانی سے ہے اور معاد اوسکا اسماے الٰہی تک ہے اور اس عروج مین
باعتبار سلوک کے چار منزلین ملحوظ ہین ناسوت ملکوت جبروت لاہوت ناسوت کو فنا کرنیسے ملکوت مین یعنی مثال مین
اور مثال کو فنا کرنیسے جبروت مین یعنے روح مین عروج کرتے ہین اور روح کو فنا کرنے سے اعیان مین یعنی لاہوت مین
عروج کرتے ہین اعیان کو لاہوت اسواسطے کہتے ہین کہ احدیۃ اور وحدۃ اور واحدیۃ ایک ہی مرتبہ ہے کہ یہ تینون مراتب
ذاتی اور تنزیہی اور داخلی ہین سالک کے حق مین منزل ناسوت وہ ہے کہ سالک غیر حق کو فراموش کرے اور منزل
ملکوت وہ ہے کہ سالک یاد حق مین ہمیشہ قائم رہے اور منزل جبروت وہ ہے کہ سالک اپنی خودی کو فراموش
کرے اور منزل لاہوت وہ ہے کہ نظر سالک کی ہمیشہ ذات حق پر رہے جاننا چاہیے کہ اسماے کیانی مین سے
عقل کل اور نفس کل اور طبیعت کل اور جوہر ہباء اور جسم کل اور شکل کل غیر مجسم ہین اور باقی مجسم اور ماتحت
ہر ایک کے جزئیات بے شمار ہین پس عقل کل عقول باقیۂ تحتانیہ کو اور نفس کل نفوس باقیۂ تحتانیہ کو اور طبیعت کل طبائع باقیۂ تحتانیہ کو
اور جوہر ہباء یعنے مادۃ المواد مادّہاے باقیۂ تحتانیہ کو اور جسم کل اجسام باقیۂ تحتانیہ کو اور شکل کل اشکال
باقیۂ تحتانیہ کو محیط اور حاصر ہین اور اسی طرح ہر کلی جزئیات ماتحت اپنے کو حسب ترتیب سلسلۂ کائنات کے محیط اور
حاصر ہے پس کوئی کون خواہ کلی ہو یا جزئی اون اکوان مذکورہ سے خارج نہین حتی کہ میزان اور صراط اور جنت اور
دوزخ اور دیگر جزئیات بھی ان اکوان کلیہ مین داخل ہین افلاک مع کوکب سیارہ و غیر سیارہ کو آباے علوی اور
عناصر کو امہات سفلی اور حوادثات اور کائنات کو اولاد کہتے ہین اسیواسطے افلاک مع کواکب کے عناصر پر مشتمل

مخلوق اور حادث پس آسی نفس رحمانی کو باعتبار ثبوت اعیان اور استعداد اونکے کے فیض اقدس اور تجلی ذاتی حبی کہتے ہین کہ اوس سے ظہور اسماے مشروطی کا ہے اور آسی نفس رحمانی کو باعتبار ظہور خارجی کے فیض مقدس اور تجلی اسمائی اور صفاتی کہتے ہین کہ اوس سے ظہور اسماے کیانی کا ہے خارج مین اور باعتبار قابلیات محض بدون تفصیل کے وحدۃ کہتے ہین اور باعتبار سلب قابلیات کے احدیۃ کہتے ہین کہ تعلق ساتھ ازلیۃ اور اولیۃ کے رکھتا ہے اور باعتبار ثبوت قابلیات اور تفصیل اونکے کے واحدیۃ کہتے ہین کہ تعلق ساتھ ابدیۃ اور آخریۃ کے رکھتا ہے پس اسی سے اسم اول اور آخر اور ظاہر اور باطن متعین ہوئے وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ يُلَاحَظُ الْاَوَّلِيَّةُ وَالْاٰخِرِيَّةُ وَالظُّهُوْرُ وَالْبُطُوْنُ فِيْ جَمِيْعِ الْمَرَاتِبِ التَّحْتَانِيَّةِ پس ہرچند کہ تضاعف نسبت اور اسما بیشتر ظہور ذات کا بیشتر بلکہ ضعف ذات کا بیشتر یعنے کاملین کے نزدیک بسبب تضاعف نسبت اور اسماکے ظہور زیادہ ہے اور ناقصین کے نزدیک خفا زیادہ پس خفا ذات کا باعتبار اطلاق کے ہے اور ظہور اوسکا باعتبار مظاہر اور متعینات کے پس جیسا کہ نام ذات کا بحسب اعتبارات اور صفات اور اسماکے ہر ہر مرتبہ داخلی مین جدا جدا ہے ویسا ہی عقل کل کا بھی کہ مخلوق اول ہے ہر ہر مرتبہ خارجی مین نام جدا جدا ہے بلکہ ابتدا سے عالم امر سے آخر عالم ناسوت تک کہ انسان ہے ظہور عقل کل کا ہے پس حاصل یہ کہ ان ساتون صفات کے مرتبہ جامع کا نام الوہیۃ ہے اور ساتون صفات کو امہات صفات اور ائمہ صفات کہتے ہین اور یہ امہات صفات غیر مشروطی ہین محتاج بظہور مخلوق کے نہین ہین بلکہ بسبب کمال ذاتی اپنے کے متعلق بغنا مطلق کے ہین اور ان اسما کو دیگر اسما پر تقدم ذاتی ہے اور اسماے مشروطی محتاج ہین واسطے کمال جلا اور استجلا اپنے کے طرف ظہور مخلوق کے جیسا کہ خالق اور رازق وغیرہ اسما ہین آئن تعینات کے ظاہر ہونے کو جلا کہتے ہین اور مشاہدہ فرمانا حق تعالی کا اپنے تئین مراتب تعینات مین استجلا کہتے ہین اس مرتبہ الوہیۃ اور مرتبہ احدیۃ ذاتیہ پر اسم حق اور اسم اعظم اللہ کو اطلاق کرتے ہین اور اسم رب کو اوس مقام مین استعمال کرتے ہین کہ جہان صفات الٰہی مشروطی پائے جاوین خواہ وہ کلی ہون یا جزئی پس الوہیۃ کہ نام اوس مرتبے کا اللہ ہے بسبب جامع ہونے ان ساتون امہات صفات کے جامع جمیع صفات الٰہی اور کیانی کی ہوئی قَالَ الْقَيْصَرِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِيْ مُقَدِّمَتِهٖ لِلْفُصُوْصِ مَرْتَبَةُ الْاُلُوْهِيَّةِ هِيَ الْمَنْعُوْتَةُ بِلِسَانِ الشَّرْعِ بِالْعَمَاءِ وَهُوَ اَوَّلُ كَثْرَةٍ وَقَعَتْ فِي الْوُجُوْدِ وَبَرْزَخٌ بَيْنَ الْحَضَرَاتِ الْاَحَدِيَّةِ الذَّاتِيَّةِ وَبَيْنَ مَظَاهِرِهَا الْخَلْقِيَّةِ لِاَنَّ ذَاتَهٗ تَعَالٰى اِقْتَضَتْ بِذَاتِهٖ حَسْبَ مَرَاتِبِ الْاُلُوْهِيَّةِ وَالرُّبُوْبِيَّةِ صِفَاتٍ مُتَعَدِّدَةً مُتَقَابِلَةً كَاللُّطْفِ وَالْقَهْرِ وَالرَّحْمَةِ وَالْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ وَالسَّخَطِ وَغَيْرِهَا وَيَجْمَعُهَا النُّعُوْتُ الْجَمَالِيَّةُ وَالْجَلَالِيَّةُ اِذْ كُلُّ مَا يَتَعَلَّقُ بِاللُّطْفِ هُوَ الْجَمَالُ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَهْرِ هُوَ الْجَلَالُ وَلِكُلِّ جَمَالٍ اَيْضًا جَلَالٌ كَالْهَيْمَانِ الْحَاصِلِ مِنَ الْجَمَالِ الْاِلٰهِيِّ فَاِنَّهٗ عِبَارَةٌ عَنِ انْقِهَارِ الْعَقْلِ مِنْهُ وَتَحَيُّرِهٖ فِيْهِ وَلِكُلِّ جَلَالٍ جَمَالٌ وَهُوَ اللُّطْفُ الْمَسْتُوْرُ فِي الْقَهْرِ الْاِلٰهِيِّ كَمَا قَالَ تَعَالٰى وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ وَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ سُبْحَانَ مَنِ اتَّسَعَتْ رَحْمَتُهٗ لِاَوْلِيَائِهٖ فِيْ شِدَّةِ نِقْمَتِهٖ وَاشْتَدَّتْ نِقْمَتُهٗ لِاَعْدَائِهٖ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِهٖ وَمِنْ هٰهُنَا ظَهَرَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَهٰذَا الْمُشَارُ اِلَيْهِ بَرْزَخٌ بَيْنَ كُلِّ صِفَتَيْنِ مُتَقَابِلَتَيْنِ وَالذَّاتُ مَعَ صِفَةٍ مُعَيَّنَةٍ وَاعْتِبَارِ تَجَلٍّ مِنْ تَجَلِّيَاتِهٖ تُسَمّٰى بِالْاِسْمِ فَاِنَّ الرَّحْمٰنَ ذَاتٌ لَهَا الرَّحْمَةُ وَالْقَهَّارَ ذَاتٌ لَهَا الْقَهْرُ

ظاہر وجود بحر الوجوب ہے اور ظاہر علم بحر الامکان اور وہ مقید ہے ساتھ اسماے الٰہی کے اور یہ مقید ہے ساتھ اسماے کیانی کے اور اسما واجب ہین اسلیے کہ وجود انکا ضروری ہے اور اشیا ممکن ہین اسلیے کہ وجود اور عدم وجود انکا غیر ضروری ہے انتشاء اسماکا من حیث العالمیۃ ہے اور انتشاء اشیا کا من حیث المعلومیۃ اور مفہوم ہر ایک اسم کا اسماؤن سے باہم متغائر اور مصداق ہر ایک کا واحد ہے پس حاصل یہ کہ اس دائرۂ واحدیۃ مین جہت باطن باعتبار سلب کے اور جہت ظاہر باعتبار ثبوت کے ہے جہت باطن الوہیۃ کو کہ جہت مؤثریہ ہے قوس عروجی اور اسماے الٰہی اور اسماے وجوبی اور ظاہر وجود کہتے ہین اس قوس مین ظہور وجود واحد کا بصور اسماے الٰہی کے واقع ہوا ہے اور جہت ظاہر الوہیۃ کو کہ جہت متاثریہ ہے قوس نزولی اور اسماے کیانی اور اسماے امکانی اور ظاہر علم کہتے ہین اس قوس مین ظہور علم واحد کا بصور اشیا کے واقع ہوا ہے اور اسکے قاب کو یعنے قطر کو من حیث اثبات اثنینیۃ امتیازی کے قاب قوسین اور برزخ ثانی اور برزخ صغریٰ اور من حیث انتفاے اثنینیہ مذکورہ کے حقیقت انسانی اور حقیقت سائر انبیا کہتے ہین اور اس کمال ذاتی کا فیض اقدس نام رکھتے ہین اور اس دائرۂ وجود یعنے دائرۂ واحدیۃ مین قوس عروجی کو قوس ولایۃ اور قوس نزولی کو قوس نبوت کہتے ہین اسلیے کہ ولایۃ اور قرب حق اور معرفت ذات اور صفات اور اسما اور افعال حق تعالیٰ کے متعلق ہین ساتھ سیر سفر عروجی کے اور انبا اور اخبار اور دعوت خلق کی طرف اللہ تعالیٰ کے اور ہدایۃ گمراہونکی متعلق ہے ساتھ سیر سفر نزولی کے پس یہ مراتب ذاتیہ کہ مذکور ہوئے داخل ذات اور قدیم ہین التقدم اور تاخر انمین فقط رتبی ہے نہ زمانی و نہ مکانی اور ذات درمیان اس علم اور مشاہدہ کے وجود عالم اور عالمیان سے مستغنی ہے اسلیے کہ حق تعالیٰ اپنے کمالات ذات اور صفات کو کہ تفصیلوار مذکور ہوئے اپنے مین آپ پاتا تھا اور بمقتضاے اسماے سلبی غیر مشروطی کے کہ مثل قدوس اور سلام وغیرہ اسماے سلبیہ ہین پیدا کرنے سے عالم کے غنی تھا اور ذات اور کمالات ذاتیہ اپنے تئین کہ مسمّی بالاسماء والصفات ہین ساتھ جمیع مظاہر اور شیون اونکی اپنی ذات مین بذاتہٖ بچشم عین اوّلیۃ اور باطنیۃ کے مشاہدہ فرماتا تھا اوس حالت مین کہ مندرج تھے وہ کمالات بعض اونکے بیچ بعض کے چنانچہ تھا مرتبۂ ملکوت کے بیان مین پس جبکہ اسماے مشروطی کہ ارباب ہین واسطے ظہور مربوبات اپنے کے متقاضی اور سائل ہوئی اسلیے کہ ربط ربوبیۃ ارباب کا ساتھ مربوبات اپنے کے علم ازلی الٰہی مین ثابت تھا چنانچہ اس ربط کو فیض اقدس اور اون مربوبات کو اعیان ثابتہ کہتے ہین اور یہی تمام مراتب صفات اور اعتبارات اونکے کہ مذکور ہوئے بمناسبت ذات کے قدیم کہتے ہین مثل روشنی آفتاب کے کہ آفتاب کو لازم اور اوس سے غیر منفک ہے پس چاہا حق تعالیٰ نے کہ وہی علم اجمالی اور تفصیلی کو خارج مین بھی یعنے اعیان خارجیہ حضرت آخریہ مین اور ظاہریہ مین بھی اوسی منوال سے مشاہدہ کرے تاکہ مطابق ہووے اول ساتھ آخر کے اور باطن ساتھ ظاہر کے اور بعد اوسکے رجوع کرین وہ طرف اصل اپنی کے اور یہ بجز ایجاد عالم کے خصوصًا ایجاد انسان کامل کے حاصل نہین تھا مراتب خارجیہ سے کوئی گمان نکرے کہ یہ ذات باری سے خارج ہو گئی ہین بلکہ مراد داخل اور خارج وغیرہ الفاظ سے مقصود تعین اور تشخص ذات مطلق کا ہے یعنے عالم بالقوہ سے بالفعل ہونے مین ذات حق تعالیٰ سے خارج نہوا مثلاً دریا مین مچھلی پیدا ہو جانے سے ذات دریا سے خارج نہین ہو جاتی ہے بلکہ دریا اسکو محیط ہے یہ مثال من کل الوجوہ مربوط نہین اسلیے کہ اگرچہ دریا محیط ہے لیکن بلحاظ خارج جسم مچھلی کا ہے نہ داخل جسم کا اسصورت مین بسبب جسم مچھلی کے دریا مین خلو ہو جاویگا علاوہ اسکے جبکہ مچھلی حرکت کرتی ہے تو دریا کو بھی حرکت پیدا ہوتی ہے حالانکہ ذات مطلق مین باعث ظہور اس عالم کے کوئی خلو پیدا نہین ہوا اور نہ کوئی حرکت مثلاً روشنی آفتاب مین ہزارہا پتلیاں بلوری متحرک ہون تو بسبب اس حرکت کے نور آفتاب مین کہ ان پتلیون مین ساری ہے اصلا جنبش نہوگی اسی طرح بسبب گردش افلاک کے

ل یعنے قلم اعلیٰ اور عقل اول اور روح محمدی عبارت ہے جوہر فرد سے اوسکو باعتبار خلق کے قلم اعلیٰ اور باعتبار مطلق خلق کے عقل

۵۷

کہ جامع جمیع قابلیات صورتون کا ہے جو ہر ہبا کہتے ہین کہ شیئیتہ شئے کی خارج مین عبارت اوسی سے ہے اور یہ جوہر ہبا قوت اور قابلیۃ محمدی ہے اور تمام قوی اور قابلیات عالم کی تفصیل اوسکی ہین اور یہ تفاصیل روح الروح کی کہ مذکور ہوئین بدون امتیاز ہر ایک کے تعین معلوم ہوتی ہین پس باعتبار اسکے کہ اوس روح الروح کو امتیازات حاصل ہوئین اوسکو شکل کل کہتے ہین اور شکل مقدار کو کہتے ہین اور یہ شکل کل شکل محمدی ہے اور تمام اشکال کہ مقدارات عالم کی ہین تفصیل شکل کل کی ہین اور باعتبار اسکے کہ روح الروح مفعول باری تعالی کا ہے بالقوۃ اسکو احتیاج پیدا ہوئی اور احتیاج لازم جسم کی ہے اس اعتبار سے اوس روح الروح کو جسم کل کہتے ہین اور یہ جسم کل جسم محمدی ہے کہ جسم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لطیف ہے اسی واسطے معراج آپکی بالائے عرش بر ساتھ جسم کے ہوئی ہے اور جسم مبارک آپکا ارواح مین داخل ہے اسی واسطے آپکے جسم مبارک کا سایہ نتھا کہ سایہ لازم جسم کثیف کا ہے اور تمام اجسام عالم کے سایہ اور تفصیل جسم کل کی ہین پس یہ چھ مراتب کہ مذکور ہوئے آئینے حقیقت محمدی کے ہین انکو عالم اور مراتب محمدی کہتے ہین کہ اجمال ہین اور تفصیل اس اجمال کی تمام مخلوقات ہین کہ تحت مین کرسی کے واقع ہین اور ان مخلوقات کو عالم خلق کہتے ہین اور آیہ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اور حدیث كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اسی مذکور کے طرف اشارہ ہے اور آدم علیہ السلام ظہور آئینہ حقیقت انسانی کے ہین اسی جگہ سے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے فصوص الحکم مین فرمایا ہے کہ حقیقت محمدی کو ہر ہر مرتبے مین مراتب تنزلات مین سے ظہور اور تصرف خاص ہے پس اس مقام مین مرتبۂ محمدی کو کہ سابق بروح الروح موسوم ہوا تھا دو جہت پیدا ہوئین ایک جہت ظہور دوسری جہت بطون جہت بطون اسکی عقل کل ہے کہ علم باری تعالی اور آئینہ احدیۃ ذاتیہ کا تھا اسجگہ بجائے احدیۃ روح الروح کے واقع ہوا ہے اور جہت ظاہر اوس روح الروح کی نفس کل ہے کہ مفعول علم باری تعالی اور آئینہ واحدیۃ کا تھا اسجگہ بجائے واحدیۃ روح الروح کے واقع ہوا ہے اور روح الروح بیان وحدۃ اور برزخ ان دونون جہتون کی واقع ہے پس اس وحدۃ ثالثہ مین بھی چار اعتبار پیدا ہوئے جیسا کہ وحدۃ اولی مین چار اعتبارات یعنے وجود علم نور شہود اعتبار کیے گئے تھے پس بجائے وجود کے اس مقام مین طبیعت کل بصورت جمیع موجودات کے واقع ہوئی ہے اور بجائے علم کے اسجگہ ہیولی یعنے جوہر ہبا بواطن موجودات مین ساری ہے اور بجائے نور کے یہان شکل کل اشکال موجودات مین واقع ہوئی ہے اور بجائے شہود کے اس مرتبے مین جسم کل اجسام موجودات مین اتم شہود واقع ہوئی ہے پس یہ چارون اعتبارات روح الروح کے کہ طبیعت کل اور ہیولی اور شکل کل اور جسم کل ہین بمناسبت اون چارون اعتبارات وحدۃ اولی کے نفس کل مین ثابت کیے گئے تا کہ باعث ظہور اور تفصیل روح الروح کی ہووے پس روح الروح نے بمناسبت وحدۃ اولی کے کہ خود ظہور اوسکا تھا واسطے تفصیل کے تقاضا کیا اور بمناسبت اعیان ثابتہ کے تفصیل پائی اور اس تفصیل کو عالم ملکوت اور عالم مثال کہتے ہین پھر اوس نور مفصل کو باعتبار لحوق علم مطلق کے روح انسانی کہتے ہین اور یہ روح انسانی ظہور اور تفصیل روح محمدی کی ہے اور باعتبار لحوق علم فاعل اپنے کے ملکوت اعلی اور عالم ارواح اور خیال منفصل کہتے ہین کہ یاد حق مین مستغرق ہین اور بالکل تعلق اور تصرف اجسام کے ساتھ نہین رکھتی ہین اور باعتبار لحوق مفعول علم فاعل اپنے کے ملکوت اسفل اور عالم مثال اور خیال متصل کہتے ہین کہ تعلق اور تصرف اجسام کے ساتھ رکھتے ہین حتی کہ ہر ہر نبات کے ساتھ ایک ایک فرشتہ پیدا ہو کر اوسمین متصرف ہوتا ہے کہ روح اوس نبات کی ہے چونکہ اس مقام مین ملکوت کا ذکر آیا مناسب معلوم ہوا کہ اوسکی بھی بیان بطریق جملہ معترضہ کے کچھ

اور ملائکہ ناصرات اور صافات اور زاجرات اور تالیات اور مرسلات اور عاصفات اور فارقات اور ملقیات اور نازعات اور ناشطات اور سابحات اور سابقات اور مدبرات اور مقسمات بھی انھین سے ہین تیسرے نفوس مجردہ ہین کہ واسطے تدبیر اجسام کے اجسام کے ساتھ تعلق رکھتے ہین انکو ملائکہ ملکوتیہ اور ملائکہ مدبرہ اور قلوب مجردہ اور نفوس ناطقہ کہتے ہین تدبیر اجسام نورانیہ اور ظلمانیہ طبعیہ اور عنصریہ بسیطہ اور مرکبہ انھین سے متعلق ہے انکے رئیس کو باعتبار کلیہ کے نفس کل اور باعتبار ظہور اشیا کے اوسمین تفصیلوار کتاب مبین اور باعتبار عدم تغیر اور تبدل کے جو کچھ کہ اوسمین ہے لوح محفوظ کہتے ہین اور وہ روح ملکوتیہ مین سے اون ارواح کو کہ علویات یعنے فلکیات مین متصرف ہین ملکوت اعلیٰ کہتے ہین نفس کل اور نفوس جزئیہ فلکیہ علی اختلاف طبقاتہا وصفوفہا ودرجاتہا اسی ملکوت اعلیٰ مین قیام رکھتے ہین حاملان عرش اور خازنان کرسی اور دار وغہا ے بہشت اور دوزخ اور ساکنان سدرۃ المنتہی اور مجاوران بیت المعمور اور محرکان کواکب اور سمٰوات اور دربانان اونکے کہ ساتھ اجسام علوی کے متعلق ہین انھین ملکوت اعلیٰ مین سے ہین اور جو ارواح کہ سفلیات یعنے عنصر اور عنصریات مین متصرف ہین ملکوت اسفل کہتے ہین نفوس جزئیہ عنصریہ بسیط اور مرکبہ علی اختلاف طبقاتہا وصفوفہا ودرجاتہا مقام ملکوت اسفل مین قیام رکھتے ہین ملائکہ برا اور باد اور امطار اور بحار اور جبال اور اوراق اور اشجار اور محافظ بنی آدم وغیرہ اور انکے کاتب اعمال اور معدا اور معلوم تالیات اسماء اسمااور کتاب اسمااور عزیمت خوانان اسی قسم سے ہین حاصل یہ کہ ہر چیز پر خواہ علویات مین ہو خواہ سفلیات مین سے بسائط مین سے ہو خواہ مرکبات مین سے ایک ایک فرشتہ موکل مقرر ہے جبتک کہ موجود ملکوتی نہو وجود کسی جسم کا ممکن نہین چوتھا نفوس منطبعہ ہین کہ تدبیر اجسام کی بتوسط انھین ارواح کے ہوتی ہے اور انتقاش صور جزئیہ اور متغیرہ کا انھین کے سبب سے ہے اور انکو ارواح جاریہ بھی کہتے ہین یعنے روح سیلانی آدمی کی جو خواب مین سیر کرتی ہے وہ یہی روح سیلانی ہے صورت اس روح کی مثل صورت آدمی کے ہے جسوقت وہ مضغہ خون مین پھونکی جاتی ہے اس مضغہ کو مثل اپنی صورت کے کر دیتی ہے بلکہ صورت ہر فرد عالم کی مثل صورت روح منطبعہ کے ہے روح مقیم کے سبب سے آدمی خواب مین زندہ رہتا ہے اور یہ نفوس مجردہ کے قوی ہین لسان شرع مین کتب نحو و اشارات اور اصطلاح صوفیہ مین نفوس اور حکمت فلسفیہ مین نفوس منطبعہ کہتے ہین رئیس ان نفوس کا نفس جسم کل کا ہے نفس جسم کل اور نفوس جزئیہ فلکیہ اور عنصریہ بسیط و مرکبہ علی اختلاف طبقاتہا وصفوفہا ودرجاتہا اسی مقام میں قیام رکھتے ہین اقاضہ مین قول خلیفہ اللہ ہین اور نفوس ناطقہ خلیفہ عقول کے اور نفوس منطبعہ خلیفہ نفوس ناطقہ کے ہین پانچوان ارواح سدنہ ہین انکو خدام اور قوی نفوس کے کہتے ہین جیسا کہ زمین مین تخم بوتے ہین اور اجزا سے لطیفہ آب اور ہوا اور زمین ہر طرف سے اسکو احاطہ کرتے ہین پس وہ تخم بسبب قوت مودعہ اپنے کے اون اجزا سے لطیفہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور ایک صورت خاص اور نظام معین کے ساتھ بتدریج زیادتی جسم اپنے کے اقطار ثلثہ مین تصرف کرتا ہے پس برگ اور ساق ظاہر ہوتے ہین اور رفتہ رفتہ شاخ اور اوراق اور پھول اور پھل اوسمین ظاہر ہوکر آخر الامر ضعف پیدا کرتا ہے اور متلاشی ہوجاتا ہے اسی طرح منی اور خون رحم مین والدہ کے جمع ہوتے ہین اور نفس والدہ کا تدبیر اوسکی کرتا ہے یہان تک کہ جب قلب اور کبد اور دماغ اور دیگر اعضا ظاہر ہوتے ہین اوسوقت روح ہوائی منفوخ ہوکر صورت دیگر پیدا ہوتی ہے پس قوت تنمیہ اور تغذیہ اور ہاضمہ اور ماسکہ اور جاذبہ اور مولدہ اور دافعہ وغیر ذلک یہ سب سدنہ نفوس ہین یہ پانچون قسم جو ترتیب وار مذکور ہوئے بتقسیم اور ترتیب ارواح مین فروع روح اعظم کی ہین واضح ہو کہ تمام ملائکہ کتب الٰہیہ مین لبعض اونکے اصول ہین اور بعض فروع قَالَ الْقَیْصَرِیُّ قُدِّسَ سِرُّہٗ فِیْ مُقَدَّمَۃِ شَرْحِ الْفُصُوْصِ

٥٩

فَكُلُّ مَا فِي الْوُجُودِ مِنَ الْعَقْلِ وَالنَّفْسِ وَالْقُوَى الرُّوحَانِيَّةِ وَالْجِسْمَانِيَّةِ وَغَيْرِهَا اِلَّا وَنَهَا مِمَّا يَنْتَقِشُ فِيهَا اَحْكَامُ الْمَوْجُودَاتِ اِمَّا كُلُّهَا اَوْ بَعْضُهَا سَوَاءٌ كَانَتْ مُجْمَلًا اَوْ مُفَصَّلًا وَاَقَلُّ ذٰلِكَ اِنْتِقَاشُ اَحْكَامِ عَلَيْهَا فَقَطْ اِنْتَهٰى مُلَخَّصًا وَلِهٰذَا قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ دَوَاؤُكَ فِيكَ وَمَا تَشْعُرُ + دَاؤُكَ مِنْكَ وَمَا تُبْصِرُ + وَتَزْعَمُ اَنَّكَ جِرْمٌ صَغِيرٌ + وَفِيكَ انْطَوَى الْعَالَمُ الْاَكْبَرُ + وَاَنْتَ الْكِتَابُ الْمُبِينُ الَّذِي + بِاَحْرُفِهِ يَظْهَرُ الْمُضْمَرُ + وَقَالَ الشَّيْخُ الْاَكْبَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ + اَنَا الْقُرْاٰنُ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي + وَرُوحُ الرُّوحِ لَا رُوحُ الْاَوَانِي + فُؤَادِي عِنْدَ مَشْهُودِي مُقِيمٌ + يُشَاهِدُهُ وَعِنْدَكُمْ لِسَانِي + اسی واسطے خود شناسی اور خدا شناسی کے درمیان لازم وملزوم کی نسبت واقع ہوئی ہے اسپر حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ دلالت کرتی ہے یعنی خود شناسی سے خدا شناسی حاصل ہوتی ہے اور بغیر اسکے خرط القتاد اسی واسطے حق تعالی فرماتا ہے وَفِي اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یعنی اپنی ذات مین ہستی ذات حق کو اور اپنی صفات مین صفات باری کو اور اپنے افعال مین افعال الٰہی کو ملاحظہ کرو اسلیئے کہ انسان نسخہ جامعہ اوراق عالم کا ہے اسی واسطے ارشاد ہوا اِقْرَاْ كِتَابَكَ یعنی ہر نفس کتاب اللہ ہے جو جامع ہے جمیع حروف مفردات ومرکبات کا بلکہ حروف مقطعات کا بھی اولاً چشم سر یعنے ظاہری آنکھون سے خوبی اعطائے ظاہری کی ملاحظہ کروگے تو چشم باطن یعنی عقل کی آنکھون سے قوائے باطنی کے اوصاف واطوار کو پاؤگے اور ارتباط اور معیت جسم اور روح کی دریافت کروگے اور حکمرانی روح کی جسم پر کس استقلال کے ساتھ ہے معلوم کروگے اور جب چشم باطن بنور عرفان منور ہوجاویگی تو تصرف روح الروح کا بھی جمیع ارواح واجسام پر کیونکر ہے تجھے روشن ہوجاویگا اور مثل حکمرانی روح کے جسم پر تصرف وحکومت روح الروح کی بھی جمیع مخلوق پر کیونکر ہے واضح ہوگا اور جیسا کہ روح کو نہ داخل جسم کہسکتے ہین وہ نہ خارج جسم ویسا ہی روح الروح کو نہ داخل عالم کہسکتے ہین وہ نہ خارج عالم یہ بھی تجھپر واضح ہوجاویگا اور جیسا کہ جسم مظہر روح کا ہے ویسا ہی تمامی مخلوقات مظاہر روح الروح کے ہین مگر فرق یہ کہ اگرچہ قیام صورت وہیئت اجتماعی جسم کا روح سے ہے مگر قیام مادہ جسم کا کہ عبارت اربعہ عناصر سے ہے بلکہ مادہ اجسام جمیع عالم کا روح الروح سے ہے نہ روح سے بلکہ روح کا قیام بھی روح الروح کے ہے اور اعمال جسمی کے آثار فقط روح عارض ہوتے ہین نہ روح الروح پر اور روح الروح اس سے منزہ ہے اور وجود روح الروح کا قیام بھی بذاتہ نہین بلکہ یہ ایک نور ہے ذات حق تعالی کا اور واسطہ ہے درمیان حق تعالی اور درمیان عالم کے یعنے حق تعالی روح ہے روح الروح کا اور جسم ہے اسکا اور روح جسم ہے روح الروح کا یعنے اجسام کی ارواح نفوس مجردہ ملکیہ ہین اور باعث قیام حیات اور وجود انکے اور نفوس کے ارواح عقول ہین اور عقول کی ارواح اعیان ثابتہ ہین اور اعیان ثابتہ کی ارواح اسمائے الٰہی ہین اور اسما کی روح ذات حق تعالی کی ہے درحقیقت وجود مطلق روح الروح اور قیوم رُوح عالم ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ پس ذات مقدس کی توجہ ظہور عالم کی طرف ہے اگر ایک آن بھی متوجہ باطن کی طرف ہوجاوے سارا عالم نابود ہوجاویگا پس جو کچھ کہ عالم ناسوت مین واقع ہوتا ہے کون وفساد سے حتی الحرکۃ والسکون اول فیض حق تعالی سے اسمائے الٰہی کو پہونچتا ہے کہ ارباب ہین پھر اُن سے اعیان ثابتہ کو کہ مربوبات ہین پھر بواسطہ اعیان ثابتہ کے روح اعظم کو پھر بذریعہ اوسکے تمام ارواح کو بحسب استعداد انکی کے اور وہان سے بوساطت عالم مثال کے اجسام کو پہونچتا ہے اسی جگہ سے اہل کشف کہتے ہین کہ سانس ہر ذی روح کی حرکت ذات باری تعالی سے ہے یعنی محرک اسکا ذات باری تعالی ہے اگرچہ روح واسطہ ہے اور مراد حرکت ذات باری تعالی سے تجلی ذاتی ہے اور ذات مقدس الآن

جمیع اجسام کے قالب انسانی کو پیدا کیا اور اوس نور کو بسبب لحوق علم مطلق باری تعالی کے روح الروح موسوم
ہوا تھا قالب انسانی مین پھونکا کما قال تعالی فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ اَیْ مِنْ نُّوْرِیْ
تا کہ انسان جان اور جلا عالم کی ہووے واضح ہو کہ تسویہ عبارت ہے اون افعال متواترہ سے کہ جس سے صفت
اعتدال کی حاصل ہووے چنانچہ واسطے حصول اس اعتدال کے طینت آدم چالیس دن خمیر کی گئی کما ورد
فی الحدیث القدسی خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ اٰدَمَ بِیَدَیَّ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا یعنی طینت آدم کی ثخیف سے بعد
تبدیل اطوار وحالات متواترہ اربعین صباح کے لطیف ومعتدل بنکر محل مستوی اور قابل روح کے ہوئی لیکن
واسطے اولاد آدم کے وہ محل نطفہ قرار پایا کما قال تعالی وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلَ
نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّہِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰىہُ وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ یعنی جبتک کہ مٹی ویا نطفے مین
تعدیل وتسویہ وتصفیہ بالفعل حاصل نہو وہ محل قابل ظہور روح اور قبول عکس نور وجود کا نہین ہوتا ہے
مانند اوس فتیلے کے کہ خشک محض ویا فقط تر ہو کہ بعد تعدیل مزاج وترکیب خاص کے لائق اشتعال کے ہوتا ہے
اسی طرح سے مٹی ویا نطفہ بھی بعد تبدیل اطوار وحالات متواترہ وخلقًا بعد خلق کے قابل قبول روح کی ہوتی
ہے مثلاً مٹی پانی سے امتزاج پا کر چالیس دن خمیر پائی اور قابل قبول روح کے ہوئی اسی طرح نطفہ مرد کا ساتھ
نطفہ عورت کے ممتزج ہو کر چالیس دن تک رحم مین نضج پایا تو علقہ بنا پھر وہ مضغہ بنا پھر وہ بعد تبدیل اطوار
وحالات متواترہ کے حد اعتدال وصفت تسویہ کی لیکر مستعد قبول روح کا ہوا تو اوسوقت ساتھ اوسکے روح
متعلق ہوتی ہے جیسا کہ آئینے مین بعد صیقل ہونے کے صورت شخص کی منعکس ہوتی ہے حاصل یہ کہ بعد افاضۂ نور
وجود کے قالب مستوی مین عکس نور وجود کا حادث ہوتا ہے کہ جسکو روح سے تعبیر کرتے ہین اور اوسمین تصرف کو
حیات سے تعبیر کرتے ہین اور نور وجود بقدر قابلیۃ اور استعداد کے ہر مظہر پر بغیر بخل کے برابر افاضہ کرتا ہے اور
اس فاضے کو نفخ روح سے استعارہ کیا گیا اسلیے کہ بصورت نفخ کی نکلنا ہوا کا ہے وہاں نافخ سے منفوخ فیہ کی طرف
اور یہ ذات حق تعالی مین جائز نہین لہذا نفخ روح سے مجازًا افاضہ اور تعلق تصرف روح کا مراد لیا گیا ہے پس فیض ذات
وجود حق تعالی کا مثل فیض نور شمس کے ہے اشیا پر ویا مانند فیض شخص کے آئینے مین کہ بسبب ظہور اور حدوث صورت
ہوتا ہے پس جیسا کہ اس افاضے مین اتصال اور انفصال نہین لازم آتا ہے ویسا ہی فیضان نور وجود الٰہی بھی
بلا حلول واتحاد واتصال وانفصال کے آئینۂ قالب مین سبب ظہور صورت روح کا ہوتا ہے نہ مثل فیضان باران
کے جو ابر سے جدا ہو کر اشیا مین پونہچتا ہے کہ جس سے اتصال وانفصال لازم آتا ہے بلکہ فیض نور وجود مطلق کا
مثال فیض نور شمس وفیض شخص سے بھی منزہ ہے پس حاصل یہ کہ جبکہ وہ روح تارک سر آدمی سے پھونکی گئی
اور تمام قالب مین پونہچی اوس حالت مین کہ قالب عناصر اربعہ سے مرکب اور مستوی تھا بسبب صحبت اوس
روح کے ہر عنصر نے بصفات جداگانہ ظہور کیا پس خاک بصفات گوشت اور پوست اور استخوان اور دل اور
گردہ اور جگر اور رگ وپی اور رودہ اور موی اور مانند اونکے مبدل ہوئی اور آب بصفات لعاب اور آب
بینی اور پسینہ اور آنسو اور مانند اونکے اور ہوا بصفات خون اور چھینک اور فربہی اور آماس اور لرزہ اور
مانند اونکے اور آتش بصفات اشتہاے طعام اور شراب اور ہاضمہ اور سرکشی اور مانند اونکے مبدل ہوئی
اور ایسا ہی روح لطیف علوی نے بھی بصحبت اجسام کثیفہ کے صفات سفلی اور تعلق ماسوی اللہ پیدا کی اور
نام اوسکا روح سفلی اور نفس رکھا گیا پس وہی روح کچھ دیر پونہچنے کے گردن تک روح جمادی اور گلو تک روح

اور اولیا کو جمیع علوم باطنی قلب مین اسی جہت سے بطریق حواس خمسۂ باطنی کے بالہام و تجلی ربانی دیا بواسطۂ ملائکہ کے بدون تعلیم و تعلم کے حاصل ہوتے ہین علوم ظاہری بنسبت علوم باطنی کے بہت قلیل ہین اور اگر کسی طالب خدا کو یہ علوم بطریق ذوق یا برہان عقلی کے حاصل نہون تو چاہیے کہ اوسپر ایمان لاوے اور تصدیق کرے اور انکار نکرے تاکہ ان تینون درجے کشف اور برہان اور تقلید سے محروم نرہے اور قلب کو قوت معرفت جمیع علوم ظاہری اور باطنی اور تمامی مصنوعو نکی ہے باوجود اسکے کہ وہ قسمت پذیر نہین بلکہ تمامی عالم قلب انسانی مین ایسا ہے جیسے کہ ایک خردل لق و دق صحرا مین اور ایک قطرہ بحر قلزم مین اسی سبب سے انسان کو شرف ہے واضح ہو کہ وسعت سے کبھی اوس وسعت کو مراد لیتے ہین جو تعبیر احاطے کے ہو پس اس معنی مین معنی جزئی بھی وسعت رکھتے ہین اپنی کلی کے نہ صفت کلی اپنے کی جیساکہ زید ایک جزئی ہے جزئیات انسان مین سے وسعت معنی انسانکے رکھتا ہے نہ صفت کلی اپنی کی کہ انسان ہے پس اسی جگہ سے معنی حدیث لٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ فہم کرنا چاہیے اور یہ بنظر تنزل اور تعین روح اعظم کے ہے ورنہ وجود کو بیچ صورت ہر شاہد کے لیاقت اتائی ہے کہ عین انا مطلق ہے جیساکہ قرب فرائض اور نوافل مین ظاہر ہے اسی وجہ سے حدیث مین وارد ہے کہ اَلْحَقُّ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض کہ ذات فاروق رض مین ذات حق تعالی کی مشہود ہے اور کبھی دوسری حدیث مین وارد ہے کہ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ الخ ہے پس درحقیقت ہر انا مین انائیت اوسکی ہے اسی جگہ سے فرمایا حضرت شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے طَلَبْتُهٗ فِی الصَّفَا وَجَدْتُهٗ فِی الْکُلِّ برا اور کبھی وسعت کو معنی مین احاطۂ کلی کے استعمال کرتے ہین جیساکہ کلی اپنے جزئیات کو محیط ہے مثلاً مطلق انسان اپنے مقیدات کو محیط ہے اور کبھی استعمال کرتے ہین وسعت کو معنی مین احاطۂ ہیولی اور واحد کے جیساکہ ہیولی محیط ہے اپنے صور اعتبار یہ کو اور واحد محیط ہے تمام اعداد کو اور کبھی وسعت کو معنی مین احاطۂ متبّن کے اپنی شان کو بولتے ہین جیساکہ احاطۂ زید کے نوم اور یقظہ اور قیام اور قعود وغیرہ کو اور احاطۂ جسم کی سطوح کو اور احاطۂ سطح کے خطوط کو اور احاطۂ خط کے نقطون کو اور احاطہ وجود مطلق کے اپنے شیون کو اور کبھی وسعت کو معنی مین ظرفیۃ کے لیتے ہین یہ معنی درمیان وجود حقیقی اور ممکنات کے منتفی ہین حاصل یہ کہ انسان کامل باعتبار جامعیۃ قلب کے مظہر اسم اعظم اللہ کا ہو کر مستحق خلافت کا ہوا اسلیے کہ وہ جان عالم اور خلاصہ جمیع موجودات کا ہے اور مقصود اقصی نزول حق تعالی سے یہی انسان کامل ہے یعنی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم اور باعتبار قابلیۃ اور استعداد انسانکے تمام موجودات انسان مین ثابت ہین اسلیے کہ تمام موجودات دو قسم پر ہین روحانی اور جسمانی خلاصۂ موجودات جسمانی سے قالب انسانکا ظاہر ہوا اور خلاصۂ موجودات روحانی سے جان انسانکی ظاہر ہوئی اور جامعیۃ سے ان دونون کے ایسی ایک یافت پیدا ہوئی کہ انسانیۃ انسانکی عبارت اوسی یافت سے ہے اور یہ یافت قبل اتصال روح اور جسم کے نہ روح مین تھی نہ جسم مین اور اجتماع سے ان دونون کے ایسی ایک انانیۃ ظاہر ہوئی کہ جامع جمیع موجودات کی ہے اور اشارت اسی انانیۃ کی نہ فقط روح کی طرف ہو سکتی ہے و نہ خاص جسم کی طرف بلکہ انانیۃ سے اشارہ اوس مرتبے کی طرف ہے کہ قابلیۃ ثبوت اتصاف باعتبار نزول اور ظہور کے اور سلب اتصال باعتبار عروج کے رکھتا ہو اگر یہ تمام مراتب اوس مرتبے مین اعتدال کے ساتھ ہو وین جیساکہ رفیع الدرجات مین ہین وہ آئینہ رفیع الدرجات کا ہوگا اور رفیع الدرجات کو اپنے مین پاویگا کہ خود برزخ ہے درمیان نزول اور عروج کے اور اگر بمناسبت نزول کے عروج کو تمام کرے گا اور بتوجہ تمام طرف اصل اپنے کے رجوع کریگا اور مقیدات کو اپنے نظر سے اٹھادیگا اور شعور ان تعینات کا بالکلیہ فانی کرے گا اور ذات اور صفات اور افعال ...

٦٣

وصول الی اللہ کے ہین اور مقدمہ ہذا اور کتاب فصوص الحکم خود ذکر اذکار اور شغل اور مراقبے مین داخل ہین گو بطریق سلاسل کے نہو طالب صادق کے لیے درباب معرفت اور وصال اور فنا کے یہ دونون اکسیر اعظم ہین گویا فی زماننا طالب کے لیے یہ اصول جدیدہ ہین بشرط عمل کے اوسپر علاوہ اسکے بعض اذکار اور اشغال اور مراقبات بطریق اختصار حسب سلاسل کے بھی ہم ذکر کرتے ہین تا کہ سالک حتی الامکان اُسپر بھی عمل کرین اور یہ مشتمل ششات مراقبہ پر ہے پہلا مراقبہ عقائد کے بیان مین کیونکہ بدون عقائد صحیحہ کے کوئی عبادت وغیرہ اعمال حسنہ مین سے درست نہین واضح ہو کہ علماء امت محمدی کے تین گروہ ہین اصحاب حدیث اور فقہا اور صوفیہ کرام لیکن اصحاب حدیث پس اونھون نے کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ساتھ تمسک کیا ہے کیونکہ یہ دونون اساس اور بنیاد دین اور اسلام کے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا پس مشغول ہوئے یہ لوگ سُننے اور نقل کرنے اور لکھنے اور تمیز کرنے مین درمیان احادیث صحیح اور سقیم اور آحاد اور مشہور اور متواتر کے اور مطابقت کرنے مین احادیث کے ساتھ کتاب اللہ کے کیونکہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اِذَا رُوِيَ لَكُمْ بِالْحَدِيْثِ فَهُوَ اِنْ كَانَتْ مُوَافِقًا بِالْقُرْاٰنِ فَاقْبَلُوْهُ وَاِلَّا فَرُدُّوْهُ پس یہ طائفہ اہل حدیث نگاہبانان دین محمدی ہین ولیکن فقہا نے کہ ائمہ دین متین محمدی ہین بعد استیفائے علوم احادیث کے فہم اور استنباط احکام مین کتاب اور احادیث سے اور دریافت کرنے مین حقائق کتاب اور احادیث اور اجماع امت کے دقائق نظر کے ساتھ ترتیب دیتے مین احکام اور حدود دین اسلام کے اور تمیز کرنے مین درمیان ناسخ اور منسوخ اور مطلق اور مقید اور مجمل اور مفسر اور خاص اور عام اور محکم اور متشابہ وغیرہ کی اہل حدیث سے بڑھکر دوسری خصوصیت اور فضیلت بھی حاصل کی ہے پس یہ طائفہ حکام دین متین اور ائمہ شرع مبین اور ساطین اسلام ہین خصوصًا ائمہ اربعہ مجتہدین اور اجتہاد انکا ایک اصل ہے اصول اربعہ شرلعیت محمدیہ مین سے ولیکن طائفہ صوفیہ کرام پس یہ اون دونون طائفہ متذکرہ بالا کے اعتقادات کے ساتھ اور اونکے علوم کے قبول کرنے مین متفق ہین اور کسی طرح کی مخالفت نہین رکھتے ہین اور اون احکام مین کہ وہ دونون طائفہ اتفاق رکھتے ہین حضرات صوفیہ بھی اونکے اجماع کے ساتھ اتفاق رکھتے ہین اور اون احکام مین جو وہ دونون اختلاف رکھتے ہین حضرات صوفیہ اون احکام مین سے جو احسن اور اولی ہے اخذ کرتے ہین کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اسی جگہ سے کہتے ہین کہ اَلطَّرِيْقَةُ كُلُّهَا الشَّرِيْعَةُ لَا مِيْ عَلَيْهَا اور اختلاف انکا مسائل فروع مین رحمت ہو کَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ بعض نے پوچھا کہ جنکے اختلاف مین رحمت ہے وہ کونسے علما ہین فَقَالَ هُمُ الْمُعْتَصِمُوْنَ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ مُتَابَعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلْمُقْتَدُوْنَ بِالصَّحَابَةِ پس فروع دین مین اختلاف رحمت ہو اور اصول دین مین بدعت اور ضلالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین تہتر اور چند گروہ ہونگے اون مین سے ایک گروہ جنتی ہوگا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کونسا گروہ ہے آپنے فرمایا کہ وہ اہل سنت وجماعت ہین جان تو اے طالب کہ ان تینون گروہ نے کہ اہل سنت وجماعت ہین اجماع کیا ہے اسبات پر کہ حق تعالی واحد حقیقی ہے اور آپ ہی آپ اپنی پاک ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمامی اشیا اوسکے پیدا کرنے کے سبب سے موجود ہین اور اشیا اپنے وجود اور بقا مین اوسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اور اوسکا کوئی شریک اور ضد اور ند اور شبہ اور مثل نہین یہ سب واحد عددی مین گنجایش رکھتے ہین واحد حقیقی مین اور حق تعالی جسم نہین کیونکہ جسم دو جزیا زیادہ سے مرکب ہو اور حق تعالی بسیط محض ہے اور حق تعالی جوہر نہین کہ جوہر متحیز ہے اور حق تعالی اس سے منزہ ہے اور حق تعالی

اور نفس اور سمع اور بصر وغیرہ ذکر کیا ہے اور اوسکو اپنے طرف منسوب کیا ہے اور اوسکو رسول علیہ السلام نے بھی صحیح کہا
حق تعالی کے لیے ثابت ہین بغیر تمثیل اور تشبیہ اور تاویل کے اور صفت استوا علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اوسکی
مجہول اور ایمان اوسپر واجب ہے اور سوال اوسمین بدعت ہے اور مذہب انکا صفت نزول حق تعالی مین سماے
دنیا پر اسی طریق پر ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ الرَّبُّ بَعْدَ نِصْفِ اللَّیْلِ اِلَی السَّمَاءِ
الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَاُجِیْبُ لَهٗ وَهَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِیْ سُؤَالَهٗ وَهَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ
فَاَغْفِرُ لَهٗ اور اجماع کیا ہے اونھون نے اسبات پر کہ قرآن مجید کلام حق تعالی کا ہے اور کلام خدا کا قدیم ہے مخلوق
اور حادث نہین اور لکھا گیا ہے مصاحف مین پڑھا جاتا ہے ہماری زبان سے اور محفوظ ہے ہمارے دلون مین اور
کسی محل مین وہ حال نہین اور اجماع کیا ہے اونھون نے اوپر جواز رویت حق تعالی کے چشم سر سے بہشت مین اس مسئلے
مین معتزلہ اور خوارج اور زیدیہ کا خلاف ہے کیونکہ رویت کے وہ منکر ہین اور اجماع کیا ہے اونھون نے اسبات پر کہ اقرار
کرنا اور ایمان لانا اون چیزون پر کہ حق تعالی نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور جو کچھ کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے خبر
دی ہے بہشت اور دوزخ اور لوح محفوظ اور قلم اور حوض اور صراط اور شفاعت اور میزان اور حور اور قصور اور عذاب
قبر اور سوال منکر و نکیر اور بعث بعد موت سے واجب ہے اور بھی اقرار کرنا اور ایمان لانا اسبات پر کہ بہشت اور دوزخ
دونون ہمیشہ باقی رہینگی اور فانی نہونگی اور اہل بہشت ہمیشہ بہشت مین متنعم اور اہل دوزخ ہمیشہ دوزخ مین معذب ابدالآباد
تک رہینگے واجب ہے اور اجماع کیا ہے اونھون نے اسبات پر کہ حق تعالی خالق افعال عباد کا ہے جیسے خالق انکی ذاتون کا
ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ پس پیدا کرنا اور وجود مین لانا یہ صفت بھی خاص حق تعالی کی
لیے ہے اور طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو پیدا کرسکے پس سارے ممکن خواہ جواہر ہون خواہ اعراض خواہ بندگی
کارو بار اختیاری سب کے سب مخلوق اوس خالق کے ہین بندہ خالق نہین اپنے کام کا و نہ کسی اور چیز کا اسی واسطے نبی علیہ السلام
نے فرمایا کہ ہماری امت مین سے فرقہ قدریہ مجوس ہین ولیکن بندے کاسب ہین اور حق تعالی نے ظاہری اسباب اور وسیلے کو اپنے
کام کا پردہ کر رکھا ہے اور جملہ خلائق اپنے آجال سے مرتے ہین اور طاعت اور معصیت اور ایمان اور کفر تمامی حق تعالی کی
قضا و قدر سے ہین ولیکن حق تعالی کفر اور معصیت عباد پر راضی نہین اور حق تعالی پر کسی کی حجت نہین اور نماز ہر مسلمان کے
پیچھے جائز ہے خواہ وہ نیک کار ہو یا بدکار اور کسی پر قطعی بہشتی ہونیکا حکم نہین کرسکتے ہین بواسطہ حسنات اور خیرات کے
اگرچہ بہت ہون و نہ کسی پر دوزخی ہونیکا حکم کرسکتے ہین بواسطہ شرور اور سیئات کے اگرچہ کثیر ہون اور ایمان لاتے ہین
اسبات پر کہ تمامی انبیا اور رسل علیہ السلام اور تمامی کتب منزلہ حق ہین اور تمامی انبیا اور رسل تمامی خلائق سے افضل ہین اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہین اور حق تعالی نے پیغمبری آپ پر ختم کی ہے اور معراج حضرت خاتم الرسالۃ والنبوۃ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اونکا تشریف لیجانا رات کو مکہ شریف سے بیت المقدس کی مسجد تک اور وہان سے ساتوین آسمان پر
اور سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہے اور تمامی کتب اور صحائف آسمانی جو تمامی رسولون اور انبیا علیہم السلام پر نازل
ہوئے ہین حق ہین بلا لحاظ تعداد اور تعین انبیا اور رسل اور کتابون اور صحیفونکے کیونکہ تعین انکا دلیل قطعی سے ثابت نہین
ہوا ہے اور ایمان لانا چاہیے اسبات پر کہ فرشتے بندے خدا کے ہین اور پاک ہین گناہون سے اور نہ مرد ہین اور نہ عورت
اور نہ محتاج طرف کھانے اور پینے کے نگاہ رکھنے والے وحی کے ہین اور اوٹھانے والے عرش کے اور جس کام پر حکم کیے گئے ہین
اوسی پر قائم ہین اور رسل اور انبیا اور فرشتے اور اولیا باوجود اسکے بہترین مخلوق اور مقرب درگاہ الٰہی کے ہین
وہ سب خود اپنی ذات سے کچھ علم اور قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ اس مقدمے مین جیسے اور مخلوق ہین ویسے ہین مگر جسقدر

۶۴

رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص اونکے ساتھ بغض اور خفگی رکھتا ہے قرآن میں اوسکو کافر کہنا آیا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ یعنے تاکہ اللہ تعالی غصے میں ڈالے اونکے سبب سے کافرونکو صحابہ یاد رکھنے والے قرآن کے اور روایت کرنے والے فرقان کے تھے پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اوسکو قرآن پر اور قرآن کے سوا ایمان کی اور متواتر چیزون پر ایمان کا لانا ممکن نہوگا جیسے کہ فرقہ رافض وخوارج وغیرہ ہین کہ خلاف اجماع صحابہ کرام کے اعتقاد رکھتے ہین اور اصحاب کرام کو ایذا دیتے ہین اور رنج پونہچاتے ہین نعوذ باللہ من ہٰذا الاعتقاد پس یہی ہے خلاصہ عقائد فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت کا جو بطریق اختصار کے مذکور ہوا جاننا چاہیے کہ بنا مسلمانی کی پانچ چیز ظاہر اور پانچ چیز باطن پر ہے اور پانچ چیز ظاہر کلمہ طیبہ اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ مال اور حج خانہ کعبہ ہین اور پانچ چیز باطن مراقبہ اور مشاہدہ اور معائنہ اور مکاشفہ اور مناسبہ ہین انکو عارف جانتے ہین لیکن کلمہ پس زبان سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا اور دل سے اوسکی تصدیق کرنا جس سے آدمی مومن ہوتا ہے اور انتہا اسکی وحدۃ الوجود کے مشاہدے مین مستغرق اور اپنی خودی سے خلاص اور فنا ہوجانا اسطرح ہے کہ جدھر نظر کرے ادھر فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کا مشاہدہ ہو جسکو توحید ذاتی بھی کہتے ہین ولیکن نماز پس وہ تین قسم پر ہے نماز عام اور نماز خاص اور نماز خاص الخاص نماز عام کی وہ ہے کہ نمازی جانتا ہے کہ یہ نماز پڑھی خواہ فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل اوسکو اوقات مقررہ مین اور نماز خاص کی وہ ہے کہ وہ خطرات نفسانی کو دور کرکے حضور دل کے ساتھ نماز پڑھتا ہے کما قیل لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ اور نماز خاص الخاص کی وہ ہے کہ نمازی ماسوی اللہ کو حرام کرتا ہے اپنے پر یہ نماز عاشقونکی ہے انھون نے دنیا سے وضو کیا اور آخرت سے غسل کرڈالا اور اپنے نفس کو قربانی کیا اور دریاے فنا مین غوطہ لگایا اور اپنے وجود کو ترک کیا **مثنوی** نماز زاہدان سجدہ وسجود است نماز عاشقان ترک وجود است ۔ قیام وقعدہ وتکبیر ونیت ۔ ہمہ محو است در عین معیت ۔ اس مقام مین سواے ذات مطلق باقی کے سب چیز فانی ہوجاتی ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ اسی سے عبارت ہے اسی جگہ سے حضرات صوفیہ کرام فرماتے ہین اَلْوُضُوْءُ فَصْلٌ وَّالصَّلٰوۃُ وَصْلٌ ان اسرار سے وہ شخص واقف ہوگا جو مقام فنا الفنا مین پونہچا ہو ورنہ خطرہ اقتدا سے ہے ولیکن روزہ پس وہ بھی تین قسم پر ہے روزۂ عام روزۂ خاص روزۂ خاص الخاص روزہ عام کا عبارت ہے امساک طعام صبح سے شام تک یہ شریعت ہے اور روزہ خاص کا عبارت ہے نگاہ رکھنے سے اپنی زبان کو گویائی اور شنوائی اور بینائی ماسوی اللہ سے اور روزہ خاص الخاص کا وہ ہے کہ سالک اپنے دل مین ماسوی اللہ اور آسایش وغیرہ کو جگہ ندیوے اور بغیر یاد معشوق کے وقت ضائع نکرے یہی ہے صوم حقیقی ولیکن زکوٰۃ پس یہ بھی تین قسم پر ہے زکوٰۃ عام اور زکوٰۃ خاص اور زکوٰۃ خاص الخاص زکوٰۃ عام کی وہ ہے کہ اپنے مال حلال سے اگر چالیس درم سواے اخراجات طعام ولباس وغیرہ خانگی کے بعد حولان حول کے بچ گیا ہو اور قرض کسی کا نہ کھا ہو ایک درم مسکین وغیرہ کو جو مستحق زکوٰۃ ہے دیوے اور زکوٰۃ خاص کی وہ ہے کہ حقوق اربعہ عناصر کے ادا کرے اور آیندہ ضمیمے مین انشاء اللہ تعالی خواص عناصر کو ہم بیان کرینگے اور زکوٰۃ خاص الخاص کی وہ ہے کہ سالک خدا کی راہ مین اپنے کو دیڈالے اور اپنی خودی گم کرے پس یہی زکوٰۃ حقیقی ہے مَنْ قَتَلَنِیْ فَاَنَا دِیَتُہٗ ولیکن حج پس وہ بھی تین قسم پر ہے حج عام اور حج خاص اور حج خاص الخاص حج عام وہ ہے کہ طواف خانہ کعبے کا کرلے اور مناسک حج ادا کرے اور حج خاص کا وہ ہے کہ اپنے کعبے کو کہ دل اپنا ہے اور ہمیشہ اپنے کو لوث ماسوی اللہ اور کدورت اور غیریت اور کثرت سے پاک کرے **بیت** دل خانۂ خدا است کہ ورو کردہ جا صنم ۔ یا رب

بوقت حضور شخص غیر کے مخصوص ہو تا بیت پارسایان روے در مخلوق + پشت برقبلہ میکنند نماز + پس یہ جو چار ورسے ریا کے بیان کیے گئے بطریق کلی کے ہین اسکے جزئیات بہت ہین سالک زیرک اسپر ہر ہر عبادت مالی وبدنی کو قیاس کر لے سکتا ہے واضح ہو کہ تمامی اساطین حکماء نے مشکوٰۃ نبوت انبیا علی نبینا وعلیہم السلام سے حکمت کو اخذ کیا ہے چنانچہ نوامیس رسالۂ افلاطون مین مذکور ہے کہ مین نے اپنے اُستاد سقراط سے سنا ہے اور اونہون نے اپنے استاد فیثاغورس سے کہ جو حکیم کسی نبی کے احکام وجوبیہ مین سے کسی حکم کو ترک کرے تو وہ زندیق ہے حکیم نہین ہے۔ اور بھی اونھین حکما سے مشہور ہے کہ علم جزئیات کا کلیات سے اور علم کلیات کا مبادی عالیہ سے اور علم مبادی عالیہ کا حضرت مبدأ اعلیٰ سے اخذ کرتے ہین اور یہی روح قدس توسط ہے درمیان حضرات انبیا اور حضرت مبدأ جل وعلیٰ کے لیکن بعد انقراض قرون افلاطونی کے بعض تلامذۂ ارسطو باتباع عقل ناقص کے ملحد ہو گئے اور رفتہ رفتہ اسی سے فلاسفہ بدنام ہو گئے۔ اور حکمت مشائیہ طبعیہ اور الٰہیہ کہ بالفعل درس مین ہے نسبت اوسکی ساتھ اساطین حکماء فلاسفہ کے مثل نسبت علم کلام اسلامیہ کے ہے کہ افادات مین سے حکمت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جبکہ بنای کار فلاسفہ مشہورہ کی عقل ناقص پر ہے اونکے رد مین حکماے اسلامیہ نے بھی بطریق عقل کے کلام کیا ہے **دوسرا مراقبہ** اذکار اور اشغال اور مراقبات بطریق سلسلۂ علیہ قادریہ کے بیان مین اما م اس طریقے کے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الصمدانی سیدنا ابو محمد محیی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین اور ولادت باسعادت آنحضرت کی ۴۷۱ھ چارسو اکہتر ہجری مین ہے اور وفات شریف آپکی ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ ہجری مین اور عمر مبارک آپکی نوئے برس کی تھی اور بیت **سنینش کامل و عاشق تولد** وصالش دان زمعشوق الٰہی + جو شمل تاریخ تولد اور سال عمر اور وفات شریف ہے مشہور اور معروف ہے اس طریقے مین اوّلاً ذکر جہر یہ تلقین فرماتے ہین مراد جہر سے جہر مفرط نہو پس اس تقریر سے ذکر جہر مخالف حدیث کا نہوا جو حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ بہری اور غائب کو نہین پکارتے ہو اور تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمھارے ساتھ ہے اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمھاری رگ جان سے قریب تر ہے **بیت** اتصالی بی تکیف بے قیاس + ہست رب الناس را باجان ناس + منجملہ ذکر جہری کے ذکر کلمۂ نفی واثبات کا ہے اور وہ ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ہے اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ ذاکر بطور نماز کے دو زانو روبقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھین بند کرے اور لَا کہے گویا کہ اوسکو اپنی ناف سے نکالتا ہے پھر اوسکو کھینچے یہانتک کہ داہنے مونڈھے تک پونہچے اور اِلٰہَ کہے گویا کہ اوسکو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہے پھر اِلَّا اللّٰہُ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت اور مقصودیت اور وجود کی نفی غیر حق تعالیٰ سے ملاحظہ کرے اور اوسکے اثبات کا حق تعالیٰ کی ذات مقدس مین خیال کرے لیکن یہ ملاحظہ اور تصور حسب حال ذاکرین کے ہے مبتدی محبوبیۃ اور متوسط مقصودیۃ اور منتہی وجود کی نفی غیر حق تعالیٰ سے اور اثبات اوسکا ذات مقدس حق تعالیٰ مین کرے **بیت** تا بجاروب لا نروبی راہ + نرسی در سرای اِلَّا اللّٰہُ + اور منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہے اور وہ اسم مبارک اللہ ہے خواہ ایک ضربی ہو طریقہ اوسکا یون ہے کہ لفظ مبارک اَللّٰہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونو کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہانتک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر بار دیگر اسی طرح ذکر کرے جہانتک ہو سکے خواہ ذکر دو ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر قبلہ رو بیٹھے اور جلالہ یعنے اسم ذات کو ایک بار داہنے زانو مین اور دوسرے بار دل مین ضرب کرے اور اسکو بار بار بلا فصل ذکر کیا کرے اور مناسب ہے کہ ضرب قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہو تا کہ دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے اور پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو خواہ ذکر سہ ضربی ہو اسکا

لیکن جامع اقسام کثیرہ کا ایک ہی امر ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی کلمہ یا کوئی آیت آیات قرآنی میں سے سالک پڑھے مثلاً کہے کہ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ یا پڑھے وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ یا کہے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ و یا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی و یا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ و یا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ و یا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کہے اور اسکے معانی فہم جید کے ساتھ سمجھے اور دل مین خیال کرے کہ مدعا کیونکر ہے اور اسکے تحقق اور ثبوت کی کیا صورت ہے اور اسی صورت پر خاطر جمع کرے اسطرح پر کہ اوسمین ڈوب جاوے اور سوا اوسکے اور خطرہ نہ آوے اور اوسمین استغراق پیدا کرے پس یہ مراقبات تعلق قلب کے لیے حق تعالی کے ساتھ بہت مفید ہین اور طریقہ قادریہ مین اور ایک مراقبہ ہے جو قطع علائق اور بیخودی اور فنا کے لیے مفید ہے اور وہ مراقبہ اس آیت کا ہے کہ سالک کہے كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ اور سالک اپنے کو آپ تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکھ ہو گیا جسکو ہوا نے اوڑا دی اور زمین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور ہیئت اور شکل مٹ گئی اور اسکو باقی اور موجود خیال کرے اور اس تصور مین دیر تک قائم رہے تو یہ محویت اور سکر اور فنا کو بہت مفید ہے اور ایسے ہی مراقبہ آیہ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ مفید محویت اور فنا کا ہے رسول علیہ السلام نے دو چیز پر ترغیب دلائی ہے ایک ذکر جو زبان سے بولا جاوے دوسری فکر کہ مراد اوس سے مراقبہ ہے بعض مشائخ قادریہ نے واسطے کشف وقائع آیندہ کے لیے کہ مجرب ہے فرمایا ہے کہ طالب خلوت مین اعتکاف کرے اور غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا مصحف اپنے داہنے طرف اور بائین طرف اور سامنے اور پیچھے رکھے اور حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو مجھے اوپر ظاہر کر دے اور اسم ذات کا ذکر بدون آنکھ بند کرنے کے شروع کرے تو ایک بار داہنے مصحف پر اور ایک بار بائین مصحف پر اور ایکبار پیچھے مصحف پر اور ایکبار سامنے مصحف پر ضرب لگاوے یہانتک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور خلوت کے ساتھ سات دن تک اوسپر مداومت کرے تو البتہ اوسپر کشف حال ہوگا کہ مجرب ہے لیکن اسمین ایک نوع کی سوء ادبی ہے اور بعض نے اسطرح بیان کیا ہے کہ طالب اعتکاف مین بیٹھے اور غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے بدون مصحف کے اور یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ یَا خَبِیْرُ کہے اور ضرب لگاوے جیسے کہ ایک ضربی مین مذکور ہوا ہے و یا سہ ضربی مین اور مشائخ قادریہ قدس اسرارہم نے کشف ارواح کے لیے فرمایا ہے کہ طالب بشروط مذکورہ کے ساتھ داہنے طرف سُبُّوْحٌ کی ضرب لگاوے اور بائین طرف قُدُّوْسٌ کی اور آسمان کی طرف رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ کی اور قلب مین وَالرُّوْحِ کی ضرب لگاوے یہ بھی مجرب ہے اور اونھون نے امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے لیے شروط مذکورہ کے ساتھ کہا ہے کہ طالب تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اوسکے لیے مقرر ہے اور داہنے طرف یَا حَیُّ کی ضرب وے اور بائین طرف یَا وَهَّابُ کی ضرب لگاوے اسی طرح ہزار بار کرے اور واسطے انشراح خاطر اور دفع بلا کے لیے انھون نے کہا ہے کہ اَللّٰہُ کی ضرب قلب مین لگاوے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کی ایسی ضرب لگاوے جیسے کہ نفی اور اثبات میں بیان کیا گیا ہے اور اَلْحَیُّ کی ضرب داہنے طرف اور اَلْقَیُّوْمُ کی ضرب بائین طرف لگاوے اور کبھی اونھون نے واسطے شفا بیماری اور دفع گرسنگی اور کشایش رزق اور مغلوبی دشمن کے لیے فرمایا ہے کہ شفا بیماری کے لیے یَا شَافِیْ اور دفع گرسنگی کے لیے یَا صَمَدُ اور کشایش رزق کے لیے یَا رَزَّاقُ اور مغلوبی دشمن کے لیے یَا مُذِلُّ یا مناسب اسکے اسمائے حسنی مین سے دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے جیسے کہ سابق مذکور ہوا اور انتہی ہو کہ

میانہ چال چلتا ہے تو ہر قدم مین اَللّٰهُ اَللّٰهُ کہے اور اگر جلدی چلتا ہے تو اِلَّا اللّٰهُ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور اگر آہستہ چلتا ہے تو داہنے قدم رکھتے وقت لَا کہے اور بائین قدم رکھتے وقت اِلٰہَ کہے پھر داہنے قدم رکھتے وقت اِلَّا کہے اور بائین قدم رکھتے وقت اَللّٰهُ کہے اسی طرح چیز مترجم فصوص الحکم کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ ہر چال مین اَللّٰهُ اَللّٰهُ کہے تاکہ ذاکر ایک ہی چال پر عادی ہوجاوے اور دل اوسکا پراگندہ نہو منجملہ ذکرکے اونکے یہان اثبات مجرد ہے یعنے اسم مبارک اَللّٰه کا ذکر کرے بدون نفی و اثبات وغیرہ کے یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نتھا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ و یا اونکے قریب العصر والون نے نکالا ہے لیکن ذکر نفی و اثبات سلوک کے لیے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب کے لیے مفید تر اور طریقہ ذکر اثبات مجرد کا یون ہے کہ اَللّٰه کی لفظ مبارک کو سالک اپنے ناف سے بشدت تمام نکالے اور کھینچے یہانتک کہ اوسکے دماغ کی جھلی تک پونہچے حبس دم کے ساتھ اور رفتہ رفتہ حبس دم زیادہ کرتا جاوے جہانتک ہوسکے بعض ایکدم مین اسکو ہزار بار تک پونہچاتے ہین اور بعض نفی و اثبات کو ایک دم مین دو سو بار تک پونہچاتے ہین دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا توجہ اور مراقبہ معنی بیچون اور بےچگون اور بےشبہ اور بےنمون کا ہے اور انکے یہان طریقہ مراقبے کا جیسے کہ بعض نے لکھا ہے یہ ہے کہ ناف کے نیچے تھوڑا اسا دم کو بند کرے اور اپنے جمیع حواس مدرکہ کے ساتھ اوس معنی بسیط کے طرف متوجہ ہووے جسکو ہر شخص اللہ بولنے کے وقت تصور کرتا ہے لیکن ایسے لوگ کمتر ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سے جدا کرسکین پس طالب کو چاہیے ایسی کوشش کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اوسکے طرف متوجہ ہووے اور جن لوگون سے اس قسم کا ادراک نہین ہوسکتا ہے تو بعض مشائخ ایسے شخص کو اسطرح کی دعا بتاتے ہین جسکا طریقہ یون ہے کہ ہمیشہ دل سے کہا کرے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے اور مین تیرے ماسوا کے بیزار ہون دیا مانند اوسکے اور کوئی دعا ہو اور بعض مشائخ شخص مذکور کو خلا مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تاکہ طالب اس تخیل سے بتدریج توجہ مذکور کی طرف پونہچ جاوے تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پونہچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ یہ راہ سب راہون سے اقرب ہے بشرطیکہ مرشد کامل مکمل ہووے کیونکہ مرید مین اگر قابلیت نہو تو اوسکی مزید محبت سے مرشد اوسمین تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اول اگر ہوسکے اللہ ہی کے ساتھ صحبت رکھو یہ اگر تمسے نہوسکے تو اون لوگون کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین یعنے پہلے کمال بیداری اور ہوشیاری سے حق تعالی کا سامنا کرنا چاہیے تاکہ ایک پرتو تجلی ذاتی کے طفیل سے تعلق کونین سے خلاصی حاصل ہووے اور اگر بسبب عدم استعداد اسکے یہ نہوسکے تو اون لوگون سے تعلق بہم پونہچانا چاہیے جو تجلی ذاتی سے مشرف ہوئے ہین اور اپنے نفوس اور علائق ماسوی اللہ سے نجات پاگئے ہین اور آیہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ سے اسی کے طرف اشارہ ہے اور مرشد کامل کی توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت سے حاصل نہین ہوسکتا ہے لیکن مرشد کامل کہ ایک نعمت عظمی ہے اس زمانے مین صورت عنقا کی رکھتا ہے اوسکے تلاش مین تضییع اوقات ہے بہتر یہ ہے کہ طالب اپنے تئین پہلے ہی ہوشیاری اور اخلاص کے ساتھ حق تعالی کا سامنا کردے اسصورت مین وہی خود مربی اوسکا ہوجاتا ہے اور رابطہ مرشد کا اوس شرط کے ساتھ مفید ہے کہ مرشد کامل مکمل ہو اور صاحب فنا و بقا ہو اور قوی التوجہ ہو یاد داشت کی مشق دائمی رکھتا ہو اور واصل بمقام مشاہدہ ہو اور تجلیات ذاتی سے مشرف ہو اور اوسکی صحبت سے دنیا سرد ہو اور اوسکی صحبت مین ہر طرف سے دل ٹوٹکر حضرت

ہو جاوے پس اسکی کثرت اشغال اور مراقبات سالک کو ورطۂ تفرقہ سے آہستہ آہستہ جمع کی طرف کھینچیگا اور تعلقات صوری سے تعلقات معنوی کیطرف پونہچاویگا اور ایک شخص کی آنکھ مین جمال گلستان اور چمن کا تمام چیزون سے بہتر معلوم ہوتا ہے پس ایسے شخص کے لیے برزخ یہی گل چاہیئے اور یہی برزخ اوسکو تفرقہ سے جمع کی طرف پونہچاویگا تو برزخ شیخ وغیرہ علیٰ ہٰذا جاننا چاہیے کہ حضرات نقشبندیہ قدس اسرارہم کے نزدیک چند اصطلاحات ہین جنپر اونکے طریقے کی بنا ہے اور وہ (ہوش در دم) اور (نظر بر قدم) اور (سفر در وطن) اور (خلوت در انجمن) اور (یاد کرد) اور (باز گشت) اور (نگہداشت) اور (یادداشت) ہین یہ آٹھ تو منقول ہین حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ سے اور (وقوف زمانی) اور (وقوف قلبی) اور (وقوف عددی) یہ تین مروی ہین حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے پس ہوش در دم کے معنی ہشیاری اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ پس طالب ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس مین کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ ایک طریقہ ہے کہ اس سے بتدریج دوام حضوری حاصل کرنیکا ہے اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب طالب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آوے تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اسطرح پر کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین پس اگر غفلت آئی تو استغفار کرے اور آیندہ کو اوسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہانتک کہ دوام حضور کو پونہچ جاوے اور یہ پچھلے طریقے کی ہشیاری کو وقوف زمانی کہتے ہین حضرت خواجہ نقشبند نے اسکو استخراج کیا ہے کیونکہ اونھون نے معلوم کیا ہے کہ متوجہ ہونا علیم العلیم کی طرف یعنے اپنے دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے سالک متوسط کے لیے توجہ الی اللہ مین استغراق مناسب ہے اسطرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہونیکی دانست بھی مزاحم حال نہو حاصل یہ کہ ہر ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش در دم سے پس یہ مبتدی کے مناسب حال ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہے مناسب حال سالک متوسط کے ہے حدیث مین وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کو دبایا اور ما بعد موت کے لیے عمل کیا اور نظر بر قدم سے مراد یہ ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے اور پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نڈالے اپنے قدم کے سوا اور اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنے روبرو اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگونکا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اوس سے روکتا ہے جسکی وہ طلب مین ہے اور لوگونکی آوازین اور اونکی باتونکی طرف کان لگانا در حکم نظر ہے اور مراد سفر در وطن سے نقل کرنا سالک کا ہے صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف پس سالک پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے حال پر متفحص رہے کہ صفات ذمائم مثل کبر و حب جاہ و حب دنیا و حسد و بغض وغیرہ مین سے کچھ باقی ہے یا نہین اگر ہے اوسکے ازالہ مین کوشش کرے کیونکہ وہی بت اوسکا ہے کہ مانع وصول الی اللہ ہے اور غیر خدا کے محبت کی رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ ان رگون کو تلاش کرکے اگر کوئی اسکے دل مین کبر اور حب دنیا اور محبت جاہ وغیرہ یا کسی کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اوسکو توڑا کرے ساتھ مداومت کلمۂ طیبہ کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسنے اللہ کی محبت کا خالص مزا چکھا تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگون سے اوسکو وحشی کر دیا اور مراد خلوت در انجمن سے

اِنَّمَا کُنۡتُمۡ کے سالک اپنے ساتھ اور تمامی ذرّات عالم کے ساتھ معیّت حق تعالی کی لحاظ مین رکھے اور اسی لحاظ مین مشغول اور مستغرق ہووے اس مقام مین ذکر تہلیل لسانی ساتھ توجہ قلبی اور توجہ قلب ساتھ حق تعالی کے معنی کے لحاظ کے ساتھ بہت فائدہ ہے بعد اوسکے مراقبہ ولایت صغری کا کیا کرے اور ولایت صغری ولایت اولیا کی ہے اس مقام مین مورد فیض کا لطیفہ قلب ہے اور یہ دائرہ ثانی ہے اور اسکو دائرہ ظلال اسما و صفات بھی کہتے ہین اور اسجگہ تجلیات افعالیہ الٰہیہ مین سالک کی سیر ہوتی ہے اور توحید وجودی اور ذوق و شوق اور آہ و نالہ اور استغراق اور بے خودی اور دوام حضور اور نسیان ماسوے اللہ کہ عبارت فناے قلب سے ہے حاصل ہوتے ہین اور جب توجہ سالک کی شش جہت کو احاطہ کرے اور جہت فوق برطرف ہووے اور تزکیہ نفس کہ جسکا محل وسط پیشانی ہے حاصل ہووے تو ولایت کبری مین کہ ولایت انبیا علیہم السلام ہے سیر شروع ہوتی ہے اور یہ ولایت تین دائرہ اور ایک قوس پر مشتمل ہے دائرہ اولی مین مراقبہ اقربیت کا کیا کرے ساتھ مفہوم آیہ نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ کے یعنے مین دائرہ اولی مین ہون جو اقربیت کا ہے فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے جو نزدیک تر ہے میرے سے میری رگ جان سے اور منشا ہے دائرہ اولی کا ولایت کبری مین اور یہ مراقبہ اور لطیفہ نفس مع دیگر لطائف خمسہ کے کیا کرے اور اس مراقبہ مین ذکر تہلیل لسانی اور خیالی ساتھ شرائط مذکورہ بالا کے ترقی اور حضور اور نگرانی اور عروج اور نزول اور جذبات حاصل ہوتے ہین بلکہ تدریجاً تمامی بدن مین انجذاب حاصل ہوتا ہے اور اس مقام مین کیفیات اور حالات بہ نسبت قلب کے بے رنگ اور بے مزہ ہے اور بعد قوت نسبت لطیفہ قلب کے سالک کو نسبت قلبی فراموش ہوجاتی ہے اور دائرہ ثانی مین ساتھ مفہوم آیہ یُحِبُّہُمۡ وَ یُحِبُّوۡنَہٗ کے یعنے فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے کہ مجھکو دوست رکھتی ہے اور مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور ساتھ منشا دائرہ ولایت کبری کے کہ اصل دائرہ اولی کی ہے مراقبہ کیا کرے ان دونون دائرے مین مورد فیض فقط لطیفہ نفس ہے اور دائرہ ثالث مین بھی باین لحاظ کہ فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے کہ مجھکو دوست رکھتی ہے اور مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور ساتھ منشا دائرہ ثالث کے کہ اصل دائرہ ثانی ولایت کبری کا ہے مراقبہ کیا کرے اور ایسا ہی قوس مین یعنے فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے کہ دوست رکھتی ہے مجھکو اور دوست رکھتا ہون مین اوسکو اور وہ ذات منشا دائرہ قوس ہے کہ اصل دائرہ ثالث ولایت کبری کی ہے مراقبہ کیا کرے اور یہ اصول سہ گانہ حضرت ذات مین اعتبارات ہین کہ مبادی صفات اور شیونات ہین بیت ہر زمانی روی جانانہ نقابے دیگرست ٭ ہر حجابی را کہ طے کردی حجابی دیگرست ٭ اس مقام مین شرح صدر اور صبر اور دوام شکر اور رضا اوپر اوس چیز کہ قضا و قدر کے حکم پر وارد ہوتی ہے حاصل ہوتا ہے اور قبول کرنے مین تکلیفات شرعیہ کی احتیاج دلیل کی نہین رہتی ہے اور استدلال کی بدیہی ہوجاتی ہے اور اطمینان شور شہاے مقام جذبہ سے اور قوت یقین ساتھ مواعید الٰہی کے اور استہلاک اور اضمحلال جیسے کہ برف آفتاب پر گزرتی ہے اور توحید شہودی اور انتفاے انا کا وجود اور توابع وجود کو حق سبحانہ و تعالی کی طرف منسوب جانتے ہین اور اطلاق کرنا لفظ انا کا اپنے پر جرات نہین کرسکتے ہین اور تہذیب اخلاق سلوک اور تزکیہ رذائل حرص اور بخل اور حسد اور حقد اور کبر اور محبت جاہ اور عجب

۷۳

اشارہ ہے اور فوق اس مرتبۂ مقدسہ حقیقت قرآن مجید کی اور ایک مرتبۂ عالی ہے جسکو حقیقت صلوٰۃ کہتے ہین اس مقام مین مراقبہ اسطرح سے معمول ہے کہ فیض آتا ہے کمال وسعت بیچون حضرت ذات سے کہ منشا حقیقت صلوٰۃ ہے سالک کی ہیئۃ وحدانی پر اس مقام کی وسعت اور علو رتبہ اسقدر ہے کہ حقیقت قرآن مجید اوسکا ایک جز ہے اور حقیقت کعبہ اوسکا دوسرا جز ہے جو سالک اس حقیقت مقدسہ سے کامیاب ہوتا ہے وقت ادا سے صلوٰۃ کے اس دنیا سے دار فانی سے نکلکر دار باقی اخروی مین داخل ہوتا ہے اور سالک بوجہ کمال بمصداق حدیث شریف اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ بن جاتا ہے اور حدیث اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ سے اسی مقام کی طرف اشارہ ہے اور بھی فرمایا رسول علیہ السلام نے اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِي الصَّلٰوةِ اور اگر نماز پڑھنے کے لیے حکم نہوتا چہرۂ مقصود سے نقاب کون کھولتا اور طالب کو مطلوب کی طرف کون راہ بتاتا نماز ہے راحت بخشنے والی غمزدون کو اور نماز ہے راحت دینے والی بیمارون کو اور اَرِحْنِيْ يَا بِلَالُ ایک رمز ہے اسی ماجرے کی طرف اور قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ اشارہ ہے اس مقصود کی طرف اور مافوق مرتبۂ حقیقت صلوٰۃ کے مرتبہ معبودیت صرفہ کا ہے کہ اصل کل اور ماوی تمامی مراتب کا ہے اس مقام مین وسعت کوتاہ اور سیر قدمی تمام ہوتی ہے اس مقام مین مراقبہ اوس ذات کا کہ معبود صرف ہی کیا کرے اور حدیث معراج مین کہ قِفْ يَا مُحَمَّدُ ہے ہوسکتا ہے کہ اسی مقام کی طرف اشارہ ہو یعنے ساکن اور قائم رہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قدم آگے مت رکھ کیونکہ اسکے آگے مرتبہ تجرد ذات منزہ حضرت ذات تعالی وتقدس کا ہے حضرات مجددیہ شہود کریہ قدس اسرارہم یہ بھی فرماتے ہین کہ حقیقت کلمۂ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی اس مقام مین ثابت ہوتی ہے اور نفی عبادت از غیر مستحق العبادۃ اور اثبات عبادت معبود حقیقی کا کہ بجز اوسکے اور کوئی مستحق عبادت کا نہین ہے اس مقام مین حاصل ہوتا ہے اور کمال امتیاز درمیان عابدیت اور معبودیت اور عابد اور معبود کے معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی جان لیتا ہے کہ معنی کلمۂ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بہ نسبت حال منتہیون کے لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ اور بہ نسبت مبتدیون کے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ اور بہ نسبت متوسطون کے لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ ہین اس مرتبۂ علیا مین نماز سے سالک کو ترقی ہوتی ہو کہ کام منتہیون کا ہے اور سیر حقائق الٰہیہ کا اس مقام تک تمام ہوتا ہے اس مقام مین ترقی محض فضل حق تعالی پر موقوف ہے اس مقام سے سیر حقائق انبیا علیہم السلام کی شروع ہوتی ہے اس مقام مین ترقی سید کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر موقوف ہے پس جیسے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالی اپنی ذات کو دوست رکھتا ہے ویسے ہی اپنی صفات اور افعال کو بھی دوست رکھتا ہے اس محبت مین دو اعتبار ہین ایک محبیت دوسری محبوبیت پس ظہور کمالات محبیت ذاتیہ کا حضرت موسی کلیم علی نبینا وعلیہ السلام مین اور ظہور کمالات صفاتی اور محبوبیت اسمائی حضرت خلیل اور دیگر انبیا علی نبینا وعلیہم السلام مین متحقق ہے پس اول شروع سیر سالک کی کمالات صفاتی اور حقیقت ابراہیمی ہوتی ہی اور مقام خلت اسی سے کنایہ ہے اسجگہ مراقبہ اوس ذات کا کہ منشا حقیقت ابراہیمی ہے کیا کرے یہ مقام کثیر البرکات ہے تمام انبیا علیہم السلام اس مقام مین ابراہیم خلیل علیہ السلام کے تابع ہین اور حضرت حبیب الرحمن خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم بامر اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا کے مامور ہین اسواسطے اپنے درود اور برکات مطلوبہ کو ساتھ درود ابراہیم علیہ السلام

نشأ محبت بھی رکھتی ہے اگرچہ اسقدر بھی بالاصالہ نہیں ہے لیکن مانع مقام محبوبیت صرف ہے اور ولایت احمدی محبوبیت
صرفہ ہے ناشی ہے اسمین بالکل شائبہ محبت کا نہین ہے یہ خالص مقام محبوبیت ہے اور یہی ولایت احمدی بہ نسبت
دوسری ولایت کے مطلوب سے نزدیک تر ہے اور محب کو مرغوب تر کیونکہ محبوب جسقدر اپنی محبوبیت مین تمام تر اور
استغنائی اور بے نیازی مین کامل تر محب کی نظر مین پیارا اور رعناتر معلوم ہوتا ہے اور اپنے محب کو اپنے طرف
جذب کر لیتا ہے اور اپنا شیفتہ اور فریفتہ کرتا ہے **فرد** نہ تنہا آفتم زیبائے اوست ٭ بلائی من تماہیہ و ائی اوست
مرکرد بلا سے افراط عشق ہے کہ خود مطلوب عاشق طالب کا ہے سبحان اللہ احمد عجب اسم مبارک ہے کہ کلمہ مقدسہ
احد بلا میم سے مرکب ہے اور حلقہ حرف میم غوامض اسرار الٰہی مین سے ہے گنجایش نہین کہ سر مکنون عالم بیچون کو
عالم چون مین بغیر حلقہ میم کے تعبیر کر سکین اور حق تعالی احد ہے اور لاشریک لہ اور حلقہ میم طوق عبودیت کا
ہے اوسنے بندے کو مولی سے متمیز کیا پس بندہ وہی حلقہ میم ہے اور لفظ احد اوسکی تعظیم کے لیے آیا ہے اور اوسکی
خصوصیت کو اظہار کیا علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام الخ بعد طے مقام حقیقت احمدی کے مقام حب صرفہ کا آتا ہے
اسجگہ مراقبہ اوس ذات کا کہ منشأ حب صرف کا ہے کرتے ہین بسبب قرب اس مرتبے کے ذات مطلق اور
دائرہ محبت صرفہ
لاتعین کے ساتھ علو اور بیرنگی اس کو لازم ہے کیونکہ اول اون چیزونکا کہ ذات مطلق سے ظاہر
ہوئی ہین محبت ہے کہ منشأ ظہور اور مبدأ خلق مخلوقات کا ہے اور حدیث قدسی كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ
اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ سے اسی کے طرف اشارہ ہے وَهٰذَا هُوَ الْحَقِيْقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ
عِنْدَ التَّحْقِيْقِ وَمَا بَيْنَنَا اَوْ لَا هُوَ ظِلُّهَا اور حدیث قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ الخ اس
مدعا پر دلالت کرتی ہے یہ مقام سید الاولین والآخرین محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ مختص ہے دوسرے
انبیا علیہم السلام کے حقائق اسمین نہین پائے جاتے ہین اس مقام کے بعد مرتبہ لاتعین اور حضرت اطلاق کا ہے
اسمین سیر کی گنجائش نہین سوائے سیر نظری کے چونکہ حضرت ذات کی انتہا نہین ہے نظر بیچاری ذات غیر متناہی
مین حیران اور سرگردان رہتی ہے **فرد** داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار ٭ گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد +
یہ مقام بھی خاص سید کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اس جگہ مراقبہ اوس ذات کا کہ تعینات سے مبرا اور
منزہ ہے کرتے ہین فقط **پانچوان مراقبہ** اذکار اور اشغال اور مراقبات بطریق سلسلہ علیہ حضرات چشتیہ قدس اسرارہم
کے بیان مین اور امام اس طریقہ علیہ کے حضرت خواجہ معین الدین حسن السنجری الچشتی رضی اللہ عنہ ہین یہ اس
امت کے عمدہ اولیاؤن مین ہین کہ ہزارون ہنود آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب آپنے وصال فرمایا
آپکی پیشانی پر ظاہر ہوا مَاتَ حَبِيْبُ اللّٰهِ عَلٰى حُبِّهٖ انکے طریقے مین جب طالب صادق واسطے کسب
طریقت کے شیخ کامل مکمل کی خدمت مین آوے تو حضرت شیخ اوسکو تین روز متواتر روزہ رکھنے کو فرماوے
اگر ہو سکے تو طالب کا روزہ رکھے ورنہ افطار کے وقت تھوڑا کھاوے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو موافق معمول کے روزہ
رکھے اور ہر روز تہلیل اور استغفار اور درود ہر ایک کو ہزار ہزار بار پڑھے بعد اتمام روزے کے نہا کر شب کے
وقت حضرت شیخ کے پاس حاضر ہووے تو حسب الحکم شیخ کے مرید فاتحہ اور اخلاص اور آمن الرسول اور شہد اللہ
حکیم تک پڑھے ویا خود حضرت شیخ پڑھے بعد اوسکے شیخ فرما وے کہ بیعت کی تونے اس ضعیف پر اور راس ضعیف
کے خواجگون پر اور ہمارے خواجگان خواجگون پر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت رب العزت پر اور عہد
کیا تونے کہ اپنے جوارح کو شرع شریف کے طریقے پر رکھے اور اپنے دل کو حق تعالی کی محبت مین ویوے کسی دوسرت

ذات اور وجود مطلق حق سبحانہ وتعالیٰ کا ہے یعنے نفی خطرات کے لیے صورت شیخ کو تجلی حق تصور کرے اور مراد صفات سے
سبع امہ صفات ہین یعنے ذات مطلق کو ساتھ حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سمع اور بصر اور کلام کے تصور کرے
اور مراد مد سے مد کلمۂ لا ہے اور مراد شد سے تشدید کلمۂ الا اللہ ہے اور مراد تحت سے بائین زانو کے تحت سر ہے اور مراد
فوق سے داہنے طرف کا مونڈھا ہے اور ذکر حدادی مین کلمۂ (لا الٰہ) کو ساتھ شروط مذکورہ کے بائین طرف سے شروع
کرے اور دو نو زانو پر کھڑے ہو کر قوت تمام اور ضرب شدید کے ساتھ فضاے دل پر الا اللہ کی ضرب لگاوے جیسے کہ لوہا
دونون ہاتھون سے ہتوڑی کو زور سے اہرن پر ضرب لگاتا ہے یہ امام ابو حفص حداد قدس سرہ سے منقول ہے
اسمین مشقت بہت ہے اور فائدہ زیادہ واضح ہو کہ خطرہ چار طرح پر ہے پہلا خطرۂ شیطانی کہ موجب تکبر اور غضب اور
عداوت اور حسد اور مانند اونکے کا ہے موضع اوسکا بائین زانو کا سر ہے دوسرا خطرۂ نفسانی کہ وہ موجب شہوات
طعام اور فرج اور ادخار اور زینت اور مانند اونکے کا ہے موضع اوسکا داہنے زانو کا سر ہے اغوا مین نفس اور شیطان
ہمیشہ شریک ہین تیسرا خطرۂ ملکی کہ باعث طاعات اور عبادات اور مانند اونکے کا ہے واسطے ثواب کے جاے
اوسکی داہنا مونڈھا ہے چوتھا خطرۂ رحمانی کہ وہ سبب اخلاص اور محبت اور ذوق اور شوق اور مانند اونکے کا ہے
اوسکی جگہ فضاے دل ہے چونکہ دفع ان خطرات کا بلحاظ تفصیلی کے موجب تشتت دل طالب کا ہے لہذا اولاً ذاکر کو
لا الٰہ الا اللہ کے ذکر مین لا معبود الا اللہ اور بعد اسکے لا مقصود الا اللہ اور بعد اسکے لا مطلوب الا اللہ
اور بعد اسکے لا موجود الا اللہ تلقین کرین تا کہ یہ خطرات اربعہ ان چارون الفاظ کے تحت مین داخل ہو کر منتفی ہو جاوین
بلکہ مناسب یہ ہے کہ شیخ اول وہلہ مین لا موجود الا اللہ تعلیم فرماوین اوس زبان کے ساتھ کہ طالب رکھتا ہو
کیونکہ اس سے خطرات بھی دفع ہو جاوینگے اور قصر طریق اور قلت مؤنت بھی حاصل چند روز طالب کو
اسمین رکھین جب نور اوسکا طالب پر ظاہر ہووے یعنے ذوق اور شوق احساس کرین تو ذکر دو ضربی دوام
یعنے پے درپے تعلیم کرین ایک ضرب لا الٰہ کی داہنے مونڈھے پر اور دوسری ضرب الا اللہ کی فضاے دل پر
لگاوے اور کبھی کبھی الا اللہ تیسری بار یا پانچوین بار یا ساتوین بار یا نوین بار رکھے بسبب قلت فرو کے اس
ذکر مین بہ نسبت ذکر چار ضربی کے تفرقہ کم ہے بعد ظہور نور اوسکے ذکر دو ضربی فقط الا اللہ کا بحذف لا الٰہ کے
اس خاندان عالیہ مین معمول ہے یعنے الا اللہ کے ذکر مین پہلے ذاکر اپنے سر کو داہنے طرف جنبش دیکر فضاے دل پر
ضرب لگاوے بعد اوسکے فقط کلمۂ مبارک اَللّٰہ کا ذکر کرے اس طریق پر کہ اسم مبارک اللہ کو ناف سے اوپر کی طرف
کھینچے اور (ھُوْ) کی ضرب فضاے دل پر لگاوے یہ سب جو مذکور ہوا ذکر لسانی ہے خواہ جہریہ ہو خواہ خفیہ لیکن
ذکر مجموعہ لا الٰہ الا اللہ سے ذکر الا اللہ کا زیادہ ہووے اور اس سے ذکر اَللّٰہ کا زیادہ تر ہووے یعنے سبق
مین ذکر ماضیہ کا اس ترتیب کے ساتھ لحاظ رکھے بعد ظہور نور اوسکے ذکر لقلقہ کا تلقین فرماوے کہ وہ خفیۃ
متصل ذکر کرنا کلمۂ اللہ کا ہے بغیر انفصال کے اسمین طالب کو اختیار ہے چاہے منہ کو بند کر لیوے یا کھول دیوے
بعض اسمین حبس دم کرتے ہین بعض نہین کرتے ہین اور بعض اسمین مع حبس دم اور سبحہ گردانی کے فقط لسان قلب سے
ذکر لقلقہ کرتے ہین یعنے مع ایک ایک دانہ سبحہ کے ایک ایک ذکر کرتے ہین بعد ظہور نور اوسکے ذکر [illegible]
تلقین کرے اس ذکر کے تین رکن ہین ایک رکن اسم ذات ہے دوسرا رکن ملاحظۂ امہات صفات یعنے سمیع بصیر
علیم تیسرا رکن واسطہ جسکو برزخ اور رابطہ کہتے ہین اس ذکر مین بھی سات شرائط مشہورہ کا لحاظ رکھے یعنے
برزخ ذات وصفات و شد و مد و تحت و فوق اسجگہ برزخ عبارت ہے واسطہ سے اور ذات عبارت ہے اسم

سلطان الاذکار پیش آتا ہے حاصل یہ کہ جب ان تینون صفتون پر سالک قرار پکڑے تو باقی دیگر سبع ائمۂ صفات کو اسپر اضافہ کرے اور عروج اور نزول کا لحاظ رکھے مجاری کبیرہ مین دم روک کر شدت اور قوت کے ساتھ بملاحظۂ واسطے ذکر کیا کرے تاکہ بیخودی اور بیہوشی لاوے جو کچھ کہ بہت گرسنگی اور بیداری سے حاصل ہوتا ہے اسمین اندک ذکر سے حاصل ہوتا ہے سالک کو چاہیے کہ ذکر اسمِ ذات ششش ضربی اور چہار ضربی بھی کیا کرے شش ضربی وہ ہے کہ ہر جہت مین اللہ کی ضرب لگاوے اور چار ضربی وہ ہے کہ سالک قبلہ رو بیٹھے اور مصحف کو اپنے سامنے رکھے یا کسی بزرگ کی قبر کو ضرب اول داہنے طرف اور ضرب دوم بائین طرف اور ضرب سوم مصحف پر اور ضرب چہارم فضائے دل پر لگاوے اور ذکر مین مستغرق ہووے اس ذکر مین کشف معانی قرآن اور حال اہل قبور ہو جاوے گا لیکن یہ ذکر ساتھ ملاحظۂ واسطے کے چاہیے کہ بدون اوسکے فائدہ نہین اور ذکر پاس انفاس کا اسطرح پر ہے کہ سالک دم بیرونی کے ساتھ کلمۂ لَا اِلٰہ کو باہر کھینچے اور دم کے ساتھ ذاکر ہووے اور کلمۂ اِلَّا اللّٰہ کو دم درونی کے ساتھ اندر کھینچے اور نظر ہمیشہ بست کشادہ مین ناف پر رکھے یہ ذکر اسقدر کرے کہ خود دم سالک کا ذاکر ہووے خواہ بیداری مین ہو خواہ خواب مین اور اسمین عمر سالک کی دونی ہوتی ہے اور کبھی ذکر پاس انفاس کلمۂ اللہ کے ساتھ بھی کرتے ہین اسطرح پر کہ ضمۂ ہائے اللہ کو اشباع کے ساتھ پڑھے تاکہ اوس سے ایک واو پیدا ہووے یعنی لسان قلب سے سانس درونی کے ساتھ اللہ اور سانس بیرونی کے ساتھ ھُو کہے ذکر پاس انفاس مین خواہ ذکر کلمۂ طیبہ کے ساتھ ہو یا اسم ذات کے ساتھ ہو اگر ناک کے نتھنون سے آواز پیدا ہو تو اوس ذکر کو ذکر ارّہ بھی کہتے ہین اس ذکر مین سالک کو شورش اور سوزش بہت پیدا ہوتی ہے لیکن اس سے حرارت اور خشکی بھی دماغ مین پیدا ہوتی ہے پس اوسوقت چاہیے کہ روغن بادام استعمال کرے اور ضرور ہے کہ ذاکر اس ذکر کو کمال مین پونہچاوے اور کمال اوسکا یہ ہے کہ دم ذاکر کا بے شعور اور بے اختیار ذاکر کے ذاکر ہووے اور اسی ذکر سے شیخ مرید کو توجہ بھی دیتے ہین جاننا چاہیے کہ سالک ذکر لسانی سے ذکر قلبی مین پونہچتا ہے پس حالت جمع لسان اور جنان مین ذکر بطریق کمال کے حاصل ہوگا اور یہ ترکیب اکثر سلسلون مین ہے لیکن سلسلۂ نقشبندیہ مین ابتدا سے ذکر قلبی پر اقتصار کرتے ہین اور مبتدیونکو ذکر قلبی سے ہی شروع کرواتے ہین اور کہتے ہین کہ بست اول ما آخر ہر منتہی + ز آخر ما جیب تمنا تہی + لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ جو کچھ کہ دوسرے سلسلون مین منتہیون کو حاصل ہوتا ہے اس سلسلے کے مبتدیون کو حاصل نہین ہوتا ہے ہان اس سلسلے کی ترکیب ایسی ہی واقع ہوئی ہے پس درمیان صاحب ذکر قلبی دوسرے سلسلون کے اور درمیان صاحب ذکر قلبی اس سلسلے کے کہ مبتدی ہے فرق عظیم ہے ذکر قلبی سے بعض فقہا انکار کرتے ہین اور ذکر کو فقط ذکر لسانی پر حصر کرتے ہین یہ انکار انکا محض مکابرہ ہے کیونکہ ذکر ضد نسیان ہے اور یہ خاص صفت قلب کی ہے البتہ ہر ایک کے لیے احکام مختصہ ہین کہ ہر ایک پر مرتب ہوتے ہین ذکر کشف الروح کا کسی روح کا ہو اور کسی مقام مین ہو اسطرح پر ہے کہ پہلے اکیس بار یارب کہے پہر یاروح الروح کہکر دل مین ضرب لگاوے اور اپنے سر کو بلند کرے اور یا روح کہے جب ذکر سے فارغ ہووے تو مطلوب کے طرف متوجہ ہووے انشاء اللہ تعالی وہ روح حاضر ہو جاوے گی بیداری مین ہو یا خواب مین یہ ذکر اگر دو ہزار بار کرے تو جلد مقصود کو پونہچے گا یہ ذکر حضرت سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کو حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ سے پونہچا ہے بعض کلمۂ طیبہ کے ذکر مین اختصار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ضمہ کے ساتھ او رفتحہ کے ساتھ اور ہ کسرہ کے ساتھ ضرب اول داہنے طرف اور ضرب دوم بائین طرف اور ضرب سوم دل پر ضرب

پس اوسوقت مشاہدہ کرتاہے وہ اوس نور سے ذات حق تعالی کو اور مطلع ہوتا ہے مرادات اور حکمتیں اور احکام تعلقات پر بعد اوسکے منعکس ہوتا ہے وہ نور بصیرت سے بصر کی طرف پس اوسوقت احساس کرتا ہے وہ جوارح ظاہری سے عوالم غیب کو اور منسلخ اور متجاوز ہوتا ہے وہ عوالم ظاہر اور باطن سے واضح ہو کہ سالک کو انوار کبھی سفید اور کبھی سبز اور کبھی عقیقی ظاہر ہوتے ہین اور سبکے آخر اور انتہا مین نور سیاہ ظاہر ہوتا ہے جسکو نور حیرت اور نور ذاتی بھی کہتے ہین اور یہ نور تجلی (ھی) کا ہے پس جو نور داہنے طرف متصل مونڈھے کے ظاہر ہو تو وہ نور کاتب یمین کا ہے اور اگر غیر متصل ہو تو وہ نور شیخ کا ہے اور اگر روبرو ظاہر ہو تو وہ نور محمدی ہے اور اگر بائین طرف متصل مونڈھے کے ظاہر ہو تو وہ نور کاتب یسار کا ہے اور غیر متصل ہو تو وہ نور تلبیس ابلیس کا ہے اور ایسی ہی اگر کوئی صورت بائین طرف سے ظاہر ہو تو جان لے کہ وہ تلبیس ابلیس کی ہے اور اگر نور بالاے سر اور پیچھے سے سالک کے ظاہر ہو تو جان لے کہ وہ نور ملائکۂ حفظ کا ہے اور اگر بلا جہت ظاہر ہووے اور دل مین اوس سے دہشت پیدا ہوا ور بعد جانے کے حضور نرہے تو جان لے کہ وہ تلبیس ابلیس کا ہی اور اگر وقت ظہور کے حضور رہو اور بعد جانے کے فراق اور اشتیاق ہو تو جان لے کہ وہ نور مطلوب کا ہے اور اگر سینے اور ناف کے اوپر ظاہر ہو تو جانے کہ یہ نور تلبیس ابلیس کا ہے اور اگر دل کے اوپر ظاہر ہو تو جانے کہ یہ نور صفائی دل کا ہے لیکن طالب مخلص کو چاہیے کہ ان انوار کی طرف ملتفت نہووے اور اون سے خوش نہووے کہ غیر مطلوب ہے کما مر جاننا چاہئے کہ سالک چند اذکار ہین کہ سینہ بسینہ چلے آرہے ہین حضرات مشایخ نہین بتاتے ہین مگر اپنے خاص مریدون کو کہ ریاضات اور مجاہدات اور اربعینیات عمل مین لائے ہین اور تصفیۂ تام حاصل کیے منجملہ اونھین اذکار کے ذکر معیت ہے اور وہ (یَا مَعِي يَا مَعِي يَا هُوْ يَا هُوْ) ہے اس ذکر سے مشاہدۂ ذاتیہ اور صفاتیہ حاصل ہوتا ہے طریقہ اوسکا یون ہے کہ موافق جلسۂ نماز کے بیٹھے مگر یہ کہ نیچے سے دونون سرین کے دونون قدم کو باہر نکالے اور دونون سرین کو زمین پر رکھے اور داہنے ہاتھ سے بائین بازو کو اور بائین ہاتھ سے داہنے بازو کو مضبوط پکڑے اور ان پانچ کلمات کا ذکر کرے اور ایک ایک کلمے کے ساتھ ایک ایک ضرب لگاوے ضرب اول درمیان داہنے قدم اور داہنے زانو کے اور ضرب دوم درمیان دونون زانو کے اور ضرب سوم درمیان بائین قدم اور بائین زانو کے اور ضرب چہارم جگر پر اور ضرب پنجم فضاے دل پر شدت اور قوت اور حضوری کے ساتھ لگاوے اور ھُو سے احدیت مطلقہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ کی طرف اشارہ ہے بہتر یہ ہے کہ اس ذکر کے دنون مین ذاکر کی غذا شیر ہووے اور شیر کے ساتھ زعفران بھی ملاوے تو بہتر ہے اور عطریات استعمال کیا کرے اور ہو سکتا ہے کہ فقط ان تینون کلمات ھُو ھُو یا معی کے ساتھ اقتصار کرین اور طریقہ بدستور سابق ہے مگر یہ کہ ضرب ھُو ھُو کی آسمان کی طرف کرے اور یا معی کی ضرب دل پر اور منجملہ اونھین اذکار کے ذکر کلیہ ہے اور وہ (اَلْكُلُّ مِنْكَ وَالْكُلُّ اِلَيْكَ اَلْكُلُّ يَا كُلَّ الْكُلِّ) ہے یہ ذکر بھی سالک کو مشاہدۂ ذاتیہ اور صفاتیہ مین پونہچاتا ہے اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ مربع بیٹھے اور ایک ضرب سامنے اور ایک ضرب داہنے طرف اور ایک ضرب بائین طرف اور ایک ضرب آسمان کی طرف اور ایک ضرب قلب پر لگاوے اور منجملہ اونھین اذکار کے ذکر احاطہ ہے اور وہ (یَا مُحِیْطُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا) ہے اور یہ ذکر بھی مورث مشاہدہ ہے اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ وقت ظاہرا کے آنکھ کھلی رکھے اور وقت باطنا کے آنکھ بند کرے اور منجملہ اونھین اذکار کے ذکر محو الجہات ہے اور وہ (اَنْتَ فَوْقِيْ اَنْتَ تَحْتِيْ اَنْتَ اَمَامِيْ اَنْتَ خَلْفِيْ اَنْتَ يَمِيْنِيْ اَنْتَ شِمَالِيْ اَنْتَ فِيَّ وَاَنَا مَعَ الْجِهَاتِ)

کوشش کرتا ہے نہین پاتا ہے بلکہ سعی اور کوشش بھی موجب عدم جمعیت اور سبب فقدان اوس حرکت کا ہوتا ہے لیکن مایوس نہووے اور ساتھ عجز اور انکسار اور خشوع اور خضوع کے حرکت گم شدہ کو طلب کرے اور کبھی سبب فقدان اس حرکت کا حدیث نفس یا خطرہ یا علم باشیا متکثرہ بھی ہوتا ہے کیونکہ توجہ دل کی ایک آن مین دو امر کی طرف محال ہے علاج اوسکا رفع موانع ہے پس جب یہ امر جلیل القدر طالب کو حاصل ہووے محقر اور مصغر نہ سمجھے اور اوسکی پرورش مین رات و دن کوشش کرے اور تھوڑے روز سوا ے فرائض اور واجبات اور سنن رواتب کے نوافل اور وظائف اور تلاوت وغیرہ چھوڑ دیوے اور ہمہ تن اس نسبت کے حاصل کرنے مین مصروف رہے اور اندک اندک آنکھ کھولے اور اس نسبت کے ساتھ حاضر رہے تاکہ اوسکا ملکہ حاصل ہووے اور آنکھ کھولکر متوجہ قلب کا ہونا اسی کا نام خلوت در انجمن ہے اس صورت مین بتائید الٰہی یہ نسبت قوت پکڑیگی اور فراموشی کا وقت اندک توجہ سے اوسکو پاوے گا اور ویرنگ رسنگی کو کبھی مانع اور مزاحم سے زائل نہوگی اس مرتبے مین طالب ذکر سے لذت پاوے گا اور جمعیت حاصل ہوگی جب حال حرکت کا اس مرتبے مین پونہچا کہ ذکر لفظ مبارک اللہ کا بے تکلف زبان دل سے سُنتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ منشا اوس حرکت کا قلب صنوبری ہے پس یہی حرکت جمیع اجزا بدن مین منتشر ہوتی ہے اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ اوّلاً ابتداءً سالک کے کسی عضو مین وہ حرکت ظہور کرتی ہے یعنے جیسے کہ وہ حرکت مضغۂ قلب سے معلوم ہوتی ہے ویسے ہی کسی عضو سے بھی معلوم ہوتی ہے کبھی ہاتھ سے اور کبھی پانوون سے کبھی سر سے بغیر اسکے کہ سالک قصد اوس عضو کا کرے لیکن سالک کو چاہیے کہ ہمیشہ قلب کی طرف توجہ رکھے پس جب نور ذکر منتشر ہووے اندک فرصت مین تمامی اقطار جسم کا احاطہ کریگا اور سر سے ناخن تک ذکر سے معمور ہوگا اور سالک کو احوال مختلفہ ظاہر ہونگے کبھی شادان و خندان اور کبھی افسردہ و حیران اور کبھی گریان و بریان لیکن سالک انھین احوال کی طرف ملتفت ہوکر اشتغال بالذکر اہم مہمات دینی و دنیوی جانے اور تا ہنوز اگلی سے ایسا ہووے کہ بیک مرتبہ تمامی بدن سے ذکر اللہ کا سُنے اور تمامی اعضا بیک صدا اور بیک صورت دل صنوبری کے ساتھ موافقت کرے اس حالت مین کبھی غلبہ ذکر کا بعض اعضا مین زیادہ اور بعض مین کمتر اور کبھی جمیع اعضا بدن مین مساوی ہوتا ہے لیکن وقت مساوات کے سالک لذت ذکر زیادہ پاتا ہے اسی حالت کو حضرات صوفیہ کی اصطلاح مین سلطان الاذکار کہتے ہین علم ذکر قلب کا اوائل مین بغیر مدد قوت سامعہ کے ہوتا ہے اور جب ذکر قلب مین مستقر ہوجاوے اوسوقت کان سے سنتے ہین اور جو مشہور ہے کہ ذکر قلب سالک کا غیر بھی سنتا ہے غلط عوام ہے اسکی کچھ اصلیت نہین واضح ہو کہ مقصود ذکر سے فنا فی المذکور ہے پس ہمت مجرد تلفظ کلمہ جلالہ من اللسان او الجنان پر نہ رکھنا چاہیے اگرچہ بوجہ فائدہ اجر و ثواب کار رکھتا ہے ولیکن بغیر حضور مذکور کے یہ موصل الی المطلوب نہین ہے کیونکہ مقصود ذکر سے فنا فی المذکور ہے نہ فنا فی اسم المذکور اس مرتبے مین سالک کو عجائب و غرائب حالات وارد ہوتے ہین اور وہ یہ ہین کہ اس مرتبے مین سالک کو علم ذکر کائنات کا حاصل ہوتا ہے کیونکہ سالک جب ذکر اللہ کے ساتھ مشغول ہوتا ہے تو اوسکو معلوم ہوتا ہے کہ تمامی اعضا اوسکے فرادیٰ فرادیٰ اللہ اللہ کو رہی ہین اور در و دیوار و فرش وغیرہ اللہ اللہ کہتے ہین پس اگر ایسا ہے تو یہ ذکر کائنات کا نہین ہے بلکہ یہ بسبب استیلا و غلبۂ ذکر ذاکر کے ہے کیونکہ ہر ہر کون کے لیے سبب اقتضا خصوصیات کے ایک ایک ذکر الگ الگ ہے خواہ ذکر حالی ہو جیسے اکثر اسپر متفق ہین خواہ ذکر مقالی جیسے کہ بعض اسکے طرف گئے ہین پس افراد عالم بذکرہاے مختلفہ باہم ممتاز ہین پس اگر سالک کو حالت ذکر مین دیوار سے ایک ذکر خاص اور فرش سے ایک ذکر خاص مسموع ہووے تو البتہ یہ اطلاع ذکر کائنات کا ہے اگرچہ اسمین بھی

طرف مضغہ کے کیونکہ یہ توجہ موجب توجہ طرف تمامی اعضا کے سریع اور کثیر ہے اور جب تمامی جسم سالک کا اس حرکت
متصلہ سے مشرف ہووے سالک کو چاہیے کہ مذکور کو تمامی حرکت جسم کے ساتھ مطابقت کرے اور علم کو مذکور کے ساتھ
منطبق کرے پس اسوقت انطباق اشیاے ثلثہ کا یعنی حرکت کل بدن اور مذکور کہ مدلول اور مسمی کلمہ اللہ کا ہے اور
علم بالمذکور بایکدیگر مثل انطباق مسافت اور حرکت اور زمان کے ہے کہ مباحث اعراض اور مسائل کمیت مین
مذکور ہے پس اس حالت مین ہجوم غیبت اور بیخودی اور نزول سالک کا فنا اور فناء الفنا مین ہوگا جب کثرت
ورزش سے سالک ایسے ایک مرتبے کو پہونچا کہ حضور علم اس حرکت کا اکثر اوقات میسر ہوتا ہے ایسی ہمت کرے کہ حضور
اس معنی کا بغیر واسطے مضغہ کے حاصل ہووے اور اصلا توجہ مضغہ کی طرف واقع نہووے تا کہ ترقی واقع ہووے
اور مضغہ کی توجہ اور تمامی بدن کی حرکت درمیان سے مرتفع ہوجاوین اور وہی علم خاص مذکور ہی کے ساتھ ہوجاوے
اور انطباق معدوم ہوجاوے بسبب معدوم ہونے دو نون طرف کے یا ایک طرف کے اور طرفین اوس صورت
مین متصور ہے کہ جب انطباق درمیان مذکور اور حرکت کے فرض کرین اور طرف واحد اوس صورت مین متصور ہے
کہ جب انطباق درمیان علم اور مذکور کے یا درمیان علم اور حرکت کے فرض کرین اور بھی اس نسبت کی پرورش
مین ہمت صرف کرے کہ قلت سے طرف کثرت کے اور کثرت سے طرف دوام کے پہونچاوے اور اگر کسی وقت مین بسبب ضعف
نسبت کے بغیر واسطہ حرکت کے نگاہ داشت اوس نسبت کی نکر سکے تو بواسطہ اوسی حرکت کے اوس نسبت کی طرف
متوجہ ہووے اور تعطیل کو ہرگز روا نرکھے اور اگر حرکت کلیہ بدنیہ سے بھی غفلت واقع ہووے تو حرکت متصلہ جزئیہ
قلبیہ کی طرف متوجہ ہووے اور اگر یہ بھی مفقود ہووے تو حرکات منفصلہ جزئیہ قلبیہ کی طرف متوجہ ہووے اور اگر یہ بھی
مفقود ہووے تو اگر قادر ہووے سر دریا فی سے غسل کرے یا دو تین بار سانس کو قوت کے ساتھ دماغ سے جوش کرے
یا اسم فعال کو جا نمود دل کے ساتھ اوسکے معنی کے ... او العد فعالی ... بن ...
کو یاد وے کہ جب بعنایت الٰہی کثرت ورزش سے سالک ایسے ایک مرتبے مین پہونچا کہ اکثر اوقات حضور مذکور کا
بغیر توجہ طرف حرکت کلیہ بدنیہ کی حاصل ہے تو ایسا نہونے پاوے کہ ایک لحظہ اس نعمت عظمی سے غفلت ہو خواہ افعال
جوارح کے سبب سے ہو یا افعال قلب کے سبب سے پس اسوقت دست بکار اور دل بیار کا مرتبہ حاصل ہوگا
ابیات سر رشتہ دولت اے برادر بکف آر + وین عمر گرانمایہ بغفلت مگذار + دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار + میدار
نہفتہ چشم دل جانب یار + توجہ طرف مذکور اور مطلوب کے جسوقت بغیر انطباق کے میسر ہو تو اوسکو ایک نعمت عظمی
اور دولت کبری سمجھنا چاہیے اسلیے کہ ذکر قلبی اس مرتبے مین متحقق ہوتا ہے اور جبتک کہ حرکت درمیان مین ہوگی
ذکر قلبی متحقق نہوگا کیونکہ قلب ایک لطیفۂ ربانی ہے کہ بعض کے نزدیک نہ وہ جسم ہے نہ جسمانی اور بعض اوسکو
قوت کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور بعض اوسکو مجرد عن المادہ کہتے ہین اور ایک گروہ اوسکو بخار لطیف جانتے ہین اور
بعض عالم امر سے بیان کرتے ہین اور بعض قوم اوسکو عرض کہتے ہین اور بعض جوہر بولتے ہین اور بعض اوسمین ساکت
رہتے ہین سابق ہمنے اسکی تحقیق کر دی ہے حاصل اوسکا یہ کہ اسکو کبھی ایک اعتبار سے قلب اور دوسرے اعتبار
نفس اور ایک اعتبار سے روح اور دوسرے اعتبار سے عقل کہتے ہین حالانکہ یہ ایک چیز ہے یا نجاشئی نام اوسکا
الگ الگ ہے اور حرکت عالم عوارض اجسام سے ہے اور حرکت سے قلب منزلون دور ہے پس جب سالک کو ذکر
قلب کا حاصل ہووے انوار انواع واقسام کے ظاہر ہونے لگتے ہین کبھی اپنے جسم کے اندر اور کبھی جسم سے خارج
مین لیکن اندر یا دل مین یا سر یا داہنے ہاتھ مین یا بائین ہاتھ مین یہ تمام نمود ہے اور کبھی تمام بدن مین یہ نادر ہے لیکن

لامحالہ اوسکے لیے کوئی تعین ہوگا اور ضرور حضرت مطلوب و مقصود او سکے ورا ء الورا او س سے منزہ ہوگا اور جس مرتبہ اور مقام مین سالک قائم ہوگا
حضرت مطلوب اوسکے ورا ہوگا کیونکہ جو کچھ کہ سالک کے احاطۂ تصور مین متعین ہوگا ضرور وہ متعین ہوگا ساتھ ایسے تعین کے کہ وہ محاط ذہن سالک کا ہے اور
ہر متعین باعتبار تقید اور تشخص کے بہ سبب قید اور تشخص کے پس وہ غیر مطلوب ہے اسی واسطے حضرات محققین صوفیہ
کہتے ہین کہ مطلق حق تعالیٰ کسی نبی و ولی کے ادراک مین نہین آتی ہے بیت عنقا شکار کس نشود دام باز چین
کانجا ہمیشہ باد بدست ست دام را + پس سالک جب جانتا ہے کہ مین معشوق حقیقی کی طرف متوجہ ہون لیکن نہین
جانتا ہے کہ کس جہت کی طرف متوجہ ہون یعنے سالک جانتا ہے لیکن نہین جانتا ہے جہت تو جہ کو پس یہ مرتبہ فنا کا
ہے اور اگر نہین جانتا ہے کہ کیا جانتا ہے پس یہ مرتبہ فناء الفنا کا ہے اور اگر علم فنا ماسوی اللہ سے نہووے
تو وہ غفلت ہے وہ رضاے حق نہین ہوسکتی ہے مثلاً صورت خواب مین بھی فنا ماسوا سے ہے اور فنا علم فنا ماسوی کا بھی
باوجود اسکے غفلت محض ہے یہ رضا حق تعالیٰ کی نہین ہوسکتی ہے پس یہ مرتبہ نہایت سیر الی اللہ کا ہو آگے اسکے مرتبہ
سیر فی اللہ کا ہے مختار محققین صوفیۂ کرام کا یہ ہے کہ جب ماسوی اللہ سے فنا حاصل ہو لیکن شعور او علم اس فنا کا
باقی ہے فنا ابھی حاصل نہین ہوئی پس اطلاق فنا کا اس مرتبے پر مجازاً ہے اور حقیقت فنا اوس صورت مین
متحقق ہے کہ ماسوی اللہ سے فنا ہو اور علم اس فنا سے بھی محو اور فانی ہووے واضح ہو کہ اذکار اور اشغال اور مراقبات
مذکورۂ سابق مین حرکت قلب اور صورت سرمدی اور توالی انفاس اور مانند اوسکے کہ اختیار کیے ہین سر اوسین
یہ ہے کہ علم ان امور کا کہ موجب قرب مقصود کا ہے بہ سبب مقارنت ان امور کے دائم الوقوع ہوتا ہے کیونکہ یہ
امور بہ سبب دوام اور اطلاق اور اتصال کے قریب المقصود ہین پس بالضرور انکا علم بھی قریب المقصود ہوگا
اگرچہ امور دائمی اور بھی ہین کہ معیار ہوسکتے ہین جیسے کہ حرکت افلاک اور نجوم اور تجدد امثال آب دریا مین
اور مانند انکے لیکن یہ امور چونکہ جسم آدمی سے خارج ہین بعید التوجہ ہین توجہ ان امور کے ساتھ ویسی نہین ہے
جیسی کہ توجہ آدمی کی اپنے مین ہے اور اگر کوئی کہے کہ آدمی ہیچ لمحہ اور ہر آن رنگ اوسکا معدوم ہوتا ہے
اور مثل اوسکا کتم عدم سے موجود ہوتا ہے باوجود اسکے اسکو دوام ہے اسکو معیار کیون نہین گردانا ہم جواب
دینگے کہ قوت آنکھ سے تعلق رکھتا ہے اور مراقبات اور اذکار مین آنکھ بند کرنا نافع ہے بلکہ اہم دوسرا جواب
یہ کہ تجدد امثال بدیہی نہین ہے بلکہ نظری ہے اس سے جو علم حاصل ہوگا ظنی ہوگا اسواسطے ان امور کو معیار نہین
گردانا جاننا چاہیے کہ فنا دو قسم پر ہے قسم اول عبارت ہے علم مرکب سے اور قسم ثانی عبارت ہے علم بسیط سے لیکن
علم مرکب او س کیفیت ادراکیہ کو کہتے ہین جو باطن سالک سے پیدا ہوتی ہے اور متوجہ ہوتی ہے وہ طرف حضرت مقصود کے
اور منقطع ہوتی ہے جمیع ماسوی مقصود سے اور غیر مقصود کی طرف اوسکو بالکل راستہ نہین یہ اسواسطے ہے
کہ جو کچھ کہ مدرک سالک کا ہوتا ہے ساتھ صفت غیریت کے مدرک اوسکا نہین ہوتا ہے بلکہ ساتھ صفت عینیت
کے مدرک اور ملحوظ ہوتا ہے غایت ما فی الباب یہ کہ مقصود یعنے ذات بحت او وجود مطلق متلبس ہے ساتھ
شیون اور تعینات کے جنکے لیے وجود خارجی نہین ہے اور اس ادراک کو سالک جانتا ہے کہ یہ مطابق واقع
اور نفس الامر مین ہے جیسے کہ مشرب صافی حضرات قائلین وحدۃ الوجود کا ہے اور یہی حق ہے کہ دلائل
قطعیہ سے ثابت ہے یا اسواسطے کہ جو کچھ کہ مدرک سالک کا ہوتا ہے بہ سبب غایت توجہ الی المقصود اور نہایت
لحاظ مطلوب اور فرط محبت یار اور قوت عشق دوست کے سالک کے نزدیک تمامی افراد عالم مقصود او مطلوب
اور یار اور دوست دکھائی دیتے ہین اور سالک نفس الامر اور واقع مین ایسا نہین جانتا ہے بلکہ دیکھتا ہے

فرق کرتا ہے درمیان جلال اور جمال کے لیکن یہ فرق بنظر دیگر اور بدیدہ آخر ہے لیکن مرتبۂ ثانی مین بعض کاملین کو تکونات کو مشاہدہ کرتے ہین اولاً ذات مطلق ملحوظ اور مرئی ہوتی ہے اور ثانیاً اوس ذات مطلق کے نور سے تعینات اور اضافات کو دیکھتے ہین اور کہتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ قَبْلَہٗ اور بعض اشیا کو مشاہدہ کرتے ہین ذات مطلق کو مطالعہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ اور بعض ساتھ مشاہدہ اشیا کے ذات مطلق کو مطالعہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ مَعَہٗ اور بعض بعد مشاہدہ اشیا کے ذات مطلق کو مطالعہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ بَعْدَہٗ حاصل یہ کہ ہر ہر سالک کے لیے ایک ایک مقام معلوم ہے پس جب عارف مقام آخر مین نزول فرماتا ہے عوام الناس کو مشکل ہے کہ تمیز کرے درمیان عارف اور غیر عارف کے اسی جگہ سے حق تعالی حدیث قدسی مین فرماتا ہے اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُہُمْ غَیْرِیْ اور اسی سبب سے کفار انبیا علیہم السّلام کے حق مین کہتے تھے مَا لِھٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ اور انھین کاملین سے حق تعالی خبر دیتا ہے کہ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اور جب کاملین کو دریافت کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ ظاہر انکا مثل ظاہر تمامی عوام الناس کے ہے عوام انسے بہت انکار کرتے ہین بخلاف مجاذیب اور مجانین اور بعض جہلہ مشائخ اس زمانے کے کہ بتکلف و ریا اپنے تئین عوام الناس سے تمیز کرتے ہین اور عوام انکے ساتھ باعتقاد پیش آتے ہین اور انکے گرویدہ ہوتے ہین لیکن منجملہ اہل صحو کے جس شخص نے مقام فردیت حقیقیہ مین نزول کیا ہے ایسے شخص سے خوارق عادات کمتر دیکھتے ہین کیونکہ متوجہ الیہ ایسے شخص کی ذات بحت بے رنگ ہے اور تصرفات آفاقی و انفسی اسما و صفات کی تاثیرات مین سے ہین جسقدر اس مقام سے کمتر حدمین ہوگا تصرفات اوس سے زیادہ تر ہونگے مراقبات بطریق اہل چشت قدس اسرارہم کے واضح ہو کہ مراد مراقبے سے نگاہبانی کرنی اپنے دل کی ہے تاکہ اوسمین معنی واحد کا غیر آنے نہ پاوے یا نگاہبانی کرے سالک اللہ تعالی کی جیسے کہ اللہ تعالی اوسکی نگاہبانی کرتا ہے جان تو اے طالب دل کی بیماری تین چیزین ہین کہ جنکے سبب سے آدمی ماسوا اللہ کے طرف مشغول ہے اول حدیث نفس ہے کہ ہمیشہ اپنے قصد اور اختیار سے آدمی اپنے دل مین باتین کرتے ہین خواہ وہ خلا مین ہو یا ملا مین ہو دوسرے خطرہ کہ وہ بغیر قصد اور اختیار آدمی کے دل مین آتا ہے اور جاتا ہے تیسرے نظر کرنا غیر پر جس سے اشیاے کثیرہ کا علم حاصل ہو کر سد راہ وصول و رجوع الی المطلوب ہوتا ہے اور اصل ان امراض کے علاج مین شغل باطن ہے مراد شغل باطن سے ذکر اور فکر اور شغل اور مراقبہ ہے اور مراقبہ سبکا مغز ہے اور اقسام مراقبے کے بہت ہین بعض اونمین سے جو اصل اصول ہین یہان ذکر کیے جاتے ہین پہلا یہ کہ طالب مبتدی کو چاہیے کہ اسم ذات کو کہ لفظ مبارک اللہ ہے حدیث نفس کے محل مین سمجھاوے اور اتہمات اسما و صفات کو مقام خطرے مین اور نظر دل کو جمال مرشد کامل پر رکھے جسکو واسطہ اور رابطہ اور برزخ کہتے ہین دوسرا یہ کہ اسم ذات مقدس کی معنی کو ملاحظہ کرے بغیر تخصیص اور تقید کے اپنے علم مین کسی عبارت اور نعت کی ساتھ اور اس ملاحظے کے ساتھ ہمیشہ توجہ قلب صنوبری کے طرف رہے اس ملاحظے کے لیے ذہن دقا اور طبع نقاد چاہیے اور جب یہ معنی دلنشین ہو جاوے اوس معنی مقدس کو نور خالص تصور کرے اور اپنے تئین اوس نور مین متلاشی دیکھے فَھُوَ بَحْرٌ مِّنَ النُّوْرِ وَّاَنْتَ قَطْرَۃٌ یا یہ کہ اوس معنی مقدس کو ظلمت خالص تصور کرے اور اپنے تئین ایک سایہ تصور کرے کیونکہ سایہ جب ظلمت مین آجاتا ہے متلاشی ہو جاتا ہے اور امتیاز باقی نہین رہتا ہے تیسرے یہ کہ سالک دل کی آنکھ سے

٨١

فرق یہ ہے کہ اول بسیط حقیقی ہے اور ثانی بسیط حکمی اور اگر واحد بحیثیات متعددہ و بجہات متفرقہ مخلوط و مدرک سالک کو ہے پس اس صورت مین علم سالک کا مرکب ہوگا پس تمامی اولیاے عظام کہ طائفۂ صوفیہ کرام ہین درپے اوس امر کے ہین کہ علوم مرکبہ کو زائل کرکے علم بسیط حضرت واجب الوجود کو اسطرح حاصل کرین کہ تمامی اوقات یا اکثر اوقات اس جمعیت کے ساتھ سر فراز رہین اور خطرہ کو تفرقہ و اغیار سے اوس جمعیت کی طرف گریز کرین پس فنا ماسوے اللہ فنا فی اللہ ہے اور فنا خطرہ فنا کا فنا و الفنا ہے مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ رکن اعظم وصول الی اللہ کا دل لگانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا واضح ہو کہ حق تعالی کے لیے مظاہر کثیرہ ہین پس عابد نبی ہو یا ذکی کوئی مظہر و متعین مظاہر مین سے اوس عابد کا مقابل ہوکر اوسکا معبود ہوگیا ہے اسی بھید کے سبب سے رو بقبلہ ہونا اور استوا علی العرش کا شرع مین وارد ہوا ہے تاکہ توجہ عابد کی یکسو ہو جاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی نماز پڑھے تو اپنے منھ کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالی اوسکے اور اوسکے قبلے کے درمیان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی سے پوچھا کہ اللہ کہان ہے تو لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اوسنے اپنی اونگلی سے اشارہ کیا مراد اوسکی یہ ہے کہ خدا نے آپکو بھیجا ہے تو آپنے فرمایا کہ یہ مومنہ ہے پس سالک کو بھی کچھ مضایقہ نہین اسمین کہ وہ متوجہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اللہ ہی سے اگرچہ بظاہر مرشد کی طرف ہو یا عرش کی طرف بتصور اوس نور کے جسکو حق تعالی نے عرش پر رکھا ہے یا قبلے کی طرف یا اور کسی چیز کی طرف بتصور مظاہر حق تعالی ہے تاکہ دل سالک کا اسکے ذریعے سے ذات مطلق کیطرف متوجہ ہو لیکن گویا کہ یہ بھی مثل مراقبے کے ہوگا مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلّے مین داخل ہونیکا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی رعایت ضرور ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کی حالات مین اور مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رہنا اور مخلوقات کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اسکے نزدیک عقلاً از قسم حرام کے ہوجاوے پھر حجرے مین داہنا پانون داخل کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے تو دعا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَکُنْ لِیْ کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَاشْغِلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُخْلِصِیْنَ الْوَاصِلِیْنَ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ نَفْسِیْ بِجَذَبَاتِ ذَاتِکَ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَّا اَنِیْسَ لَہٗ یَا رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ کو ایکبار پڑھے اور جاے نماز پر کھڑا ہوکر اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ الخ تک اکیس بار پڑھے پھر دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت مین آیت الکرسی پڑھے دوسری رکعت مین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ پڑھے پھر لمبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے پانسو بار یَا فَتَّاحُ کہے پھر اون اذکار مین مشغول ہووے جو اوپر مذکور ہوچکے یعنی ذکر جلی اور خفی اور پاس انفاس اور شغل اور مراقبہ اور واسطے کشف قبور اور اوس سے استفاضے کے لیے اہالیان چشت فرماتے ہین کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا کو دو رکعت مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورۂ مُلک پڑھے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہوجاوے پھر یَا رَبِّ یَا رَبِّ اکیس بار کہے پھر کہے یَا رُوْحُ اور اوسکو آسمان مین ضرب کرے اور یَا رُوْحَ الرُّوْحِ کی دل مین ضرب کرے یہان تک کہ کشایش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے اسکے دل پر ہو اور خاص اہالیان چشت کے یہان ایک نماز ہے جسکو نماز کن فیکون کہتے ہین اور اجابت مین سریع التاثیر ہے اور وہ یہ ہے کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے ہر رات کو چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور سورۂ اخلاص ستر بار

اور اونکے دلون کونابینا کر دیتا ہے بعد اوسکے ظاہر کرتا ہے اونپر اسرار کواکب اور اصول عناصر وغیرہ کو پس کرتا ہی اونکو کہ وجود مین یہی فاعل ہن پس پرستش کرتے ہین وہ افلاک اور کواکب وغیرہ کی کیونکہ وہ صحت احکام دوران افلاک اور کواکب کو برابر دیکھتے ہین اور مشاہدہ کرتے ہین کہ شمس اپنی حرارت کے ساتھ وجود اجسام کو تربیت کرتا ہے اور نظر کرتے ہین کہ موافق حساب طوالع اور غوارب کے باران نازل ہوتا ہے پس یقین کرتے ہین ربوبیت افلاک اور کواکب کے ساتھ پس جبکہ یہ اصول اونکے دلون مین مضبوط ہوگئے مثل بہائم کے اونکو اونکے حال پر چھوڑ دیتا ہے کہ فقط ماکل اور مشارب کے فکر مین رات و دن مصروف رہتے ہین اور قیامت وغیرہ احکام شرائع انبیا علیہم السلام پر ایمان نہین لاتے ہین اور ظلمت طبائع پر غرق ہوجاتے ہین اور ہرگز اوس سے خلاصی نہین پاتے ہین اور ایسا ہی معاملہ کرتا ہے شیطان اہل عناصر کے ساتھ اور کہتا ہے کہ کیا نہین دیکھتے ہو تم جسم کو کہ مرکب ہے جوہر سے اور جوہر مرکب ہی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے اور یہی چیزین وجود اشیا کو ترتیب دیتی ہین اور عالم مین یہی موثر ہین اور شیطان انکو بھی مثل عابدین کواکب اور افلاک کے کر دیتا ہے اور ایسا ہی معاملہ کرتا ہے شیطان ساتھ عابدین نار کے اور شیطان عابدین نار کو کہتا ہے کہ کیا نہین دیکھتے ہو تم کہ وجود منقسم ہے ظلمت اور نور پر اور ظلمت ایک آلہ ہے کہ نام اوسکا اہرمن ہے اور نور ایک آلہ ہے جسکا نام یزدان ہے اور نار اصل نور ہے پس پرستش کرتے ہین وہ آتش کی اور ایسا ہی معاملہ کرتا ہے شیطان ہر ہر مشرک کے ساتھ اوسکے حسب حال اور مومن مخلص ان امور کو اونکے خالق کا مسخر جانتا ہے اور اونکے خالق کی طرف رجوع کرتا ہے دوسری اصل طبائع اور شہوات اور لذات ہین ان اصول مین شیطان ظاہر ہوتا ہے عوام مومنین کے لیے پس راہ حق سے انکو اغوا کرتا ہے اولا واسطے محبت امور شہوانیہ اور رغبت طرف لذات حیوانیہ کے کہ مقتضیات طبائع ظلمانیہ مین یہان تک کہ انکے دلون کو سیاہ اور اندھا کر دیتا ہے اور حسب مقتضائے طبائع ظلمانیہ کے لذات حیوانیہ شہوانیہ مین رات دن تہ دل سے مشغول رہتے ہین پس اوسوقت شیطان بہیئت دنیا ظاہر ہوکر اونکو خبر دیتا ہے کہ یہ امور مطلوبہ تمھارے نہین حاصل ہونگے مگر دنیا اور زخارف دنیا سے پس منہمک اور مستغرق ہونے مین محبت اور طلب دنیا مین پس دائم اوسکی طلب مین مصروف رہتے ہین پس جبکہ اونکے ساتھ شیطان نے یہ معاملہ کیا پس انکو اسی حالت پر چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اسوقت اہل دنیا شیطان کے تابعین مین سے ہوجاتے ہین اور جس امر کا وہ حکم کرتا ہے اہل دنیا بجالاتے ہین حتی کہ اگر حکم کفر کا کرتا ہے وہ بجالاتے ہین پس اسوقت اون امور غیبیہ مین کہ حق تعالی نے انبیا علی نبینا و علیہم السلام کی زبانی جنکی خبر دی ہے شک اور وسواس لاتے ہین پس کفر اور الحاد اور زندقہ اختیار کرتے ہین آخر الامر اونکا کام تمام ہوتا ہے مگر جو لوگ مخلص اور زیرک ہوتے ہین اپنے تئین دام شیطان سے بچاتے ہین اور اپنے خالق اور مالک کی طرف کہ معشوق حقیقی ہے رجوع کرتے ہین تیسری اصل یہ ہے کہ اعمال صالحین اور مشائخ پر شیطان ظاہر ہوتا ہے اور زینت دیتا ہے اونکو اونکے اعمال صالحہ سے پس داخل کرتا ہے انکے اعمال صالحہ مین عجب پس غرور کرتے ہین وہ اپنے اعمال صالحہ پر اور نہین سنتے ہین وہ کسی کی نصیحت پس اونکو شیطان کہتا ہے کہ یہ اعمال تمھارے تمکو بس ہین اگر تمھارے غیر تمھارے عشر عشیر اعمال بجالاوین تو تمھارے غیر کو نجات ہے پس اوسوقت اپنے اعمال کو قلیل کرتے ہین اور راستے اعات اختیار کرتے ہین اور اپنے تئین بزرگ سمجھتے ہین اور دوسرون کو حقیر اور رفتہ رفتہ معاصی پر مرتکب ہوتے ہین اور دنیا کی طرف رجوع کرتے ہین پس شیطان کہتا ہے اِفْعَلُوْا مَا شِئْتُمْ کیونکہ حق تعالی غفور و رحیم ہے حتی کہ نقل کرتا ہے اونکو اعمال صالحہ

٨٣

کہتے ہین کہ کسکی عبادت کرون یہان تک کہ ایمان اور حدود اسلام سے خارج ہوجاتے ہین واضح ہو کہ تمامی شیاطین
اولاد ابلیس کے ہین اسطرح پر کہ ابلیس جب قادر ہوتا ہے اور قابو پاتا ہے نفس طبیعیہ پر ظاہر کرتا ہے مواد انسان سے
نار شہوانیہ کو عادات حیوانیہ مین پس تولد ہوتے ہین اوس سے شیاطین جیسے کہ پیدا ہوتا ہے شعلہ آتش سے
اور نبات زمین سے پس یہ سب ذریات اور تابعین ابلیس کے ہین خطور کرتے ہین اور وسوسہ ڈالتے ہین قلب
مین مثل خواطر نفسانیہ کے اور انھین کو خناس کہتے ہین اور انھین کے ذریعے سے ابلیس لوگون کو اغوا کرتا ہے
اور یہی معنی ہین مشارکت ابلیس کی بنی آدم کے ساتھ کما قال تعالیٰ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
اور بعض انھین شیاطین مین سے وہ ہین کہ غالب ہے او پر طبیعت ناریہ پس لاحق ہوتے ہین وہ ارواح عنصریہ
کے ساتھ اور بعض انھین مین سے وہ ہین کہ غالب ہے او پر طبیعت نباتیہ اور حیوانیہ پس ظاہر ہوتے ہین وہ
بنی آدم کی صورت پر اور یہ شیطان محض ہوتے ہین اور یہی ہین معنی شیاطین الانس والجن کے اور یہ قوی تر
ہوتے ہین اون شیاطین سے جو ارواح کے ساتھ ملحق ہین پس دنیا مین ابلیس کے لیے یہی اصول فتنونکے ہین اور
یہ خیل و رسواران ابلیس کے ہین اور جو ملحق بالارواح ہین یہ فروع اور رجل اور پیادگان ابلیس کے ہین کما
قال تعالیٰ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ پس مظاہر شیطانیہ کے لیے ان ثبات اصول کے فروعات
اور آلات بہت ہین اور قوی تر آلات شیطان سے غفلت طالب کی ہے یہ شیطان کے لیے قائم مقام
تلوار کے ہے اسی سے وہ طالب غافل کو قتل کرتا ہے پھر شہوت طالب کی شیطان کے لیے بمنزلہ تیر کے ہے شیطان
اس سے بھی طالب کو قتل کرتا ہے پھر ریاست طالب کی شیطان کے لیے ایک قلعہ ہے اس قلعہ ریاست مین
شیطان کے دام سے چھوٹنا مشکل ہے ولیکن نساء پس شیطان کے نائبات اور حبالات ہین یہ شیطان کے لیے ایسے
پھندے ہین کہ اوسنے انھین کے ذریعے سے بہتون کو قتل کر ڈالا ہے اور سوا اسکے شیطان کے لیے اور بھی بہت سے
پھندے ہین مثل آلات ملاہی وغیرہ کے پس جو شخص عالم اور عارف اور عاشق خلص ہے اور اصول شرع شریف سے واقف ہے اوپر اس
ان اصول کے سبکو جان لیتا ہے اور معشوق حقیقی ہی کو اختیار کرتا ہے اور ہمہ تن اوسکی طلب مین مصروف
اور سرگرم رہتا ہے اور جو چیز مانع طلب ہے اوسکو ترک کرتا ہے اسلیے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ سوائے معشوق حقیقی
کے جتنے معشوق ہین کیا اولاد کیا ازواج کیا اموال کیا سلطنت و ریاست کیا جاہ و جلال بعض مرض موت تک
اور بعض لب گور تک ہین مونس و مساز خواہ گور مین ہو وے یا حشر مین و یا جنت و دوزخ مین جہان کہین ہو سوائے
معشوق حقیقی اور اعمال صالحہ کے اور کوئی نہین اسی واسطے و شیخ اعرف المعارف سلطان الانبیا حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کر پابند صوم و صلوٰۃ وغیرہ و احکام شریعت غرا کے رہتا ہے اور شیطان کے دام
مین نہین آتا ہے اور اپنی فراست سے کھوٹا اور کھرا مخلص اور کاذب کو پہچانتا ہے فی زماننا اکثر مشائخ بسبب
جہل و نادانی کے امور مبتدعہ اور رسومات ممنوعہ پر ترک اور کبر اور حسد اور حب جاہ اور محبت دنیا وغیرہ صفات ذمیمہ
کے ساتھ مبتلا ہین اور اونکو اس سے خبر تک نہین علاوہ اسکے غضب تو یہ ہے کہ فقیری اور تصوف کو فقط رسومات
موروثی آبائی اور مشایخی اور ترقی اغراض پر حصر کرکے ادعاے فقیری اور تصوف کا کرتے ہین خداوند تعالیٰ ایسونکی صحبت سے
مجھکو اور طالب صادق کو بچاوے آمین ثم آمین ومن ہٰہنا قال ابراہیم بن ادہم قدس سرہ الجلی
وھو فی الطواف اعلم انک لا تنال درجۃ الصالحین حتی تجوز ست عقبات الاولی تغلق
باب النعمۃ وتفتح باب الشدۃ والثانیۃ تغلق باب العز وتفتح باب الذل والثالثۃ تغلق

٨٥

کہتا ہے اللہ ہی کہتا ہے جیسے کہ نفس الامر بھی ایسا ہی ہے صاحب گلشن راز فرماتے ہین بیت حقیقت کز تعین شد معین + تو او را در عبارت گفتۂ من + بعد اوسکے یگا موحد بنے اور وحدت مین مضبوط ہووے اور بجز یگانگی حق سکے کسی کو نہ دیکھے اور ذات حق مین یگانہ ہووے اور اپنی خودی اور غیریت سے خلاص ہوکر عین حق مین عین ہو جاوے اور جب کوئی کام کرے حق سے کرے نہ اپنے سے اور ہر شئے مین ذات حق کو دیکھے اور افعال اور صفات اور ذات عالم کو پر تو اور ظلال افعال اور صفات اور ذات حق جانے بلکہ بجز ذات حق کے شئے کو نہ دیکھے اور ہر شئے مین ذات حق کو مشاہدہ کرے اور چشم بصیرت اور بصر کو ایک کرے اور سواے ذات باری تعالیٰ کے کسی شئے کو نہ دیکھے اور اپنے کو بجز ذات حق کے دوسری کوئی چیز نجانے اور ہمیشہ ذات مین محو رہے اور نظر اپنی صفات اور اسما اور افعال اور آثار حق سے اوٹھا کر ذات حق پر رکھے اور مقام احدیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھے اور بجز احدیت کے نہ دیکھے بلکہ اپنی ہستی کو بھی نہ دیکھے جیسے کہ مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین + قرب نے بالا و پستی رفتن ست + قرب حق از ہستی خود رستن ست + پس زبان سے کسی کو کچھ نہ کہے اسی استغراق مین رہے اور عالم ظاہر سے قدم عالم باطن مین رکھے پس ایسا شخص کامل مکمل ہے اسلیئے کہ مرتبہ موحد کا مرتبہ عارف سے بہت بڑا ہے اسی جگہ سے کاملین کہتے ہین کہ بوساطت لطائف ستہ کے کہ عبارت لطیفۂ نفس اور لطیفۂ قلب اور لطیفۂ روح اور لطیفۂ سر اور لطیفۂ خفی اور لطیفۂ اخفی سے ہین حقیقت مین سالک واصل حق ہوگا کیونکہ یہ لطایف تجلیات صفاتی مین سے ہین وصال ذات کو اس سے کچھ نسبت نہین واضح ہو کہ مکاشفہ دو قسم پر ہے ایک کشف صغری جسکو کشف کونی بھی کہتے ہین وہ اسطرح پر ہے کہ سالک چشم دل کو ایک طرف متوجہ کرکے دیکھے کہ اوسوقت تجلیات وارد ہونگے یعنے شہود ذات کا بصورت صفات کے باشکال مختلفہ ثابت ہو کر صاف صاف پیش نظر سالک کی ہونگی اپنے پیر کی صورت پر اور اولیا اور انبیا اور ملائکہ اور ارواح صالحین اور سابقین وغیرہ کی صورت پر بھی اور اس کشف مین ستر زمین اور آسمان اور اہل قبور اور لوح محفوظ اور عرش اور کرسی اور جنت صوری اور معنوی اور دوزخ کا ہوگا اس کشف صغری مین سالکین متفاوت الدرجات ہین سب سے اعلیٰ درجے کا وہ ہے جو مشاہد اعیان ثابتہ کا ہے بعد اوسکے مشاہد عقل اول کا بعد اوسکے مشاہد لوح محفوظ کا یہانتک کہ حسب ترتیب تنزل کے عناصر اربعہ اور مرکبات تک حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے فص شیثی مین اسکی تفصیل کی ہے دیکھلو دوسرا کشف کبری جسکو کشف الٰہی کہتے ہین اور وہ یہ ہے جو کچھ کہ وجود مین موجود ہے سواے وجود حق تعالیٰ کے دوسرا کوئی موجود نہین سواے وجود حق کے دوسرے کسیکا موجود ہونا محال ہے جیسے کہ سابق مین معلوم ہوا اشیاے موجودہ بجز اضافت اور نسبت اور ظہور حق کے کوئی امر زائد نہین اور حقیقت تمامی اشیا کی حق تعالیٰ ہے اس کشف مین سالک غیر حق کو معدوم محض جانتے ہین اور بجز حق کے کسی کو نہین دیکھتے ہین اور ذات حق مین اپنے کو ہمیشہ گم پاتے ہین مقصود طالب صادق کا یہی کشف کبری ہے نہ کشف صغری کہ مقصود اصلی نہین ہے بلکہ پدنیا ہے اور سد راہ از قبیل تماشا مشاہدہ وہ ہے کہ سالک ذات حق کو بغیر حجابات اشیا کے دیکھے اور اشیا کو برطرف کرکے ذات حق پر نظر باطن کو محکم رکھے اسجگہ ذات سے تجلیات ذات مراد ہین ورنہ ذات بحت کو بحیثیت اطلاق کے دیکھنا محال ہے قیامت مین بھی مومنین کو آخرین حجابات تجلیات کی رویت نصیب ہوگی جیسے کہ حدیث تحول اوسپر دلالت کرتی ہے ہان جسقدر راٸی اپنے کو مطلق اور وسیع کرے گا اوسی قدر حق مطلق کو دیکھے گا معاینہ وہ ہے کہ جسوقت انوار تجلیات بے مانند اور بے جہت سالک کے دل پر وارد ہووین سالک اون

اور مقام ملکوت مین عین الیقین اور مقام جبروت مین حق الیقین حاصل ہوتا ہے اور سیر آفاقی مین حق الیقین کے مقام مین روح متشکل ہو کر سالک کے روبرو آتی ہے واضح ہو کہ یقین اوس اذعان کا نام ہے کہ نفس الامر مین احتمال طرف ثانی کا نرکھتا ہو پس یہی یقین اگر بہ نسبت وحدت ذات حق تعالی اور برسالت ختم المرسلین کے ہو یعنی تصدیق کلمۂ طیبہ کے ہو تو اوسکا نام ایمان ہے اور اوسکے چند مراتب ہین مرتبۂ اول یہ کہ نفس یقین مذکور بشرط عدم استنکاف کے ہو پس اس صورت مین یقین تمامی بت پرست اور یہود اور نصاریٰ کا ساتھ استنکاف کے ختم المرسلین سے خارج عن الایمان ہے مرتبہ دوم یقین کا اسلام ہے کہ باوجود اس تصدیق اور عدم استنکاف کے بجالانا احکام اربعۂ شرعیہ کا ہے کہ عبارت صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ سے ہے مرتبہ سوم مرتبہ احسان کا ہے یہ بھی دو قسم پر ہے ایک مرتبہ قرب نوافل کا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین وارد ہے کہ (اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ) ہے یعنے یہ کہ عبادت کرے تو اللہ تعالی کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو یہ سبب ہے کہ خود ہی تیری گئی ہو اور آلات رویت تیری صورت حق پکڑی ہون جیسے کہ حدیث (كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ الخ) اور (مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ) اوسپر دلالت کرتے ہین یہ مرتبہ بعد فنا کے افعال و صفات بشری عبد کے افعال و صفات حق مین حاصل ہوتا ہے پس اسکو افعال اور صفات حق اوسپر ظاہر ہوتی ہین جیسے کہ مردے کو زندہ کرنا اور زندے کو مردہ کرنا اور دور کی باتین سننا وغیرہ ذلک من الکرامات پس یہ اشارہ ہے طرف قرب نوافل کے اس مرتبے مین عبد فاعل ہے اور حق تعالی آلہ اور ظاہر اوسکا مرتبہ دوم تقسیم ثانوی سے مرتبہ قرب فرائض کا ہے چنانچہ تتمہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ (فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ) اوسپر دلالت کرتی ہے یعنے پس اگر نہین دیکھتا ہے تو حق تعالی کو بسبب فنائے ذات تیری کے پس دیکھتا ہو وہ تجھکو اور دیکھنا اوسکا عین دیکھنا تیرا ہے اور آیہ (وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى) اور حدیث (وَاِنَّ الْحَقَّ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ) قرب فرائض پر دلالت کرتے ہین اور یہ بعد فنا و بقائے عبد کے ہے اس مرتبے مین حق تعالی فاعل ہے اور عبد آلہ اور ظاہر اوسکا واضح ہو کہ خدا کا احسان بندے پر یہ ہے کہ حق تعالی نے خود اپنے کو چھپایا اور بندے کو ظاہر کیا اور احسان بندے کا یہ ہے کہ بندہ خود پوشیدہ ہوجاوے اور حق تعالی کو ظاہر کرے یعنے بندہ مرتبۂ فنا فی اللہ اور بقا باللہ دونون کو حاصل کرے (كَمَا قَالَ تَعَالٰى اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ) مرتبہ چہارم اقسام اولی سے مرتبۂ صریح الایمان کا ہے مشکوٰۃ شریف مین باب وسوسہ مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (جَاءَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هٰذَا صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ) یہ مقام مقام انانیت کا ہے محدثین اور علمائے ظواہر نے نا سمجھی سے باب وسوسے مین اس حدیث کو درج کیا ہے یہ مقام مرتبہ انانیت کا ہے برکت سے صحبت خیر الانام کے صحابۂ کرام کو حاصل تھا اسکو زبان پر لانا بزرگ جانتے تھے اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطیب خاطر اوسکو دریافت فرمایا حضرت کے جواب مین صحابہ نے (نَعَمْ) عرض کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ صریح الایمان ہے جاننا تو اسے سالک کہ دائرہ وجود مین قرب کے پانچ مرتبے ہین ایک قرب زمانی جیسے کہ زمان خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب زمان عیسی علیہ السلام کے ہے بہ نسبت زمان موسی علیہ السلام کے دوسرا قرب مکانی ہے جیسے کہ چاند ہماری قریب ہے بہ نسبت مشتری ستارے کے تیسرا قرب عقلی جیسے کہ حضرت بایزید بسطامی اور ابو الحسن خرقانی قدس اسرارہما قریب ہین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عدد اور شبہ سے چوتھا قرب حق تعالی کا ہے ساتھ ہر موجود کے مثل قرب روح کے ساتھ جسد کے پانچوان

تو واضح ہو کہ حاصل طریقوں کا مرجع ایک ہیئۃ نفسانی کا حاصل کرنا ہے ذکر اور مراقبہ وغیرہ سے جسکو صوفیۂ کرام نسبت کہتے ہین کیونکہ نسبت عبارت ہے انتساب اور ارتباط عبد سے حق تعالی کے ساتھ اور اسی نسبت کو حضرات صوفیہ سکینہ اور نور بھی کہتے ہین اور حقیقت اور ماہیت اوس نسبت کی ایک کیفیت نفسانیہ ہے کہ نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہے یعنے جسوقت سالک عبادات اور طہارات اور اذکار اور مراقبات پر مداومت کرتا ہے تو حاصل ہوتی ہے اوسکو نفس ناطقہ کو ایک صفت اور ملکۂ راسخہ جسکے سبب سے وہ ملائکہ کے ساتھ مشابہ ہوجاتا ہے اور عالم ملکوت و جبروت و لاہوت پر جھانکتا ہے اور حق تعالی کے ساتھ مرتبط ہوجاتا ہے اور یہ بمنزلۂ جنس کے ہے اور اسکے نیچے انواع کثیرہ ہین منجملہ اون انواع کی محبت اور عشق کی نسبت ہے پس ہوجاتی ہے محبت اور عشق ایک صفت راسخ قلب کی اندر اور منجملہ اونھین انواع مذکورہ کے نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہے جسکو نسبت اہل بیت کہتے ہین اور منجملہ اونھین انواع مذکورہ کی مشاہدے کی نسبت ہے اور وہ عبارت ہے ملکۂ توجہ سے ذات بسیط کے طرف یعنے ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنے کو نسبت مشاہدہ کہتے ہین حاصل یہ کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال یعنی محبت یا نفس شکنی یا اونکے غیر کے اور نسبتین بکثرت ہین اور صاحب سیر و سلوک ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور غرض اشغال قادریہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ وغیرہ سے اس نسبت کی تحصیل ہے اور اسی دوام اور مواظبت کرنا اور اوسمین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکۂ راسخہ پیدا کرے کوئی گمان نکرے کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی ہے مگر انھین اشغال سے بلکہ طرق تحصیل اوس نسبت کے بکثرت ہین یہ اشغال بھی اوسکے تحصیل کا ایک طریق ہے اون طریقون مین سے ان اشغال پر کچھ انحصار نہین کیونکہ صحابۂ کرام اور تابعین سکینہ کو یعنے نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے منجملہ اونکے طرق تحصیل کے مواظبت کرنا صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین بشرط خضوع اور خشوع کے محافظت کے ساتھ اور منجملہ اونکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو ہادم اللذات ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے لیے ثواب مقرر کیا ہے اور گنہگارون کے لیے عذاب معین فرمایا ہے اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا پس اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہوجاتا ہے اور منجملہ اونکے مواظبت کرنا ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہوجاتا ہے حاصل یہ کہ حضرات صحابۂ کرام اور تابعین اشیاے مذکورہ پر مدت طویل مواظبت اور مداومت کرتے تھے تو اونکو تقرب الی اللہ کا ملکۂ راسخہ اور ہیئۃ نفسانیہ حاصل ہوجاتی تھی اور بقیہ عمر اسی پر محافظت کرتے تھے اور یہی معنی بتوارث رسول علیہ السلام اس زمانے تک چلے آرہے ہین ہان صحابۂ کرام کو بسبب صفائی طبیعت اور حضور خورشید رسالت کے ایسے اشغال اور مراقبات کی حاجت نتھی بخلاف متاخرین کے کہ اونکو بسبب بُعد زمان رسالت کے البتہ اشغال اور مراقبات مذکورہ کی حاجت ہوئی پس اولیاے طریقت فی الحقیقت مجتہدین باطن شریعت ہین جیسے کہ ائمۂ اربعہ مجتہدین ظاہر شریعت کے ہین پس جیسے کہ ائمۂ ظاہر شریعت نے ساتھ اصول اور ضوابط کے ظاہر شریعت کو منضبط کیا ہے ویسے ہی اولیاے کرام نے باطن شریعت کو ساتھ اصول اور ضوابط کے منضبط کیا ہے مثل حضرات قادریہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ وغیرہ ائمۂ طریقت کے نادان ناسمجھ ہے دونون فریق پر بیجا اعتراض کرتے ہین پھر نسبت مذکورہ پر مداومت کرنے والے کے لیے حالات رفیع الشان ہین سالک اوسکو غنیمت جانے اور معلوم کرے

اور حدیث کا یہ ہے کہ اے طالب تو اول اپنے نفس کو پہچان تو خدا کو پہچانے گا اور مت ہو مثل ان لوگوں کے جو خدا کو بھول گئے بھلا دیئے خدا نے انکو اونکے نفس کی معرفت اور طرق معرفت نفس کی بہت ہیں جیسے کتاب فصوص الحکم و مقدمہ ہذا میں مذکور ہیں علاوہ اسکے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ اِنَّ فِي جَسَدِ اٰدَمَ لَمُضْغَةً وَفِي الْمُضْغَةِ فُؤَادٌ وَفِي الْفُؤَادِ رُوْحٌ وَفِي الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِي السِّرِّ خَفِيٌّ وَفِي الْخَفِيِّ اَخْفٰى وَفِي الْاَخْفٰى اَنَا) منشا اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ قالب آدم اور بنی آدم کا تمامی مراتب وجود کو شامل ہے اسلیے کہ چار اخلاط جسم انسان میں نمونے چار عنصر کے ہیں اور بارہ سوراخ یعنے دونوں کان اور دونوں آنکھ اور دونوں سوراخ ناک کے اور دونوں چھاتی اور فرج اور دُبر اور ناف اور منھ نمونہ بارہ بروج آسمان کے ہیں اور اعضا جیسے کہ مغز اور ہڈی اور اعصاب اور گوشت اور جلد اور بال اور ناخن مثل ستاروں آسمان کے ہیں اور دماغ اور کیدا ور طحال اور پھیپھڑا اور دونوں گردے اور دونوں انثیین اور دونوں ہاتھ اور دونوں پانوں او بطن وغیرہ مثل سیاروں کے ہیں گرد آفتاب دل کے اور حرکت انسان کی مثل دوران کواکب اور افلاک کے اور حضور مثل طلوع اور غیبوبت مثل غروب کے ہے اور استقامت انسانکی مثل استقامت کواکب کے اور توقف اور رجوع انسانکا مثل توقف اور رجوع کواکب اور افلاک کے اور جاہ اور رفعت انسان کی مثل شرف اور اوج آفتاب وغیرہ کے اور عکس اوسکا مثل ہبوط کے اور غربت مثل وبال کے اور اجتماع اور افتراق اور اتصال اور انفصال اور سرعت مثل قمر کے اور کاتب مثل عطارد اور مطرب مثل زہرہ اور قاضی مثل مشتری کے و علے ہذا القیاس پس جسم انسانکا مثل زمین کے اور عظام مثل جبال کے اور بطن مثل بحر کے اور عروق مثل انہار کے اور مغز مثل معدن کے اور قدام مثل مشرق کے اور خلف مثل مغرب کے اور یمین اور یسار مثل جنوب اور شمال کے اور انفاس مثل ریاح کے اور صوت مثل رعد کے اور قہقہہ مثل صواعق کے اور رونا مثل باران کے اور غم مثل ظلمت کے اور نوم مثل موت کے اور بیداری مثل حیات کے اور صبا مثل ربیع کے اور شباب مثل صیف کے اور کہولت مثل خریف کے اور شیخوخت مثل شتا کے اور نشو و نما وغیرہ مثل نباتات کے اور آثار ہر درخت اور نباتات کے انسان میں موجود ہیں اور بھی خاصیات تمامی حیوانوں کی انسان میں ظاہر ہیں جیسے کہ قہر اور غلبہ درندوں کا اور تملق کتا اور بلی اور حیلۂ عنکبوت اور سلاح خارپشت اور ہرب طیر اور تجسس حشرات اور تخیل غراب اور شجاعت شیر اور جبن خرگوش اور سخاوت دیک اور تحور عقاب اور وحشت چیتا اور انس حمام اور مکر لومڑی اور گرگ اور سلامتی غنم اور قوت کمند ہرن اور بطوء حرکت بچھوا اور عزت فیل اور حقارت حمار اور فخر طاؤس اور ضعف پشہ اور حماقت بلی اور حلم بڑہ اور حقد جمل اور خمول بقر اور نطق جراد اور برکت طوطی اور شوم بوم اور نفع نحل اور ضرر چرہا وغیرہ خاصیات جملہ حیوانات کی انسان میں موجود ہیں اور حاکم عالم شہادت کا کہ روشن ترین عوالم اور سماے اول سالک کا ہے اور حواس ظاہری سے محسوس ہوتا ہے جبرئیل علیہ السلام ہیں جنکو فلاسفہ عقل فعال کہتے ہیں کہ چھ سو بازو رکھتے ہیں یعنے کثرت جیسے کہ مضغہ قلب سے صدہا عروق جسم کے طرف پیدا ہیں اسیواسطے رسول علیہ السلام نے پہلے ہی معراج میں افق مبین میں چھ سو بازو کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا اور مضغہ قلب اصل جسم سالک اور نمونہ اور مظہر جبرئیل علیہ السلام کا ہے اور جسم سالک کا بلکہ جسم ہر فرد عالم کا خواہ بسائط میں سے ہو خواہ مرکبات میں سے مظہر جسم کل اور براق روح کا ہے اسواسطے مقام جبرئیل علیہ السلام کا ملائکہ مقربین کی صف آخر میں ہے اور کام اونکا پہنچانا وحی کا ہے طرف انبیا علی نبینا و علیہم السلام کے اور وحی

اور جعل بسیط غیر مترتب الآثار کے ساتھ مقرّرا در مرتبہ وجود خارجی کا حادث ہے کہ خارج عن الذات اور جعل مرکب کے ساتھ متوفر
اور مترتب الآثار ساتھ وجود خارجی کے و ہذا المقام مزلۃ الاقدام ہے اسی جگہ مین اکثر معقولی خصوصًا شارحان سلم پھسل گئے
ہین اور فوق اسم رحمٰن کے مقام اور مرتبہ عالم انا کا ہے کہ عبارت وجود حقانی سے ہے پس انا ئے مقید سالک کا مظہر
انائے مطلق کا ہے کہ عبارت حق تعالیٰ سے ہے پس متذکرۂ بالا سے ظاہر ہوا کہ جسم انسانکا جامع جمیع موجودات عالم
بسیط و مرکب کا ہے اسلیے کہ مضغہ انسانکا جامع ہے جمیع اجسام عالم شہادت کو اور قوت مضغہ اور قوا دسیع ہے
قوت جبرائیل اور قوت میکائیل اور قوت اسرافیل اور قوت عزرائیل علی نبینا وعلیہم السلام اور عالم مثال کو اور
روح وسیع ہے عالم ارواح کو اور ستر جامع ہے عالم اعیان کو اور خفی جامع ہے اسماے رحیم کو اور اخفیٰ جامع ہے اسم
رحمٰن کو اور انائے مقید سالک کا جامع ہے انائے مطلق حقانی کو بشل وسعت ہر مقید کے اپنے مطلق کو پس اسرار
متذکرۂ بالا کے طرف اشارہ ہے واسطے غور کرنے کے اپنے نفس مین قول سے حق تعالیٰ کے کہ (وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ) ہے لیکن یہ مشاہدہ اوسی شخص کو حاصل ہوگا جسنے تخلیہ اور تزکیہ اور تصفیہ اور تجلیہ جیسے کہ
چاہیے حاصل کیا ہو اور بعد طی مقامات تحتانیہ و فوقانیہ کے بینی انائے مقید کو انائے مطلق حقانی مین محو اور فنا کیا ہو
پس بعد اوسکے اگر سالک اپنے جسم مین کہ فلک تحتانی ہے بتوجہ تام غور کریگا تو افلاک فوقانی اور اونکے اسرار
کو بخوبی دریافت کر لیگا اور نزول حق تعالیٰ کا آخر شب کو سماے دنیا وی مین کہ حدیث شریف سے ثابت ہے
کہ وقت نشا اور صفائے طبیعت کے ہے سالک کو مشہود ہوگا اور مقام قرب نوافل اور فرائض بھی جان لیگا
لیکن حجابات اور غواشی طبیعت جبتک سالک سے مرتفع نہونگے ان اسرار اور مقامات سے محجوب رہیگا پس سالک کو
چاہیے کہ براق جسم پر سوار ہو کر جبرائیل علیہ السلام کو اپنے مضغۂ قلب سے پہچانے اور اپنی قوت حیات سے میکائیل
علیہ السلام کو اور اپنی قوت تحلیل سے عزرائیل علیہ السلام کو اور اپنے فواد سے اسرافیل علیہ السلام کو اور اپنی
روح سے روح اعظم کو اور اپنے تعین سے اعیان کو پہچانے اور وہان سے گذر کر اسم رحیم تک کہ عالم اسما
وصفات و خفی ہے اور وہانسے عرش رحمٰن تک کہ عالم اخفیٰ اور مرتبۂ وحدت ہے اور وہان سے مرتبۂ ذات تک
کہ انا اللہ ہے پہونچے اور اس مرتبے مین سواے حیرت کے اور کچھ ہاتھ نہین آتا ہے اور بعض اہل کشف کہتے ہین
کہ جسد انسان مین وہم مقام عزرائیل اور ہمت مقام میکائیل اور عقل مقام جبرائیل اور قلب مقام اسرافیل
کا ہے اور فکر مقام باقی ملائکہ کا ہے اور خیال اصل وجود اور ہیولیٰ جمیع عوالم کا ہے کہ کمال ظہور حق تعالیٰ
کا اوسمین ہے واضح ہو کہ معرفت نفس اور رب بطریق اضداد کے بھی حاصل ہو سکتی ہے مثلًا کہا
جاوے کہ جسنے پہچانا اپنے رب کو ساتھ بقا کے پس تحقیق پہچانا اوسنے اپنے نفس کو ساتھ
فنا کے اور جسنے پہچانا اپنے رب کو ساتھ عز اور قوت اور قدرت کے پس تحقیق پہچانا اوسنے اپنے نفس کو
ساتھ فقر اور ضعف اور عجز کے وعلیٰ ہذا القیاس اور معرفت نفس اور رب استدلال کے ساتھ بھی ہوتی ہے مثلًا
کہا جاوے کہ روح جسد مین تعین محسوس ہوتی ہے اور نہین تفحص کی جاتی ہے پس جانا ہمنے اس سے
کہ حق تعالیٰ بھی ایسا ہی منزہ ہے حس اور تفحص سے یا یہ کہ کہا جاوے کہ روح جسد مین لمس اور مس نہین کی جاتی
ہے پس اس سے جانا ہمنے کہ حق تعالیٰ بھی لمس اور مس سے منزہ ہے و یا یہ کہ روح جسد مین بصر سے ادراک نہین
کیجاتی ہے اور نہین معلوم ہوتی ہے کیونکہ واسطے اوسکے کوئی جگہ اور مقر جسد مین نہین پس اس سے جانا ہمنے کہ حق تعالیٰ
کو بصر نہین ادراک کر سکتی ہے و یا یہ کہ کہا جاوے کہ جب جسد حرکت نہین کرتا ہے مگر بسبب علم اور شعور روح کے

آخرت اور نعمت بہشت مقرر ہے اور دیگر دونون فرلق کو علاوہ خوبی آخرت اور نعمت بہشت کے مرتبۂ قرب و وصال بھی حاصل ہے واضح ہو کہ اعمال دو قسم پر ہین ایک عبادت دوسری معرفت ہے معرفت اصل ہے اور عبادت اوسکی فرع اور عبادت دو قسم ہے ایک عبادت جسمی جسکو شریعت کہتے ہین دوسری عبادت قلبی جسکو طریقت کہتے ہین اور معرفت بھی دو قسم پر ہے ایک معرفت آفاقی دوسری معرفت نفسی معرفت آفاقی عبارت ہے معرفت مراتب تنزلات سے انفس اور ذات سالک کی خارج ہین جنکو بعض عارفین ستہ ایام سے بھی تعبیر کرتے ہین اول کے تین مراتب کو کہ احدیت اور وحدت اور واحدیت ہین ذاتی اور داخلی اور آخر کے تین مراتب کو کہ ارواح اور مثال اور ملک ہین صفاتی اور خارجی کہتے ہین اور معرفت النفسی عبارت ہے پہچاننے سے مراتب حق اور مراتب خلق کو نفس اور ذات سالک مین اور آیۂ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ اسی مذکور کی طرف اشارہ ہے اور معرفت نفس مین بھی چھ مراتب ہین تین تو مراتب اصلی اور داخلی ہین کہ وہ ذات اور نور اور سر ہین اور تین مراتب صفاتی اور حدوثی اور خارجی ہین کہ وہ روح اور نفس اور دل ہین اور جسم لباس اونکا ہے اور تین مراتب اصلی مظہر اور متجلی ہین اور تین مراتب صفاتی اور خارجی مظاہر اونکے پس مراتب داخلی کو مراتب خارجی مین دریافت کرنا چاہیے اسطرح پر کہ ذات کو روح مین اور نور کو دل مین اور سر کو نفس مین جاننا چاہیے کہ روح اور دل کو بھی نفس مین پہچاننا چاہیے اسطرح پر کہ نفس ظاہر اور باطن اوسکا دل ہے اور دل ظاہر اور باطن اوسکا روح ہے اور روح ظاہر اور باطن اوسکا سر ہے اور سر ظاہر اور باطن اوسکا نور ہے اور نور ظاہر اور باطن اوسکا ذات ہے پس تخم معرفت روح اور دل اور تمامی مراتب داخلی اور خارجی کا نفس ہے اور تمامی مراتب داخلی اور خارجی نفس ہی مین داخل ہین اسی واسطے فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ معرفت نفس مین معرفت رب کی ہے وَلَا يَنْبَغِي إِضَافَةُ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ إِلَى فَنَاءِ وُجُودِ الْعَالَمِ وَإِلَى فَنَاءِ فَنَائِهِ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ اللّٰهِ لَا تَحْتَاجُ إِلَى فَنَائِهِ وَلَا إِلَى فَنَاءِ فَنَائِهِ لِأَنَّ الْأَشْيَاءَ لَا وُجُودَ لَهَا وَمَا لَا وُجُودَ لَهُ لَا فَنَاءَ لَهُ لِأَنَّ الْفَنَاءَ لَا يُتَصَوَّرُ إِلَّا بَعْدَ إِثْبَاتِ الْوُجُودِ فَسِوَى وُجُودِ الْحَقِّ تَعَالَى فَهُوَ غَيْرُهُ وَلِهٰذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ رَبِّي بِرَبِّي وَقَالَ أَيْضًا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ وَمَا قَالَ مَنْ أَفْنَى نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ اسلیے کہ غیر شے کا اثبات جائز نہین اوسکا افنا بھی جائز نہین فَإِذَا عَرَفْتَ نَفْسَكَ بِلَا وُجُودٍ وَلَا فَنَاءٍ فَقَدْ عَرَفْتَ اللّٰهَ حَقَّ الْمَعْرِفَةِ وَإِلَّا فَلَا فرمایا حق تعالی نے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنے حق تعالی اول ہے بغیر ابتدا کے اور حق تعالی آخر ہے بغیر انتہا کے اور حق تعالی ظاہر ہے بلا قید ظاہر کے اور حق تعالی باطن ہے بلا قید باطن کے یعنے اول اور آخر اور ظاہر اور باطن مین حق تعالی سے بین بغیر تغیرات اور بلا حلول اور اتحاد کے نہ حق تعالی کسی شے مین داخل ہے و نہ کسی شے سے خارج و نہ کوئی شے حق تعالی مین داخل ہے و نہ کوئی شے حق تعالی سے خارج کما قال لَا يَرَاهُ إِلَّا هُوَ وَلَا يُدْرِكُهُ إِلَّا هُوَ وَلَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ بِنَفْسِهِ وَيَرَى نَفْسَهُ بِنَفْسِهِ بِلَا وَاسِطَةٍ وَغَيْرِهِ لِأَنَّهُ لَا فَرْقَ بَيْنَ الْمُرْسِلِ وَالْمُرْسَلِ بِهِ وَالْمُرْسَلِ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ لَا وُجُودَ لِغَيْرِهِ تَعَالَى وَلَا اسْمَ وَلَا مُسَمَّى إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ وَمُحَمَّدٌ الْآنَ كَمَا كَانَ مَعَهُ قَبْلَ التَّكْوِينِ وَكَذَا

ہووے اور محال ہے معدوم مطلق کا اثر موجود خارجی پر ہونا بلکہ مراد اوس معدوم سے معدوم فی الخارج اور موجود فی الباطن ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ تمامی موجودات خارجیہ جو ظاہر مین موجود ہین باطن سے ہی ظاہر ہوئے لیکن جو معدوم فی الخارج ہے اور موجود فی الباطن اور یہ منبع جمیع اشیا کا ہے اور باطن مطلق عبارت ہے ذات الٰہیہ سے کیونکہ وہ غیب الغیوب ہے اور حق تعالیٰ باعتبار ذات کے غنی عن العالمین ہے اور باعتبار اسماکے طالب ہے وجود عالم کا پس عالم مستند ہے طرف حق تعالیٰ کے باعتبار اسماکے و یا مستند طرف اسما کے فقط اسلیے کہ اسما عبارت ہے ذات مع الصفات سے بہر حال مقصود حاصل ہے اور صفات کے لیے خارج مین کوئی وجود نہین کیونکہ وہ محض نسب ذاتیہ ہین اور نسب ذاتیہ کے لیے سوائے ذات کے کوئی وجود علیحدہ نہین پس موثر اگر ذات ہے پس تاثیر اوسکی باعتبار نسب ذاتیہ کے ہے اور نسب ذاتیہ کے لیے کوئی وجود خارج مین نہین اور اگر موثر صفات ہین انکا وجود بھی خارج مین نہین اور مظاہر اسمائے جو اعیان ثابتہ اور صور علمیہ ہین حضرت علم مین تو وجود کی بو نہین پائی ہے ابتک اور حقیقت مین وجود متعین ہی موجود ہے موافق صور علمیہ کے نہ اعیان اور صور علمیہ پس متذکرہ بالا سے ثابت ہوا کہ وجود خارجی مین موثر وہ چیز ہے کہ جسکا وجود خارج مین نہین اور اگر کسی موجود کے لیے حکم اور اثر ہے تو کسی شے پر وہ بھی بسبب حکم اور اثر معدوم خارجی کے ہے اسلیے کہ یہ حکم اور اثر موجود خارجی کا بسبب ایک مرتبے کے ہے کہ جسکا وجود خارج مین نہین جیسے کہ حکم اور اثر سلطان اور وزیر اور قاضی اور تمامی اصحاب مناصب کا عامہ پر بسبب ایک مرتبے کے ہے کہ جسکا وجود خارج مین نہین پس جبکہ یہ اوس مرتبے سے معزول ہو جاتے ہین نہین نافذ ہوتا ہے حکم اونکا پس جبکہ یہ امر باوجود واضح ہونے کے لوگ اوسکا شعور نہین رکھتے ہین فرمایا حضرت شیخ نے فصوص مین (وَهُوَ عِلْمٌ غَرِيبٌ وَمَسْئَلَةٌ نَادِرَةٌ) اور اسی جگہ سے ظاہر ہوا مطلب امور کلیہ کا جو آگے مین مذکور ہے فرمایا حضرت شیخ نے (اِنَّ الْاُمُوْرَ الْكُلِّيَّةَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وُجُوْدٌ فِيْ عَيْنِهَا فَهِيَ مَعْقُوْلَةٌ مَعْلُوْمَةٌ بِلَا شَكٍّ فِي الذِّهْنِ لَا تَزُوْلُ عَنِ الْوُجُوْدِ الْعَيْنِيِّ وَلَهَا الْحُكْمُ وَالْاَثَرُ فِيْ كُلِّ مَا لَهُ وُجُوْدٌ عَيْنِيٌّ) واضح ہو کہ فیض اور قبول فیض دائمی ہے اسلیے کہ جو قابل کہ ساتھ صفت وجود کے متصف ہووے واجب الوجود ہوتا ہے ساتھ وجود حق تعالیٰ کے کہ دائم ہے پس عدم اوسپر طاری نہین ہوسکتا ہے لیکن تعینات اور ظہورات اور نشاءات اوسپر طاری ہوتے ہین اور یہ امر مخالف آیہ کریمہ (كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ) کا نہین ہے کیونکہ طریان فنا کا تعین شخصی پر ہے نہ متعین پر پس وجود متعین کا بعد زوال ایک تعین کے دوسری تعین مین ظہور کرتا ہے خواہ وہ دوسرا تعین برزخی ہووے و یا حشری و یا جنانی و یا جہنمی اور تجلیات اور ظہورات ابدالاباد تک ساتھ اس قابل اور مقبول کے دائم اور باقی ہین ساتھ حق دائم باقی کے (اَلْمُمْكِنَاتُ كَمَا ثَبَتَتْ فِي الْحَقِّ فِيْ غَيْبِ ذَاتِهِ وَاَسْمَائِهِ وَوَقَعَ اسْمُ الْغَيْرِ عَلَيْهَا بِوَاسِطَةِ التَّعَيُّنِ وَالْاِحْتِيَاجِ اِلٰى مَنْ يُوْجِدُهَا فِي الْعَيْنِ وَبَعْدَ الْاِتِّصَافِ بِالْوُجُوْدِ الْعَيْنِيِّ صَارَ وَاجِبًا بِالْغَيْرِ لَا يَنْعَدِمُ اَبَدًا بَلْ يَتَغَيَّرُ وَيَتَبَدَّلُ بِحَسَبِ عَوَالِمِهِ وَطَارِيَاتِ الصُّوَرِ عَلَيْهِ فَالْاِنْسَانُ الْكَامِلُ هُوَ الْاَوَّلُ بِالْقَصْدِ وَالْاِرَادَةِ وَلِهٰذَا جَعَلَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى الْعَيْنَ الْمَقْصُوْدَةَ وَالْعِلَّةَ الْغَائِيَّةَ مِنْ اِيْجَادِ الْعَالَمِ وَمِنْ شَانِ الْعِلَّةِ الْغَائِيَّةِ التَّقَدُّمُ فِي الْعِلْمِ وَالْاِرَادَةِ كَمَا اَنَّ مِنْ شَانِهِ اَيْضًا التَّاَخُّرَ فِي الْوُجُوْدِ عَمَّا عَدَاهُ بِالْاِيْجَادِ فِيْ سِلْسِلَةِ الْمَوْجُوْدَاتِ فَكَانَ اَوَّلُ مَا اُوْجِدَ بِالْوُجُوْدِ هُوَ الْقَلَمُ الْاَعْلٰى ثُمَّ اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ ثُمَّ الْعَرْشُ الْعَظِيْمُ ثُمَّ الْكُرْسِيُّ الْكَرِيْمُ ثُمَّ الْعَنَاصِرُ ثُمَّ السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ ثُمَّ الْمُوَلَّدَاتُ ثُمَّ الْاِنْسَانُ فَاِنَّهُ مُنْتَهٰى تِلْكَ الْاِيْجَادَاتِ)

فقر فقر ہے اور نکل آنا سالک کا اپنے وجود ذات سے ساتھ معنی مزبور کے فقر فقر فقر ہے پس اوسوقت فقر اور
فنا الفنا اور سیر الی اللہ سالک کی تمام ہوتی ہے پس اس تذکرۂ بالا سے معلوم ہوا کہ درجات فنا کے تین ہین
اول فناے افعال ہے کہ سالک کسی فعل کو افعال مین سے سواے حق تعالی کے اور کسی کی طرف بوجہ استقلال
منسوب نکرے بلکہ تمامی افعال کو حقیقت مین ایک فعل اور ایک تجلی شمار کرے کہ ہر جگہ مین باقتضاے استعداد
اور قابلیت ہر مظہر کی مختلف طور پر ظاہر ہوا ہے دوسری فناے صفات ہے کہ کسی صفت کو صفات مین سے
سواے حق تعالی کے بوجہ استقلال اور کسی کے طرف منسوب نکرے اور سبکو ایک صفت سمجھے کہ بسبب ظہور
کے قوی متکثرہ مین ساتھ اسامی متنوعہ کے حق تعالی نے تجلی فرمائی ہے تیسری فناے ذوات ہے کہ وہ پہنچنا
سالک کا ہے ایسی ایک حالت مین کہ سالک ذوقاً اور وجداناً ذوات عالم کو عدم اصلی مشاہدہ کرتا ہے
اور سبکو عین حق تعالی دیکھتا ہے جیسے کہ نفس الامر مین ہے پس جبکہ ذات سالک بالکلیہ بصر اور بصیرت کی آگے
ذرہ وار ہو کر استغراق انوار الانوار حقانی مین متلاشی ہو جاتی ہے اوسوقت من و تو ئی کی گنجایش باقی نہین رہتی
ہے جاننا چاہیے کہ حالت محویت اور فنا و الفنا مین اور کوئی عبادت ممکن نہین کیونکہ عبادت عابد اور معبود کو
چاہتی ہے اور خیال دوئی اور اثنینیت کا اس مقام مین حکم شرک کا رکھتا ہے انبیا اور اولیا اوس مقام جمع او روصل سے منزل ہو کر
مقام تفصیل و تفرقہ مین اسواسطے عبادت کرتے ہین کہ مقام وصل شائبہ ربوبیت سے مشوب ہو اور عبادت اور بندگی مین سر اسر عجز اور نیاز
اور سرافگندگی ہے اور انکی نفوس قدسیہ کو عجز اور نیاز کمالی مرغوب ہے اسواسطے وہ مقام وصل سے منزل ہو کر عبادت حق تعالی کی بجا لاتے ہین و بعد فراغ
کے پھر اپنے مقام وصل کی طرف رجوع کرتے ہین دوسری وجہ انکی عبادت کی یہ ہے کہ اگر یہ لوگ مقام وصل مین مدام رہکر ترک عبادت کرینگے تو عوام کہ اس مقام مین قائم
نہین ہوئے ہین سند پکڑینگے اور ترک عبادت کرینگے تیسری وجہ اونکے عبادت کی یہ ہے کہ اس مقام وصل اور
محویت کا قیام نہین پس جب حواس باقی ہین لامحالہ عبادت فرض ہوگی اسلیے کہ احکام شرع شریف حواس کے ساتھ
متعلق ہین اور جب حواس معطل ہو جاوین اوسوقت وہ معذور ہین مثل مجنون کے کہ مرفوع القلم ہے واضح ہو
کہ جب انسان ثمرہ ہستی مطلق کا ہے کہ جو کچھ کہ شجرۂ ہستی مین ہے ثمر مین مندرج ہے اسلیے کہ انسان مین وہ لیاقت
موجود ہے گو بالفعل مخفی ہے پس اوسکو چاہیے کہ اس اندراج مجملی کی تفصیل کی طرف کوشش کرے یعنے طرف تفصیل
سبع امہات صفات کے بلکہ حسب حدیث واسطے تفصیل نود و نہ نام کے کوشش کرے اور خود ان اسماے
اخلاق کو اپنے مین حاصل کرے اور خود شناسی کے ذریعے سے خدا شناس ہو جاوے اور اپنے کو محو اور فنا
کرکے حق تعالی کو اثبات کرے پس جبکہ سالک کو حسب آیہ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ کے بعد
ریاضات اور عبادات کے رفع غیریت ہو کر یقین حاصل ہوتا ہے نعرہ زن انا الحق ہوتا ہے جیسے کہ حضرت شیخ
معین الدین ہروانی قدس سرہ فرماتے ہین شعر من نمیگویم انا الحق یار میگوید بگو + چون نمیگویم مرا دلدار میگوید بگو
پس اسصورت مین جو عبادت سابق مین ساتھ غیریت کے کرتا تھا اب ساتھ عبودیت کے کریگا اور حسب شعر
+ کار خود کن کار بیگانہ مکن + بر زمین دیگران خانہ مکن + نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ وغیرہ احکام شریعت کے
کام اپنا کریگا نہ مثل نادانونکے ترک عبادت کا کریگا کہ جسمین شائبہ ربوبیت کا ہے معاذ اللہ منہا جاننا چاہیے
کہ جو کچھ کہ انواع مراقبات وغیرہ اس مقدمے مین مذکور ہوئے ہین بشرط عمل و استقامت و استغراق و انہماک
موصل الی القرب والحضور ہین اور بدون اوسکے بغایت دور کیونکہ یہ عالم کردار ہے نہ عالم گفتار سجع
کار کن کار بگذار از گفتار + جسقدر مشق زیادہ کام اوسکا بالاتر زیادہ اہل اللہ فرماتے ہین کہ تصوف بحث کرنا ہم

اور تو گناہ سے پاک نقل ہے کہ ایک روز حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت رب العزت سے مناجات کی کہ اونکا
اعمال نامہ اونکو دکھلایا جاوے اونکا اعمال نامہ اونکو دکھلایا گیا پس جب اونھون نے اپنے اعمال نامہ کو
دیکھا سب ہاتھ کھانے اور پینے کے طرف دراز نہین کیا یُرْوَى أَنَّهُ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى
مَاتَ حَيَاءً مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لَا يَسْكُنُ اِضْطِرَابُهُ
وَلَا يَأْمَنُ رَوْعَتُهُ حَتَّى يَخْلُفَ جِسْرَ جَهَنَّمَ حضرت یحیی بن معاذ قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہین کہ
حق تعالی نے بہت سی چیزونکو بہت سی چیزونمین پوشیدہ کیا ہے اپنے مکر کو اپنے صلح اور لطف مین اور اپنے
ترک عون اور نصرت کو اپنے انواع نعمتون مین اور اپنے غضب اور خشم کو اپنے ستر جمیل مین اور اپنے
قطعیت کو اپنے مہلت دینے مین پس طالب سالک کو چاہیے کہ اپنے حسن اوقات اور کثرت احسان
وعبادات پر اعتماد نکرے اور مستور نعمتون اور عصمتون کو چاہیے کہ مغرور اور فریفتہ نہووے کیونکہ اوسکی ضمن مین
انواع عقوبت ہین اور مغرور اور فریفتہ نہونا چاہیے اپنے صفائی عبودیت پر کیونکہ اوسمین نسیان ربوبیت
ہو یہ اسواسطے ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ حق تعالی اپنے دشمنون کو اپنی عصمت کے ساتھ آراستہ
کرتا ہے حالانکہ وہ اپنے علم مین لعنتیون مین ہین جیسا کہ شیطان اور بلعم باعورا اور برصیصا وغیرہ ہین کہ اونکو
انوار ولایت سے آراستہ کیا تھا اور حق تعالی کے نزدیک اہل عقوبت سے تھے اور غرق کیا قارون کو اپنی
نعمتون مین حالانکہ وہ اہل غضب سے تھا حضرت عبد اللہ سہل تستری قدس سرہ فرماتے ہین کہ غرور مین ڈالی
تجھکو اے طالب اور حق تعالی کی نظر سے نہ گرا وین چار چیزین کہ وہ ظاہر کرنا حق تعالی کا ہے تجھکو ساتھ
ایسے عمل نیک کے کہ تو نے نہین کیا اوسکو اور چھپانا حق تعالی کا تجھکو ایسے اعمال بد سے کہ تو نے کیا ہے انکو
اور زیادہ کرنا حق تعالی کا تجھپر نعمتون کو باوجود اسکے تو نے اوسکا شکر ادا نکیا اور عطا کرنا حق تعالی کا نعمتونکو
بغیر مانگنے تیرے ایک روز خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مرید کو کہا کہ کیف اصبحت مرید نے کہا بالسلامۃ
والعافیۃ خواجہ نے اوسپر آواز دی اور فرمایا اے بے خبر اہل دنیا اہل بہشت کی باتین کسطرح کہتے ہین
جسکا ایک پانون بہشت کے اندر ہی اور دوسرا پانون بہشت کے باہر اوسکو بھی ایسا کلام کرنا جائز نہین ہے بے خبر
تجھکو ابھی دنیا سے بہشت تک ہزار ہا دشواری اور گھاٹی درپیش ہین تو نے ایسا کلام کیونکر کیا حضرت
موسی علیہ السلام کو حق تعالی نے خطاب فرمایا اے موسی جبتک کہ دونون پانون اپنے بہشت کے اندر رکھو بے
نہ دیکھے تو میرے مکر سے لاپرواہ مت ہو حضرت نور قطب عالم قدس سرہ فرماتے ہین کہ بعض اوقات مین ایسا ہوتا
ہے کہ حق تعالی اپنے دشمنونکو بلباس دوستون اور برگزیدونکے آراستہ کرتا ہے تاکہ وہ اپنی صفائی اوقات
سے مسرور ہووین اور گمان کرین کہ وہ اہل ولایت سے ہین اور یہ حق تعالی سے ان لوگونکے لیے استدراج
ہے پس نہین چھوڑتا ہے حق تعالی اونکو اونکے حال پر اور رد کرتا ہے اونکو طرف حقائق معلومہ کے کہ حق تعالی
نے اونکے لیے مقرر فرمائے ہین مثل حال برصیصا اور بلعم باعور وغیرہ کے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہی
کہ حق تعالی اپنے دشمنون کو عزت اور جاہ اور ریاست کے ساتھ اپنے دوسرے بندون پر فضیلت عطا فرماتا ہی
کہ لوگونکی حمد وستایش سے وہ مغرور ہووین اور گمان کرین کہ خود اہل فضل سے ہین یہ حق تعالی سے اونکے
لیے استدراج ہے پس حق تعالی اونکو اس عزت اور جاہ اور ریاست مین نہین چھوڑتا ہے اور رد کرتا ہے
اونکو اپنے حقائق معلومہ کی طرف جیسا کہ حال دقیانوس اور نمرود اور شداد وغیرہ کا ہے اور کبھی ایسا

اور ایسا کیا یہانتک کہ مجھپر خوف عظیم غالب ہوا پس مین نے عرض کیا اے رب مجھکو عبدالرزاق نے خبر دی اور وا
معمر سے اور وہ زہری سے او ر وہ انس رضی اللہ تعالی عنہم اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ
جبرائیل علیہ السلام سے اور وہ تجھسے کہ تو نے ارشاد فرمایا مین بندیکے ساتھ ایسا کرتا ہون جیسے کہ وہ میرے ساتھ
گمان رکھتا ہے اور مین تجھسے امید رکھتا تھا کہ تو مجھپر رحمت کریگا فرمایا حق تعالی نے سچ کہا جبرائیل اور رسول
اور انس اور زہری اور معمر اور عبدالرزاق نے مین نے تجھپر رحمت کی پس مجھکو خلعت پہنایا اور مین نے ایسی خوشی
دیکھی کہ کبھی نہین دیکھی تھی جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ يَلِي حِسَابَ
الْخَلْقِ فَقَالَ اَللهُ قَالَ هُوَ بِنَفْسِهِ قَالَ نَعَمْ فَتَبَسَّمَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَا ضَحِكْتَ يَا أَعْرَابِيُّ قَالَ إِنَّ الْكَرِيمَ إِذَا قَدَرَ عَفَا وَإِذَا حَاسَبَ سَامَحَ اور فرمایا اللہ تعالی نے
يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ اہل اشارہ فرماتے ہین کہ حق تعالی کا اپنی تمامی اسماء مین سے
اس اسم کو بیان اختیار کرنا واسطے تعلیم اور تلقین بندیکے ہے تاکہ بندے اوسکے طرف رجوع کرین اور اوسکے
کریمی کی وجہسے اوسکے ساتھ فریفتہ ہووین حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ اے اہل عراق
تم کہتے ہو کہ امیدوارترین آیت آیات قرآنیہ مین سے لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
جَمِيعًا ہے اور ہم اہل بیت کے نزدیک سب سے امیدوارترین آیت آیات قرآنیہ مین سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
رَبُّكَ فَتَرْضَى ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہونگے جبتک ایک شخص بھی آپکی امت مین سے
دوزخ مین رہیگا اور تفسیر مدارک مین ہے کہ جب یہ آیت موصوف نازل ہوئی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے إِذًا لَا أَرْضَى وَوَاحِدٌ مِنْ عُصَاةِ أُمَّتِي فِي النَّارِ بعض اکابر سے منقول ہے کہ حق تعالی
نے واسطے مغفرت امت کے اپنے رسول کریم کو امر کیا اور کہا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اور خلاف امر رب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متصور نہین حضرت نے حسب الامر امت کے لیے امر
چاہی اور حق تعالی کریم تر اوس سے ہے کہ اپنے حبیب کو حکم کرے کہ مجھسے مانگ اور جب مانگے عطا نکرے پس اس سے
معلوم ہوا کہ امت مغفور رہین اور رب غفور فرمایا حق تعالی نے ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
پس ان تینون طائفہ مندرج آیہ موصوفہ کے حق مین کہ برگزیدگان حقتعالی اور وارثین کتاب اللہ ہین اہل تحقیق کے
بہت سے اقوال ہین حضرت سہل تستری قدس سرہ فرماتے ہین کہ وہ جاہل اور متکلم اور عالم ہین اور دوسرا
کہتا ہے کہ وہ طالب دنیا اور مائل عقبی اور متوجہ طرف مولی کے ویا مرتکب گناہ کبیرہ اور مرتکب گناہ صغیرہ اور متبرا جرم
ویا مصر بذنوب اور تائب عاید اور تائب ثابت ویا آکل حرام اور مائل طرف شبہات کے اور آکل حلال ویا
مجرم اور تائب اور متقی ویا غافل اور طالب اور واجد ہین اور بعض کہتے ہین کہ مراد ظالم سے طالب دنیا
اور مقتصد سے طالب عقبی اور سابق سے طالب مولی ہے محققین حضرات صوفیہ فرماتے ہین کہ تقدیم ظالم کی از رو
فضل کے ہے اور تاخیر اوسکی از روے عدل کے اور حق تعالی فضل کو عدل سے زیادہ دوست رکھتا ہے
وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْأَكَابِرِ إِنَّمَا ابْتَدَأَ بِذِكْرِ الْمُذْنِبِ لِئَلَّا يُصِيبَكَ عَدُوُّ إِبْلِيسَ كَأَنَّ
الْبُسْتَانَ إِذَا كَانَ حَسَنًا يُصِيبُ صَاحِبَهُ الْعَيْنُ حَتَّى يَكْثُرَ نَصِيبُهُ لَعَنَ وَفِي بَعْضِ
الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

گرچہ مقدمہ میں سوائے معلوم حقائق کے بعض اصطلاحات بھی ضمناً مذکور ہو چکی ہیں لیکن جب کہ طالب کو اکثر اصطلاحات کی ضرورت ہوتی ہے لہذا بعد اختتام مقدمہ کے اور بھی چند اصطلاحات حضرات صوفیہ کرام کی تفہیماً بطریق ابجث کے ذکر کیے جاتے ہیں تا کہ طالب صادق کو بصیرت حاصل ہو اور یہ مشتمل ہے اٹھائیس مراقبوں پر پہلا مراقبہ باب الالف کا ہے (ا) الف سے اشارہ ہے طرف ذات احدیت کے یعنی حق تعالے باعتبار احدیت کے اول الاشیا ہے از لی ابدی ہیں (ابرو) اصطلاح میں کلام اور الہام غیبی کو کہتے ہیں (ادب) عبارت ہے تمیز رکھنے سے عبد کے درمیان اُن چیزوں کے جو حق تعالے کے لیے مختص ہیں اور درمیان اُن چیزوں کے جو عبد کے لیے مختص ہیں (احسان) عبارت ہے بجا لانے سے عبودیت کے ساتھ مشاہدہ ربوبیت کے (اللہ) نام ہے ذات واجب الوجود کا جو مستجمع ہے جمیع صفات کمال کا اور یہ مستعمل ہوتا ہے تین جگہ میں اوّل مقام لاتعین میں جو ذات بحت منقطع الاشارہ ہے نہ اسم ہے وہاں نہ رسم جسکو احدیت مطلقہ کہتے ہیں دوسرے مقام وحدت میں کہ اس مقام میں جملہ صفات ذات کے ساتھ اجمالاً ملحوظ ہیں تیسرے مقام واحدیت میں اطلاق کرتے ہیں اس مقام واحدیت میں جملہ صفات ذات کے ساتھ تفصیلاً ملحوظ ہیں پس اس مرتبۂ واحدیت میں اللہ ماخوذ ہے اُس سے جسکو فارسی میں خدا کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اسی جگہ سے معنی شعر ؎ چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال * کہ من از خدا بیش بودم دو سال * سمجھنا چاہیے یعنی مراد دو سال سے دو مرتبہ ہیں اور مرتبۂ احدیت مطلقہ میں اللہ ماخوذ وِلَہ سے ہے کہ وِلَہ بمعنی حیرانی کے ہے اسلیے کہ اس مرتبے میں سوائے حیرانی کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا ہے (اُلوہیت و الاہیت) یہ بمعنی خدائی اور خداوندی کے ہے یہ لفظ مقام تفصیل صفات میں اطلاق کرتے ہیں یعنی جس مقام میں رب اور مربوب کو اعتبار کرتے ہیں اور یہ محل مقتضی ہے تمام وبقا اور سلب ثبوت عالم کا اور یہ مقام برزخ ہے درمیان ارباب کے کہ اسما الٰہی ہیں اور درمیان مربوبات کے کہ اسما کیانی ہیں اور اس مقام میں واسطے ظہور اور فنائے عالم کے تقدیر الٰہی جاری ہے (ایمان) دو قسم پر ہے تقلیدی اور تحقیقی ایمان تقلیدی عوام مومنین کو حاصل ہے کہ ایک کو دیکھکر ایمان لاتے ہیں اور نہیں سمجھتے ہیں کہ حق تعالی کون ہے اور کیسا ہے اور کہاں ہے اور احکام شرع شریف برابر بجا لاتے ہیں اور یہ ایمان جائز ہے اور سبب ہے دخول جنت کا اور ایمان حقیقی جو اولیا اللہ کو حاصل ہے یہ ہے کہ وہ تمامی عالم کو نیست و نابود اور معدوم بالذات اور اعتبار محض اور حق تعالی کو موجود اور ہست بالذات جانتے ہیں (استغنا) یہ اشارہ ہے طرف ذات بحت کے جیسے کہ کہا جاتا ہے مشاہدۃ الابرار بین التجلی والاستتار تجلی اشارہ ہے طرف ظہور ذات کے اور استتار اشارہ ہے طرف ذات کے کہ ذات ہمیشہ اور ہر جگہ مستتر اور پوشیدہ ہے (ازل) جسکی ابتدا نہیں اسکو دو جگہ پر اطلاق کرتے ہیں اول مرتبۂ ذات بلا صفات میں جسکو لاتعین اور احدیت اور مرتبۂ ذات اور واجب الوجود کہتے ہیں کہ وہ خود بخود موجود ہے اپنی موجودیت میں کسی کا محتاج نہیں اور نہ تھا اور نہ ہوگا اسکے وجود کے لیے ابتدا نہیں دوسرا تعین ثانی میں اطلاق کرتے ہیں جسمیں تفصیل صفات اور حقائق الٰہی اور حقائق کیانی اور اعیان ثابتہ اور حقائق الاشیا ثابت ہیں اسکو ازل حکمی بھی کہتے ہیں جیسے کہ کہتے ہیں کہ حق تعالی نے اس امر کو ازل میں مقرر فرمایا ہے یعنی حق تعالی نے حقائق اشیا کو ازل میں مقرر فرمایا ہے اسکو علم الٰہی اور تقدیر الٰہی بھی کہتے ہیں سوائے اسکے اور بھی ازل ہیں تفصیل انکی سابق اس مقدمے میں مذکور ہے (اتصاف) یعنی اتصاف بندے کا ساتھ ذات اور صفات حق تعالی کے یہ مسئلہ مشہور ہے اسکے یہاں حقیقت میں ذات اور صفات حق تعالی ہی کے لیے ہے اور بندے کی ذات و صفات محض اعتباری اور مجازی ہے وجود اور صفات بندے کی ظل وجود اور صفات حق تعالی کے ہیں (ازل الآزال) ذات بحت اور خالص مرتبۂ ذات بلا صفات کو کہتے ہیں (ابد) جسکی انتہا نہیں یعنی ذات

۹۵

سکتے ہیں یعنی یہ اسم ذات کا ہے باعتبار اتفاد تعدد صفات اور اسماء اور نسب اور تعینات کے (احدیت) یعنی اعتبار مرتبہ احدیت کا ساتھ اسقاط صفات اور اسماء اور نسب اور تعینات کے ہے (احدیۃ الجمع) مرتبہ وحدت اور حقیقت محمدی اور احدیۃ الجمع اور ابوالارواح اور اسم اعظم اور آدم حقیقی کو کہتے ہیں یعنی یہ مرتبہ باعتبار اجمال صفات کہ ہے مع قطع نظر بلا اسقاط اور بلا اثبات صفات کے یہ جامع ہے احدیت اور واحدیت کو (اعتبارات اربعہ) انکی اصطلاح میں مرتبۂ وحدت میں چار اعتبار ہیں کہ وجود اور علم اور نور اور شہود ہیں الوجود ہو وجدان الحق لذاتہ والعلم ہو اطلاع الحق علی ذاتہ وصفاتہ وافعالہ والنور ہو الظاہر لنفسہ والمظہر لغیرہ (الآن الدائم) اصطلاح میں مرتبہ تفصیل صفات یعنی واحدیت اور تعین ثانی اور واحدیت الکثرت کو کہتے ہیں تحقیق اسکی یوں کہ ہے کہ آن دائم عبارت ہے امتداد حضرت الٰہیہ سے کہ مندرج ہے بسبب اسکے ازل ابد میں اور یہ دونوں یعنی ازل اور ابد وقت حاضر میں بھی موجود ہیں بسبب ظہور حضرت الٰہیہ کے ازل اور ابد میں اور تشکل اور ظہور میں اور وقت کا حضرت الٰہیہ سے ہے کہ مجمع ازل اور ابد ہے پس متحد ہے ساتھ اسی امتداد حضرت الٰہیہ کے ازل اور ابد اور وقت حاضر اسیواسطے کہا جاتا ہے واسطے باطن اور اصل زمان کے دہر اور سرمد اور آنات زمانیہ اور تغیرات منتقش ہیں اسمیں کہ ظاہر ہوتے ہیں احکام اور صور سرمد اور دہر کے بسبب آنات زمانیہ اور تغیرات کے اور سرمدا ودہر علی حالہا دائما سرمدا ثابت ہیں اور کبھی نسبت کیجاتی ہے دہر اور سرمد کی طرف حضرت عندیہ کے بقولہ علیہ السلام لیس عند ربکم صباح ولا مساء واضح ہو کہ حقیقت ذات الٰہیہ کی باعتبار صرافت کے ایک ممتد غیر متناہی ہے دونوں جانب ازل اور ابد میں کیونکہ وہ اس اعتبار سے نہ کوئی وصف ہو واسطے اسکے و نہ کوئی رسم پس وہ حجاب غیب میں مستور ہے معرفت اسکی ممکن نہیں کسی وجہ سے جبتک کہ وہ متعین نہو ساتھ کسی صفت کے اور اول تعین اسکا علم اسکا ہے اپنی ذات کا جسکو وحدت سے تعبیر کرتے ہیں پس یہ صفت علم نازل ہوتی ہے حضرت ذاتیہ سے طرف حضرت واحدیہ کے کہ حضرت اسماء و صفات سے اور نام رکھا جاتا ہے اسکا حضرت الٰہیہ اور اس حضرت الٰہیہ نے ثابت کی واسطے حضرت اولیٰ کے ازلیۃ الآزال بسبب اس نسبت اعتباریہ کے درمیان احدیت ذاتیہ اور درمیان حضرت صفاتیہ کے کہ واحدیت ہے کیونکہ تعقل نسبت کا ممکن نہیں مگر بعد اعتبار اثنینیت کے اور نام رکھا جاتا ہے اس نسبت کا نسبت سرمدیہ پس اس سے ثابت ہوئی ازلیۃ الآزال یعنی تقدم احدیت کا اوپر واحدیت کے پس ازلیت واحدیت سے ثابت ہوئی ازلیۃ الآزال احدیت کی اور یہ ابتدا و نسبت سرمدیہ ہے اور متقضی ہوئی حضرت الٰہیہ ساتھ اس نسبت کے حقائق اعتباریہ کی بحکم عالمیۃ کے پس اعتبار لیے گئے ساتھ ذات کے سبعہ صفات بحکم عالمیۃ حقیقت اولیٰ کے اور وہ سبعہ صفات حی علیم مرید قدیر سمیع بصیر کلیم ہیں اور اسم سبحے امام الائمہ ہے وعلی ہذا القیاس حسب الترتیب باقی ستہ صفات اور بعض عارفوں نے بجائے سمیع اور بصیر کے جواد اور مقسط کو ذکر کیا ہے اور یہ صحیح نہیں اسلیے کہ یہ اسما تو انہی میں سے ہیں بسبب احتیاج جواد اور مقسط کے طرف حی اور علیم اور مرید اور قدیر وغیرہ سبعہ صفات کے پس جبکہ یہ سبعہ صفات امور اعتباریہ ہیں اور مقتضی ہیں واسطے ربوبیۃ رب مطلق کے واسطے جمیع اشیاء کے بوساطت اپنی کے ہونگے اولیات ان سبعہ صفات کی مقدم دیگر جمیع اسماء پر تقدم امہات یعنی جو کچھ کہ معتبر حقیقی نے یعنی حق تعالیٰ نے مقرر اور متعین فرمایا پس انکو اعتبار کہتے ہیں یعنی تجلی اور تعین کو اعتبار کہتے ہیں اور بجائے تعینات کے اعتبار کہتے ہیں کوئی معتبر مجازی اعتبار کرے یا نہ کرے پس یہ اعتبار نفس الامر میں ثابت اور واقع ہے یعنی حقیقت ہیں اور حقائق اشیاء کو اعتبار کہتے ہیں (الہام) جو کچھ کہ دل سالک کو یقین کامل ہووے اس چیز پر کہ وارد ہوتی ہے وہ بعد صفائی قلب کے خواہ یہ صفائی بسبب کسب کے ہو ویا ذکر و شغل سے حق تعالیٰ کی عنایت

اشیاء اور اضافت اور نسبت انکی ان سب ایک وجود حقیقی سے ہے (اصفیا) وہ لوگ ہین کہ اپنے باطن کو لوث دنیا سے پاک و صاف کیا ہے اور قلب کو اپنے خالق کی طرف رجوع کیا ہو (اسلام) دو قسم پر ہے اسلام شرعی اور اسلام طریقی شرعی جیسے کہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ وغیرہ احکام شرع شریف کے بجا لانا اور اسلام طریقی جیسے کہ ریاضت شاقہ اور کسب اور نفس کشی اور ذکر اور شغل اور مراقبہ وغیرہ کرنا (اصحاب طیران) ان اولیا کو کہتے ہین جو ہوا پر طیران کرتے ہین کہ جسم مثالی انکا مصفا اور جسم عنصری انکا مانند ہوا کے لطیف ہوا ہے (افق مبین) نہایت مقام قلب کو کہتے ہین (افق اعلیٰ) نہایت مقام روح کو کہتے ہین اور وہ مرتبۂ واحدیت اور حضرت الوہیت ہے (انابت) رجوع کرنا طرف حق تعالےٰ کے اور خلاصی پانا تعینات سے (امید) تجلی روحی کو کہتے ہین اور محبوب حقیقی کو بھی کہتے ہین کہ حق تعالےٰ ہے (ابرو) صفت جمال کو کہتے ہین کہ سالک کے دل پر تجلی الہامی وارد ہوتی ہے کہ سالک بواسطہ اسکے مقام قرب کو پہونچتا ہے (ابرار) ایک قوم ہے اولیاء اللہ مین سے فقط تقویٰ اور عبادات ظاہری شریعت کے اختیار کرتے ہین (ادنیٰ) مقام حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین کہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ اور وحدت ہے مقام وحدت کا تمامی مقامات انبیاء علیہم السلام سے اقرب ذات حق تعالےٰ کا ہے واضح ہو کہ اس مقام وحدت مین دو قوس ہین قوس عروجی اور قوس نزولی قوس عروجی کو کہ باطن اس دائرے کا ہے قوس احدیت اور قوس وجوبی کہتے ہین اور یہ باعتبار سلب کے ہے اس قوس عروجی مین فقط اعتبار ذات کا ہے بدون اعتبار صفات کے اور قوس نزولی کو کہ ظاہر اس دائرہ کا ہے قوس واحدیت اور قوس تحتانی اور قوس امکانی کہتے ہین اس قوس نزولی مین ثبوت اور اعتبار علم ذات کا ہے مع ثبوت اور اعتبار دیگر صفات کے اور اس دائرہ کے قاب کو یعنی قطر دائرہ کو باعتبار اثنینیت کے قاب قوسین اور برزخ کبریٰ اور باعتبار انتفاء اثنینیت مذکورہ کے حقیقت محمدی اور او ادنیٰ کہتے ہین (اقامت) اصطلاح مین غلبۂ عشق کو کہتے ہین (اوباش) اصطلاح مین اوباش وہ شخص ہے کہ سواے ذات حق کے غم ثواب اور عقاب کا اور پروا اسکی نکرے (اولیاء) قرب حق مین پہونچنے والے کو کہتے ہین یعنی یہ لوگ اسفل سے طرف اعلیٰ کے عروج کرتے ہین اور قریب ذات حق تعالےٰ کے ہوتے ہین اور اسرار حق تعالےٰ کو پاتے ہین انکو لغزش بھی ہوتی ہے بسبب لغزش آدم عليه السلام کے جبکہ انسے خلاف شرع کوئی خطا واقع ہوتی ہے پھر اپنے مقام اسفل مین آجاتے ہین بعض کہتے ہین کہ ان سے لغزش واقع نہین ہوتی ہے یہ قول صحیح نہین (آزاد) آزاد وہ ہے کہ باوجود علم و فضل و کمال کے قیودات بشری اور تعریفات جسمی سے خلاصی پاوے اور لباس اور آرائشی اور اسباب دنیاوی سے دلکو اٹھا دے اور خلقت سے درگذر کر کے ہر تن متوجہ طرف جلال اور جمال حق سبحانہ تعالیٰ کے ہووے اور اگر آرائشی لباس اور جسم مین ہا تو وہ مرتبۂ آزاد سے خارج ہے (ایقان) واسطے صوفی عارف کے یہ ایک مرتبہ ہے کہ واسطے اسکے اس سے بلند کوئی مرتبہ نہین وہ یہ ہے کہ یقین جانے کہ حق تعالیٰ کی ذات ہر شے مین ہے اور اسمین محویت حاصل کرے (اتحاد) وہ شہود وجود مطلق واحد حقانی کا ہے اس طرح پر کہ تمامی موجودات اور افراد عالم حق تعالےٰ ہی سے موجود ہین پس متحد ہین تمامی موجودات ساتھ حق تعالےٰ کے اس اعتبار سے کہ وجود انکا حق تعالےٰ سے ہے اور وہ معدوم ہین بنفسہ نہ اس اعتبار سے کہ واسطے عالم اور افراد عالم کے وجود مستقل بنفسہ ہے پھر متحد ہوئے وہ ساتھ حق تعالےٰ کے ورنہ اثنینیت اور شرک اور دو وجود لازم آوینگے اور یہ محال ہے بعض کہتے ہین کہ اتحاد عبارت ہے مستغرق ہونے سے سالک کے حضرت حق سبحانہ و تعالےٰ کی ہستی مین (اتصال) وہ ملاحظہ کرنا عبد کا ہے اپنی ذات کو متصل ساتھ وجود احدی حقانی کے مع قطع نظر تقیید وجود اور اسقاط اضافت وجود اپنے کے طرف وجود حق تعالےٰ کے پس اسوقت دیکھتا ہے عبد پیاپی مدد وجود حقانی اور نفس رحمانی کا علی الدوام

کریم اور وکیل اور حمید اور مبدی اور سمیع اور واجد اور دائم اور باقی اور برّ اور منعم اور عفو اور غفور اور رؤف اور مغنی اور معطی اور نافع اور ہادی اور بدیع اور رشید اور مجمل اور قریب اور مجیب اور کفیل اور حنان اور منان اور کامل اور لم یلد ولم یولد اور کافی اور جواد اور ذوالطول اور شافی اور معافی کو اسماء اور صفات جمالیہ مین سے گردانا ہی (اسم اعظم) اکثر عارفین کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ مبارک اللہ ہے کہ جامع ہے جمیع اسماء کو اور وہ اسم ذات کا ہے جو متصف ہے ساتھ جمیع اسماء اور صفات کے اور بعض رحمن اور رحیم کو اور بعض قہار کو اور بعض حی اور قیوم کو اور کوئی مہیمن کو اور بعض اسم ہو کو اسم اعظم کہتے ہین (اعراف) بالفتح لغت مین بمعنی بر ختہاے خرما اور پشتہاے ریگ بلند اور یالہاے اسپان اور تاجہاے خروسان اور آخر لہاے میان بہشت و دوزخ کے ہین اور بعض کہتے ہین کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ایک دیوار حاجب ہے اسکو اعراف کہتے ہین اور صاحب تفسیر بیضاوی نے کہا کہ اعراف ایک دیوار عالی درمیان بہشت اور دوزخ کے کہ درمیان اُن دونون کے حجاب واقع ہوا ہے تشبیہ دیگئی ہے اُس دیوار عالی کی ساتھ یالہاے اسپان اور تاجہاے خروسان کے کیونکہ اعراف دراصل جمع عرف کی ہے اور عرف یال اسپ اور تاج خروس کو کہتے ہین انتہی پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ اعراف کنگرے اُس دیوار عالی کے ہین کہ حاجب ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے نہ منازل مقررہ کہ بعض آدمی اُنمین رہینگے جیسے کہ مشہور ہے اور بعض کہتے ہین کہ اعراف ایک مقام کا نام ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے اُسمین وہ لوگ رہینگے جو عارف ترہین احوال اہل بہشت اور دوزخ کے اور صوفیہ کرام کے اصطلاح مین اُن مطلعون کو کہتے ہین جو مقامات شہود حق تعالے کے ہین اشیاء مین جس حال مین متجلی ہے حق تعالے اُنھین اشیاء مین ساتھ اُن صفات کے کہ وہ اشیا مظاہر اُن صفات کے ہین اور یہ مقام اشراف اور اطلاع کا ہے اوپر اطراف اشیاء کے فرمایا حق تعالے نے وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ لِكُلِّ آيَةٍ ظَهْرًا وَّبَطْنًا وَّحَدًّا وَّمُطَّلَعًا (اصطلام) اصطلاح مین مراد اُس سے وَلَہ اور شیفتگی اور فریفتگی ہے جو غالب ہے طالب کے قلب پر اور یہ قریب ہے ہیمان کی (امامان) یہ دو شخص ہین ایک اُن دونون کا داہنی طرف غوث کے یعنی قطب کے اور نظر اُسکی ملکوت پر ہے اور دوسرا بائین طرف قطب کے ہے اور نظر اُسکی عالم شہادت پر ہے یہ افضل اور اعلی ہے صاحب ملکوت سے اور یہی شخص بعد قطب کے قطب کا خلیفہ ہوتا ہے (انصداع الجمع) انصداع لغت مین پھٹ جانے اور پراگندہ ہونے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین انصداع الجمع لزوم مقام فرق کا ہے بعد جمع کے بسبب ظہور کثرت کے وحدت مین اور اعتبار کثرت کے وحدت مین (امکان) مراد اِس جگہ امکان سے امکان خاص ہے کہ سلب ضرورت دونون جانب وجود اور عدم سے ہے پس عالم یعنی ماسوی اللہ ممکن ظاہر ہے پس امکان عالم کا عبارت ہے عدم وجوب اور عدم امتناع سے پس امکان امر وجودی نہین ہے کہ محتاج جعل جاعل کا ہووے اور سبب اختلاف عالم اور افراد عالم کا امکان ہے پس وجہ آسودگی زید اور تنگی عمرو بسبب اختلاف اُنکے امکان کے ہے نہ بسبب اعطاء معطی کے کہ حق تعالے ہے اور ایجاد عالم کے لیے فقط امکان بنفسہ بلا واجب تعالے کے کافی نہین ہے اِسلیے کہ دونون طرف اُسکے بنظر ذات کے مساوی ہے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور یہ محال ہے پس اُسکے لیے ایک مرجح کا ہونا ضرور ہے اور وہ حق تعالے ہے پس جیسے کہ نفس الامر مین ممکن تھا عطاء واجب سے ثابت ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا پس نہ کہا جاویگا کہ آفتاب ساتھ اِس کلانی کے اور ذرہ ساتھ اِس خردی کے کیون پیدا کیا گیا اِسلیے کہ امکان دونون کا ایسا ہی تھا پس اِس سے ظاہر ہوا کہ خلقت اور ظہور عالم کے لیے ایک خالق کا ہونا کہ علیم اور حکیم اور مدبر ہو ضرور ہے کہ وہ حق تعالے ہے (انزعاج) تحرک قلب کا طرف حق تعالے کے بسبب تاثیر وعظ اور سماع کے ...

اور طلب حق مین استوار اور سرگرم رہتا ہے (بقا باللہ) اِس مقام مین سوائے رویت حق تعالے کے مطلقاً غیریت اُسکی نظر سے اُٹھ جاتی ہے اور عارف صفاتِ بشری سے فانی ہوکر ساتھ صفات حق تعالے کے باقی رہتا ہے فی الحقیقۃ فقط سالک تو کیا ہے بلکہ تمامی عالم نابود اور فانی ہے اور حق تعالیٰ باقی کیونکہ خاص حق تعالیٰ ہی کے واسطے وجود مسلّم ہے اور عالم موہوم و معقول اور ایسے یہان اِس بقا و فنا کا ایک مسئلہ مشہور ہے (بہجت) واردات کو کہتے ہین کہ غیب سے صاحب کسب کے دل پر واقع ہوتے ہین (بالغ) مرید صادق کامل کو کہتے ہین (بطون) یہ اشارہ ہے طرف خاص ذات حق تعالے کے اور کبھی عالمِ مثال سے مراد تحت بطون کہتے ہین یعنی بہ نسبت عالم شہادت کے عالم مثال باطن اور عالم مثال سے عالم ارواح باطن اور عالم ارواح سے عالم اعیان باطن اور عالم اعیان سے ذات بحت باطن ہے (بادہ فروش) پیر کامل کو کہتے ہین کہ واسطے تکمیل ناقصون کے پیر کامل ہی ضرور ہے نہ غیر اور (بتکدہ) اور (بتخانہ) عارف کامل کے باطن کو کہتے ہین اور (پیر مغان) اور (پیر خرابات) مرشد کامل کو کہتے ہین (پیمانہ) لغت مین پیمائش کرنے والا اور ناپ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اُس سالک کو کہتے ہین جو انوار غیبی کو مشاہدہ کرے اور مقامات کو ادراک کرے (بوسہ) اصطلاح مین جذبہ باطنی کو کہتے ہین (بادہ) اصطلاح مین اُس محبت اور عشق الٰہی کو کہتے ہین کہ عالمِ غیب سے سالک کے قلب پر وارد ہوتا ہے اور اسکو مست اور بیخبر کرتا ہے (بامداد) اصطلاح مین مقام بازگشتِ احوال اور اوقات کو کہتے ہین (بُت) اصطلاح مین مقصود اور مطلوب حقیقی کو کہتے ہین (باب الابواب) مراد اِس سے سلوک مین باب اول توبہ کرنا طالب صادق کا ہے تمامی گناہون سے اِسلیے کہ توبہ اول اُن ابواب مین سے ہے جن ابواب کے سبب قرب حق تعالے کا حاصل ہوتا ہے واضح ہو کہ ابواب اور طرق وصول الی اللہ کے بعدد انفاس الخلائق ہین لیکن منجملہ اُنکے تین طریق قریب تر ہین اوّل طریق اخیار کا ہے کہ بکثرت صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن شریف و حج و زکوٰۃ وغیرہ کے زمانِ طویل مین بعض اُنکے واصل ہوتے ہین دوسرا طریق ابرار کا ہے کہ وہ اصحاب مجاہدہ اور ریاضات ہین کہ بیچ تبدیل اخلاق ذمیمہ ساتھ اخلاق حمیدہ کے جہد کرتے ہین اور اکثر اُنکے بھی بعد زمانِ طویل کے واصل ہوتے ہین الا ماشاء اللہ تیسرا طریق قادریہ و نقشبندیہ و چشتیہ و شطاریہ وغیرہ کا ہے کہ یہ لوگ ریاضت مین مشغول ہوتے ہین اور خلائق سے نفرت کرتے ہین کام اُنکا سوائے درد اور اشتیاق اور شوق اور ذکر اور فکر کے اور کچھ نہین اور یہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح مین مشغول ہوتے ہین اور کشف و کرامات کی طرف نہین متوجہ ہوتے ہین اور موتوا قبل ان تموتوا مین معروف رہتے ہین اور واصل ہوتے ہین یہ طریق اُن دونون طریقون سابق سے اقرب ہے اور اصول اِس طریق اخیر کے دس ہین اوّل توبہ کہ وہ باہر آنا طالب کا ہے ہر مطلوب سے جو ماسوی اللہ ہے جیسے کہ وقت موت کے ہوتا ہے دوسرے زہد کہ وہ ترک کرتا ہے دنیا اور مافیہا کو جیسے کہ وقت موت کے ترک کرتا ہے تیسرے توکل کہ وہ ترک کرنا ہے اسباب ظاہری کو جیسے کہ وقت موت کے ترک کرتا ہوگا چوتھے قناعت لغت مین اندک چیز پر راضی رہنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین ترک کرنے شہوات اور خواہش نفسانی کو جیسے کہ موت کا وقت ہوگا اور شب و روز حق تعالے سے خوش رہکر حق تعالیٰ کو حق تعالیٰ سے طلب کرنے کو کہتے ہین پانچوین عزلت کہ وہ انقطاع اور فرار کرنا ہے خلائق سے جیسے موت کا وقت ہوگا چھٹے توجہ الی اللہ اور اعراض عن ماسوی اللہ ہے جیسے کہ موت کا وقت ہوگا تاکہ نہ باقی رہے کوئی مطلوب اور محبوب اور مشغوف سوائے اللہ تعالیٰ کے ساتوین صبر کہ وہ ترک کرنا ہے حظوظ نفسانیہ کو مجاہدہ سے جیسے کہ موت کے وقت بغیر مجاہدہ کے ترک کرنا ہوگا آٹھوین ذکر کہ وہ ترک کرنا ہے ذکر غیر حق تعالے کو جیسے کہ موت کے وقت کرنا ہوگا نوین مراقبہ کہ وہ ترک کرنا ہے اپنے حول اور قوت کو اور فنا کر دینا اپنے تئین حق تعالے مین جیسے کہ موت کے وقت ہوگا

سے طرف حضرت واحدیت کے ساتھ نسب اسمائیہ کے آور فرق درمیان قول اول اور قول ثانی کے یہ ہے کہ قول اول مین وحدت کو تجلی اول اور تعین اول قرار دیا گیا اور وحدت کو احدیت سے فرق کیا ہے بخلاف قول ثانی کے کیونکہ قول ثانی مین احدیت کو تجلی اول اور واحدیت کو تجلی ثانی اور تعین اول قرار دیا گیا ہے اور اس قول مین وحدت کو عین احدیت اور دونون کو ایک مرتبہ قرار دیا گیا ہے بخلاف قول اول کے کہ اسمین وحدت کو احدیت سے فرق کیا گیا ہے اور نیز سالکین کے قلوب پر تجلیات غیوب وارد ہوتے ہین اور وہ چند قسم پر ہین کبھی تجلی سبز و سرخ وارد ہوتی ہے اسکو تجلی مرشدی کہتے ہین اور داہنے جانب ہوتی ہے اور کبھی کبود اور سیاہ وارد ہوتی ہے بائین جانب سے اسکو تجلی نفسی کہتے ہین اور کبھی تجلی زرد وارد ہوتی ہے اگر روبرو ہے تو اسکو تجلی قلبی کہتے ہین اور اگر عقب سے ہے تو اسکو تجلی شیطانی کہتے ہین اور کبھی تجلی سفید رنگ کی وارد ہوتی ہے روبرو سالک سے اسکو روحی کہتے ہین اور کبھی تجلی ابیض قدرے سبز مائل بہ خنکی وارد ہوتی ہے مجرد اسکے دیکھنے سے قلب مین سرور حاصل ہوتا ہے اسکو نور محمدی کہتے ہین اور کبھی تجلی بیرنگ اور بیجہت وارد ہوتی ہے اسکو تجلی ذاتی کہتے ہین تجلی ذاتی اور نور محمدی کو جہت نہین ہے اور بھی بہت سی تجلیات ہین یہ جو مذکور ہوئین عارفون کے اصول انھین پر ہین (تحقیق) کسی شئے کی ماہیت سے آگاہ ہونا اور ذات حق تعالے کو جاننا از روے اسما و صفات کے ورنہ ادراک ذات باری کا محال ہے اور علم عرفان اور علم حقائق اشیا کے حاصل کرنے کو تحقیق کہتے ہین (تخلیہ) ما سوے اللہ سے دل کو خالی کرنا اور بجز حق تعالے کے دل مین کسی شئے کو جگہ نہ دینا (ترسا) اس سالک کو کہتے ہین کہ صفات ذمیمہ نفس اما رہ سے خلاصی پاکر صفات حمیدہ کے ساتھ متصف ہوا ہو (ترسا بچہ) واردات غیبی کو کہتے ہین کہ عالم غیب سے سالک کے دل پر وارد ہوتے ہین (تزکیہ) نفس کو صفات ذمیمہ کے عیوب سے پاک کرنا اور خیال غیر و ما سوی اللہ سے در گذر کرنا اور یہ کہنا یعنی دل مین غیر کو جگہ نہ دینے کو کہتے ہین (تصفیہ) دل کو غیر حق تعالے سے اور اپنی خودی سے پاک کرنا اور سواے حق تعالے کے دل مین اور کسی کو جگہ نہ دینے کو کہتے ہین (تجلیہ) پاک اور صاف کرنا روح کو ان کدورات سے جو بسبب مجاورۃ قالب عنصری کے روح کو عارض ہوئین ہین انکی اصطلاح مین صفائی نفس کو تزکیہ اور صفاے قلب کو تصفیہ اور صفائی روح کو تجلیہ کہتے ہین (تسلیم) اپنے نفس کو حق تعالے کے سپرد کرنا اور اطاعت حق مین گردن رکھنا اور ہمہ تن اپنے تئین فنا کرکے معشوق حقیقی مین مستغرق رہنا اور خود عاشق مین معشوق بنکر اپنے سے بیخبر رہنا یہ اعلی مقام ہے مقامات پنجگانہ مین سے کہ سلوک مین اولیا اکرام کے نزدیک مقرر ہین (تشبیہ) ظہور ذات حقانی کا اسماء اور صفات اور مظاہر کونیہ مین باعتبار تعشق اور تجلی کے بسبب تقاضاے حب ذاتی اور اعیان کے تشبیہ کہتے ہین (تنزیہ) ذات حق تعالے کو عیب اور نقصانات امکانیہ سے پاک جاننا اور باوجود ان اعتبارات اور ظہورات ذات کے ذات کو ہر حال مین مجرد اور منزہ جاننا اور کبھی تعینات اور تشبیہات سے پاک سمجھنے کو تنزیہ کہتے ہین اور تشبیہ اور تنزیہ انکے بیان ایک مسئلہ مشہور ہے تحقیق اسکی مقدمے مین ہو چکی ہے عارف کامل وہ ہے کہ جامع تشبیہ اور تنزیہ کا ہو (تفرقہ) قلب کو شک مین ڈالنا اور صفات اور ذات مین فرق کرنا اور خلق کو دیکھنا اور حق تعالی کے نہ دیکھنے کو تفرقہ کہتے ہین (تنزل) حضرات صوفیہ کے نزدیک تنزلات ستہ ایک مسئلہ مشہور ہے [illegible] کہ اول مرتبہ لاتعین کا ہے جسکو احدیت اور خالص وجود اور ذات بحت کہتے ہین بعد اسکے [illegible] علم ذاتی اور حقیقت محمدی اور مرتبہ انا ہے یہ اس مرتبہ لاتعین سے ظاہر ہوا پھر اس مرتبہ وحدت سے [illegible] نفس رحمانی اور حقیقت آدم اور مرتبہ نبوت یہان ثابتہ اور صور علمیہ ہے ظہور پایا ان [illegible] ذات سے کہتے ہین پھر مرتبہ واحدیت سے کہ حقیقت آدم ہے [illegible] ایک عالم ہے لطیف زیر تحت ہین [illegible]

خود بخود سالک کو صفات منجیات حاصل اور صفات مہلکات زائل ہو جاوینگے (توکّل) ہر کام خدا کو سونپنا اور دل اسباب دنیا اور ظاہری سے اُٹھا کر حضرت مسبب الاسباب کی طرف متوجہ کرنا اور غیر حق کو اپنی نظر مین نہ لانا اور سوائے حق تعالےٰ کے اور کسی کے ساتھ مشغول نہونا اور اپنے تئین فانی اور حق تعالےٰ کو باقی جاننا یہ ایک مقام ہے مقامات ہشتگانہ مین سے کہ تین کے کروہ صبر اور توکّل اور قناعت اور رضا اور تسلیم ہین (تعلیم) مرشد مرید کو حقائق اور عرفان سکھانا اسکو تعلیم کہتے ہین (تلقین) مرشد مرید کی خودی کو مرید سے خالی کروانے کو تلقین کہتے ہین (تفصیل) مرتبۂ تفصیل مرتبۂ واحدیت اور مرتبۂ الوہیت اور ربوبیت اور تفصیل صفات کو کہتے ہین اسلیے کہ اس مرتبہ مین تمامی صفات اور اسمار اور افعال اور مظاہر آثار ذات سے جدا اعتبار کیے جاتے ہین یعنی باوجود عینیت کے علحدہ علحدہ ہو کر ظہور مین آتے ہین اور ان اشیار کی عینیت ذات سے کبھی زائل نہین ہوتی ہے نہ مراتب داخل مین و نہ مراتب خارج مین و نہ باطن مین و نہ ظاہر مین یعنی ہر وقت عینیت بحال خود ہے (تجلّی شہودی) تجلّی شہودی عبارت ہے ظہور وجود حقانی سے جو مسمّیٰ باسم النور ہے اور یہ ظہور حق تعالیٰ کا ہے ساتھ صور ... کے اکوان ہین اور اکوان اسمار کی صورتین ہین اور یہی ظہور نفس ... ہے جسکے سبب سے ایجاد کل اکوان کی ہے (تصوّف) عبارت ہے متخلق ہونے سے سالک کے ساتھ اخلاق ... ہے اور تفصیل اسکی عنوان مقدمہ مین مذکور ہے

چوتھا مراقبہ باب اثبات کا ہے

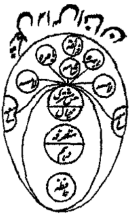
(ثبوت شئی) ... شئی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ شئی بنفسہ خود بخود ثابت ہے بلا منشاء انتزاع کے جیسے کہ جسم کرہ کا کہ موجود بنفسہ ہے دوسرا یہ کہ ... موجود بنفسہ نہین ہے لیکن منشاء اسکا اسطرح پر ہے کہ وہ شئی اُس منشا سے مفہوم ہوتی ہے جیسے کہ فوقیت ایک شئی کی ... ثبوت اُسکا واقعی ہے ... احکام نفس الامر کا جیسے ... مخالف حکم تحتیت کے ہے اور بنفسہ موجود نہین پس ثبوت کثرت عالم کا وحدت وجود ... شئی ہے پس کثرت عالم ساتھ احکام مختلفہ کے ثابت ہے اور موجود بنفسہ نہین ہے جیسے کہ دوائر صغیرہ و کبیرہ متعلقہ الاحکام ... کرہ واحدہ ... ثابت کرتے ہین اور موجود حقیقہ نہین ہین مگر ساتھ وجود منشا کے کہ کرہ ہے ایسا ہی کثرت عالم کی وجود حقانی ... سے منتزع ہوتی ہے اور بنفسہ ثابت نہین پس ثبوت شئے کا مرتبۂ وحدت مین بطریق اجمال اور مرتبۂ واحدیت وغیرہ مراتب تحتانیہ مین بطریق تفصیل کے ہے اور یہ مراتب اجمال اور تفصیل شیون وجود واحد حقانی کے ہین (ثقلین) ... دونون گروہ اور عالم ... کو کہتے ہین اور اصطلاح مین دونون کون کو کہتے ہین کہ کون عالم دنیا اور کون عالم ... ہین ... مراتب کو کہتے ہین ایک مرتبۂ خارجیہ دوسرا مرتبۂ داخلیہ مرتبۂ خارجیہ اجسام اور امثال ... اور ... واحدیت اور وحدت اور احدیت ہین (ثقہ) تصدیق کرنا خبر رسول علیہ السلام کو بطریق جزم و یقین کے اور ... قوی ... اور وثوق ہونا ساتھ قول رسول علیہ السلام کے

پانچوان مراقبہ باب الجیم کا ہے

(جلال) ... بزرگ ہونا اور بزرگواری اور نیز جلال ضد جمال کی ہے یعنی صفات حق تعالیٰ کی منحصر ہین جلال اور جمال پر جمال وہ ہے کہ جسمین لطف اور رفق ہو اور جلال وہ ہے کہ جسمین قہر اور جبر ہو اور یہی صفات باطن کو جلال اور صفات ظاہر کو جمال کہتے ہین اور اصطلاح مین تجلّی قہاری کو جلال کہتے ہین اور جلال سے ذات بحت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ گنج مخفی اور مرتبۂ ورار الورا اور مرتبۂ تنزیہ محض ہے کہ حجاب عزت اور پردۂ جلال مین مخلوق سے پوشیدہ ہے کہ اُسکی حقیقت اور ہویت کو سوائے اُسکے اور کوئی نہین پہچان سکتا ہے البتہ کاملین کو ورار استار اسمار و صفات و اعتبارات سے دید جلوہ کی نصیب ہے اور جلال سے مراتب تعینات اور اعتبارات خفیہ کے ہیں ماورار عالم شہادت کے ہین اشارہ کرتے ہین (جمال) اصطلاح مین مراد اُس تجلّی حق تعالیٰ کی ہے واسطے حق تعالیٰ کے جسکو مشاہدہ کہتے ہین اور نیز جمال ظہور ذات کو کہتے ہین بخلاف جلال کے کہ اخفار ذات ہے یعنی تجلّی جمالی مین ظہور ہے واسطے کل کے اور تجلّی جلالی اور قہاری مین فنا اور نابودی ہے کل کے لیے

وحدت درکثرت اورکثرت در وحدت کہتے ہین (جعد) لغت مین موی مرغول سرکو کہتے ہین اور اصطلاح مین تجلّی جلالی اور تجلّی قہّاری کو کہتے ہین (جمعیت) جمع کرنا ہمت کو توجہ الی اللہ مین اور اجتماع کرنا ہمت کا مشغولی مین ساتھ حق تعالے کے اور روگردانی کرنا ماسوی اللہ سے اسکو جمعیت کہتے ہین اور اسکے مقابل مین تفرقہ ہے اور وہ منتشر ہونا خاطر کا ہے مشغولی مین ساتھ حق تعالے کے (جمع) شہود حق بلا خلق کو کہتے ہین (چشم) چشم صفتِ جمال کو کہتے ہین کہ سالک کے دل پر تجلّی الہامی غیبی وارد ہوتی ہے اور بواسطہ اسکے سالک مقامِ قرب مین پہونچتا ہے (جرس) خطاب جمالی ساتھ ایک نوع قہر کے (جنائب) جنائب لغت مین اُن گھوڑون کو کہتے ہین کہ آراستہ کرکے آگے سلاطین اور امراء کے لیجاتے ہین اور یہ جمع جنیبہ کی ہے اور اصطلاح مین یہ وہ لوگ ہین کہ سیر کرنیوالے ہین طرف حق تعالے کے منازلِ نفوس مین اور عامل ہین زاد تقوی اور طاعت کو تاکہ واصل ہوویں وہ مقامات قرب مین بعد اسکے سیر فی اللہ شروع کرتے ہین (جہتا الضیق والسعتہ) یہ دو اعتبار ہین واسطے ذات کے ایک جہت کہ جہت ضیق ہے باعتبار تنزیہ ذات کے ہے اُن چیزون سے کہ مفہوم اور معقول ہوتی ہین یہ اعتبار وحدت حقیقیہ کا ہے اسمین بالکل غیر کی گنجائش نہین لا وجوداً ولا تعقلاً یہی جہت ضیق ہے کقولہم لَا یَعْرِفُ اللّٰہَ اَحَدٌ سِوَی اللّٰہِ اور دوسری جہت کہ جہت سعت ہے وہ باعتبار ظہور ذات کے ہے بیچ تمامی مراتب کے یہ باعتبار اسماو صفات کے ہے جو مقتضی ہین مظاہر غیر متناہی کے اور یہ جہت سعت ہے (جہتا الطلب) مراد اس سے دو جہت وجوبیہ اور امکانیہ ہین پس طلب جہت وجوبیہ کی طلب کرنا اسمار کا ہے اپنے ظہور کا ساتھ اعیان ثابتہ کے مرتبہ داخلی مین اور طلب جہت امکانیہ کی طلب کرنا اعیان کا ہے اپنے ظہور کا ساتھ مظاہر کونیہ کے مراتب خارجیہ مین اور یہ دونون جہت حضرت واحدیت مین ہین (جواہر العلوم والانباء والمعارف) یہ وہ حقائق الٰہیہ ہین کہ بسبب اختلاف شرائع اور امم اور ازمنہ کے متبدل اور متغیر نہین ہوتے ہین کما قال اللہ تعالے فی حقہا شَرَعَ لَکُم مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰہِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ (جنتہ) واضح ہو کہ جنت مظہر جمال حضرت قادر ذوالجلال کی ہے اور جنت چار قسم پر ہے ایک انمین سے جنت اعمال کی ہے اور اسمین آٹھ جنت ہین اور وہ دار المقام اور دار القرار اور دار السلام اور جنۃ عدن اور جنۃ الفردوس اور جنۃ النعیم اور جنۃ الماوی اور جنۃ الخلد ہین یعنی یہ جنت صوری ہین کہ اسمین انواع مطاعم لذیذہ اور مشارب ہنیہ اور مناکح بہیہ بہت ہین اور انہار آب اور عسل اور شیر اور شراب وغیرہ انھین جنت مین ہین یہ جنت واسطے جزا اعمال صالحہ کے مقرر ہین انکو جنت عوام کہتے ہین کہ مسکن عوام مومنین کا ہے اگرچہ خواص مومنین بھی انھین جنت مین شریک ہین لیکن انکو ان مطاعم لذیذہ وغیرہ نعمتون سے حظ کامل حاصل نہین حدیث مین اَکْثَرُ اَہْلِ الْجَنَّۃِ الْبُلْہُ وارد ہے مراد اس سے عوام مومنین ہین اسلیے کہ یہ لوگ بہ نسبت خواص کے احمق ہین کہ اعمال حسنہ واسطے طلب جنت کے کرتے تھے نہ واسطے رضاے حق جل و علا کے دوسری جنت النفس ہے جسکو جنت الوراثۃ بھی کہتے ہین یہ جنت عبارت ہے جنت الاخلاق سے کہ حسن متابعت سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتی ہے اور انہار اس جنت کی اخلاق محمودہ ہین تیسری جنۃ الصفات ہے جس کو جنت معنوی کہتے ہین نہر اس جنت کی تخلق باخلاق اللہ ہے چوتھی جنت الذات ہے اور یہ جنت روح کی ہے اس جنت مین مشاہدہ جمال باکمال احدیت ذاتیہ کا حاصل ہوتا ہے اور نہر اس جنت کی نہر مشاہدہ اور نہر فنا فی اللہ اور نہر بقا باللہ ہے جنت اول ان جنتون مین سے مختص واسطے آخرت کے ہے اور باقی تینون جنت واسطے خواص اولیا کرام کے دنیا و آخرت دونون مین حاصل ہین بسبب متابعت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے اے طالب صادق ان سب جنتون مین اگرچہ نعمہاے نامحصور اور لذتہاے نامعدود حاصل ہین لیکن لذتِ دیدار جمال باکمال رب العزت کی ایسی ایک لذت ہے کہ اسکے مقابل مین تمامی لذات اور نعمات ایک قطرہ ہے مقابل مین بحرِ عظیم لذت دیدار کے (جہنم) یہ ایک طبقہ کا نام ہے طبقات دوزخ سے واضح ہو

لفظ حقیقت کو ہر شئے کے باطن پر اطلاق کرتے ہین مقابلے مین ظاہر اُس شئے کے کہ مجاز ہے جیسے کہتے ہین کہ عالم شہادت مجاز ہے اور مقابلے مین اُسکے عالم مثال حقیقت اُسکی ہے اور عالم مثال مجاز ہے اور اُسکے مقابلے مین عالم ارواح حقیقت اُسکی ہو اور عالم ارواح مجاز ہے اُسکے مقابلے مین عالم اعیان حقیقت اُسکی ہے اور عالم اعیان مجاز ہے اُسکے مقابلے مین علم حقیقت اُسکی ہے اور علم مجاز ہے اور اُسکے مقابلے مین ذات حقیقت اُسکی ہو کہ ابطن البطون ہے محل دوم یہ کہ حقیقت کو مقابلے مین اعتبار کے بولتے ہین جیسے کہ ذات حق تعالےٰ کی حقیقت ہر شئے کی ہے اور حقیقت ہر شئی کی کہ ایک امر اعتباری ہے ذات حق تعالےٰ سے اعتبار کیجاتی ہے اور ذات حق تعالےٰ کی حقیقۃ الحقائق ہے محل سوم یہ کہ لفظ حقیقت کو واقع اور نفس الامر مین بولتے ہین کہ وہ محل صور علمیہ اور اعیان ثابتہ ہے اُسکو حقیقۃ الممکنات کہتے ہین (حروف) اعیان کے حقائق بسیطہ کو کہتے ہین (حروف عالیات) حروف عالیات شیون ذاتیہ اور اعیان ثابتہ کو کہتے ہین کہ غیب الغیوب مین پوشیدہ ہین جیسے کہ درخت گٹھلی مین (حقیقۃ الحقائق) ذات بحت کو کہتے ہین جو ذات احدیت ہے اور جامع ہے جمیع حقائق کا جسکو حضرت الجمع اور حضرت الوجود بھی کہتے ہین (حقائق الاشیاء) اعیان ثابتہ کو کہتے ہین (حقیقت انسانی و حقیقت آدم) مرتبۂ واحدیت اور تفصیل صفات کو کہتے ہین (حضرت جمع و حضرت ربوبیت و حضرت ارتسام و حضرت الوہیت) واحدیت اور تفصیل صفات کو کہتے ہین (عالم امر) عالم ارواح کو کہتے ہین (حقائق القلوب) عالم مثال کو کہتے ہین (حقائق الٰہی) حقائق الٰہی اٹھائیس اسماء الٰہی کلی کو کہتے ہین کہ مرتبۂ واحدیت مین ظہور پائے ہین یہ سب ارباب ہین مع تفصیل کے بدیع باعث باطن آخر ظاہر حکیم محیط شکور غنی مقتدر رب علیم قاہر نور مصور محصی مبین قابض حی محیی ممیت عزیز رازق مذل قوی لطیف جامع رفیع ہین (حقائق کیانی) حقائق کیانی بھی اٹھائیس ہین کہ اعیان اٹھائیس اسماء الٰہی سے ظاہر ہوئے ہین یہ سب مربوبات ہین اس تفصیل کے ساتھ کہ عقل کل نفس کل طبیعت کل جوہر ہباء شکل کل جسم کل عرش کرسی فلک البروج فلک منازل فلک زحل فلک مشتری فلک مریخ فلک شمس فلک زہرہ فلک عطارد فلک قمر کرۂ نار کرۂ ہوا کرۂ آب کرۂ خاک مرتبۂ جماد مرتبۂ نبات مرتبۂ حیوان مرتبۂ ملک مرتبۂ جن مرتبۂ انسان مرتبۂ جامع یعنی بدیع سے عقل کل پیدا ہوئی بدیع فاعل اور رب ہے اور عقل کل مربوب اور مفعول اور باعث سے نفس کل اور باطن سے طبیعت کل اور آخر سے جوہر ہباء اور ظاہر سے شکل کل اور حکیم سے جسم کل اور محیط سے عرش اور شکور سے کرسی اور غنی سے فلک بروج اور مقتدر سے فلک منازل اور رب سے فلک زحل اور علیم سے فلک مشتری اور قاہر سے فلک مریخ اور نور سے فلک شمس اور مصور سے فلک زہرہ اور محصی سے فلک عطارد اور مبین سے فلک قمر اور قابض سے کرۂ نار اور حی سے کرۂ ہوا اور محیی سے کرۂ آب اور ممیت سے کرۂ خاک اور عزیز سے مرتبۂ جماد اور رازق سے مرتبۂ نبات اور مذل سے مرتبۂ حیوان اور قوی سے مرتبۂ ملک اور لطیف سے مرتبۂ جن اور جامع سے مرتبۂ انسان اور رفیع سے مرتبۂ جامع پیدا ہوئے پس ان ارباب اور مربوبات کو حقائق الٰہی اور حقائق کیانی کہتے ہین مقدمہ کی بحث تنزلات مین تفصیل مذکور ہین (حق الیقین) شہود حق تعالےٰ کا بیچ مقام عین جمع احدیۃ کے اور حق تعالےٰ مین محو ہونا اور اپنے کو فنا کرنا اور ساتھ حق تعالےٰ کے باقی رہنے کو حق الیقین کہتے ہین (حقیقت عبد) اصطلاح مین عدم مطلق کو کہتے ہین کہ اُسمین نابود ہے (حجۃ الحق) انسان کامل کو کہتے ہین کہ مرتبہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے (حب) اصطلاح مین علم حق اور مرتبۂ انا اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور حب حقیقی اور حب ذاتی کو کہتے ہین (حیرت) مرتبۂ احدیت مین محو ہونا اور عارف کا دیدۂ دل سے تجلی اسم ہو کا مشاہدہ کرنے کو کہتے ہین (حواس) جمع حاسہ یعنی



اصطلاح اطبا و حکما و فلاسفہ کے ہے لیکن حسب اصطلاح حضرات صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالے علیہم کے سواے اُن حواس مذکورہ کے واسطے قلب کے بھی پانچ حواس ہین مانند حواس خمسۂ ظاہری کے اسلیے کہ دماغ سے قلب کی طرف راستہ ہے بعد تزکیہ اور تصفیہ اور تجلیہ کے وہ راہ کھلجاتی ہے اور چشم دل سے حق تعالے نظر آتا ہے اور گوش دل سے کلام ربانی مسموع ہوتا ہے انھین حواس خمسۂ قلب سے حق تعالے کو پاتے ہین اور انھین حواس قلب کا نور اور عقل اور روح اور سر اور خفی نام رکھتے ہین واضح ہو کہ آدمی زیادہ مخصوص ہے ساتھ خلافت کے اور ظہور تصرف خلافت کا موقوف ہے حواس خمسہ پر کیونکہ قوت باصرہ مظہر عالم شہادت کا ہے کام بصر کا تعلق ہے ساتھ عالم شہادت کے اور قوت ذائقہ مظہر ہے عالم مثال کا کہ اجزاء شئی ذوق کو ساتھ لعاب دہن کے مرطوب اور ملا کر اجرام دقیقہ کے مبدل کرتی ہے اور اندرون لسان کے پہونچا دیتی ہے جیسے کہ مذکور ہوا اور قوت شامہ مظہر عالم ارواح کا ہے کہ شئی مشموم کو درجہ بدرجہ لطیف کر کے بو کے ساتھ مبدل کرتی ہے اور ساتھ الدماغ تک پہونچا دیتی ہے دجسم اور جرم شئے کو اور قوت سامعہ مظہر عالم غیب کا ہے حق تعالے نے قوت سامعہ کو واسطے اخبار غیب اور استماع اخبار غیب کے پیدا کیا ہے اور قوت لامسہ مظہر حضرت جامعہ کا ہے کہ مس ہر عضو سے ہر جگہ مین ممکن ہے بلکہ یہ حاسہ وجود کو محیط ہے اور ہر ظاہر دو وسے اور دو جہت رکھتا ہے ایک روئی طرف حق کے اور دوسرا روی طرف باطل کے کہ عالم ہے اور جو روے بحق ہے محض معرفت ہے اور جو روے بیاطل ہے عین نکرت اور غیریت ہے اور آیۃ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ مشعر اس امر کا ہے کہ حواس ابواب معرفت ہین اور دل موضع اُنکا کما قال تعالے اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ پس بنظر کشف کے بنا و مدار معرفت کی ایک اصل پر ہے کہ وہ خبر اور اثر اور نظر اور لذت نظر اور استغراق بالمنظور ہے پس حاسہ سمع حظ پاتا ہے سخن معروف کے کہ معشوق ہے غیب مین ہو معشوق یا حاضر ہین بسبب خبر اور اثر کے لیکن اگر خود غیب ہین بہتے خبر سے اور اگر حضور مین ہے تو اثر اور نشان سے حظ پاتا ہے پس معرفت حس سمع سے بلا واسطہ خبر اور اثر کے ہے اور یہ مقام کلیم کا ہے صلوات اللہ تعالی علی نبینا و علیہ السلام اسی جگہ سے فرمایا تھا موسی علیہ السلام نے لَعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ اور آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ اور حاسہ سمع ایک جز ہے اجزاء جسم سے جیسے کہ کلام اعضا مین سے ایک محل مخصوص مین ہے پس اس مقام مین نفس ایک جزو کا ایک جزو کے ساتھ ہے اور یہ معرفت قلیل الاثر ہے اور حاسہ شم فقط اثر اور نشان سے حظ پاتا ہے نہ خبر سے اور طریقۂ معرفت اس حاسہ کی اثر اور نشان سے ہے یہ مقام عیسی علی نبینا و علیہ السلام کا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اُنکے حق مین فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا اگرچہ موضع شم کا بھی ایک جزو ہے اجزاء جسم سے لیکن یہ حظ پاتا ہے اثر اور نشان کل مشموم سے کیونکہ طیب روح تمامی اجزاء مشموم مین موجود ہے پس اس جگہ اثر کل کا کمال کے ساتھ ہے نظر اس جگہ کام کرتی ہے پس معرفت حاسہ شم کی معرفت حاسہ سمع سے کامل ہے اور عارف کو اس سے حظ تمام ہے اور حاسہ بصر حظ پاتا ہے بسبب نظر اور اثر کے اس جگہ بالکل حجاب مرتفع ہے اس مقام مین بدون واسطہ خبر کے مین معشوق سے حظ پاتا ہے یہان طریقۂ معرفت ساتھ نظر اور منظور کے ہے یعنی یہ معرفت بلا حجاب ہے اور یہ مقام ابراہیم خلیل کا ہے علی نبینا و علیہ السلام اسواسطے آنھون نے فرمایا تھا هٰذَا رَبِّي هٰذَا أَكْبَرُ اگرچہ یہ حاسہ بھی محل مخصوص مین ہے لیکن احاطہ اسکا بلا حجاب ہے حسن سے تمامی منظور کے پس معرفت حس بصر کی اقوی ہے معرفت حاسہ سمع اور

اسرار بعض انکے بعض سے (حکمۃ منطوق بہا) وہ علوم شرعیہ اور طریقہ کے ہین (حکمۃ مسکوت عنہا) یہ اسرار اُس حقیقت کے ہین جنکو علماء رسوم اور عوام جیسے کہ چاہیے نہین سمجھتے ہین پس انکار کرتے ہین اُن کا پس مضر کرتی یا ہلاک کرتی ہے وہ اُنکو جیسی کہ مروی ہے کہ رسول علیہ السلام اپنے اصحاب کرام کے ساتھ ایک روز مدینہ منورہ کی گلیون مین سے کسی گلی مین تشریف لیے جاتے تھے ایک عورت نے درخواست کی کہ آپ مع اصحاب اپنے اُسکے گھر مین تشریف لیجاوین پس آپ مع اصحاب اپنے تشریف لیگئے اور دیکھا کہ اُسکے گھر مین آتش سلگی ہوئی ہے اور اُسکی اولاد آتش کے گرداگرد کھیل رہی ہے پس عرض کیا اُس عورت نے کہ یا رسول اللہ آیا اللہ تعالے مہربان زیادہ ہے اپنے بندون پر یا مین اپنی اولاد پر کہ آتش سے بچا رہی ہون فرمایا رسول علیہ السلام نے اُسکے جواب مین کہ اللہ تعالے مہربان زیادہ ہے اپنے بندون پر کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے پھر عرض کی اُس عورت نے یا رسول اللہ آیا مین چاہونگی کہ اپنی اولاد کو آتش مین ڈال دون فرمایا نہین پس عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ کیونکر ڈالیگا اللہ تعالے اپنے بندون کو آتش دوزخ مین حالانکہ وہ ارحم الراحمین ہے اپنے بندون پر پس رسول علیہ السلام مع اصحاب اپنے روئے اور فرمایا کہ ابھی وحی بھیجی اللہ تعالے نے طرف میرے (الحکمۃ المجہول عندنا) یہ اسرار ہین اُس چیز کے کہ اُسکی ایجاد مین وجہ حکمت کی ہم پر پوشیدہ ہے جیسے کہ ایلام بعض عباد اور موت اطفال اور خلود فی النار پس واجب ہے ہمپر ساتھ اُسکے ایمان لانا اور راضی ہونا وقت وقوع اُسکے کے اور اعتقاد کرنا اُسکی حقیقت اور عدالت پر (الحکمۃ الجامعۃ) یہ عبارت ہے معرفت حق اور باطل سے اور عمل کرنا ساتھ حق کے اور اجتناب کرنا باطل سے کما قال الرسول علیہ السلام اللّٰھم اَرِنَا الحقَّ حقًّا وّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ [illegible] مراتب باب الخاء کا ہے (خودی) خودی انانیت کو کہتے ہین یہ دو قسم پر ہے ایک خودی [illegible] حق تعالے کی اور تحقیق اُسکی باب الالف بحث انا مین مذکور ہے (خُمار) [illegible] اصطلاح مین [illegible] کہتے ہین (خفاء الخفا) مرتبہ سلب و نفات اور ذات بحت اور احدیت [illegible] اصطلاح مین عالم معنی اور مقام عشق کو کہتے ہین [illegible] مجمع اسرار الٰہی [illegible] اور دانائی اور نقطہ سیاہ جسم کو کہتے ہین اور اصطلاح مین نقطۂ ذات اور تجلی جلالی کو کہتے ہین [illegible] اور ہستی صرف اور صفت الوجدان سے ہے (خرابات) اصطلاح مین باطن عارف اور پیر کامل کو کہتے ہین جس سے عشق اور شوق اور اسرار الٰہی حاصل ہووین (خرابی) استغراق سالک کو کہتے ہین (خلق) اصطلاح مین عالم ارواح سے عالم شہادت تک خلق کہتے ہین (خلیفہ) اصطلاح مین انسان کامل کو خلیفہ کہتے ہین اور بھی خلیفہ اُس شخص کو کہتے ہین جسکو اپنے قائم مقام کرین جیسے کہ خلیفہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمانِ ذی النورین اور حضرت علی مرتضی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کہ چار ہین اور جیسے کہ خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت حسن بصری اور حضرت کمیل ابن زیاد رضی اللہ تعالے عنہم ہین کہ چار ہین ایسے ہی یہ چار پیر اور چودہ خانوادہ وغیرہ مین سلسلہ خلافت کا جاری ہے (خیال) لغت مین اُس صورت کو کہتے ہین جو خواب مین دیکھتے ہین یا بیداری مین تصور کرتے ہین یا پانی مین یا آئینہ مین دیکھتے ہین اور اُس قوت کو بھی کہتے ہین کہ جو صورتین حس مشترک مین اگر غائب ہووین تو اُنکی محافظت کرے اصطلاح مین تعین اول اور وحدت اور خیال اول کو کہتے ہین یعنی تصور حق سبحانہ وتعالے کا حقیقتِ محمدی کو ساتھ انا کے پس یہی ہے حقیقت مین اصل وجود اور ذات کی جیسی کمال ظہور حق تعالے کا ہے

پیاپے امداد فیضان وجود نفس رحمٰن سے طرف ممکن کے ساتھ پیاپے انعدام وجود ممکن کے اسطرحپر کہ آنات متتالیہ مین خلق جدید اور ساتھہی اسکے انعدام اُسکا مستمر ہے تحقیق اسکی شرح وار مقدمہ مین مذکور ہے (خمّار) مرشد کامل کو کہتے ہین

آٹھوان مراقبہ باب الدال کا ہے (دم) لغت فارسی مین نفس یعنی سانس کو کہتے ہین اور اہل اللہ کی اصطلاح مین حرکت باطنی کو دم کہتے ہین یعنی حرکت ذات باری تعالے کو دم کہتے ہین پس سانس انسان وغیرہ حیوان ذی روح کی ذات کی حرکت سے ہے (دلالت) اصطلاح مین ہونا ایک شئے کا اسطرحپر کہ علم سے اُس شئے کے لازم آتا ہے علم دوسری شئے کا جیسے کہ علم سے وجود مصنوع کے علم وجود صانع کا حاصل ہوتا ہے (دلائل ثلاثہ) اصطلاح اہل منطق مین دلالت مطابقی اور دلالت تضمنی اور دلالت التزامی کو کہتے ہین اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کرام کے فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کو کہتے ہین بعض عدم شعور ناظریہ کو فنا فی الشیخ اور محویت منظورہ کو فنا فی الرسول اور اضمحلال نظر کو فنا فی اللہ کہتے ہین (دنیا) اصطلاح مین حق تعالیٰ سے غافل ہونا اور حق تعالے کو فراموش کرنے کو دنیا کہتے ہین مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین **بیت** چیست دنیا از خدا غافل شدن ✤ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن ✤ (دیدار) دنیا مین دیدۂ دل سے حق تعالے کو دیکھنا یعنی ہر شئے مین ذات حق تعالے کو دیکھنا اور کوئی دم ذات حق تعالے سے غافل نہونے کو کہتے ہین (دوزخ) شریعت غرا مین سات دوزخ مشہور ہین اور اصطلاح صوفیہ مین نفس امارہ کو کہتے ہین اور بعض صوفیہ کرام دوزخ اور جوع کو برق اور ہلال اور حزن اور غم کو ابر اور گریان کو باران کہتے ہین (دیر) اصطلاح مین مرشد کامل کے مکان کو کہتے ہین اور عالم باطن کو بھی کہتے ہین کیونکہ اُسمین پہونچنے سے شوق الٰہی حاصل اور اسرار الٰہی پر مطلع ہوتے ہین (درویش) طالب صادق کو کہتے ہین کہ وہ سواے حق اور ذات حق کے اور کسی چیز کو نہین چاہتے ہین اور کسی سے کام نہین رکھتے ہین (دہان) صفت حیات کو کہتے ہین (دلبر اور دوست) اصطلاح مین تجلی صفات کو کہتے ہین اور دلبر صفت قابض کو بھی کہتے ہین (دلدار) حقیقت روحی او رصفت باسطی کو کہتے ہین اور تجلیات صفاتی کو بھی کہتے ہین کہ سالک کے دل پر روشن ہوتی ہین (دریچہ) انوار روحانی کو کہتے ہین کہ سالک کے دل پر وارد ہوتے ہین (دانا) مرید صادق سالک کو کہتے ہین کہ وہ راہ حق مین قدم مضبوط او رثابت رکھتا ہے (دبور) صولت او استیلا داعیۂ نفس امارہ کو کہتے ہین اسکو تشبیہ دیگئی ساتھ ریح دبور کے جو مغرب کی طرف سے آتی ہے کیونکہ استیلا او رصولت نفس کی طبیعت جسمانیہ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے جو مغرب اور مُنتہی نور الٰہی ہے اور اسکے مقابل مین قبول ہے یہ ریح صبا ہے مشرق کی طرف سے آتی ہے اور یہ صولت اور استیلا داعیۂ حق کی ہے اسیواسطے فرمایا رسول علیہ السلام نے نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ (درۂ بیضا) عقل اول کو کہتے ہین کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ دُرَّۃً بَیْضَاءَ الخ اور فرمایا اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ العَقْلَ

نوان مراقبہ باب الذال کا ہے (ذات) ذات وجود کو کہتے ہین وجود اور ذات اور ہستی اور ہست یہ سب ایک ہی معنی مین ہین حضرات شہودیہ ذات کو وجود سے منفک اور جدا سمجھتے ہین خطا کرتے ہین اور ذات عبد کی عدم محض اور عدم مطلق ہے ہرگز نہین موجود ہوسکتی ہے (ذوق) اصطلاح مین شہود حق واسطے حق کے عین جمع مین اسکو ذوق کہتے ہین یعنی دیدار حق تعالے کا ساتھ حق تعالے کے ہی ہوتا ہے اسلیے کہ عبد کی پہونچ جسوقت مین جمع تک ہوتی ہے اُسوقت عبد کی خودی باقی نہین رہتی ہے بسبب محویت کے پس اُسوقت دیدار حق تعالے کا حق تعالے کے ساتھہی ہوگا نہ غیر کیونکہ اسوقت عبد باقی نرہا اور غیریت اٹھگئی بعض کہتے ہین کہ ذوق پہلے درجے کا نام ہے درجات شہود حق بالحق مین سے بیچ اثنا بوارق تجلیات متوالیہ کے وقت ادنی لبث تجلی برقی کے اور جب یادہ

106

اور ذکر قلبی ایک شغل خاص کو کہتے ہین وہ یہ ہے کہ سالک اپنے کو غائب اور حق تعالے کو اپنی صورت پر حاضر جانے کہ مین وجود حق تعالے سے موجود ہون بلکہ مین نہین ہون حق تعالے ہی موجود ہے ذکر روحی مشاہدہ کو کہتے ہین اور وہ یون ہے کہ پہلے ذات اور صفات اور آثار اور افعال کو پہچان کر نظر باطن کو صفات اور آثار اور افعال سے اُٹھا کر ذات پر رکھے تاکہ یہ نظر درمیان تجلی اور استتار یعنی ظہور اور خفا کے ہووے پس اُسوقت مشاہدہ حاصل ہوگا اور جب تجلی غائب ہوئی اور استتار رفع ہوگا اُسوقت اسی نظر کو معائنہ اور ذکر سِرّی کہتے ہین اور جب تک اشتغال بشری مانع اس نظر کے ہین تب تک اسکو ذکر سرّی اور معائنہ کہین گے اور جبکہ کوئی شغل بشری مانع اس نظر کا نہووے یعنی ہر شغل مین وہ نظر قائم ہووے تو اُسوقت اسکو معائنہ اور ذکر خفی دائم الحال کہتے ہین اور نزدیک عارفان کامل ذاکر کے مرتبۂ احدیت کو بھی ذکر خفی کہتے ہین اسلیے کہ جو ذاکر ذات کا ہے اُس مقام مین پہونچتا ہے اور گم اور محو اور بیخود ہو جاتا ہے (**ذخائر اللہ**) یہ ایک قوم ہے اولیاء اللہ مین سے حق تعالے بسبب انکے دفع کرتا ہے بلا کو اپنے بندون سے جیسے کہ دفع کرتا ہے ذخیرہ سے بلاء فاقہ کو (**ذو العقل**) صاحب عقل وہ ہوتا ہے جو دیکھتا ہے خلق کو ظاہر اور حق تعالے کو باطن پس اسوقت اُنکے نزدیک حق تعالے آئینہ خلق کا ہوگا اور محجوب ہوگا مثل احتجاب آئینہ کے بسبب اُس صورت کے جو آئینے مین ظاہر ہے جیسے کہ مطلق محجوب ہوتا ہے بسبب مقید کے (**ذو العین**) یعنی صاحب بصیرت وہ ہوتا ہے جو دیکھتا ہے حق تعالے کو ظاہر اور خلق کو باطن پس اُنکے نزدیک خلق آئینہ حق تعالے کا ہے بسبب ظہور حق تعالے کے اور مختفی ہونے خلق کے حق تعالے مین مثل مختفی ہونے آئینہ کے بسبب اُس صورت کے جو آئینہ مین ظاہر ہے (**ذو العقل والعین**) یعنی صاحب عقل اور صاحب بصیرت وہ ہوتا ہے جو دیکھتا ہے حق تعالے کو خلق مین اور خلق کو حق تعالے مین اور نہین محجوب ہوتا ہے وہ بسبب ایک اُن دونون کے دوسرے سے بلکہ دیکھتا ہے وہ ایک ہی وجود کو بعینہ حق ایک وجہ سے اور خلق دوسری وجہ سے پس نہین محجوب ہوتا ہے وہ بسبب کثرت کے شہود احدیت ذاتیہ سے اور نہین مزاحم ہوتی ہے اُسکو احدیت ذاتیہ شہود کثرت مظاہر سے ساتھ متجلی ہونے احدیت ذاتیہ کے کثرت مظاہر مین اور نہین محجوب ہوتا ہے وہ بسبب احدیت وجہ حق کے شہود کثرت خلقیہ سے اور نہین مزاحم ہوتی ہے بیچ شہود احدیت ذات کے جو متجلی ہے مجالی مین کثرت مجالی اور مظاہر کی اور ساتھین مراتب ثلاثہ کی طرف حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالے عنہ نے اشارہ کیا ہے ساتھ قول اپنے کے اور وہ یہ ہے **شعر** وَفِی الْخَلْقِ عَیْنُ الْحَقِّ اِنْ کُنْتَ ذَا عَیْنٍ وَفِی الْحَقِّ عَیْنُ الْخَلْقِ اِنْ کُنْتَ ذَا عَقْلٍ - وَاِنْ کُنْتَ ذَا عَیْنٍ وَعَقْلٍ فَمَا تَرٰی - سِوٰی عَیْنِ شَیْئٍ وَّاحِدٍ فِیْهِ بِالشَّکْلِ -

دسوان مراقبہ باب الرا کا ہے

(**رب**) رب ایک اسم حق تعالے کا ہے باعتبار نسب ذات کے طرف اعیان ثابتہ کے جیسے کہ خالق اور رازق وغیرہ ہین پس رب ایک اسم خاص حق تعالے کا ہے کہ مقتضی ہے وہ مربوب اور تحقق اور تعین اور ترتب مربوب کا رب کے ساتھ اسماء الٰہی اور کیانی مین مثلاً اسم رب مقتضی ہے کہ اسم بدیع سے عقل کل صادر ہو وعلی ہذا القیاس حسب سلسلۂ اسم مرفع اور اُسکے مربوب تک کہ مرتبہ جامع ہے حاصل یہ کہ اسم رب ایک اسم ربانی ہے ترتیب دیتا ہے اُسکے ذریعے سے حق تعالے درمیان اسماء الٰہی کے کہ ارباب ہین اور درمیان اسماء کیانی کے کہ مربوبات ہین وَبِهٖ يَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ وَبِهٖ يَأْخُذُ مَا يَأْخُذُ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ فِيْمَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ وَهُوَ الْمُعْطِيْ اِيَّاهُ مَا يَطْلُبُ مِنْهُ (**رب الارباب**) اللہ تعالے ہی رب الارباب ہے باعتبار اسم اعظم کے کہ منشاء تمامی اسماء اور غایت الغایات ہے اور طرف اسی کے متوجہ ہوتی ہین تمامی رغبتین اور یہی جا دیتی ہے تمامی مطالب کو اور اسیکی طرف اشارہ کیا حق تعالے نے ساتھ قول اپنے کے کہ یہ ہے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی اور یہی ہے مظہر تعین اول کا پس ربوبیت عظمیٰ اسیکے ساتھ مختص ہے بعض کہتے ہین کہ اسماء رب کے تین قسم پر ہین ذاتیہ اور

۱۰۷

حسب استعداد جمادی اور نباتی اور حیوانی اور انسانی کے نام اُسکا جدا جدا رکھا گیا بعض روح اعظم کو روح قدسی کہتے ہین
اور بعض کہتے ہین کہ روح اعظم رب ہے جو مقرب روح ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا
اور دوسری جگہ مین فرمایا یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اور یہ وہ روح ہے جو متمثل ہوئی تھی واسطے موسیٰ علیٰ نبینا
وعلیہ السلام کے اور فرمایا اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا الخ اور روح القدس ہی رحمٰن ہے اور وہ تحت قدرت مین نہین ہے
اور مراد اسکے نزول سے یہ ہے کہ عبد اپنے عین حقیقت مین حقیقت حق تعالےٰ کو اور اپنے عین صفات مین صفات حق تعالیٰ
کو اور اپنے عین افعال مین افعال حق تعالےٰ کو جانے ذات اور صفات اور افعال عبد کے موہوم ہوین اور ذات اور صفات
اور افعال حق تعالیٰ کو اپنے مقام مین جانے بہر حال اسمین بہت اختلافات ہین مقدمہ کے بیان تنزلات مین بطریق جملۂ
معترضہ کے مذکور ہین وہان ملاحظہ کرو (ریاضت) موافق شرع شریف کے عبادت کرنا اور شہود حق مین کوشش کرنا
اور صفائے قلب حاصل کرنے کو ریاضت کہتے ہین (رنگ) معنی اسکے لغت مین بہت ہین اصطلاح مین ظہور ذات و
صفات اور افعال اور آثار کو رنگ کہتے ہین کہ ہر آن اور ہر لحظہ ایک ایک صورت اور جلوۂ تازہ دکھلاتا ہے (ران) ران وہ
ایک حجاب ہے کہ حائل ہے درمیان قلب اور عالم قدسی کے بسبب استیلا ہیآت نفسانیہ اور غلبۂ ظلمات جسمانیہ کے اوسمین
(رتق) لغت مین باندھنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین مجمل ہونا مادۂ وحدانیہ کا کہ جسکا نام عنصر اعظم ہے کہ مطلق مجمل تھا
قبل پیدائش آسمان اور زمین کے اور عنصر اعظم ہیولای اولیٰ کو کہتے ہین اور بعد پیدائش آسمان اور زمین کے وہ مادہ مجمل
مطلق مفتوق ہوا یعنی تفصیل پائی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے رتق کا اوپر ذات احدیہ کے قبل تفصیل اُسکی کے حضرت حدیہ
مین جیسے شجرہ گٹھلی مین اور اطلاق کیا جاتا ہے فتق کا اوپر نسبتون حضرت واحدیہ کے باعتبار ظہور اُن نسبتون کے حاصل
یہ کہ رتق اجمال اور فتق تفصیل کو کہتے ہین اور اسیکی طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالےٰ کے کہ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا الخ ہے (رحمٰن) ایک اسم ہے حق تعالےٰ کا باعتبار جمعیت اسمائیہ کے حضرت الٰہیہ مین اسی سے فائض ہین
وجود اور باقی کمالات جمیع ممکنات پر اور اسم رحمٰن کا اطلاق مرتبۂ وحدت پر بھی کرتے ہین کہ قابل محض ہے (رحیم) یہ بھی ایک
اسم ہے حق تعالےٰ کا باعتبار فیضان کمالات معنویہ کے اہل ایمان پر جیسے کہ معرفت اور توحید وغیرہ ہین اور اسم رحیم کا اطلاق مرتبۂ
واحدیت پر بھی کرتے ہین کہ جسمین تفصیل اسمار اور صفات کی ہے (رحمۃ امتنانیہ) اسی سے فیضان رحمت ہے بغیر شرط عمل کے
اور آیۂ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ سے اسی رحمت امتنانیہ کی طرف اشارہ ہے (رحمۃ وجوبیہ) یہ وہ رحمت ہے جو واسطے
متقیون کے موجود ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ بلکہ رحمت وجوبیہ
بھی داخل ہے رحمت امتنانیہ مین اسلیے کہ وعدہ کرنا حق تعالےٰ کا ساتھ رحمت وجوبیہ کے بندے کے عمل پر منت محض ہے
(رداء) عبارت ہے ظہور صفات حق سے بندے پر (ردی) بفتح را مہملہ ظاہر کرنا صفات حق تعالےٰ کو ساتھ باطل کے
یعنی جو صفات مختص ساتھ حق تعالےٰ کے ہین اُن مین سے کسی صفت کو عبد اپنے ساتھ برتنا و اکرنا اصطلاح مین ردی کہتے
ہین یہ عبد کے واسطے علامت ردی ہے یعنی ہلاکی ہے قال اللہ تعالیٰ اَلْكِبْرِیَآءُ رِدَآئِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ
نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا قَصَمْتُهٗ (رسم) رسم عبارت ہے خلق اور صفات خلق سے اس لیے کہ رسوم آثار کو کہتے ہین کیونکہ
تمامی ماسوی اللہ آثار حق تعالیٰ کے ہین جو ناشی ہین افعال حق تعالیٰ سے (رعونت) قائم رہنا عبد کا ساتھ حظوظ نفس اور
مقتضیات طبع کے اسکو رعونت کہتے ہین (رقیقہ) لطیفۂ روحانیہ کو کہتے ہین اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے رقیقہ کا اوپر واسطہ لطیفہ
کے جو مرتبط ہے درمیان دو شی کے جیسے کہ مدد واصل ہے حق تعالےٰ سے طرف عبد کے کہا جاتا ہے اسکو رقیقۃ النزول اور جیسے
وسیلہ کہ جسکے سبب سے عبد قریب ہوتا ہے حق تعالیٰ سے اور یہ وسیلہ عبارت ہے علوم نافعہ اور اعمال اور اخلاق حسنہ اور طاعات

اور نہیں اجساد میں ظاہر ہے مثل اخراق مصباح ارواح انسان کے ہے مشکوٰۃ جسد انسان میں کہ جسد انسان میں ظاہر ہے
پھر روح بوجہ غایت لطافت اور تجرد کے نہیں متعلق ہوتی ہے ساتھ جسد کے مگر بواسطہ قلب کے جیسے کہ چراغ طاق میں بواسطہ قندیل
کے ہے کہ تمام اور کامل نہیں ہوتی ہے صفائی چراغ کی بدون قندیل کے اور قندیل صفائی میں مناسبت رکھتی ہے ساتھ چراغ
کے کیونکہ شیشۂ قندیل گویا کہ ایک ستارۂ روشن ہے ایسا ہی قلب انسانی میں صفائی ہے کو مناسبت رکھتا ہے ساتھ صفائی روح
کے پس متعلق ہوتی ہے روح بواسطہ قلب کے ساتھ جسد کے کیونکہ مصباح روح بواسطہ زجاجۂ قلب کے روشن ہوتی ہے جسد میں
بسبب لطافت نفس کے اور نفس اگرچہ بنسبت روح کے کثیف ہے لیکن لطافت نفس کی بمنزلہ زیت کے ہے کہ روشن
کیا جاتا ہے چراغ زیت شجرۂ مبارکہ سے کہ بسبب کثرت منافع کے برکت والا ہے ویسی ہی نفس کہ منافع اور ثمرات اسکے قویٰ مدرکہ
اور محرکہ وغیرہ نفس سے حاصل ہیں مثل روغن زیتونہ کے ہے کہ جامع منافع کا ہے کیونکہ صلاحیت رکھتا ہے روغن زیتونہ اشتعال
مصباح اور ادام اور دوا کے لیکن منافع نفس کے کہ عبارت محسوسات اور معقولات مدرکہ نفس سے ہیں بالذات متعلق ساتھ روح
کے نہیں ہوتے ہیں کیونکہ شجرۂ نفس متصف ہے بوصف لا شرقیہ کے کہ کثیف ہے بنسبت روح کے ہاں بواسطہ نفس کے منافع
نفس کے روح کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں کیونکہ نفس متصف ہے بوصف لا غربیہ کے کہ لطیف ہے بنسبت اجساد کے کہ ظلمانی ہیں
پس نفس مزکی مثل زیتون ملک شام کے ہے کہ عمدہ اور بہتر ہوتا ہے (يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ
عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ)
یعنی یہ جو کچھ کہ مذکور ہوا مختص ہے ساتھ نفس انسانی کے کیونکہ قریب ہے زیت استعداد نفس انسانی کا تو قدسی فطری آمیز
کامن اور پوشیدہ ہے یہ کہ روشن ہو وے مثل روشنی روح کے بسبب خروج اس نفس کے طرف فعل کے اور بسبب وصول اسکے کے
طرف کمال ذاتی اپنے کے اگرچہ نہ مس کیا ہو اسکو نور نار عقل فعال نے اور نہ متصل ہوا ساتھ اسکے نور روح قدسی اور روشن ہونا
زیت استعداد نفس کا بسبب قوت استعداد اور زیادتی صفائی اسکی کا ہے پس یہ نور مشرق نفس کا کہ بوجہ خروج الی الفعل کے
اسکو حاصل ہوا ہے نور زائد ہے اوپر نور استعداد اصلی فطری نفس کے گویا کہ وہ نور متضاعف ہے نور اصلی فطری پر ایسا ہی تعلق
نور حق تعالیٰ کا ہے ساتھ عالم کے بواسطہ عقول کے جو متعلق بالاجسام ہیں بواسطہ نفوس کلیہ کے جو برکت والے ہیں ساتھ کثرت ملائکہ
کے اور جبکہ ارواح انوار اجساد کے ہیں اور عقول انوار عالم کے اور حق تعالیٰ نور ہے فوق انوار ارواح اور انوار عقول کے
پس نور حق تعالیٰ کا نور متضاعف ہے اوپر انوار ارواح اور انوار عقول کے اور محجوب ہے بسبب انوار روحانیہ اور انوار
عقلیہ کے جیسے کہ انوار روحانیہ اور انوار عقلیہ محجوب ہیں بسبب حجابات اجساد انسان اور عالم کے اگرچہ یہ حجابات روحی اور
عقلی ہیں پس راہ بتاتا ہے حق تعالیٰ اپنے نور کے طرف ساتھ کشف حجابات ظلمانیہ اجساد اور نورانیہ ارواح اور عقول کے
جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے پس حاصل ہوتی ہے اس بندے کو تجلی شہودی اور بتاتا ہے اللہ کما ذکرنا امثال
ان بندوں کو جو قابل اور مستعد تجلی شہودی کے ہیں تاکہ مشتاق ہوویں وہ اسکی طرف اور اللہ ہر شی کے استعداد کو جانتا ہے
پس بتاتا ہے امثال ان لوگوں کو جو سمجھتے ہیں اور مشتاق ہوتے ہیں طرف اسکے اور تجلی ہوتا ہے حق تعالیٰ بقدر استعداد تجلی لہ
کے اور وہ بقدر طہارت نفس کے ہے اور طہارت نفس کی اعمال صالحہ سے حاصل ہوتی ہے خواہ اعمال صالحہ جوارح سے ہوں خواہ ذکر لسانی سے
وتسبیح خواطر وغیرہ سے جیسے کہ خود حق تعالیٰ نے آیات آئندہ میں تصریح اسکی فرمائی ہے واضح ہو کہ فقط حق تعالیٰ ہی ظاہر
ہے اور یہ کثرت موہوم محض اور سریع الزوال ہے پس بسبب شدت ظہور حق تعالیٰ کے خلق کی آنکھوں سے مختفی اور پوشیدہ ہے
جیسے کہ خفاش کی آنکھ سے آفتاب پوشیدہ ہے بسبب شدت ظہور کے (فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ

حق تعالے کے اور نہین محبت رکھتا ہے حق تعالے سے کوئی سوائے حق تعالے کے اسلیئے کہ وہی ستر طالب حق تعالی کا ہے اور محب
اور عارف حق تعالی کا جیسے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے (عَرَفْتُ رَبِّي بِرَبِّي) اور فرمایا حق تعالے نے زبانی انسان کامل کے
(اَلْاِنْسَانُ سِرِّي وَاَنَا سِرُّهٗ) یہان تخصیص انسان کی باعتبار جمعیت کے ہے ورنہ ہر شئے مین ستر حق تعالی کا ہے
(سابقہ) سابقہ ایک عنایت ازلی ہے کہ اشارہ کیا گیا ہے اسکی طرف قول سے حق تعالے کے کہ (وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ) (سجود القلب) سجود القلب کہ وہ فانی ہونا سالک کا ہے حق
مین وقت مشاہدہ سالک کے حق تعالے کو اسطرح پر کہ نہ باز رکھے سالک کو اس مشاہدہ سے استعمال جوارح (سحق) کہ وہ محو
ہونا ترکیب عبد کا ہے وقت ظہور عظمت سلطان حقیقت کے (سدرة المنتهى) برزخ کبرے کو کہتے ہین جسکی طرف سیر اور
اعمال اور علوم سب کے منتہی ہوتے ہین اور انتہا مراتب اسمائیہ کا ہے کہ اس سے کوئی رتبہ بڑھکر نہین (ستر العلم) ستر علم
باریتعالی کا حقیقت باری تعالے کی ہے کیونکہ علم عین الحق ہے حقیقت مین اور بسبب اعتبار کے غیر ہے (ستر الحال) وہ چیز ہے
جسکے سبب سے اسی حال مین مراد اللہ تعالے کی پہچانی جاتی ہے (ستر الحقیقة) وہ چیز ہے کہ نہین اختیار کیجاتی ہے وہ ستر ی
مین ہے اور وہ حقیقت حق تعالی کی ہے (ستر التجليات) کہ وہ مشاہدہ کرنا ہے ہر شئے کو ہر شئے مین ساتھ انکشاف تجلی
اول کے واسطے قلب کے پس مشاہدہ کرتا ہے احدیت جمعیتہ کو تمامی اسمار مین بسبب متصف ہونے ہر ایک اسم کے ساتھ جمیع
اسما کے یہ اسواسطے ہے کہ تمامی اسما متحد ہین ساتھ ذات احدیت کے اور ہر ایک اسم باسم متمیز ہے بسبب اُن تعینات کے کہ اکوان
آثار جیسے مین ظاہر ہین کہ صورتین اُن اسمار کی ہین پس اِس صورت مین مشاہدہ کرتا ہے سالک ہر شئے کو ہر شئے مین (ستر القدر)
سر القدر وہ چیز ہے کہ جانا تھا اسکو حق تعالے نے ہر ہر عین ثابتہ سے ازل مین یعنی حق تعالے نے ہر ہر کے عین ثابتہ کو اُن احوال
کے ساتھ جانا تھا کہ وقت وجود خارجی اُس عین ثابتہ کے ساتھ اُن احوال کے ظاہر ہوگا پس نہین حکم کرتا ہے حق تعالے
کسی شئے پر مگر ساتھ اُن احوال کے کہ عین ثابتہ وقت ثبوت علمی کے اُن احوال کے ساتھ متطبع تھا (ستر الربوبية) سر الربوبیة
عبارت ہے موقوف رہنے سے ربوبیۃ کے مربوب پر اسلیئے کہ ربوبیت ایک نسبت ہے پس ضرور ہے اسکو منتسب کا ہونا اور کہتا
اُن دونون منتسب کا مربوب ہے اور وہ اعیان ثابتہ ہین حال عدم ثابت مین اور جو چیز موقوف رہتی ہے اوپر معدوم کے
پس وہ معدوم ہے پس ربوبیۃ معدوم ہے بسبب معدوم ہونے مربوب کے اسیواسطے فرمایا سہل تستری قدس سرہ نے کہ
واسطے ربوبیۃ کے ایک ستر ہے کہ وہ اگر ظاہر ہوتا بر آئینہ باطل ہوتی ربوبیۃ بسبب بطلان اُس چیز کے کہ جسپر ربوبیۃ موقوف ہے
(ستر ستر الربوبية) کہ وہ عبارت ہے ظاہر ہونے سے رب کے ساتھ صور اعیان ثابتہ کے پس اعیان ثابتہ باعتبار مظہریت
اپنی کے واسطے رب کے جو قائم بذاتہ ہے اور ظاہر ہے ساتھ تعینات اپنے کے قائم اور موجود ہین ساتھ وجود رب اپنے کے
پس اعیان ثابتہ بیدہ کے مربوب ہین اِس اعتبار سے اور حق تعالے رب ہے واسطے اُن بندون کے پس حاصل قول
ربوبیت حقیقت مین مگر حق تعالے سی اور اعیان ثابتہ اپنے حال مین معدوم ہین ازل مین پس واسطے ستر ربوبیۃ کے ایک ستر ہے
بسبب ستر ستر ربوبیۃ کے ظاہر ہوئی ربوبیۃ اور نہ باطل ہوئی (سر اثر الآثار) یہ عبارت ہین اسمار یۃ سے کہ براطن اکوان ہین
(سر الرم) محو ہونا سالک کا ہے حق تعالے مین وقت وصول تام کے اور اسی کی طرف اشارہ کیا رسول علیہ السلام نے
ساتھ قول اپنے کے کہ (لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ) الخ ہے اور اسی معنی مین قول (اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قِبَابِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ) ہے
(سعة القلب) یہ عبارت ہے متحقق ہونے سے انسان کامل کے ساتھ حقیقت برزخیہ کے جو جامع ہے واسطے وجوب
اور امکان کے کیونکہ قلب کامل کا بھی برزخ ہے اسی واسطے فرمایا اللہ تعالے نے (مَا وَسِعَنِيْ اَرْضِيْ وَلَا سَمَائِيْ وَ
وَسِعَنِيْ قَلْبُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ) (سقوط الاعتبارات) یہ اشارہ ہے طرف احدیۃ الذات کے کہ اس مرتبے مین

چونی اور بیچگونگی سے منزہ ہے اور کبھی محبوب وجود حق تعالی کا (شجر) وجود ظاہری یعنے جسم ظاہری کو کہتے ہین کہ ارکان عناصر سے مرکب ہے (شراب) اصطلاح مین اوس ذوق و شوق کو کہتے ہین کہ عالم باطن سے سالک کے دل پر وارد ہوتا ہے اور سالک کو مست اور بیخبر کرتا ہے (شراب خام) اصطلاح مین مرتبہ عبودیت کو کہتے ہین یعنے عابد کا عبادت پر معروف رہنے اور مرتبہ عبودیت نگاہ رکھنے کو کہتے ہین (شراب پختہ) کمال شوق اور ذوق الہی کو کہتے ہین (شراب خانہ) عالم معنی اور باطن پیر کامل اور عاشق اور عارف کامل کو کہتے ہین کہ معدن اسرار الہی ہین (شغل) مراد اوس سے تصور کرنا ذات و صفات الہی اور خیال کرنا اور محو ہوجانا اوسمین اور لذت لینا اوس سے (شریعت) رسول علیہ السلام کے اقوال اور افعال کو کہتے ہین یعنے جو احکام جسم ظاہری سے تعلق رکھتی ہین جیسے کہ وضو و نماز و حج وغیرہ ہین (شقاوت) مراد اوس سے حق تعالی سے بازرہنے کو کہتے ہین (شوق) لغت مین جوش اور عشق اور طلب کرنا کسی چیز کو ہے بکمال خواہش دل کے اصطلاح مین کشش حقانی یعنے کشش وجود حقانی اور فنا کرنا خودی سالک کو اور جانا سالک کا حق تعالی کی طرف سب کو چھوڑ کر کمال جوش کے ساتھ اسکو شوق کہتے ہین (شکر) سالک کا اپنے تئین نابود اور حق تعالی کو موجود جاننے کو شکر کہتے ہین (شیخ) اصطلاح مین اوس شخص کو کہتے ہین جو عالم ہووے او امر اور نواہی شرع شریف کا اور عامل ہو موافق اسکے اور مجتنب ہو اور حب مال وغیرہ نرکھتا ہو اور متابعت ایسے ایک شخص کی کی ہو کہ متابعت اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مسلسل ہے اور ہر قسم کی ریاضت کی ہو جیسا کہ کم کھانا اور کم سونا اور کم کلام کرنا اور نماز بہت پڑھنا اور صدقہ بہت دینا اور روزہ بہت رکھنا اور اخلاق حسنہ اوسکی سیرت ہو جیسے کہ صبر اور شکر اور توکل اور یقین اور طمانیت اور سخاوت اور قناعت اور امانت اور بذل مال اور حلم اور تواضع اور دانائی اور صدق اور وقار اور حیا اور سکون اور تانی اور مانند اوسکے اور انوار محمدی سے منور ہو اور اخلاق ذمیمہ سے جیسے کہ کبر اور بخل اور حسد اور حقد اور حرص اور طول امل وغیرہ سے پاک ہووے اور سوائے علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کے علم کا محتاج نہو اور علم متکلمون اور متعصبون سے مستغنی ہو اور حالات مرتبہ واحدیت اور وحدت سے اور علم حقائق سے واقف ہو اور فیض رسان ہو اور علم حقائق مین کامل ہو یعنے علوم شریعت اور طریقت اور حقیقت مین کامل ہو اور آفات اور امراض نفس اور اوسکے ادویہ کو پہچانے اور اوسکے شفا پر قادر ہو اور ہمیشہ نظر احدیت پر رکھے اور خودی جب اوسکی فناء الفنا سے مشرف ہو اور ہر فعل اور امر حق تعالی سے جانے اور کسی وقت حق تعالی کو فراموش نکرے پس ایسا شخص شیخ اور پیشوا ہونے کے لائق ہے نہ ہر مدعی کاذب کہ فقط رسومات بدعیہ پر مصروف ہے واسطے حب جاہ و جمع اموال وغیرہ کے اور یہ علامات جو لبطور اجمالی اور مختصر کے مذکور ہوئے ہین اوسمین ہونا حاصل یہ کہ شیخ کامل مکمل فی زماننا مثل عنقا کے ہے اور اگر کسی طالب صادق صاحب نصیب کو ملجاوے اور وہ اوسکو اپنی صحبت مین قبول کرے تو اپنا جان و مال اوسپر نثار کر دے کیونکہ یہی کیمیا اکبر ہے اور اوسکے ساتھ دل و جان سے محبت و اخلاص رکھے اور اوسکے دل کو اپنے ہاتھ مین لاوے اور رات و دن اوسکی خدمت اور غلامی مین رہکر فیض حاصل کرے اور سلوک کو تمام کرے دنیا مین پیر کامل مکمل کے برابر کوئی نعمت نہین جسکے طفیل سے خدا ملتا ہے لیکن جہلہ صوفیہ کی صحبت سے اجتناب کرے کہ اوسمین تضیع اوقات ہے بلکہ اپنی استعداد کو ضائع کرنا ہے جیسے کہ اس مترجم اور شارح فصوص کو بارہا تجربہ ہوا ہے لیکن جبکہ اس ناچیز کو طلب مین تشویش تھی آخر مجبور ہوکر اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع اور التجا کی اور مدت مدید تک گڑگڑایا تو اوسنے اپنے فضل و کرم سے اور رستے سے سامان کر دیا (شیون) جمع شان کی ہے اور انکو صور علمیہ و حقائق عالم کہتے ہین کہ مرتبہ وحدت مین لبطور اجمال اور مرتبہ واحدیت مین بطریق تفصیل کے ثابت ہین یعنے شیون ذاتیہ اعتبارات نقوش اعیان ثابتہ اور حقائق عالم کے ہین ذات احدیہ مین جیسے کہ شجرہ اور اغصان اور اوراق اور اثمار گٹھلی مین اور یہ شیون مرتبہ واحدیہ مین ظاہر ہوکر باہم منفصل اور متمیز ہوتے ہین ساتھ علم کے اور شیون فعلیہ مراتب خارجیہ مین باہم

علیہ السلام خدا کے یہاں سے خلق کی طرف لاتے ہین از روے علم اور قول اور فعل کے بسبب صفائی اور قرب باطن کے ساتھ باطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یقین رکھتے ہین کہ بجز حق تعالی کے اور کوئی موجود نہین اور کبھی شک نہین لاتے ہین اگر تمام جہان اونکے خلاف کہین اونکو شک نہین آتا ہے اور ایمان اونکا بعد انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کے سب سے کامل ہے بسبب کثرت مناسبت کے درمیان انبیا اور صدیقین کے اسواسطے نہین فرق کیا اللہ تعالی نے درمیان اون دونون کے بیچ آیت (اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ) کے کسی مرتبے مین۔ اسی جگہ سے فرمایا رسول علیہ السلام نے (اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ کَفَرَسَیْ رِهَانٍ فَلَوْ سَبَقَنِیْ لَاٰمَنْتُ بِہٖ وَلٰکِنْ سَبَقْتُہٗ فَاٰمَنَ بِیْ) اسی واسطے مرتبہ صدیق کا بعد انبیا کے سب سے فائق ہے (**صفائی**) پاک کرنا قلب کو اسطرح پر کہ اوسمین شہود حق تعالی کا بغیر خلق کے ہو (**صنم**) حقیقت روحی اور تجلیات صفاتی کو کہتے ہین کہ سالک کے دل مین متجلی ہوتے ہین (**صفات حمیدہ**) اون صفات محمود اور اوصاف مسعود کو کہتے ہین کہ ساتھ صفات جمال کے متعلق ہین (**صفات ذمیمہ**) اون صفات مذموم کو کہتے ہین جو صفات قہاری اور جلالی کے ساتھ متعلق ہین (**صوت سرمدی**) آواز ذات کو کہتے ہین کہ قبل پیدائش خلق کے تھی اور بعد فنا خلق کے بھی رہیگی اور خلق مین الآن کما کان موجود ہے اور یہ آواز بے جہت ہے نہ زیر و بالا سے و نہ یمین و یسار سے اور یافت اس آواز کی بہت مشکل ہے کیونکہ آواز تین قسم پر ہے ایک یہ کہ دو جسم کے صدمۂ باہمی سے پیدا ہوتی ہے اس آواز کو آواز محدث اور مرکب کہتے ہین دوسری یہ کہ بغیر حرکت دو جسم کثیف اور بغیر ترکیب الفاظ کے عنصر آتش اور باد اور درون انسان سے ظاہر ہوتی ہے اور اسکو آواز بسیط اور لطیف کہتے ہین تیسری یہ کہ ایک آواز بے حد اور بے جہت ہے جسکو صوت سرمدی اور سر حق کہتے ہین یہ آواز صحرا اور جنگل اور بازار اور مجمع انبوہ خلائق مین ظاہر ہوتی ہے بلکہ آواز دف اور دہل اور نقارے پر بھی غالب آتی ہے کیونکہ غالب نہو کہ یہ اصل تمامی آوازونکی ہے اور تمامی آواز اسی سے ظاہر ہوتی ہین اور کسی وقت اور کسی حالت مین اس آواز کو فنا اور وقفہ نہین اور اکثر لوگ صاحب اشغال اس آواز کے دریافت مین حیران رہتے ہین اور بجز کاملین کے کسی کو اس آواز سے خبر نہین اور جبکہ یہ آواز خالص ذات کی ہے اور صفات کا اوسمین کچھ دخل نہین جبتک کہ صفات کو دور نکرے اس آواز سے مطلع نہوگا اسی راز حق کے طرف حضرت شاہ شرف الدین بوعلی قلندر قدس سرہ نے اشارہ کیا ہے **بیت** چشم بند و لب بہ بند و گوش بند + گر نہ بینی سر حق بر ما بخند + اور اسی معنی کی طرف مولانا روم قدس سرہ کبھی اشارہ کیا ہے **بیت** بر لبش قفل ست و در دل رازہا + لب خموش و دل پر از آوازہا + اور اسی معنی کے طرف دوسرے بزرگ نے بھی متقدمین مین سے اشارہ کیا ہے **رباعی** سخنہا بین کہ از موران نماید + چو اندر گوش ما گوید کلام او + ہمہ عالم گرفتہ آفتابے + زہے کوری کہ میگوید کدام او + گمان نکرنا چاہیے کہ یہ آواز فقط اندرون سالک سے ہے اور بس بلکہ تمامی عالم درون و برون اس صدا سے پر ہے کسی کامل نے کیا خوب کہا ہے **رباعی** بر آور پنبۂ پندارت از گوش + ندامی واحد القہار بنیوش + ندا می آید از حق بردوام است + چرا گشتی تو موقوف قیامت + حدیث صحیح مین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسالت مآب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعثت کے غار حرا مین تشریف لیجاتے تھے اور اس شغل کے ساتھ مشغولی فرماتے تھے یہان تک کہ اس شغل کے اثر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صورت جبرائیل علیہ السلام ظاہر ہوتی تھی منقول ہے کہ موسی علیہ السلام سے افلاطون اشراقی نے پوچھا کہ اگر نیسر...

اور مظہریت اسم ہو اوسکے روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے مَا سُئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مَنِ اسْتَشْفَعَ بِهِ إِلَى اللّٰهِ لَمْ يُرَدَّ سُؤَالُكَ) اور جملۂ ثانی کے طرف اشارہ کیا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اور فرمایا (إِذَا كَانَتْ لَكَ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ حَاجَةٌ فَابْدَأْ الْمَسْئَلَةَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْئَلْ حَاجَتَكَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُسْئَلَ حَاجَتَيْنِ فَيَقْضِيَ إِحْدٰهُمَا وَيَمْنَعَ الْأُخْرٰى) اور وجہ تسمیہ صبیح الوجہ کی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے فرمایا آپ نے أُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ عِنْدَ صِبَاحِ الْوُجُوهِ (صبا) صبا عبارت ہے نفحات رحمانیہ سے جو مشرق روحانی کے طرف سے آتے ہین اور عبارت ہے اون دواعی سے جو باعث ہین اوپر امور خیر کے (صدق النور) یہ وہ کشف ہے کہ نہین بعد اوسکے کوئی خفا اور استتار کیونکہ جسوقت پونہچتا ہے کشف سالک کا مقام جمع تک نام رکھا جاتا ہے اسکا صدق النور اسلیے کہ اوسکے بعد کوئی استتار اور اختفا نہین تشبیہ دیتے ہین اس کشف کو اوس برق کے ساتھ جو برساوی اور نام رکھتے ہین اوسکا صادق اور جو برق نہ برساوے اوسکا نام کاذب رکھتے ہین کیونکہ سالک پر جب تجلی اور استتار دونون وارد ہون مشتبہ ہوتا ہے حال اُسکا (صداء) یہ وہ چیز ہے جو وجہ قلب پر طاری ہوتی ہے ظلمات سیئات نفس اور صور اکوان مین سے پس حاجب ہوتے ہین یہ اشیا وجہ قلب پر قبول کرنے سے قلب کے حقائق اور تجلیات انوار کو یہ اوسوقت ہے کہ جب پونہچے قلب غایت حجاب کو اور جب قلب غایت حرمان اور حجاب کلی کو پونہچتا اُس حجاب کو رَیْن کہتے ہین (صعق) یہ عبارت ہے فنافی اللہ سے بہ سبب تجلی ذاتی کے (صفوۃ) اہل صفوۃ وہ لوگ ہین جو متحقق ہین ساتھ صفا کے قلب کے کدورت غیر سے (صُوَرُ الْحَقِّ) حقیقت مین صورت حق تعالی کی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ہین بسبب متحقق ہونے انکے ساتھ حقیقت احدیت اور واحدیت کے اور تعبیر کیجاتی ہے آپ سے ساتھ (ص) کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جسوقت سوال کیا لوگون نے اونسے معنی (ص) کو کہا ہین اونھون نے کہا کہ صاد ایک جبل ہے مکہ مین عرش الرحمن کا یہ رہے اوس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس باقی خلائق آپکی صورتین ہین (صُوَرُ الْآلَة) عبارت ہے انسان کامل سے بہ سبب متحقق ہونے انسان کامل کے ساتھ حقائق اسمائے الٰہیہ کے (صوامع الذکر) احوال اور مواطن صفویہ کو کہتے ہین کہ جنکے سبب سے ذاکر مذکور کی جدائی سے محفوظ رہتا ہے اور اپنے مذکور پر ہمت جمی ہوئی رہتی ہے (صُوَرُ الْإِرَادَة) مراد اس سے بالکلیہ منقطع ہوجانا ہے سالک سے رویت شے کی ساتھ ارادہ غیر اللہ کے اور کبھی مراد اوس سے شہود جمیع اشیا کا ہے ساتھ ارادہ حق تعالی

پندرھوان مراقبہ باب الضاد کا ہے (ضمیر) اندیشہ اور دل اور اندرون دل اور جو کچھ کہ دل مین گذرے اور راز اور نہانی اور خواطر دل اور جو کچھ کہ دل مین کوئی بات یا کوئی چیز پوشیدہ کو کہتے ہین اسمین لغت اور اصطلاح برابر ہے (ضد) ضد اور نقیض مین فرق یہ ہے کہ ارتفاع نقیضین اور اجتماع نقیضین محال ہے یعنے ایک اون دونو نکا ہونا ضرور ہے مثلاً عدم اور وجود بخلاف ضدین کے کہ جمع نہین ہوتی ہین لیکن مرتفع ہوتے ہین مثلاً سواد اور بیاض اور کبھی دو شئے مجنس ہو کر باہم مخالف ہونیکو ضد کہتے ہین اور دو شئے غیر جنس ہو کر مخالف ہونیکو نِدّ کہتے ہین یہ حسب اصطلاح اہل لغت کے ہے لیکن اصطلاح مین حضرات صوفیہ کے ضد شئے عین شئے باوجود ضدیت کے یہ ایک مسئلہ مشہور ہے اور اسکو اَلضِّدَّانِ لَا يَجْتَمِعَانِ بھی کہتے ہین یعنے بظاہر مثلاً آب آتش نہین ہوتا ہے اور آتش آب نہین ہوتی ہے لیکن باطن مین ایک عین دوسرے کا ہے کیونکہ آب مربوب اسم محیی کا ہے اور آتش مربوب اسم قابض کا تاثیر اور صفت اسم محیی کی آب مین ہے اور تاثیر اور صفت اسم قابض کی آتش مین ہے پس آب محیی اور آتش قابض ہے لیکن محیی اور قابض دونون اسمائے الٰہی مین سے ہین اور اسم اللہ جامع ہے جمیع اسما کا اور اسم اللہ مین صفت اور تاثیر محیی اور قابض دونو

اور ذات اوسکی غیر متناہی اور وجود مین اوسکا شریک محال ہے اور فرش سے عرش تک جملہ تعینات عالم کہ حوادثات ہین اوسکے شیونات اور حالات ہین اور ساتھ ان شیونات اور حالات کے متحول ہے جیسے کہ اوسنے اپنی احدیت ذاتیہ سے عالم شہادت تک بلکہ انسان کامل تک تنزل فرمایا اور انھین تنزلات اور حوادثات عالم کو اطوار کے ساتھ بھی تعبیر کرتے ہین اور ایسا ہی ہر ہر فرد عالم کیلیے اطوار اور حالات ہین مثلاً مسمی زید اولاً ذات بحت مین تھا پھر وہان سے باطوار مراتب تنزلات اپنے باپ کے صلب مین آیا پھر وہان سے اپنے ماںکے رحم مین آیا تو محض ایک نجس نطفہ تھا پھر اوسکو علقہ کیا بعد اوسکے مضغہ کیا بعد اوسکے اوسمین استخوان پیدا کرکے اوسپر گوشت و پوست کا لباس پہنایا تو اس حالت مین بھی وہ نجس ہے اور مردہ اور عاجز اور مضطر اور اندھا اور ننگا اور بے حس و حرکت ہے پھر حق تعالی فی اوسے رحم فرمایا اور اوسمین روح انسانی اور روح حیوانی کہ پرتو روح انسانی کا ہے پھونکی تو قوی طبیعی اور نفسانی اور حیوانی کہ یہ بھی پرتو روح انسانی کے ہین اوسمین ظاہر ہوئین بعد اوسکے ماں سے پیدا ہوکر باطوار طفلگی اور شباب اور کہولت اور شیخوخت مرجاتا ہے پھر باطوار برزخ قبر و حشر و جنت و یا دوزخ مین آخر ٹھکانا ہے۔ اسی جگہ سے فرمایا حق تعالی نے (خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا) **اٹھتر ھوان مراقبہ باب الظا کا ہے** (ظل) تمامی ظہورات اور تعینات کو ظل کہتے ہین ظل اول تعین اول اور مرتبۂ وحدت کو کہتے ہین اور ظل ممدود تعین ثانی اور مرتبۂ واحدیت کو کہتے ہین یعنے ظل وہ ایک وجود اضافی ہے کہ ظاہر ہوا ہے ساتھ تعینات اعیان ممکنات اور احکام ممکنات کے کہ معدومات ہین ظاہر ہوئے ہین وہ معدومات ساتھ اسم نور کے کہ عبارت وجود خارجی ہے کہ منسوب ہے طرف معدومات کے پس بسبب ظلمت عدمیت معدومات کے وہ نور کہ ساتھ صور معدومات کے ظاہر ہے ظل ہو گیا ہے اور موہوم اور معقول اور عدمیت معدومات کی فی نفسہا ہے اور ظہور اونکا بسبب نور کے ہے جسکا ظل نام رکھتے ہین (قال اللہ تعالی اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ) یعنے پھیلایا وجود اضافی کو اوپر ممکنات کے پس ظلمت مقابل مین اسی نور کے عدم ہے (وَكُلُّ ظُلْمَةٍ فَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ عَدَمِ النُّوْرِ عَمَّا مِنْ شَانِهٖ اَنْ يَّتَنَوَّرَ وَلِهٰذَا سُمِّيَ الْكُفْرُ ظُلْمَةً لِعَدَمِ نُوْرِ الْاِيْمَانِ عَنْ قَلْبِ الْاِنْسَانِ الَّذِيْ مِنْ شَانِهٖ اَنْ يَّتَنَوَّرَ بِهٖ قَالَ اللہُ تَعَالٰى اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ) (**ظاہر الممکنات**) یہ عبارت ہے تجلی حق تعالی سے ساتھ صور اور صفات اعیان کے اسی تجلی کا نام وجود اضافی ہے اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے اوسپر ظاہر الوجود کا (**ظل اللہ**) انسان کامل کو کہتے ہین کیونکہ حق تعالی انتظام وجود ممکنات کا اوسکے وساطت سے فرماتا ہے (**ظل اول**) جسکو ظہور اول بھی کہتے ہین باعتبار باطنی کے وحدت اور باعتبار ظاہری کے عقل کو کہتے ہین کیونکہ پہلے ہی عین اور ظل ہے کہ ظاہر ہوا ہے ساتھ نور تجلی حق تعالی کے اور قبول کیا کثرت کہ شیون حق تعالی کے ہین یعنی وحدت اور عقل ہے (**ظل الالٰہ**) یہ عبارت ہے اوس انسان کامل سے کہ متحقق ہے وہ ساتھ حضرت واحدیت کے (**ظاہر**) مراد اوس سے جو کچھ کہ عالم مین روشن اور ظاہر ہے اور کبھی ظاہر آثار اور انفعال اور عالم اجسام کو ظاہر کہتے ہین (**ظلمت**) اصطلاح مین عدم کو کہتے ہین جو ادراک مین نہین آسکتا اور جو کچھ کہ ادراک مین نہ آوے ظلمت ہے اور وہ سواے عدم کے اور کچھ نہین کہ وہ غیر مدرک ہے (**ظرف**) ایک موجود مستقل دوسری موجود مستقل و یا غیر مستقل مین در آنیکو ظرف کہتے ہین جیسے کہ کوزہ و آب اور جوہر و عرض پس ظہور حق تعالی کا مظاہر کونیہ مین موجب ظرفیت اور مظروفیت کے نہین ہے اسلیے کہ سواے وجود حق تعالی کے دوسری غیر کوئی شئے موجود نہین ہے کہ موجب ظرفیت کا ہو موجود واحد خود ظرف اور خود مظروف نہین ہو سکتا

وخاک و باد کو کہتے ہین جنکو امہات سفلی بھی کہتے ہین لیکن عنصر آتش اسم قابض سے ظہور پایا اور عنصر باد اسم
حی سے اور عنصر آب اسم محیی سے اور عنصر خاک اسم ممیت سے ظاہر ہے اور بعض صوفیہ شوق کو آتش اور باد کو
جنبش اور حرکت کہتے ہین اور آب کو منی کہتے ہین کہ شوق اور عشق سے نکلتی ہے اور خاک اوس منی کو کہتے ہین
جو رحم مین قرار پاوے (عدم) عدم دو قسم پر ہے ایک عدم محض کہ نقیض وجود کا ہے جیسے کہ شریک باری تعالی
دوسرا عدم اضافی کہ وہ ضد وجود کا نہین ہے تحقیق اوسکی مقدمے مین مذکور ہے (عبد) اصطلاح مین جو کچھ کہ لائق ظہور
کے ہووے اسکو عبد کہتے ہین اور تعین اول کو عبد حقیقی کہتے ہین اور عبد حقیقی ایک سے زائد نہین ہوتا ہے کیونکہ تعین اول عبارت ہے
انا سے کہ وجود مطلق نے اپنی ذات کو اولاً ساتھ انا کے تعبیر فرمائی ہے اور اسی انا کو حقیقت محمدی سے تعبیر کرتے
ہین جیسے کہ انکے بیان یہ مسئلہ مشہور ہے اور خارج مین بھی اولاً حقیقت محمدی ظاہر ہوئی ہے کہ عقل اول ہے
اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعین اول اور مخلوق اول کہتے ہین اور دوسرے بندے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہین پس حقیقت مین حقیقت محمدی تعین اول اور مخلوق اول ہے پس یہی مخلوق
کہ عبد حقیقی ہے ایک وجہ سے مقید ہے اور دوسری وجہ سے مطلق اور اس اعتبار سے تمامی مخلوقات بھی مقید اور مطلق
ہین جیسے کہ یہ بھی انکے بیان ایک مسئلہ مشہور ہے بیچ معرفت رب اور عبد کے کہ باعتبار مطلق کے رب اور باعتبار مقید
کے عبد ہے اور اگر اس اعتبار اطلاق اور تقیید سے قطع نظر کرین نہ عبد ہے و نہ رب بلکہ ایک ہی حقیقت ہے
اسی جگہ سے کہتے ہین اَلْكُلُّ حَقِيْقَةٌ وَّاحِدَةٌ لَا رَبَّ وَلَا عَبْدَ پس اس ایک حقیقت و حدانی کو حقیقت
محمدی اور برزخ کبری کہتے ہین درمیان عبد اور رب کے تاکہ ایک دو نہو جاوین اور دو ایک نہو جاوے یعنی یہ حقیقت
برزخ ہے واسطے وصل اور فصل کے عارف واصل دونون کو ایک جانتا ہے اور نادان غافل اپنی غفلت سے دونونکو جدا
اور منفک جانتا ہے یعنے اگر کوئی عارف راہ وصال اور عرفان سے آوے تو دونون کو ایک کرتے ہین اور
اگر کوئی صورت فصل سے آوے یعنے راہ ناواقفی اور غفلت اور بیگانگی سے آوے تو اون دونون کو جدا اور
منفک کرتے ہین اور وصال سے محروم رہتے ہین پس جو کچھ کہ ہے یہی برزخ ہے بغیر برزخ کے عبد اور رب کی معرفت
نہین حاصل ہوتی ہے اور یہ برزخ بہ نسبت رب کے رب ہے اور بہ نسبت عبد کے عبد اور یہی برزخ جامع البحرین
اور فاصل البحرین ہے اور آیہ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ سے اسی برزخ
کے طرف اشارہ ہے (عروج) اصطلاح مین اجسام سے احدیت تک پونہچنے کو کہتے ہین کہ اصل بنی ہی کما
قِيْلَ كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَى أَصْلِهِ یعنے سالک اپنے جسم کو محو کرنے سے عالم مثال مین اور عالم مثال کو محو
کرنے سے عالم ارواح مین اور عالم ارواح کو محو کرنے سے عالم اعیان مین اور عالم اعیان کو گم کرنے سے وحدت مین اور وحدت کو گم کرنے سے احدیت مین پونہچتا
ہے اور اسی طرح پر نزول ذات حقانی کا ہوا ہے یعنے احدیت سے وحدت مین اور وحدت سے واحدیت مین
نزول اور ظہور فرمایا اور اس نزول اور ظہور سے مراتب ثلثہ مین کوئی مرتبہ فوقانی خالی نہوا بلکہ ہر ہر مرتبہ
اپنے اپنے مقام مین علی حالہ باقی اور بحال ہے یہ جو مذکور ہوئے مراتب داخلی ہین پھر مرتبہ واحدیت سے مرتبہ
ارواح اور مرتبہ ارواح سے مرتبہ امثال اور مرتبہ امثال سے مرتبہ اجسام مین ظہور فرمایا اور یہ تینون مراتب
خارجی ہین اور انھین مراتب ثلثہ تحتانیہ مین بھی کوئی مرتبہ فوقانی بہ سبب ظہور مرتبہ تحتانی کے خالی نہوا بلکہ
علی حالہ بحال اور برقرار ہے اس مسئلے کو مسئلہ عروج اور نزول کہتے ہین (عدم العدم) اصطلاح مین
عدم العدم احدیت کو کہتے ہین کیونکہ عدم عدم کا اثبات ہے یعنے بجز وجود حقانی کے کوئی موجود نہین ہے

نہین کثرت خلقیہ کے اور بعض مرتبۂ احدیت کو مرتبۂ عمائیہ کہتے ہین کیونکہ اس مرتبۂ احدیت کو سوائے حق تعالی کے اور کوئی نہین پہچان سکتا ہے پس مرتبۂ عمائیہ حجاب جلال کا ہے سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ تَعَالٰی فِیْ عَمَآءٍ (عیش) حضور دائمی کو کہتے ہین (عین) ذات حق تعالی کے ساتھ ایک ہوتا اور ہستی حق مین گم ہونا اور سالک کا اپنے تئین ذات حق مین محو کرنا اور اپنی خودی فنا ہو کر بقا باللہ ہونا اور لذت وصال کے لینے کو اصطلاح مین عین کہتے ہین (عین الحیوٰة) لغت مین چشمۂ آب حیات کو کہتے ہین اور اصطلاح مین پرتو اور ظل حیات حق کو کہتے ہین کہ وہ روح ہے (عینیت) لغت مین یگانگی اور یگانہ ہونے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ دو قسم پر ہے ایک لغوی دوسری اصطلاحی عینیت لغوی وہ ہے کہ دو چیز باہم ایک ہو وین جیسے کہ آب و موج اور بحر و حباب اور آب و ژالہ اور گل و بوے اور آفتاب و ضیا اور تخم و درخت اور شکر و شیرنی اس قسم کی عینیت ذات اور صفات عبد اور رب مین جائز ہے دوسری عینیت اصطلاحی جیسے کہ شخص اور عکس حروف اور سیاہی واحد اور عشرہ پس شخص اور عکس کے لیے آئینے کا ہونا ضرور ہے یہ عینیت بھی ذات اور صفات مین جائز ہے یعنے عالم شخص ہے اور معلوم عکس اور علم آئینہ ہے پس وجود اور واحدیت اور ہستی اور ذات کو شخص کہتے ہین اور کمالات اور صفات اور معلوم اور صور تہائے ذات اور واحدیت کا عکس نام رکھتے ہین اور وحدت کو کہ برزخ کبری اور حقیقت محمدی ہے علم اور آئینہ کہتے ہین پس ذات حق مین عینیت لغوی اور عینیت اصطلاحی از روے تحقیق اور وجود کے دونون ثابت ہین (عَالَم) عالم ساتھ فتح لام کے عبارت ہے ظل سے اور ظل نہین ہے مگر وجود حقانی کہ ظاہر ہوا ہے ساتھ صور ممکنات کے پس بسبب ظہور وجود حق تعالی کو ساتھ تعینات ممکنات کے نام رکھا جاتا ہے اوس وجود کا سوی اور غیر باعتبار اضافت اوس وجود کے طرف ممکنات کے کیونکہ ممکن کے لیے کوئی وجود نہین سوا اس نسبت کے ورنہ وجود عین حق ہے اور ممکنات اپنی عدمیت پر علم حق مین ابتک ثابت ہین اور ممکنات شیون ذاتیہ حقانیہ ہین پس عالم صورت حق تعالی کا ہے اور حق تعالی ہویت اور روح عالم کا اور یہ تعینات وجود واحد حقانی مین احکام اسم ظاہر حق تعالی کے ہین اور اسم ظاہر مجلی اور مظہر اسم باطن کہ حق تعالی کا ہے (عالم خلق وعالم ملک وشہادة) یہ عبارت ہے عالم اجسام اور جسمانیات سے جو پائے جاتے ہین اور موجود ہوتے ہین بعد امر حق تعالی کے ساتھ مادہ اور مدت کے جیسے کہ پائے گئے اور موجود ہوئے عالم امر اور عالم ملکوت اور عالم غیب ساتھ امر حق تعالی کے بلا مادہ اور مدت کے (عَالِم) عالم ساتھ کسرہ لام کے وہ شخص ہے کہ جسکو مطلع کیا اللہ تعالے نے اوپر ذات اور صفات اور اسما اور افعال اپنے کی باعتبار یقین کے نہ باعتبار شہود کے اور اگر باعتبار شہود کے ہو تو اوسکو عارف کہتے ہین (عامہ) یہ وہ لوگ ہین جنھون نے فقط ظاہر شریعت پر اکتفا کیا ہے ان علما کو علماے رسوم اور ظواہر کہتے ہین (عبادت) یہ عبارت ہے غایت تذلل سے اپنی عبادت مین یہ واسطے عوام الناس کے ہے یعنے مراد عبادت سے بجالانا اوامر کا ہے اور اجتناب کرنا نواہی سے تذلل کے ساتھ بطمع جنت اور خوف دوزخ کے (عبودیة) یہ عبارت ہے صدق نیت اور تصحیح نسبت سے طرف اللہ تعالی کے اپنے سلوک طریق مین بغیر کسی غرض اور بلا طمع جنت و خوف دوزخ کے ساتھ وقوف کے اوپر امور شرعیہ نفس الامر کے یہ واسطے خاص لوگون کے ہے (عبودة) یہ واسطے اخص الخواص کے ہے کہ حاضر کیا اونھون نے اپنے نفوس کو رب کی عبادت مین اور عبادت کرتے ہین وہ اپنے رب کی مقام جمع اور فرق دونون مین (عبادلہ) یہ ارباب تجلیات اسمائیہ ہین متحقق ہوتے ہین یہ ساتھ حقیقت کسی ایک اسم کے اسماے حسنی سے اور متصف ہوتے ہین ساتھ حقیقت اوس اسم کے اور منسوب ہوتے ہین وہ طرف حق تعالی کے ساتھ عبودیت کے بسبب عبودیت اونکے کے واسطے حق تعالی کے باعتبار ربوبیت اور پرورش حق تعالی کے بذریعۂ کمال اوس اسم خاص کے اونکے لیے جیسے کہ کہا جاتا ہے واسطے

ہے اور بندون مین سے غنی وہ بندہ ہے کہ مستغنی ہوا ہے سبب حق تعالی کی ہر شئے سے جو ماسوا حق تعالی کے ہے اسلیئے کہ جب
کہ اوسنے وجود کو پایا اور اسکو پہچانا پایا اوسنے ہر شئے کو بلکہ نہیں دیکھتا ہے واسطے کسی شئے کے وجود رونما فیراز محجوب
ہوتا ہے ہر شئے سے بہ سبب شہود محبوب کے (غین) غین ایک صدا ہے یعنے ایک حجاب رقیق ہے کھلجاتا ہے بسبب
تصفیۂ قلب کے اور زائل ہوتا ہے ساتھ نور تجلی کے کیونکہ اس حجاب کے ساتھ ایمان باقی رہتا ہے بخلاف رَین کے کیونکہ
یہ ایک حجاب ہے محض کثیف کہ حائل ہوتا ہے درمیان قلب اور ایمان بالحق کے بہ سبب پوہنچنے کے درجۂ کفر تک اور
غین فقط ذہول اور احتجاب ہے شہود حق تعالی سے ساتھ صحت اعتقاد کے (غمگساری) اصطلاح مین صفت
رحمانی کو کہتے ہین **بیسوان مراقبہ باب الفاء کا ہے** (فقر) فقر لغت مین اوس درویش کو کہتے ہین
کہ قوت اور کفاف چند روز وعیال کا رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ قوت اور کفاف ایک وقت کا بھی نہ رکھتا ہو
اور اصطلاح مین فقیر وہ ہے کہ جسکی خودی گئی ہو اور درجہ فنا اور فناء الفنا کا حاصل ہوا اور التفات طرف خلق کے
نہ رکھتا ہو اور قناعت اور فقر کو اختیار کیا ہو اور خلق سے دامن کھینچ لیکر عزلت اختیار کی ہو اور کسی چیز کیطرف
محتاج نہو جیسے کہ کسی بزرگ نے کہا ہے اَلْفَقِیْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی کیونکہ جب خودی گئی اور خود ہی نرہا
پھر کیا چیز محتاج ہوگی اور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اَلْفَقِیْرُ لَا یَفْتَقِرُ اِلٰی نَفْسِہٖ وَلَا اِلٰی
غَیْرِہٖ حضرت شیخ حریری قدس سرہ فرماتے ہین اَلْفَقِیْرُ مَنْ لَا قَلْبَ لَہٗ وَلَا رَبَّ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لَہٗ
کیونکہ احتیاج صفت شئے موجود کی ہے اور فقیر نے جب بحر نیستی مین غوطہ لگایا احتیاج اوسکو کسی چیز کی نرہی اور فقر
اوسکا تمام ہوا اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ فقر کی شان مین رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ
اور باوجود ان تمام چیزونکے صاحب عیال اور اطفال ہو اسی واسطے فقر کا مرتبہ بہت بڑا ہے کہ کام انبیا
علیہم السلام کا ہے (فکر) اصطلاح مین فکر اور اندیشہ کرنا صفات اور نعماء الٰہی اور عینیت اور نسبت حق مین
نہ ذات حقانی مین فرمایا رسول علیہ السلام نے لَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ وَتَفَکَّرُوْا فِیْ صِفَاتِ اللّٰہِ وَفِیْ
نَعْمَاءِ اللّٰہِ کیونکہ ذات مین فکر کرنا جائز نہین سوائے صفات اور نعمتونکے خیال اور فکر کرنا عین عبادت ہے
جیسے کہ بزرگون نے کہا ہے اَلتَّفَکُّرُ فِیْ سَاعَةٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ واضح ہو کہ فکر چند قسم پر ہی ایک تو
یہ ہے کہ فکر کرے سالک کہ کونسے امر مین مخالفت شرع شریف کی ہے اور کس مین نہین اور کونسے امر مین معصیت ہے
اور کس مین نہین دوسری یہ کہ فکر کرے سالک کہ اداے حقوق حق تعالی سے سالک عاجز ہے اسلیئے کہ احسانات
حق تعالی کے بندے پر لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ہین اور اسنے اون احسانات کے شکر کو ترک کیا ہے اگر کیا بھی تو بھی
ناقص ہے تیسری یہ کہ تفکر کرے سالک سابق ازل مین جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِمَّا السَّعَادَةُ وَاِمَّا الشَّقَاوَةُ
اور اوسکے لاحق مین سابق جلوہ گر ہوگا چوتھی یہ کہ تفکر کرے سالک صنائع و بدائع ملکی اور ملکوتی مین اس مطالعہ
سے استیلاء عظمت اور کبریائی حق تعالی کی اوسکے دل پر تازہ ہوگی پس یاد کریگا وعیدہ اور وعید کو اور یہ بھی
جاننا چاہیئے کہ جلیس متفکر کا نفس ہے اور جلیس ذاکر کا حق تعالی ہے اور ذکر صفت حق تعالی کی ہے بخلاف فکر کے
ذکر نتیجہ معرفت و محبت ہے اور مقدمہ وصول الی اللہ کا اور فکر مقدمہ توبہ کا ہے اور بعض فکر سے مراقبہ بھی مراد
لیتے ہین بہرحال فکر متبع ذکر اور ذکر متبع فکر ہے (فرق مع الجمع) اصطلاح مین عبد کو عبد جاننا اور رب کو رب
اور کثرت کو ازروے وجود کے واحد جاننا اور صور اور شیونات کی ظہور حق دیکھنے کو فرق مع الجمع کہتے ہین (فنا
فی الشیخ) سالک کا اپنے کو ساتھ اتباع اقوال اور افعال کے مرشد کی صورت پر موجود جاننا اور وجود مرشد مین اپنے کو

تجلیات اسمائیہ سے کہ اعیان ثابتہ کو خارج مین مطابق صور علمیہ کے وجود بخشتے ہین (فوائد) خاص کرنا حق تعالی کا راز اپنے ساتھ کسی مخلوق کے جیسے کہ انسان ہے حق تعالی نے حدیث قدسی مین فرمایا ہے الانسان سری و انا سرہٗ (فتق) فتق لغت مین کشادگی اور چیرنے کو کہتے ہین یہ مقابل رتق کا ہے مراد فتق سے تفصیل مادۂ مطلقہ کی ہے ساتھ صور نوعیہ اپنے کے و یا ظہور ہر شئے کا کہ حضرت واحدیہ مین نسب اسمائیہ مین سے ہین و یا بروز ہر شئے کا کہ ذات احدیہ مین شئونات ذاتیہ مین سے تعین جیسے کہ حقائق کو نیہ بعد تعینات اپنے کے خارج مین ہین تفصیل اسکی باب الراء مین بھی مذکور ہے (فتوح) یہ وہ چیزین ہین کہ مفتوح ہوتی ہین سالک پر حق تعالی کی جانب سے بعد اغلاق کے جیسے کہ نعمتہا سے ظاہری اور باطنی اور ارزاق اور عبادات اور علوم اور معارف اور مکاشفات وغیرہ (فتح قریب) یہ وہ چیز ہے کہ مفتوح ہوتی ہے سالک پر مقام قلب سے وقت قطع منازل نفس کے اور وہ چیز عبارت ہے صفات اور کمالات قلبیہ سے اسی کے طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالی کے کہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ہے (فتح مبین) یہ وہ چیز ہے کہ مفتوح ہوتی ہے سالک پر مقام ولایت مین تجلیات انوار اسمائے الٰہیہ مین سے جو معین اور مقرر ہین واسطے صفات اور کمالات قلبیہ اور اسی کے طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالی کے کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ ہو مراد ذنب سے صفات نفسیہ اور قلبیہ ہین (فتح مطلق) یہ اعلی اور اکمل فتوحات کا ہے یہ وہ چیز ہے کہ مفتوح ہوتی ہے عبد پر وقت تجلی ذاتی کے وہ چیز عبارت ہے استغراق عبد سے بیچ عین فتح کے بسبب فنا سے تمامی رسومات خلقیہ کے اور اسی کے طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالی کے کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ہے (فترہ) فترت عبارت ہے سرد ہو جانے سے حرارت طلب کی سالک سے جو لازم ہو واسطے بدایت امر سالک کے کیونکہ جب سالک واصل ہو گیا تپش طلب کی جاتی رہتی ہے (فرق اول) یہ عبارت ہے محجوب ہونے سے طالب کے حق تعالی سے بسبب کثرت خلقیہ اور بقا رسوم خلقیہ کے اپنے حال پر (فرق ثانی) مراد اوس سے مشہود ہونا قیام خلق کا ہے ساتھ حق تعالی کے اور دیکھنا وحدت کو کثرت مین اور کثرت کو وحدت مین بغیر احتجاب ایک اون دونونکے دوسرے سے (فرقان) یہ عبارت ہے علم تفصیلی سے جو فارق ہے درمیان حق اور باطل کے اور قرآن وہ ایک علم لدنی ہے اجمالی کہ جامع کل کا ہے (فرق الجمع) یہ تکثر وحدت کا ہے ساتھ ظہور اپنے کے اون مراتب مین کہ وہ مظاہر شیونات ذاتیہ کے ہین اور یہ شیونات حقیقت مین اعتبارات محض ہین انکا تحقق اور ثبوت بسبب ظہور وحدت کے ہے ساتھ صور اون شیونات کے ورنہ اصل مین یہ معدومات ہین (فرق الوصف) یہ عبارت ہے ظہور ذات احدیہ سے ساتھ اوصاف اپنے کے حضرت واحدیہ مین (فرق بین المتخلق و المتحقق) وہ اصطلاح مین ہے کہ متخلق وہ ہے کہ وہ حاصل کرتا ہے فضائل اخلاق اور اوصاف حمیدہ کو بطریق تکلف اور تعمل کے اور اجتناب کرتا ہے رذائل اور ذمائم سے پس ظاہر ہوتے ہین اوس سے آثار اسمائے الٰہیہ کے اور متحقق وہ ہے کہ گردانا اوسکو حق تعالی نے اپنے اسما اور اوصاف کا مظہر اور تجلی فرماتا ہے حق تعالی اوس عبد متحقق مین ساتھ آثار اسما اور اوصاف کے پس محو ہو جاتے ہین اوس سے رسوم اوصاف اور اخلاق اوسکے (فرد) فرد عبارت ہے نفس کلی طبعی سے بنظر خصوصیت جزئیات کے کہ زید و خالد و بکر وغیرہ ہین کیونکہ موجود مطلق کلی کو افراد اور جزئیات کا ہونا ضرور ہے بخلاف مطلق موجود کے کہ وجود حقیقی خارجی واحد ہے اور واجب حقیقی پس حق تعالی جبکہ واجب شخص واحد موجود فی الخارج متعین بتعین حقیقی ہے اوسکو فرد اور حصے کا ہونا ممکن

اور دل و جان سے قطع کیا اور طالب جمال باکمال حق تعالی کا ہو کر واصل ہوا اور اگر ذرہ بھی میلان طرف کونین کے ہو تو وہ قلندر نہیں ہے بلکہ اہل غرور میں سے ہے (قَلَّاش) یہ لفظ ترکی ہے بمعنی مردِ مفلس اور رند کے اور اصطلاح میں اہل صفا اور فنا کو کہتے ہیں کہ لذات نفسانی اور شہوانی سے خلاصی پائی یعنے جو کچھ کہ دل میں آوے کبھی اور صاحب بسط ہو (قلاشی) اصطلاح میں مراد اوس سے مباشرت اور معاشرت کرنا سالک کا ساتھ اعمال ہما کے (قیامت) اصطلاح میں ظہور ذات اور اسما اور صفات اور افعال اور آثار کو کہتے ہیں اور بعض عالم ارواح سے عالم اجسام تک قیامت کہتے ہیں (قہر) تجلی جلالی کو کہتے ہیں یہ ایک تائید حق ہے واسطے طالب کے کہ طالب کو فنا کرتی ہے اور سر حد فنائی اللہ تک پونہچا دیتی ہے (قلب) قلب ایک جوہر نورانی ہے کہ مجرد ہے مادے سے اور متوسط ہے درمیان روح اور نفس کے انسانیت انسانکی اسی قلب سے متحقق ہے اسی کا نام حکیم نفس ناطقہ رکھتے ہیں اور روح اوسکی باطن ہے اور نفس حیوانی مرکب اور ظاہر اوسکا ہے اور نفس حیوانی متوسط ہے درمیان قلب یعنے نفس ناطقہ اور جسد کے جیسے تشبیہ دی حق سبحانہ تعالی نے جسد کی ساتھ مشکوٰۃ کے اور قلب کی ساتھ زجاجہ کے اور روح کی ساتھ مصباح کے اور نفس کی ساتھ شجرہ کے کما قال تعالی مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ تفسیر اسکی باب الزاء میں مذکور ہے پس قلب جسد آدم میں ہے جیسے کہ حدیث قدسی میں وارد ہے اِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ آدَمَ لَمُضْغَةً وَفِي الْمُضْغَةِ قَلْبٌ وَفِي الْقَلْبِ رُوحٌ وَفِي الرُّوحِ نُورٌ وَفِي النُّورِ سِرٌّ وَفِي السِّرِّ أَنَا ۔ انتہی ہو کہ جسد میں قلب جزء اعظم ہے اور وہ چار طرح پر ہے ایک قلب مضغہ کہ بشکل نیلوفری سینے کے بائین طرف اوندھا لٹکا ہوا ہے اور تین قلب اور ہیں کہ وہ قلب منیب اور قلب سلیم اور قلب شہید ہیں قلب منیب جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ۔ اس قلب سے خطرات نیک ظاہر ہوتے ہیں انکا خطرات وحی نام رکھتے ہیں جیسے کہ تقوی اور ریاضت اور عبادت اور ورع وغیرہ ہیں و قلب سلیم جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ اس قلب سے خطرات محبت حق اور اور اک عبودیت و رب اور علم عرفان اور طلب راہ سلوک سرزد ہوتے ہیں اور قلب شہید جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۔ صفت اس قلب کی یہ ہے کہ ہر شئے میں ذات باری تعالی کو پہچانتا ہے واضح ہو کہ قلب مضغہ کہ ایک پارہ گوشت ہے قلب مجازی ہے چونکہ قلب حقیقی اوس سے تعلق ہے اسواسطے اوسکا قلب نام رکھتے ہیں اسواسطے کہ اوندھا لٹکا ہوا ہے اسواسطے قلب نام رکھتے ہیں اور قلب منیب اور قلب سلیم اور قلب شہید یہ تینوں قلب حقیقی ہیں پس قلب حقیقی نہ عین میں ہے و نہ یسار میں و نہ فوق میں ہے و نہ تحت میں و نہ دور و نہ نزدیک اور یہ متقلب ہیں درمیان جبروت اور ملکوت اور ناسوت کے اسواسطے نام انکا قلب ہے اور یہی قلب عرش اللہ ہے اسی جگہ سے حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہیں زِيَارَةُ أَهْلِ الْقَلْبِ خَيْرٌ مِنْ زِيَارَةِ الْكَعْبَةِ سَبْعِينَ مَرَّةً (قضا و قدر) قضا ایک حکم الہی ہے بطریق اجمال اور قدر بھی حکم الہی ہے بطریق تفصیل کے تفصیل اسکی مقدمے میں مذکور ہے (قناعت) لغت میں اندک چیز پر راضی ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں شب و روز حق تعالی سے اور حق تعالی کی تقدیر اور احکام پر خوش و راضی رہنے اور رضائے حق تعالی کو حق تعالی سے طلب کرنے کو کہتے ہیں یہ بھی ایک مقام ہے مقامات ہجگانہ میں سے (قرب و بعد) قرب حق تعالی کا آیات قرآنی سے ثابت ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي

وجہ خاص روح اعظم کی ہے یہ اصل روح پر فتوح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ اوس قلم نے اوپر سر اور نام
مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میم تعین کو کھینچا اسی جگہ سے مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہٗ فرماتے ہین شعر
محمد کش قلم چون نامور ساخت ⁜ ز میمش حلقۂ طوق دو کمر ساخت ⁜ ورنہ دوسرے قلم کو کیا طاقت کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نامور کرے (قسمت) یہ دو قسم پر ہے ایک تقسیم عدد کل کی ہے طرف آحاد اور اجزا اوسکے
کے کہ موجب انتفاء اکل کا ہے جیسے کہ تقسیم کرنے سے عدد گنشرہ کے طرف پانچ عدد کے وسکی عشریت جاتی رہتی ہے دوسری
تقسیم مطلق کی ہے بنظر مقیدات اور متعینات کے اور مظاہر اور شیون کی یہ تقسیم مبطل مطلق کی نہین بلکہ اس سے تحقق
اور ظہور مطلق کا ہوتا ہے (قشر) یہ عبارت ہے ہر علم ظاہر سے جس سے علم باطن کی حفاظت کی جاتی ہے اوسکے
فاسد ہونے سے پس علم ظاہر قشر ہے اور علم باطن لب اور مغز جیسے کہ علم شریعت ظاہری قشر ہے واسطے علم طریقت کے
اور علم طریقت قشر ہے واسطے علم حقیقت کے پس جسنے نہ محفوظ رکھا اپنے حال اور طریقت کو علم شریعت سے فاسد ہوگا
حال اوسکا اور رجوع کریگی طریقت اوسکی طرف ہوا اور ہوس اور وسوسۂ شیطان کے اور جسنے وسیلہ نہ بنایا طریقت کو
واسطے حقیقت کے ساتھ مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہ محافظت کی اوسنے حقیقت کی طریقت سے فاسد ہوگی حقیقت اوسکی
اور رجوع کریگی حقیقت اوسکی طرف زندقہ اور الحاد کے (قوامع) یہ عبارت ہے اون چیزون سے کہ قلع و قمع
کرتی ہین انسان کو اوسکے مقتضیات طبع اور نفس اور ہوا سے اور وہ چیزین امدادات اسمائیہ اور تائیدات الٰہیہ
ہین واسطے اہل عنایت کے سیر اور توجہ الی اللہ مین **بائیسوان مراقبہ باب الکاف کا ہے (کامل)**
اصطلاح مین کامل وہ شخص جو عرفان مین یکتا ہے اور اپنی خودی سے خلاصی پائی او ر ذات حق مین محو ہوا اور شریعت
و طریقت و حقیقت و معرفت مین مضبوط اور مرتبۂ فنا اور بقا مین پونچا حضرت شیخ عثمان قدس سرہ فرماتے ہین کہ
جو شخص ان چار خصائل مفصلۂ ذیل کا جامع ہے وہ کامل ہے اول یہ کہ اگر تمام محصول دنیا اور آخرت کا اوس سے
چھین لیوے تو وہ غمگین نہو دوسری خصلت یہ کہ اگر تمام محصول دنیا اور آخرت اوسکو دیدیا جاوے تو وہ خوش نہو
کیونکہ حزن اور سرور اس طائفے کا فوت معشوق حقیقی اور وجدان معشوق حقیقی پر ہے تیسری خصلت یہ کہ اگر اوسکو
عزیز دنیا اور آخرت کا گردانے تو وہ خوش و خرم نہو چوتھی خصلت یہ کہ اگر اوسکو ذلیل کونین گردانے تو دلگیر اور
غمگین نہو کیونکہ منع اور عطا اور عز اور ذل انکے نزدیک یکسان ہے اسلیے کہ یہ لوگ بجز معشوق حقیقی کے اور
کسی چیز سے راضی نہین ہوتے ہین اگرچہ جنت الفردوس بھی ہو جیسے کہ حضرت بی بی رابعہ بصریہ قدس سرہا اپنی مناجات
مین فرماتی ہین کہ یا رب اگر اس عاجزہ کے نصیب مین دنیا پیدا کی ہے تو کفار کو دے اور اگر بہشت پیدا کی ہے تو مومنون کو
دے دنیا مین اس عاجزہ کو اپنا درد محبت و عشق عطا کر اور دار آخرت مین اپنے دیدار سے مشرف فرما صاحب احیاء العلوم
قدس سرہ فرماتے ہین کہ جس شخص مین یہ چار خصلتین ہونگی ہرگز وہ شخص علم لدنی سے مشرف نہوگا اول کبر دوسری
بدعت تیسری محبت دنیا چوتھی اصرار کرنا ہوا اور نفسانی پر (کل) یہ ایک اسم ہے حق تعالیٰ کا اسما حق تعالیٰ مین سے
باعتبار حضرت واحدیۃ الٰہیہ کے جو جامع ہے تمامی اسما کا اسی واسطے کہا جاتا ہے کہ حق تعالیٰ احد ہے باعتبار ذات
کے اور کل ہے باعتبار اسما کے یہ مستلزم اجزا کا نہین ہے اور کبھی کل بمعنی مرکب کے ہو اور مستلزم اجزا کا ہو جیسے کہ معنی انسان کے
حیوان ناطق سے مرکب ہین اور یہ مستلزم اجزا کا ہے (کاکل) اصطلاح مین تجلی جلالی کو کہتے ہین (کاہل) مرید کاذب
کو کہتے ہین کہ نافرمان اور بے اعتقاد مرشد کامل کا ہے کہ مرشد کامل کا قول نہین قبول کرتا ہے (کفر) بضم کاف لغت مین
ناشکری اور نہ قبول کرنا حکم خدا کا اور بفتح کاف چھپانا اور اصطلاح مین کفر دو قسم پر ہے کفر مجازی اور کفر حقیقی
کفر مجازی وہ ہے کہ جسکو کفار اور مشرک رکھتے ہین کہ اوسین شرک اور ناشکری ذات حق تعالیٰ کی ہے

صوری اور جنت معنوی اور دوزخ اور چہار سمت کے چہار اقطاب اور ارواح اولیا اور انبیا اور ملائک اور تجلیات اور قرب صفاتی اور قلب و نفس اور روح اور رویت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور مشاہد متبرکہ وغیرہ دریافت کرے اس کشف سے سالک واصل نہیں ہو سکتا ہے اور اس کشف میں کبھی خطا بھی واقع ہوتی ہے کیونکہ قلب مثل آئینے کے ہے وقت مشاہدے کے صفائی قلب میں کبھی فتور واقع ہوتا ہے اور اگر صفائی قلب برابر ہے ہرگز خطا نہوگی اور کشف کبری جسکو کشف الٰہی بھی کہتے ہیں وہ ہے کہ جو کچھ کہ موجود ہے حق ہے اور بغیر وجود حق تعالی کے دوسرا کوئی موجود نہیں اور موجودیت اشیا کی بجز اضافت اور نسبت اور ظہور حق تعالی کے کوئی زائد امر نہیں اور حقیقت تمامی اشیا کی حق تعالی ہے کیونکہ غیر حق تعالی کا معدوم محض ہے پس سالک کو چاہیے کہ سوائے حق تعالی کے دوسری کسی چیز کو نہ دیکھے اور ذات حق میں ہمیشہ محو رہے اور اپنے کو گم کرے اور کامل محویت حاصل کرے اور خیال کسی کا نہ رکھے اسی کشف سے سالک واصل ہوتا ہے سلوک میں اصل مقصود یہی ہے اور اسی میں ہی کوشش بلیغ کرے کہ مقصود اصلی ہے اور کشف صغری کہ کشف کونی وغیرہ ہو دنیا اور کھیل اور تماشا اور طالب صادق کے لیے سد راہ ہے کیونکہ وہ مقصود نہیں (کباب) اصطلاح میں پرورش کرنا دل کو تجلیات الٰہی میں (کلیسا) اصطلاح میں عالم حیوانی کو کہتے ہیں (کتاب مبین) مراد اس سے اصطلاح میں لوح محفوظ ہے کما قال تعالی وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتَابٍ مُّبِیْنٍ (کلمہ) اصطلاح میں ماہیات اور اعیان ثابتہ اور حقائق اور موجودات خارجیہ میں سے ہر ماہیت اور عین ثابتہ و حقیقت اور موجود خارجی کو کلمہ کہتے ہیں یعنے ہر ہر متعین کو کلمہ کہتے ہیں اور کبھی معقولات کو کہ ماہیات اور حقائق اور اعیان میں سے ہیں کلمات معنویہ اور غیبیہ اور خارجیات کو کلمات وجودیہ اور مجردات مفرقات کو کلمات تامہ کہتے ہیں (کلمۃ الحضرۃ) یہ اشارہ ہے طرف قول حق تعالی کے کہ (کن) ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ پس یہ کلمہ صورت ارادہ کلیہ حق تعالی کا ہے (کنود) لغت میں ناشکری کرنا اصطلاح شریعت میں تارک الفرائض اور طریقت میں تارک النعمۃ اور حقیقت میں اوس شخص کو کہتے ہیں کہ ارادہ کرتا ہے وہ ایک شے کا اور کرتا ہے ایسا ایک کام کہ جس سے افزا اور دوری حاصل ہو حق تعالی سے یعنی نہیں پہچانتا ہے وہ حق تعالی کو جو نہ او سکی نعمت کو (کوکب الصبح) یہ اول اوس چیز کا ہے جو ظاہر ہوتی ہے تجلیات میں سے اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے اوسکا اوپر مظہریت نفس کے جیسے کہ فرمایا حق تعالی نے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا (کیمیا) یہ عبارت ہے قناعت سے ساتھ اوس چیز کے جو موجود ہے اور ترک طلب کا کرنا اوس چیز کا جو مفقود ہے فرمایا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَّا يَفْنٰى (کیمیا السعادۃ) مراد اس سے مہذب کرنا نفس کا ہے ساتھ اجتناب کے رذائل سے اور پاک کرنا نفس کا اونھیں رذائل سے اور اکتساب فضائل کا اور مزین کرنا نفس کا ساتھ اونھیں فضائل کے (کیمیا العوام) بدل دینا متاع اخروی کا کہ باقی ہے ساتھ حطام اور اسباب دنیاوی کے کہ فانی ہیں (کیمیا) لغت میں مکر اور فریب کو کہتے ہیں اصطلاح میں کیمیا گروں کے چاندی اور سونا بنانے کو کہتے ہیں چونکہ یہ عمل مکر اور فریب سے خالی نہیں ہے اسواسطے اسکو کیمیا کہتے ہیں اور اصطلاح صوفیہ میں نظر مرشد کامل اور عشق کو کیمیا کہتے ہیں (کیمیا الخواص) خلاص کرنا قلب کو کونین سے ساتھ اختیار کرنے کے خالق کونین کو (گیسوی ظاہر) اصطلاح میں طالب کو کہتے ہیں

تیئیسواں مراقبہ باب اللام کا ہے

(لاہوت) اصطلاح میں گنج مخفی اور ...

١٢١

بالخیر کا (لبس) یہ عبارت ہے اون صورِ عنصریہ سے کہ جن صورتون کے ساتھ حقائق روحانیہ ظاہر ہوئی ہین
قال اللہ تعالی وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ اسی جگہ سے ہے
کہ حقیقت حق تعالی کی ساتھ صورِ انسانیہ کے ظاہر ہوئی ہے (لطیفۂ انسانیہ) عبارت ہے نفس ناطقہ سے جسکو
قلب بھی کہتے ہین اور نفس ناطقہ کی دو جہت ہین ایک جہت طرف روح کے دوسری جہت طرف روح حیوانی
کے جہت اول کو صدر اور جہت ثانی کو فواد کہتے ہین (لوامع) یہ عبارت ہے اون انوار ساطعہ سے جو ظاہر
ہوتے ہین اہل بدایات کے لیے کہ ارباب نفوس ضعیفۂ ظاہرہ مین سے ہین پس منعکس ہوتے ہین وہ انوار خیال
سے طرف حسّ مشترک کے پس مشاہدہ ہوتے ہین ساتھ حواس ظاہری کے پس دکھائی دیتے ہین وہ انوار
واسطے اہل بدایات کے مثل انوار شہب اور قمر اور شمس کے پس روشن کرتے ہین گرد اگرد اونکے اور یہ انوار
یا تو بسبب غلبۂ انوار قہر اور وعید کے اوپر نفس کے پس مائل ہوتے ہین یہ انوار طرف سرخی کے یا تو بسبب
غلبۂ انوار لطف اور وعد کے پس مائل ہوتے ہین طرف سبزی کے (لیلة القدر) یہ وہ رات ہے کہ مختص ہے
سالک اوسمین ساتھ ایک تجلی خاص کے کہ بسبب اوسکے پہچانتا ہے سالک قدر اپنی نزدیک محبوب اپنے کے
اور یہ وقت ابتدا وصول سالک کا ہے طرف عین جمع اور مقام کامل المعرفت کے (لوائح) جمع لائحہ
کی ہے لغۃً بمعنی درخشندہ اور اصطلاح مین جو کچھ کہ ظاہر ہووے عالم مثال سے جیسے کہ حال ساریہ کا ہے کہ ظاہر
ہوا تھا واسطے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اور یہ کشف صوری سے ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے بطریق کشف
معنوی کے جناب اقدس الٰہی سے (لا اِلٰہ اِلّا اللہ) یہی کلمۂ طیبہ مفید معنی توحید کے ہے اور معنی اوسکے بطریق عوام
کے یہ ہین کہ لا واسطے نفی جنس کے ہے اور اِلٰہ اسم اوسکا ماخوذ اِلٰہ سے ہے اور بھی دوسرے اقوال اسمین
ہین اور لفظ اِلٰہ عربی اور سنسکرت اور اہل زبان عبرانی مین قریب اللفظ والمعنی ہے اور اِلٰہ بدلیل آیۂ قرآنی
لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا کے بمعنی مستحق عبادت کے ہے کہ منحصر فرد واحد مین ہے اور جمع
اوسکی آلہہ ہے بطریق مشاکلت بنظر اتحاد اون آلہہ کے بیچ مثل آیۂ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً
لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ کے وارد ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ اِلٰہ بیچ کلمۂ طیبہ کے بمعنی مستحق عبادت کے ہے اور
اِلّا بمعنی غیر کے ہے اور اللہ نام ہے ذات واجب الوجود کا پس ترجمہ اوسکا یہ ہوا کہ نہین ہے کوئی اِلٰہ مستحق عبادت
کا غیر خدا کے اگرچہ عامۂ مومنین اس ایمان کے سبب سے مستحق جنت کے ہونگے لیکن اس معنی سے بالکلیہ استیصال
شرک کا نہوا کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اِلٰہ مستحق عبادت کا نہو اگر غیر خدا کے موجود ہو تو مضائقہ نہین
عین شرک ہے اسی واسطے حضرت صوفیۂ کرام کہ اخص خواص الناس ہین معنی کلمۂ طیبہ کے حسب محاورۂ عرب
اور لغت کے ہین اسطرح بیان کرتے ہین کہ اِلٰہ لغت اور محاورۂ عرب مین مطلق معبود کو کہتے ہین خواہ وہ مستحق
عبادت کا ہو یا نہو جیسے کہ مضروب کہ جسپر ضرب واقع ہو خواہ وہ بوجہ حق ہو یا بوجہ ناحق ہوا ور نزول قرآن
شریف کا عموماً اور کلمۂ طیبہ خصوصاً کہ اصل اصول دین ہے بمعنی اصطلاحی کے نہین ہے بلکہ حسب محاورۂ عرب اور
لغت کے ہے اسی واسطے کفار مکہ نے کلمۂ طیبہ سے عینیت آلہہ کی حق تعالی کے ساتھ سمجھکر کہ برخلاف اوسکے اپنے زعم مین
غیریت جانتے تھے کہا کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ پس اس سے صاف
معلوم ہوا کہ غیر حق تعالی کا کوئی نہین پس اسصورت مین معنی کلمۂ طیبہ کے یہ ہوئے کہ نہین ہے کوئی موجود زمین
مین ہو یا آسمان مین بلکہ جملہ عالم مین ارواح اور امثال اور اجسام مین سے غیر خدا کے کیونکہ اوسکے معنی نے

(مقام) اصطلاح مین مقیم ہونا سالک کا ہے ایک مقام خاص مین اسطرح پر کہ اول سالک آغاز سلوک مین عبادت اور ذکر اور شغل اور مراقبہ وغیرہ کہ عند الصوفیہ مقرر ہے مشغول ہووے اور اوسکے توسل سے منزلونکو طے کرے اور ترقی کرتا جاوے اور مقام اخیر مین کہ مقام فناء الفنا کا ہے مقیم ہووے اسکے بیان منازل عروجی کی سئو منزلین ہین بحسب تعداد اسمائے حسنی کے ننانوے منزل تو مراتب تلوین کی ہین کہ اونمین سے ترقی کرنا چاہیے ورنہ سالک ناقص رہجاوے گا اور منزل اخیر کہ منزل سوئین ہے مقام تمکین کا ہے کہ وہ مقام اقامت سالک کا ہے کہ اس سے اور ترقی نہین ہوسکتی سوائے بقا باللہ کے اس مقام کو مقام فقر اور مقام غنا کہتے ہین (مصقلہ) اصطلاح مین ذکر الٰہی اور فکر اور شغل اور مراقبہ وغیرہ کو کہتے ہین کہ بہ سبب اوسکے آئینہ قلب زنگ نفسانیت اور خطرات بد سے پاک ہوتا ہے حدیث مین وارد ہے لِکُلِّ شَیْءٍ مُصْقَلَۃٌ وَمُصْقَلَۃُ الْقَلْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ تعالیٰ (ملحد) لغت مین راہ حق تعالی سے اعراض کرنے والا اور فاسق اور بے دین کو ملحد کہتے ہین اور حضرات صوفیہ کی اصطلاح مین ملحد پانچ قسم پر ہین ایک تو ملحد شریعت ہے کہ وہ عملاً واعتقاداً خلاف شرع شریف کرتا ہے اور برتاؤ اوسکا خلاف احکام شرع شریف کے ہے اور کلام بے شرع کرتا ہے دوسرا ملحد طریقت ہے کہ وہ کاروبار دنیاوی مین مشغول ہو کر خدا سے غافل ہے باوجود اسکے خود فقیر کہلاتا ہے تیسرا ملحد حقیقت ہے کہ وہ اپنے معبود کو چھوڑکر دنیا دارونکی تملق اور خوشامد اور چاپلوسی کرتا ہے اور خود فقیر کہلاتا ہے چوتھا ملحد معرفت ہے کہ وہ عارف کہلاتا ہے اور غیر بین ہے اور پانچوان ملحد وحدت ہے کہ وہ حق تعالی کو حی علیم قدیر سمیع بصیر کلیم وغیرہ صفات کمال کے ساتھ متصف جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ ہر جگہ مین موجود ہے اور کوئی جا اوس سے خالی نہین پھر تصور کرتا ہے کہ وہ کہان ہے آیا بالائے عرش ہے یا لامکان مین ویا عالم مین داخل ہے ویا عالم سے خارج ہے (مسامرہ) لغت مین کسی کے ساتھ افسانہ کہنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین مُحَادَثَۃُ الْحَقِّ بِالْعَبْدِ فِي سِرِّہٖ اور مناجات شبینہ کو بھی کہتے ہین (مراتب ستہ) یعنی اصطلاح مین حق تعالی کے تنزل مین چھ مرتبے مقرر ہین اول احدیت ہے کہ اوسمین فقط اعتبار ذات کا ہے اور احدیت کو عالم غیب بھی کہتے ہین بعض مرتبہ اول وحدت کو کہتے ہین کہ تعین اول اور برزخ کبریٰ اور قابلیت محض ہے اور مرتبہ ثانی واحدیت کو کہتے ہین کہ اوسمین ذات کے ساتھ تفصیلاً اسما اور صفات کا بھی اعتبار ہے اور مرتبہ ثالث ارواح مجردہ ہین کہ اوسمین عقول عالیہ اور ارواح انسانیہ ہین اور مرتبہ رابع ملکوت ہے کہ اوسمین نفوس سماویہ اور انسانیہ ہین اور اسکو عالم مثال بھی کہتے ہین اور مرتبہ خامس عالم ملک ہے کہ عالم اجسام اور اعراض ہے اور اسکو عالم شہادت بھی کہتے ہین اور مرتبہ سادس عالم انسان کامل ہے کہ جامع جمیع مراتب ہے اور بعض صوفیہ یون کہتے ہین کہ اول احدیت اور ثانی وحدت اور ثالث واحدیت اور رابع عالم ارواح اور خامس عالم مثال اور سادس عالم شہادت ان مراتب کو تنزلات ستہ کہتے ہین (محادثہ) لغت مین ساتھ کسی کے کلام کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین دعوات روزینہ کو کہتے ہین (ملجا) لغت مین جائے پناہ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اعتماد رکھنا دل کا ہے اوپر حصول مراد کے حق تعالی سے (منجا) لغت مین بمعنی جائے گذاشت کے ہے اور اصطلاح مین خلاصی پانا دل کا ہے آفت سے (ممکن الوجود) اصطلاح مین صوفیہ کرام کے وجود مثالی کو کہتے ہین اور علمائے ظواہر کہتے ہین کہ ممکن الوجود وہ ہے کہ جسکا نہ ہونا ضروری ہے وجود ہونا ضروری ہے اسمین سلب ضرورت دونون جانب سے ہے اور وہ مخلوق ہے (ممتنع الوجود) اصطلاح مین مرتبہ روح کو کہتے ہین کہ وجود اوسکا نہ ظاہر مین نظر آتا ہے وہ نہ باطن مین مگر تجلی اوسکی نظر آتی ہے اور عدم اضافی کو بھی ممتنع الوجود کہتے ہین (موحد) اصطلاح مین موحد وہ ہے کہ توحید حق اور اوسکے وحدت مین استوار اور

نظر آوینگے اس کشف کو کشف صغری اور کشف کونی بھی کہتی ہین (مغائبہ) اصطلاح مین فنا ر الفنا کو کہتے ہین (مشاہدہ) صور تجلیات حق کو بغیر حجاب اشیا کے دیکھنا اور اشیا کو دور کر کے نظر باطن کو ذات حق پر محکم رکھنے کو مشاہدہ کہتے ہین حضرات صوفیہ نے اختلاف کیا ہے کہ عارف کے لیے دائم مشاہدہ حاصل ہے یا نہین بعض کہتے ہین کہ دائم حاصل ہے اور بعض عدم دوام کے طرف گئے ہین جیسے کہ عارفین کہتے ہین مُشَاهَدَةُ الْاَبْرَارِ بَيْنَ التَّجَلِّيْ وَالْاِسْتِتَارِ اور حق یہ ہے کہ جبتک کہ ربط اور اتصال قلب کا محکم اور متحقق ہے تب تک مشاہدہ حاصل ہے اسی جگہ سے ہے کہ انوار اور انکشافات کبھی ہوتے ہین اور کبھی نہین اور یہی ہین معنی قول انکے کے اَلْوَقْتُ سَيْفٌ قَاطِعٌ وَبَرْقٌ لَامِعٌ (معائنہ) لغت مین رو برو کسی چیز کو دیکھنا اور باہم چار چشمی ہونے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین معائنہ وہ ہے کہ انوار تجلیات بجہت اور بے مانند سالک کے دل پر وارد ہون اور ان تجلیات مین سالک محو ہو کر اپنی خودی سے بر طرف ہو اور حق تعالی مین گم ہو (معیت) انکے یہان ایک مسئلہ مشہور ہے فرمایا اللہ تعالی نے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنے حق تعالی تمہارے ساتھ ہے ذاتاً وصفةً جہان ہو تم کیونکہ مخلوقات آثار اور افعال اسما اور صفات کے ہین اور اسما اور صفات ذات کو لازم ہین اور ذات اسما اور صفات کو لازم ہے وجود حقیقی مین یہ ملازمت ہمیشہ رہتی ہے بخلاف عدم حقیقی کے یہان اسم ہے بغیر مسمی کے کیونکہ عدم کا موجود ہونا محال ہے محض واسطے تفہیم و تفسیر کے اوسکے لیے [illegible] ایک اسم مقرر کیا گیا ہے اب وجود حقیقی کو اسم بامسمی کہتے ہین اور ظہور آثار اور افعال [illegible] پس اسطور [illegible] آثار و افعال اور اسما اور صفات کی ذات کے ساتھ [illegible] مقدمے مین مذکور ہے (معرفت) یعنے ذات کو ذات اور صفات کو صفات ہمہ ذات کو ساتھ [illegible] اور صفات کو ساتھ ذات کے پہچاننے کو اصطلاح مین معرفت کہتے ہین یہ معرفت تین قسم پر ہے معرفت عقلی معرفت علمی معرفت [illegible] معرفت عقلی وہ ہے کہ صرف عقل سے بغیر دلائل عقلیہ کے حق تعالی کو پہچانے جیسی [illegible] معرفت ناقص ہے کیونکہ [illegible] وہم ناقص ہے اور حادث ہوتی ہے اور حق تعالی قدیم اور [illegible] ناقص [illegible] نہین پہچان [illegible] واسطے انکی معرفت ناقص ہے اور دلائل انکے [illegible] کہ بعض اونین سے خالی ہے کبھی قائل نہین نعوذ باللہ منہا اور معرفت علمی [illegible] ہے کہ حق تعالی کو ساتھ دلائل عقلی اور نقلیہ کے پہچانے واضح ہو کہ اخبار انبیا علیہم السلام مطابق نفس الامر کے ہین اور جو دلائل کہ عقلیہ اور نقلیہ [illegible] انبیا علیہم السلام کے ہین وہ دلائل عقل سلیم کے ہین اور قابل اعتبار ہین یہ معرفت معرفت عقلی [illegible] چونکہ یہ معرفت راہ حق کی بتاتی ہے اگرچہ یہ بھی ناقص ہے کہ اس سے واصل ذات کا نہین ہوسکتا [illegible] یہ ہے کہ سالک اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرے اور سلوک تمام کرے اور واصل ہو اور حق تعالی کو [illegible] پہچانے یہ معرفت سب سے افضل ہے اور یہ عنایت حق پر موقوف ہے پھر بعض صوفیہ کرام کے نزدیک معرفت تین قسم پر ہے معرفت افعالی معرفت صفاتی معرفت ذاتی معرفت افعالی وہ ہے کہ از روے افعال کے حق تعالی کو [illegible] مخلوق کا حق تعالی کے ارادے سے ہے اور بدون ارادہ حق تعالی کے صدور فعل کا کسی مخلوق سے محال ہے پس جو کچھ کہ افعال مین سے ظہور مین آتا ہے حق تعالی ہی سے ہے اور معرفت صفاتی وہ ہے کہ از روے صفات کے ذات کو [illegible] یعنے ہر صفت کو ظہور ذات کا جانے مثلاً کسی نے کلام کیا اور سالک نے سماعت کیا تو خیال کرے کہ ذات حق تعالی کی ساتھ صفت کلیم اور سمیع کے دونون مین ظاہر ہے اور اگر دل مین وہم اور خیال اور خطرہ گذرے تو سالک اوسکو باطن حق تصور کرے اور سالک اپنے تئین ظاہر حق خیال کرے اور اگر کسی نے

شافعی رحمہ اللہ کو بعض جہال نے بیٹھا ہوا اور پُرانا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا کہ جسکی کچھ قیمت نہین اونکی عیب جوئی کی تب آپنے فرمایا شعر لَئِنْ کَانَ ثَوْبِیْ فَوْقَ قِیْمَتِہَا الْفَلْسُ + فَلِیْ فِیْہِ نَفْسٌ دُوْنَ قِیْمَتِہَا الْاِنْسُ + فَثَوْبُکَ شَمْسٌ تَحْتَ اَنْوَارِہَا الدُّجیٰ + وَثَوْبِیْ لَیْلٌ تَحْتَ ظُلْمَتِہِ الشَّمْسُ + (موت اسود) موت اسود سے مراد احتمال اور برداشت کرنا ہے ایذائے خلق پر کیونکہ جب نپایا سالک نے اپنے نفس مین کوئی حرج ایذائے خلق سے اور متالم ہنوا نفس اوسکا اوس سے بلکہ لذت پایا نفس اوسکا اوس ایذا سے کیونکہ دیکھتا ہے اوسکو اپنے محبوب سے پس مرگیا وہ بسبب موت اسود کے پس یہی ہے فنا فی الافعال بسبب رویت سالک کے فناء افعال خلق کو اپنے محبوب کے فعل مین بلکہ بسبب رویت اوسکے کے جمیع مخلوق کو فانی اپنے محبوب مین (ممکن) اصطلاح مین عالم ارواح سے عالم اجسام تک جو کچھ کہ ہے ممکن کہتے ہین (مظہر اتم) صوفیہ کی اصطلاح مین یہ ایک مسئلہ مشہور ہے وہ اسطرح پر ہے کہ اصل مین مظہر اتم لقب خاص جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اسلیے کہ حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاص مظہر اول ذات پاک حضرت رب العزت کے ہین اور باقی تمامی اشیا کیا انبیا کیا اولیا کیا دیگر اشیا مظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پس جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اسم مبارک اللہ کے ہین اور یہ اسم جامع جمیع اسما کا ہے اور ہر شئے افراد عالم مین سے مظہر ایک ایک اسم خاص کا ہے بالفعل اور وہی ہر ایک شئے خاص بالقوہ مظہر تمامی اسما کا ہے پس اسصورت سے ہر شئے مظہر اتم ہوئی (مجذوب) اصطلاح مین مجذوب وہ ہے کہ ایک شئے کی ماہیت مین گم ہووے اور ترقی نکرے اور اوسکی لذت مین محو ہو وے اور بعض صوفیہ کہتے ہین کہ مجذوب وہ ہے کہ جسکو پیدا کیا ہے حق تعالی نے اپنے نفس کے لیے اور پسند کیا اوسکو اپنے انس کے لیے اور پاک کیا اوسکو کدورات غیریت سے پس جمع کیا اوسنے جمیع نعما اور مواہب الٰہیہ کو اور فائز ہوا تمامی مقامات اور مراتب کو بلا کلفت اور تعب مجاہدات کے (محبوب) اصطلاح مین محبوبیت ایک مرتبہ ہے مراتب ولایت سے کہ حق تعالی عاشق اوسکا ہے مراد اوس سے مرتبہ وحدت ہے کہ حُب حقیقی اور حُب ذاتی ہے جبتک کہ سالک اس مرتبے مین فانی نہوگا یہ مرتبہ اوسکو حاصل نہوگا ورنہ وہ محبوب اور معشوق حق تعالی کا ہوگا اور محبوب حقیقت روحی کو بھی کہتے ہین (موجود) لغت مین جو کچھ کہ قائم بذاتہ اور زندہ اور محتاج کسیکا نہو موجود کہتے ہین اور اصطلاح مین ذات حقانی کو کہتے ہین کہ خود بخود موجود ہو اور ہمیشہ قائم اور اپنی موجودیت مین کسی کا محتاج نہین اور تمامی اشیا اوس سے موجود ہوئی ہین اور موجود مطلق سے اول جو شئے موجود ہوئی ہے وحدت ہے پھر موجود دو قسم پر منقسم ہے ایک واجب الوجود دوسرا ممکن الوجود پس واجب الوجود وہ ہے جو واجب بالذات ہو کہ وجود اوسکا فرض کیا ہے باعتبار ذات اپنے کے کہ حق سبحانہ وتعالی ہے کہ بسیط محض ہے نہ مرکب جنس اور فصل سے اور ممکن الوجود وہ ہے کہ وجود اوسکا ضروری نہین و نہ عدم اوسکا ضروری کہ مخلوق ہے اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کے ممکن الوجود خواہ جواہر ہون خواہ اعراض تمامہ اعراض ہین وجود مطلق مین کہ جنس عالی ہے لیکن فلاسفہ اور اہل منطق اور متکلمین کے نزدیک ممکن الوجود دو قسم پر ہے ایک جوہر یہ عبارت ہے اوس ممکن سے کہ قائم بذاتہ ہووے اور محتاج کسی محل کا نہو اور افراد اوسکے پانچ ہین ایک جسم کہ قابل ابعاد ثلثہ ہے یعنے جسکو طول عرض عمق ہو دوسرا ہیولی تیسرا صورت چوتھا نفس ناطقہ پانچوان عقل جسکو بلسان شرع شریف فرشتہ کہتے ہین یہ نزدیک حکماے مشائین کے دس عقول منحصر ہین اور حکماے اشراقیین اور متکلمین اور حضرات صوفیہ کے نزدیک غیر محصور ہین دوسری قسم ممکن الوجود کی عرض ہے جو بذاتہ موجود نہین ہے اور محتاج کسی محل کی ہے اسکی نو قسم ہین اور وہ کیف اور کم اور اَین اور متی اور

٢٦

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاِنْسَانَ الْکَامِلَ مُعَلِّمَ الْمَلَکِ وَاَدَارَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی تَشْرِیْفًا وَتَنْوِیْہًا بِاَنْفَاسِہِ الْفَلَکَ اور فرمایا حضرت شیخ ابو طالب مکی قدس سرہ نے بیچ کتاب قوت القلوب کے اِنَّ الْاَفْلَاکَ تَدُوْرُ بِاَنْفَاسِ بَنِیْ اٰدَمَ یہ سب اشارہ ہے طرف حقیقت انسانی کے اور جو شخص اس مقام کا اہل ہے جانتا ہے کہ صورتین تمامی مخلوقات کی اور اونکے اعمال کی جو مراتب مختلفہ مین ساتھ ارادات مختلفہ کے ظاہر ہین حقیقت مین ایک ہی ارادۂ اصلیہ کے احکام ہین جو متعلق ہین ساتھ انسان کامل کے پس اصل مراد انسان کامل ہے اور باقی طفیلی اور مراد ثانی ہے اور مرادات مختلفہ کہ احکام ارادۂ اصلیہ کے ہین بسبب تفاوت مراتب موجودات کے ہین (ماء القدس) وہ ایک علم ہے کہ جس سے پاک ہوتا ہے نفس نجاسات رذائل طبیعیہ سے اور حاصل ہوتا ہے شہود حقیقی ساتھ تجلی قدیم کے جو رافع حوادث کا ہے کیونکہ حوادث نجس ہین اور مراد اوس علم سے علم حقائق ہے (مبدئیۃ) مبدأ سے ذات مراد ہے اور مبدئیت ایک نسبت محض ہے درمیان احدیت اور واحدیت کے باعتبار تقدم ذات احدیہ کے حضرت واحدیہ پر کہ منشا تعینات اور صفات اور اسما کے ہے اور اضافت محض اعتبار عقلی ہے (مبادی النہایات) مراد اوس سے فرائض عبادات کے ہین اور وہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ ہین یہ سب مبادی نہایات کے ہین کیونکہ نماز بدایت ہے اور نہایت اوسکی کمال قرب اور مواصلت حقیقیہ ہے اسی واسطے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ کہتے ہین اور زکوٰۃ بدایت ہے اور نہایت اوسکی ماسوی اللہ کو بخشدینا ساتھ خلوص محبت حق کے اور روزے کا رکھنا بدایت ہے اور نہایت اوسکی روکنا رسوم خلقیہ سے ہے اور اوس چیز سے جو رسوم خلقیہ کو تقویت دیتی ہے فنا فی اللہ کے ساتھ اسی واسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی مین اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزِیْ بِہٖ اور حج کرنا بدایت ہے اور نہایت اوسکی وصول الی المعرفۃ اور تحقق ساتھ بقا بعد فنا کے ہے کیونکہ تمام مناسک اور افعال حج موضوع ہین بجاے منازل اوس سالک کے کہ سلوک کرتا ہے طرف نہایت مراتب اور مقام احدیت جمع اور فرق کے (مبنی التصوف) یہ عبارت ہے تین خصلتوں سے جنکو ابو محمد رویم قدس سرہ نے ذکر کیا ہے اور وہ اختیار کرنا ہے فقر و افتقار کو اور ثابت رہنا ساتھ بذل و ایثار کے اور ترک کرنا تعرض اور اختیار کو علاوہ اسکے عنوان مقدمے مین معنی تصوف کے ہمنے بیان کیے ہین (المتحقق بالحق) متحقق بالحق وہ شخص ہے کہ مشاہدہ کرتا ہے حق تعالیٰ کو ہر متعین مین بلا تقید کے ساتھ اوسی متعین کے کیونکہ حق تعالیٰ اگرچہ مشہود ہے مقید اور متعین مین ساتھ کسی اسم یا کسی صفت و یا کسی اعتبار و یا کسی تعین و یا کسی حیثیت کے پس وہ اوسمین مقید اور منحصر نہین ہے پس حق تعالیٰ مطلق مقید اور مقید مطلق ہے کہ منزہ ہے تقید اور لاتقید اور اطلاق اور لااطلاق سے فافہم فانہ دقیق (المتحقق بالحق والخلق) متحقق بالحق والخلق وہ ہے کہ دیکھتا ہے وہ کہ مطلق کے لیے ایک وجہ خاص ہے ہر مقید مین اور ہر مقید کے لیے ایک وجہ خاص مطلق مین ہے بلکہ دیکھتا ہے وہ کہ تمامی موجودات کے لیے ایک ہی حقیقت ہے اور اوس ایک حقیقت کے لیے ایک وجہ مطلق اور ایک ایک وجہ مقید ہے ہر مقید کے ساتھ پس جسنے مشاہدہ کیا اس طریقۂ خاص سے ہوگا وہ متحقق ساتھ حق اور خلق اور فنا اور بقا کے (المجالی الکلیۃ والمطالع والمنصات) ان تینون الفاظ کے معنی قریب قریب ہین مراد ان سب سے مظاہر ہین اون مفاتح غیوب کے کہ کھل گئی ہین بسبب اونکے وہ ابواب کہ مسدود تھے درمیان ظاہر اور باطن وجود کے اور یہ مظاہر اور مجالی پانچ ہین اول مجلی ذات احدیہ اور عین جمع اور مقام اَوْ اَدْنٰی اور حقیقت الحقائق کا ہے اور یہ مجلی غایۃ الغایات اور نہایۃ النہایات کا ہے اور ثانی مجلی برزخیۃ

حق تعالی رابع ثلاثہ کا ہوگا پس حق تعالی ثلاثہ کا غیر ہوگا باعتبار تعینات اونکے کے اور عین انکا ہوگا باعتبار حقیقت اونکی کے (محق) مراد اس سے فنا وجود عبد کا ہے ذات حق مین جیسے کہ مراد محو سے فنا افعال عبد کا ہے فعل حق مین اور جیسے کہ مراد طمس سے فنا صفات عبد کا ہے صفات حق مین پس شخص اول نہین دیکھتا ہے عالم وجود مین کسی شئے کے لیے وجود سوائے حق تعالی کے اور شخص ثانی نہین دیکھتا ہے واسطے کسی شئے کے کوئی فعل سوا فعل حق تعالی کے اور شخص ثالث نہین دیکھتا ہے کسی شئے کے لیے کوئی صفت سوائے صفت حق تعالی کے (محاضرۃ) مراد اس سے حضور قلب سالک کا ہے ساتھ حق تعالی کے وقت استفاضہ کے اسمار حق تعالی سے (محاداۃ) مراد اس سے حضور سالک کا ہے بتوجہ تام ساتھ مراقبہ کے اسطرح پر کہ غیب کر دیوے وہ اپنے تئین غیر سے حتی کہ نہین دیکھتا ہے وہ اپنے غیر کو بسبب غیب ہونے اوسکے کے سبب (محادثہ) مراد اس سے خطاب کرنا حق تعالی کا ہے واسطے کسی عبد کے کسی ایک صورت مین صور عالم شہادت مین سے جیسے کہ ندا واسطے موسی علی نبینا وعلیہ السلام کی صورت نار شجرہ مین سے (مدد وجودی) مراد اس سے یہ ہے کہ ہر ہر ممکن کو اوسکے بقا اور قیام وجود کے لیے پیاپی حق تعالی کی جانب کی مدد پہونچتی ہے کیونکہ حق تعالی مدد دیتا ہے ساتھ وجود اپنے کے بذریعہ نفس رحمانی کے ہر ہر ممکن کو تاکہ ترجیح پاوے وجود اوسکا اوسکے عدم پر کہ اقتضاء ذاتی اوسکا بدون موجد کے عدم ہے تاکہ ہر آن مین بدل ما یتحلل ہووے غذا اور تنفس وغیرہ سے اور مدد حق تعالی کی ہوا سے تو ظاہر اور محسوس ہے لیکن جمادات اور افلاک اور روحانیات مین پس عقل حکم کرتی ہے ساتھ دوام رجحان وجود ان سب کے اپنے عدم پر ہے اور شہود حکم کرتا ہے ہر ممکن پر ہر آن مین خلق جدید کا بیان اسکا شروع مقدمے کے بحث تجدد امثال مین مذکور ہوچکا (مراتب کلیۃ) مراتب کلیہ چھ ہین اول مرتبہ ذات احدیۃ دوسرا مرتبہ حضرت الٰہیہ کہ حضرت واحدیہ ہے تیسرا مرتبہ ارواح مجردہ چوتھا مرتبہ نفوس عاملہ کہ عالم ملکوت اور عالم مثال ہے پانچوان عالم ملک کہ عالم شہادت ہے چھٹا مرتبہ کون جامع کہ انسان کامل ہے اور یہ مرتبہ اخیر مجالی اور مظہر اور صورت جمعیت الٰہیہ کی ہے واضح ہو کہ مجالی کلیہ پانچ اور مراتب چھ ہین اسلیے کہ مجلی عبارت ہے اوس مظہر سے کہ جسمین یہ مراتب ستہ ظاہر ہون اور ذات احدیہ کسی شئے کا مجلی اور مظہر نہیں کیونکہ اوسمین اصلا تعدد کا اعتبار نہین حتی کہ عالمیۃ اور معلومیۃ کا بھی اعتبار نہین یہ مرتبہ سب مرتبون کی اصل ہے بہ سبب تنزلات کے باقی مراتب اس مرتبے پر مترتب ہین اور مجالی اوس مرتبے کے مراتب باقیہ ہین خواہ وہ باطنی ہون خواہ ظاہری لیکن مجلی کامل اوس مرتبے کا انسان کامل ہے کہ محاذی اور مقابل ہین اوسکے واقع ہے اور بعض کہتے ہین کہ مراتب آٹھ ہین اول مرتبہ عالم ملک دوسرا عالم ملکوت تیسرا عالم جبروت چوتھا عالم اعیان ثابتہ پانچوان اسماء الٰہیہ چھٹا صفات سبحانیہ ساتوان وحدت آٹھوان ذات حق یہ ذات بحت اور ہویت مطلقہ ہے اور غایت الغایات اسکے ماورا نہ کسیکا فہم ہے ورنہ ادراک پس مراتب مظاہر الٰہیہ کلیہ آٹھ ہین اس ترتیب کہ مرتبہ آٹھوان مظہر ہے مرتبہ ساتوین کا اور مرتبہ ساتوان مظہر ہے مرتبہ چھٹے کا وقس علی ہذا (مرآۃ الاکوان) مراد اوس سے وجود مضاف وحدانی ہے کہ وجود حقانی ہے کیونکہ اکوان اور اوصاف اور احکام اکوان کے اوسی وجود حقانی مین ظاہر ہین اور وجود حقانی بسبب ظہور اکوان کے اوسمین پوشیدہ ہے جیسے کہ وجہ آئینے کا بسبب ظہور صور تو نکے اوسمین پوشیدہ ہوتا ہے (مرآۃ الحضرۃ) مرآت الحضرۃ عبارت ہے اون تعینات سے جو منسوب ہین طرف شیون باطنہ کے کہ جنکی صورتین اکوان ہین اسلیے کہ شیون باطنی ہین اور وجود کوئی جو متعین ہے ساتھ تعینات اکوان کے ظاہر ہے پس اسی وجہ سے شیون مرایا ہین واسطے وجود واحد کے جو متعین ہے ساتھ صور شیون انکے (مرآۃ الحضرتین) یعنے مرآت حضرت وجوب اور حضرت امکان کے انسان کامل ہے اور ایسا ہی مرآت آلہیہ کا بھی انسان کامل ہے کیونکہ انسان

اونھین اکوان مین سے طرف امکان کے اقوی ہوگی وہ شئے اخس اور ادنیٰ ہوگی پس ہوگی حقیقت اوسکی سفلی عنصری خواہ بسیط ہو یا مرکب اور جس شئے کی نسبت طرف جمع کے اشد ہوگی حقیقت اوسکی انسانی ہوگی اور جس انسان کا میلان طرف امکان کے زیادہ ہوگا احکام کثرت امکانیہ کے اوسمین زیادہ تر اور غالب تر ہونگے پس وہ انسان کفار مردودین مین سے ہوگا اور جس شخص کا میلان طرف وجوب کے زیادہ ہوگا اور احکام وجوب کے اوسمین زیادہ تر اور غالب تر پس ہوگا وہ شخص سابقین اولین انبیا اور اولیا مین سے اور جسکی نسبت درمیان وجوب اور امکان کے مساوی ہوگی پس وہ شخص مقتصد اور متوسط ہوگا مومنین مین سے اور بحسب اختلاف میلان کے طرف ایک دو جانب وجوب اور امکان کے مختلف ہونگے مومنین قوت اور ضعف ایمان مین (مطالعہ) لغت مین ساتھ ضم میم اور فتح لام کے بمعنی نظر کرنیکے ہے کسی چیز مین واسطے واقف ہونیکے اوسپر اور اصطلاح مین مراد اوس سے توقیفات حق تعالی ہین عارفین کے لیے ابتدا مین یعنے قبل سوال کے لیکن توقیفات وقت سوال یا بعد سوال اونکے سے اون چیزون مین کہ رجع اونکا حوادث ہین اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے مطالعہ کا اوپر شروع مشائخ کے وقت طوالع اور مبادی بروز توقیفات کے (مطلع) لغت مین ساتھ ضمہ میم اور تشدید طاء مہملہ اور کسرہ لام کے خبر دینے والا اور ساتھ فتح لام کے خبردار کیا ہوا اور ساتھ فتح میم اور کسرہ لام کے ستارے کی طلوع ہونے کی جگہ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین مقام شہود متکلم کا ہے وقت تلاوت کسی آیت کے آیات قرآنی مین سے جس حال مین متجلی ہے متکلم ساتھ اوس صفت کے کہ وہ صفت مصدر اوس آیت کی ہے جیسے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا اونھون نے کہ تحقیق تجلی کی حق تعالی نے اپنے کلام مین واسطے بندون اپنے کے لیکن وہ نہین دیکھتے ہین ایک روز امام موصوف نماز مین تھے پس گر پڑے بیہوش ہوکر پس لوگون نے سبب اوسکا پوچھا آپنے جواب دیا کہ ایک آیت کو ذوق کے ساتھ نماز مین تکرار کر رہا تھا یہان تک کہ سُنا مین نے اوس آیت کو متکلم سے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ فرماتے ہین کہ لسان امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اوسوقت مثل شجرہ موسی علیہ السلام کے تھی وقت ندا حق تعالی کے شجرے مین سے کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ الخ ہو واضح ہو کہ مطلع اعم ہے ساتھ آیت قرآنی کے خصوصیت نہین کیونکہ مقام شہود حق تعالی کا ہر شئے مین ہے اسلیے کہ حق تعالی تجلی ہے ہر شئے مین اون صفات کے ساتھ کہ وہ شئے مظہر اون صفات کی ہے لیکن جبکہ حدیث نبوی مین وارد ہے کہ مَا مِنْ اٰیَۃٍ اِلَّا وَلَہَا ظَہْرٌ وَبَطْنٌ وَلِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ وَمَطْلَعٌ ہے خاص کیا حضرات صوفیہ کرام نے مطلع کو ساتھ آیہ کے (معالم اعلام الصفات) معلم بفتح میم لغت مین کسی چیز کے نشانے کو کہتے ہین اور جمع اوسکی معالم ہے اور علم بفتح عین مہملہ اور لام مفتوحہ اوس نام کو کہتے ہین کہ جس سے آدمی مشہور ہو اور جمع اوسکی اعلام ہے اور اصطلاح مین اعضا کو کہتے ہین جیسے کہ آنکھ اور ہاتھ اور کان وغیرہ ہین اسلیے کہ انھین اعضا سے ظاہر ہوتے ہین معالم اور اصول صفات کے اور معلم محل ظہور کا ہے جیسے کہ کہتے ہین معالم الدین اور معالم الطریق (معلم اول و معلم ملک) معلم بضم میم اور فتح عین مہملہ اور کسرہ لام مشدد لغت مین تعلیم کرنے والے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کرام کے مراد اوس سے آدم علیہ السلام ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ الخ (مغرب الشمس) اصطلاح مین مراد اوس سے استتار حق تعالی کا ہے ساتھ تعینات کے اور استتار روح کا ساتھ جسد کے (مفتاح سر القدر) اصطلاح مین مراد اوس سے اختلاف استعدادات اعیان ممکنہ کا ہے ازل مین (مفتاح اول) اصطلاح مین مراد اوس سے اندراج تمام اشیا کا ہے جو نفس الامر مین ہین احدیۃ ذاتیہ مین کہ غیب الغیوب ہے

اوسمین آور نفس رحمانی سے ہی ظاہر ہوتے ہین صور معانی ساتھ وجود کے اور صور معانی عبارت ہین صور علمیہ سے
اور نام رکھا جاتا ہے منزلۃ التدلی بسبب تنزل حق تعالی کے اوسمین طرف صورت خلق کے اور اوسکا نام
منزلۃ التدانی بھی رکھتے ہین بسبب نزدیک ہونے خلق کے حق تعالی کے ساتھ اوس مقام مین اور اوس مقام کو
منبعث الجود بھی کہتے ہین کیونکہ وہ مقام ابتدا فیضان جود حق تعالی کا ہے طرف اسماء وغیرہ کے (مناسبت
ذاتیہ) مناسبت ذاتیہ درمیان حق تعالی اور عبد کے دو وجہون سے ہے وجہ اول یہ کہ نہین موثر ہوتے ہین احکام
تعین اور صفات کثرت عبد کے بیچ احکام وجوب اور وحدت حق تعالی کے بلکہ متاثر ہوتے ہین اور قبول کرتے
ہین احکام تعین اور صفات کثرت عبد احکام وجوب اور وحدت حق تعالی کو اور روشن ہوتی ہے ظلمت
کثرت عبد کی ساتھ نور وحدت حق تعالی کے دوسری وجہ یہ کہ متصف ہوتا ہے عبد ساتھ صفات حق تعالی کے
اور متحقق ہوتا ہے وہ ساتھ تمامی اسماء حق تعالی کے پس اگر متفق اور جمع ہووین دونون وجہین کسی عبد مین پس
وہی عبد کامل مکمل اور مقصود حق تعالی کا ہے بعینہ اور اگر متفق اور جمع ہووے وجہ اول بدون وجہ ثانی کے
پس وہ محبوب مقرب ہے اور حاصل ہونا وجہ ثانی کا بدون وجہ اول کے محال ہے اور درمیان ان دونون وجہون
کے مراتب کثیرہ ہین بسبب شدت اور ضعف کے لیکن وجہ اول مین پس بسبب شدت غلبہ نور وحدت کے کثرت
پر اور ضعف نور وحدت کے اور بسبب قوت استیلاء احکام وجوب کے احکام امکان پر اور ضعف اوسکے کی
اور وجہ ثانی مین بسبب استیعاب تحقق عبد کے ساتھ جمیع اسماء کے اور بسبب عدم استیعاب عبد کے
ساتھ تمامی اسماء کے بسبب تحقق عبد کے ساتھ بعض اسماء کے سوائے بعض کے (مہیمون) یہ وہ ملائک
ہین کہ شہود جمال حق مین ہائم اور فریفتہ ہین اور نہین جانتے ہین وہ کہ حق تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے
یا نہین بسبب شدت اشتغال اور ہیمان اونکے کے مشاہدہ مین جمال باکمال حق تعالی کے یہ وہ ملائکہ ہین
ہین کہ نہین مکلف تھے واسطے سجدہ آدم علیہ السلام کے بسبب غیبت اونکے کے ماسوی اللہ سے اور بوجہ
اشتغال اور ہیمان اونکے کے ساتھ نور جمال الہی کے پس نہین گنجائش ہے اونکو کسی شئے کی اور انکو ملائکہ کروبین
کہتے ہین (میزان) میزان اصطلاح مین اوس چیز کو کہتے ہین کہ جسکے ذریعہ سے انسان ارادات صائبہ اور اقوال
سدیدہ اور افعال جمیلہ کو پہچانتا ہے اور تمیز دیتا ہو انکو انکے اضداد سے پس مراد اوسی چیز سے عدالت ہے کہ وہ
ظل وحدت حقیقیہ کا ہے کہ شامل اور حاوی ہے وہ علم شریعت اور علم طریقت اور علم حقیقت کو اسلیے کہ ان
علوم کے ساتھ نہ متحقق ہوگا کوئی مگر وقت تحقق اوسکے کی ساتھ مقام احدیت جمع اور فرق کے کیونکہ میزان
اہل ظاہر کی شریعت ہے اور میزان اہل باطن کی وہ عقل ہے جو منور ہے ساتھ نور قدسی کے اور میزان اہل خاصہ
کی علم طریقت ہے اور میزان خاصۃ الخاصہ کی عدل الہی ہے کہ نہین متحقق ہوتا ہے ساتھ اوسکے کوئی سوائے
کامل کے (می لعل) عاشقون کی اصطلاح مین وہ خون کو کہتے ہین کہ راہ دیدہ سے اونکے جام کنار مین ٹپکتا ہے
(مستی) اصطلاح مین گرفتار ہونا عاشق کا معشوق حقیقی کے عشق مین ساتھ جمیع صفات اپنی کے اوسکو مستی کہتے ہین (مست)
استغراق سالک کو کہتے ہین (مطلق) مطلق شئے غیر مقید کو کہتے ہین اور وہ چند قسم پر ہے اول کلی بنسبت
جزئیات اپنے کے اسصورت مین حمل کلی کا اپنے جزئیات پر بالمواطات صحیح ہے جیسے کہ کہتے ہین زید اور بکر اور خالد
انسان ہین دوسری یہ کہ ایک شئے اگرچہ بنفسہ جزئی مشخص معین مقید ہے لیکن بنظر شیون اور حالات اور اطوار
اور اوصاف کے مطلق ہے جیسے کہ زید مثلاً ایک شخص معین ہے لیکن بنسبت نوم اور یقظہ وغیرہ شیون اور

(نیست ہست نما) نیست ہست نما اصطلاح مین ممکنات اور مخلوقات کو کہتے ہین کہ یہ فی نفسہ نیست اور نابود ہین لیکن جو ہستی کہ دکھلائی دیتی ہے ہستی ان مخلوقات کی نہین ہے بلکہ یہ ہستی حق تعالی کی ہے اور یہ ممکنات اور مخلوقات وجود عاریتی سے نمودار ہین اسلیے کہ صور تمامی مخلوقات کے کہ صور علمیہ تھین قوالب موہومہ ہین وجود حقانی ساتھ ان قوالب موہومہ کے نمودار ہے لیکن جب وجود حقانی ساتھ ان قوالب موہومہ کے نمودار ہے تجلی او بینگے وہ ساتھ وجود مطلق کے مثل بلبلے فی امواج کے ساتھ بحر کہ داخل ہو جاوینگے وہ قوالب (کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ) مین جیسے کہ اصل مین نیست تھے اور اسوقت نیست ہست نما ہین اور حسب آیۂ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کے وجود حقیقی ہمیشہ باقی رہیگا جیسا کہ تھا اسی جگہ سے صادق آیا قول صوفیہ صافیہ کا کہ الْأَعْيَانُ مَا شَمَّتْ رَائِحَةَ الْوُجُودِ ہے جیسے کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فصوص الحکم مین فرمایا کہ اَلْحَقُّ مُحَقَّقٌ وَالْخَلْقُ مَعْقُولٌ (نقطۂ شک) لغت مین نقطۂ شک اوس نقطے کو کہتے ہین کہ واسطے یادداشت مقام شک کے کتاب کے حاشیہ پر محاذی لفظ مشکوک کے نقطہ لگا دیتے ہین اور اصطلاح مین اس عالم فانی اجسام کو کہتے ہین (نبوۃ) مراد نبوت سے جن اور انس وغیرہ کو حقائق الٰہیہ سے خبر دینا ہے یعنے خبر دینا معرفت ذات اور صفات اور اسما اور احکام حق تعالی سے پھر نبوت دو قسم پر ہے ایک نبوۃ التعریف دوسری نبوۃ التشریع پس مراد نبوۃ التعریف سے خبر دینا معرفت ذات اور صفات اور اسماء حق تعالی سے اور مراد نبوۃ التشریع سے یہ ہے کہ ساتھ نبوت تعریف کے تبلیغ احکام اور تادیب ساتھ اخلاق اور تعلیم ساتھ حکمت اور قیام ساتھ سیاست کے ہو اور نبوۃ التشریع مختص ہے ساتھ رسالت کے حضرات صوفیہ فرماتے ہین کہ (اَلْوِلَايَةُ أَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّةِ) مراد اس سے ولایت رسول علیہ السلام کی ہے نہ ولایت ولی محض کی ہے اسلیے کہ مراد ولایت سے نزدیکی حق ہے اور نبوت سے نزدیکی خلق یعنے نبی کو دو جہت ہین حقائق کا حق سے لینا اور خلق کو پہونچانا اور ولی کو ایک جہت ہے کہ فقط حق تعالی سے لیتے ہین اور نبوت منقطع ہوتی ہے کہ دنیا کے ساتھ متعلق ہے اور ولایت منقطع نہین ہوتی کہ صفات حق تعالی مین سے ہے بخلاف نبوت اور رسالت کے کہ صفات خلق مین سے ہین اسکی تقریر فص شیثی مین مذکور ہے (نبی) اہل ظاہر کہتے ہین کہ نبی بروزن فعیل بمعنی فاعل کے ہے اگر مشتق ہو نبا سے کہ بمعنی خبر دینے کے ہین پس نبی بمعنی خبر دینے والے کے ہین ویا مشتق ہو نبوہ سے کہ بمعنی علو اور ارتفاع کے ہین کیونکہ مرتبہ نبی کا دوسری مخلوقات سے اعلی اور افضل ہے اور کہتے ہین کہ نبی عام ہین خواہ صاحب کتاب ہوں یا نہوں اور رسول خاص ہین کہ صاحب کتاب ہوں اور اصطلاح صوفیہ مین نبی وہ ہین کہ حق تعالی سے احکام الٰہی لیکر بطریق بصیرت کے اہل عالم کو پہونچاوین اور واصل حق کرین اور مرشد کامل کو بھی انکے یہان نبی کہتے ہین (نفی) لغت مین نیست اور نابود کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین صفات مذمومۂ نفسانیہ کو کہتے ہین کہ قابل نفی اور نابود کرنیکے ہین اور کبھی اوس سے نفی اثبات مراد لیتے ہین کہ عبارت کلمۂ طیبہ سے ہے اور تفصیل اسکی مقدمے مین مذکور ہے (نور) نور ایک اسم ہے اسماء اللہ مین سے یعنے حق تعالی متجلی ہے ساتھ اسم نور یعنے ساتھ اسم ظاہر کے تمامی صور اکوان مین یعنے جو وجود کہ ظاہر ہے جمیع صور اکوان مین اوسکو نور کہتے ہین کہ ھو الظاھر سے مراد ہے بعض صوفیہ ذات اور ظل ذات کو نور کہتے ہین جیسے کہ فرمایا حق تعالی نے اَللّٰهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور نور سے اشارہ ہے طرف وحدت کے کہ اوس مرتبے مین حق تعالی ظاہر ہے واسطے اپنے اور مظہر ہے واسطے غیر اپنے کے جیسے کہ صوفیہ کہتے ہین اَلْمُشَاہَد

ورع اور ذکر اور فکر اور مراقبہ اور جہاد فی سبیل اللہ اور روزہ رکھنا اور نماز وغیرہ اعمال حسنہ اسکے صفات ہین اور یہ نفس صلحا اور اولیا کو حاصل ہے اسی واسطے حق تعالیٰ نے اسکو اپنے قسم کے ساتھ یاد فرمایا ہے اور کہا کہ (لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ) تیسرا النفس مطمئنہ ہے یہ نفس نور قلب سے منور اور صفات ذمیمہ سے پاک صاف ہوکر اخلاق اور صفات حمیدہ کے ساتھ متصف ہوا ہے اور طرف جناب عالم قدس کے ترقی کیا اور مدام اپنے رب کی طاعات مین مواظب ہوکر اطمینان حاصل کیا ہے اور قرب الٰہی مین فائز اسی واسطے رب العزت نے اوسکے طرف خطاب فرمایا اور کہا یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ یہ نفس قلب سلیم کے ساتھ متعلق ہے چوتھا نفس ملہمہ ہے یہ نفس جمیع نفوس سے منزہ اور افضل ہے یہ نفس انبیا علیہم السلام اور اولیائے کاملین کو حاصل ہے اعمال حسنہ اور علم عبد و رب اور حکمت اور قرب حق اور محبت اور الہام اور خبر غیب اور تحقیق مراتب اور رضا و تسلیم اور ایفاء عہد حق وغیرہ صفات اسکے ہین اور یہ نفس قلب شہید کے ساتھ متعلق ہے واضح ہو کہ قلب مضغہ مین بہت سے غشاوہ یعنے پردے ہین اور ہر ہر پردے مین ستر الٰہی ہے اور ہر ہر کی صفت اور تاثیر الگ الگ ہے سالک اوسکو جانکر راہ سلوک کو طے کرے اول غشاوہ سیاہ ہے اوسکے عقب مین قلم قدرت سے (لا) مرقوم ہے اوس سے شہوات اور لذات فانیہ خطور ہوتے ہین سالک کو چاہیے کہ اوسپر عمل نکرے اور اگر عمل کریگا تو غشاوہ سیاہ ترقی کرکے تمام مضغہ کو سیاہ کردیگا اور جب تمام مضغہ سیاہ ہوجاویگا درمیان کافر اور مومن کے فرق نرہیگا اور تمام کام کفار کا اوس سے سرزد ہوگا صوفیہ اس غشاوہ کو منزل ناسوت قرار دیتے ہین اور بعضوں اس غشاوہ کو سویدا بھی کہتے ہین اور یہ نفس امارہ سے متعلق ہے بعد غشاوہ سیاہ کے ایک غشاوہ صندلی رنگ کا ہے اوسکے عقب مین قلم قدرت سے (الله) مرقوم ہے اور اسکو منزل ملکوت قرار دیتے ہین اور یہ نفس لوامہ سے متعلق ہے پھر قلب مضغہ مین بعد غشاوہ صندلی کے غشاوہ سفید ہے اوسکے عقب مین قلم قدرت سے (الا الله) لکھا ہوا ہے اور اسکو منزل جبروت قرار دیتے ہین اور یہ نفس مطمئنہ سے متعلق ہے بعد غشاوہ ابیض کے ایک جلباب ہے بیرنگ اوسکا رنگ تمیز نہین ہوتا ہے عقب مین اس جلباب بیرنگ کے (هو) لکھا ہوا ہے اور اسکو منزل لاہوت قرار دیتے ہین اور یہ نفس ملہمہ سے متعلق ہے بعض صوفیہ نے ان سبکو اشتقاق سے دریافت کیا ہے جاننا چاہیے کہ حقیقت نفس کی ایک ہی ہے لیکن جس صفت کے ساتھ وہ موصوف ہوتا ہے اوسکے موافق وہ موسوم ہوتا ہے پس واسطے دریافت اور معرفت ان چارون نفس اور اونکے حقائق کے کہ چارون قلب کے ساتھ متعلق ہین شکل قلب نیلوفری کی جسکو قلب مضغہ بھی کہتے ہین واسطے تفہیم طالب کے اسمین شکل اوسکی لکھدیگئی اور چارون قلب کا بیان باب القاف مین مذکور ہوچکا (نٓ وَالْقَلَمِ) لغت مین نون اوس مچھلی کو کہتے ہین کہ جسکی پشت پر زمین ہے اور اوسکا نام بہموت و یا لیوثا ہے اور دوات اور سیاہی دوات کو بھی نون کہتے ہین جیسے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اول اون چیزونکا کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا قلم تھا بعد اوسکے نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہے اور نون اور

اطلاق کیا جاتا ہے اوسکا اوپر ہر خلعت کے کہ بخشتا ہے اوسکو حق تعالی کسی بندے کو اور کبھی خاص کیا جاتا ہی ساتھ افراد کے (نصاری) یہ ناصرۃ سے ماخوذ ہے کہ نام ایک قصبے کا ہے مسیح علیہ السلام اوس قصبے مین مقیم تھے اور سوائے مسلمانون کے جو لوگ ساتھ عیسی علیہ السلام کے ایمان لائے اونکو نصاری کہتے ہین اور بعد مرور زمانے کے ان مین چار فرقے پیدا ہوئے ایک موحدین ہین عیسی علیہ السلام کو عبد اللہ کہتے ہین جیسے کہ نجاشی بادشاہ حبش کے کہ مسلمان ہوگئے تھے دوسرا فرقہ قائل ہے خصوصیت الوہیت کا ساتھ مسیح ابن مریم کے کہ اونکو خدا کہتے ہین اور خدا کو حصر کرتے ہین ابن مریم پر کفر انکا آیہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ سے ظاہر ہے کیونکہ انھون نے مسیح بن مریم پر الوہیت کو حصر کیا ہے تیسرا فرقہ قائل بالتثلیث ہے کہ خدا کو واحد کہکر مریم اور مسیح کی پرستش کرتے ہین کفر انکا آیہ لَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ اور آیہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ سے ظاہر ہے کہ خدا کو عدد سومی کہتے ہین خدا اور مریم اور مسیح سے بخلاف قرآن کے کہ تین عدد نہین ہوتے ہین مگر چار مین خدا ہے کہ غایر ان تینون کا نہین ہوتا ہے کہ تین عدد سے زائد ہو دین چوتھا فرقہ قائل ہین مراتب کا ہے ایک جوہر ذات جسکا نام اَب ہے دوسری حیات جسکا نام اُم ہے کہ رحمٰن اُم الاسما ہے تیسرا علم کہ ساتھ ابن کے تعبیر کرتے ہین یہ تینون خارج مین ایک ہے اور مفہوم مین جدا جدا ہین جیسے کہ قول متکلمین کا بہ نسبت سبع امہات صفات کے کہ مفہوم مین ذات اور سبع صفات جدا جدا ہین اور خارج مین ایک شئے ہے لیکن نصاری باوجود اسکے کہتے ہین کہ ذات نے بعلیہ صفت علم کے بالخصوص مسیح مین بروز کیا ہے اور مسیح اس وجہ ابن اللہ ہوئے ان لوگون نے نہ سمجھا کہ ذات نے جیسے کہ مسیح مین ساتھ صفت علم کے بروز کیا ہے ویسے ہی آدمؑ مین بھی ساتھ صفت علم کے بروز کیا ہے اور موسیٰؑ مین ساتھ غلبہ صفت کلام کے اور نوحؑ مین ساتھ غلبہ صفت قدرت کے اور جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم مین ساتھ جمیع صفات کمالیہ کے بروز کیا ہے اسیواسطے حق تعالی نے انکے رد مین فرمایا مَثَلَ عِيسَىٰ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اس زمانہ حال مین ایک فرقہ پانچوان ہے یہ لوگ ان امور مذکورہ سے کچھ نہین سمجھتے ہین بلکہ اپنے مطلب تثلیث مین حیران ہین یہ مثل بہائم کے ہین سوائے ہوشیاری کاروبار خورشی اور معاش دنیاوی کے امور ایمانیہ سے بالکل غافل ہین نصاری کا بیان شرح وار مقدمے مین مذکور ہے

چھبیسوان مراقبہ باب الواو کا ہے

(وجوب) اصطلاح مین مراد اوس سے مقتضی ہونا ذات واجب تعالی کا ہے اپنے وجود کو اور ناممکن اور ممتنع ہونا عدم اسکا کا اور کبھی وجوب سے ذات حق تعالی کی مراد لیتے ہین (واجب) اصطلاح مین وہ ذات ہے کہ اپنے وجود اور بقا مین کسی کا محتاج نہوا اور وہ حق تعالی ہے (واقعہ) اصطلاح مین جو کچھ کہ دل سالک پر عالم غیب سے نازل ہو اوسکو واقعہ کہتے ہین (واقع) اصطلاح مین محل صور علمیہ اور اعیان ثابتہ اور تقدیر الٰہی اور علم الٰہی کو کہتے ہین (واجب الوجود) واجب الوجود وہ ہے کہ ذات اوسکی مقتضی اپنے وجود کی ہے اور وہ خود بخود موجود ہے اور ذات اوسکی اپنے وجود مین محتاج کسی کی نہین ہے بلکہ وجود اوسکا عین ذات ہے اور قدیم اور باقی ہے اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کے واجب الوجود بمعنی لازم الوجود کے بھی آیا ہے یعنے جو وجود اربعہ عناصر سے مرکب ہوکر محسوس ہوتا ہے اوسکو بھی واجب الوجود کہتے ہین یعنے لازم الوجود اور اربعہ عناصر عبارت ہے آتش و باد و آب و خاک سے اور بعض عنصر خامسہ کے بھی قائل ہین کہ عناصر اربعہ پر زیادہ کرتے ہین بعض اوسکا ہوا نام رکھتے ہین اور بعض اوسکا خالی نام

ذات حق کو ہر شے مین اور ہر جگہ مین پانا اور اوسمین گم ہونا اور محو ہونا اور اوس سے لذت لینے کو کہتے ہین (وجہ) لغت مین ذات اور حقیقت کسی شے کی اور چہرہ اور طریق اور طور کو کہتے ہین اور اصطلاح مین ذات واجب تعالی اور وجود حقیقی کو کہتے ہین کما قال تعالی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (وثقی) بضم واو بمعنی محکم اور استوار قرآن شریف مین حق تعالی فرماتا ہے فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا یعنی پس جسنے کفر کیا بتون کے ساتھ اور نہ مانا بتون کو اور ایمان لایا ساتھ اللہ تعالی کے پس مضبوط پکڑا اوسنے استوار رسی کو جو ٹوٹنے والی نہین اور اصطلاح مین مراد اوس سے واسطے عوام کے طاعات ہے ایمان کے ساتھ اور واسطے خواص کے محبت الٰہی اور واسطے اخص الخواص کے جذبات الٰہی ہین کہ انکو ظلمات وجود سے فانی اور ساتھ انوار اخلاق الٰہی کے باقی گردانتے ہین (وحدۃ الوجود) اصطلاح مین مراد اوس سے یہ ہے کہ فرش سے عرش تک اور عرش سے جہات ستہ غیر متناہی تک بجز ایک وجود باریتعالی کے دیگر کوئی وجود موجود نہین کیونکہ سواے وجود حق تعالی کے معدوم محض ہے اور معدوم محض کا موجود ہونا محال ہے جیسے کہ مقدمے مین مع دلائل عقلی اور نقلی کے مذکور ہے اور یہ تمامی متعینات عالم فرش سے عرش تک خواہ محسوس ہون وخواہ معقول مثل امواج اور حباب کے اوس ایک بحر وجود حقانی سے منتزع ہین اور اعتبار موہومات محض کہ خارج مین انکے لیے سواے وجود حق تعالی کے کوئی وجود نہین مثل دوائر صغار اور کبار کے کرہ سے کما قال الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ فی الفصوص الحق محسوس والخلق معقول (وحدت) اصطلاح مین علم حق اور حب ذاتی اور حقیقت محمدی اور برزخ کبری کو کہتے ہین وحدت پانچ قسم پر ہے ایک وحدت شخصی جیسے کہ زید وخالد وبکر وغیرہ دوسری وحدت نوعی جیسے کہ انسان بہ نسبت زید وخالد وبکر وغیرہ کے تیسری وحدت جنسی جیسے کہ جوہر بہ نسبت انواع موجودات کے چوتھی وحدت ارادی جیسے کہ مومن اپنے ارادے سے حسب گفتۂ انبیا حق تعالی کو واحد جانتا ہے پانچوین وحدت حقیقی کہ تعین اول ہے (واحدیۃ) یہ مرتبہ ذات کا ہے باعتبار انتشاء اسماکے اوس ذات سے مع اعتبار کثرت اوسکے کے ساتھ صفات کے (واحد) یہ ایک اسم ہے ذات کا باعتبار اسما اور صفات کے اور بعض تینون مراتب داخلی پر کہ احدیت اور وحدت اور واحدیت ہین اسم واحد کا اطلاق کرتے ہین کیونکہ یہ تینون باعتبار مراتب داخلی کے ایک ہے (وجود عام) وجود خلائق کو وجود عام کہتے ہین اور باضافت اور نسبت ذات حق تعالی کو بھی وجود عام کہتے ہین (واحد الوجود) اصطلاح مین مرتبۂ احدیت اور ذات حق تعالی کو کہتے ہین (وصلت) اصطلاح مین صفت عاشق کو کہتے ہین کہ خواہش وصال معشوق حقیقی کا رکھتا ہے (وصل) مراد وصل سے منقطع ہوجانا ماسوی اللہ سے اور عدم التفات طرف تمامی اکوان کے اور منہمک اور مستہلک ہوجاتا ہے بےرنگی محض اور اطلاق صرف مین کہ مقدمہ اوسکا بیخودی اور غیبت ہے تمامی حواس سے کہ مشابہ حالت موت کے ہے مگر یہ کہ موت مین حضوری نہین ہے اور اسمین حضوری ہے اور سالک جب اس حد مین پونہچتا ہے اسم ولایت کا اوسپر مسلم ہوتا ہے اگرچہ یہ حالت ایک ساعت بھی رہے اور اگر اوسکو صحو اور افاقہ حاصل ہو تو اصحاب تمکین مین سے ہوجاوے گا اور یہ افاقہ کبھی جلد اور کبھی دیر سے حاصل ہوتا ہے اور اگر سالک اوسی بیخودی اور سکر مین رہجاوے تو اصحاب تلوین مین سے ہوجاویگا پس اگر سالک کو مدنظر اپنے سلوک مین مشاہدۂ ذات اور اوسمین اضمحلال محض رہا تو سلوک اوسکا تام اور کامل ہے اور اگر نظر سالک کی چپ وراست مین پڑجاوے اور کشف کونی اور دوسری تعینات مین رہجاوے گا

اس سے ذات بحت ہے باعتبار سقوط جمیع اعتبارات کے اسلیے کہ نہ احدیت کی نسبت کسی شئے کے طرف ہے اور نہ کسی شئے کی نسبت طرف احدیت کے ہے کیونکہ اوس مرتبے مین اصلا کسی شئے کا اعتبار نہین بخلاف اوس شئے کے کہ جسکے اعتبار سے متعین ہوئے ہین اعیان ثابتہ اور حقائق اسما (**وجہا العنایۃ**) یعنے یہ دونون وجہین عنایت حق تعالی کی ہین کہ وہ جذبہ اور سلوک ہین اور یہ دونون وجہین ہدایت کی ہین (**وجہا الاطلاق والتقیید**) یعنے یہ دونون وجہین باعتبار ذات کے ہین ایک تو باعتبار سقوط جمیع اعتبارات اور دوسری باعتبار اثبات اون اعتبارات کے اسلیے کہ ذات حق تعالی کی عبارت ہے وجود بحت سے اور وجود بحت ساتھ اس حیثیت مذکورہ کے مطلق ہے پس باین اعتبار معیت حق تعالی کی ہر شئے کے ساتھ ہے کہ عین ہر شئے کا ہے مقارن ہر شئے کا کیونکہ غیر وجود حق تعالی کا کوئی شئے موجود نہین کہ حق تعالی مقارن اوسکا ہو جیسے کہ ایک ممکن مقارن دوسرے ممکن کا ہوتا ہے کہ باہم مغائر ہے کیونکہ غیر وجود بحت کا معدوم محض ہے کہ نقیض وجود کا ہے پس اس صورت مین وجود بحت کیونکر مقارن ہر شئے کا ہوگا کہ جسکے سبب سے ہر شئے موجود ہے اور بدون اوسکے معدوم پس وجود بحت حقیقت ہر شئے کی ہے نہ جدا اور مبائن اوس سے پس اعیان بنفسہا معدوم اور غیر موجود کے ہین کہ تعینات علمی اوسی سے عبارت ہین اور وجود اور قیام اعیان کا وجود اضافی حق تعالی سے ہے پس اگر جدا اور فرق کیے جاوین اعیان وجود اضافی سے پس اعیان معدوم ہوجاوین گے کیونکہ اعیان بسبب وجود کے موجود ہین اور وجود بذاتہ موجود ہے پس اگر مقید کیا جاوے وجود ساتھ قید تجرد کے یعنے مقید کیا جاوے ساتھ اسکے کہ لہ وجود کے ساتھ کوئی شئے نہووے پس وجود احد اور مطلق ہے کہ نہیں ساتھ اوسکے کوئی شئے اسی جگہ سے محققین کہتے ہین کہ اَلْحَقُّ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ اور اگر وجود مطلق کو مقید کیا جاوے ساتھ قید اسکے کہ اوسکے ساتھ کوئی شئے ہووے پس اسوقت وجود مطلق عین اوس شئے مقید کا ہوگا جو بسبب وجود مطلق کے موجود ہے اور بدون اوسکے معدوم ہے کیونکہ وجود مطلق نے تجلی کی اوس شئے کی صورت مین پس اضافت کی گئی وجود کی طرف صورت اوس شئے کے کہ صورت علمیہ ہے اور اگر ساقط کیجاوے اضافت وجود کی اوسی شئے کی صورت سے پس وہ شئے معدوم ہے بنفسہ پس یہی ہین معنی قول محققین کے کہ اَلتَّوْحِیْدُ اِسْقَاطُ الْاِضَافَاتِ ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ وجود حقیقت واجب تعالی کا اور حقیقت ممکنات کا ہے مثلاً انسان اور سوا وجود باریتعالی سے موجود ہین اور بدون اوسکے معدوم اسی جگہ سے کہا جاتا ہے کہ اَلْاَعْیَانُ مَا شَمَّتْ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ یعنے اعیان کو وجود بنفسہا نہین ہے بلکہ معدوم وجود اونکا وجود اضافی حق تعالی سے ہے بحث اسکی مقدمے مین بھی مذکور ہے (وجہ الحق) کہا جاتا ہے وجہ الشیٔ ذات الشیٔ اسجگہ مراد اس سے ذات حق تعالی کی ہے اور ذات حق تعالی کی ذات ہر شئے کی ہے اور اسی کے طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالی کے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ہے پس ذات حق تعالی کی ذات ہر شئے کی ہے کیونکہ نہین ہے حقیقت کسی شئے کی مگر حق تعالی اور حق تعالی سے ہی ہر شئے کا قیام ہے پس جسنے دیکھا قیومیت حق تعالی کو واسطے ہر شئے کے پس اوسنے دیکھا وجہ الحق کو ہر شئے مین (**وجہۃ جمیع العابدین**) مراد اس سے حضرت الوہیۃ ہے (**ورا اللبس**) مراد اس سے حق تعالی ہے مرتبہ احدیت مین کیونکہ مرتبہ وحدت مین حق تعالی متلبس ہوتا ہے ساتھ لباس تعین وحدت کے بعد اوسکے متلبس ہوتا ہے ساتھ لباس معانی اسما اور حقائق اعیان کے اور بعد اوسکے ساتھ

(وقفہ) یہ عبارت ہے توقف کرنے سے سالک کے درمیان دو مقام کے واسطے پورا کرنے حقوق مقام اول کے اور تہیا اور مستعد ہونے سے سالک کے واسطے ترقی کرنے کے طرف مقام ثانی کے (وقوف صادق) مراد اس سے وقوف اور قائم ہونا سالک کا ہے ساتھ حق تعالیٰ کے (وفا) اصطلاح میں عنایت ازلی کو کہتے ہیں

ستائیسواں مراقبہ باب الہا کا ہے

(ہیولیٰ) بعض اہل ظواہر کے نزدیک مراد ہیولیٰ سے مادّہ اور ماہیت اور اصل ہر شئے کی ہے اور حکماے یونان کہتے ہیں کہ ہیولیٰ ایک جوہر ہے محل صورت جسمیہ کا اور اوسکو جوہر اول بھی کہتے ہیں اور حکماے یونان یہ بھی کہتے ہیں کہ جملہ عناصر میں ہیولیٰ ایک شخص واحد ہے اور وہی شخص واحد قابل آتش اور قابل باد اور قابل آب اور قابل خاک ہے اور حکماے اشراقیہ کہتے ہیں کہ فرش سے عرش تک ایک ہی جسم ہے قابل اتصال اور انفصال کے اور حضرات صوفیہ فرماتے ہیں کہ قابل عناصر اور قابل عالم ارواح اور عالم مثال اور عالم اجسام فقط ایک نفس رحمانی ہے اور جیسے کہ وہ قابل ہے فاعل بھی ہے پس اہل عقل کو کہ پیرو حکماے یونان ہیں وجود باری تعالیٰ کے وحدت شخصی ہونے میں جاے تعجب کی باقی نرہی باوجود اس کثرت صور متعددہ کے اور متکلمین اوسکو حقائق اشیا کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ہیولیٰ مخفف اور مرکب بیت اُولیٰ سے ہے بمعنی اصل شئے کے پس اصطلاح میں حضرات صوفیہ کے ہیولیٰ اوس شئے کا نام ہے کہ جسمیں صور اشیا کی ظاہر ہوں جسکو نفس رحمانی بھی کہتے ہیں اور صوفیہ کرام ہر شئے باطن کو کہ جسمیں صورتیں ظاہر ہووین ہیولیٰ کہتے ہیں (ہبا) ہبا بالفتح بالغت میں گرد اور غبار کو کہتے ہیں جو شعاع آفتاب میں روزن سے ظاہر ہوتی ہے اور اصطلاح میں وہ عبارت ہے مادۃ المواد سے کہ جسمیں حق تعالیٰ نے صور عالم کو مفتوح فرمایا جسکو عنقا اور ہیولیٰ بھی کہتے ہیں اور یہی ہیولیٰ دو قسم پر ہے ایک نور روحانی ہے جسکو روح اعظم اور ابو الارواح اور روح قدسی کہتے ہیں اور اوسکو روح محمدی سے بھی تعبیر کرتے ہیں اور اوسی روح پاک سے ارواح تمامی انبیا اور اون سے ارواح ملائک اور اولیا اور عارفین اور اون سے ارواح عوام مومنین اور اون سے ارواح کفار و منافقین پیدا ہوئیں دوسرا ہیولاے جسمانی جسکو مادۃ المواد کہتے ہیں کہ مادہ جمیع اجسام کا ہے (ہبا) یہ اعتبار ذات کا ہے بحسب ظہور اور وجود کے (ہُوَ) یہ نام ہے خالص ذات باریتعالیٰ کا بلا لحاظ صفات کا دخل نہیں اس اسم کو سواے اور کوئی اسم خالص ذات بلا صفات کے نہیں آیا ہے یہ اسم فقط ذات سے خبر دیتا ہے اس اسم کے بڑی بڑی تاثیرات ہیں منجملہ اون تاثیرات کے یہ کہ ذاکر جبکہ اس اسم کا ذکر کرتا ہے تمامی صفات ذمیمہ اور حمیدہ اوس سے منتفی ہو جاتے ہیں حتی کہ وجود سالک بھی فنا ہو جاتا ہے اور سواے ذات اور ہستی حق تعالیٰ کے کوئی باقی نہیں رہتا ہے اسیواسطے اسکو اسم جلالی کہتے ہیں جبکہ اسم ہُو میں بڑی بڑی تاثیرات اور فوائد ہیں اکثر صوفیہ اسکو پوشیدہ رکھتے ہیں اور اسی اسم کا ذکر سلطان الاذکار ہے اور اختتام ذکر سالک کا اسی اسم پر ہے (ہر شئے مظہر اسم اللہ و اسم محمد) یہ ایک مسئلہ ہے مسائل مشہورہ میں سے حضرات صوفیہ کرام کے وہ یہ ہے کہ وجود ہر شئے کا وجود حق تعالیٰ سے ہے اور وجود عین ذات حق تعالیٰ کا ہے اور ذات مجمع الصفات والکمالات کا نام اللہ ہے پس ہر شئے اللہ کے وجود سے موجود ہے اور جس ذات کا نام اللہ ہے اوسکو ساتھ حقیقت محمدی کے تعبیر کرتے ہیں جسکو احمد بھی کہتے ہیں کیونکہ محمد کے معنی حمد کیا ہوا ساتھ صفات کمال کے ہیں پس اللہ عین محمد اور محمد عین اللہ کے ہیں اسی وجہ سے ہر شئے حقیقت محمدی سے ظہور پائی ہے پس اسی وجہ سے ہر شئے مظہر اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی (ہست نیست نما) یہ عبارت ہے وجود مطلق اور موجود حقیقی سے کہ ہمیشہ موجود ہے باعتبار تنزیہ کے کسی کے نظر میں نہیں آتا ہے کیونکہ ذات بحت کا دیکھنا بغیر حجابات اسما و صفات کے محال ہے اسلیے کہ ذات بحت منزہ

کہ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبٌ وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ اور یہ سورہ مشتمل ہے قرآن کا ہے اسکے قاری کو ثواب کثیر حاصل ہوتا ہے بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ یٰسٓ مخفف انیسین کا ہے کہ تصغیر انسان کی ہے مراد اوس سے ترحم اور تعظیم ہے بعض صوفیہ کہتے ہیں کہ یہ ایک اسم ہے اسماء میں سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض کے نزدیک مراد اوس سے (یا انسان) ہے یہ خطاب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلیے کہ جمیع صفات کمالیہ انسانیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی ثابت ہیں اور ہو سکتا ہے کہ مراد اوس سے (یا سید) ہو یعنی یا سید البشر جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ (یلچی) ایلچی ترکی زبان میں راہ کو اور چی دارندہ کو کہتے ہیں اور معنی ترکیبی اوسکے راہ بر اور قاصد کے ہیں اور اصطلاح میں خواطر کو کہتے ہیں کہ ایک راہبر اور قاصد ہے کہ ہر آن میں سالک کے دل پر آتا ہے اور سالک کی راہبری کرتا ہے اور مرشد کامل کو بھی کہتے ہیں (یاد) لغت میں ضد فراموشی کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں غیر حق کو فراموش کرنا اور بحر مواج نور حق جل وعلی میں مستغرق ہونا اور اپنی خودی کو نیست ونابود کرنا اور اسم کے یاد سے مسمّی میں پہنچنے اور اوسمیں گم ہونیکو کہتے ہیں (الیاقوتۃ الحمراء) مراد اس سے نفس کلی ہے بسبب ممتزج ہونے نوریت کے ساتھ ظلمت جسم کے بخلاف عقل کلی کے جو مجرد ہے جسم سے کہ تعبیر کیجاتی ہے اوس سے ساتھ درۃ بیضا کے (یدان) مراد اس سے وہ اسماء ہیں جو باہم مقابل ہیں جیسے کہ اسماء جلالی اور جمالی ہیں کالجمیل والجلیل واللطیف والقہار والنافع والضار وغیرہ اور جیسے کہ فاعلیۃ اور قابلیۃ ہے کالواجب والممکن اسی واسطے بعض یدان سے فقط حضرت وجوب اور امکان مراد لیتے ہیں اور حق یہ ہے کہ اسماء متقابلہ اعم ہیں (یوم الجمعۃ) مراد اس سے وقت لقا کا ہے اور وقت وصول طرف عین جمع کے (یقین) اسکے چند مراتب ہیں سابق باب العین میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہوئے ہیں (یار) اصطلاح میں تجلی صفات کو کہتے ہیں فقط

بفضلہ تعالی تمام ہوا ضمیمہ مقدمہ ہذا واضح ہو کہ اس مقدمہ اور ضمیمہ میں اکثر مسائل حقائق اور اصطلاحات حضرات صوفیہ فصوص وشروح فصوص اور فتوحات مکیہ ودیگر رسائل معتبرہ سے بطریق استفادہ وحصول اذواق نہ بطریق خیانت واستراق اور جو کچھ اس ناچیز پر افاضہ ہوا ہے منضبط ہوئے ہیں بعون اللہ تعالی مقدمہ ہذا مع ضمیمہ طالب صادق کے لیے بجائے شیخ کامل اور وصول الی اللہ کے لیے اصول جدید ہیں الحمد للہ وحدہ والصلوۃ علی من لا نبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ المقیمین عہدہ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وکن لی کما کنت لمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وارزقنی محبتک اللھم ارزقنی حبک واشغلنی بجمالک واجعلنی من المخلصین الواصلین اللھم امح نفسی بجذبات ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

سوانح عمری عارف رموز حقیقت وواقف غموض شریعت کاشف امور خفی وجلی مولانا شاہ محمد مبارک العلی مدظلہ الوالی مترجم شارح فصوص الحکم ومؤلف مقدمہ ہذا وغیرہا

۳۶

اور روزمرہ اپنے معمولی ذکر و شغل و مراقبہ مین مشغول رہا آخرالامر مسبب الاسباب نے یہ سبب کیا کہ بعض احباب نے کتاب
فیض انتساب فصوص الحکم کو ترجمہ کرنے کے لیے پیش کیا مین نے ترجمہ شروع کیا اور موافق قواعد علم صرف و نحو کے
اوسکو تمام کیا ولیکن مضمون و ما حصل کتاب جیسا کہ چاہیے نہین سمجھا اور کسی کو نہ پایا کہ حل معضلات کتاب
اُس سے کرون کیونکہ فصوص کو مین نے کسی سے کبھی نہ پڑھا اور نہ کبھی اوسکو دیکھا تھا بلکہ مثل عنقا کے سنتا تھا
کہ فصوص الحکم ایک کتاب ہے علم حقائق مین۔ لہذا جناب باریتعالی کی طرف التجا کی اور اونھین دنون مین مقدمہ فصوص
کو بھی لکھتا تھا۔ اس اثنا مین حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کو اسطرح پر خواب مین دیکھا کہ یکایک خواب مین ایک
میدان نظر آیا اوسمین ایک جماعت سفید پوش نمازیون کی واسطے نماز کے منتظر کھڑی ہے یہ ناچیز بھی واسطے
نماز پڑھنے کے اونکے پاس حاضر ہوا اونھون نے بالاتفاق اس ناچیز کو واسطے نماز پڑھانے کے مقدم کیا بعد
فراغت نماز کے منجملہ اونکے ایک شخص نے امرود لاکر سبکو ایک ایک امرود تقسیم کیا چنانچہ اوسمین سے
میرے حصے مین بھی ایک امرود پونہچا بعد اوسکے مین اوس میدان سے شمال کی طرف تھوڑے مائل بطرف مشرق
کے روانہ ہوا۔ تھوڑی دُور گیا تھا کہ ایک مسجد نظر آئی چونکہ مجھکو اوسوقت استنجے کی حاجت تھی اور مسجد کے
روبرو ایک بیت الخلا بھی تھا اور مابین مسجد اور بیت الخلا کے راستہ آمد و رفت کا تھا مین نے استنجا
و طہارت سے فارغ ہوکر لوگون سے پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو اور کہان سے آتے ہو۔ اونھون نے کہا کہ اس مسجد کی
شمال مین ایک بزرگ کا مزار ہے ہم تبرکاً خاک مزار شریف کی لاتے ہین۔ مین نے دلمین کہا کہ اس تبرک سے مین کیون
محروم رہون مین نے بھی جاکر دیکھا کہ فی الحقیقت تین مزار ہین بیچ کے مزار سے تبرک سمجھکر خاک مزار کی لوگ لیجا رہے
ہین اسی طرح مین نے بھی داہنا ہاتھ اوس تربت پر رکھا اور چاہا کہ اوس سے ایک مشت خاک متبرک اوٹھالون نہ اوٹھا
سکا بلکہ جب مٹھی مین خاک لیکر ہاتھ اوٹھانیکا قصد کرتا تھا تو ہاتھ جدا ہوتا تھا اور مزار پر پھر تا ہی رہتا تھا پھر کیا
دیکھتا ہون کہ تربت شریف شق ہوگئی اور ایک بزرگ سفید پوش برآمد ہوکر میرے روبرو کھڑے ہوئے اور گفتگو
حقائق آمیز شروع کی مین نے طرز کلام سے پہچانا کہ یہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ ہین۔ مین نے عرض کیا کہ آپ جیسے جناب
مین امام الموحدین اور پیشواے راہ دین تھے اور کشف اور کرامت بیشمار رکھتے تھے بعد وصال کے کشوفات اور
زیادہ ہوگئی ہین اسواسطے میری ایک عرض ہے ارشاد فرمائیے کہ کونسا کام ایسا ہے کہ جس سے حق تعالی راضی
اور خوشنود ہو۔ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ سماعت فرماکر مراقب ہوے اور کچھ جواب ندیا۔ پھر التماس کیا۔
ساکت رہے۔ تیسرے مرتبہ عرض کرنے پر سر مبارک اوٹھاکر فرمایا کہ تم کتاب دیکھا کرو۔ اس اثنا مین مین بیدار
ہوگیا۔ حضرت سے کتاب کے نام پوچھنے کی نوبت نہ آئی بعد اوسکے تعبیر اوسکی مین نے یہ کی کہ وہ کتاب فصوص الحکم
اور مقدمہ منہا ہے۔ کیونکہ اونھین دنون مین فصوص الحکم ہی میرے مطالعہ مین تھی اور مقدمہ بھی لکھ رہا تھا۔ یہ
خواب ایسا مبارک ہوا کہ بدون تعلیم اور تعلم کسی کے حسب معنی کلمۂ طیبہ کے جو مندرجہ چھٹی تنبیہ مقدمہ کے ہین
معنی در معنی اور درجہ بدرجہ ترقی پذیر ہوکر خود بخود ایک کیفیت اور حالت ذوقی پیدا ہوتی گئی حتی کہ
بفضلہ تعالی مقام حیرت تک پونہچا اور اوسوقت سے حق تعالی نے فضل فرمایا۔ اور معضلات فصوص حل ہوے
اور شرح اور مقدمہ اوسکا تمام ہوا۔ شکر خداوند تعالی کا ہے کہ مجھ ایسے ناچیز کی مطلب برآری کے لیے اتنے
بڑے شیخ جلیل القدر کی روح پاک کو ذریعہ گردانا۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ آغاز طالب العلمی مین تخمیناً
سنہ ١٢٦٠ بارہ سو ساٹھ ہجری و یا کچھ کم و زائد ہوگا تاریخ و ماہ و سن خوب یاد نہین اوسوقت مجھکو فقط شوق

اور اوسکو ہمراہ لیکر حج کرونگی - پس واسطے ادائے نذر کے والدۂ مرحومہ کے ساتھ حج کرنیکا اتفاق ہوا - والدۂ مرحومہ یہ بھی فرماتی تھین کہ ولادت اس ناچیز کی یوم جمعہ وقت عین زوال آفتاب کے ہوئی ہے - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے - کہ تخمیناً سنہ ۱۲۹۶ بارہ سو چھیانوے ہجری مین یا اس سے اور کچھ کم و زائد ہوا اسوقت سال و ماہ و یوم بخوبی یاد نہین سکونت میری محلۂ امین باغ قریب بادشاہی عاشور خانۂ کلان من محلاّت حیدرآباد دکن مین تھی رات کے وقت خواب مین دیکھا کہ مین چوراہے سے کہ بجانب جنوب حوض امین باغ کے واقع ہے مغرب کی طرف جاتا ہون اور عاشور خانۂ خرد تک کہ اوس جگہ واقع ہے پونہچا اور دیکھا کہ مغرب کے جانب سے اوس چوراہے کیطرف یعنے مشرق کیطرف ایک جم غفیر آ رہا ہے اور اونکے پیشوا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور لوگ کہہ رہے ہین کہ یہ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ہین جب یہ ناچیز روبرو حضرت کے پونہچا اور حضرت کی ملازمت سے مشرف ہوا تو حضرت نے میرا بایان ہاتھ پکڑ لیا کیونکہ مین حضرت کے داہنے جانب تھا اور مجھکو چوراہے کے طرف یعنی مشرق کی طرف اپنے ہمراہ لے چلے تو مین باواز بلند اوسوقت مارے خوشی کے لوگون کو آگاہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اے مسلمانو - یہ وقت غنیمت ہے - آؤ - اور صحابۂ کرام مین داخل ہوجاؤ - یہانتک ایک باغ کے دیوار کے قریب پونہچے تو مین نے دیکھا کہ اوس باغ کے اندر ایک حوض ہے کہ پانی اور مچھلیون سے لبالب ہے اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اس حوض کو مین نے تجھے بخشا اور تو اسکو لے لے اوسوقت مین خواب سے بیدار ہوگیا - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ - بتاریخ تیرہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۰۵ تیرہ سو پانچ ہجری یوم یکشنبہ نو بجے دنکو خواب دیکھا سبب اوسکا یہ ہے کہ اس شب کو واسطے صوم ایام بیض کے سحری کھانے کا ارادہ تھا - لیکن بوجہ شدت و غلبۂ زکام و اعضا شکنی و بخار و درد کمر کے مجھکو بہت کرب اور اضطراب تھا اسی سبب سے روزہ رکھنے اور سحری کھانیکا اتفاق نہوا اور مطلقاً نیند نہ آئی لہذا بعد نو بجے دنکے نیند کا غلبہ ہوا - دیکھتا کیا ہون کہ مین مدینۂ منورہ مین ہون ایک جنازہ روضۂ مبارک مین حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ دفن کرنیکو لائے ہین اور اوس جماعت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دیکھا اوسوقت مین نے کہا کہ کیا مبارک جنازہ ہے کہ روضۂ مبارک مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کر رہے ہین لوگون نے کہا کہ یہ جنازہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے - پھر تھوڑی دیر کے بعد مین نے اپنے تئین دیکھا کہ کعبۂ شریف کے اندر ہون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیت اللہ شریف کے اندر رونق افروز ہین اور روئے مبارک مشرق کیطرف اور پشت مبارک اندرون بیت اللہ شریف کے دیوار غربی پر تکیہ لگا کر قریب اوس رکن کے جو مابین دیوار شمال اور مغرب کے واقع ہے تشریف رکھتے ہین اور مین بار بار روئے مبارک پر نظر کرتا تھا اور بیت اللہ شریف کے باہر جاتا تھا پھر اندرون بیت اللہ شریف کے آکر روئے مبارک کو نظر کرتا تھا - اس اثنا مین میرے دل مین آیا کہ یہ وقت غنیمت ہے حضرت کی خدمت مین عرض معروض کرنا چاہیے - پس مین نے اپنے دونون ہاتھون سے دونون قدم مبارک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکڑے اور بوسہ دیکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری کمال آرزو ہے کہ مین جنت مین آپکے ساتھ رہون اور مکرر عرض کیا ارشاد فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا اوسوقت ایک لڑکی خرد سالہ میرے داہنے طرف اندر بیت اللہ شریف کے کھڑی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے استفسار

کہ اسوقت یاد نہین لیکن آخر کلام میرا یہ تھا کہ بعد خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے آپکا مرتبہ بہت بڑا ہے اور حضرت موسی علیہ السلام نے بھی اس ناچیز کے نسبت بہت باتین کین کہ مجھکو وہ بھی یاد نہ رہین اور آخر کلام حضرت موسی علیہ السلام کا یہ تھا کہ خاتمہ تیرا بالخیر ہوگا اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے - کہ بتاریخ دوسری شہر جمادی الآخر ١٣٠٨ھ تیرہ سو آٹھ ہجری یوم چہارشنبہ کو بعد دو پاتین بجے شب کے خواب دیکھا کہ ایک باغ مین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تشریف رکھتے ہین پھر حضرت باغ سے واسطے ادائے نماز کے جانب شرق باغ کے باہر تشریف لائے اور دیوار کے بازو مین کھڑے رہے اور روئے مبارک شمال کیطرف اور یہ ناچیز حضرت کے داہنی جانب حضرت کی طرف ہوکر کھڑا ہوا یعنے مین مغرب کیطرف قدرے مائل طرف شمال کے داہنی جانب حضرت کے کھڑا ہوا اوسوقت ایک نیا کپڑا میرے پشمین یا الپاکا سفید رنگ کا میرے بائین جانب دھرا ہوا تھا حضرت نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ کپڑا اپنا مجھکو دیدے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کپڑا تو کیا ہے مین اور میرے مان باپ بھی آپ پر تصدق ہین آپ لیجیے پس مین بیدار ہوگیا - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ ستائیس رجب ١٣٠٨ھ تیرہ سو آٹھ ہجری کو بعد دو بجے شب معراج کو خواب دیکھا کہ مین سفر مین ہون اور سیر کر رہا ہون یکایک بہت سے مکانات نظر آئے اور دریا نہین کچھ میدان نظر آیا اوسمین ایک مکان بھی دیکھا اوسکے روبرو لوگ جمع تھے اونھون نے مجھسے کہا کہ یہ تو کعبہ شریف ہے آپ خلاف قاعدہ شرعیہ کیسے آئے یہ سنتے ہی ہم سب ملکر بیت اللہ شریف کیطرف متوجہ ہوئے یعنی حجر اسود کیطرف اور سب نے متفق ہوکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ چار مرتبہ کہا اور منجملہ ارکان طواف وغیرہ حج بجا لانے کا اتفاق ہوا - پھر مین نے دیکھا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وقت مین جو آیات قرآنیہ نازل ہوتی تھین اور اصحاب کرام اونکو ہڈیون اور ٹھیکریون اور کاغذ وغیرہ مین لکھکر رکھتے تھے نظر آئین جیسے کہ پرانی قدیم کوئی چیز لکھی ہوئی ہوتی ہے ویسی ہی تھین مین نے اونمین سے بتبرک کچھ کھا لیا پھر وہان سے اپنے گھر کیطرف روانہ ہوا اتنے مین بیدار ہوگیا غالبًا سبب اسکا یہ ہے کہ ہمیشہ میری عادت ہے کہ کوئی اسما اللہ مین سے ویا اسما بزرگون سے ویا پارہ آیات قرآنیہ مین سے پڑا ہوا دیکھا اور موقع کہین رکھنے کا بھی نہوا تو مین اوسکو تبرکًا کھا لیتا ہون - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ چوتھی رمضان ١٣٠٨ھ تیرہ سو آٹھ ہجری سہ شنبہ کی رات کو بعد نماز تہجد اور سحری کھانیکے بوجہ حرارت کے زیر سمائیت گیا اور سوتے وقت آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ سے آخر رکوع تک کہ سورہ آل عمران مین واقع ہے پڑھی اور اوسکے حسب مضمون کے تفکر کیا اور جب نیند کا غلبہ ہوا سو گیا تو یکایک ایک صورت انسانی باریش و بردت ظاہر ہوئی تو فورًا مین نے پہچانا کہ یہ صورت تجلی خداوندی ہے معانقہ کیا اور آغوش مین لیا اور با یکدیگر تعشق اور دلداری کی اوس سرا اور بھید کے ساتھ کہ یہ ناچیز تعلق رکھتا ہے اور اوس حالت مین خواب سے بیدار ہوا اور مصدق اس خواب کا حدیث اور حدیث تحول ہے - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ ٢٦ چھبیس ذیقعدہ ١٣٠٨ھ تیرہ سو آٹھ ہجری کو وقت تین بجے شب کے خواب دیکھا کہ مین یکایک حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین پہنچا اوسوقت میرے دل مین آیا کہ ایسی چند چیزونکا امور حقائق مین سے استفسار کرون کہ بغیر صاحب کرامت ہونے کے اُن چیزونکا جواب کسی سے ادا نہین ہوسکتا ہے چنانچہ حضرت شیخ سے اون چیزون مین سے تین امر کا استفسار کیا اور حضرت شیخ نے جواب باصواب ادا فرمایا اور شبہہ میرا دفع ہوگیا حضرت شیخ کے ساتھ اور میرا اعتقاد زیادہ ہوگیا اور جواب ان تینون امور کا بغیر اعلام حق تعالی کے ممکن نہ تھا اور اون سوالات اور

ہین مین اونکے درمیان مودب اور مراقب ہوکر جا بیٹھا رخ میرا مغرب کے طرف تھا اور میرے داہنے اور بائین وہ لوگ بیٹھے ہوے تھے اون لوگون نے بالاتفاق کہا کہ ہمنے تمکو سرداری عطا کی مین نے اپنے دل مین کہا کہ تمھاری سرداری مجھکو نہین چاہیے میرے لیے میرا پروردگار بس ہے۔ سبب اس خواب کا یہ تھا کہ اس خواب کے چند روز آگے سے مجھکو قبض تھا اور اوس سے طبیعت مین ایک انقباض اور اضطراب تھا اور دل مین یہی کہتا تھا کہ میرا رب بہت جلیل القدر اور صاحب عظمت و کبریا اور رفیع الدرجات وذوالعرش ہے اگر مین ابدالآباد تک اوسکے در پر حاضر رہون اور گریہ وزاری کرون اور وہ اس ناچیز کے طرف ملتفت نہو تو بجا ہے اس تصور کے ساتھ بعد اداے نماز عشا کے سو گیا۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ انیسوین جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو دس ہجری کو شب یکشنبہ تہجد کیوقت حضرت خضر علیہ السّلام کی زیارت سے مشرف ہوا مجھکو دیکھکر تبسم فرمایا اور کچھ ارشاد نفرمایا اور نہ کچھ گفتگو ہوئی سابق کے خواب مین کلمۂ طیبہ ارشاد ہوا تھا وجہ رویت یہ ہوئی کہ عشا کی نماز مین حق سبحانہ وتعالی سے واسطے رویت حضرت خضر علیہ السّلام کے استدعا کی تھی۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ بیسوین رجب سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو دس ہجری بعد دو بجے شب چہارشنبے کو خواب دیکھا کہ مین مکۂ معظمہ مین ہون اور نمازی لوگ منتظر نماز کے ہین اور مین باوضو ہون اوسوقت ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ ظہر کا اول وقت ہے نمازیون نے مجھسے کہا کہ چلو نماز پڑھین مین نے کہا کہ مین اول سنت پڑھلون بعد اوسکے فرض پڑھونگا جماعت کے لوگون نے میرے واسطے توقف کیا جب مین نماز مین کھڑا ہوا مجھپر رقت اور وجد عظیم طاری ہوا اس اثنا مین مین بیدار ہو گیا سبب اس خواب کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر اوقات عصر کی سنت کے لیے جماعت کے وقت بخوف فوت سنت عصر لوگون سے یہی کہتا ہون کہ مین آگے سنت پڑھلون پھر فرض پڑھونگا۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ اونتیس شوال سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو دس ہجری شب سہ شنبہ دو بجے رات کو خواب دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے اور چند اطفال اوس بارش مین نماز پڑھ رہے ہین اوسوقت ایک شخص میرے روبرو ایک فتوی لایا اور اوسکو پڑھا تو اوسمین لکھا ہے کہ جو شخص سب شیخین اور ختنین کا کریگا تو اوسکی سزا یہ ہے کہ اوس شخص کو دیگ مسی مین رکھا جاے اور اوسکے نیچے آنچ دیجاے استنے مین ایک دروازہ نظر آیا اور روبرو دروازے کے چند آدمی جمع تھے اور کہتے تھے کہ یہ دروازہ جنت کا ہے اور جو شخص حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے محبت رکھیگا اس دروازے سے داخل ہو سکیگا۔ یہ سنتے ہی یہ ناچیز اوس دروازے سے داخل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بھی اوس دروازے کے اندر سے باہر تشریف لا رہے تھے اوسوقت حضرت سے باہم ملاقات ہوئی اور کشش کے ساتھ معانقہ ہوا اور کچھ گفتگو نہین ہوئی اسحالت مین ناچیز بیدار ہو گیا۔ لیکن مجھکو یہ خیال نہ رہا کہ وہ دروازہ کسی باغ کا تھا یا کسی مکان کا سبب اس خواب کا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو تین روز سے خیال میرا یہ تھا کہ عرصہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی رویت سے مشرف نہین ہوا شاید بندے سے کچھ قصور سرزد ہوا ہوگا۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ حق جل شانہ نے عناد مضل اور فقر مملّ سے جو مفضی الی الکفر والالحاد ہو اس ناچیز کو بچایا اور صاحب ترتیب رکھا اور علوم ظاہری وباطنی اور اپنی معرفت اور وصال سے سرفراز اور اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اگرچہ حجابات تجلیات کی آڑ مین

ہذا کتاب مستطاب العلامۃ التصوف ال...
انیس الاذکیا ... فخر الاذکیا مولانا محمد عبدالحق صاحب
ابن مولانا محمد فضل حق صاحب مرحوم خیرآبادی

۱۳۱۱

مین تالیعت کی

الحمد للہ والمنۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبوۃ وعلی آلہ واصحابہ ذی المجد والفتوۃ

امّا بعد واضح ہو کہ اس آخری زمانے مین کہ علم کا آفتاب عموماً زوال مین آگیا ہے اور بے قدری وجہالت آفاق دنیا مین عام ہوگئی ہے - سارا عالم ظلمت کی گھٹاؤن مین گھر گیا ہے - بالخصوص تصوف کے واقفین کا نام مفقود ہے - جس طرف نظر اوٹھا کر دیکھا جاوے تو بدنام کنندۂ نکو نامی چند پیش ہوئی جاتی ہین اور جدھر عنان توجہ منعطف کی جاوے جُہلا سے ہی گفول نظر آتے ہین - یہ تو سب کچھ ہے ع توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد + کا مصداق کبھی تو ہونا چاہیے - گو کیسا ہی عالم پر پردۂ ظلمت پڑجاوے لیکن ایسے لوگ تو ہر وقت مین رہا کرتے ہین اور عالم کبھی ایسے لوگون سے خالی نہین ہوسکتا ہے کہ جنکی وجہ سے قیام اور نظام بنی آدم رہتا ہے - وہ ہی نزول مراحم خداوند تعالی کی موجب ہوتے ہین - چنانچہ مجھکو جب حیدرآباد دکن آنے کا اتفاق ہوا تو ایک ایسے صاحب سے ملا گویا اپنے وقت کے یگانہ تھے جامع فروع واصول حاوی معقول ومنقول - میدان تصوف کے دُریگانہ عالم زمانہ واقف رموز خدادانی مورد مراحم سبحانی عالم باعمل فاضل عدیم البدل وحید العصر فرید الدہر حقائق آگاہ مقبول ومقتدائے اہل اللہ سالک مسالک طریقت ناسک مناسک شریعت دانائے اسرار الٰہی شناور دریائے خفی وجلی حضرت مولانا **محمد مبارک العلی** صاحب جو فن تصوف مین خود ہی اپنی نظیر ہین - اور اس شعر مشہور سے نکو وتاب مستوری ندارد + چو در بندی سر از روزن برآرد + کے مطابق اونکے دلی نادر الوجود مضامین پوشیدگی پر کب راضی ہوسکتے تھے - لہذا صوفیان صافی منش کو بے غایت خوشخبری ومژدۂ لاانتہا ہی ہو کہ مولانا صاحب موصوف نے کتاب مستطاب فصوص الحکم مصنفہ امام المحققین سلطان العارفین شیخ الشیوخ حضرت **محیی الدین بن العربی** رضی اللہ تعالی عنہ کی ایسی ایک شرح اور مقدمہ لکھا ہے سبحان اللہ کچھ عجب شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے کہ چشم زمانہ اوسکی عالی مضامین کے پاس نہین گذری اوسکے مضامین خورشا ہوار فرید ہین - مگر اوسکے لائق اور منتخب مضامین کچھ ایسے آسان نہین ہین کہ ہر فرد بشر اوسکے وسیع معانی تہ فی الفور عبور کرسکے یا ان اونکے سمجھنے کے واسطے عقل فہیم وطبع مستقیم درکار ہے کچھ عجب دل چسپ شرح اور مقدمہ ہے کہ خود بخود مطلب کے فوارے ہر ہر طرف سے جاری ہوتے جاتے ہین اور کچھ سخت تعجب انگیز تحقیقات کی گئی ہے کہ ہر حرف اوسکا معانی کا بحر زخار ہے اور ہر معنی حقیقت کا دریائے ناپید اکنار ہے - اور سچ تو یہ ہے کہ مولانا صاحب نے پوری طرح سے تمام اون نکات کو حل کیا ہے جو بڑے بڑے متقدمین کی سمجھ کے قریب بھی نگذرے ہونگے انکی تدقیق وتلاش مین جسقدر جانکاہی ہوئی ہے وہ مصنف کا ہی حصہ ہے خدا جانتا ہے کہ کسقدر محنت شاقہ سے اسکا اجتماع کیا ہے ؎

ہر نقطہ بمعنی ست ہمدوش + ہر فقرہ بشاہد یست ہم آغوش + الحق جو مضامین اس نادر الوجود شرح اور مقدمہ

سالک کے کبریت احمر ہے فقط

حررہ العبد المشتاق الی رحمۃ ربہ الہادی محمد عبد الحق العمری الخیرآبادی عاملہ اللہ بفضلہ الہادی فی العواقبہ الہاجی

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد سزاوار بارگاہ منعم حقیقی ہے جسنے انسان کو واسطے اپنی معرفت و عبادت کے پیدا کیا۔ بلکہ کل عالم کو اپنی اظہار قدرت و صنعت کے لیے ہویدا کیا۔ جل جلالہ و عم نوالہ اور صلوٰۃ و سلام لاتعداد اوسکے رسول مقبول سید ولد آدم شفیع امم فخر عالم سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر لائق ہے جنھون نے ظلمات کفر و شرک و بدعات سے ہمکو چھڑایا۔ اور راستہ وصول الی اللہ کا سکھلایا علم ظاہری و باطنی کو تعلیم فرمایا۔ طریقہ شریعت و حقیقت کا بتایا اللہم صل وسلم علیہ کما ہو اہلہ و علی آلہ الکرام دعاۃ الانام الی الاسلام و علی اصحابہ العظام ہداۃ الخلق الی دار السلام علی الدوام الی یوم القیام **اما بعد** یہ خزینۂ دُرّ عز حقیقت اور گنجینۂ جواہر زواہر معرفت یعنی **مقدمۂ شرح فصوص الحکم** بیان تحقیق وحدت وجود و وحدت شہود اور حقائق اشیا و اذکار و طرق سلسلۂ عالیۂ اولیا مین مع ضمیمۂ عظیمہ اصطلاحات صوفیۂ کرام و اولیاے عظام اور ترجمۂ حال و سوانح عمری مؤلف علام مین تالیف لطیف و تصنیف شریف عالم علام و عارف والا مقام جنکا کمال ظاہری و باطنی ملاحظہ اس مقدمہ اور سوانح عمری سے ظاہر ہے عاجز اوسکی تشریح سے قاصر ہے والا مناقب عالیجناب مولانا شاہ **سید محمد مبارک العلی صاحب** دام فیضہ الجلی و الخفی حسب فرمایش و تصحیح مؤلف بمقام **مطبع احمدی** واقع کانپور برادرم معظم مکرم و مخدوم حاجی **شیخ محمد یعقوب صاحب** سلمہ اللہ الواہب مین ماہ رمضان مبارک سنہ ۱۳۱۱ تیرہ سو گیارہ ہجریہ کو باہتمام احقر الانام عاجز بیجد **محمد عبد الصمد** رحمہ اللہ الاحد حلیۂ تصحیح و تنقیح سے آراستہ و زیور طبع سے پیراستہ ہوا خدایا کر اسے مقبول عالم بحق سید اولاد آدم

قطعۂ تاریخ طبع نتیجۂ طبع ابلد محمد عبد الصمد عفی عنہ

عارف و ہادی براہِ مستقیم — صاحبِ علم و کمالاتِ عظیم

نامِ پاکش شد مبارک با علی — رائپوری صاحبِ خُلقِ کریم

ترجمہ کردہ فصوصِ شیخ را — ہم نمودہ شرح اسرارِ فخیم

چون بحکمش طبع شد این نسخہ — بعدِ تصحیحِ مترجم اے ندیم

سالِ طبعش شد رقم بی روی بیم

مخزنِ اسرارِ اللہِ حلیم

۱۳۱۱ھ

نحمد ربنا بالحمد والشکر لا نحصرون

بعون الله ذي الفضل والکرم قد طبع هذا الکتاب المحکم المشتهر من خاتم الرسل المبعوث الی العرب والعجم للشیخ الاجل الاعلم الکامل المکمل الاکرم الامام الاعرف الاعظم سیدنا ابی عبد الله محمد محی الدین بن علی العربی الحاتمی باسم

فصوص الحکم

سنه ۱۳۰۸ھ

المترجم بالترجمة الهندیة الموسوم باسم

کنوز اسرار القدم

مع المقدمة المشتملة علی التحقیقات البدیعة الجلیلة المتضمنة علی التدقیقات الغریبة التی الفها المحقق العارف العالم الالمعی والمدقق الکامل الفاضل اللوذعی مولانا محمد مبارک علی ... الی تصحیح مولانا الحافظ محمد عبد الغفار لکهنوی باهتمام العبد العاصی ... الاحد محمد عبد ...

فی المطبع الاحمدی الواقع فی بلدة لکھنؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اسکے صاحب رحمت امتنانی و صاحب رحمت وجوبی کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنَزِّلِ الْحِكَمِ عَلٰى قُلُوْبِ الْكَلِمِ

سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے کہ اُتارنیوالا حکمتون کا ہے اوپر دلون انبیا کے

بِاَحَدِيَّةِ الطَّرِيْقِ الْاَمَمِ مِنَ الْمَقَامِ

بسبب متحد ہونے راہ سیدھی کے مقام

الْاَقْدَمِ وَاِنِ اخْتَلَفَتِ الْمِلَلُ وَالنِّحَلُ

احدیت ذاتیہ سے اگرچہ مختلف ہوئین ملتین اور مذاہب بسبب

لِاخْتِلَافِ الْاُمَمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

اختلاف امتون کے اور رحمت کاملہ بھیجے اللہ تعالیٰ اوپر

مُمِدِّ الْهِمَمِ مِنْ خَزَائِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ بِالْقِيلِ الْأَقْوَمِ مُحَمَّدٍ

مدد کرنے والے ہمتوں کے خزانوں بخشش اور مہربانی سے ساتھ قول صادق کے کہ وہ محمد ہین

وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اور اوپر آل اونکے کے اور اصحاب اونکے کی اور سلام بھیجے لیکن بعد حمد و صلوۃ کے پس تحقیق دیکھا مینے رسول اللہ صلی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُبَشِّرَةٍ أُرِيتُهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ مُحَرَّمٍ

اللہ علیہ وسلم کو بیچ خواب کے دکھلایا گیا مین وہ خواب بیچ عشرہ اخیر ماہ محرم کے

سَنَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَسِتِّمِائَةٍ بِمَحْرُوسَةِ دِمَشْقَ وَ

۶۲۷ھ چھ سو ستائیس ہجری مین بیچ شہر دمشق کے اور حالیکہ

بِيَدِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابٌ فَقَالَ لِي هَذَا كِتَابُ

کہ ہاتھ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کتاب تھی پس فرمایا آنحضرت نے واسطے میرے کہ یہ کتاب

فُصُوصِ الْحِكَمِ خُذْهُ وَاخْرُجْ بِهِ إِلَى النَّاسِ يَنْتَفِعُونَ

فصوص الحکم ہے تو اسکو اور ظاہر کر تو اسکو اوپر لوگونکے کہ فائدہ لیوین وے

بِهِ فَقُلْتُ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأُولِي

اس سے پس عرض کیا مینے کہ سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے واسطے اللہ تعالی اور واسطے رسول اوسکے کی اور واسطے اصحاب

الْأَمْرِ مِنَّا كَمَا أُمِرْنَا بِهِ فَحَقَّقْتُ الْأُمْنِيَّةَ وَأَخْلَصْتُ

حکومت ہمارے کی جیسے کہ حکم کیے گئے ہم ساتھ اوسکے پس ظاہر کیا مینے رسول علیہ السلام کی مراد کو اور خالص کیا مینے

النِّيَّةَ وَجَرَّدْتُ الْقَصْدَ وَالْهِمَّةَ لِإِبْرَازِ هَذَا

اپنی نیت کو اور پاک کیا مینے اپنے قصد اور ہمت کو اغراض نفسانی سے واسطے ظاہر کرنے اس

الْكِتَابِ كَمَا حَدَّهُ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب کے جیسے کہ حد مقرر کی تھی واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَّلَا نُقْصَانٍ وَسَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْهِ وَفِيْ جَمِيْعِ

بغیر زیادتی اور کمی کے اور دعا کی مینے اللہ تعالے سے یہ کہ گردانے وہ مجکو بیچ اظہار کتاب کے اور بیچ تمامے

اَحْوَالِيْ مِنْ عِبَادِهِ الَّذِيْنَ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَّاَنْ يَّخُصَّنِيْ

احوال میرے کے اون بندون اپنے سے کہ نہین ہے واسطے شیطان کے اوپر اون کے غلبہ اور یہ کہ خاص کرے وہ مجکو

فِيْ جَمِيْعِ مَا يَرْقُمُهُ بَنَانِيْ وَيَنْطِقُ بِهٖ لِسَانِيْ وَيَنْطَوِيْ عَلَيْهِ جَنَانِيْ بِالْاِلْقَاءِ

بیچ تمامی اون چیزونکے کہ لکھتے ہین اونکو اونگلیان میری اور گویا ہے ساتھ اونکے زبان میری اور شامل ہے اونکو دل میرا ساتھ القا

السُّبُّوْحِيِّ وَالنَّفْثِ الرُّوْحِيِّ فِي الرُّوْعِ النَّفْسِيِّ بِالتَّاْيِيْدِ الْاِعْتِصَامِيِّ

رحمانی اور افاضہ فرشتے کے بیچ اوس خانہ دل کے جو متصل نفس منطبعہ کے ہے ساتھ تائید حفظ الٰہی کے

حَتّٰى اَكُوْنَ مُتَرْجِمًا لَّا مُتَحَكِّمًا لِّيَتَحَقَّقَ مَنْ يَّقِفُ عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ اللّٰهِ اَصْحَابِ

تاکہ ہوون مین ترجمہ کرنیوالا نہ حکم کرنے والا حضرت نفسانی سے تاکہ یقین کرے وہ شخص کہ واقف ہووے وہ اوپر اوسکے اہل اللہ اصحاب

الْقُلُوْبِ اَنَّهٗ مِنْ مَّقَامِ التَّقْدِيْسِ الْمُنَزَّهِ عَنِ الْاَغْرَاضِ النَّفْسِيَّةِ

دل سے اسبات کو کہ تحقیق یہ کتاب مقام احدیتہ ذاتیہ سے ہے جو پاک ہے وہ مقام اغراض نفسانی سے

الَّتِيْ يَدْخُلُهَا التَّلْبِيْسُ وَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ الْحَقُّ تَعَالٰى لَمَّا سَمِعَ دُعَائِيْ

کہ داخل ہوتا ہے اون اغراض مین مکر اور فریب اور مین امید کرتا ہون اسبات کی کہ حق تعالیٰ جب سنے دعا میری

قَدْ اَجَابَ نِدَائِيْ فَمَا اُلْقِيْ اِلَّا مَا يُلْقٰى اِلَيَّ وَلَا اُنْزِلُ فِيْ هٰذَا الْمَسْطُوْرِ اِلَّا مَا

قبول کرے ندا میری پس نہین افاضہ کرتا ہون نہین کوئی چیز مگر جو کچھ کہ افاضہ کی گئی وہ طرف میری اور نہین لاتا ہون مین بیچ اس کتاب کے کچھ مگر جو کچھ

يُنَزَّلُ بِهٖ عَلَيَّ وَلَسْتُ بِنَبِيٍّ وَّلَا رَسُوْلٍ وَّلٰكِنِّيْ وَارِثٌ وَّلِاٰخِرَتِيْ حَارِثٌ

کہ اوتارا گیا وہ اوپر میری اور نہین ہون مین نبی اور نہ رسول ولیکن ہون مین وارث اور واسطے آخرت اپنی کے کھیتی کرنیوالا

شعر

شعر	فَمِنَ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا	وَاِلَى اللّٰهِ فَارْجِعُوْا
	پس اللہ ہی سے سنو تم	اور طرف اللہ ہی کی رجوع کرو تم
فَاِذَا مَا سَمِعْتُمُوْا	مَا اَتَيْتُ بِهٖ فَعُوْا	ثُمَّ بِالْفَهْمِ فَصِّلُوْا
پس جب سن لیا تمنے	جو کچھ کہ لایا مین اوسکو پس یاد رکھو	پھر سمجھکر تفصیل کرو
مُجْمَلَ الْقَوْلِ وَاجْمَعُوْا	ثُمَّ مُنُّوْا بِهٖ عَلٰى	طَالِبِيْهِ لَا تَمْنَعُوْا
مجمل قول کے اور جمع کرو	پھر احسان کرو اوس کتاب سے اوپر	طلب کرنیوالے اوسکے کے اور منع نہ کرو
هٰذِهِ الرَّحْمَةُ الَّتِيْ	وَسِعَتْكُمْ فَوَسِّعُوْا	وَمِنَ اللّٰهِ اَرْجُوْا
اس رحمت کو کہ	محیط ہے وہ تمکو اور پھیلاؤ	اور اللہ ہی سے امید کرتا ہون مین

أَنْ أَكُونَ مِمَّنْ أُيِّدَ فَتَأَيَّدَ وَأَيَّدَ وَقُيِّدَ بِالشَّرْعِ

کرہون مین اونلوگون مین سے جوتائید کیے گئے ہین پس تائید پائی اونھون نے اور مدد کی اونھون نے دوسرے کی اور قید کیے گئے وہ ساتھ شریعت

الْمُحَمَّدِيِّ الْمُطَهَّرِ فَتَقَيَّدَ وَقَيَّدَ وَأَنْ يَحْشُرَنَا فِي

محمدی کے جو پاک ہے خبث ہوا اور طبیعت سے پس مقید ہوئے اور قید کیا اونھون نے دوسرونکو اور امید کرتا ہون ساتھ اوسکے کہ اٹھاوے وہ ہمکو حشر میں بیچ

زُمْرَتِهِ كَمَا جَعَلَنَا مِنْ أُمَّتِهِ فَأَوَّلُ مَا أَلْقَاهُ الْمَالِكُ

گروہ انکے جیسے کہ گردانا حق تعالی نے ہمکو امت مین سے انکی پس اول او رچیز کا کہ القا کیا اوسکو مالک نے

عَلَى الْعَبْدِ مِنْ ذٰلِكَ

اوپر اس بندہ کے اون اسرار کتاب مین سے

فَصُّ حِكْمَةٍ إِلٰهِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ آدَمِيَّةٍ

فص حکمت الٓہیہ کا ہے بیچ بیان کلمۂ آدمیہ کے

٥

لَمَّا شَاءَ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ مِنْ حَيْثُ أَسْمَائِهِ الْحُسْنَى الَّتِي لَا

جب چاہا حق سبحانہ و تعالے نے باعتبار اسماے حسنی اپنے کے جو نہین

يَبْلُغُهَا الْإِحْصَاءُ أَنْ يَرَى أَعْيَانَهَا وَإِنْ شِئْتَ قُلْتَ

پونھچتی ہے اونکو حد شمار یہ کہ دیکھے حق تعالی حقایق اسما کو اور اگر چاہے تو کہے کہ

أَنْ يَرَى عَيْنَهُ فِي كَوْنٍ جَامِعٍ يَحْصُرُ الْأَمْرَ لِكَوْنِهِ

یہ کہ دیکھے حق تعالی حقیقت اپنی بیچ ایک موجود جامع کے کہ محیط ہو وے وہ موجود اسما کو بسبب ہونے اوس موجود کے

مُتَّصِفًا بِالْوُجُودِ وَيَظْهَرَ بِهِ سِرُّهُ إِلَيْهِ فَإِنَّ رُؤْيَةَ

متصف ساتھ وجود کے اور ظاہر ہووے بسبب اوس موجود کے بھید حق کا طرف حق کے اسلیے کہ تحقیق دیکھنا

الشَّيْءِ نَفْسَهُ فِي نَفْسِهِ بِنَفْسِهِ مَا هِيَ مِثْلُ رُؤْيَتِهِ نَفْسَهُ

ایک شخص کا ذات اپنی بیچ ذات اپنی کے بذاتہ نہین ہے وہ دیکھنا مثل دیکھنے ذات اپنی کے

فِي أَمْرٍ آخَرَ يَكُونُ لَهُ كَالْمِرْآةِ فَإِنَّهُ يَظْهَرُ لَهُ نَفْسُهُ

بیچ شے آخر کے کہ ہووے وہ شی آخر واسطے اوس شخص کے مانند آئینہ کا اسلیے کہ ظاہر ہوتی ہے واسطے اوس شخص کے ذات اپنی

اس صورت کو وہ محل یعنے وہ آئینہ عطا کرتا ہی کہ جسمین نظر کیجاتی ہے پس حاصل مشیت کا یہ ہی کہ حق تعالی اپنی ذات کو اور اپنے کمالات ذاتیہ کو جیسے بالاسما مین ساتھ جمیع مظاہر

فِي صُورَةٍ يُعْطِيهَا الْمَحَلُّ الْمَنْظُورُ فِيهِ مِمَّا لَمْ يَكُنْ

بیچ ایسی ایک صورت کے جو بخشتا ہے اوس صورت کو محل منظور فیہ کہ نہ

يَظْهَرُ لَهُ مِنْ غَيْرِ وُجُودِ هٰذَا الْمَحَلِّ وَلَا تَجَلِّيهِ لَهُ

ظاہر ہو سکتی تھی وہ صورت واسطے اوس شخص کے بغیر وجود اس محل کے اور بغیر تجلی اوس شخص کے واسطے اس محل کے

وَقَدْ كَانَ الْحَقُّ أَوْجَدَ الْعَالَمَ كُلَّهُ وُجُودَ شَبَحٍ مُسَوًّى

اور حال یہ کہ تحقیق حق تعالیٰ نے پیدا کیا تھا تمام عالم کو مانند ایک وجود کالبدی کے کہ معتدل بنا ہوا تھا

لَا رُوحَ فِيهِ فَكَانَ كَمِرْآةٍ غَيْرِ مَجْلُوَّةٍ وَمِنْ

نہ تھی روح بیچ اوس کے پس تھا عالم مانند آئینہ بے جلا کے اور

شَأْنِ الْحُكْمِ الْإِلٰهِيِّ أَنَّهُ مَا سَوّٰى مَحَلًّا إِلَّا وَلَا بُدَّ

شان سے حکم الٰہی کے یہ ہے کہ تحقیق نہ معتدل بنایا حق تعالیٰ نے کسی محل کو مگر اوس حال میں کہ ضرور ہے

أَنْ يَقْبَلَ رُوحًا إِلٰهِيًّا عَبَّرَ عَنْهُ بِالنَّفْخِ فِيهِ وَمَا هُوَ

یہ کہ قبول کرے وہ محل روح الٰہی کو کہ تعبیر کی گئی اوس قبول روح سے نفخ روح بیچ اوسی محل کے اور نہیں ہے وہ

إِلَّا حُصُولُ الْاِسْتِعْدَادِ مِنْ تِلْكَ الصُّورَةِ الْمُسَوَّاةِ

نفخ روح مگر حاصل ہونا استعداد اور قابلیت کا ہے اوس صورت معتدل بنائی ہوئی کو

لِقَبُولِ الْفَيْضِ التَّجَلِّي الدَّائِمِ الَّذِي لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ

واسطے قبول کرنے فیض مقدس کے جو تجلی دائی ہے کہ ہمیشہ تھی اور ہمیشہ رہیگی

وَمَا بَقِيَ إِلَّا قَابِلٌ وَالْقَابِلُ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ فَيْضِهِ

اور نہ باقی رہی کوئی شے غیر مستند طرف حق سے کی سوای ایمان ثابتہ کے اور ایمان ثابتہ نہیں حاصل ہوتی ہیں مگر فیض اقدس

الْأَقْدَسِ فَالْأَمْرُ كُلُّهُ مِنْهُ ابْتِدَاؤُهُ وَانْتِهَاؤُهُ

حق تعالیٰ سے پس تمامی امور وجود عالم کے حق تعالیٰ ہی سے ہیں یعنی اوسی سے ابتدا اور انتہا اونکی ہے

وَإِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ كَمَا ابْتَدَأَ مِنْهُ

اور طرف اوسی کے رجوع کرینگے تمام امور وجود عالم کے جیسے کہ ابتدا ہوئی ہے اونکی اوس سے

فاقتضى الامر جلاء مرآة العالم فكان آدم عين جلاء

پس تقاضا کیا شان الٰہی نے جلا آئینۂ عالم کی پس ہوے آدم عین جلا

تلك المرآة وروح تلك الصورة وكانت الملائكة

اوس آئینہ کی اور روح اوس صورت بنائی ہوئی کی اور ہوے فرشتے

من بعض قوى تلك الصورة التي هي صورة العالم

بعض قوتوں میں سے اوس صورت بنائی ہوئی کے کہ وہ صورت بنائی ہوئی صورت عالم کی ہے

المعبر عنه في اصطلاح القوم بالانسان الكبير

تعبیر کیا جاتا ہے اوس عالم سے بیچ اصطلاح قوم صوفیہ کے انسان کبیر

فكانت الملائكة له كالقوى الروحانية والحسية

پس ہوے فرشتے واسطے عالم کے مانند قوتوں روحانیہ اور جسمانیہ انسان کے

التي هي في النشأة الانسانية وكل قوة منها محجوبة

جو وہ حاصل ہیں بیچ خلقت انسانی کے اور ہر ایک قوت اُن قوی ملکی میں سے محجوب ہے

بنفسها لا ترى شيئا افضل من ذاتها وان فيها فيما

بذاتہ کہ نہیں دیکھتی ہے وہ کسی شے کو بہتر ذات اپنی سے اور نہیں دیکھتی ہے وہ قوت

تزعم الاهلية لكل منصب عال ومنزلة رفيعة

بیچ زعم اپنے کے اہلیت کو تحقیق بیچ خلقت انسانی کے لیاقت ہر مقام عالی، و مرتبہ بلند کی ہے

عند الله لما عندها من الجمعية الالهية بين

نزدیک اللہ تعالی کے بسبب اوس چیز کے کہ بیچ خلقت انسانی کے جمعیت الٰہیہ سے ہے کہ حاصل

ما يرجع من ذلك الى الجناب الالهي والى جناب

اور دائرہ ہی وہ جمعیت درمیان اُس چیز کے کہ رجوع کرتی ہے وہ طرف جناب واحدیت کی اور طرف جناب

حقيقة الحقائق وفي النشأة الحاملة لهذه الاوصاف

احدیت کے اور درمیان خلقت عنصری انسانی کے جو حامل ہے اِن کمالات انسانی کو

الى ما تقتضيه الطبيعة الكلية التي حصرت قوابل

یہانتک کہ اُس چیز کو کہ مقتضی ہے وسکو طبیعت کلی جو محیط ہے وہ طبیعت کلی قوابل

العالم كله أعلاه وأسفله وهذا لا يعرفه عقل بطريق نظر

اور ستاثرات تمام عالم علوی اور سفلی کو اور اس ادجمیعت الٰہیہ کو نہیں پہچان سکتی ہے عقل بطریق نظر

فكري بل هذا الفن من الإدراك لا يكون إلا عن كشف

فکری کے بلکہ یہ فن خاص کر ادراک جمعیت الٰہیہ کا ہے نہیں حاصل ہوتا ہے مگر کشف الٰہی سے

إلهي منه يعرف ما أصل صور العالم القابلة لأرواحه فسمي

اور اوسی سے پہچانی جاتی ہے کہ کیا ہے اصل صورتین عالم کی جو قبول کرنیوالی ہین وہ ارواح عالم کو پس نام رکھا گیا

هذا المذكور إنسانا وخليفة فأما إنسانيته فلعموم

اس موجود جامع مذکور کا انسان اور خلیفہ لیکن موسوم ہونا اوس موجود جامع کا انسان پس بسبب شامل ہونے

نشأته وحصره الحقائق كلها وهو للحق بمنزلة إنسان

خلقت اوسکی کے اور محیط ہونے اوسکی کے ہے تمام حقایق عالم کو اور یہی انسان واسطے حق تعالےٰ کے بمنزلہ پتلی

العين من العين الذي به يكون النظر وهو المعبر عنه

آنکھ کے ہے بہ نسبت آنکھ کے کہ بسبب اوس پتلی کے حاصل ہوتی ہے نظر آنکھ کی اور یہ وہی پتلی ہے کہ تعبیر کیا جاتا ہے اوس سے

بالبصر فلهذا سمي إنسانا فإنه به نظر الحق إلى خلقه

ساتھ بینائی کے پس واسطے اسیکے نام رکھا گیا اوس موجود جامع کا انسان اسلیے کہ بسبب اسی انسان کے نظر کی حق تعالیٰ نے طرف مخلوق اپنی کے

فرحمهم فهو الإنسان الحادث الأزلي والنشء الدائم

پس رحم فرمایا اوسنے مخلوق پر پس وہ انسان انسانی حادث ازلی اور خلقت دائمی

الأبدي والكلمة الفاصلة الجامعة فتم العالم بوجوده

ابدی اور کلمہ فاصل جامع ہے پس تمام ہوا عالم بسبب وجود انسان کے

فهو من العالم كفص الخاتم من الخاتم الذي هو محل

پس انسان بہ نسبت عالم کے مانند نگینہ انگوٹھی کے ہے بہ نسبت انگوٹھی کے جو وہ محل

النقش والعلامة التي بها يختم الملك على خزائنه وسماه

نقش اور علامت کا ہے کہ بسبب اوس علامت کے مہر کرتے ہین بادشاہ اوپر خزانون اپنے کے اور نام رکھا حق تعالیٰ نے اوس انسان کا

خليفة من أجل هذا لأنه تعالى الحافظ به خلقه كما يحفظ

خلیفہ بسبب اسی وجہ مذکور کے کیونکہ حق تعالیٰ محافظت کرنیوالا ہے ساتھ وجود انسان کے مخلوق اپنی کو جیسے کہ محافظت کرتے ہین بادشاہ

بالختم الخزائن فما دام ختم الملك عليها لا يجسر أحد على فتحها

ساتھ مہر کے خزانونکو پس جب تک مہر بادشاہ کی موجود ہو اوپر خزانون کے نہیں دلیری کرتا ہے کوئی اوپر کھولنے خزانون کے

إلا بإذنه فاستخلفه في حفظ العالم فلا يزال العالم محفوظا

مگر ساتھ حکم بادشاہ کے پس خلیفہ اپنا بنایا حق تعالیٰ نے انسان کو بیچ محافظت عالم کے پس ہمیشہ رہیگا عالم محفوظ

ما دام فيه هذا الإنسان الكامل ألا تراه إذا زال وفك الختم

جبتک کہ موجود ہے بیچ اوس عالم کے یہ انسان کامل کیا نہیں دیکھتا ہے تو انسان کامل کو کہ جسوقت زائل ہوگا اور ٹوٹ جاویگا مہر

عن خزانة الدنيا لم يبق فيها ما اختزنه الحق فيها وخرج منها

یعنی انسان کامل خزانہ دنیا سے نہ باقی رہیگا بیچ خزانہ کے جو کچھ کہ رکھا اسکو حق تعالے نے بیچ خزانہ دنیا کے اور نکل جاویگا دنیا سے

ما كان فيها والتحق بعضه ببعضه وانتقل الأمر إلى الآخرة

جو کچھ کہ ہے بیچ دنیا کے اور ملجاویگا بعض اوسکا ساتھ بعض اوسکے کے اور منتقل ہو جاویگا امر ظہور الٰہی کا طرف آخرت کے

فكان ختما على خزانة الآخرة ختما أبديا فظهر جميع ما في

پس ہوگا انسان کامل مہر اوپر خزانہ آخرت کے مہر ابدی پس ظاہر ہوئے تمامی جو کچھ کہ بیچ

الصور الإلهية من الأسماء في هذه النشأة الإنسانية

صور الٰہیہ کے یعنی اسماے الٰہیہ میں سے بیچ اس خلقت انسانی کے

فحازت رتبة الإحاطة والجمع بهذا الوجود وبه قامت الحجة لله

پس جمع کیا خلقت انسانی نے رتبہ احاطہ اور جمعیت کو بسبب اس وجود عنصری کے اور بسبب اس احاطہ اور جمعیت کے قایم ہوئی حجت اللہ

تعالى على الملائكة فتحفظ فقد وعظك الله بغيرك وانظر

تعالے کی اوپر فرشتوں کے پس پند پذیر ہو اے طالب اسلیے کہ تحقیق نصیحت دی تجکو اللہ تعالیٰ نے بواسطہ غیر تیری کے اور دیکھ تو اوس جگہ

من أين أتي على من أتي عليه فإن الملائكة لم تقف مع

کہ کہاں سے لائی گئی ہلاکی اوپر اوس شخص کے کہ لائی گئی ہلاکی اوسپر اسلیے کہ فرشتے نہ ثابت رہین ساتھ

ما تعطيه نشأة هذا الخليفة ولا وقفت مع ما تقتضيه حضرة

اس عبادت کی کہ بخشتی ہے اوسکو خلقت اور مادہ خلیفہ کا اور نہ ثابت رہین فرشتے ساتھ اوس عبادت کی کہ چاہتا ہے اسکو اون سے حضرت

الحق من العبادة الذاتية فإنه ما يعرف أحد من الحق إلا

حق کہ وہ عبادت ایسی ایک عبادت سی ہے جسکی ذوات ملائکہ مقتضی ہین اسلیے کہ نہیں پہچانتا ہے کوئی شخص اسماے حق تعالیٰ مین سے مگر

ما تعطيه ذاته وليس للملائكة جمعية آدم ولا وقفت مع

اوسقدر کہ بخشتا ہے اوسکو مادہ اوسکا اور نہیں ہے واسطے فرشتوں کے جمعیت آدم کی اور نہ ثابت رہین فرشتے ساتھ

الأسماء الإلهية التي تخصها وسبحت الحق بها وقدسته

اون اسماے الٰہی کے کہ مختص ہین وہ اسما ساتھ اون فرشتوں کے اور تسبیح کرتے تھے وہ حق تعالیٰ کی ساتھ اون اسما کے اور تقدیس کرتے تھے وہ اوسکی

وما علمت أن لله أسماء ما وصل علمها إليها فما سبحته بها

اور نجانا فرشتوں نے اسبات کو کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کی ایسے اسما ہین کہ نہ پہونچا علم اون اسما کا طرف اون فرشتوں کے پس تسبیح کی فرشتوں نے حق کی ساتھ اون اسما

کیونکہ وہ عبادت حق تعالے کی ساتھ جمیع اسماء وصفات کے کریگا ۔ ۱۲ منہ

وَلَا قَدَّسَتْهُ فَغَلَبَ عَلَيْهَا مَا ذَكَرْنَاهُ وَحَكَمَ عَلَيْهَا هٰذَا الْحَالُ

اور نہ تقدیس کی اُنھون نے اوسکی پس غلبہ کیا اوپر فرشتون کے اُس چیز نے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا اور حکم کیا اوپر اوسکے اس حال نے

فَقَالَتْ مِنْ حَيْثُ النَّشْأَةِ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيهَا وَلَيْسَ

پس کہا فرشتون نے باعتبار خلقت عنصری آدم کے کیا پیدا کریگا تو بیچ زمین کے ایسا خلیفہ جو فساد کریگا بیچ زمین کے اور حال یہ کہ نہتھا یہ قول

إِلَّا النِّزَاعُ وَهُوَ عَيْنُ مَا وَقَعَ مِنْهُمْ فَمَا قَالُوهُ فِي حَقِّ آدَمَ هُوَ

مگر جھگڑا اور وہ جھگڑا عین اوس چیز کا ہے کہ واقع ہوا وہ فرشتون سے پس جو کچھ کہ کہا فرشتون نے اوسکو بیچ حق آدم کے وہ

عَيْنُ مَا هُمْ فِيهِ مَعَ الْحَقِّ فَلَوْلَا أَنَّ نَشْأَتَهُمْ تُعْطِي ذٰلِكَ مَا قَالُوا

عین اُس چیز کا ہے کہ فرشتے اوسمین ہین ساتھ حق تعالی کے پس اگر خلقت فرشتونکی نہ تقاضا کرتی اوس جھگڑے کو نہ کہتے وہ

فِي حَقِّ آدَمَ مَا قَالُوهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَلَوْ عَرَفُوا نُفُوسَهُمْ

بیچ حق آدم کے جو کچھ کہا اونہون نے آدم کو اور حال یہ کہ فرشتے نہیں شعور رکھتے ہین پس اگر پہچانتے فرشتے حقیقت اپنی

لَعَلِمُوا وَلَوْ عَلِمُوا لَعُصِمُوا ثُمَّ لَمْ يَقِفُوا مَعَ التَّجْرِيحِ حَتّٰى زَادُوا

البتہ جانتے رتبہ آدم کو اور اگر جانتے وہ رتبہ آدم البتہ محفوظ رہتے وہ جھگڑے سے پھر نہ ثابت ہو فرشتے ساتھ طعن آدم کے یہانتک کہ زیادتی کی اونہون نے

فِي الدَّعْوٰى بِمَا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ التَّقْدِيسِ وَالتَّسْبِيحِ وَعِنْدَ

بیچ دعوی خونریزی آدم کے بسبب اوس عبادت کے کہ فرشتے اوپر اوسکے ہین کہ وہ عبادت تقدیس اور تسبیح سے ہے اور حال یہ کہ نزدیک

آدَمَ مِنَ الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ مَا لَمْ تَكُنِ الْمَلَائِكَةُ تَقِفُ عَلَيْهَا

آدم کے اسماے الٰہی مین سے اوسقدر ہین کہ فرشتے نہ واقف تھے اوپر اون اسما کے

فَمَا سَبَّحَتْ رَبَّهَا بِهَا وَلَا قَدَّسَتْهُ عَنْهَا تَقْدِيسَ آدَمَ

پس نہ تسبیح کی فرشتون نے رب اپنے کی ساتھ اُن اسما کے اور نہ تقدیس کی اُنہون نے اسکی اُن اسماسے مانند تقدیس آدم کے

وَتَسْبِيحَهُ فَوَصَفَ الْحَقُّ لَنَا مَا جَرٰى لِنَقِفَ عِنْدَهُ وَنَتَعَلَّمَ

اور مانند تسبیح اوسکی کے پس بیان کیا حق تعالی نے واسطے ہمارے جو کچھ گذرا جھگڑے فرشتون سے تاکہ ثابت رہین ہم نزدیک حق تعالی کے اور سیکھین ہم

الْأَدَبَ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا نَدَّعِيَ مَا نَحْنُ مُتَحَقِّقُونَ بِهِ وَحَاوُونَ

ادب ساتھ اللہ تعالی کے اور نہ دعوی کرین ہم اوس چیز کا کہ جانتے ہین ہم اوسکو کہ وہ اسما ہین اور محیط ہین ہم

عَلَيْهِ بِالتَّقْيِيدِ فَكَيْفَ لَنَا أَنْ نُطْلِقَ فِي الدَّعْوٰى فَنَعُمَّ

اوپر اوسکے ساتھ قید اور ضبط کرنے کے پس کیونکر سزاوار ہے ہمکو یہ کہ مطلق اور عام کرین ہم بیچ دعوے کے اور شامل کرین ہم

بِهَا مَا لَيْسَ لَنَا بِحَالٍ وَلَا نَحْنُ مِنْهُ عَلٰى عِلْمٍ فَنَفْتَضِحَ فَهٰذَا

دعوے مین اوس چیز کو کہ نہین ہے ہمکو حاصل کسی حال مین اور نہ ہم اوس سے واقف ہین کہ رسوا ہووین ہم پس یہ

التَّعْرِيفُ الْإِلٰهِيُّ مِمَّا أَدَّبَ الْحَقُّ بِهِ عِبَادَهُ الْأُدَبَاءَ الْأُمَنَاءَ

تعریف اور بیان الٰہی اوس چیز مین سے ہے کہ ادب دیا حق تعالی نے ساتھ اوسکے بندون اپنے کو کہ صاحب ادب امانت دار

قوله ما ذکرناه یعنی مراد اوس سے عدم ثبوت ملائکہ کا اور عدم علم و قناعت ملائکہ کا بیچ خلیفہ اور علم

الْخُلَفَاءُ ثُمَّ نَرْجِعُ إِلَى الْحِكْمَةِ الْإِلٰهِيَّةِ فَنَقُولُ اعْلَمْ أَنَّ الْأُمُورَ

خلیفہ ہین پھر رجوع کرتے ہین ہم طرف حکمت الٰہیہ کے پس کہتے ہین ہم جانو اے طالب بات کو کہ تحقیق امور

الْكُلِّيَّةَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وُجُودٌ فِي عَيْنِهَا فَهِيَ مَعْقُولَةٌ مَعْلُومَةٌ

کلی اگرچہ نہین ہین واسطے اونکے وجود بیچ خارج کے پس وہ امور کلی معقول اور معلوم ہین

بِلَا شَكٍّ فِي الذِّهْنِ فَهِيَ بَاطِنَةٌ لَا تَزُولُ عَنِ الْوُجُودِ الْعَيْنِيِّ

بے شک بیچ ذہن کے پس وہ امور کلی باطنی ہین نہین جدا ہوتے ہین وہ وجود خارجی سے

وَلَهَا الْحُكْمُ وَالْأَثَرُ فِي كُلِّ مَا لَهُ وُجُودٌ عَيْنِيٌّ بَلْ هُوَ عَيْنُهَا لَا غَيْرُهَا

اور واسطے انہین امور کلی کے حکم اور اثر ہے بیچ ہر ایک اوس چیز کے کہ واسطے اوسکے وجود خارجی ہے بلکہ وجود خارجی عین امور کلی کا ہے نہ غیر اونکے

أَعْنِي أَعْيَانَ الْمَوْجُودَاتِ الْعَيْنِيَّةِ وَلَمْ تَزَلْ عَنْ كَوْنِهَا

مراد رکھتا ہون مین وجود خارجی سے ذوات موجودات خارجیہ کو اور نہین جدا ہوتے ہین امور کلی

مَعْقُولَةً فِي نَفْسِهَا فَهِيَ الظَّاهِرَةُ مِنْ حَيْثُ أَعْيَانِ الْمَوْجُودَاتِ

معقول ہونے اپنے سے بہ لحاظ ذات اپنی کے پس امور کلی ظاہر ہین باعتبار ہونے امور کلی کے عین ذوات موجودات خارجی کے

كَمَا هِيَ الْبَاطِنَةُ مِنْ حَيْثُ مَعْقُولِيَّتِهَا فَاسْتِنَادُ كُلِّ مَوْجُودٍ

جیسے کہ امور کلی باطنی ہین باعتبار معقول ہونے اون امور کلی کے پس قیام اور استناد ہر موجود

عَيْنِيٍّ لِهٰذِهِ الْأُمُورِ الْكُلِّيَّةِ الَّتِي لَا يُمْكِنُ رَفْعُهَا عَنِ الْعَقْلِ وَلَا

خارجی کا ثابت ہے طرف ان امور کلی کے کہ نہین ممکن ہے اوٹھا دیا جانا امور کلی کا عقل سے اور نہین

يُمْكِنُ وُجُودُهَا فِي الْعَيْنِ وُجُودًا تَزُولُ بِهِ عَنْ أَنْ تَكُونَ

ممکن ہے پایا جانا اون امور کلی کا بیچ خارج کے اس طرح پر کہ زائل ہو جاوے امور کلی بسبب اوس وجود کے معقول

مَعْقُولَةً وَسَوَاءٌ كَانَ ذٰلِكَ الْمَوْجُودُ الْعَيْنِيُّ مُوَقَّتًا أَوْ غَيْرَ

ہونے سے اپنے اور برابر ہے یہ کہ ہووے وہ موجود خارجی ممکن زمانی یا واجب غیر

مُوَقَّتٍ وَنِسْبَةُ الْمُوَقَّتِ وَغَيْرِ الْمُوَقَّتِ إِلَى هٰذَا الْأَمْرِ الْكُلِّيِّ

زمانی اور نسبت ممکن زمانی اور واجب غیر زمانی کی طرف اس امر کلی

المعقول نسبة واحدة غير ان هذا الامر الكلي يرجع اليه

معقول کے ایک ہی نسبت ہے مگر فرق یہ ہے کہ تحقیق یہ امر کلی ایسا ہے کہ رجوع کرتا ہے طرف اوسکے

حکم من الموجودات العينية بحسب ما تطلبه حقائق تلك

ایک حکم موجودات خارجی سے موافق اوس چیز کے کہ چاہتے ہین اوسکو حقایق اس

الموجودات العينية كنسبة العلم الى العالم والحيوة الى

موجودات خارجی کی جیسے کہ نسبت علم کی طرف عالم کے اور نسبت حیات کی طرف

الحي فالحيوة حقيقة معقولة والعلم حقيقة معقولة متميزة

حی کے پس حیات ایک حقیقت معقول ہے اور علم بھی ایک حقیقت معقول ہے کہ متمیز ہے

عن الحيوة كما ان الحيوة متميزة عنه ثم نقول في الحق تعالى ان

حیات سے جیسے کہ تحقیق حیات متمیز ہے علم سے پھر کہینگے ہم بیچ شان حق تعالی کے کہ تحقیق

له علما وحيوة فهو الحي العالم ونقول في الملك ان له حيوة

واسطے اوسکے علم اور حیات ہے پس حق تعالی حی اور عالم ہے اور کہینگے ہم بیچ حق فرشتہ کے کہ تحقیق واسطے اوسکے حیات

وعلما فهو الحي العالم ونقول في الانسان ان له حيوة وعلما

اور علم ہے پس فرشتہ حی اور عالم ہے اور کہینگے ہم بیچ حق انسان کے کہ تحقیق واسطے انسان کے حیات اور علم ہے

فهو الحي العالم وحقيقة العلم واحدة وحقيقة الحيوة واحدة

پس انسان حی اور عالم ہے اور حقیقت علم کی ایک ہی حقیقت ہے اور حقیقت حیات کی بھی ایک ہی حقیقت ہے

ونسبتهما الى العالم والحي نسبة واحدة ونقول في علم

اور نسبت علم اور حیات کی طرف عالم اور حی کے ایک ہی نسبت ہے اور کہینگے ہم بیچ شان علم

الحق انه قديم وفي علم الانسان انه محدث فانظر

حق تعالے کے کہ تحقیق علم حق تعالے کا قدیم ہے اور کہینگے ہم بیچ حق علم انسان کے کہ تحقیق علم انسان کا حادث ہے پس دیکھ اے طالب

الى ما احدثته الاضافة من الحكم في هذه الحقيقة

طرف اوس چیز کے کہ پیدا کیا اوسکو نسبت نے کہ وہ چیز ایک حکم ہے بیچ اس حقیقت

المعقولة وانظر الى هذا الارتباط بين المعقولات والموجودات

معقول کے اور دیکھ طرف اس ارتباط کے کہ ثابت ہوا درمیان معقولات اور موجودات

العينية فكما حكم العلم على من قام به ان يقال فيه انه

خارجی کے پس جیسے کہ حکم کیا علم نے اوپر اس شخص کے کہ قایم ہوا وہی علم ساتھ اوسکے یہ کہ کہا جاوے بیچ حق اس شخص کے کہ تحقیق

عالم كذلك حكم الموصوف به على العلم بانه حادث في

وہ عالم ہے ایسا ہی حکم کیا اوس شخص نے جو موصوف ہے وہ ساتھ علم کے اوپر علم کے اسطرح پر کہ تحقیق وہ علم حادث ہے بیچ

حقِ الحادثِ قدیمٌ فی حقِ القدیمِ فصارَ کلُّ واحدٍ محکوماً بہٖ

حق حادث کے اور وہ علم قدیم ہے بیچ حق قدیم کے پس ہوا ہر ایک امر کلی اور موجود خارجی محکوم بہ

ومحکوماً علیہِ ومعلومٌ انَّ ھذہِ الامورَ الکلیّۃَ وان کانت

اور محکوم علیہ اور معلوم اور معتبر رہے یہ کہ تحقیق امور کلی اگرچہ وہ

معقولۃً فانّھا معدومۃٌ فی العینِ موجودۃٌ فی الحکمِ کما ھی

معقول ہین لیکن وہ معدوم ہین بیچ خارج کے اور موجود ہین بیچ حکم کرنے کے موجود خارجی پر جیسے کہ وہ امور کلی

محکومٌ علیھا اذا نُسبت الی الموجودِ العینیِّ فتقبلُ الحکمَ فی

محکوم علیہ ہین جسوقت نسبت کیے جاوین وہ طرف موجود خارجی کے پس قبول کرتے ہین وہ امور کلی ایک حکم کو درمیان

الاعیانِ الموجودۃِ ولا تقبلُ التفصیلَ ولا التجزّی فانّ ذلک

اعیان موجودہ کے اور نہین قبول کرتے ہین وہ امور کلی تفصیل کو اور نہ تجزی کو اسلیے کہ تحقیق تفصیل اور تجزی

محالٌ علیھا فانّھا بذاتِھا فی کلِّ موصوفٍ بھا کالانسانیّۃِ

محال ہے اوپر امور کلی کے اسلیے کہ تحقیق امور کلی بذاتہ ثابت ہین بیچ ہر موجود کے جو موصوف ہو ساتھ امور کلی کے جیسے کہ صفت انسانیت کی

فی کلِّ شخصٍ من ھذا النوعِ الخاصِّ لم تتفصّل ولم تتعدّدْ بتعدّدِ

بیچ ہر ہر فرد انسان کے اس نوع خاص سے نہین جدا ہوتی ہے اور نہین متعدد ہوتی ہے وہ صفت انسانیت کی بسبب تعدد

الاشخاصِ ولا برحت معقولۃً واذا کان الارتباطُ بینَ من

افراد انسان کے اور ہمیشہ ہین امور کلی معقول اور ثابت عقل مین اور جسوقت ارتباط درمیان اوس شے کے

لہٗ وجودٌ عینیٌّ وبینَ من لیس لہٗ وجودٌ عینیٌّ قد ثبت وھی

کہ واسطے اوسکے وجود خارجی ہو اور درمیان ایک شی کے کہ نہین ہو واسطے اوسکے وجود خارجی ثابت ہوا اور حال یہ کہ وہ امور کلی

نسبٌ عدمیّۃٌ فارتباطُ الموجوداتِ بعضِھا ببعضٍ اقربُ

ایسی نسبتین ہین کہ غیر موجود ہین خارج مین پس ارتباط موجودات خارجی کا بعض اونکا ساتھ بعض کے قریب تر ہے

ان یُعقلَ لانّہٗ علی کلِّ حالٍ بینَھما جامعٌ وھو الوجودُ العینیُّ

تعقل مین اسلیے کہ اوپر ہر حال کے درمیان اون دونون موجود خارجی کے امر جامع موجود ہے اور وہ امر جامع وجود خارجی ہے

وھناک فما ثمّۃ جامعٌ وقد وُجدَ الارتباطُ بعدمِ الجامعِ

اور اسجگہ یعنے درمیان امور کلی اور موجودات خارجی کے نہین ہے وہان امر جامع موجود حالانکہ پایا گیا ارتباط باوجود نہونے امر جامع کے

فبالجامعِ اقوی واحقُّ ولا شکَّ انّ المحدثَ قد ثبت حدوثہٗ

پس ساتھ امر جامع کے ارتباط قوی تر اور سزاوار تر ہے اور نہین ہے شک اس بات مین کہ تحقیق حادث کو ثابت ہوا ہے حدوث اوسکا

وافتقارُہٗ الی محدثٍ احدثہٗ لامکانِہٖ بنفسِہٖ فوجودُہٗ

اور احتیاج اوسکی طرف موجد کی کہ ایجاد کیا ہے اوس موجد نے اوسکو بسبب ممکن ہونے اوسکے کے بنظر ذات اوسی ممکن کے پس وجود اوس حادث کا

مِنْ غَيْرِهِ مَفْهُوْمٌ مُرْتَبِطٌ بِهِ ارْتِبَاطَ افْتِقَارٍ وَلَا بُدَّ أَنْ يَكُوْنَ الْمُسْتَنَدُ إِلَيْهِ

غیر سے اوسکے ہے یعنی حادث ارتباط رکھتا ہو ساتھ موجد اپنے کی شکل ارتباط احتیاج کی اور ضروری یہ ہے کہ ہووے وہ ذات کہ احتیاج اور استناد حادث کی جسکی طرف ہے

وَاجِبَ الْوُجُوْدِ لِذَاتِهِ غَنِيًّا فِيْ وُجُوْدِهِ بِنَفْسِهِ غَيْرَ مُفْتَقِرٍ وَهُوَ الَّذِيْ

واجب الوجود بنظر ذات اپنی کے اور بے پرواہ بیچ وجود اپنے کے بذاتہ اور غیر محتاج اور یہ ذات وہی موجد ہے

أَعْطَى الْوُجُوْدَ بِذَاتِهِ لِهٰذَا الْحَادِثِ فَانْتَسَبَ إِلَيْهِ وَلَمَّا اقْتَضَاهُ لِذَاتِهِ

کہ بخشا ہے اوسنے وجود اپنی ذات سے اس حادث کو پس منسوب کیا گیا حادث طرف اُس واجب لذاتہ کی اور جب چاہا واجب نے حادث کو واسطے ظہور ذات اپنی کے

كَانَ وَاجِبًا بِهِ وَلَمَّا كَانَ اسْتِنَادُهُ إِلَى مَنْ ظَهَرَ عَنْهُ لِذَاتِهِ اقْتَضَى أَنْ

ہو گیا وہ حادث واجب بسبب اُس واجب لذاتہ کی اور جب تھی احتیاج حادث کی طرف اُس واجب کہ ظاہر ہوا ہے وہ حادث اُس سے واسطے ظہور ذات واجب کے چاہا اُس احتیاج نے

يَكُوْنَ عَلَى صُوْرَتِهِ فِيْمَا يُنْسَبُ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ اِسْمٍ وَصِفَةٍ

یہ کہ ہووے وہ حادث موافق صورت اوس واجب کی بیچ اُس چیز کے کہ نسبت کیجاتی ہے اُسکی طرف واجب کے ہر چیز سے کہ وہ ہر چیز اسم اور صفت ہے

مَا عَدَا الْوُجُوْبَ الذَّاتِيَّ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصِحُّ فِي الْحَادِثِ وَإِنْ كَانَ

سوائے وجوب ذاتی کے اسلیے کہ تحقیق یہ وجوب ذاتی نہیں صحیح ہے بیچ حق حادث کے اگرچہ ہو گیا ہے وہ حادث

وَاجِبَ الْوُجُوْدِ وَلٰكِنَّ وُجُوْبَهُ بِغَيْرِهِ لَا بِنَفْسِهِ ثُمَّ لِتَعْلَمَ أَنَّهُ

واجب الوجود ولیکن وجوب حادث کا بسبب غیر اُسکے کے ہے نہ ذات سے اُسکی پھر چاہیے کہ جانیں ہم اسبات کو کہ تحقیق

لَمَّا كَانَ الْأَمْرُ عَلَى مَا قُلْنَاهُ مِنْ ظُهُوْرِهِ بِصُوْرَتِهِ أَحَالَنَا اللّٰهُ

جب حاصل ہے کاروبار عالم کا اوپر اُس چیز کے کہ کہا ہمنے اُسکو ظاہر ہونے سے حادث کے موافق صورت حق کے تو سونپا ہمکو اللہ

تَعَالَى فِي الْعِلْمِ بِهِ عَلَى النَّظَرِ فِي الْحَادِثِ وَذَكَرَ أَنَّهُ أَرَانَا

تعالیٰ نے بیچ معرفت اپنی کے اوپر نظر کرنے کے بیچ حادث کے اور ذکر کیا حق تعالیٰ نے اسبات کو کہ تحقیق دکھلائیں اوسنے ہمکو

آيَاتِهِ فِيْهِ فَاسْتَدْلَلْنَا بِنَا عَلَيْهِ فَمَا وَصَفْنَاهُ بِوَصْفٍ إِلَّا كُنَّا

نشانیاں اپنی بیچ حادث کے پس استدلال کیا ہمنے ساتھ معرفت ذات اپنی کے اوپر معرفت حق تعالیٰ کے پس نہیں صفت کی ہمنے حق تعالیٰ کی ساتھ کسی صفت کے مگر ہو موصوف

نَحْنُ ذٰلِكَ الْوَصْفَ إِلَّا الْوُجُوْبَ الذَّاتِيَّ الْخَاصَّ فَلَمَّا عَلِمْنَاهُ

ہیں ہم ساتھ اوس صفت کے سوائے صفت وجوب ذاتی کے جو مختص ہے ساتھ ذات حق کے پس جب جانا ہمنے حق تعالیٰ کو

بِنَا وَمِنَّا نَسَبْنَا إِلَيْهِ كُلَّ مَا نَسَبْنَاهُ إِلَيْنَا وَبِذٰلِكَ وَرَدَتِ

ساتھ ذات اپنی کے اور اپنی سے نسبت کی ہمنے طرف حق تعالیٰ کی ہر اُس چیز کی کہ نسبت کی ہمنے اُسکی طرف اپنی اور ساتھ اسی جہت مذکور کے وارد ہوئے ہیں

الْإِخْبَارَاتُ الْإِلٰهِيَّةُ عَلَى أَلْسِنَةِ التَّرَاجِمِ إِلَيْنَا فَوَصَفَ نَفْسَهُ

اخبار الٰہی اوپر زبانوں ترجمہ کرنے والوں کے یعنی انبیا کی طرف ہمارے پس صفت کی حق تعالیٰ نے ذات اپنی کی

لَنَا بِنَا فَإِذَا شَهِدْنَاهُ شَهِدْنَا نُفُوْسَنَا وَإِذَا شَهِدَنَا شَهِدَ

واسطے ہمارے ساتھ صفات ہماری کے پس جس وقت مشاہدہ کیا ہمنے حق تعالیٰ کو مشاہدہ کیا ہمنے ذاتوں اپنی کو اور جس وقت دیکھا حق تعالیٰ نے ہمکو دیکھا اوسنے

نفسه ولا نشك أنا كثيرون بالشخص والنوع وأنا وإن كنا على

ذات اپنی کو اور نہیں شک کرتے ہیں ہم اس بات میں کہ ہم اہل عالم بسیار ہیں ساتھ افراد اور انواع کے اور تحقیق ہم اگرچہ ہیں اوپر

حقيقة واحدة تجمعنا فنعلم قطعا أن ثم فارقا به تميزت

ایک ہی حقیقت کے کہ جمع کرتی ہے وہ حقیقت ہم اہل عالم کو لیکن جانتے ہیں ہم قطعی اس بات کو کہ تحقیق وہاں ایک چیز فرق کرنے والی ہے کہ بسبب اسی چیز کی تمیز ہوتی ہے

الأشخاص بعضها عن بعض ولولا ذلك ما كانت الكثرة في الواحد

افراد بعض اونکے بعض سے اور اگر نہ ہوتی وہ چیز فرق کرنے والی نہ ہوتی کثرت بیچ وحدت کے

فكذلك أيضا وإن وصفنا بما وصف به نفسه من جميع الوجوه

پس ایسا ہی حال افراد انسان کا بھی ہے اگرچہ صفت کی حق تعالیٰ نے ہماری ساتھ اوس چیز کی کہ صفت کی حق تعالیٰ نے ساتھ اوس کے ذات اپنی کی تمامی وجوہ سے

فلا بد من فارق وليس إلا افتقارنا إليه في الوجود وتوقف

پس ضرور ہے ایک چیز فرق کرنے والی سو اور نہیں ہے وہ چیز فرق کرنے والی مگر احتیاج ہماری طرف حق تعالیٰ کے بیچ ہستی کے اور موقوف رہنا

وجودنا عليه لإمكاننا وغناه عن مثل ما افتقرنا إليه فبهذا

ہستی ہماری کا اوپر ہستی حق تعالیٰ کے بسبب ممکن ہونے ہمارے کے اور بے نیازی حق تعالیٰ کی مثل اس چیز کی کہ محتاج ہیں ہم طرف اسی چیز کی پس بسبب اس بے نیازی

صح له الأزل والقدم الذي انتفت عنه الأولية التي لها

صحیح ہوا واسطے حق تعالیٰ کے ازل اور قدم کہ منتفی ہے اوس ازل اور قدم سے اولیت کہ ثابت ہے واسطے اوس اولیت کے

افتتاح الوجود عن عدم فلا تنسب إليه الأولية مع كونه

ابتدا وجود کی عدم سے پس نہیں نسبت کی جاتی طرف حق تعالیٰ کے اولیت کی باوجود ہونے حق تعالیٰ کے

الأول ولهذا قيل فيه الآخر ولو كانت أوليته أولية وجود

اول اور واسطے اسی معنی ازل اور قدم کے کہا گیا بیچ شان حق تعالیٰ کے آخر اور اگر ہوتی اولیت حق تعالیٰ کی مثل اولیت وجود

التقييد لم يصح أن يكون الآخر للمقيد لأنه لا آخر للممكن

ممکنات کے نہ صحیح ہوتا ہونا حق تعالیٰ کا آخر واسطے ممکنات کے اسلیے کہ نہیں ہے آخر واسطے ممکنات کے

لأن الممكنات غير متناهية فلا آخر لها وإنما كان آخرا

کیونکہ ممکنات غیر متناہی ہیں ابتدا اور انتہا پس نہیں ہے آخر واسطے ممکنات کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ ہوا حق تعالیٰ آخر ممکنات کا

لرجوع الأمر كله إليه بعد نسبة ذلك إلينا فهو الآخر

بسبب رجوع ہونے تمامی امور ممکنات کی طرف حق تعالیٰ کی بعد منسوب ہونے امور ممکنات کے طرف ہم اہل عالم کے پس حق تعالیٰ آخر ہے

في عين أوليته والأول في عين آخريته ثم لتعلم أن الحق

بیچ عین اولیت اپنی کے اور حق تعالیٰ اول ہے بیچ عین آخریت اپنی کے پھر چاہیے کہ جانیں ہم اس بات کو کہ تحقیق حق تعالیٰ نے

وصف نفسه بأنه ظاهر وباطن فأوجد العالم عالم غيب

صفت کی ذات اپنی کی اسطرح سے کہ تحقیق حق تعالیٰ ظاہر ہے اور باطن پس پیدا کیا عالم کو عالم باطن

وشهادة لذلك الباطن بغيبنا والظاهر بشهادتنا ووصف

اور عالم ظاہر تا کہ پاویں ہم باطن حق کو باطن اپنے سے اور ظاہر حق کو ظاہر اپنے سے اور صفت کی حق تعالے نے

نفسه بالرضى والغضب وأوجد العالم ذا خوف ورجاء فنخاف

ذات اپنی کے ساتھ رضا اور غضب کے پس پیدا کیا عالم کو خوف والا اور امیدوار تو ڈریں ہم

غضبه ونرجو رضاه ووصف نفسه بأنه جميل وذو جلال

غضب اوسکے سے اور امید رکھیں ہم رضا اوسکی سے اور صفت کی حق تعالی نے ذات اپنی کی اسطرح کہ تحقیق وہ صاحب جمال ہے اور صاحب جلال

فأوجدنا على هيبة وأنس وهكذا جميع ما ينسب إليه

پس پیدا کیا اوسنے ہمکو اوپر ہیبت اور محبت کے اور اسیطرح ہے حکم تمامی ان صفتوں کا کہ نسبت کیجاتی ہے اونکی طرف

تعالى ويسمى به فعبر عن هاتين الصفتين باليدين اللتين

حق تعالی کی اور نام رکھا جاتا ہے حق تعالی ساتھ ان صفتوں کے پس تعبیر کی حق تعالے ذات نے دونوں صفت جمال اور جلال کی ساتھ دونوں ہاتھوں کے کہ

توجهتا منه على خلق الإنسان الكامل لكونه الجامع لحقائق

متوجہ ہوئے وہ دونوں ہاتھ حق تعالی سے اوپر پیدا کرنے انسان کامل کے بسبب ہونے انسان کامل کے جامع تمامی حقایق

العالم ومفرداته فالعالم شهادة والخليفة غيب ولهذا تحجب

باطنی عالم اور موجودات خارجی اوسکے کا پس عالم ظاہر ہے اور خلیفہ باطن اور واسطے اسی کے پوشیدہ رہتا ہے

السلطان ووصف الحق نفسه بالحجب الظلمانية وهي الأجسام

بادشاہ اور صفت کی حق تعالے نے ذات اپنی کی ساتھ حجابات ظلمانی کے کہ وہ حجابات اجسام

الطبيعية والنورية وهي الأرواح اللطيفة والعالم بين كثيف

طبیعی عنصری ہیں اور صفت کی حق تعالی نے ذات اپنی کی ساتھ حجابات نورانی کے کہ وہ ارواح لطیفہ ہیں اور عالم بھی اسیطرح درمیان کثیف

ولطيف وهو عين الحجاب على نفسه فلا يدرك الحق إدراكه

اور لطیف کے ہے اور عالم عین حجاب ہے اوپر ذات حق تعالی کے پس نہیں دریافت کرتا ہے عالم حق تعالی کو مانند دریافت کرنے حق تعالی کے

نفسه فلا يزال في حجاب لا يرفع مع علمه بأنه متميز عن

ذات اپنی کو پس ہمیشہ رہتا ہے عالم بیچ حجاب کے کہ نہیں اوٹھایا جاتا ہے حجاب باوجود جاننے عالم کے اسبات کو کہ تحقیق عالم متمیز ہے

موجده بافتقاره ولكن لا حظ له في الوجوب الذاتي الذي

موجد اپنے سے بسبب احتیاج اپنی کے ولیکن نہیں ہے کوئی حصہ واسطے عالم کے بیچ وجوب ذاتی کے کہ مختص ہے وہ

لوجود الحق فلا يدركه أبدا فلا يزال الحق من هذه

واسطے وجود حق تعالے کے پس نہیں دریافت کرتا ہے عالم حق تعالی کو کبھی پس ہمیشہ رہتا ہے حق تعالے بسبب اس

الحيثية غير معلوم علم ذوق وشهود لأنه لا قدم للحادث

اعتبار وجوب ذاتی کے غیر معلوم ساتھ علم ذوقی اور شہودی کے اسلیے کہ نہیں ہے کوئی دخل واسطے حادث کے

16

فِي ذٰلِكَ فَمَا جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِآدَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِلَّا تَشْرِيْفًا وَلِهٰذَا

بیچ وجوب ذاتی کے پس نہ جمع کیا اللہ تعالے نے واسطے آدم کے دونون ہاتھون اپنے کو مگر واسطے بزرگ کرنے کے اور واسطے اسکے

قَالَ لِاِبْلِيْسَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ وَمَا هُوَ اِلَّا عَيْنُ

فرمایا حق تعالی نے ابلیس کو کس چیز نے منع کیا تجکو اس بات سے کہ سجدہ کرے تو اوس شخص کو کہ پیدا کیا مینے دونون ہاتھون اپنے سے اور نہین ہے بزرگی آدم کی مگر صرف

جَمْعِهٖ بَيْنَ الصُّوْرَتَيْنِ صُوْرَةِ الْعَالَمِ وَصُوْرَةِ الْحَقِّ وَهُمَا يَدَا

جمع کرنا ہے آدم کا دونون صورتون کو کہ صورت عالم کی اور صورت حق تعالے کی ہے اور یہی ہین دونون ہاتھ

الْحَقِّ وَاِبْلِيْسُ جُزْءٌ مِّنَ الْعَالَمِ لَمْ يَحْصُلْ لَهٗ هٰذِهِ الْجَمْعِيَّةُ وَلِهٰذَا

حق تعالی کے اور ابلیس ایک جز ہے عالم مین سے نہین حاصل ہے واسطے ابلیس کے یہ جمعیت اور واسطے اسکے

كَانَ آدَمُ خَلِيْفَةً فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ ظَاهِرًا بِصُوْرَةِ مَنِ اسْتَخْلَفَهٗ فِيْمَا

ہوئے آدم خلیفہ پس اگر نہوے آدم ظاہر موافق صورت اوس شخص کے کہ خلیفہ کیا ہے اوس شخص نے آدم کو بیچ اوس چیز کے

اسْتَخْلَفَهٗ فِيْهِ فَمَا هُوَ خَلِيْفَةٌ وَّاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ جَمِيْعُ مَا تَطْلُبُهُ

کہ خلیفہ کیا ہے اوسنے آدم کو اوسمین پس نہوتے آدم خلیفہ اور اگر نہووے بیچ آدم کے تمامی وہ چیزین کہ طلب کرتے ہین اوسکو

الرَّعَايَا الَّتِيْ اسْتُخْلِفَ عَلَيْهَا لِاَنَّ اسْتِنَادَهَا اِلَيْهِ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّقُوْمَ

رعایا کہ وہ خلیفہ بنائے گئے ہین اوپر اونکے نہوتے آدم خلیفہ اسلیے کہ رجوع رعایا کا طرف خلیفہ کے ہے پس ضرور ہے یہ کہ قایم کرے خلیفہ

بِجَمِيْعِ مَا تَحْتَاجُ اِلَيْهِ وَاِلَّا فَلَيْسَ بِخَلِيْفَةٍ عَلَيْهِمْ فَمَا صَحَّتِ الْخِلَافَةُ

تمامی اون چیزون کو کہ محتاج ہین رعایا طرف اون چیزون کے وگرنہ پس نہین ہے وہ خلیفہ اوپر اونکے پس نہین صحیح ہی خلافت

اِلَّا لِلْاِنْسَانِ الْكَامِلِ فَاَنْشَاَ صُوْرَتَهُ الظَّاهِرَةَ مِنْ حَقَائِقِ الْعَالَمِ

مگر واسطے انسان کامل کے پس پیدا کی حق تعالی نے صورت ظاہری آدم کی حقایق باطنی عالم سے

وَصُوَرِهٖ وَاَنْشَاَ صُوْرَتَهُ الْبَاطِنَةَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ تَعَالٰى وَلِذٰلِكَ

اور صور ظاہری عالم سے اور پیدا کی حق تعالی نے صورت باطنی آدم کی موافق صورت حق تعالی کے اور واسطے اسکے

قَالَ فِيْهِ كُنْتُ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَمَا قَالَ كُنْتُ عَيْنَهٗ وَاُذُنَهٗ فَفَرَّقَ

فرمایا حق تعالی نے بیچ حق آدم کے ہوتا ہون مین قوت سامعہ اوسکی اور قوت باصرہ اوسکی اور نہ فرمایا ہوتا ہون مین آنکھ اوسکی اور کان اوسکا پس فرق کیا حق تعالی نے

بَيْنَ الصُّوْرَتَيْنِ وَهٰكَذَا هُوَ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ مِّنَ الْعَالَمِ بِقَدْرِ

درمیان دونون صورت ظاہری اور باطنی کے اور اسیطرح سرایت کی حق تعالے نے بیچ ہر موجود عالم کے اوسقدر کہ

مَا تَطْلُبُهٗ حَقِيْقَةُ ذٰلِكَ الْمَوْجُوْدِ لٰكِنْ لَيْسَ لِاَحَدٍ مَّجْمُوْعُ مَا لِلْخَلِيْفَةِ

چاہتی ہے اوسکو حقیقت اور استعداد اوس موجود کی لیکن نہین ہے واسطے کسیکے جمعیت اوسقدر کہ واسطے خلیفہ کے ہے

فَمَا فَازَ اِلَّا بِالْمَجْمُوْعِ وَلَوْلَا سَرَيَانُ الْحَقِّ فِي الْمَوْجُوْدَاتِ

پس نہ پونہچا کوئی رتبہ خلافت کو مگر خلیفہ بسبب جامع ہونے صورت حق اور عالم کے اور اگر نہوتی سرایت ذات حق تعالی کی بیچ موجودات کے

بالصورة ما كان للعالم وجود كما انه لولا تلك الحقائق

ساتھ صورت صفات اسمائی کے نہوتا واسطے عالم کے وجود جیسے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہوتے حقایق

المعقولة الكلية ما ظهر حكم في الموجودات العينية ومن هذه

معقول کلی نہ ظاہر ہوتا کوئی حکم بیچ موجودات خارجی کے اور اسی ارتباط سے

الحقيقة كان الافتقار من العالم الى الحق في وجوده شعر

کہ ثابت ہے نفس الامر مین حاصل ہوئی احتیاج عالم کی طرف حق تعالی بیچ وجود اپنے کے شعر

فالكل مفتقر ما الكل مستغن	هذا هو الحق قد قلناه لا نكني
پس ہر ایک واجب اور ممکن باہدیگر محتاج ہین ہر ایک بے نیاز ہے ایک دوسرے سے	یہ ہی ہے حق کہ کہا ہے ہمنے اوسکو نہین پوشیدہ رکھتے ہین ہم
فان ذكرت غنيا لا افتقار به	فقد علمت الذي بقولنا نعني
پس اگر ذکر کرے تو بے نیازی حق کی کہ نہین ہے احتیاج اوسکو	پس تحقیق جان لیا تونے اوس چیز کو کہ ساتھ قول اپنے کے مراد رکھتے ہین ہم
فالكل بالكل مربوط فليس له	عنه انفصال خذوا ما قلته عني
پس ہر ایک واجب و ممکن باہدیگر مربوط ہین پس نہین ہے واسطے عالم کے	حق تعالی سے جدائی لو تم جو کچھ کہا ہے اوسکو مجھ سے

فقد علمت حكمة نشأة جسد آدم اعني صورته الظاهرة

پس تحقیق جانا تونے حکمت پیدائش جسد آدم کی مراد لیتا ہون مین صورت ظاہری اوسکی

وقد علمت نشأة روح آدم اعني صورته الباطنة فهو

اور تحقیق جانا تونے حکمت پیدائش روح آدم کی مراد لیتا ہون مین صورت باطنی اوسکی پس آدم

الحق والخلق وقد علمت نشأة رتبته وهي المجموع الذي

حق ہے اور خلق اور تحقیق جانا تو حکمت پیدائش رتبہ آدم کی اور وہ رتبہ مجموع صورت حق اور عالم کی ہے کہ

به استحق الخلافة فآدم هو النفس الواحدة التي خلق منها

بسبب اوسکے مستحق ہوئے وہ خلافت کے پس آدم وہ ایک ذات ہے کہ پیدا کی گئی ہے اوس سے

هذا النوع الانساني وهو قوله تعالى يا ايها الناس اتقوا

نوع انسانی اور وہ مستفاد ہے قول اللہ تعالی سے اے لوگو ڈرتے رہو

ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها

رب اپنے سے جسنے پیدا کیا تم کو ایک ذات سے اور بنایا اوس سے جوڑا اوسکا

وبث منهما رجالا كثيرا ونساء فقوله اتقوا ربكم اجعلوا ما

اور پھیلائے اون دونون سے مرد بہت اور عورتین بہت پس معنی قول اللہ تعالی کے کہ اتقوا ربکم ایہ ہین کہ کرو تو تم اوس چیز کو

ظهر منكم وقاية لربكم واجعلوا ما بطن منكم وهو ربكم

کہ ظاہر تمہارا ہی حافظ واسطے رب اپنے کے اور کرو تو تم اوس چیز کو کہ باطن تمہارا ہے حالانکہ وہ رب تمہارا ہے

18

وِقَايَةً لَكُمْ فَإِنَّ الْأَمْرَ ذَمٌّ وَحَمْدٌ فَكُونُوا وِقَايَتَهُ فِي الذَّمِّ وَاجْعَلُوهُ

حافظ واسطے اپنے اسلیے کہ تحقیق امر بند کا بد ہے اور نیک پس ہو جاؤ تم پہچاننے والے رب اپنے کو امر بد سے اور کرو انکو تم اپنے کو

وِقَايَتَكُمْ فِي الْحَمْدِ تَكُونُوا أُدَبَاءَ عَالِمِينَ ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَهُ

بچانے والے امر نیک سے ہو گے تم صاحب ادب اور دانای حفظ مراتب کے پھر تحقیق حق عزوجل نے واقف کیا آدم کو

عَلَىٰ مَا أَوْدَعَ فِيهِ وَجَعَلَ ذٰلِكَ فِي قَبْضَتَيْهِ الْقَبْضَةُ فِيهَا الْعَالَمُ

اوپر اوس چیز کے کہ امانت رکھی اوسنے بیچ آدم کے اور گردانا حق تعالی نے اوس امانت کو بیچ دونوں قبضوں اپنے کے ایک قبضہ کہ بیچ اوسکے عالم ہے

وَالْقَبْضَةُ الْأُخْرَىٰ فِيهَا آدَمُ وَبَنُوهُ وَبَيَّنَ مَرَاتِبَهُمْ فِيهِ وَلَمَّا

اور قبضہ دوسرا کہ بیچ اسکے آدم ہے اور فرزند اونکے اور ظاہر کیا اور ترتیب دیا اور بخشا کیا حق تعالی نے مراتب فرزندان آدم کو بیچ آدم کے اور جب

أَطْلَعَنِيَ اللهُ فِي سِرِّي عَلَىٰ مَا أَوْدَعَ فِي هٰذَا الْإِمَامِ الْوَالِدِ الْأَكْبَرِ

واقف کیا مجھکو اللہ تعالے نے بیچ بھید میرے کے بوجہ خاص اوپر اون اسرار کے کہ امانت رکھی ہے حق تعالی نے بیچ اس امام والد اکبر یعنے روح محمدی کے

جَعَلْتُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنْهُ مَا حُدَّ لِي لَا مَا وُقِفْتُ عَلَيْهِ فَإِنَّ

گردانا میں نے بیچ اس کتاب کے بعض اونمیں سے جو کچھ کہ حد مقرر کیگئی تھی واسطے میرے نہ تمامی اون چیزونکو کہ واقف کیا گیا میں اوپر اونکے

ذٰلِكَ لَا يَسَعُهُ كِتَابٌ وَلَا الْعَالَمُ الْمَوْجُودُ الْآنَ فَمِمَّا شَاهَدْتُهُ

اسلیے کہ یہ ایسا ہے کہ نہیں گنجایش کرتی ہے اونکو کوئی کتاب اور نہ تمامی عالم کہ موجود ہیں اس وقت پس وہ چیز کہ شاہد کیا میں نے اوسکو

مِمَّا نُودِعُهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ كَمَا حَدَّهُ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

خواب مین یعنی وہ چیز کہ امانت رکھینگے ہم اوسکو بیچ اس کتاب کے جیسے کہ حد مقرر کی تھی اوسکے واسطے میری رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِكْمَةٌ إِلٰهِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ آدَمِيَّةٍ وَهُوَ هٰذَا الْبَابُ

علیہ وسلم نے حکمت الٰہیہ ہے بیچ بیان کلمہ آدمیہ کے اور وہ یہی فص ہے جو ذکر کیا گیا

ثُمَّ حِكْمَةٌ نَفْثِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ شِيثِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ سُبُّوحِيَّةٌ

پھر فص حکمت نفثیہ ہے بیچ بیان کلمہ شیثیہ کے پھر فص حکمت سبوحیہ ہے

فِي كَلِمَةٍ نُوحِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ قُدُّوسِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ إِدْرِيسِيَّةٍ

بیچ بیان کلمہ نوحیہ کے پھر فص حکمت قدوسیہ ہے بیچ بیان کلمہ ادریسیہ کے

ثُمَّ حِكْمَةٌ مُهَيَّمِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ إِبْرَاهِيمِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ حَقِّيَّةٌ

پھر فص حکمت مہیمیہ ہے بیچ بیان کلمہ ابراہیمیہ کے پھر فص حکمت حقیہ ہے

فِي كَلِمَةٍ إِسْحَاقِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ عَلِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ

بیچ بیان کلمہ اسحاقیہ کے پھر فص حکمت علیہ ہے بیچ بیان کلمہ

إِسْمَاعِيلِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ رُوحِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ

اسماعیلیہ کے پھر فص حکمت روحیہ ہے بیچ بیان کلمہ

١٩

يعقوبية ثم حكمة نورية في كلمة يوسفية ثم حكمة احدية

یعقوبیہ کے پھر فص حکمت نوریہ ہے بیچ بیان کلمہ یوسفیہ کے پھر فص حکمت احدیہ ہے

في كلمة هودية ثم حكمة فاتحية في كلمة صالحية ثم

بیچ بیان کلمہ ہودیہ کے پھر فص حکمت فاتحیہ ہے بیچ بیان کلمہ صالحیہ کے پھر

حكمة قلبية في كلمة شعيبية ثم حكمة ملكية في كلمة

فص حکمت قلبیہ ہے بیچ بیان کلمہ شعیبیہ کے پھر فص حکمت ملکیہ ہے بیچ بیان کلمہ

لوطية ثم حكمة قدرية في كلمة عزيرية ثم حكمة نبوية

لوطیہ کے پھر فص حکمت قدریہ ہے بیچ بیان کلمہ عزیریہ کے پھر فص حکمت نبویہ ہے

في كلمة عيسوية ثم حكمة رحمانية في كلمة سليمانية

بیچ بیان کلمہ عیسویہ کے پھر فص حکمت رحمانیہ ہے بیچ بیان کلمہ سلیمانیہ کے

ثم حكمة وجودية في كلمة داودية ثم حكمة نفسية في

پھر فص حکمت وجودیہ ہے بیچ بیان کلمہ داودیہ کے پھر فص حکمت نفسیہ ہے بیچ بیان

كلمة يونسية ثم حكمة غيبية في كلمة ايوبية ثم حكمة

کلمہ یونسیہ کے پھر فص حکمت غیبیہ ہے بیچ بیان کلمہ ایوبیہ کے پھر فص حکمت

جلالية في كلمة يحيوية ثم حكمة مالكية في كلمة زكرياوية

جلالیہ ہے بیچ بیان کلمہ یحیویہ کے پھر فص حکمت مالکیہ ہے بیچ بیان کلمہ زکریویہ کے

ثم حكمة ايناسية في كلمة الياسية ثم حكمة احسانية في

پھر فص حکمت ایناسیہ ہے بیچ بیان کلمہ الیاسیہ کے پھر فص حکمت احسانیہ ہے بیچ بیان

كلمة لقمانية ثم حكمة امامية في كلمة هارونية ثم حكمة

کلمہ لقمانیہ کے پھر فص حکمت امامیہ ہے بیچ بیان کلمہ ہارونیہ کے پھر فص حکمت

علوية في كلمة موسوية ثم حكمة صمدية في كلمة خالدية ثم

علویہ ہے بیچ بیان کلمہ موسویہ کے پھر فص حکمت صمدیہ ہے بیچ بیان کلمہ خالدیہ کے پھر

حكمة فردية في كلمة محمدية وفص كل حكمة الكلمة التي

فص حکمت فردیہ ہے بیچ بیان کلمہ محمدیہ کے اور فص ہر حکمت کا وہ کلمہ ہے کہ

نسبت اليها فاقتصرت على ما ذكرته من هذه الحكم في هذا

نسبت کی گئی وہ حکمت طرف اوسی کلمہ کے پس اقتصار کیا میں نے اوپر اوس قدر کہ ذکر کیا میں نے اسکو ان حکمتوں سے بیچ اس

الكتاب على حد ما ثبت في ام الكتاب فامتثلت ما رسم لي

کتاب کے موافق اوس حد کے جو ثابت ہے وہ بیچ ام الکتاب کے پس پیروی کی میں نے اوس علامت کی کہ نشان لگائی تھی اوسکو واسطے

وَوَقَفْتُ عِنْدَ مَا حُدَّ لِي وَلَوْ رُمْتُ زِيَادَةً عَلَىٰ ذٰلِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

میری اور ٹھہرا مین نزدیک اوس حد کے کہ مقرر کیگئی تھی وہ واسطے میرے اور اگر چاہتا مین زیادتی اوپر اوسکے نہیں طاقت رکھتا

فَإِنَّ الْحَضْرَةَ تَمْنَعُ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لَا رَبَّ غَيْرُهُ

اسلیے کہ تحقیق حضرت الٰہیہ منع کرتا ہے اسکو اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے نہین ہے کوئی رب غیر اوسکا

فَصُّ حِكْمَةٍ نَفْثِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ شِيثِيَّةٍ

یہ فص حکمت نفثیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ شیثیہ کے

اِعْلَمْ أَنَّ الْعَطَايَا وَالْمِنَحَ الظَّاهِرَةَ فِي الْكَوْنِ عَلَىٰ أَيْدِي الْعِبَادِ

جان تو اے طالب تحقیق عطایا اور بخششین کہ ظاہر ہین بیچ وجود خارجی کے اوپر تصرف بندون کے

وَعَلَىٰ غَيْرِ أَيْدِيهِمْ عَلَىٰ قِسْمَيْنِ مِنْهَا مَا يَكُونُ عَطَايَا ذَاتِيَّةً

اور اوپر غیر تصرف اونکے کے وہ اوپر دو قسم کے ہین ایک اونمین سے عطایای ذاتیہ ہین

وَعَطَايَا أَسْمَائِيَّةً وَتَتَمَيَّزُ عِنْدَ أَهْلِ الْأَذْوَاقِ كَمَا أَنَّ مِنْهَا

اور دوسری اونمین سے عطایای اسمائیہ ہین اور تمیز ہوتی ہے ایک قسم دوسری قسم سے نزدیک صاحب ذوق کی جیسا کہ تحقیق بعض بیچ

مَا يَكُونُ عَنْ سُؤَالٍ فِي مُعَيَّنٍ وَعَنْ سُؤَالٍ فِي غَيْرِ مُعَيَّنٍ وَمِنْهَا مَا

وہ عطایا ہین کہ حاصل ہوتے ہین سوال زبانی سے بیچ مطلوب معین کے اور بعض اونمین حاصل ہوتے ہین سوال زبانی سے بیچ مطلوب غیر معین کے اور بعض اونمین سے وہ عطایا ہین

لَا يَكُونُ عَنْ سُؤَالٍ سَوَاءٌ كَانَتِ الْعَطِيَّةُ ذَاتِيَّةً أَوْ أَسْمَائِيَّةً

کہ نہین حاصل ہوتے ہین وہ سوال زبانی سے برابر ہے کہ ہووے وہ عطیہ ذاتیہ یا اسمائیہ

فَالْمُعَيَّنُ كَمَنْ يَقُولُ يَا رَبِّ أَعْطِنِي كَذَا فَيُعَيِّنُ أَمْرًا مَا لَا يَخْطُرُ

پس مطلوب معین مثل مطلوب اس شخص کے ہے کہ کہتا ہو وہ اے رب میرے دے مجھکو چیز پس تعین کرتا ہے سائل ایسی چیز کو کہ نہین گذرتی ہے

لَهُ سِوَاهُ وَغَيْرُ الْمُعَيَّنِ كَمَنْ يَقُولُ يَا رَبِّ أَعْطِنِي مَا تَعْلَمُ فِيهِ مَصْلَحَتِي

اسکی ذہن مین سوا اس چیز کی اور مطلوب غیر معین مثل مطلوب اوس شخص کے ہے کہ کہتا تھا ای رب میرے دے مجھکو وہ چیز کہ جانتا ہے تو اسمین مصلحت میری

مِنْ غَيْرِ تَعْيِينٍ لِكُلِّ جُزْءٍ ذَاتِيٍّ مِنْ لَطِيفٍ وَكَثِيفٍ وَالسَّائِلُونَ

بغیر تعین کرنے سائل کے کسی جزو ذاتی کو لطیف روحانی اور کثیف جسمانی سے اور زبانی سوال کرنے والے

21

ذاتی ان دونون اجزای مذکورہ سے مرکب ہے ہر فرد انسان مین اور ہو سکتا ہی کہ لطیف سی علوم اور معارف اور ارزاق روحانیہ اور کثیف سی مال و مولود اور ارزاق جسمانیہ مراد ہون ۱۲ منہ

صنفان صنف بعثه على السؤال الاستعجال الطبيعي فإن الإنسان

وو گروہ ہین ایک گروہ ہے کہ برانگیختہ کیا ہے اوسکو اوپر سوال زبانی کے اوسکی طبیعت کی جلد بازی نے اسلیے کہ تحقیق آدمی

خلق عجولا والصنف الآخر بعثه على السؤال لما علم أن ثمة أمورا

پیدا کیا گیا ہے جلد باز اور دوسرا گروہ ہے کہ برانگیختہ کیا ہے اوسکو علم اوسکے نے اوپر سوال زبانی کی جبکہ جانا اس سائل نے ایسا کہ تحقیق اس جگہ یعنی نفس الامر میں عطیات ہین

عند الله قد سبق العلم بأنها لا تنال إلا بعد سؤال فيقول فلعل

نزدیک اللہ تعالے کے تحقیق سبقت کی علم حق نے اس طرح پر کہ تحقیق وہ عطیات نہ پہنچینگے مگر بعد سوال کے پس کہتا ہے وہ سائل شاید کہ

ما أسأله سبحانه يكون من هذا القبيل فسؤاله احتياط لما هو

وہ چیز کہ سوال کرتا ہون مین اسکا حق سبحانہ تعالی سے ہوگی وہ اسی قسم سے پس سوال کرنا اس سائل کا احتیاط ہے واسطے اس چیز کے کہ وہ

الأمر عليه من الإمكان وهو لا يعلم ما في علم الله ولا ما يعطيه

نفس الامر مین حضرت امکان سے ہے حالانکہ وہ سائل نہین جانتا ہے اس چیز کو جو مقرر ہے بیچ علم اللہ تعالی کے اور نہین جانتا ہے وہ سائل اس چیز کو کہ مقتضی ہے اوسکی

استعداده في القبول لأنه من أغمض المعلومات الوقوف

استعداد جزئی اوسکی بیچ قبولیت سوال کے اسلیے کہ تحقیق باریک تر معلومات سے ہے واقف ہونا

في كل زمان فرد على استعداد الشخص في ذلك الزمان ولولا

بیچ ہر ایک جز زمان معین کے اوپر استعداد اور قابلیت شخص کے بیچ اوس جز زمان معین کے اور اگر

ما أعطاه الاستعداد السؤال ما سأل فغاية أهل الحضور الذين

نہ بخشتی سائل کو استعداد اوسکی توفیق سوال کی نہ سوال کرتا وہ پس وہ غایت علم اہل حضور کی کہ

لا يعلمون مثل هذا أن يعلموه في الزمان الذي يكونون

نہین جانتے ہین وہ مثل جاننے کاملین کے یہ ہے کہ جانتے ہین وہ استعداد کو اوسوقت مین کہ حاضر رہتے ہین وہ

فيه فإنهم لحضورهم يعلمون ما أعطاهم الحق في ذلك الزمان

بیچ اوسوقت کے اسلیے کہ وہ لوگ بسبب حضوری اپنے کے جانتے ہین اس چیز کو کہ عطا کی وہ چیز انکو حق تعالی نے بیچ اوسوقت خاص کے

وأنهم ما قبلوه إلا بالاستعداد وهم صنفان صنف يعلمون من قبولهم

اور یہی جانتے ہین اسبات کو کہ تحقیق نہین قبول کیا انھون نے عطیہ حق کو مگر بسبب استعداد جزئی اپنی کے اور اہل حضور بھی دو گروہ ہین ایک گروہ وہ ہے کہ جانتے ہین قبول کرنے سے عطا یا حق کے

استعدادهم وصنف يعلمون من استعدادهم ما يقبلونه

استعداد اپنی اور دوسرا گروہ ہے کہ جانتے ہین وہ استعداد اپنی سے اُس عطیہ کو کہ قبول کرتے ہین وہ اوسکو

هذا أتم ما يكون في معرفة الاستعداد في هذا الصنف ومن هذا

یہ معرفت استعداد کی کامل تر اوس معرفت سے ہے کہ حاصل ہوتی ہے وہ بیچ باب معرفت استعداد کے بیچ اس گروہ اہل حضور کے اور بعض اس

الصنف من يسأل لا للاستعجال ولا للإمكان وإنما يسأل امتثالا

گروہ اہل عارفین سے وہ شخص ہے کہ سوال کرتا ہے وہ نہ واسطے جلد بازی طبیعت کے اور نہ واسطے ممکن ہونے مطلوب کے اور سوا اسکے نہین ہے کہ سوال کرتا ہے وہ واسطے پیروی

۲۲

لأمر الله في قوله تعالى ادعوني أستجب لكم فهو العبد المحض فليس

امر اللہ تعالی کے کہ ثابت ہے وہ امر بیچ قول اللہ تعالی کے کہ دعا مانگو تم مجھسے قبول کرونگا میں دعا تمہاری پس شخص بندہ خالص ہے اور نہیں ہے

يعد الذي همة متعلقة فيما سأل فيه من معين أو غير معين

واسطے اسکے یعنی سائل زبانی کے کوئی مقصد متعلق بیچ اوس چیز کے کہ سوال کیا اوسنے بیچ اوسکے مطلوب معین یا غیر معین سے

وإنما همته في امتثال أوامر سيده فإذا اقتضى الحال السؤال

اور سوای اسکے نہیں ہے کہ قصد اوسکا بیچ بجالانے احکام مالک اپنے کے ہے پس جسوقت مقتضی ہووے حال سوال لسانی کا

سأل عبودية وإذا اقتضى التفويض والسكوت سكت فقد

سوال کرتا ہے سائل تابعداری کی روسے اور جسوقت مقتضی ہووے حال تفویض اور سکوت کا ساکت رہتا ہے پس تحقیق

ابتلي أيوب وغيره وما سألوا رفع ما ابتلاهم الله به ثم

مبتلا کیے گئے ایوب علیہ السلام اور غیر اوسکے انبیا علیہم السلام میں سے اور نہیں سوال کیا انہوں نے دفع کرنا اوس چیز کا کہ مبتلا کیا انکو اللہ تعالی نے ساتھہ اوسکے پھر

اقتضى لهم الحال في زمان آخر أن يسألوا دفع ذلك فسألوا

مقتضی ہوا واسطے اونکے حال بیچ زمانہ دوسرے کے کہ سوال کریں وہ واسطے دفع کرنے اوسکے کے پس سوال کیا انہوں نے

فرفعه الله عنهم والتعجيل بالمسئول فيه والإبطاء للقدر المعين

پس دفع کیا اوس بلا کو اللہ تعالی نے اونسے اور جلدی کرنا سوال کا بیچ حصول مطلب کے اور دیری کرنا بنظر اندازہ اور تقدیر معین کے ہے

له عند الله فإذا وافق السؤال الوقت أسرع بالإجابة وإذا

واسطے اوسی مطلوب کے نزدیک اللہ تعالی کے پس جسوقت موافقت کرے سوال ساتھہ وقت کے جلدی کرتا ہے سوال قبول ہونے میں

تأخر الوقت إما في الدنيا وإما في الآخرة تأخرت الإجابة

اور جسوقت تاخیر ہووے وقت اجابت کا سوال سے یا تو دنیا میں یا تو آخرت میں تاخیر ہوگی بسبب سوال کی

أي المسئول فيه لا الإجابة التي هي لبيك من الله فافهم

یعنی حصول مطلوب کے نہ وہ قبولیت کہ وہ لبیک کہنا ہے جانب سے اللہ تعالی کے پس سمجھ تو اسے طالب

وأما القسم الثاني وهو قولنا ومنها ما لا يكون عن سؤال فالذي أريد

ولیکن قسم دوسری کہ وہ قول ہمارا ہے کہ اور بعض انہیں سے وہ عطایا ہیں کہ نہیں حاصل ہوتیں سوال زبانی سے پس مراد اسکے نہیں ہے کہ مراد رکھتا ہوں میں

بالسؤال التلفظ به فإن في نفس الأمر لا بد من سؤال إما باللفظ

سوال مذکور سے تلفظ کرنا ساتھہ سوال لفظی کے اسلیے کہ تحقیق نفس الامر میں ضرور ہے واسطے ہر عطیہ کے سوال کا ہونا یا ساتھہ سوال لفظی کی ہووے

أو بالحال أو بالاستعداد كما أنه لا يصح حمد مطلق قط إلا

یا ساتھہ سوال حالی کے یا ساتھہ سوال استعدادی کے جیسے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں صحیح ہوتی ہے حمد مطلق ہرگز مگر

في اللفظ وأما في المعنى فلا بد أن يقيده الحال فالذي يبعثك

بسبب لفظ کے ولیکن حمد مطلق بسبب معنی کے پس ضرور ہے یہ کہ مقید کرے اوسی حمد کو لسان حال پس جو چیز برانگیختہ کرتی ہے تجکو

ایسا ہی ساتھہ لسان استعدادات جزئیہ کے سبب مقید ہونے اون استعدادات جزئیہ کے ساتھہ ازمنہ معینہ کے

عَلٰی حَمْدِ اللّٰہِ ھُوَ الْمُقَیِّدُ لَکَ بِاسْمِ فِعْلٍ اَوْ بِاسْمِ تَنْزِیْہٍ وَالْاِسْتِعْدَادُ

اور بر حمد اللہ تعالی کے وہی چیز مقید کرنے والی ہے تجکو واسطے حمد کے ساتھ اسم صفت فعلیہ کے یا ساتھ اسم صفت تنزیہیہ کے اور جو استعداد

مِنَ الْعَبْدِ لَا یَشْعُرُ بِہٖ صَاحِبُہٗ وَیَشْعُرُ بِالْحَالِ لِاَنَّہٗ یَعْلَمُ الْبَاعِثَ وَھُوَ

بندے کی ہے نہیں شعور رکھتا ہے اوس استعداد کا صاحب اسکا اور شعور رکھتا ہے وہ حال اپنے کا اسلیے کہ وہ صاحب استعداد جانتا ہے باعث طلبیہ کو اور وہ

الْحَالُ فَالْاِسْتِعْدَادُ اَخْفٰی سُؤَالٍ وَاِنَّمَا یَمْنَعُ ھٰٓؤُلَآءِ مِنَ السُّؤَالِ عِلْمُھُمْ

باعث حال ہے پس سوال استعداد کا پوشیدہ تر سوالونکا ہے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ باز رکھتا ہے اُن سائلین کو سوال لفظی سے علم اونکا

بِاَنَّ لِلّٰہِ فِیْھِمْ سَابِقَۃَ قَضَآءٍ فَھُمْ قَدْ ھَیَّئُوْا مَحَلَّھُمْ لِقَبُوْلِ مَا یَرِدُ مِنْہُ

اسطرح سے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالی کے بیچ حق اونکے حکم ہے سابق و ازل میں اسلیے کہ اُن لوگوں نے آمادہ اور درست کیا ہے اپنے تئین واسطے قبول کرنے اُس چیز کے کہ وارد ہوتی ہے

وَقَدْ غَابُوْا عَنْ نُفُوْسِھِمْ وَاَغْرَاضِھِمْ وَمِنْ ھٰٓؤُلَآءِ مَنْ یَعْلَمُ اَنَّ

وہ اللہ تعالی سے اور غائب ہوئے وہ لوگ نفوس شہوانیہ اور غرضون نفسانیہ اپنی سے اور بعض اُنکے وہ ہیں جو وہ عارف ہے کہ جانتا ہے وہ اسبات کو کہ تحقیق

عِلْمَ اللّٰہِ بِہٖ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ ھُوَ مَا کَانَ عَلَیْہِ فِیْ حَالِ ثُبُوْتِ عَیْنِہٖ

علم اللہ تعالے کا حق میں اسکے بیچ تمامی احوال اپنے کے وہ چیز ہے کہ تھا وہ عارف اوپر اوسکے بیچ حال ثبوت عین ثابتہ اپنے کے

قَبْلَ وُجُوْدِھَا وَیَعْلَمُ اَنَّ الْحَقَّ لَا یُعْطِیْہِ اِلَّا مَآ اَعْطَاہُ عَیْنُہٗ مِنَ

علم حق میں قبل وجود خارجی عین ثابتہ کے اور جانتا ہے وہ عارف اسبات کو بھی کہ تحقیق حق تعالے نہیں دیتا ہے اسکو کچھ مگر وہ چیز کہ عطا کی حق تعالے کو عین ثابتہ اوسکی نے کہ وہ چیز

الْعِلْمِ بِہٖ وَھُوَ مَا کَانَ عَلَیْہِ فِیْ حَالِ ثُبُوْتِہٖ فَیَعْلَمُ اَنَّ عِلْمَ اللّٰہِ

علم حق تعالے کا ہے بندے کے حق میں اور علم حق کا وہ چیز ہے کہ تھا بندہ اوپر اُسکے بیچ حال ثبوت اپنے کے علم حق میں پس جانتا ہے وہ عارف اسبات کو کہ تحقیق علم اللہ تعالی کا

بِہٖ مِنْ اَیْنَ حَصَلَ وَمَا ثَمَّ صِنْفٌ مِنْ اَھْلِ اللّٰہِ اَعْلٰی وَاَکْشَفُ مِنْ

حق میں بندے کے کہان سے حاصل ہوا اور نہیں ہے اونمیں میں کوئی گروہ اہل اللہ سے برتر اور مکاشف تر

ھٰذَا الصِّنْفِ فَھُمُ الْوَاقِفُوْنَ عَلٰی سِرِّ الْقَدَرِ وَھُمْ عَلٰی قِسْمَیْنِ مِنْھُمْ مَنْ یَعْلَمُ

اس گروہ سے پس یہ گروہ واقف ہیں اوپر سر قدر کے اور یہ گروہ اوپر دو قسم کے ہیں بعض اونمیں سے وہ عارف ہے کہ جانتا ہے

ذٰلِکَ مُجْمَلًا وَمِنْھُمْ مَنْ یَعْلَمُہٗ مُفَصَّلًا وَالَّذِیْ یَعْلَمُہٗ مُفَصَّلًا اَعْلٰی وَاَتَمُّ مِنَ الَّذِیْ یَعْلَمُہٗ

وہ سر قدر کو اجمال کی رو سے اور بعض اونمیں سے وہ عارف ہے کہ جانتا ہے وہ سر قدر کو تفصیل کی رو سے اور جو عارف کہ جانتا ہے سر قدر کو تفصیل کی رو سے برتر اور کامل تر ہے اُس عارف سے کہ جانتا ہے وہ سر قدر کو

مُجْمَلًا فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ مَا تَعَیَّنَ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ فِیْہِ اِمَّا بِاِعْلَامِ اللّٰہِ اِیَّاہُ بِمَآ اَعْطَاہُ

اجمال کی رو سے اسلیے کہ تحقیق عارف صاحب تفصیل جانتا ہے جو کہ متعین ہوا ہے بیچ علم اللہ تعالی کے حق میں بندہ کے جاننا یا بسبب اعلام اللہ تعالی کے اُس عارف کو اُس چیز کو کہ عطا کیا ہے حق تعالی

عَیْنُہٗ مِنَ الْعِلْمِ بِہٖ وَاِمَّا بِاَنْ یَّکْشِفَ لَہٗ عَنْ عَیْنِہِ الثَّابِتَۃِ وَ

عین ثابتہ اوسکی نے کہ وہ چیز علم حق تعالی کا ہے حق میں اُس بندے کے یا بسبب اسکے کہ کشف ہوجاوے اُس بندے کو عین ثابتہ اوسکا

وَانْتِقَالَاتِ الْاَحْوَالِ عَلَیْھَا اِلٰی مَا لَا یَتَنَاھٰی وَھُوَ اَعْلٰی فَاِنَّہٗ

اور انتقالات احوال عین ثابتہ کے غیر متناہی تک اور یہ صاحب کشف بلند مرتبہ والا ہے اسلیے کہ وہ صاحب کشف ہوگا

يكون في علمه بنفسه بمنزلة علم الله به لأن الأخذ من

اسوقت بیچ علم اپنے کے اپنی ذات کا مرتبہ مین علم اللہ تعالیٰ کے کہ حق مین اوسکے ہے اسلیے کہ اخذ علم دونوں کا ایک ہے

معدن واحد إلا أنه من جهة العبد عناية من الله سبقت

معدن سے ہے مگر فرق یہ ہے کہ تحقیق علم کی طرف سے بندے کے عنایتی ہو جانب اللہ تعالیٰ کے کہ سابق ہوئی ہو وہ عنایت

له وهي من جملة أحوال عينه يعرفها صاحب هذا الكشف

واسطے اوس بندے کے اور وہ عنایت تمامی احوال عین ثابتہ مین سے اوسکے ہے کہ پہچانتا ہے اوس عنایت کو یہ صاحب کشف

إذا أطلعه الله على ذلك أي على أحوال عينه فإنه ليس

جسوقت اطلاع کرے اوسکو اللہ تعالیٰ اوپر اوسکے یعنی اوپر حالات عین ثابتہ اوسکے کے اسلیے کہ تحقیق نہین ہے

في وسع المخلوق إذا أطلعه الله على أحوال عينه الثابتة

بیچ طاقت کسی مخلوق کے جسوقت اطلاع کرے اوسکو اللہ تعالیٰ اوپر حالات عین ثابتہ اوسکے کے

التي تقع صورة الوجود عليها أن يطلع في هذه الحال

جو واقع ہوتی ہے صورت وجود کی اوپر اوس عین ثابتہ کے یہ کہ مطلع ہووے وہ مخلوق بیچ اس حال اطلاع کے

على اطلاع الحق على هذه الأعيان الثابتة في حال عدمها

اوپر طریق مطلع ہونے حق تعالیٰ کے اوپر اس اعیان ثابتہ کے بیچ حال عدم اعیان ثابتہ کے

لأنها نسب ذاتية لا صورة لها فبهذا القدر نقول إن

اسلیے کہ تحقیق اعیان ثابتہ حالت عدم مین محض نسبتین ذاتیہ ہین نہین ہے کوئی صورت وجود کی واسطے اوسکے پس اوسی قدر کہتے ہین ہم کہ تحقیق

العناية الإلهية سبقت لهذا العبد بهذه المساواة

عنایت الٰہی سابق ہوئی واسطے اس بندے کے ساتھ اسی برابری کے

في إفادة العلم ومن هنا يقول الله حتى نعلم وهي كلمة محققة

بیچ اخذ علم کے اور اسی جگہ سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ (یہانتک کہ جانین ہم) اور وہ ایک کلمہ ہے ثابت

المعنى ما هي كما يتوهمه من ليس له هذا المشرب وغاية

المعنی اور ظاہر المراد نہ کہ ایسا ہے جیسے کہ وہم کرتا ہے اسکو وہ شخص کہ نہین ہے واسطے اوسکے یہ مشرب کشف اور نہایت قول متکلم

المنزه أن يجعل ذلك الحدوث في العلم للتعلق وهو

صاحب تنزیہ کی یہ ہے کہ گردانتا ہو واسطے حدوث زمانی علم کو بیچ علم حق کے متعلق واسطے تعلق علم حق کے اور یہ

اعلى وجه يكون للمتكلم بعقله في هذه المسألة لولا انه اثبت العلم

کردانا برتر وجہ کہ حاصل ہے واسطے اوس متکلم کے اوسکی عقل میں بیچ اس مسئلہ کے اگر نہوتی یہ بات کہ تحقیق اوس متکلم نے ثابت کیا ہے علم حق کو

زائدا على الذات فجعل التعلق له لا للذات وبهذا انفصل عن

زائد اوپر ذات حق کے پس گردانا اوسنے تعلق کو واسطے علم کے نہ واسطے ذات کے اور بہ سبب اسی کے متفرق ہوا متکلم عارف

المحقق من اهل الله صاحب الكشف والوجود ثم نرجع الى الاعطيات

محقق سے کہ وہ محقق اہل اللہ صاحب کشف اور وجدان سے ہے پھر رجوع کرتے ہیں ہم طرف عطایا کے

فنقول ان الاعطيات اما ذاتية او اسمائية فاما المنح والهبات

پس کہتے ہیں ہم تحقیق عطایا ی ربانی یا ذاتی ہیں یا اسمائی لیکن انواع انعامات اور بخششیں

والعطايا الذاتية فلا تكون ابدا الا عن تجل الهي والتجلي من

اور عطایا جو ذاتی ہیں پس نہیں حاصل ہوتے ہیں وہ ہرگز مگر تجلی الٰہی سے اور تجلی

الذات لا يكون ابدا الا بصورة استعداد المتجلى له غير

ذات حق سے نہیں حاصل ہوتی ہے ہرگز مگر موافق صورت قابلیت اوس بندے کے کہ جسکے لیے تجلی کی گئی ہے غیر

ذلك لا يكون ابدا فاذن المتجلى له ما راى سوى صورته

اسکے نہیں حاصل ہوتی ہے وہ تجلی ہرگز پس اسوقت متجلی لہ نے نہ دیکھا سوائے صورت اپنی کے

في مرآة الحق وما راى الحق ولا يمكن ان يراه مع علمه انه

بیچ آئینہ حق کے اور نہ دیکھا اوسنے حق تعالیٰ کو اور ممکن نہیں کہ دیکھے وہ حق تعالیٰ کو باوجود علم اپنے کے اسبات کا کہ تحقیق

ما راى صورته الا فيه كالمرآة في الشاهد اذا رايت الصور

اوس عارف نے نہ دیکھا صورت اپنی کو مگر بیچ ذات حق کے جیسے کہ آئینہ مقابل میں دیکھنے والے کے ہوتا ہے جب تو دیکھیگا تو صور اشیا

او صورتك فيها لا تراها مع علمك انك ما رايت الصور او

یا صورت اپنی بیچ اوس آئینہ کے نہ دیکھیگا تو اوس آئینہ کو باوجود علم تیرے کے اسبات کے کہ تحقیق تو نے نہیں دیکھا صور اشیا کو یا

صورتك الا فيها فابرز الله ذلك مثالا نصبه لتجليه الذاتي

صورت اپنی مگر بیچ اوس آئینہ کے پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے آئینہ کو ایک مثال کہ قایم کیا اوسکو واسطے تجلی ذاتی اپنے کے

ليعلم المتجلى له انه ما راه وما ثم مثال اقرب ولا اشبه

تاکہ جانے متجلی لہ اسبات کو کہ تحقیق اوسنے نہ دیکھا حق تعالیٰ کو اور نہیں ہے بیچ تمثیل تجلی ذاتی کے کوئی مثال قریب تر اور مشابہ تر

بالرؤية والتجلي من هذا واجهد في نفسك عند ما ترى

ساتھ رویت حق اور تجلی ذاتی کے اس مثال سے اور کوشش کر تو اے طالب بیچ ذات اپنی کے وقت دیکھنے

الصورة في المرآة ان ترى جرم المرآة لا تراه ابدا

صورت اپنی کے بیچ آئینہ کے یہ کہ دیکھے تو جسم آئینہ کو نہ دیکھے گا تو اوسکو کبھی

أَلْبَتَّةَ حَتّٰى أَنَّ بَعْضَ مَنْ أَدْرَكَ مِثْلَ هٰذَا فِي صُوَرِ الْمَرَايَا ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ الصُّورَةَ

یقیناً یہاں تک کہ تحقیق بعض اولوں کو نہیں سے کہ دریافت کیا انہوں نے مثل اسکو بیچ صورتوں آئینے کے گیا ہے وہ طرف اسبات کے کہ تحقیق وہ صورت

الْمَرْئِيَّةَ حِجَابٌ بَيْنَ بَصَرِ الرَّائِي وَبَيْنَ الْمِرْآةِ هٰذَا أَعْظَمُ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْأَمْرُ كَمَا

کہ دکھائی دیتی ہے آئینہ میں حجاب ہے درمیان بینائی دیکھنے والے کے اور درمیان آئینہ کے یہ بڑا ہے جو قادر ہوا اس پر علم سے اور حقیقت امر کی

قُلْنَاهُ وَذَهَبْنَا إِلَيْهِ وَقَدْ بَيَّنَّا هٰذَا فِي الْفُتُوحَاتِ الْمَكِّيَّةِ وَإِذَا ذُقْتَ هٰذَا ذُقْتَ

کہ کہا ہمنے اور ہم گئے ہم طرف اسکے اور تحقیق بیان کیا ہمنے اسکو بیچ فتوحات مکیہ کے اور جس وقت چکھا تو نے اسکو چکھا تو نے ذوق اور وجدان سے مرتبہ تجلی

الْغَايَةَ الَّتِي لَيْسَ فَوْقَهَا غَايَةٌ فِي حَقِّ الْمَخْلُوقِ فَلَا تَطْمَعْ وَلَا تُتْعِبْ نَفْسَكَ

ذاتی کو پایا تو نے نہایت کا مرتبہ کہ نہیں ہے اوپر اسکے کوئی مرتبہ نہایت کا بیچ حق مخلوق کے پس مت امیدوار ہو اور مت رنج میں ڈال نفس اپنا

فِي أَنْ تَرْقٰى فِي أَعْلٰى مِنْ هٰذَا الدَّرَجِ فَمَا هُوَ ثَمَّ أَصْلًا وَمَا

بیچ اسبات کے کہ ترقی کرے تو بیچ مرتبہ برتر کے اس درجہ تجلی ذاتی سے پس نہیں ہے کوئی مرتبہ اس درجہ سے تجلی ذاتی میں ہرگز اور نہیں ہے

بَعْدَهُ إِلَّا الْعَدَمُ الْمَحْضُ فَهُوَ مِرْآتُكَ فِي رُؤْيَتِكَ نَفْسَكَ وَأَنْتَ مِرْآتُهُ

بعد اسکے کچھ مگر عدم محض پس حق تعالے آئینہ تیرا ہے بیچ دیکھنے تیرے کے ذات اپنی اور تو آئینہ حق تعالے کا ہے

فِي رُؤْيَتِهِ أَسْمَائَهُ وَظُهُورِ أَحْكَامِهَا وَلَيْسَتْ سِوٰى عَيْنِهِ فَاخْتَلَطَ

بیچ دیکھنے حق تعالی کے حقایق اسما اپنے اور تو آئینہ حق کا ہی بیچ ظہور احکام ان اسما کی اور نہیں ہیں وہ تمام غیر ذات حق تعالی کی پس مخلوط ہوا

الْأَمْرُ وَانْبَهَمَ فَمِنَّا مَنْ جَهِلَ فِي عِلْمِهِ فَقَالَ وَالْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْإِدْرَاكِ

امر حق اور بندہ کا اور مبہم پس بعض ہم عارفین میں سے وہ شخص ہے کہ متحیر ہوا بیچ علم اوس امر مبہم کے پس کہا اُسنے اور عاجز ہونا دریافت کرنیسے دریافت کے

إِدْرَاكٌ وَمِنَّا مَنْ عَلِمَ فَلَمْ يَقُلْ مِثْلَ هٰذَا وَهُوَ أَعْلَى الْقَوْلِ بَلْ

نہایت دریافت ہے اور بعض ہم عارفین میں سے وہ شخص ہے کہ جانا اُسنے امر مبہم کو پس نہ کہا اُسنے مثل اس قول عاجز کی اور وہ سکوت بہتر ہے مرتبہ میں قول عاجز سے بلکہ

أَعْطَاهُ الْعِلْمُ السُّكُوتَ كَمَا أَعْطَاهُ الْعَجْزُ وَهٰذَا هُوَ أَعْلٰى عَالِمٍ بِاللّٰهِ وَلَيْسَ هٰذَا الْعِلْمُ

بخشا ہے ساکت کو علم نے سکوت جیسے کہ بخشا ہے علم نے عاجز کو عجز اور یہ ساکت برتر ہے مرتبہ میں علمای باللہ سے اور نہیں ہے یہ علم

بِالْأَصَالَةِ إِلَّا لِخَاتَمِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَوْلِيَاءِ وَمَا يَرَاهُ أَحَدٌ مِنَ

دراصل واسطے کسیکی مگر واسطے خاتم الرسل اور خاتم الاولیا کے اور نہین دیکھتا ہے حق تعالے کو کوئی

الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ إِلَّا مِنْ مِشْكَوةِ الرَّسُولِ الْخَاتَمِ وَلَا يَرَاهُ أَحَدٌ

نبیون اور رسولون مین سے مگر نور طاقدان خاتم الرسل سے اور نہین دیکھتا ہے حق تعالی کو کوئی

مِنَ الْأَوْلِيَاءِ إِلَّا مِنْ مِشْكَوةِ الْوَلِيِّ الْخَاتَمِ حَتَّى أَنَّ الرُّسُلَ لَا يَرَوْنَهُ

ولیون مین سے مگر نور طاقدان خاتم الاولیا سے یہانتک کہ تحقیق رسول نہین دیکھتے ہین حق تعالی کو

مَتَى رَأَوْهُ إِلَّا مِنْ مِشْكَوةِ خَاتَمِ الْأَوْلِيَاءِ فَإِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ

جب دیکھتے ہین اوسکو مگر نور طاقدان خاتم الاولیا سے اسلیے کہ تحقیق رسالت اور نبوت

أَعْنِي نُبُوَّةَ التَّشْرِيعِ وَرِسَالَتَهُ تَنْقَطِعَانِ وَالْوَلَايَةُ لَا تَنْقَطِعُ أَبَدًا

کہ مراد رکھتا ہون مین اوس سے نبوت ظاہر شریعت اور رسالت ظاہر شریعت کو منقطع ہوتی ہین دونون اور ولایت نہین منقطع ہوتی ہے کبھی

فَالْمُرْسَلُونَ مِنْ كَوْنِهِمْ أَوْلِيَاءَ لَا يَرَوْنَ مَا ذَكَرْنَاهُ إِلَّا مِنْ مِشْكَوةِ

پس تمامی رسول باعتبار ہونے اپنے کے اولیا نہین دیکھتے ہین وہ اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا علم صاحب سکوت سے مگر نور طاقدان

خَاتَمِ الْأَوْلِيَاءِ فَكَيْفَ مَنْ دُونَهُمْ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَإِنْ كَانَ خَاتَمُ

خاتم الاولیا سے پس کیونکر ہوگا حال اُس شخص کا کہ کمتر رسولون کا ہے اولیا مین سے اگرچہ ہے خاتم

الْأَوْلِيَاءِ تَابِعًا فِي الْحُكْمِ لِمَا جَاءَ بِهِ خَاتَمُ الرُّسُلِ مِنَ التَّشْرِيعِ فَذَلِكَ

الاولیا پیرو بیچ حکم شریعت کے اُس چیز کا کہ لائے اوسکو خاتم الرسل احکام ظاہر شریعت سے پس یہ پیروی

لَا يَقْدَحُ فِي مَقَامِهِ وَلَا يُنَاقِضُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فَإِنَّهُ مِنْ وَجْهٍ

نہین ضرر کرتی ہے بیچ مرتبہ خاتم الاولیا کے اور نہین مخالفت کرتی ہے اوس چیز کی کہ گئے ہم طرف اوسکے رویت حق سے اسلیے کہ تحقیق خاتم اولیا ایک وجہ سے

يَكُونُ أَنْزَلَ كَمَا أَنَّهُ مِنْ وَجْهٍ يَكُونُ أَعْلَى وَقَدْ ظَهَرَ فِي

ہوتا ہے کمتر مرتبہ والا جیسے کہ تحقیق وہ ایک وجہ سے ہوتا ہے برتر مرتبے والا اور تحقیق ظاہر ہوئی بیچ

ظَاهِرِ شَرْعِنَا مَا يُؤَيِّدُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي فَضْلِ عُمَرَ فِي أُسَارَى

ظاہر شریعت ہماری کے وہ چیز جو موید ہے اُس قول کی کہ گئے ہم طرف اُسکے بیچ حق فضیلت عمر کے بیچ نشان قیدیون

بَدْرٍ بِالْحُكْمِ فِيهِمْ وَفِي تَأْبِيرِ النَّخْلِ فَمَا يَلْزَمُ الْكَامِلَ أَنْ يَكُونَ لَهُ

بدر کے بسبب حکم کرنے عمر کے حق مین اُن قیدیون کے اور بیچ بارور کرنے درخت خرما کی پس نہین لازم آتا ہے کامل کو یہ کہ ہووے واسطے اُسکے

التَّقَدُّمُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَفِي كُلِّ مَرْتَبَةٍ وَإِنَّمَا نَظَرُ الرِّجَالِ إِلَى التَّقَدُّمِ

پیشوائی بیچ ہر چیز کے اور بیچ ہر مرتبہ کے اور سوائے اسکے نہین ہے کہ نظر کاملون کی طرف پیشوائی کے

فِي رُتَبِ الْعِلْمِ بِاللهِ هُنَالِكَ مَطْلَبُهُمْ وَأَمَّا حَوَادِثُ الْأَكْوَانِ

بیچ مرتبہ معرفت باللہ کے ہے اسی جگہ سے ہے مطلب کاملون کا ولیکن حوادث دنیاوی

فَلَا تَعَلُّقَ لِخَوَاطِرِهِمْ بِهَا فَحَقِّقْ مَا ذَكَرْنَاهُ وَلَمَّا مَثَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

پس نہین ہے کوئی تعلق دلون اونکے کو ساتھہ اُن حوادث کو پس ثابت ہوئی وہ چیز کہ ذکر کیا ہمنے اُسکا نظر کا طریق ہے اور جب مثال دی نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّبُوَّةَ بِالْحَائِطِ مِنَ اللَّبِنِ وَقَدْ كَمُلَ سِوَى مَوْضِعِ لَبِنَةٍ

علیہ وسلم نے نبوت کو ساتھہ دیوار اینٹون کے اور بتحقیق کامل ہوئی تھی وہ دیوار سواے جگہ ایک اینٹ کے

وَاحِدَةٍ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّبِنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ

اور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہی اینٹ مگر یہ کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَاهَا إِلَّا كَمَا قَالَ لَبِنَةً وَاحِدَةً وَأَمَّا خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ

علیہ وسلم نہین دیکھتے ہین اوس اینٹ کو مگر ایک ہی اینٹ جیسے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے لیکن خاتم الاولیا

فَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ هٰذِهِ الرُّؤْيَا فَيَرَى مَا مَثَّلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

پس ضرور ہے واسطے اوسکے دیکھنا اس خواب کا پس دیکھتا ہے وہ اوس چیز کو کہ مثال دی ساتھہ اوسکے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَرَى فِي الْحَائِطِ مَوْضِعَ لَبِنَتَيْنِ اللَّبِنُ مِنْ

اللہ علیہ وسلم نے اور ساتھہ اسکے دیکھتا ہے خاتم الاولیا اوس ایک محل کو بیچ دیوار کے محل دو اینٹ کا ایک اینٹ

ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ فَيَرَى اللَّبِنَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقُصُ الْحَائِطُ عَنْهُمَا وَ

سنہری اور دوسری اینٹ روپہلی پس دیکھتا ہے خاتم الاولیا اُن دونون اینٹون کو کہ ناقص ہوئی ہے دیوار نبوت کی بغیر اون دونون اینٹون کے اور

يَكْمُلُ بِهِمَا لَبِنَةَ ذَهَبٍ وَلَبِنَةَ فِضَّةٍ فَلَا بُدَّ أَنْ يَرَى

کامل ہوتی ہی وہ دیوار ساتھہ اون دونون اینٹ سنہری اور اینٹ روپہلی کے پس ضرور ہے یہ کہ دیکھے خاتم الاولیا بھی

نَفْسَهُ تَنْطَبِعُ فِي مَوْضِعِ تَيْنِكَ اللَّبِنَتَيْنِ فَيَكُونُ خَاتَمُ

ذات اپنی کو کہ چسپان ہووے بیچ محل اون دونون اینٹون کے پس ہوسنگے خاتم

الْأَوْلِيَاءِ تَيْنِكَ اللَّبِنَتَيْنِ فَيَكْمُلُ الْحَائِطُ وَالسَّبَبُ

اولیا وہ دونون اینٹین پس کامل ہوگی دیوار نبوت اور ولایت کی اور علت

الْمُوجِبُ لِكَوْنِهِ رَآهَا لَبِنَتَيْنِ أَنَّهُ تَابِعٌ لِشَرْعِ خَاتَمِ الرُّسُلِ

موجبہ اسباب کی کہ دیکھا خاتم الاولیا نے ایک اینٹ کو دو اینٹ یہ ہی کہ تحقیق خاتم اولیا تابع ہے شریعت خاتم رسول کے

فِي الظَّاهِرِ وَهُوَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ الْفِضَّةِ وَهُوَ ظَاهِرُهُ وَمَا يَتَّبِعُهُ

بیچ ظاہر شریعت کی اور ظاہر شرع خاتم رسول کا محل اینٹ روپہلی کا ہوا اور ظاہر شرع رسول کہ خاتم الاولیا کا ہی ظاہر شرع اور وہ چیز کہ پیروی کرتا ہی خاتم الاولیا خاتم

فِيهِ مِنَ الْأَحْكَامِ كَمَا هُوَ آخِذٌ عَنِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ مَا هُوَ

بیچ اوسی چیز کے ظاہر احکام شرع سے جیسے کہ خاتم الاولیا نے لیا اللہ تعالے سے بیچ باطن کے اوس چیز کو کہ خاتم الاولیا

بِالصُّورَةِ الظَّاهِرَةِ مُتَّبِعٌ فِيهِ لِأَنَّهُ يَرَى الْأَمْرَ عَلَىٰ

ساتھہ صورت ظاہری کے تابع ہے بیچ اوسی چیز کے اسلیے کہ تحقیق خاتم الاولیا دیکھتا ہے امر الٰہی کو اوپر

۲۹

قولہ کما ہو اخذ الخ یعنے خاتم الاولیا نے ظاہر میں احکام شریعت کو خاتم رسول کی شرع سے لیا ہے جیسے کہ باطن میں وہی احکام شریعت کے حق تعالیٰ سے لیا ہے کیونکہ خاتم

بما هو عليه فلا بد ان يراه هكذا وهو موضع اللبنة الذهبية

اوس چیز کے کہ نفس الامر مین ہے پس ضرورہے کہ دیکھے خاتم الاولیا امر الٰہی کو ایسی ہی اور وہی اخذ اور رویت نفس الامری محل اینٹ سنہری ہے

في الباطن فانه آخذ من المعدن الذي ياخذ منه الملك الذي

بیچ باطن کے اسلیے کہ تحقیق خاتم الاولیا لینے والا ہے اوس معدن سے کہ لیتا ہے اوس سے وہ فرشتہ کہ

يوحى به الى الرسول فان فهمت ما اشرت به فقد حصل لك

وحی کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے طرف رسول کے پس اگر سمجھا تو نے اوس چیز کو کہ اشارہ کیا مینے طرف اوسکے پس تحقیق حاصل ہوا واسطے تیرے

العلم النافع فكل نبي من لدن آدم الى آخر نبي ما منهم احد

علم نافع پس ہر پیغمبر وقت سے آدم کے آخر پیغمبر تک یعنی حضرت عیسیٰ تک نہیں ہے اونمین سے کوئی کہ

ياخذ الا من مشكوة خاتم النبيين وان تاخر وجود طينته

لیوے نبوت کو مگر نور طاقدان خاتم الانبیا سے اگرچہ متاخر ہوا وجود عنصری اونکا

فانه بحقيقته موجود وهو قوله كنت نبيا وآدم بين

پس تحقیق خاتم الانبیا ساتھ روحانیت اپنی کے موجود تھے اور وہ معنی ثابت ہین قول خاتم الانبیا سے (کہ تھا مین پیغمبر اوس وقت مین) کہ تھے آدم درمیان

الماء والطين وغيره من الانبياء ما كان نبيا الا حين بعث

پانی اور مٹی کے اور غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبرون سے نہ تھے کوئی پیغمبر مگر جسوقت کہ مبعوث ہوے

وكذلك خاتم الاولياء كان وليا وآدم بين الماء والطين

اور ایسے ہی خاتم الاولیا تھے وہ ولی اوسوقت مین کہ تھے آدم درمیان پانی اور مٹی کے

وغيره من الاولياء ما كان وليا الا بعد تحصيله شرائط

اور غیر خاتم الاولیا کے ولیون مین سے نہ تھے وہ ولی مگر بعد حاصل کرنے اونکے کے شرائط

الولاية من الاخلاق الالهية في الاتصاف بها من كون

ولایت کو اخلاق الٰہی سے بیچ متصف ہونے کے ساتھ صفت ولایت کے یہ شرائط ولایت بہ سبب ہونے

الله يسمى بالولي الحميد فخاتم الرسل من حيث ولايته

اللہ تعالیٰ کے ہے اس صفت کے ساتھ کہ نام رکھا گیا ہے اوسکا ولی حمید پس خاتم الرسل باعتبار ولایت اپنی کے

نسبته مع الختم للولاية نسبة الانبياء والرسل معه

نسبت اونکی طرف خاتم اولیا کے مثل نسبت تمامی انبیا اور رسولون کے طرف اوسی خاتم اولیا کے ہے

فانه الولي الرسول النبي وخاتم الاولياء الولي الوارث الآخذ

پس تحقیق خاتم رسول ولی اور رسول اور نبی ہے اور خاتم الاولیا ولی اور وارث اور لینے والا

عن الاصل المشاهد للمراتب وهو حسنة من حسنات خاتم

اصل معدن سے اور دیکھنے والا مرتبون کا ہے اور وہ خاتم الاولیا منظر ایک درجہ حسنہ کا ہے درجون حسنات مین سے خاتم

الرَّسُولِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمِ الْجَمَاعَةِ وَسَيِّدِ وُلْدِ

رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جو پیشواے جماعت انبیا اور سردار اولاد

اٰدَمَ فِي فَتْحِ بَابِ الشَّفَاعَةِ فَعَيَّنَ حَالًا خَاصًّا مَا عَمَّمَ وَفِي هٰذِهِ

آدم کے ہین بیچ کھولنے دروازۂ شفاعت کے پس معین کیا حق تعالی نے واسطے سیادت آنحضرت کے ایک حال خاص کو اور نہین عام کیا اسکو اور بیچ اس

الْحَالِ الْخَاصِّ تَقَدَّمَ عَلَى الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ فَإِنَّ الرَّحْمٰنَ مَا شَفَعَ

حال خاص کے مقدم ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوپر اسماے الٰہی کے اسلیے کہ تحقیق اسم رحمٰن نے باوجود جامعیت اپنی کے نہین شفاعت کی

عِنْدَ الْمُنْتَقِمِ فِي أَهْلِ الْبَلَاءِ إِلَّا بَعْدَ شَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ فَفَازَ

نزدیک اسم منتقم کے بیچ حق اہل بلا کے مگر بعد شفاعت تمامی شفاعت کرنیوالون کے پس بخوبی پہونچے

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّيَادَةِ فِي هٰذَا الْمَقَامِ الْخَاصِّ فَمَنْ فَهِمَ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیچ سرداری کے بیچ اس مقام خاص کے پس جسنے سمجھا

الْمَرَاتِبَ وَالْمَقَامَاتِ لَمْ يَعْسُرْ عَلَيْهِ قَبُولُ مِثْلِ هٰذَا الْكَلَامِ وَأَمَّا الْمِنَحُ

مرتبون اور مقامون کو نہین دشوار ہے اوپر اوسکے مان لینا مثل اس کلام کے ولیکن عطایاے

الْأَسْمَائِيَّةُ فَاعْلَمْ أَنَّ مِنَحَ اللّٰهِ تَعَالَى خَلْقَهُ رَحْمَةٌ مِنْهُ بِهِمْ وَهِيَ

اسمائیہ پس جان تو اے طالب تحقیق عطایا اللہ تعالی کی واسطے مخلوق اپنے کے محض رحمت ہے اپنی طرف سے ساتھ انہین مخلوق کے اور

كُلُّهَا مِنَ الْأَسْمَاءِ فَإِمَّا رَحْمَةٌ خَالِصَةٌ كَالطَّيِّبِ مِنَ الرِّزْقِ

وہ تمام عطایا حاصل ہین اسماے الٰہی سے پس رحمت اسمائی یا رحمت خالص ہے جیسے کہ حلال پاک رزق

اللَّذِيذِ فِي الدُّنْيَا الْخَالِصِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُعْطِي ذٰلِكَ الْإِسْمُ الرَّحْمٰنُ

لذیذ ہے بیچ دنیا کے جو خالص آمیزش عذاب سے ہے بیچ دن قیامت کے اور بخشتا ہے اُن عطایا کو اسم رحمٰن

فَهُوَ عَطَاءٌ رَحْمَانِيٌّ وَإِمَّا رَحْمَةٌ مُمْتَزِجَةٌ كَشُرْبِ الدَّوَاءِ الْكَرِيهِ الَّذِي

پس وہ عطا عطاے رحمانی ہے بغیر آمیزش عذاب کے یا رحمت ملی ہوئی مکروہات سے ہے جیسے کہ پینا دواے بدمزہ کا کہ

يُعْقِبُ شُرْبُهُ الرَّاحَةَ وَهُوَ عَطَاءٌ إِلٰهِيٌّ فَإِنَّ الْعَطَاءَ الْإِلٰهِيَّ لَا يُمْكِنُ

پیچھے لاتا ہے پینا اوسکا راحت کو حالانکہ یہ حق کی بخشش الٰہی ہے اسلیے کہ تحقیق عطا الٰہی نہین ممکن ہے

إِطْلَاقُ عَطَائِهِ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ عَلَى يَدِ سَادِنٍ مِنْ

جاری کرنا اوس عطا کا حق تعالے سے بغیر اسبات کے کہ ہووے اجراء اوسکا اوپر ہاتھ کسی خادم کے

سَدَنَةِ الْأَسْمَاءِ فَتَارَةً يُعْطِي اللّٰهُ الْعَبْدَ عَلَى يَدَيِ الرَّحْمٰنِ

خادمون اسماے الٰہی سے پس کبھی بخشتا ہے اللہ تعالی بندے کو اوپر دونون ہاتھون اسم رحمٰن کے

فَيَخْلُصُ الْعَطَاءُ مِنَ الشَّوْبِ الَّذِي لَا يُلَائِمُ الطَّبْعَ فِي الْوَقْتِ أَوْ لَا يُنِيلُ

پس خالص ہوتی ہے بخشش آمیزش سے اوس شے کے کہ غیر ملایم ہووے وہ طبیعت کا فی الحال یا نہ پہونچے وہ

۳۱

* عطای الٰہی ہین باعتبار ذات مع جمیع صفات کے نہ باعتبار ذات کے فقط اسلیے کہ حق تعالی اس اعتبار سے غنی عن العالمین ہے پس حصول عطا ممکن نہین بدون کسی خادم

الغرض وما اشبه ذلك وتارةً يعطي الله على يدي الواسع فيعمّ او

غرض کو اور اُس شے سے خالص ہوتی ہے جو مشابہ ہو موجب کدورت طبع کی ساتھ اور کبھی بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر دونوں ہاتھوں اسم واسع کے پس شامل ہوتی ہے وہ بخشش تمام مخلوق کو

على يدي الحكيم فينظر في الاصلح في الوقت او على يدي الواهب

اوپر دونوں ہاتھوں اسم حکیم کے پس دیکھتا ہے اسم حکیم بیچ مصلحت بندے کے فی الحال یا اوپر دونوں ہاتھوں اسم واہب کے

فيعطي لينعم ولا يكون مع الواهب تكليف المعطى له بعوض على

پس بخشتا ہے اللہ تعالیٰ تاکہ اظہار انعام کا کرے اور نہیں طرف سے اسم واہب کے تکلیف اُس بندہ کو کہ جسکے واسطے انعام کیا گیا عوض بیچ اسی

ذلك من شكر او عمل او على يدي الجبار فينظر في الموطن وما يستحقه

انعام کے شکر یا عمل ہے یا اوپر دونوں ہاتھوں اسم جبار کے پس دیکھتا ہے اسم جبار بیچ موقع بندے کے اور بیچ اُس چیز کے کہ بندہ مستحق اوسکا ہے

او على يدي الغفار فينظر المحل وما هو عليه فان كان على حال يستحق

یا اوپر دونوں ہاتھوں اسم غفار کے پس دیکھتا ہے اسم غفار محل بندہ کو اور اُس حال کو کہ بندہ اوپر اُسکے ہے پس اگر ہے بندہ اوپر ایسے ایک حال کے کہ مستحق ہے

العقوبة فيستره عنها او على حال لا يستحق العقوبة فيستره عن حال يستحق العقوبة فيسمى

عقوبت کا پس چھپاتا ہے اسم غفار بندہ کو اُس عذاب سے یا اوپر ایسے ایک حال کے کہ نہیں ہے وہ مستحق عذاب کا پس حفاظت کرتا ہے اسم غفار بندے کی ایسے حال سے کہ مستحق ہو عذاب کا پس نام رکھا جاتا ہے وہ بندہ

معصوماً ومعتنًى به ومحفوظاً وغير ذلك مما يشاكل هذا النوع والمعطي هو

معصوم اور معتنی بہ یعنی عنایت کیا گیا ساتھ اوسکے اور محفوظ وغیرہ ایسے اُن اسماء سے کہ ہم شکل ہیں وہ اس نوع کی اور عطا کرنیوالا حقیقت میں

الله من حيث ما هو خازن لما عنده في خزائنه فما يخرجه

اللہ ہی ہے باعتبار اِس اسم کے کہ وہ اسم خزانہ دار ہے اُس عطا کا کہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے بیچ خزانوں اُسکے کے پس نہیں نکالتا ہے اللہ تعالیٰ خزانہ کو

الا بقدر معلوم على يدي اسم خاص بذلك الامر فاعطى

مگر ساتھ اندازہ معلوم کے اوپر دونوں ہاتھوں ایسے ایک اسم کے کہ مختص ہے وہ اسم ساتھ امر عطا کے پس عطا کیا اللہ تعالیٰ نے

كل شيء خلقه على يدي الاسم العدل واخواته واسماء الله و

ہر عین ثابتہ کو استعداد اوسکی اوپر دونوں ہاتھوں اسم عدل اور امثال اوسکی کے اور اسماے جزئیہ اللہ تعالیٰ کے

ان كانت لا تتناهى لانها تعلم بما يكون عنها وما يكون عنها غير

اگرچہ غیر متناہی ہیں اسلیے کہ تحقیق وہ اسما معلوم ہوتے ہیں سبب اُن افعال کے کہ حاصل ہوتے ہیں اُن اسما سے اور وہ افعال کہ حاصل ہوتے ہیں اسماے

متناهٍ وان كانت ترجع الى اصول متناهية هي امهات الاسماء

غیر متناہی ہیں اگرچہ رجوع کرتے ہیں وہ اسما طرف چند اصول متناہی کے کہ وہ اصول امہات اسماے جزئیہ کے ہیں

او حضرات الاسماء وعلى الحقيقة فما ثمة الا حقيقة واحدة

یا مراتب اسماے جزئیہ کے ولیکن نفس الامر میں نہیں ہے وہاں یعنی اسماے جزئیہ میں مگر ایک ہی حقیقت

تقبل جميع هذه النسب والاضافات التي يكنى عنها بالاسماء الالهية

کہ قبول کرتی ہے وہ حقیقت تمام ان نسبتوں اور اضافتوں کو کہ نام رکھا جاتا ہے اُن نسبتوں کا اسماے الٰہی

٣٢

۳۲

وَالْحَقِيقَةُ تَقْتَضِي أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ اسْمٍ يَظْهَرُ إِلَى مَا لَا يَتَنَاهَى حَقِيقَةٌ يَتَمَيَّزُ

اور وہی ایک حقیقت مقتضی ہے اس بات کی کہ ہووے واسطے ہر اسم کے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ طرف غیر متناہی کے ایسی ایک حقیقت کہ تمیز

بِهَا عَنِ اسْمٍ آخَرَ وَتِلْكَ الْحَقِيقَةُ الَّتِي بِهَا يَتَمَيَّزُ هِيَ الِاسْمُ عَيْنُهُ لَا مَا يَقَعُ

ہووے ایک اسم بسبب اوس حقیقت کے دوسرے اسم سے اور یہ حقیقت جز نہ کہ بسبب اسکی متمیز ہوتا ہے ہر اسم بالکہ گروہ عین ہے اسی کا ہے وہ حقیقت کلی جس میں اسم

فِيهِ الِاشْتِرَاكُ كَمَا أَنَّ الْأَعْطِيَاتِ تَتَمَيَّزُ كُلُّ عَطِيَّةٍ عَنْ غَيْرِهَا

اوسمین شرکت اسما کی جیسے کہ تحقیق عطایا متمیز ہوتے ہیں ہر ایک غیر اپنے سے

بِشَخْصِيَّتِهَا وَإِنْ كَانَتْ مِنْ أَصْلٍ وَاحِدٍ فَمَعْلُومٌ أَنَّ هٰذِهِ مَا هِيَ

بسبب تشخص اپنی کے اگرچہ ہیں وہ عطایا ایک ہی اصل سے پس جانی گئی اس سبب سے یہ بات کہ تحقیق یہ عطیہ غیر ہے

هٰذِهِ الْأُخْرَى وَسَبَبُ ذٰلِكَ تَمَيُّزُ الْأَسْمَاءِ فَمَا فِي الْحَضْرَةِ

اوس دوسرے عطیہ کا اور سبب اور سر امتیاز ہر عطیہ کا متمیز ہونا اسموں کا ہے باہمدیگر پس نہیں ہے بیچ مقام

الْإِلٰهِيَّةِ لِاتِّسَاعِهَا شَيْءٌ يَتَكَرَّرُ أَصْلًا هٰذَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِي يُعَوَّلُ

الٰہی کے بسبب وسیع ہونے اوسکے کوئی چیز مکرر تجلیات سے ہرگز یہی ہے حق بات کہ اعتماد کیا جاتا ہے

عَلَيْهِ وَهٰذَا الْعِلْمُ كَانَ عِلْمَ شِيثٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرُوحُهُ هُوَ

اوپر اوسکے اور یہی علم اسما کا تھا علم شیث علیہم السلام کا اور روح شیث کی وہی ہے

الْمُمِدُّ لِكُلِّ مَنْ يَتَكَلَّمُ فِي مِثْلِ هٰذَا مِنَ الْأَرْوَاحِ مَا عَدَا رُوحَ

کہ مدد کرنے والی ہے ہر اوس شخص کو کہ کلام کرتا ہے وہ بیچ مثل اس علم کے ارواح میں سے سوائے روح

الْخَاتَمِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِيهِ الْمَادَّةُ إِلَّا مِنَ اللّٰهِ لَا مِنْ رُوحٍ مِنَ

خاتم رسالت کے اسلیے کہ تحقیق نہیں آتا ہے خاتم رسالت کو مادہ اور مدد علم کی مگر اللہ تعالیٰ ہی سے نہ کسی روح سے

الْأَرْوَاحِ بَلْ مِنْ رُوحِهِ تَكُونُ الْمَادَّةُ لِجَمِيعِ الْأَرْوَاحِ وَإِنْ

منجملہ ارواح کے بلکہ روح خاتم رسالت سے ہی ہوتا ہے مادہ اور مدد واسطے تمامی ارواح کے اگرچہ

كَانَ لَا يَعْقِلُ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِهِ فِي زَمَانِ تَرْكِيبِ جَسَدِهِ الْعُنْصُرِيِّ

نہیں جانتے ہیں خاتم رسالت اس مادہ اور مدد کو اپنی ذات سے باعتبار ظاہر کے بیچ زمانہ ترکیب جسد عنصری اپنے کے

فَهُوَ مِنْ حَيْثُ حَقِيقَتِهِ وَرُتْبَتِهِ عَالِمٌ بِذٰلِكَ كُلِّهِ بِعَيْنِهِ

پس خاتم رسالت باعتبار حقیقت اور رتبہ اپنے کے جاننے والے ہیں تمامی مادہ اور مدد کو بعینہ اوس

مِنْ حَيْثُ مَا هُوَ جَاهِلٌ بِهِ مِنْ جِهَةِ تَرْكِيبِهِ الْعُنْصُرِيِّ فَهُوَ

اعتبار سے کہ وہ خاتم رسالت نہیں جاننے والے ہیں اوسکو بسبب ترکیب جسد عنصری اپنے کے پس خاتم رسالت

الْعَالِمُ الْجَاهِلُ فَيَقْبَلُ الِاتِّصَافَ بِالْأَضْدَادِ كَمَا قَبِلَ الْأَصْلُ

عالم اور جاہل ہیں پس قبول کرتے ہیں وہ خاتم صفت اضداد کو جیسے کہ قبول کیا اصل نے یعنی حق تعالیٰ

الاتصاف بذلك كالجليل والجميل وكالظاهر والباطن والاول

صفت اضداد کو جیسے کہ جلیل اور جمیل اور جیسے کہ ظاہر اور باطن اور اول

والاخر وهو عينه وليس غيره فيعلم لا يعلم ويدري لا يدري

اور آخر اور خاتم رسالت میں حق تعالی کی ذات ہی ہے نہیں ہے وہ غیر اوسکا پس جانتے ہیں خاتم رسالت علم الیقین کے اور نہیں جانتے ہیں اور جانتے ہیں وہ عین الیقین کے اور نہیں جانتے ہیں وہ

ويشهد لا يشهد وبهذا العلم سمي شيث لان معناه هبة الله

اور دیکھتے ہیں وہ حق الیقین کے اور نہیں دیکھتے ہیں وہ اور سبب اسی علم اسمائی کے نام رکھا گیا شیث علیہ السلام کا شیث اسلیے کہ تحقیق معنے شیث کے زبان عبرانی میں ہبۃ اللہ کے ہیں

فبيده مفتاح العطايا على اختلاف اصنافها ونسبها فان الله

پس ہاتھ میں شیث علیہ السلام کے کنجی بخششوں کی ہے ساتھ اختلاف اقسام اور نسبتوں ان بخششوں کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے

وهبه لادم اول ما وهبه وما وهبه الا منه لان الولد سر

بخشا ہی شیث کو واسطے آدم کے سب سے پہلے اون بخششوں کے کہ بخشا ہی اللہ تعالی نے آدم کو اور نہ بخشا اللہ تعالی نے شیث کو واسطے آدم کے مگر آدم ہی سے اسلیے کہ تحقیق فرزند بھید

ابيه فمنه خرج واليه عاد فما اتاه غريب لمن عقل عن

باپ اپنے کا ہی پس آدم ہی سے نکلا شیث اور طرف اوسی آدم کے رجوع کیا پس آئی آدم کے پاس کوئی شے بیرونی یہ نزدیک اوس شخص کے ہے کہ سمجھ رکھتا ہی

الله وكل عطاء في الكون على هذا المجرى فما في احد من الله

اللہ تعالے سے اور ہر بخشش الہی بیچ عالم کے اوپر اس طریق کے ہے پس نہیں ہے بیچ کسی کے اللہ تعالے سے

شيء وما في احد من سوى نفسه شيء وان تنوعت عليه الصور

کوئی چیز غیر اور نہیں ہے بیچ کسی کے سوائے ذات اوسکی کے کوئی چیز غیر اگرچہ نوع بنوع اور متعدد وارد ہوئیں اوپر اوسی شخص کے صورتیں

وما كل احد يعرف هذا وان الامر على ذلك الا احاد من

اور نہیں ہے ہر ایک کہ پہچانے اس مطلب کو اور اس بات کو کہ تحقیق امر عطای الٰہی کا عالم میں اوپر طریق مذکور کے ہے مگر چند اشخاص

اهل الله فاذا رايت من يعرف ذلك فاعتمد عليه فذلك

اہل اللہ میں سے پس جسوقت دیکھے تو اوس شخص کو کہ پہچانتا ہو وہ اس مطلب کو پس اعتماد کر تو اوپر اوسکے پس یہ معرفت اور اطلاع اوپر سر قدر کے

هو عين صفاء خلاصة خاصة الخاصة من عموم اهل

عین علوم صافیہ واصل اخص الخاص کی ہے عموم اہل اللہ سے

الله فاي صاحب كشف شاهد صورة تلقي اليه ما لم

پس جو صاحب کشف کہ مشاہدہ کرے وہ کسی صورت کو کہ القا کرتی ہے وہ صورت طرف اوسکے

يكن عنده من المعارف وتمنحه ما لم يكن قبل ذلك في يده

ایک چیز کہ نہ تھی وہ چیز نزدیک اوسکے معارف سے اور بخشتی ہے وہ صورت اوسی صاحب کشف کو ایک چیز کہ نہ تھی قبل اوسکے بیچ ہاتھ اوسکے کے

فتلك الصورة عينه لا غيره فمن شجرة نفسه جنى ثمرة غرسه

پس وہ صورت حاصلہ عین اوس مشاہد کی ہے نہ غیر اوسکی پس صاحب کشف نے درخت نفس اپنے سے چن لیا میوہ کسب اور استعداد اپنے کا

كَالصُّوْرَةِ الظَّاهِرَةِ مِنْهُ فِيْ مُقَابَلَةِ الْجِسْمِ الصَّقِيْلِ لَيْسَ غَيْرَهُ اِلَّا

مانند اوس صورت کے کہ ظاہر ہوتی ہو وہ صاحب کشف سے بیچ مقابل جسم مصفی کے نہین ہو وہ صورت مرئی غیر صاحب کشف کی مگر یہ

اَنَّ الْمَحَلَّ اَوِ الْحَضْرَةَ الَّتِيْ رَاٰى فِيْهَا صُوْرَتَهُ نَفْسِهٖ تُلْقِيْ اِلَيْهِ تَنْقَلِبُ

تحقیق محل ظہور صورت مرئی کا یا وہ مقام کہ دیکھا صاحب کشف نے بیچ اوسکے صورت نفس اپنی کو القا کرتا ہے وہ مقام صورت نفس کیطرف اوسکے حالیکہ منقلب ہو

مِنْ وَجْهٍ اِلٰى وَجْهٍ لِحَقِيْقَةِ تِلْكَ الْحَضْرَةِ كَمَا يَظْهَرُ الشَّيْءُ الْكَبِيْرُ

ایک وجہ سے طرف دوسری وجہ کے بسبب اقتضای حقیقت اوس مقام کے جیسے کہ ظاہر ہوتی ہے شے کبیر

فِي الْمِرْاٰةِ الصَّغِيْرَةِ صَغِيْرًا وَالْمُسْتَطِيْلَةِ مُسْتَطِيْلًا وَالْمُتَحَرِّكَةِ

بیچ آئینہ صغیر کے شے صغیر اور بیچ آئینہ طویل کے شے طویل اور بیچ آئینہ حرکت والے کے

مُتَحَرِّكًا وَقَدْ تُعْطِيْهِ اِنْتِكَاسَ صُوْرَتِهٖ مِنْ حَضْرَةٍ خَاصَّةٍ وَ

شے حرکت والی اور کبھی بخشتا ہے وہ مقام صاحب کشف کو سرنگون صورت اوسکی ایک مقام خاص سے اور

قَدْ تُعْطِيْهِ عَيْنَ مَا يَظْهَرُ مِنْهَا فَيُقَابِلُ الْيَمِيْنُ مِنْهَا الْيَمِيْنَ مِنَ الرَّائِيْ

کبھی بخشتا ہو وہ مقام صاحب کشف کو بعینہ وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہو وہ صورت صاحب کشف سے پس مقابل ہوتا ہو جانب راست صورت مرئی کا ساتھ جانب راست دیکھنے والے کے

وَقَدْ يُقَابِلُ الْيَمِيْنُ الْيَسَارَ وَهُوَ الْغَالِبُ فِي الْمَرَايَا بِمَنْزِلَةِ الْعَادَةِ فِيْ

اور کبھی مقابل ہوتا ہو جانب راست صورت مرئی کا ساتھ جانب چپ دیکھنے والے کے اور یہ اکثر ہے بیچ آئینوں کے موافق عادت کے بیچ

الْعُمُوْمِ وَبِخَرْقِ الْعَادَةِ يُقَابِلُ الْيَمِيْنُ الْيَمِيْنَ وَيَظْهَرُ الْاِنْتِكَاسُ

عموم خلایق کے اور کبھی بخلاف عادت کے مقابل ہوتا ہے جانب راست صورت مرئی کا ساتھ جانب راست دیکھنے والے کی اور ظاہر ہوتی ہے سرنگون صورت دیکھنے والے کی

وَهٰذَا كُلُّهٗ مِنْ اَعْطِيَاتِ حَقِيْقَةِ الْحَضْرَةِ الْمُتَجَلّٰى فِيْهَا الَّتِيْ اَنْزَلْنَاهَا

یہ تمامی مختلف صورتین صاحب کشف کی حال مین عطایا حقیقت مقام خاص سے جو تجلی کی گئی ہین صورتین بیچ اسی مقام خاص کے کہ اوتارا ہے ہم نے اوس مقام خاص کو

مَنْزِلَةَ الْمَرَايَا فَمَنْ عَرَفَ اسْتِعْدَادَهٗ عَرَفَ قَبُوْلَهٗ وَمَا كُلُّ مَنْ

بجائے آئینون کے پس جس شخص نے پہچانی استعداد اور قابلیت اپنی صور مختلفہ کی پہچانا اوسنے قبول کرنے اپنے صور مختلفہ کو اور نہین ہے ہر شخص کہ

عَرَفَ قَبُوْلَهٗ يَعْرِفُ اسْتِعْدَادَهٗ اِلَّا بَعْدَ الْقَبُوْلِ وَاِنْ كَانَ

پہچانے قبول کرنے اپنے کو صور مختلفہ کو پہچانے وہ استعداد اور قابلیت اپنی مگر پہچانتا ہی وہ بعد قبول کرنے اپنے کے صور مختلفہ کو اگرچہ

يَعْرِفُهٗ مُجْمَلًا اِلَّا اَنَّهٗ بَعْضُ اَهْلِ النَّظَرِ مِنْ اَصْحَابِ الْعُقُوْلِ

پہچانتا ہے وہ استعداد کو مجمل قبل قبول کے لیکن بعض اہل نظر اور منکر اصحاب عقول

الضَّعِيفَةِ يَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ لَمَّا ثَبَتَ عِنْدَهُمْ أَنَّهُ فَعَّالٌ لِمَا يَشَاءُ جَوَّزُوا

ضعیفہ مین سے دیکھتے ہین اس بات کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جبکہ ثابت ہوا نزدیک انکے کہ تحقیق وہ کرنے والا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے جائز رکھتے ہین وہ

عَلَى اللّٰهِ مَا يُنَاقِضُ الْحِكْمَةَ وَمَا هُوَ الْأَمْرُ عَلَيْهِ فِي نَفْسِهِ وَلِهٰذَا

اوپر اللہ تعالیٰ کے اوس چیز کو کہ مخالفت کرتی ہے وہ حکمت کی اور اوس چیز کی کہ وہ نفس الامر مین ہے اور واسطے اسکے

عَدَلَ بَعْضُ النُّظَّارِ إِلَى نَفْيِ الْإِمْكَانِ وَإِثْبَاتِ الْوُجُوبِ بِالذَّاتِ وَ

میلان کیا بعض اہل نظر اور فکر نے طرف نفی مرتبہ امکان اور اثبات وجوب بالذات اور

بِالْغَيْرِ وَالْمُحَقِّقُ يُثْبِتُ الْإِمْكَانَ وَيَعْرِفُ حَضْرَتَهُ وَالْمُمْكِنَ وَمَا هُوَ

وجوب بالغیر کے اور محقق عارف ثابت کرتا ہے امکان کو اور پہچانتا ہے مقام امکان کو اور ممکن کو اور اوس چیز کو کہ وہ

الْمُمْكِنُ وَمِنْ أَيْنَ هُوَ مُمْكِنٌ وَهُوَ بِعَيْنِهِ وَاجِبٌ بِالْغَيْرِ وَمِنْ أَيْنَ صَحَّ عَلَيْهِ

ممکن ہے اور کس جگہ سے وہ ممکن ممکن ہے اور وہ ممکن بعینہ واجب بالغیر ہے اور کس جگہ سے صحیح ہوا اوپر

اسْمُ الْغَيْرِ الَّذِي اقْتَضَى لَهُ الْوُجُوبُ وَلَا يَعْلَمُ هٰذَا التَّفْصِيلَ إِلَّا

اوسی ممکن کے اسم غیر کا کہ تقاضا کیا اور بنایا اوسکو واجب الوجود نے اور نہین جانتے ہین اس تفصیل کو مگر

الْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ خَاصَّةً وَعَلَى قَدَمِ شِيثٍ يَكُونُ آخِرُ مَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ

وہ لوگ جو عارف باللہ ہین خصوصًا اور اوپر قدم اور طریق شیث علیہ السلام کے ہوگا اخیر ایک لڑکا کہ پیدا ہوگا وہ

هٰذَا النَّوْعِ الْإِنْسَانِيِّ وَهُوَ حَامِلُ أَسْرَارِهِ وَلَيْسَ بَعْدَهُ وَلَدٌ فِي هٰذَا

اس نوع انسانی سے اور وہ لڑکا اوٹھانے والا ہوگا علم اسرار شیث کا اور نہ پیدا ہوگا بعد اوسکے کوئی لڑکا بیچ اس

النَّوْعِ فَهُوَ خَاتَمُ الْأَوْلَادِ وَتُولَدُ مَعَهُ أُخْتٌ لَهُ فَتَخْرُجُ قَبْلَهُ وَيَخْرُجُ

نوع انسانی کے پس وہ لڑکا ختم کرنیوالا اولادت اولاد آدم کا ہے اور پیدا ہوگی ساتھ اوسکے بہن اوسکی پس نکلیگی بہن اوسکی پہلے اوس سے اور نکلیگا وہ

بَعْدَهَا يَكُونُ رَأْسُهُ عِنْدَ رِجْلَيْهَا وَيَكُونُ مَوْلِدُهُ بِالصِّينِ وَ

بعد بہن اپنی کے اسطرح کہ ہوگا سر اوسکا نزدیک دونون پانون بہن اپنی کے اور ہوگی ولادت اوسکی چین مین

لُغَتُهُ لُغَةُ بَلَدِهِ وَيَسْرِي الْعُقْمُ فِي الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَيَكْثُرُ

اور ہوگی زبان اوسکی زبان اہل شہر اوسکے کی اور سرایت کریگا عارضہ بانجھ بیچ مردوں اور عورتوں کے پس بہت ہوگا

النِّكَاحُ مِنْ غَيْرِ وِلَادَةٍ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَلَا يُجَابُ فَإِذَا قَبَضَهُ

نکاح اور جماع بغیر ولادت کے اور دعوت کریگا وہ لڑکا خلائق کو طرف اللہ تعالیٰ کی پس نہیں جواب پاویگا وہ پس جسوقت قبض کریگا روح اوسکی

اللّٰهُ وَقَبَضَ مُؤْمِنِي زَمَانِهِ بَقِيَ مَنْ بَقِيَ مِثْلَ الْبَهَائِمِ لَا يُحِلُّونَ

اللہ تعالیٰ اور قبض کریگا اللہ تعالیٰ ارواح مومنین زمانہ اوسکے کی باقی رہیگا جو شخص کہ باقی رہیگا مانند چارپایون کے نہیں حلال جانینگے

حَلَالًا وَلَا يُحَرِّمُونَ حَرَامًا يَتَصَرَّفُونَ بِحُكْمِ الطَّبِيعَةِ شَهْوَةً

حلال کو اور نہین حرام جانینگے حرام کو تصرف کرینگے وہ موافق حکم اور اقتضا طبیعت کے خواہش نفسانی کی روسے

مجردة عن العقل والشرع فعليهم تقوم الساعة

کہ خالی ہووے وہ عقل اور شرع سے پس اوپر اونکے قایم ہوگی قیامت کبری

فص حکمة سبوحية في کلمة نوحية

یہ فص حکمت سبوحیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ نوحیہ کے

اعلم ان التنزيه عند اهل الحقائق في الجناب الالهي عين

جان تو اے طالب معرفت اثبات کو کہ تحقیق تنزیہ محض نقائص امکانی سے نزدیک اہل حقایق کے حق مین جناب الٰہی کے عین

التحديد والتقييد فالمنزه لما جاهل واما صاحب سوء ادب

محدود اور عین مقید کرنا ہے پس تنزیہ کرنے والا یا جاہل ہے و یا بے ادب

ولكن اذا اطلقاه وقالا به فالقائل بالشرائع المؤمن اذا نزه

ولیکن جسوقت تنزیہ محض کی اون دونوں نے اور قائل ہوئے وہ دونوں اس تنزیہ کے پس قائل اور معتقد شریعتوں کا جو مومن ہے جسوقت تنزیہ کیا

ووقف عند التنزيه ولم ير غير ذلك فقد اساء الادب

اور ٹھہر گیا وہ نزدیک تنزیہ کے اور نہ دیکھا اوسنے غیر اس تنزیہ کو پس تحقیق بے ادبی کی اوسنے حق تعالے کے ساتھہ

واكذب الحق والرسل صلوات الله عليهم وهو لا يشعر و

اور تکذیب کی اوسنے حق تعالی کی اور تمام رسول صلوات اللہ علیہم کی حالانکہ وہ مومن نہین شعور رکہتا ہے اور

يتخيل انه في الحاصل وهو في الفائت وهو كمن امن ببعض و

خیال کرتا ہو وہ اثبات کا کہ تحقیق وہ معارف سے حاصل کرنیوالون مین ہے حالانکہ وہ فوت کرنے والون مین ہے اور وہ مومن مانند اس شخص کے ہے کہ ایمان لایا ساتھہ بعض کے اور

كفر ببعض ولا سيما وقد علم ان السنة الشرائع الالهية

کفر کیا اوسنے ساتھہ بعض کے اور خصوصا معلوم ہوچکی ہے یہ بات کہ تحقیق لسانہاے تمام شریعت الٰہیہ کی

اذا نطقت في الحق تعالى بما نطقت به انما جاءت به في

جسوقت کلام کرتے ہین وہ شان مین حق تعالی کی ساتھہ اس حکم کہ کلام کرتے ہین بیچ لسانین ساتھہ اوسی حکم کے سوا اسکے نہین ہے کہ لائی ہین بیچ لسانین اس حکم کو بیچ

العموم على المفهوم الاول وعلى الخصوص على كل مفهوم

حق عامہ خلایق کے موافق مفہوم ظاہری کے اور بیچ حق خاصہ خلایق کے موافق ہر مفہوم کے

يفهم من وجوه ذلك اللفظ باي لسان كان في وضع ذلك اللسان

جو سمجھا جاتا ہے وہ مفہوم طرق احتمالات سے اوس لفظ کے ساتھہ کسی زبان کے ہو بیچ وضع خاص اوس زبان کے

فان للحق في كل خلق ظهورا فهو الظاهر في كل مفهوم وهو الباطن

اسلیے کہ تحقیق واسطے حق تعالے کے بیچ ہر مخلوق کے ظہور خاص ہے پس حق تعالی ظاہر ہے بیچ ہر مفہوم کلی اور جزئی کے اور حق تعالی باطن اور پوشیدہ ہے

عَنْ كُلِّ فَهْمٍ إِلَّا عَنْ فَهْمِ مَنْ قَالَ إِنَّ الْعَالَمَ صُورَتُهُ وَهُوِيَّتُهُ وَهُوَ
ہر فہم اور عقل سے نہ فہم سے اوس شخص کی جسنے کہا کہ تحقیق عالم صورت اور ذات حق تعالے کی ہے اور عالم
الْاِسْمُ الظَّاهِرُ كَمَا أَنَّهُ بِالْمَعْنَى رُوحُ مَا ظَهَرَ فَهُوَ الْبَاطِنُ فَنِسْبَتُهُ
اسم ظاہر حق تعالی کا ہے جیسے کہ تحقیق حق تعالی معنی اور حقیقت کی رو سے روح اوس چیز کی ہے کہ ظاہر ہوئی ہے و خارج میں پس وہ عالم کی کم باطن حق تعالے کا ہے پس نسبت
لِمَا ظَهَرَ مِنْ صُوَرِ الْعَالَمِ نِسْبَةُ الرُّوحِ الْمُدَبِّرِ لِلصُّورَةِ فَيُؤْخَذُ
کی طرف اوس چیز کے کہ ظاہر ہوئی ہے صورتوں سے عالم کے مانند نسبت روح جزئی کے ہے کہ طرف صورت کے یعنی جسم کے پس لیا جاتا ہے حق تعالے
فِي حَدِّ الْإِنْسَانِ مَثَلًا بَاطِنُهُ وَظَاهِرُهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَحْدُودٍ
بیچ تعریف انسان کے مثلا باطن انسان کا باطن حق کا ہے اور ظاہر انسان کا ظاہر حق کا ہے اور ایسا ہی حال ہے ہر شے محدود کا
فَالْحَقُّ مَحْدُودٌ بِكُلِّ حَدٍّ وَصُوَرُ الْعَالَمِ لَا تَنْضَبِطُ وَلَا يُحَاطُ بِهَا
پس حق تعالی محدود ہے ساتھ ہر حد کے اور صورتیں عالم کی نہیں ضبط کیجاتی ہیں اور نہیں احاطہ کیا جاتا ہے عالم ساتھ اون صورتوں کے
وَلَا تُعْلَمُ حُدُودُ كُلِّ صُورَةٍ مِنْهَا إِلَّا عَلَى قَدْرِ مَا حَصَلَ لِكُلِّ عَالِمٍ
اور نہیں جانی جاتی ہیں حدود ہر صورت کے صورتوں عالم میں سے مگر اوس قدر کہ حاصل ہوتی ہے وہ واسطے ہر جاننے والے کے
مِنْ صُورَةٍ فَلِذَلِكَ يُجْهَلُ حَدُّ الْحَقِّ فَإِنَّهُ لَا يُعْلَمُ حَدُّهُ إِلَّا بِعِلْمِ
صورتوں میں سے عالم کے پس اسی جہت سے نہیں جانی جاتی ہے حد تعریف حق تعالے کی اسلیے کہ تحقیق نہیں جانی جاتی ہے حد حق تعالی کی مگر بقدر علم
حَدِّ كُلِّ صُورَةٍ وَهَذَا مُحَالٌ حُصُولُهُ فَحَدُّ الْحَقِّ مُحَالٌ وَكَذَلِكَ
حد ہر صورت کی اور محال ہے حاصل ہونا علم تمام صورتوں کا پس علم حد حق تعالی کی بھی محال ہے اور اسیطرح حال
مَنْ شَبَّهَهُ وَمَا نَزَّهَهُ فَقَدْ قَيَّدَهُ وَحَدَّدَهُ وَمَا عَرَفَهُ وَمَنْ جَمَعَ
اوس شخص کا ہے کہ جسنے محض تشبیہ کی حق تعالی کی اور نہ تنزیہ کی اوسکی پس تحقیق مقید و محدود کیا اوسنے حق تعالے کو اور نہ پہچانا اوسنے حق تعالی کو اور جسنے جمع کیا
فِي مَعْرِفَتِهِ بَيْنَ التَّنْزِيهِ وَالتَّشْبِيهِ وَوَصَفَهُ بِالْوَصْفَيْنِ عَلَى
بیچ معرفت حق تعالی کے تنزیہ اور تشبیہ کو اور صفت کی اوسنے حق تعالی کی ساتھ دونوں صفتوں تنزیہ اور تشبیہ کے اوپر
الْإِجْمَالِ لِأَنَّهُ يَسْتَحِيلُ ذَلِكَ عَلَى التَّفْصِيلِ لِعَدَمِ الْإِحَاطَةِ بِمَا فِي
اجمال کے بوجہ اسکے کہ محال ہے یہ وصف اوپر سبیل تفصیل کے بہ سبب نہونے احاطہ اوس چیز کے کہ بیچ
الْعَالَمِ مِنَ الصُّوَرِ فَقَدْ عَرَفَهُ مُجْمَلًا لَا عَلَى التَّفْصِيلِ كَمَا عَرَفَ نَفْسَهُ
عالم کے ہے صورتوں میں سے پس تحقیق پہچانا اوسنے حق تعالی کو بطور مجمل کے نہ اوپر سبیل تفصیل کے جیسے کہ پہچانا اوسنے نفس اپنے کو
مُجْمَلًا لَا عَلَى التَّفْصِيلِ وَلِذَلِكَ رَبَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بطور مجمل کے نہ اوپر سبیل تفصیل کے اور واسطے اسکے ربط دیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
مَعْرِفَةَ الْحَقِّ بِمَعْرِفَةِ النَّفْسِ فَقَالَ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ
معرفت حق تعالے کو ساتھ معرفت النفس کے پس فرمایا کہ جسنے پہچانا نفس اپنے کو پس تحقیق پہچانا اوسنے

٣٩

ربہٗ وقال اللہ تعالیٰ سنریہم آیاتنا فی الآفاق) وھو ما خرج

رب اپنے کو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے عنقریب ہے کہ دکھلاوینگے ہم مخلوق کو نشانیاں اپنی بیچ عالم کے اور وہ عالم ایسی چیز ہے کہ خارج ہے

عنک (وفی انفسہم وھو عینک حتیٰ یتبین لہم ای للناظرین

تجھسے اور بیچ ذاتون اونکی کے) اور وہ ذات عین تیری ہے (تاکہ ظاہر ہووے واسطے اونکے) یعنے واسطے دیکھنے والون کے

انّہ الحق من حیث انک صورتہ وھو روحک فانت لہ کالصورۃ

بیشک تحقیق ذات تیری وہی حق تعالیٰ ہے اس اعتبار سے کہ تحقیق تو صورت حق تعالیٰ کی ہے اور حق تعالیٰ روح تیرا ہے پس تو ہی واسطے حق تعالیٰ کے ایسا ہے جیسے کہ صورت

الجسمیّۃ لک وھو لک کالروح المدبر لصورۃ جسدک

جسمی واسطے تیرے اور حق تعالیٰ واسطے تیرے ایسا ہی جیسے کہ روح مدبر واسطے صورت جسدی بشری کے

والحد یشتمل الظاہر والباطن منک فان الصورۃ الباقیۃ

اور تعریف حدی شامل ہوتی ہے ظاہر اور باطن کو تیری اسلیے کہ تحقیق وہ صورت کہ باقی ہے انسان سے

اذا زال عنہا الروح المدبر لہا لم تبق انسانا ولکن یقال فیہا

جسوقت زائل ہووے اوس صورت سے روح مدبر اوسکی نہ باقی رہیگی وہ صورت انسانیت کی رو سے ولیکن کہا جاویگا بیچ حق اس صورت کے

انہا صورۃ تشبہ صورۃ الانسان فلا فرق بینہا وبین صورۃ

کہ تحقیق وہ ایک صورت ہے کہ مشابہ ہے وہ ساتھ صورت انسان کے پس نہیں ہے کوئی فرق درمیان اوس صورت بیجان کے اور درمیان صورت

من خشب او حجارۃ ولا یطلق علیہا اسم انسان الا بالمجاز

لکڑی یا پتھر کے اور نہیں اطلاق کیا جاویگا اوپر اوس صورت کے نام انسان کا مگر مجاز کی رو سے

لا بالحقیقۃ وصور العالم لا یمکن زوال الحق عنہا اصلا

نہ حقیقت کی رو سے اور صورتین عالم کی ایسی ہین کہ نہیں ممکن ہے جدا ہونا حق تعالیٰ کا اون صورتون سے ہرگز

فحد الالوہیۃ لہ بالحقیقۃ لا بالمجاز کما ھو حد الانسان

پس تعریف حدی کہ الوہیت ہے واسطے عالم کے حقیقت کی رو سے ہے نہ مجاز کی رو سے جیسے کہ تعریف مذکور حد انسان کی ہے

اذا کان حیا وکما ان ظاہر صورۃ الانسان تثنی بلسانہا

جسوقت ہووے وہ انسان زندہ اور جیسے کہ تحقیق ظاہر صورت انسان کی ثنا کرتی ہے ساتھ زبان اپنے کے

علی روحہا ونفسہا المدبر لہا کذلک جعل اللہ صور العالم

اوپر روح اپنے اور نفس مدبر اپنے کے اسیطرح گردانا اللہ تعالیٰ نے صورتون عالم کو

تسبح بحمدہ ولکن لا نفقہ تسبیحہم لانا لا نحیط بما فی العالم

کہ تسبیح کرتی ہین ساتھ تعریف اللہ تعالیٰ کے ولیکن نہیں سمجھتے ہین ہم تسبیح اونکی اسلیے کہ تحقیق ہم نہین احاطہ کر سکتے ہیں اوس چیز کا کہ بیچ عالم کے ہے

من الصور فالکل السنۃ الحق ناطقۃ بالثناء علی الحق ولذلک

صورتون مین سے پس تمام صورتین عالم کی زبان حق تعالیٰ کی ہین اور گویا ہین ساتھ تعریف کے اوپر حق تعالیٰ کے اور واسطے اسیکے

قال الحمد لله رب العالمين آی اليه يرجع عواقب الثناء فهو المثنی

فرمایا حق تعالی کو ثنا شریف واسطے اللہ تعالی کی ہے جو پالنے والا سارے جہان کا یعنی طرف حق تعالی کی رجوع کرتا ہے آخر کار تمام تعریف کا پس وہ ستایش کیا ہوا ہے

والمثنی علیه شعر

اور تعریف کیا گیا اوپر اسکے شعر

فان قلت بالتنزيه كنت مقيدا — وان قلت بالتشبيه كنت محددا

پس اگر کہی تو تنزیہ محض کو ہوگا تو مقید کرنے والا حق تعالی کو — اور اگر کہے تو تشبیہ محض کو ہوگا تو محدود کرنے والا

وان قلت بالامرين كنت مسددا — وكنت اماما في المعارف وسيدا

اور اگر کہے تو دونوں امر تنزیہ اور تشبیہ کو ہوگا تو چلنے والا راہ راست پر — اور ہوگا تو پیشوا بیچ معارف کے اور سردار

فمن قال بالاشفاع كان مشركا — ومن قال بالافراد كان موحدا

پس جو شخص کہے اشفاع کو یعنی خلق اور خدا کو دو کہے ہوگا وہ مشرک — اور جو شخص کہے افراد کو یعنی خلق اور خدا کو ایک کہی ہوگا وہ موحد

فاياك والتشبيه ان كنت ثانيا — واياك والتنزيه ان كنت مفردا

پس بچا تو اپنے تئین تشبیہ محض سے اگر ہے تو دوئی کا قائل — اور بچا تو اپنے تئین تنزیہ محض سے اگر ہے تو ایک کا قائل

فما انت هو بل انت هو وتراه في — عين الامور مسرحا ومقيدا

پس نہیں ہے تو حق تعالی بلکہ تو حق تعالی ہی اور دیکھتا ہی تو اوسکو بیچ — عین اشیا کے جس حال مین کہ مطلق اور مقید ہے وہ

قال تعالى (ليس كمثله شیء) فنزه (وهو السميع البصير) فشبه

فرمایا اللہ تعالی نے (نہین ہے مانند حق تعالی کے کوئی شے) پس تنزیہ کی حق تعالی نے اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا پس تشبیہ کی اوسنے

قال تعالى (ليس كمثله شیء) فشبه وثنى (وهو السميع البصير)

فرمایا اللہ تعالی نے (نہین ہے مانند مثل اوسکے کے کوئی شے) پس تشبیہ کی اور تثنیہ یعنی دوئی کی اوسنے (اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا)

فنزه وافرد لو ان نوحا جمع لقومه بين الدعوتين لاجابوه

پس تنزیہ کی اور مفرد کیا اوسنے اگر ہوتی یہ بات کہ تحقیق نوح علیہ السلام جمع کرتا واسطے قوم اپنی کے دونون دعوتین تنزیہ اور تشبیہ کی ہر آئینہ قبول کرتی قوم اوسکو

فدعاهم جهارا ثم دعاهم اسرارا ثم قال لهم استغفروا

پس دعوت کی قوم اپنی کو نوح علیہ السلام نے آواز بلند سے پھر دعوت کی اونہون نے قوم اپنی کو پوشیدہ پھر کہا اونکو بخشش مانگو تم

ربكم انه كان غفارا وقال اني دعوت قومي ليلا ونهارا

پروردگار اپنے سے تحقیق وہی ہے بخشنے والا اور کہا نوح نے کہ تحقیق بلاتا رہا مین قوم اپنی کو رات اور دن

فلم يزدهم دعائي الا فرارا وذكر عن قومه انهم تصاموا

پس نہ زیادہ کیا اونکو دعوت میری نے مگر بھاگنا اور ذکر کیا نوح علیہ السلام نے احوال قوم اپنی سے کہ تحقیق وہ قوم بہری بنگئی سننے

عن دعوته لعلمهم بما يجب عليهم من اجابة دعوته فعلم العلماء بالله

دعوت نوح علیہ السلام کی باوجود جاننے اونکے کے اوس چیز کو کہ واجب ہے اوپر اونکے قبول کرنے سے دعوت نوح علیہ السلام کی پس جانا عارفان باللہ نے

فعلم العلماء بالله ما اشار اليه نوح عليه السلام في حق قومه من الثناء عليهم بلسان الذم وعلموا انهم انما لم يجيبوا دعوته لما فيها من الفرقان ... ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

ما أشار إليه نوح عليه السلام في حق قومهم من الثناء عليهم بلسان الذم و

اور اوس چیز کو کہ اشارہ کیا طرف اوسکے نوح علیہ السلام نے بیچ حق قوم اپنی کے تعریف سے اوپر اونکے ساتھ زبان مذمت کے

علم أنهم إنما لم يجيبوا دعوته لما فيها من الفرقان والأمر قرآن

اور جانا ہر عارف باللہ نے ایسا انکو کہ تحقیق قوم نے سوا اسکے نہیں کہ اجابت کی دعوت کی اونکی اسلئے کہ بیچ اوسکے تھا فرقان اور امر بیچ حقیقت قرآن ہے

لا فرقان ومن أقيم في القرآن لا يصغي إلى الفرقان وإن

نہ فرقان اور جو شخص قایم کیا گیا بیچ قرآن کے نہیں کان رکھتا ہے وہ طرف فرقان کے اگرچہ

كان فيه فإن القرآن يتضمن الفرقان والفرقان لا يتضمن

حاصل ہے فرقان بیچ قرآن کے پس تحقیق کہ قرآن شامل ہے فرقان کو اور فرقان نہیں شامل ہے

القرآن ولهذا ما اختص بالقرآن إلا محمد صلى الله عليه وسلم

قرآن کو اور واسطے اس حیثیت کے نہیں خاص کیا گیا ساتھ قرآن کے کوئی مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم

وهذه الأمة التي هي خير أمة أخرجت للناس فليس

اور یہی امت کہ وہ بہتر ان امتوں کی ہے کہ نکالی گئی واسطے لوگوں کے پس

كمثله شيء يجمع الأمرين في أمر واحد فلو أن نوحا يأتي

پس کمثلہ شیٔ میں جمع کیے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دو امر تنزیہ اور تشبیہ کو بیچ ایک آیت کے پس اگر ہوتا کہ لاتے نوح علیہ السلام

بمثل هذه الآية لفظا لأجابوه فإنه شبه ونزه في آية

مثل اس آیت شریف کے لفظ عبارت کو البتہ قبول کرتی قوم نوح علیہ السلام کی دعوت کو پس تحقیق جمع کیا تشبیہ اور تنزیہ کو بیچ ایک آیت

واحدة بل في نصف آية ونوح دعا قومه ليلا من حيث

کے بلکہ بیچ نصف آیت کے اور نوح علیہ السلام نے دعوت کی قوم اپنی کو بیچ رات کے باعتبار

عقولهم وروحانيتهم فإنها غيب ونهارا دعاهم أيضا

عقول اور روحانیت اونکی کے پس تحقیق وہ عقول اور روحانیت پوشیدہ ہین اور بیچ دن کے بھی بلایا اونکو

من حيث ظاهر صورهم وحسهم وما جمع في الدعوة

باعتبار ظاہر صورتون اور ابدان اونکے کے اور نہین جمع کیا نوح علیہ السلام نے بیچ دعوت کے

مثل (ليس كمثله شيء) فنفرت بواطنهم لهذا الفرقان

مانند (لیس کمثلہ شیٔ) کے پس نفرت کی ارواح اونکی نے بسبب اس فرقان کے

فزادهم فرارا ثم قال عن نفسه إنه دعاهم ليغفر

پس زیادہ کیا فرقان نے اونکا بھاگنا پھر کہا نوح علیہ السلام نے حکایت نفس اپنی کرکے تحقیق دعوت کی انہون نے قوم اپنی کی تاکہ چھپا دے واسطے

لهم لا ليكشف لهم وفهموا ذلك منه عليه السلام

اونکو نہ یہ کہ ظاہر کرے حقیقت امر کے واسطے اونکے اور سمجھی قوم اوسکو نوح علیہ السلام سے واسطے اسکے

سو بقای حق تعالی کے واسطے کہ ظلمت کثرت اور تشبیہ نے انکو احاطہ کیا تھا کہ محتاج تھی قوم ستر کی بحث میں

جعلوا أصابعهم في آذانهم واستغشوا ثيابهم وهذه كلها

کین اونہون سے اونگلیان اپنی بیچ کانون اپنے کے اور چھپایا اونہون سے اپنے تئین کپڑون اپنے بین اور یہ تمام

صورة الستر التي دعاهم إليها فأجابوا دعوته بالفعل لا

صورتین چھپنے کی ہین اوس چیز سے کہ پکارا نوح نے قوم کو طرف اوسکے پس اجابت کی قوم نے دعوت نوح کے ساتہہ فعل کے نہ

بلبيك ففي (ليس كمثله شيء) إثبات المثل ونفيه وبهذا قال

کہ اطاعت ساتہہ لبیک کے پس بیچ آیت لیس کمثلہ شئ کے ثابت کرنا مثل کا ہے اور نفی کرنا اوسی مثل کا اور بسبب اسی جمعیت کی فرمایا

عن نفسه صلى الله عليه وسلم إنه أوتي جوامع الكلم فما

اور خبر دی ذات اپنی سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابیات کی کہ تحقیق دیے گئے وہ کلمات جامع پس نہین

دعا محمد صلى الله عليه وسلم قومه ليلاً ونهاراً بل دعاهم

دعوت کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے قوم اپنی کو رات اور دن بلکہ دعوت کی حضرت نے رات کو

ليلاً في نهار ونهاراً في ليل فقال نوح في حكمته لقومه (يرسل

بیچ دن کے اور دن کو بیچ رات کے پس فرمایا نوح علیہ السلام نے بنظر حکمت اور معرفت اپنی کے واسطے قوم اپنی کے کہ بھیجے اللہ تعالے

السماء عليكم مدراراً) وهي المعارف العقلية في المعاني والنظر

مینہ) آسمان کا اوپر تمہارے بہت برسنے والا اور وہ مدرار معارف عقلیہ ہین بیچ معنون کے اور نظر

الاعتباري (ويمددكم بأموال) أي بما يميل بكم إليه فإذا

اعتباری ہے (اور مدد کریگا تمکو ساتہہ مالون کے) یعنی ساتہہ اوس چیز کے کہ مائل کرے وہ چیز تمکو طرف حق تعالے کے پس جس

مال بكم إليه رأيتم صورتكم فيه فمن تخيل منكم أنه رآه

مائل کرے وہ چیز تمکو طرف حق تعالی کے دیکھوگے تم صورتون اپنی کو بیچ حق تعالے کے پس جس شخص نے خیال کیا تم مین سے ابیات کا کہ تحقیق اوسے دیکھا حق کو

فما عرف ومن عرف منكم أنه رأى نفسه فهو العارف

پس نہین پہچانا اوسنے حق کو اور جسنے پہچانا تم مین سے ابیات کو کہ تحقیق دیکھا اوسنے نفس اپنے کو پس وہ شخص عارف ہے

فلهذا انقسم الناس إلى عالم بالله وغير عالم به (وولده)

پس اسیواسطے منقسم ہوے آدمی طرف عارف باللہ اور غیر عارف باللہ کے (اور نہ زیادہ کیا اولاد اوسکی نے)

وهو ما أنتجه لهم نظرهم الفكري والأمر موقوف علمه

اور اولاد وہ چیز ہے کہ پیدا کیا ہے اوسکو واسطے قوم کے نظر فکری اونکی نے اور علم اور معرفت حال حق تعالی کی موقوف ہے

على المشاهدة بعيد عن نتائج الفكر (إلا خساراً فما ربحت

اوپر مشاہدہ کے اور بعید ہے نتیجون فکر اور عقل سے (مگر ٹوٹا) پس نہ نفع پایا

تجارتهم فزال عنهم ما كان في أيديهم مما كانوا يتخيلون أنه

سوداگری اونکی نے پس زائل ہوئی قوم سے وہ چیز کہ تھی بیچ ہاتھون اونکے کے اوس چیز سے کہ خیال کرتی تھی قوم ساتھ اوسکے کہ تحقیق

مِلْكٌ لَهُمْ وَهُوَ فِي الْمُحَمَّدِيِّينَ (وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ

ملک ہے واسطے اونکے اور وہ کلام اوپر ثابت ہونے ملک کے بیچ حق محمدیوں کے جیسے کہ وارد ہوا ہے اور خرچ کرو تم اے محمدی لوگ اوس چیز میں سے کہ گردانا اللہ تعالیٰ نے تمکو خلیفہ بیچ اوسکے

وَفِي نُوحٍ (أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي وَكِيلًا) فَأَثْبَتَ الْمِلْكَ لَهُمْ وَالْوِكَالَةَ

اور وارد ہوا ہے بیچ حق نوحیوں کے مت پکڑو تم سوا میرے کوئی کارساز پس ثابت کی گئی ملک واسطے قوم نوح کے اور وکالت

لِلَّهِ فِيهِمْ فَهُمْ مُسْتَخْلَفُونَ فِيهِ فَالْمِلْكُ لِلَّهِ وَهُوَ وَكِيلُهُمْ

واسطے اللہ تعالیٰ کے بیچ اوس ملک کے پس محمدی لوگ خلیفہ کیے گئے بیچ ملک کے پس ملک خاص واسطے اللہ کے ہے اور وہ وکیل ہے نوحیوں کا

فَالْمِلْكُ لَهُمْ وَذَلِكَ مِلْكُ الِاسْتِخْلَافِ وَبِهَذَا كَانَ الْحَقُّ

پس ملک واسطے قوم نوح کے ہے اور یہ یعنی ملک نوحیوں کی ملک خلافت کی ہے اور بسبب اسی کی ہے حق تعالیٰ

مَلِكَ الْمُلْكِ كَمَا قَالَ التِّرْمِذِيُّ (وَمَكَرُوا مَكْرًا

مالک ملک کا جیسے کہ کہا ترمذی نے (اور مکر کیا قوم نوح نے مکر کرنا

كُبَّارًا) لِأَنَّ الدَّعْوَةَ إِلَى اللَّهِ مَكْرٌ بِالْمَدْعُوِّ لِأَنَّهُ مَا عَدِمَ

بڑا) واسطے اس بات کے کہ تحقیق دعوت طرف اللہ تعالیٰ کے مکر ہے ساتھ مدعو کے اسلیے کہ تحقیق اوس مدعو نے نہیں عدم کیا حق تعالیٰ کو

مِنَ الْبِدَايَةِ فَيُدْعَى إِلَى الْغَايَةِ (أَدْعُو إِلَى اللَّهِ) فَهَذَا عَيْنُ

شروع پیدائش اپنی سے کہ دعوت کیا جاوے وہ مدعو طرف نہایت کے یعنی طرف حق تعالیٰ کی اور کہا جاوے کہ دعوت کرتا ہوں میں طرف اللہ تعالیٰ کے پس یہ دعوت عین

الْمَكْرِ عَلَى بَصِيرَةٍ فَنَبَّهَ أَنَّ الْأَمْرَ لَهُ كُلَّهُ فَأَجَابُوهُ مَكْرًا

مکر ہے اوپر بینائی اور دانائی کے پس تنبیہ کی نوح علیہ السلام نے اس بات کی کہ تحقیق تمامی امر ملک خاص اللہ کی ہے پس جواب دی قوم نوح نے نوح کی ساتھ مکر کی

كَمَا دَعَاهُمْ فَجَاءَ الْمُحَمَّدِيُّ وَعَلِمَ أَنَّ الدَّعْوَةَ إِلَى اللَّهِ مَا هِيَ

جیسے کہ دعوت کی نوح نے قوم کے ساتھ مکر کی پس آیا داعی محمدی اور جانا اوس نے اس بات کو کہ تحقیق دعوت طرف اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے

مِنْ حَيْثُ هُوِيَّتِهِ وَإِنَّمَا هِيَ مِنْ حَيْثُ أَسْمَائِهِ فَقَالَ (يَوْمَ

بنظر ہویت اور ذات حق تعالیٰ کے اور سوائے اسکے کہ نہیں ہے کہ وہ دعوت بنظر اسمائے حق تعالیٰ کی ہے پس فرمایا حق تعالیٰ نے جس دن کہ

نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا) فَجَاءَ بِحَرْفِ الْغَايَةِ وَقَرَنَهَا

جمع کرینگے ہم پرہیزگاروں کو طرف رحمن کے مہمان) پس لایا حرف غایت کو کہ الیٰ ہے اور نزدیک کیا اوسکو

بِالِاسْمِ فَعَرَفْنَا أَنَّ الْعَالَمَ كَانَ تَحْتَ حِيطَةِ اسْمٍ إِلَهِيٍّ أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ

ساتھ اسم رحمان کے پس پہچانا ہم نے اس بات کو کہ تحقیق عالم زیر احاطہ اسم الٰہی کے ہے کہ واجب کیا اوس اسم نے اوپر بندوں کے

أَنْ يَكُونُوا مُتَّقِينَ فَقَالُوا فِي مَكْرِهِمْ لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ

کہ ہوجاویں وہ پرہیزگار پس کہا وہ قوم نوح نے بیچ مکر اپنے کے مت چھوڑو معبودوں اپنے کو اور مت چھوڑو

وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا فَإِنَّهُمْ إِذَا تَرَكُوهُمْ

ود اور نہ سواع اور نہ یغوث اور نہ یعوق اور نسر کو پس تحقیق قوم نوح جس وقت ترک کرینگے بتونکو

جَهِلُوا مِنَ الْحَقِّ عَلَى قَدْرِ مَا تَرَكُوا مِنْ هَؤُلَاءِ فَإِنَّ لِلْحَقِّ فِي كُلِّ

نادان رہینگے وہ حق تعالی سے اوس قدر کہ ترک کیا قوم نے اون بتوں کو اسلیے کہ تحقیق واسطے حق تعالی کے بیچ ہر

مَعْبُودٍ وَجْهًا يَعْرِفُهُ مَنْ عَرَفَهُ وَيَجْهَلُهُ مَنْ جَهِلَهُ فِي الْمُحَمَّدِيِّينَ

معبود کے ایک وجہ خاص ہے کہ پہچانتا ہے اوسکو جو پہچانتا ہے اور نہیں پہچانتا ہے اسکو جو نہیں پہچانتا ہے درمیان بیچ حق محمدیوں کی آیہ کریمہ

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ أَيْ حَكَمَ فَالْعَالِمُ يَعْلَمُ مَنْ

(اور حکم کیا رب تیرے نے یہ کہ مت عبادت کرو تم مگر خاص اوسکی یعنی حکم کیا پس عارف محمدی جانتا ہے کہ کس کی

عُبِدَ وَفِي أَيِّ صُورَةٍ ظَهَرَ حَتَّى عُبِدَ وَأَنَّ التَّفْرِيقَ وَالْكَثْرَةَ

عبادت کی جاتی ہے اور بیچ کس صورت کے ظاہر ہوا حق تعالی کہ عبادت کیجاوے اوسکی اور جانتا ہے عارف محمدی یہ بات کہ تحقیق تفریق اور کثرت حرا باشہ

كَالْأَعْضَاءِ فِي الصُّورَةِ الْمَحْسُوسَةِ وَكَالْقُوَى الْمَعْنَوِيَّةِ فِي الصُّورَةِ

مانند تمام عضووں کے ہے بیچ ایک صورت خاص جزئیہ محسوسہ کے اور مثل تمام قوتوں معنویہ کے بیچ ایک صورت خاص جزئیہ

الرُّوحَانِيَّةِ فَمَا عُبِدَ غَيْرُ اللَّهِ فِي كُلِّ مَعْبُودٍ فَالْأَدْنَى مَنْ

روحانیہ کی پس نہیں عبادت کیا جاتا ہے غیر اللہ کے بیچ ہر معبود کے پس کمتر عابدوں کا وہ شخص ہے کہ

تَخَيَّلَ فِيهِ الْأُلُوهِيَّةَ فَلَوْلَا هَذَا التَّخَيُّلُ مَا عُبِدَ الْحَجَرُ وَلَا غَيْرُهُ

خیال کرتا ہے بیچ معبود اپنے کے الوہیت کا پس اگر نہ ہوتا یہ خیال الوہیت کا نہ عبادت کیا جاتا پتھر اور نہ غیر اوسکے

وَلِهَذَا قَالَ قُلْ سَمُّوهُمْ فَلَوْ سَمَّوْهُمْ لَسَمَّوْهُمْ حَجَرًا وَشَجَرًا وَ

اور واسطے اسکے کہا اللہ تعالے نے (کہہ تو نام کہو تم معبودوں اپنے کو) پس اگر کہتے نام معبودوں اپنے کی البتہ نام کہتے اونکا پتھر اور درخت اور

كَوْكَبًا وَلَوْ قِيلَ لَهُمْ مَنْ عَبَدْتُمْ لَقَالُوا إِلَهًا مَا كَانُوا يَقُولُونَ

ستارہ اور اگر کہا جاتا واسطے اون کافروں کے کسکی عبادت کی تمنے البتہ کہتے معبود جزئی خاص کی اور نہ کہتے

اللَّهَ وَلَا الْإِلَهَ وَالْأَعْلَى مَا تَخَيَّلَ بَلْ قَالَ هَذَا مَجْلَى إِلَهِيٌّ

اللہ کی اور معبود مطلق کی اور بلند تر عابدوں اور عارفوں اونکے نے نہیں خیال کیا ایسا بلکہ کہا اونے کہ یہ معبود جزئی مظہر معبود مطلق کا ہے

يَنْبَغِي تَعْظِيمُهُ فَلَا يَقْتَصِرُ فَالْأَدْنَى صَاحِبُ التَّخَيُّلِ يَقُولُ مَا نَعْبُدُهُمْ

کہ سزاوار ہے تعظیم اوسکی واسطے نہ منحصر کرے ہیں وہ عارف الوہیت عبادت کو معبود جزئی پر پس کمتر عابد کہ صاحب تخیل ہے کہتا ہے کہ نہیں عبادت کرتے ہیں ہم اونکی

إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفَىٰ وَلَا أَعْلَى الْعَالَمِ يَقُولُ

مگر اسواسطے کہ نزدیک کرین وہ ہمکو طرف اللہ تعالی کے بیچ مرتبہ قرب کے) اور محمدی عارفون کا کہتا ہے

إِنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا حَيْثُ ظَهَرَ وَبَشِّرِ

کہ سوا اسکے نہین ہے کہ معبود تمہارا ایک ہی معبود ہے پس واسطے اسکے مطیع ہو جاؤ کہین ظاہر ہو وہ (اور خوشخبری دی

الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ خَبَتْ نَارُ طَبِيعَتِهِمْ فَقَالُوا إِلٰهًا وَلَمْ يَقُولُوا

عاجزی کرنے والون کو) کہ بجھ گئی آگ طبیعت اونکی کی پس قائل ہوے وہ معبود کے اور نہ قائل ہوے وہ

طَبِيعَةً (وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا) أَيْ حَيَّرُوهُمْ فِي تَعْدَادِ الْوَاحِدِ

طبیعت کے اور تحقیق گمراہ کیا اونہون نے بہتونکو) یعنی حیرانی مین ڈالا قوم نوح نے اونکو بیچ گنتی واحد حقیقی کے

بِالْوُجُوهِ وَالنِّسَبِ (وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ) لِأَنْفُسِهِمُ الْمُصْطَفَيْنَ الَّذِينَ

ساتھ وجوہ متعددہ اور نسبتون کثیرہ کے (اور مت زیادہ کر ظالمون کو) واسطے جانون اونکی کے کہ برگزیدہ ہین

أُورِثُوا الْكِتَابَ فَهُمْ أَوَّلُ الثَّلَاثَةِ فَقَدَّمَهُمْ عَلَى الْمُقْتَصِدِ

اور وارث کیے گئے ہین کتاب کے پس وہ لوگ اول ہین بہترین گروہون مین کہ ہین پس مقدم کیا اللہ تعالی نے اونکو اوپر گروہ میانہ رو

وَالسَّابِقِ (إِلَّا ضَلَالًا) إِلَّا حَيْرَةَ الْمُحَمَّدِيِّ زِدْنِي فِيكَ تَحَيُّرًا

اور گروہ سبقت کرنے والے کے (مگر ضلالت) یعنی مگر حیرت جیسا کہا ناطق محمدی نے اے رب میرے زیادہ کر میرے تئین بیچ اپنے حیرت کو

(كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا) فَالْحَائِرُ

(جب روشن کر دیتی ہے تجلی اونکو چلتے ہین بیچ اوسکے اور جب اندھیرا کر دیتی ہے اوپر اونکے کھڑے ہو رہتے ہین) پس صاحب حیرت

لَهُ الدَّوْرُ وَالْحَرَكَةُ الدَّوْرِيَّةُ حَوْلَ الْقُطْبِ فَلَا يَبْرَحُ

کیواسطے حرکت دوری ہے اور حرکت دوری بیچ اطراف قطب کے یعنی مقصود کے ہوتی ہے پس نہین جدا ہوتا ہے صاحب حیرت

مِنْهُ وَصَاحِبُ الطَّرِيقِ الْمُسْتَطِيلِ مَائِلٌ خَارِجٌ عَنِ الْمَقْصُودِ

اوسی قطب سے اور صاحب راہ مستطیل کا ٹیڑھا چلنے والا اور خارج ہونے والا ہے مقصود سے

طَالِبٌ مَا هُوَ فِيهِ صَاحِبُ خَيَالٍ إِلَيْهِ غَايَتُهُ فَلَهُ مِنْ وَإِلَىٰ

اور طلب کرنیوالا ہے اس چیز کا کہ وہ چیز بیچ اوسی طالب کے ہے اور صاحب خیال ہے طرف اوسی خیال کے مقصود اوسکا ہے پس واسطے اوسی صاحب خیال کے ابتدا اور انتہا

وَمَا بَيْنَهُمَا وَصَاحِبُ الْحَرَكَةِ الدَّوْرِيَّةِ لَا بَدْءَ لَهُ فَيَلْزَمُهُ مِنْ

اور جو کچھ کہ درمیان اون دونون کے ہے اور صاحب حرکت دوری کو نہ ابتدا ہے واسطے اوسکے کہ لازم آوے مراد اوسکی ابتدا

وَلَا غَايَةَ لِكَمَالِهِ فَيُحْكَمُ عَلَيْهِ إِلَىٰ فَلَهُ الْوُجُودُ الْأَتَمُّ

اور نہ انتہا ہے واسطے سیر اور کمال اوسکے کہ حکم کیا جاوے اوپر اوسکے انتہا کا پس واسطے اس صاحب حرکت دوریہ کے وجدان اور ادراک تام ہے

وهو المؤتى جوامع الكلم والحكم (ومما خطيئاتهم) فهي التي خطت

اور صاحب کت دوری وہی ہے جو دیاگیا اوسکو کلمات جامع اور حکمتیں اور سبب گناہون اونکے کہ پس خطیات وہ چیز ہین کہ لیگئے قوم نوح کو

بهم فغرقوا في بحار العلم بالله وهو الحيرة (فادخلوا نارا) في عين

طرف دریا معرفت کی پس غرق ہوئی قوم بیچ دریای معرفت باللہ کے اور معرفت باللہ عین حیرت ہے پس داخل کی گئی قوم اوس آگ مین کہ عین

الماء في المحمديين (وإذا البحار سجرت) من سجرت التنور إذا أوقدته

پانی مین ہے آیا ہی بیچ حق محمدیون کے اور جسوقت دریا سلگائے جاوینگے بلغت مشتق سجرت التنور سے ہی جسوقت سلگا دے تو اوسکو

(فلم يجدوا لهم من دون الله أنصارا) فكان الله عين أنصارهم

پس نپایا قوم نوح نے واسطے اپنے سوائے اللہ تعالی کے مددوینے والا پس ہے اللہ تعالی عین مدد دینے والا اونکا

فهلكوا فيه إلى الأبد فلو أخرجهم الله إلى السيف سيف الطبيعة

پس ہلاک اور فانی ہوئی قوم نوح کی بیچ ذات حق کے ابد تک پس اگر نکالتا اونکو اوس سے اللہ تعالے طرف کنارہ طبیعت کے

لنزل بهم عن هذه الدرجة الرفيعة وإن كان الكل لله وبالله

البتہ اوتارتا اللہ تعالے اونکو اس مرتبہ بلند سے اگرچہ ہے ہر ہر مرتبہ کونیہ واسطے اللہ تعالی کے اور ساتھہ اللہ تعالی کے

بل هو الله (قال نوح رب) ما قال إلهي فإن الرب له الثبوت

بلکہ ہر ہر مرتبہ عین حق تعالی کا ہے (کہا نوح علیہ السلام نے اے رب میرے) نہ کہا اونہون نے ای معبود میرے اسلیے کہ تحقیق واسطے اسم رب کے ثبوت ہے اور ا

والإله يتنوع بالأسماء فهو (كل يوم هو في شأن) فأراد

اور اسم الہ متنوعہ اور مختلف ہوتا ہی ساتھہ اسمای الہی کے پس اللہ تعالے ہر دن بیچ کام کے ہے پس ارادہ کیا نوح علیہ السلام

بالرب ثبوت التلوين إذ لا يصح إلا هو (لا تذر على الأرض)

ساتھہ اسم رب کے ثبوت تلوین کا اسلیے کہ نہین صحیح ہوتا ہی اس مقام مین کچھ مگر تلوین اور تبدل صحبت قوم کی مت چھوڑ اوپر زمین کے

يدعو عليهم أن يصيروا في بطنها المحمدي لو دليتم بحبل

دعا کرتی ہین نوح علیہ السلام واسطے مغفرت قوم کے اس بات کے کہ ہوجاوین درمیان شکم زمین کے آیا داعی محمدی اور کہا کہ اگر ڈول چھوڑوگے تم ساتھہ رسی کے

لهبط على الله (له ما في السموات وما في الأرض) وإذا دفنت

البتہ نازل ہوگا وہ اوپر اللہ تعالی کے واسطے اللہ ہی کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے اور جسوقت دفن کیا جاوے تو

فيها فأنت فيها وهي ظرفك (وفيها نعيدكم ومنها

بیچ زمین کے پس تو بیچ زمین کے ہوگا جس حال مین وہ زمین جگہ تیری ہے اور بیچ اوسکے دوبارہ لیجاوینگے ہم تمکو اور اوسمین سے

نخرجكم تارة أخرى) لاختلاف الوجوه

نکالینگے ہم تمکو بار دوسری بسبب مختلف ہونے وجوہ حق تعالے کے

مِنَ الْكَافِرِيْنَ الَّذِيْنَ اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَجَعَلُوْا اَصَابِعَهُمْ فِيْ اٰذَانِهِمْ طَلَبًا

کافروں میں سے جنہوں نے چھپایا اپنے تئیں کپڑوں سے اپنے اور دیں انگلیاں اپنی بیچ کانوں اپنے کے واسطے طلب

لِلسِّتْرِ لِاَنَّهٗ دَعَاهُمْ (لِيَغْفِرَ لَهُمْ) وَالْغَفْرُ السِّتْرُ (ذٰكِرًا) اَحَدًا

ستر کے اسلیے کہ نوح علیہ السلام نے دعوت کی ہے قوم اپنی کی تاکہ چھپا دے اللہ تعالیٰ انکو اور غفر کے معنی چھپا لینے ہیں (بسنے والا) کوئی

حَتّٰى تَعُمَّ الْمَنْفَعَةُ كَمَا عَمَّتِ الدَّعْوَةُ (اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ) اَيْ

تاکہ عام ہووے منفعت جیسے کہ عام تھی دعوت سبکو (تحقیق تو اگر چھوڑ دیگا انکو) یعنی

تَدَعْهُمْ وَتَتْرُكْهُمْ (يُضِلُّوْا عِبَادَكَ) اَيْ يُحَيِّرُوْهُمْ

چھوڑیگا تو اور ترک کریگا تو انکو گمراہ کرینگے بندوں کو تیرے یعنی حیران کریگی قوم بندوں کو

فَيُخْرِجُوْهُمْ مِنَ الْعُبُوْدِيَّةِ اِلٰى مَا فِيْهِمْ مِنْ اَسْرَارِ الرُّبُوْبِيَّةِ

پس نکالینگے انکو بندگی سے طرف اوس چیز کے کہ بیچ اونکے ہیں اسرار ربوبیت سے

فَيَنْظُرُوْا اَنْفُسَهُمْ اَرْبَابًا بَعْدَ مَا كَانُوْا عِنْدَ نُفُوْسِهِمْ

پس دیکھینگے وہ ذاتوں اپنی کو ارباب صاحبان تصرف بعد اوسکے کہ تھے وہ نزدیک ذاتوں اپنی کے

عَبِيْدًا فَهُمُ الْعَبِيْدُ الْاَرْبَابُ (وَلَا يَلِدُوْا) اَيْ مَا يُنْتِجُوْنَ

بندے پس وہ بندے بھی ہیں اور ارباب بھی اور نہ جنینگے یعنی نہیں نتیجہ بخشینگے

وَلَا يُظْهِرُوْنَ (اِلَّا فَاجِرًا) اَيْ مُظْهِرًا مَا سُتِرَ (كَفَّارًا) اَيْ سَاتِرًا

اور نہیں ظاہر کرینگے وہ (مگر فاجر) یعنی ظاہر کرنیوالا ہوگا اس چیز کا کہ چھپائی گئی وہ چیز (کفر کرنیوالا) یعنی چھپانیوالا ہوگا

مَا ظَهَرَ بَعْدَ ظُهُوْرِهٖ فَيُظْهِرُوْنَ مَا سُتِرَ ثُمَّ يَسْتُرُوْنَهٗ

اوس چیز کا کہ ظاہر ہوا ہے وہ بعد ظاہر ہونے اوسکے کہ پس ظاہر کرتے ہیں کفار اس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی پھر چھپاتے ہیں اوسکو

بَعْدَ ظُهُوْرِهٖ فَيَحَارُ النَّاظِرُ وَلَا يَعْرِفُ قَصْدَ الْفَاجِرِ فِيْ

بعد ظاہر ہونے اوسکے کے پس حیران ہوتا ہے نظر کرنیوالا اور نہیں پہچانتا ہے ناظر ارادہ مظہر کا بیچ

فُجُوْرِهٖ وَلَا الْكَافِرِ فِيْ كُفْرِهٖ وَالشَّخْصُ وَاحِدٌ (رَبِّ اغْفِرْلِيْ)

اظہار اوسکے کے اور نہیں پہچانتا ہے ناظر ارادہ ساتر کا بیچ ستر اوسکے کے اور حال آنکہ شخص ایک ہی ہے (اے پروردگار میرے مغفرت کر واسطے میرے)

اَيْ اُسْتُرْلِيْ وَاسْتُرْ مِنْ اَجْلِيْ فَيُجْهَلُ مَقَامِيْ وَقَدْرِيْ كَمَا

یعنی چھپا مجھکو اور چھپا واسطے میرے تاکہ مجہول اور نامعلوم رہے مرتبہ میرا اور قدر میری جیسے کہ مجہول

جُهِلَ قَدْرُكَ فِيْ قَوْلِكَ (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ) (وَلِوَالِدَيَّ)

اور نامعلوم رہی ہے قدر تیری بیچ قول تیرے کے اور نہیں قدر جانی اللہ کی حق قدر اوسکی کی (اور چھپا ماں باپ میرے کو)

مَنْ كُنْتُ نَتِيْجَةً عَنْهُمَا وَهُمَا الْعَقْلُ وَالطَّبِيْعَةُ (وَلِمَنْ دَخَلَ

وہ جو ہوں میں نتیجہ اونکا اور وہ دونوں عقل اور طبیعت ہیں اور چھپا اوس چیز کو یعنی حدیث نفس کو کہ داخل ہو

دے نوح علیہ السلام دعا کی ہے اور قوم اپنی کے مشغول ہونے واسطے دعا کی نفع نفس وغیرہ اپنے کے اور کہا کہ (رب اغفرلی) اے واسترلی) یعنی اور چھپا ذات کو میری اپنی ذات

بَيْتِي أَيْ قَلْبِي (مُؤْمِنًا) أَيْ مُصَدِّقًا بِمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الْأَخْبَارَاتِ

گھر میں میرے یعنی قلب میں میرے مومن ہو کر یعنی جن چالیس سچائی والا ہو وہ اُس چیز کو کہ حاصل ہوتی ہے وہ بیچ قلب کے اخبارات

الْإِلٰهِيَّةِ وَهُوَ مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهُمْ (وَلِلْمُؤْمِنِينَ) مِنَ الْعُقُولِ

الٰہیہ سے اور حدیث نفس ایسی چیز ہے کہ پیدا کیا اوسکو نفوس و نکے نے اور جیا سب ایمان والونکو یعنی عقول میں سے

(وَالْمُؤْمِنَاتِ) مِنَ النُّفُوسِ (وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ) مِنَ الظُّلُمَاتِ

اور سب ایمان والیونکو کروہ نفوس میں سے ہیں اور مت زیادہ دے ظالمونکو جو عبارت ظلمات طغیانی سے ہیں یعنی ظالمین

أَهْلَ الْغَيْبِ الْمُكْتَنِفِينَ خَلْفَ الْحُجُبِ الظُّلْمَانِيَّةِ (إِلَّا تَبَارًا) أَيْ

اہل غیب اور غفلت کو کہ پناہ لینے والے ہیں پیچھے حجابات ظلمانی اور تاریکی کے اگر تبارہ یعنے

هَلَاكًا فَلَا يَعْرِفُونَ نُفُوسَهُمْ لِشُهُودِهِمْ وَجْهَ الْحَقِّ دُونَهُمْ

ہلاکی اور فنا فی اللہ پس نہیں پہچانتے ہیں وہ ذاتوں اپنی کو بسبب حضوری اُنکی کے ذات حق میں سوا ذات اپنی کے

فِي الْمُحَمَّدِيِّينَ (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ) وَالتَّبَارُ الْهَلَاكُ

بیچ حق محمدیوں کے ہر چیز ہلاک اور فنا ہونے والی ہے مگر ذات حق تعالیٰ اور تبار بمعنی ہلاک کے ہیں

وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَقِفَ عَلَى أَسْرَارِ نُوحٍ فَعَلَيْهِ بِالتَّرَقِّي فِي فَلَكِ

اور جو شخص چاہتا ہے کہ واقف ہووے اوپر اسرار نوح علیہ السلام کے پس لازم ہے اوپر اسکے ترقی کرنا آفتاب کی آسمان تک

يُوحَ وَهُوَ فِي التَّنَزُّلَاتِ الْمَوْصِلِيَّةِ لَنَا وَالسَّلَامُ

اور بیان نوح علیہ السلام کا مذکور ہے بیچ کتاب تنزلات موصلیہ کے تصنیف ہماری ہے اور سلام

فَصُّ حِكْمَةٍ قُدُّوسِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ إِدْرِيسِيَّةٍ

یہ فص حکمت قدوسیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ ادریسیہ کے

الْعُلُوُّ نِسْبَتَانِ عُلُوُّ مَكَانٍ وَعُلُوُّ مَكَانَةٍ فَعُلُوُّ الْمَكَانِ

علو یعنی بلندی دو قسم پر ہے ایک علو مکانی دوسری علو رتبی پس علو مکانی یعنی بلند مکانی مفہوم اس آیت کا ہے

(وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) وَأَعْلَى الْأَمْكِنَةِ الْمَكَانُ الَّذِي تَدُورُ

اور چڑھا لیا ہمنے ادریس کو مکان بلند میں اور بلند تر مکانوں کا وہ مکان ہے کہ گھومتے ہیں

جاوے گا شائد کہ روح ادریس کی ساتھ اس مقام کے مناسبت رکھتی ہے ۱۲ منہ

۴۹

عَلَيْهِ رَحَى عَالَمِ الْاَفْلَاكِ وَهُوَ فَلَكُ الشَّمْسِ وَفِيْهِ مَقَامُ رُوْحَانِيَّةِ

اوپر اوسکے چکی عالم آسمانون کی اور وہ آسمان آفتاب کا ہے اور بیچ اوسکے مقام روحانیت

اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَحْتَهُ سَبْعَةُ اَفْلَاكٍ وَفَوْقَهُ سَبْعَةُ

ادریس علیہ السلام کا ہے اور نیچے اوس آسمان آفتاب کے سات آسمان اور اوپر اوسکے سات

اَفْلَاكٍ وَهُوَ الْخَامِسَ عَشَرَ فَالَّذِيْ فَوْقَهُ فَلَكُ الْاَحْمَرِ وَ

آسمان ہین اور آسمان آفتاب کا پندرہوان آسمان ہے پس وہ جو اوپر آسمان آفتاب کے ہین آسمان ستارہ مریخ کا

فَلَكُ الْمُشْتَرِيْ وَفَلَكُ كَيْوَانَ وَفَلَكُ الْمَنَازِلِ وَفَلَكُ الْاَطْلَسِ

آسمان ستارہ مشتری اور آسمان ستارہ زحل اور آسمان ثوابت اور آسمان سادہ صاحب حرکت یومیہ

فَلَكُ الْبُرُوْجِ وَفَلَكُ الْكُرْسِيِّ وَفَلَكُ الْعَرْشِ وَالَّذِيْ

کہ آسمان بروج کا ہے اور آسمان کرسی اور آسمان عرش کے ہین اور وہ جو نیچے

دُوْنَهُ فَلَكُ الزُّهَرَةِ وَفَلَكُ الْكَاتِبِ وَفَلَكُ الْقَمَرِ وَكُرَةُ

آسمان آفتاب کے ہین آسمان ستارہ زہرہ اور آسمان ستارہ عطارد اور آسمان چاند اور کرہ

الْاَثِيْرِ وَكُرَةُ الْهَوَاءِ وَكُرَةُ الْمَاءِ وَكُرَةُ التُّرَابِ

آتش اور کرہ ہوا اور کرہ پانی اور کرہ خاک کے ہین

فَمِنْ حَيْثُ هُوَ قُطْبُ الْاَفْلَاكِ هُوَ رَفِيْعُ الْمَكَانِ وَاَمَّا عُلُوُّ

پس اس اعتبار سے کہ آسمان آفتاب کا قطب آسمانون کا ہے وہ بلند مکان والا ہے ولیکن علو

الْمَكَانَةِ فَهُوَ لَنَا اَعْنِي الْمُحَمَّدِيِّيْنَ قَالَ تَعَالٰى وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ

رتبی پس وہ واسطے ہمارے ہے مراد لیتا ہون مین محمدیون سے کہا اللہ تعالی نے (اور تم ہو بلند مرتبے والے

وَاللّٰهُ مَعَكُمْ فِيْ هٰذَا الْعُلُوِّ وَهُوَ يَتَعَالٰى عَنِ الْمَكَانِ لَا عَنِ الْمَكَانَةِ

اور اللہ تعالی ساتھ تمہارے ہے) بیچ اس مرتبہ بلند کے اور اللہ تعالے برتر ہے علو مکانی سے نہ علو رتبی سے

وَلَمَّا خَافَتْ نُفُوْسُ الْعُمَّالِ مِنَّا اَتْبَعَ الْمَعِيَّةَ بِقَوْلِهٖ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ

اور جب ڈرین نفوس عمل کرنے والون کے محمدیون مین سے لایا حق تعالی بعد آیت معیت کے قول اپنا اور ہرگز نہ ضائع کریگا اللہ تمہارے

اَعْمَالَكُمْ وَالْعَمَلُ يَطْلُبُ الْمَكَانَ وَالْعِلْمُ يَطْلُبُ الْمَكَانَةَ

اعمال تمہارے) اور عمل طلب کرتا ہے مکان کو اور علم طلب کرتا ہے مرتبہ کو

فَجَمَعَ لَنَا بَيْنَ الرِّفْعَتَيْنِ عُلُوِّ الْمَكَانِ بِالْعَمَلِ وَعُلُوِّ الْمَكَانَةِ

پس جمع کیا اللہ تعالی نے واسطے محمدیون کے دونون بلندیون کو ایک بلندی مکان کی بسبب عمل کے اور دوسری بلندی مرتبہ کی

بِالْعِلْمِ ثُمَّ قَالَ تَنْزِيْهًا لِلْاِشْتِرَاكِ بِالْمَعِيَّةِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

بسبب علم کے پھر کہا اللہ تعالی نے واسطے پاک کرنے اپنے کے اوس شرکت سے کہ مفہوم ہوتی ہے آیت معیت سے پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی جو بلند ہے

سو واسطے العمل یطلب المکان الخ یعنی اعمال جوارح جو محسوس ہین مقتضی علو مکان کا ہے اور علم کہ غیر محسوس ہے کہ محل روح کے ہے علو مکانۃ یعنے علو رتبی کی مقتضی ہے

عَنْ هٰذَا الْاِشْتِرَاكِ الْمَعْنَوِيِّ وَمِنْ اَعْجَبِ الْاُمُوْرِ كَوْنُ الْاِنْسَانِ

اس شرکت معنوی سے اور عجب تر چیزون سے ہونا انسان کا

اَعْلَى الْمَوْجُوْدَاتِ اَعْنِي الْاِنْسَانَ الْكَامِلَ وَمَا نُسِبَ اِلَيْهِ الْعُلُوُّ

بلند تر موجودات کا ہے مراد لیتا ہون مین اس انسان کامل کو اور نہین نسبت کی گئی ہے طرف انسان کے بلندی

اِلَّا بِالتَّبَعِيَّةِ اِمَّا اِلَى الْمَكَانِ وَاِمَّا اِلَى الْمَكَانَةِ وَهِيَ الْمَنْزِلَةُ فَمَا كَانَ

مگر بالتبع یا بالنسبت طرف علو مکان کے ہو یا بالنسبت طرف علو رتبے کے ہو اور علو مکانت ایک مرتبہ ہے پس نہین ہے

عُلُوُّهُ لِذَاتِهِ فَهُوَ الْعَلِيُّ بِعُلُوِّ الْمَكَانِ وَبِعُلُوِّ الْمَكَانَةِ فَالْعُلُوُّ لَهُمَا

بلندی انسان کامل کی بذاتہ پس انسان کامل بلند ہے بسبب بلندی مکان اور بلندی مرتبہ کے پس بلندی مکان اور مکانت کو ہے

فَعُلُوُّ الْمَكَانِ (كَالرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى) وَهُوَ اَعْلَى الْاَمَاكِنِ

پس بلندی مکان کی جیسے کہ قول حق تعالیٰ کا ہے رحمن نے اوپر عرش کے قرار پکڑا اور عرش بلند تر مکانون کا ہے

وَعُلُوُّ الْمَكَانَةِ (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ) (وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ

اور بلندی مرتبہ کی مفہوم ہوتی ہے قول حق تعالیٰ سے ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات حق تعالیٰ کی اور طرف اوسکے پھیرا جاتا ہے کام

كُلُّهُ) (ءَاِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ) وَلَمَّا قَالَ تَعَالٰى (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا)

سارا اور آیا کوئی معبود ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جب کہا اللہ تعالیٰ نے اور چڑھایا ہمنے اوسکو مکان بلند مین

فَجَعَلَ عَلِيًّا نَعْتًا لِلْمَكَانِ (وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّي جَاعِلٌ فِي

پس گردانا حق تعالیٰ نے علو یعنی بلندی کو صفت واسطے مکان کے اور جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے تحقیق مین بنانیوالا ہون بیچ

الْاَرْضِ خَلِيْفَةً) فَهٰذَا عُلُوُّ الْمَكَانَةِ وَقَالَ فِي الْمَلٰئِكَةِ (اَسْتَكْبَرْتَ

زمین کے نائب پس یہ بلندی مرتبہ کی ہے خلیفہ کے لیے نہ ذاتی اور کہا اللہ تعالیٰ نے بیچ حق فرشتون کے تکبر کیا تو نے

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ) فَجَعَلَ الْعُلُوَّ لِلْمَلٰئِكَةِ فَلَوْ كَانَ لِكَوْنِهِمْ مَلٰئِكَةً

یا تہا تو بلند مرتبہ والون سے پس گردانا اللہ تعالیٰ نے بلندی کو واسطے فرشتون کے پس اگر ہوتی بلندی ذاتی بسبب ہونے انکے فرشتے

لَدَخَلَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ فِي هٰذَا الْعُلُوِّ فَلَمَّا لَمْ يَعُمَّ مَعَ اشْتِرَاكِهِمْ

البتہ داخل ہوتے فرشتے تمام بیچ اس بلندی کے پس جب نہین شامل کیا اللہ تعالیٰ نے باوجود شریک ہونے انکے کے

فِي حَدِّ الْمَلٰئِكَةِ عَرَفْنَا اَنَّ هٰذَا عُلُوُّ الْمَكَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ وَكَذٰلِكَ الْخُلَفَاءُ

بیچ حد فرشتون کے پہچانا ہمنے اس بات کو کہ تحقیق یہ بلندی مرتبہ کی ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے نہ ذاتی اور ایسا ہی ہے حال خلیفون کا

مِنَ النَّاسِ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ عُلُوُّهُمْ بِالْخِلَافَةِ عُلُوًّا ذَاتِيًّا لَكَانَ

آدمیون مین سے پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر ہوتی بلندی خلیفون کی ساتھ خلافت کے بلندی ذاتی البتہ ہوتی وہ بلندی

لِكُلِّ اِنْسَانٍ فَلَمَّا لَمْ يَعُمَّ عَرَفْنَا اَنَّ ذٰلِكَ الْعُلُوَّ لِلْمَكَانَةِ

واسطے ہر انسان کے پس جب نہین عموم کیا اللہ تعالیٰ نے پہچانا ہمنے اس بات کو کہ تحقیق یہ بلندی واسطے مرتبہ کے ہے

ومن أسمائه الحسنى العلي على من وما ثمّ الا هو فهو العلي

اور بعض اسمائی حسنی ہیں سے حق تعالے کے اسم علی ہے یعنی بلندی رکھنیوالا ہے اوپر کسی شخص کے اور نہیں ہے وہان مگر حق تعالی پس حق تعالی بلند ہے

لذاته او عن ماذا وما هو الا هو فعلوه لنفسه وهو من حيث الوجود

بذاتہ یا بلند ہے کسی شے سے اور نہیں ہے وہ شی مگر حق تعالی پس بلندی حق تعالی کی بذاتہ ہے اور حق تعالے باعتبار وجود کے

عين الموجودات فالمسمّى محدثات هي العلية لذاتها وليست

عین موجودات کا ہے پس وہ موجودات کہ جنکا نام محدثات رکھا گیا ہے وہ بلند ہیں بذاتہ اور نہیں ہیں وہ محدثات

الا هو فهو العلي لا علو اضافة لان الاعيان التي لها العدم

مگر حق تعالی پس حق تعالی بلند ہے بذاتہ نہ بلندی اوسکی اضافی اسلیے کہ تحقیق اعیان ثابتہ یعنی صور علمیہ کہ واسطے اونکے عدم ہے

الثابتة فيه ما شمّت رائحة من الوجود فهي على حالها مع

اور ثابت ہیں وہ اعیان بیچ اُسی عدم کے نہیں سونگھی اُنہوں نے کوئی بو وجود خارجی سے پس اعیان ثابتہ اوپر حال اپنے کے ہیں باوجود

تعداد الصور في الموجودات والعين واحدة من المجموع

کثرت صورتوں کی بیچ موجودات خارجیہ کے حالانکہ ذات ایک ہی ہے تمامی موجودات کی

في المجموع فوجود الكثرة في الاسماء وهي النسب وهي امور

بیچ صورتوں جمیع موجودات کے پس پایا جانا کثرت کا بیچ اسما کے ہے اور اسما نسبتیں محض ہیں اور وہ نسبتیں امور

عدمية وليس الا العين الذي هو الذات فهو العلي لنفسه

عدمیہ ہیں اور نہیں ہے وجود کثرت اسمائیہ کا مگر ایک ذات خاص کہ وہ ذات حق تعالے کی ہے پس حق تعالی بلند ہے بذاتہ

لا بالاضافة فما في العالم من هذه الحيثية علو اضافة

نہ بلند بسبب اضافت کے پس نہیں ہے بیچ عالم کے اس اعتبار سے کوئی بلندی اضافی

لكن الوجوه الوجودية متفاضلة فعلو الاضافة موجود

لیکن مظاہر موجودہ اور صور متنوعہ باہم دیگر فضیلت رکھنے والے ہیں پس بلندی اضافی موجود ہے

في العين الواحدة من حيث الوجوه الكثيرة ولذلك

بیچ ذات واحد کے باعتبار مظاہر کثیرہ کے اور واسطے اسی کے

نقول فيه هو لا هو انت لا انت قال الخراز وهو وجه من

کہتے ہیں ہم بیچ شان ہر مظہر کے کہ وہ حق تعالی ہے نہ حق تعالی اور تو ہی ہے نہ تو کہا حضرت شیخ سعید خراز رضی اللہ عنہ نے اور وہ خراز ایک مظہر ہیں مظاہر

وجوه الحق ولسان من السنته ينطق عن نفسه بان الله

سے حق تعالی کے اور ایک زبان ہیں زبانوں سے حق تعالی کی کہ ناطق ہیں ذات اپنی سے اسطرح سے کہ تحقیق اللہ تعالے

لا يعرف الا بجمعه بين الاضداد في الحكم عليه بها فهو

نہیں پہچانا جاتا ہے مگر بسبب جمع کرنے اوسکے اضداد کو بیچ حکم کیے جانے اوپر حق تعالی کے اضداد کا پس حق تعالی

٥١

موجود این صورتیں حق تعالی کی ہیں ۱۲ منہ

الاوّلُ والآخرُ والظاهرُ والباطنُ فهو عينُ ما ظهرَ في حالِ بُطونِه

اول ہے اور آخر اور ظاہر ہے اور باطن پس حق تعالی عین اُس چیز کا ہے کہ ظاہر ہوئی ہو وہ چیز بیچ حال عین باطن حق تعالے کے

وهو عينُ ما بطنَ في حالِ ظهورِه وما ثمَّة من يراه غيرُه وما ثمَّة

اور حق تعالی عین اُس چیز کا ہے کہ باطن ہین ہو وہ چیز بیچ حال ہین ظاہر حق تعالی کے اور نہین ہے اسجگہ کوئی شخص کہ دیکھے حق تعالی اُسکو علاوہ اوسکے اور نہین اسجگہ کوئی

من يبطنُ عنه فهو ظاهرٌ لنفسِه وباطنٌ عنه وهو المسمّى بأسماءِ

شخص کہ باطن ہین ہو وے حق تعالی اوس شخص سے پس حق تعالی ظاہر ہے بذاتہ اور باطن ہے بذاتہ اور حق تعالی نام رکہا گیا ہے ابوسعید

الخرّازِ وغيرِ ذلك من أسماءِ المحدَثاتِ فيقولُ الباطنُ لا إذا قالَ

خراز اور غیرہ اوسکا اسما محکمات سے پس کہتا ہے اسم باطن مین نہین ہون جس وقت کے

الظاهرُ أنا ويقولُ الظاهرُ لا إذا قالَ الباطنُ أنا وهذا في

اسم ظاہر مین ہون اور کہتا ہے اسم ظاہر مین نہین ہون جس وقت کے اسم باطن مین ہون اور یہ حکم بیچ

كلِّ ضدٍّ والمتكلِّمُ واحدٌ وهو عينُ السامعِ كما يقولُ النبيُّ

تمامی اضداد کے ہے اور کہنے والا ایک ہی ہے اور کہنے والا عین سننے والے کا ہے جیسے کہ فرماتے ہین نبی

صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ إنَّ اللهَ تجاوزَ عن أمّتي ما حدَّثت به

صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالی درگذر کرتا ہے اُست میری سے اور نہین پرسش کرتا ہے اوس گناہ سے کہ باتین کین ساتھ اُسکے ۵۲

أنفسَها فهي المحدِّثةُ السامعةُ حديثَها والعالِمةُ بما حدَّثت

نفوس اونکے سے پس نفوس اونکے بات کرنیوالے اور سننے والے بات اپنی کے ہین اور جاننے والے ہین اوس چیز کو کہ باتین کین

به أنفسَها والعينُ واحدةٌ وإن اختلفتِ الأحكامُ ولا سبيلَ

ساتھ اوسکے نفوس اونکے نے اور ذات کہنے والے اور سننے والے کی ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہے حکم ہر ایک کا اور نہین ہے کوئی رستہ

إلى جهلِ مثلِ هذا فإنّه يعلمُه كلُّ إنسانٍ من نفسِه وهو صورةُ

طرف انکار اور جہل کے مانند اس حکم کے اسلیے کہ جانتا ہے اوس حکم کو ہر انسان نفس اپنے سے اور انسان صورت

الحقِّ فاختلطتِ الأمورُ وظهرتِ الأعدادُ بالواحدِ في المراتبِ

حق تعالی کی ہے پس مختلط اور مجتمع ہوئے امور اور احکام کثیرہ اور ظاہر ہوی کثرت اعداد کی بسبب واحد کے بیچ مراتب

المعلومةِ فأوجدَ الواحدُ العددَ وفصّلَ العددُ الواحدَ وما

معلومہ اعداد کے پس ایجاد کیا واحد نے عدد کو اور تفصیل دی عدد نے واحد کی اور نہ

ظهرَ حكمُ العددِ إلّا بالمعدودِ والمعدودُ منه عدمٌ ومنه

ظاہر ہوا حکم عدد کا مگر ساتھ معدود کے اور جملہ معدود بعض اونمین سے معدوم ہین اور بعض اون مین سے

وجودٌ فقد يُعدَمُ الشيءُ من حيثُ الحسِّ وهو موجودٌ من حيثُ العقلِ

موجود اور کبہی معدوم ہوتی ہے ایک چیز باعتبار حس ظاہر کے اور وہی چیز بعینہ موجود ہے باعتبار عقل کے

فَلَا بُدَّ مِنْ عَدَدٍ وَمَعْدُودٍ وَلَا بُدَّ مِنْ وَاحِدٍ يُنْشِئُ ذٰلِكَ

پس ضرور ہے عدد اور معدود کا ہونا اور ضرور ہے واحد کا ہونا جو پیدا کرتا ہے وہ عدد کو

فَيَنْشَأُ بِسَبَبِهِ فَإِنْ كَانَ لِكُلِّ مَرْتَبَةٍ مِنَ الْعَدَدِ حَقِيقَةٌ وَاحِدَةٌ

پس پیدا ہوتا ہے عدد بسبب واحد کے پس اگر ہووے واسطے ہر ایک مرتبے کے مراتب اعداد میں سے ایک ایک حقیقت متمیزہ

كَالتِّسْعَةِ مَثَلًا وَالْعَشَرَةِ إِلَى أَدْنَى وَإِلَى أَكْثَرَ إِلَى غَيْرِ النِّهَايَةِ

جیسے کہ عدد نہ مثلا اور دس یہاں تک کہ کم دس سے یا زیادہ دس سے غیر متناہی تک

مَا هِيَ مَجْمُوعٌ وَلَا يَنْفَكُّ عَنْهَا اسْمُ جَمْعِ الْآحَادِ فَإِنَّ الِاثْنَيْنِ

پس نہیں ہے وہ حقیقت متمیزہ ہر ایک مرتبہ کی مجموع مراتب کے حقیقت متمیزہ ... اسم جمع الآحاد کا ... کہ تحقیق اثنین جو

حَقِيقَةٌ وَاحِدَةٌ وَالثَّلَاثَةُ حَقِيقَةٌ وَاحِدَةٌ بَالِغًا مَا بَلَغَتْ هٰذِهِ

ایک حقیقت ہے اور ثلثہ جو وہ ایک حقیقت ہے پہونچتی ہوئی جہاں تک کہ پہونچیں یہ

الْمَرَاتِبُ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَمَا عَيْنُ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عَيْنُ مَا بَقِيَ

مراتب اور اگر ہووں مراتب واحد کے ایک ہی حقیقت پس وہ چیز کہ عین کسی ایک مرتبہ کی ہے مراتب اعداد میں سے عین ان چیزوں کی ہو کہ باقی ہیں

فَالْجَمْعُ يَأْخُذُهَا فَنَقُولُ بِهَا مِنْهَا وَنَحْكُمُ بِهَا عَلَيْهَا وَقَدْ ظَهَرَ

... مراتب اعداد میں ... جمع ... حکم ... مراتب اعداد ...

فِي هٰذَا الْقَوْلِ عِشْرُونَ مَرْتَبَةً فَقَدْ دَخَلَهَا التَّرْكِيبُ فَمَا

بیچ اس قول کے بیس مرتبے ہیں تحقیق داخل ہوئے مراتب اعداد میں ترکیب پس ہمیشہ

تَنْفَكُّ تُثْبِتُ عَيْنَ مَا هُوَ مَنْفِيٌّ عِنْدَكَ لِذَاتِهِ وَمَنْ عَرَفَ

ثابت کریگا تو اے محاسب عین ایک شے کو کہ وہ غیر ثابت ہے نزدیک تیرے واسطے ذات اس شے کے اور جو شخص پہچانیگا

مَا قَرَّرْنَاهُ فِي الْأَعْدَادِ وَأَنَّ نَفْيَهَا عَيْنُ ثَبْتِهَا عَلِمَ أَنَّ الْحَقَّ

اس چیز کو کہ مقرر کیا ہے ہم نے اوسکو بیچ اعداد کے اور اسبات کو کہ تحقیق نفی اعداد کی عین ثبوت اعداد کا ہے جانیگا وہ اسبات کو کہ تحقیق حق

الْمُنَزَّهُ هُوَ الْخَلْقُ الْمُشَبَّهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَمَيَّزَ الْخَلْقُ مِنَ الْخَالِقِ

منزہ عین خلق مشبہ کا ہے اگرچہ متمیز ہوتی ہے مخلوق خالق سے

فَالْأَمْرُ الْخَالِقُ الْمَخْلُوقُ وَالْأَمْرُ الْمَخْلُوقُ الْخَالِقُ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ

پس ایک ہی شے خالق اور مخلوق ہے اور ایک ہی شے مخلوق اور خالق ہے ہر مخلوق ایک ہی ذات

عَيْنٍ وَاحِدَةٍ لَا بَلْ هُوَ الْعَيْنُ الْوَاحِدَةُ وَهُوَ الْعُيُونُ الْكَثِيرَةُ

سے ہے نہیں بلکہ وہ مخلوق ایک ذات ہے اور وہی ایک ذات بہت سی ذاتیں ہیں

فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ وَالْوَلَدُ عَيْنُ أَبِيهِ

پس نظر کر تو اے سالک کہ کیا دیکھتا ہے تو کہا اسحق علیہ السلام نے اے میرے باپ کیجئے جو کچھ کہ حکم کیا گیا ہے تم کو اور فرزند عین باپ اپنے کا ہے

فما رأى يذبح سوى نفسه وفداه بذبح عظيم فظهر بصورة

پس نہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے کہ ذبح کرتے ہیں کسی کو مگر ذات اپنی کو اور چھڑایا حق تعالیٰ نے اسحٰق علیہ السلام کو بیچ قربانی بڑی کے پس ظاہر ہوا ساتھ صورت

کبش من ظهر بصورة انسان وظهر بصورة ولد لا بل ظهر

کبش کے وہ جو ظاہر ہوا تھا ساتھ صورت انسان کے اور ظاہر ہوا تھا ساتھ صورت فرزند کے نہیں بلکہ ظاہر ہوا باعتبار

بحکم ولد من هو عين الوالد وخلق منها زوجها فما نكح

حکم اور رتبہ ولد کے وہ جو عین باپ کا تھا اور پیدا کیا حق تعالیٰ نے ذات آدم سے زوجہ انکی کو پس نہیں نکاح کیا آدم علیہ السلام نے

سوى نفسه فمنه الصاحبة والولد والامر واحد في العدد

سوائے ذات اپنی کے پس تھی آدم سے بی بی زوجہ اور فرزند انکا اور امر آدم اور حوا اور ولد کا ایک ہی امر ہے جیسے کہ امر طبع واحد کا بیچ اعداد کے

فمن الطبيعة والظاهر منها وما رأيناها نقصت عما ظهر منها

پس کیا ہے چیز طبیعت اور حقیقت اور کیا چیز ہے کہ ظاہر ہوئی طبیعت سے اور نہیں دیکھا ہم نے طبیعت کو کہ ناقص ہوئی بسبب اس چیز کے کہ ظاہر ہوئی وہ چیز طبیعت سے

ولا زادت بعدم ما ظهر وما الذي ظهر غيرها وما هي عين ما

اور نہ زیادہ ہوئی طبیعت بسبب عدم ظہور اس چیز کے کہ ظاہر ہوئی اور نہیں ہے وہ چیز کہ ظاہر ہوئی طبیعت سے غیر طبیعت کے اور نہیں ہے طبیعت عین اس چیز کی

ظهر لاختلاف الصور بالحكم عليها فهذا بارد يابس وهذا

کہ ظاہر ہوئی طبیعت سے بسبب مختلف ہونے صورتوں کے باعتبار حکم کے اوپر ان صورتوں کے پس یہ ایک سرد خشک ہے اور یہ

حار يابس فجمع باليبس وابان بغيرها ذلك والجامع الطبيعة لا بل

دوسرا گرم خشک ہے پس جمع کیا حق تعالیٰ نے سرد اور گرم کو ساتھ خشکی کے اور جدا کیا ساتھ غیر اسکے کے اور امر جامع درمیان دونوں کے طبیعت ہی نہیں بلکہ

عين الطبيعة فعالم الطبيعة صور في مرآة واحدة لا بل صورة

عین طبیعت ہے پس عالم طبیعت اور عالم حقائق ممکنات کا مختلف صورتیں ہیں بیچ آئینہ واحد کے نہیں بلکہ عالم طبیعت

واحدة في مرايا مختلفة فما ثمة الا الحيرة لتفرق النظر

ایک ہی صورت ہے بیچ آئینوں مختلفہ کے پس نہیں ہے اسجگہ مگر حیرت بسبب متفرق ہونے نظر عقل اور فکر کے

ومن عرف ما قلناه لم يحر وان كان في مزيد علم فليس الا

اور جس شخص نے پہچانا اس چیز کو کہ کہا ہم نے نہیں حیران ہوگا وہ اگرچہ ہو وہ شخص بیچ زیادتی علم کے پس نہیں ہے اختلاف صورتوں کا مگر تقاضا

من حكم المحل والمحل عين العين الثابتة فيها يتنوع الحق

اور حکم سے محل کے اور محل صورتوں کا عین ثابتہ ہے پس بسبب عین ثابتہ کی نوع بنوع ہوتا ہے حق تعالیٰ

في المجلى فيتنوع الاحكام عليه فيقبل كل حكم وما يحكم عليه

بیچ محل ظہور کے پس نوع بنوع ہوئے اوپر اس کے احکام متنوعہ اور حق تعالیٰ پس قبول کرتا ہے حق تعالیٰ ہر حکم کو اور تقاضا اور حکم نہیں کرتا ہے کوئی کسی چیز کا اوپر حق تعالیٰ کے

الا عين ما تجلى فيه وما ثمة الا هذا شعر

مگر عین اس چیز کا کہ تجلی کی حق تعالیٰ نے بیچ اس چیز کے اور نہیں ہے اسجگہ مگر یہ امر مذکور شعر

فالحق خلق بهذا الوجه فاعتبروا ... وليس خلقا بذاك الوجه فادكروا

پس حق تعالیٰ مخلوق ہے ساتھ اُس وجہ تقیید کے پس اعتبار کرو تم ... اور نہیں ہے حق تعالیٰ مخلوق ساتھ اُس وجہ اطلاق کے پس یاد کرو تم

من يدر ما قلت لم تخذل بصيرته ... وليس يدريه الا من له بصر

جسنے دریافت کیا اُس چیز کو کہ کہا مینے نہیں خراب ہوگی بینائی اُس کی ... اور نہیں دریافت کرتا اُسکو کوئی مگر وہ شخص کہ واسطے اُسکے بینائی ہوگی

جمع وفرق فان العين واحدة ... وهي الكثيرة لا تبقي ولا تذر

جمع کیا اور فرق کیا حق تعالیٰ نے پس تحقیق ذات ایک ہی ہے ... اور وہ ذات احد کثیر ہو کر نہیں باقی رکھتی ہے اور نہیں چھوڑتی ہے وہ ذات احدی کسی کو

فالعلي لنفسه هو الذي يكون له الكمال الذي يستغرق به

پس عالی بذاتہٖ وہ شخص ہے کہ ہووے اوسکو ایسا کمال کہ مستغرق اور محیط ہووے وہ شخص بسبب اوس کمال کے

جميع الامور الوجودية والنسب العدمية بحيث لا يمكن

تمامی اشیاے وجودیہ اور تمامی نسبتیں عدمیہ کو اس طرح پر کہ نہ ممکن ہو

ان يفوته نعت منها وسواء كانت محمودة عرفا وعقلا و

یہ کہ فوت ہووے اُس سے کوئی صفت صفتوں سے کہ برابر ہے کہ ہووین وہ صفتیں نیک عرف اور عقل اور

شرعا او مذمومة عرفا وعقلا وشرعا وليس ذلك الا للمسمى

شرع کی روسے یا ہووین وہ صفتیں بد عرف اور عقل اور شرع کی رو سے اور نہیں ہے وہ کمال واسطے کسیکی مگر واسطے اُس ذات کی کہ جسکا نام

الله خاصة واما غير مسمى الله خاصة مما هو مجلى له او صورة

اللہ رکھا گیا ہے خاصکر و لیکن غیر اُس ذات کا کہ جسکا نام اللہ رکھا گیا ہے خاصکر وہ چیزیں کہ وہ کوئی مظہر ہو واسطے ذات الٰہی کے یا کوئی صورت

فيه فان كان مجلى له فيقع التفاضل لا بد من ذلك بين

ذات الٰہی ہے پس اگر ہووے وہ غیر مظہر واسطے ذات الٰہی کے پس واقع ہوگی اوسمین بالیدگی فضیلت اور ضرور ہے یہ فضیلت باہمی درمیان

مجلى ومجلى وان كان صورة فيه فتلك الصورة عين الكمال الذاتي

ایک مظہر اور مظہر دوسرے کے اور اگر ہووے وہ غیر کوئی صورت ذات الٰہی سے پس وہ صورت عین کمال ذاتی ہے

للمسمى الله لانها عين ما ظهرت فيه فالذي للمسمى الله

واسطے اُس ذات کے کہ جسکا نام اللہ ہے اسلیے کہ تحقیق وہ صورت عین اُس ذات کی ہے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ صورت اُس سے پس جو کمال ثابت ہے واسطے ذات اللہ کے وہی

هو الذي لتلك الصورة ولا يقال هي هو ولا هي غيره

کمال ثابت ہے واسطے اُس صورت کے اور نہیں کہا جاویگا کہ وہ صورت ذات اللہ کی ہے اور نہ وہ صورت غیر ذات اللہ کی ہے

وقد اشار ابو القاسم ابن قسي في خلعه الى هذا بقوله

اور تحقیق اشارہ کیا ابو القاسم بیٹے قسی نے بیچ کتاب خلع النعلین اپنی کے طرف اس مذکور کے ساتھ قول اپنے کے

ان كل اسم الهي يتسمى بجميع الاسماء الالهية وينعت بها وذلك

کہ تحقیق ہر ایک اسم الٰہی نام رکھا جاتا ہے ساتھ تمامی اسمای الٰہی کے اور صفت کیا جاتا ہے ہر ایک اسم الٰہی ساتھ تمامی اسماے الٰہی کے اور وہ اتصاف

هُنَاكَ أَنَّ كُلَّ اسْمٍ يَدُلُّ عَلَى الذَّاتِ وَعَلَى الْمَعْنَى الَّذِي سِيقَ لَهُ

اس جگہ اس واسطے ہے کہ تحقیق ہر ایک اسم دلالت کرتا ہے اوپر ذات الٰہی کے اور اوپر اوس معنے خاص کے کہ سیاق اور وضع کیا گیا ہے وہ اسم واسطے اس معنے کے

وَيَطْلُبُهُ فَهُوَ مِنْ حَيْثُ دَلَالَتِهِ عَلَى الذَّاتِ لَهُ جَمِيعُ الْأَسْمَاءِ وَمِنْ

اور طلب کرتا ہے وہ اسم اس معنی کو پس باعتبار دلالت کرنے اوس اسم کے اوپر ذات کے حامل ہے واسطے اوس اسم کے تمامی اسما اور باعتبار

حَيْثُ دَلَالَتِهِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي يَنْفَرِدُ بِهِ يَتَمَيَّزُ عَنْ غَيْرِهِ كَالرَّبِّ

دلالت کرنے اوس اسم کے اوپر اوس معنی خاص کے کہ منفرد اور خاص ہے وہ اسم ساتھ اوس معنی کے متمیز اور جدا ہوتا ہے وہ اسم غیر اپنے سے جیسے کہ رب

وَالْخَالِقِ وَالْمُصَوِّرِ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَالِاسْمُ عَيْنُ الْمُسَمَّى مِنْ حَيْثُ

اور خالق اور مصور اور جو غیر اسکے ہیں پس اسم عین ذات کا ہے باعتبار

الذَّاتِ وَالِاسْمُ غَيْرُ الْمُسَمَّى مِنْ حَيْثُ مَا يَخْتَصُّ بِهِ مِنَ الْمَعْنَى

ذات کے اور اسم غیر ذات کا ہے باعتبار اوس خصوصیت کے کہ مختص ہے وہ اسم ساتھ اوسی خصوصیت کے یہ خصوصیت عبارت اوس معنی سے ہے

الَّذِي سِيقَ لَهُ فَإِذَا فَهِمْتَ أَنَّ الْعَلِيَّ مَا ذَكَرْنَاهُ عَلِمْتَ أَنَّهُ

کہ سیاق اور وضع کیا گیا ہے وہ اسم واسطے اوس معنے کے پس جس وقت سمجھا تو یا سالکو کہ تحقیق علی اور بلند وہ ہے کہ ذکر کیا ہمنے اسکا جانا تو نے یا سالکو کہ تحقیق

لَيْسَ عُلُوَّ الْمَكَانِ وَلَا عُلُوَّ الْمَكَانَةِ فَإِنَّ عُلُوَّ الْمَكَانَةِ يَخْتَصُّ

وہ مختص نہیں ہے بلندی اسکی بلند مکانی اور نہ بلند رتبی اسلیے کہ تحقیق بلند رتبی مختص ہے

بِوُلَاةِ الْأَمْرِ كَالسُّلْطَانِ وَالْحُكَّامِ وَالْوُزَرَاءِ وَالْقُضَاةِ وَ

واسطے صاحبان حکومت کے جیسے کہ بادشاہ اور حکام اور وزرا اور قاضی اور

كُلِّ ذِي مَنْصِبٍ سَوَاءٌ كَانَتْ فِيهِ أَهْلِيَّةُ ذَلِكَ الْمَنْصِبِ أَوْ

ہر ایک صاحب عہدہ برابر ہے کہ ہووے بیچ اوس ہر ایک کے لیاقت اوسکے عہدہ کی یا

لَمْ يَكُنْ وَالْعُلُوُّ بِالصِّفَاتِ لَيْسَ كَذَلِكَ فَإِنَّهُ قَدْ يَكُونُ

نہ ہووے اور بلندی صفاتی نہیں ہے مثل بلندی رتبی کے اسلیے کہ تحقیق کبھی ہوتا ہے

أَعْلَمَ النَّاسِ يَتَحَكَّمُ فِيهِ مَنْ لَهُ مَنْصِبُ التَّحَكُّمِ

ایک شخص عالم تر لوگوں کا کہ حکم کرتا ہے بیچ حق اسکے وہ شخص کہ واسطے اوسکے عہدہ حکومت کا ہے

وَإِنْ كَانَ أَجْهَلَ النَّاسِ وَهَذَا عَلِيٌّ بِالْمَكَانَةِ

اگرچہ ہے وہ صاحب حکومت جاہل تر لوگوں کا پس یہ صاحب حکومت بلند ہے مرتبے میں

بِحُكْمِ التَّبَعِ مَا هُوَ عَلِيٌّ فِي نَفْسِهِ فَإِذَا عُزِلَ زَالَتْ رِفْعَتُهُ

ساتھ حکم متابعت منصب کی نہیں ہے وہ صاحب منصب عالی بذاتہ پس جب معزول ہووے تو زائل ہوگی بلندی اسکی

وَالْعَالِمُ لَيْسَ كَذَلِكَ

اور عالم نہیں ہے ایسا

فصُّ حکمةٍ مُهَیَّمِیَّةٍ فی کلمةٍ ابراهیمیّةٍ

یہ فص حکمت مہیمیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ ابراہیمیہ کے

إنّما سُمّیَ الخلیلُ خلیلاً لتخلّلهِ وحصرهِ جمیعَ ما اتّصفت بهِ الذاتُ

سوا اسکے نہیں ہے کہ نام رکھا گیا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا خلیل بسبب سرایت کرنے انکے تمامی صفات و مظاہر الٰہیہ میں احاطہ کر لینے کی تمامی ان چیزوں کو کہ صفت کی گئی ہے ساتھ انکی ذات

الالٰهیّةُ قالَ الشاعرُ شعر

الٰہیہ کہا شاعر نے شعر

قد تخلّلتَ مسلكَ الرّوحِ منّی	وبذا سُمّیَ الخلیلُ خلیلا
تحقیق درمیان آیا تو اور سرایت کی تو نے بیچ جگہ روح میری کے	اور یہ سبب اسکے نام رکھا گیا ہے ابراہیم خلیل اللہ کا

کما یتخلّلُ اللونُ المتلوّنَ فیکونُ العرضُ بحیثُ جوهرهُ ما هوَ

جیسے کہ سرایت کرتا ہے رنگ بیچ جسم رنگین کے پس ہو جاتا ہے عرض بیچ جگہ جوہر اوسکے کے نہیں ہے تخلل حق اور خلیل کا

کالمکانِ والمتمکّنِ او لتخلّلِ الحقِّ وجودَ صورةِ ابراهیمَ وکلُّ

مثل تخلل مکان اور صاحب مکان کے یا نام رکھا گیا ہے خلیل بسبب سرایت حق تعالیٰ کے بیچ وجود صورت ابراہیم علیہ السلام اور بیچ ہر

حکمٍ یصحُّ من ذلكَ فانَّ لکلِّ حکمٍ موطناً یظهرُ بهِ لا یتعدّاهُ

حکم کے کہ صحیح و ثابت ہے وجود صورت ابراہیم علیہ السلام سے اسلئے کہ تحقیق واسطے ہر حکم کے ایک ایک مقام خاص ہے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ حکم اس مقام میں کہ نہیں تجاوز کرتا ہے وہ حکم اس مقام سے

الا تری الحقَّ یظهرُ بصفاتِ المحدثاتِ واخبرَ بذلكَ عن نفسهِ

آیا نہیں دیکھتا ہے تو حق تعالیٰ کو کہ ظاہر ہوتا ہے وہ ساتھ صفات مخلوقات کے اور خبر دی اونے ساتھ اوسکی ذات اپنی سے

وبصفاتِ النقصِ وبصفاتِ الذمِّ الا تری المخلوقَ یظهرُ

اور ظاہر ہوتا ہے وہ ساتھ صفات ناقص کے اور ساتھ صفات مذمومہ کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو مخلوق کو کہ ظاہر ہوتی ہے

بصفاتِ الحقِّ من اوّلها الی آخرها وکلّها حقٌّ لهُ کما هی صفاتُ

وہ ساتھ صفات حق تعالیٰ کے اول صفات سے آخر صفات تک اور تمامی صفات حق تعالیٰ کی ثابت ہیں واسطے مخلوق کے جیسے کہ تمامی صفات

المحدثاتِ حقٌّ للحقِّ الحمدُ للهِ فرجعت الیهِ عواقبُ الثناءِ

مخلوق کے ثابت ہیں واسطے حق تعالیٰ کے سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ تعالیٰ کی پس رجوع ہوا طرف حق تعالیٰ کی آخر کام ثنا کا

من کلِّ حامدٍ ومحمودٍ والیهِ یرجعُ الامرُ کلّهُ فعمَّ ما ذُمَّ و

ہر تعریف کرنے والے اور تعریف کئے گئے سے اور طرف اسی اللہ تعالیٰ کی رجوع ہوتا ہے تمامی کاروبار پس شامل ہوا وہ خواہ اس چیز کو کہ مذموم ہے

حُمِدَ وما ثَمَّ الا محمودٌ ومذمومٌ اعلم انّهُ ما تخلّلَ

اور محمود اور نہیں ہے اوسجگہ مگر محمود یا مذموم جان تو اے طالب تحقیق نہیں داخل ہوتی ہے

شیٔ شیئاً الا کان محمولاً فیه فالمتخلل اسم فاعل محجوب بالمتخلل اسم

اگر نہیں بیچ ایک شے کے مگر اس حال میں کہ ہووے شے اول محمول و مستور بیچ شئ ثانی کی کہ حال ہے پس متخلل کہ اسم فاعل ہے محجوب اور مستور ہے بیچ متخلل کے کہ اسم

مفعول فاسم المفعول هو الظاهر واسم الفاعل هو الباطن المستور

مفعول ہے پس اسم مفعول ظاہر ہے اور اسم فاعل باطن اوسکا ہے اور پوشیدہ اوہین

وهو غذاء له کالماء يتخلل الصوفة فتربو به وتتسع فان کان

اور باطن غذا ہے واسطے ظاہر کے جیسے کہ پانی داخل ہوتا ہے اون مین پس زائد ہوتا ہے اون بسبب پانی کے اور وسیع ہوتا ہے پس اگر ہووے

الحق هو الظاهر فالخلق مستور فيه فيكون الخلق جميع اسماء

حق تعالے ظاہر تو مخلوق پوشیدہ ہے بیچ حق تعالیٰ کے پس ہوگی مخلوق تمامی اسما اور صفات

الحق سمعه وبصره وجميع نسبه وادراكاته وان کان الخلق

حق تعالے کے سمع اوسکی اور بصر اوسکی اور ہوگی وہی مخلوق تمامی نسبتین اور ادراکات حق تعالیٰ کے اور اگر ہووے مخلوق

هو الظاهر فالحق مستور باطن فيه فالحق سمع الخلق وبصره

ظاہر پس حق تعالے پوشیدہ اور باطن ہے بیچ مخلوق کے پس ہوگا حق تعالیٰ سمع مخلوق کی اور بصر اوسکی

ويده ورجله وجميع قواه کما ورد في الخبر الصحيح ثم ان

اور ہاتھ اوسکا اور پاؤن اسکا اور تمامی قوتین اوسکی جیسے کہ وارد ہوا حکم مذکور بیچ خبر صحیح کے پھر تحقیق

الذات لو تعرت عن هذه النسب لم تکن الها وهذه النسب

ذات حق تعالیٰ کی اگر عاری ہوتی ان نسبتون سے نہ ہوتی ذات حق تعالیٰ کی معبود اور یہ وہ نسبتین ہین کہ

احدثتها اعياننا فنحن جعلناه بمالوهيتنا الها فلا يعرف حتى

پیدا اور ظاہر کیا انکو اعیان ہماری نے پس ہمنے گردانا ذات مطلق کو بسبب عبادت اپنی کی معبود پس نہین پہچانا جاتا ہے حق تعالیٰ یہانتک

نعرف قال عليه السلام من عرف نفسه فقد عرف ربه

کہ پہچانے جائین ہم فرمایا رسول علیہ السلام نے جسنے پہچانا ذات اپنی کو پس تحقیق پہچانا اوسنے رب اپنے کو

وهو اعلم الخلق بالله فان بعض الحكماء وابا حامد ادعوا

اور رسول علیہ السلام داناترین خلق کے ہین ساتھ اللہ تعالیٰ کے پس تحقیق بعض حکما اور امام ابو حامد محمد غزالی نے دعوی کیا ہے

انه يعرف الله من غير نظر في العالم وهذا غلط نعم تعرف

اسبات کا کہ تحقیق کہ پہچانا جاتا ہے اللہ تعالیٰ بغیر نظر کرنے بیچ عالم کے اور یہ حکم مذکور غلط ہے ہان پہچانی جاتی ہے

ذات قديمة ازلية لا يعرف انها اله حتى يعرف المألوه

ذات قدیم ازلی اور نہین پہچانا جاتا ہے یہ کہ تحقیق وہ ذات معبود ہے یہانتک کہ پہچانا جاوے عابد

فهو الدليل عليه ثم بعد هذا في ثاني الحال يعطيك الكشف

پس عالم دلیل اور رہبر ہوا اوپر اللہ تعالیٰ کے پھر بعد اس معرفت اللہ کے بیچ دوسری حالت کے عطا کریگا تجکو ای طالب کشف اور شہود کو معرفت باللہ

أَنَّ الْحَقَّ نَفْسَهُ كَانَ عَيْنَ الدَّلِيلِ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى أُلُوهِيَّتِهِ

کہ تحقیق حق تعالی بذات خود عین دلیل ہے اوپر ذات اپنی کے اور پر الوہیت اور معبود ہونے اپنے کے اور عطا کریگا اثبات کو

وَأَنَّ الْعَالَمَ لَيْسَ إِلَّا تَجَلِّيهِ فِي صُوَرِ أَعْيَانِهِمُ الثَّابِتَةِ الَّتِي

کہ تحقیق عالم نہیں ہے کوئی شے مگر تجلی حق تعالی کی بیچ صورتوں اعیان ثابتہ عالم کے اس طرح

يَسْتَحِيلُ وُجُودُهَا بِدُونِهِ وَأَنَّهُ يَتَنَوَّعُ وَيَتَصَوَّرُ بِحَسَبِ حَقَائِقِ

کہ محال ہے وجود اون صورتوں کا بغیر تجلی حق تعالی کے اور عطا کریگا اثبات اسکو کہ تحقیق حق تعالی نوع بنوع اور صورت پذیر ہوگا موافق حقیقتوں

هٰذِهِ الْأَعْيَانِ وَأَحْوَالِهَا وَهٰذَا بَعْدَ الْعِلْمِ بِهِ مِنَّا أَنَّهُ إِلٰهٌ

اِن اعیان ثابتہ اور احوال اونکے کے اور یہ کشف مذکور حاصل ہوتا ہے بعد معرفت اور معلوم کرنے ہمارے کے حق تعالی کو کہ وہ معبود ہمارا

لَنَا ثُمَّ يَأْتِي الْكَشْفُ الْآخَرُ فَيُظْهِرُ لَكَ صُوَرَنَا فِيهِ فَيَظْهَرُ بَعْضُنَا

ہے پھر آویگا کشف دوسرا پس ظاہر ہونگی واسطے تیرے اے طالب صورتیں ہم اہل عالم کی بیچ علم حق تعالی کے پس ظاہر ہوگا بعض ہمارا

لِبَعْضٍ فِي الْحَقِّ فَيَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَيَتَمَيَّزُ بَعْضُنَا عَنْ بَعْضٍ

واسطے بعض کے بیچ حضرت علم حق کے پس پہچانیگا بعض ہمارا بعض کو اور تمیز ہوگا بعض ہمارا بعض سے

فَمِنَّا مَنْ يَعْرِفُ أَنَّ فِي الْحَقِّ وَقَعَتْ هٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ لَنَا بِنَا وَمِنَّا

پس بعض ہم میں سے وہ شخص ہے کہ پہچانتا ہے اسبات کو کہ تحقیق بیچ حضرت علم حق تعالی کے ہے واقع ہوئی یہ معرفت واسطے ہمارے بسبب اقتضائے اعیان ہمارے کے اور بعض ہم میں سے

مَنْ يَجْهَلُ الْحَضْرَةَ الَّتِي وَقَعَتْ فِيهَا هٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ بِنَا أَعُوذُ بِاللّٰهِ

وہ شخص ہے کہ جاہل اور غافل ہے اوس حضرت سے کہ واقع ہوئی ہے بیچ اس حضرت کے یہ معرفت بسبب حجاب عنصری ہمارے کے پناہ مانگتا ہوں میں نزدیک اللہ تعالی کے

أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ وَبِالْكَشْفَيْنِ مَعًا مَا يُحْكَمُ عَلَيْنَا إِلَّا بِنَا

اسبات سے کہ ہوں میں جاہلوں سے اور ان دونوں کشفوں کے ساتھ ہم جانتا ہوں کہ نہیں حکم کرتا ہے حق تعالی اوپر ہمارے مگر بسبب اقتضای اعیان ثابتہ ہماری کے

لَا بَلْ نَحْنُ نَحْكُمُ عَلَيْنَا بِنَا وَلٰكِنْ فِيهِ وَلِذٰلِكَ قَالَ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ

نہیں بلکہ ہم حکم کرنے والے ہیں اوپر اپنے بسبب اقتضای اعیان اپنی کے لیکن یہ اقتضا بیچ علم حق تعالی کے ہے اور اسی واسطے فرمایا اللہ تعالی نے (پس واسطے اللہ تعالی کے ہے دلیل کامل

الْبَالِغَةُ يَعْنِي عَلَى الْمَحْجُوبِينَ إِذْ قَالُوا لِلْحَقِّ لِمَ فَعَلْتَ بِنَا كَذَا وَكَذَا

اور حجت تامہ) یعنی اوپر محجوبین کے جس وقت کہینگے وہ حق تعالی کو کیوں کیا تو نے ساتھ ہمارے ایسا اور ایسا

مِمَّا لَا يُوَافِقُ أَغْرَاضَهُمْ فَيَكْشِفُ لَهُمْ عَنْ سَاقٍ وَهُوَ الْأَمْرُ

ان چیزوں میں سے کہ نہیں موافق ہے وہ مقاصد اونکے کو پس ظاہر کریگا اللہ تعالی واسطے محجوبین کے ایک پنڈلی کو یعنی اصل حقیقت کو اور وہ ایک چیز ہے

الَّذِي كَشَفَهُ الْعَارِفُونَ هُنَا فَيَرَوْنَ أَنَّ الْحَقَّ مَا فَعَلَ بِهِمْ مَا ادَّعَوْهُ

کہ کشف سے حاصل کیا اسکو عارفوں نے اس دنیا میں پس دیکھینگے محجوبین اسبات کو کہ تحقیق حق تعالی نے نہیں کیا ساتھ انکے وہ کام کہ دعوی کیا انہوں نے اوسکا

أَنَّهُ فَعَلَهُ وَأَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ مَا عَلِمَهُمْ إِلَّا عَلَى مَا هُمْ عَلَيْهِ فَتَنْدَحِضُ

کہ تحقیق اللہ تعالی نے کیا ہے اوسکو اور دیکھینگے کہ محجوبین اسبات کو کہ تحقیق وہ کام انہیں سے ہے کہ تحقیق حق تعالی نہیں جانتا محجوبین کو مگر اوپر اس چیز کے کہ وہ ہیں اوس پر پس باطل ہوگی

حجتهم وتبقى الحجة لله البالغة فإن قلت فما فائدة قوله فلو شاء

دلیل اون مجوبین کی اور باقی رہیگی دلیل واسطے اللہ تعالی کے کامل اور تمام ہر پس اگر کہے تو کیا فائدہ ہے قول اللہ تعالے سے پس اگر چاہتا اللہ تعالی

لهداكم أجمعين قلنا لو حرف امتناع لامتناع فما شاء إلا ما هو

البتہ راہ بتاتا تم سبکو کہیں گے ہم حرف لو واسطے امتناع ایک امر کے ہی بسبب امتناع امر دوسرے کی پس نہیں چاہا اللہ تعالی نے مگر اوس چیز کو

الأمر عليه ولكن عين الممكن قابل للشيء ونقيضه في حكم دليل

کر وہ نفس الامر مین ہے ولیکن عین ثابتہ ممکن کی قابل ہے واسطے ایک شے اور نقیض اوسکی کے موافق دلیل

العقل وأي الحكمين المعقولين وقع فذلك هو الذي كان

عقلی کے اور جو ایک حکم دو حکمون عقلی مین سے واقع ہوگا تو یہ وہی حکم ہوگا کہ تھی

عليه الممكن في حال ثبوته ومعنى لهداكم أجمعين لبيّن لكم

اوپر اوسکے شے ممکن بیچ حال ثبوت اپنے کے علم حق مین اور معنے اہدیٰکم اجمعین کے لبیّن لکم کے ہین

وما كل ممكن من العالم فتح الله عين بصيرته لإدراك الأمر

یعنی ظاہر کرتا تمپر اور نہین ہے ہر ممکن عالم مین سے کہ کہولے اللہ تعالی آنکھ بینائی دل اوسکے کی واسطے دریافت کرنے امر واقعی

في نفسه على ما هو عليه فمنهم العالم والجاهل فما شاء فما

کے جو حقیقت اور نفس الامر مین ہے پس بعض لوگون مین سے عالم ہے اور بعض جاہل پس نچاہا حق تعالے نے اور نہ

هداهم أجمعين ولا يشاء وكذلك إن يشأ فهل يشاء هذا

ہدایت کی حق تعالی نے اون سبکو اور آئندہ بہی نچاہیگا حق تعالے اور ایسا ہی حال (ان یشاء) کا بہی ہو آئندہ مین پس کیا چاہیگا حق تعالی ایسی چیز

ما لا يكون فمشيئته أحدية التعلق وهي نسبة تابعة للعلم

جو نہین ہونیکی ہے پس مشیت حق تعالی کی ایکطرف دونون طرفون امکان ثابتہ کے متعلق ہے اور مشیت ایک نسبت ہر کہ تابع ہے واسطے علم کے

والعلم نسبة تابعة للمعلوم والمعلوم أنت وأحوالك فليس

اور علم ایک نسبت ہے کہ تابع ہے واسطے معلوم کے اور معلوم تو ہے اور احوال تیرے اے طالب پس نہین ہے

للعلم أثر في المعلوم بل للمعلوم أثر في العلم فيعطيه من نفسه

واسطے علم کے کوئی اثر اور حکم بیچ معلوم کے بلکہ واسطے معلوم کی اثر اور حکم ہے بیچ علم کے پس دیتی ہے معلوم حق تعالی کو ذات اپنی سے

ما هو عليه في عينه وإنما ورد الخطاب الإلهي بحسب

وہ حکم کر وہ معلوم اوپر اوسکے ہے بیچ عین ثابتہ اپنی کی اور سوا اسکے نہین ہے کہ وارد ہوا ہے خطاب اور امر الٰہی موافق اوس فہم کے

ما تواطأ عليه المخاطبون وما أعطاه النظر العقلي ما ورد الخطاب

کہ اتفاق کرتے ہین اوپر اوسکے اہل خطاب اور موافق اوس فہم کے کہ عطا کرتی ہی اوسکو نظر عقلی اور فکری نہین وارد ہوا ہے خطاب الٰہی

على ما يعطيه الكشف ولذلك كثر المؤمنون وقلّ العارفون

موافق اوس فہم کے کہ عطا کرتا ہے اوسکو کشف اور شہود عارف کا اسیواسطے بہت ہوے مومنین اور کم ہوسے عارفین

۶۰

أَصْحَابُ الْكُشُوفِ (وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ) وَهُوَ مَا كُنْتَ بِهِ فِي

صاحب کشف اور شہود (اور نہین ہے ہم مین سے کوئی مگر واسطے اوسکے ایک مقام معین ہے) اور یہ وہ مقام ہے کہ تہا تو اوسی سالک بیچ

ثُبُوتِكَ ظَهَرْتَ بِهِ فِي وُجُودِكَ وَهٰذَا إِنْ ثَبَتَ أَنَّ لَكَ وُجُودًا

حال ثبوت مین اپنے کے علم حق مین اور ظاہر ہوا تو ساتھ اس مقام کے بیچ حال وجود خارجی اپنے کی اور یہ مذکور اس وقت ہی جب ثابت ہووے یہ کہ تحقیق واسطے تیرے وجود خارجی

فَإِنْ ثَبَتَ أَنَّ الْوُجُودَ لِلْحَقِّ لَا لَكَ فَالْحُكْمُ لَكَ بِلَا شَكٍّ فِي وُجُودِ

پس اگر ثابت ہووے یہ کہ تحقیق وجود خارجی واسطے حق تعالی کے ہے نہ واسطے تیرے پس حکم واسطے تیرے ہے بے شک بیچ وجود

الْحَقِّ وَإِنْ ثَبَتَ أَنَّكَ الْمَوْجُودُ فَالْحُكْمُ لَكَ بِلَا شَكٍّ وَإِنْ كَانَ

حق تعالے کے اور اگر ثابت ہووے کہ تحقیق تو موجود ہے پس حکم واسطے تیرے ہے بے شک اگرچہ ہووے

الْحَاكِمُ الْحَقُّ فَلَيْسَ لَهُ إِلَّا إِفَاضَةُ الْوُجُودِ عَلَيْكَ وَالْحُكْمُ لَكَ عَلَيْكَ

حکم کرنے والا حق تعالی پس نہین ہے خاص واسطے حق تعالی کے کوئی شی مگر فیض بخشی وجود کی اوپر تیرے اور حکم واسطے تیرے ہے اوپر تیرے

فَلَا تَحْمَدْ إِلَّا نَفْسَكَ وَلَا تَذُمَّ إِلَّا نَفْسَكَ وَمَا يَبْقَى لِلْحَقِّ إِلَّا

پس تعریف مت کر کسیکی مگر اپنی ذات کی اور مذمت مت کر کسیکی مگر اپنی ذات کی اور نہ باقی رہتی ہے واسطے حق کے کوئی شے مگر

حَمْدُ إِفَاضَةِ الْوُجُودِ لِأَنَّ ذٰلِكَ لَهُ لَا لَكَ فَأَنْتَ غِذَاؤُهُ

تعریف فیض بخشی وجود کی کیونکہ یہ فیض بخشی خاص واسطے حق تعالی کے ہے نہ واسطے تیرے پس تو غذا حق تعالی کی ہے

بِالْأَحْكَامِ وَهُوَ غِذَاؤُكَ بِالْوُجُودِ فَتَعَيَّنَ عَلَيْهِ مَا تَعَيَّنَ عَلَيْكَ

ساتھ ظہور احکام کے اور حق تعالی غذا تیری ہے ساتھ فیض بخشی وجود کے پس متعین ہوئی اوپر حق کے وہ چیز کہ متعین ہوئی اوپر تیرے

فَالْأَمْرُ مِنْهُ إِلَيْكَ وَمِنْكَ إِلَيْهِ غَيْرَ أَنَّكَ تُسَمَّى مُكَلَّفًا وَ

پس امر اور حکم حق تعالی سے طرف تیری ہے اور تجھ سے طرف حق تعالے کے مگر فرق یہ ہے کہ تحقیق تو نام رکھا جاتا ہے مکلف اور

مَا كَلَّفَكَ إِلَّا بِمَا قُلْتَ لَهُ كَلِّفْنِي بِحَالِكَ وَ

اور نہین تکلیف دی حق نے تجھکو مگر جو کچھ کہ کہا تو نے واسطے حق تعالے کے کہ تکلیف دے تو مجھکو ساتھ زبان حال اپنی کے اور

بِمَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَلَا يُسَمَّى مُكَلَّفًا اسْمَ مَفْعُولٍ شعر

ساتھ اس چیز کے کہ تہا تو اوپر اوسکے مین ثابتہ مین اور نہین نام رکھا جاتا ہے حق تعالی مکلف ساتھ اسم مفعول کے شعر

فَيَحْمَدُنِي وَأَحْمَدُهُ وَيَعْبُدُنِي وَأَعْبُدُهُ

پس تعریف کرتا ہے حق تعالی میری اور تعریف کرتا ہون مین اوسکی اور خدمت کرتا ہے وہ میری اور عبادت کرتا ہون مین اوسکی

فَفِي حَالٍ أُقِرُّ بِهِ وَفِي الْأَعْيَانِ أَجْحَدُهُ

پس بیچ حال اطلاق کے اقرار کرتا ہون مین حق تعالی کا اور بیچ کثرت اعیان کے انکار کرتا ہون مین اوسکا

فَيَعْرِفُنِي وَأُنْكِرُهُ وَأَعْرِفُهُ فَأَشْهَدُهُ

پس ہر مقام مین پہچانتا ہی حق تعالے مجھکو اور انکار کرتا ہون مین اوسکا بعض مقام مین اور پہچانتا ہون مین اوسکو بعض مقام مین پس مشاہدہ کرتا ہون مین اوسکو

۶۱

سو ساتھ میں حدیث آئی ہے اور مجھ مین اوسکا مقصد پورا ہوا ۱۲ منہ

فَأَنِّي بِالْغِنَى وَأَنَا — أُسَاعِدُهُ وَأُسْعِدُهُ

پس کہان سے بے بیازی ہے حال آنکہ مین — تائید اور نصرت کرتا ہون اوسکی اور نیک گردانتا ہون اسکو

لِذَاكَ الْحَقُّ أَوْجَدَنِي — فَأَعْلَمُهُ فَأُوجِدُهُ

واسطے اوس مساعدت اور اسعاد کے حقتعالی نے پیدا کیا مجکو — پس جانتا ہون مین اسکو اور ظاہر کرتا ہون مین اوسکو

بِذَا جَاءَ الْحَدِيثُ لَنَا — وَحُقِّقَ فِيَّ مَقْصِدُهُ

بسبب اوس امر مذکور کے آئی ہے حدیث قدسی واسطے ہمارے — اور ثابت کیا گیا بیچ میرے مقصد حق تعالے کا

وَلَمَّا كَانَ لِلْخَلِيلِ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ الَّتِي بِهَا سُمِّيَ خَلِيلاً لِذٰلِكَ

اور جب ہوا واسطے ابراہیم علیہ السلام کے یہ مرتبہ کہ بسبب اوسکے نام رکہا گیا ابراہیم علیہ السلام کا خلیل واسطے اسکے

سَنَّ الْقِرَى وَجَعَلَهُ ابْنُ مَسَرَّةَ الْجِيلِيُّ مَعَ مِيكَائِيلَ مَلَكِ

ایجاد کی ابراہیم علیہ السلام نے مہمانی اور گردانا ابراہیم خلیل کو بیٹے مسرت الجیلی نے ساتھ میکائیل کے کہ فرشتہ

الْأَرْزَاقِ وَبِالْأَرْزَاقِ يَكُونُ تَغَذِّي الْمَرْزُوقِينَ

رزقون کا ہے اور بسبب رزقون کے حاصل ہوتی ہے غذا اور بقا مرزوقین کو

فَإِذَا تَخَلَّلَ الرِّزْقُ ذَاتَ الْمَرْزُوقِ بِحَيْثُ لَا يَبْقَى فِيهِ

پس جسوقت سرایت کرتا ہے رزق بیچ ذات مرزوق کے اسطرح پر کہ نہین باقی رہتا ہے بیچ مرزوق کے

شَيْءٌ إِلَّا تَخَلَّلَهُ فَإِنَّ الْغِذَاءَ يَسْرِي فِي جَمِيعِ أَجْزَاءِ

کوئی شی مگر اوس حال میں کہ سرایت کرتا ہے رزق اوسمین لیکن تحقیق غذا سرایت کرتی ہے بیچ تمامی اجزا ء

الْمُتَغَذِّي كُلِّهَا وَمَا هُنَالِكَ أَجْزَاءٌ فَلَا بُدَّ أَنْ تَتَخَلَّلَ

غذا کرنیوالے کے ہر ایک اجزا مین اور نہین ہے اسجگہ یعنی ذات حقتعالی مین اجزاء پس ضرور ہے یہ کہ سرایت کرین ابراہیم علیہ السلام

جَمِيعَ الْمَقَامَاتِ الْإِلٰهِيَّةِ الْمُعَبَّرِ عَنْهَا بِالْأَسْمَاءِ فَيَظْهَرُ

بیچ تمامی مقامات الٰہیہ کے کہ تعبیر کیجاتی ہے اون مقامات سے اسما پس ظاہر ہوتی ہے

بِهَا ذَاتُهُ جَلَّ وَعَلَا شعر

ساتھ اِن اسماکے ذات حق جل و علا کی شعر

فَنَحْنُ لَهُ كَمَا ثَبَتَتْ — أَدِلَّتُنَا وَنَحْنُ لَنَا

پس ہم اہل عالم واسطے حق تعالی کے غذا ہین جیسے کہ ثابت ہوئین — دلائل کشفیہ ہمارے ذوق اور وجدان سے اور ہم اہل عالم واسطے اپنے ہین

وَلَيْسَ لَهُ سِوَى كَوْنِي — فَنَحْنُ لَهُ كَنَحْنُ لَنَا

اور نہین ہے واسطے حق تعالی کے کوئی ظہور سوائے ہستی میری کے — پس ہم اہل عالم واسطے حقتعالی کے ہین جیسے کہ ہم واسطے اپنے ہین

فَلِي وَجْهَانِ هُوَ وَأَنَا — وَلَيْسَ لَهُ أَنَا بِأَنَا

پس واسطے میرے ہین دو وجہین ایک وجہ سے مین حق ہون دوسری وجہ سے مین مین ہون — اور نہین ہے واسطے حق تعالی کے انیت ساتھ انیت ہماری کے

وَلٰكِنْ بِيْ فِيْ مَظْهَرِهٖ | فَنَحْنُ لَهٗ كَمِثْلِ اِنَا
ولیکن بیچ میرے ظہور اوسکا ہے | پس ہم اہل عالم واسطے حق تعالی کے مثل ظرف کے ہوئے

(وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ)

اور اللہ تعالی اپنے مظہر کی زبان سے کہتا ہے حق اور راست اور وہی سالکین کو بتاتا ہے راہ راست

فَصُّ حِكْمَةٍ حَقِّيَّةٍ فِيْ كَلِمَةٍ اِسْحَاقِيَّةٍ

یہ فص حکمت حقیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ اسحاقیہ کے

فِدَاءُ نَبِيٍّ ذَبْحُ ذِبْحٍ لِقُرْبَانٍ | وَاَيْنَ ثُوَاجُ الْكَبْشِ مِنْ نَوْسِ اِنْسَانٍ
کیا بدلہ پیغمبر کا ذبح کرنا ذبیحہ کا بیچ قربت حق کے ہے | اور کہاں ہے آواز مینڈھے کی برابر آواز انسان کے

وَعَظَّمَهُ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ عِنَايَةً بِهٖ | اَوْبِنَا لَمْ اَدْرِ مِنْ اَيِّ مِيْزَانٍ
حالانکہ عظیم فرمایا ذبیحہ کو اللہ بزرگ نے ازروے عنایت کے ساتھ اوسکے | یا ساتھ ہماری نجات کے اس عظمت کو کس ترازو سے نہیں معلوم ہے

وَلَا شَكَّ اَنَّ الْبُدْنَ اَعْظَمُ قِيْمَةً | وَقَدْ نَزَلَتْ عَنْ ذِبْحِ كَبْشٍ لِقُرْبَانٍ
ولیکن نہیں ہے شک اس بات میں کہ تحقیق اونٹ بہت بڑا ہے قیمت کی رو سے | اور تحقیق کم مرتبہ والا ہوا اونٹ یہاں ذبیحہ مینڈھے سے واسطے قربت حق کے

فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ نَابَ بِذَاتِهٖ | شُخَيْصُ كَبْشٍ عَنْ خَلِيْفَةِ رَحْمٰنٍ
پس کاش کے جانتا میں کہ کیونکر قائم مقام ہوا بذاتہ | جثہ مینڈھے کا خلیفہ رحمان کا

اَلَمْ تَدْرِ اَنَّ الْاَمْرَ فِيْهِ مُرَتَّبٌ | وَفَاءً لِاَرْبَاحٍ وَنَقْصٌ لِخُسْرَانٍ
کیا نہ جانا تو نے اس بات کو کہ تحقیق امر الہی بیچ خدا کے مرتب ہے | وفا کرنا عہد کا ہے واسطے حاصل کرنے نفع کسب کے اور نقصان ہے واسطے ٹوٹے کسب کے

فَلَا خَلْقَ اَعْلٰى مِنْ جَمَادٍ وَبَعْدَهٗ | نَبَاتٌ عَلٰى قَدْرٍ يَكُوْنُ وَاَوْزَانٍ
پس نہیں ہے کوئی مخلوق اعلی مرتبہ کا جماد سے اور بعد اوسکے | نبات ہے یہ دونوں اوپر اپنی اپنی قدر کے ہیں اور مرتبے کے

وَذُوْ الْحِسِّ بَعْدَ النَّبْتِ وَالْكُلُّ عَارِفٌ | بِخَلَّاقِهٖ كَشْفًا وَاِيْضَاحِ بُرْهَانٍ
اور صاحب حس کا مرتبہ پیچھے مرتبہ نبات کے اور ہر ایک عارف ہیں | خالق اپنے کے کشف اور دلیل واضح کی رو سے

وَاَمَّا الْمُسَمّٰى اٰدَمٌ فَمُقَيَّدٌ | بِعَقْلٍ وَفِكْرٍ اَوْ قِلَادَةِ اِيْمَانٍ
ولیکن جسکا نام آدم رکھا گیا ہے پس وہ مقید اور محجوب ہے | بسبب عقل جزئی اور فکر ناقص اور تقلید ظاہری ایمان کے

بِذَا قَالَ سَهْلٌ وَالْمُحَقِّقُ مِثْلُنَا | لِاَنَّا وَاِيَّاهُمْ بِمَنْزِلِ اِحْسَانٍ
اسکو کہا ہے سہل تستری نے اور اس محقق نے جو مثل ہمارے ہے | اسلیے کہ ہم اور اہل تحقیق بیچ مقام مشاہدہ کے ہیں

فَمَنْ شَهِدَ الْاَمْرَ الَّذِيْ قَدْ شَهِدْتُهٗ | يَقُوْلُ بِقَوْلِيْ فِيْ خَفَاءٍ وَاِعْلَانٍ
پس جسنے مشاہدہ کیا اس امر کا کہ مشاہدہ کیا ہے میں نے اوسکا | کہے گا وہ مطابق قول میرے کے بیچ خفیہ اور علانیہ کے

[illegible] صفات پر موقوف ہیں پس جب سب صفات اوسکو حاصل ہین کشف اور معرفت بھی حاصل ہوا ۵۹ قوله واما المسمی آدم الخ یعنی جسکا نام آدم اور انسان ہے پس وہ [illegible]

وَلَا تَلْتَفِتْ قَوْلًا يُخَالِفُ قَوْلَنَا	وَلَا تَبْذُرِ السَّمْرَاءَ فِي أَرْضِ عُمْيَانِ
اور مت التفات کر اے طالب طرف کسی قول کے جو مخالف ہو وے ہمارے قول کا	اور مت بو گندم حقایق کو بیچ زمین استعداد اندھون کے
هُمُ الصُّمُّ وَالْبُكْمُ الَّذِينَ أَتَى بِهِمْ	لِأَسْمَاعِنَا الْمَعْصُومُ فِي نَصِّ قُرْآنِ
وہ بہرے اور گونگے ہین کہ لایا ہے اونکو	واسطے سنانے کے ہمکو حال اونکا رسول معصوم نے بیچ آیت قرآن کے

اِعْلَمْ أَيَّدَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ

جان تو اے طالب قوت دیوے ہمکو اللہ تعالی اور تجھکو یہ کہ تحقیق ابراہیم خلیل علیہ السلام نے کہا

لِابْنِهِ (إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ) وَالْمَنَامُ حَضْرَةُ الْخَيَالِ

واسطے بیٹے اپنے کے تحقیق دیکھتا ہون مین بیچ خواب کے یہ کہ تحقیق ذبح کرتا ہون مین تجھکو اور خواب حضرت خیال ہے

فَلَمْ يُعَبِّرْهَا وَكَانَ كَبْشٌ ظَهَرَ فِي صُورَةِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَنَامِ

پس نہین تعبیر کی ابراہیم علیہ السلام نے حضرت خیال کی حالانکہ تھا مینڈھا کہ ظاہر ہوا تھا بیچ صورت بیٹے ابراہیم علیہ السلام کے خواب مین

فَصَدَّقَ إِبْرَاهِيمُ الرُّؤْيَا فَفَدَاهُ رَبُّهُ مِنْ وَهْمِ إِبْرَاهِيمَ بِالذِّبْحِ

پس تصدیق کی ابراہیم علیہ السلام نے خواب کی پس بدلہ دیا اسحق علیہ السلام کا رب اونکے نے وہم سے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ قربانی

الْعَظِيمِ الَّذِي هُوَ تَعْبِيرُ رُؤْيَاهُ عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فَالتَّجَلِّي

بڑی کے کہ وہ تعبیر خواب ابراہیم علیہ السلام کی تھی نزدیک اللہ تعالی کے اور ابراہیم علیہ السلام نے نجانا پس تجلی

الصُّورِيُّ فِي حَضْرَةِ الْخَيَالِ مُحْتَاجٌ إِلَىٰ عِلْمٍ آخَرَ يُدْرَكُ بِهِ

صوری بیچ حضرت خیال کے محتاج ہی طرف علم دوسرے کے یعنی علم تعبیر کی کہ دریافت کیجاتی ہے ساتھ اس علم تعبیر کے

مَا أَرَادَ اللّٰهُ بِتِلْكَ الصُّورَةِ أَلَا تَرَىٰ كَيْفَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

وہ چیز کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے ساتھ اس صور حضرت خیال کے آیا نہین دیکھتا ہے تو اے طالب کہ کیونکر فرمایا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا أَصَبْتَ

اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیچ تعبیر خواب کے کہ پہونچا تو صواب کو

بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَسَأَلَهُ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُعَرِّفَهُ مَا أَصَابَ

بیچ بعض کے اور خطا کی تو نے بیچ بعض کے پس سوال کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت صدیق نے اس بات کا کہ معلوم کرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اس چیز کی کہ پہونچا

فِيهِ وَمَا أَخْطَأَ فَلَمْ يَفْعَلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُ

بیچ اوسکے اور اس چیز کی کہ خطا کی اونھون نے بیچ اوسکے پس نکیا آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے اور کہا اللہ

تَعَالَىٰ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ نَادَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ

تعالی نے واسطے ابراہیم علیہ السلام کے جس وقت پکارا اللہ تعالے نے اونکو کہ اے ابراہیم تحقیق

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا وَمَا قَالَ لَهُ صَدَقْتَ فِي الرُّؤْيَا أَنَّهُ ابْنُكَ

سچا کیا تو نے خواب کو اور نہ کہا واسطے ابراہیم علیہ السلام کے سچ کہا تو نے بیچ خواب کے اس بات کو کہ تحقیق مرئی بیٹا تیرا ہے

لانّه ما عبّر بل اخذ بظاهر ما رأى والرؤيا تطلب التعبير ولذلك

اسلیے کہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے نہیں تعبیر کی بلکہ لیا انہوں نے ساتھ ظاہر اوس چیز کے کہ دیکھا تھا انہوں نے اور خواب طلب کرتا ہے تعبیر کو اور اسی واسطے

قال العزيز ان كنتم للرؤيا تعبرون ومعنى التعبير الجواز من

کہا بادشاہ مصر نے اگر ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرتے اور معنی تعبیر کے عبور اور تجاوز کرنا ہے

صورة ما رآه الى امر آخر فكانت البقرات سنين في المحل والخصب

صورت سے اوس چیز کی کہ دیکھا اوسکو طرف دوسری چیز کے پس تھیں گائیں صورت برسوں کی بیچ قحط اور ارزانی کے

فلو صدق في الرؤيا لذبح ابنه وانما صدّق الرؤيا في انّ

پس اگر سچے ہوتے ابراہیم علیہ السلام بیچ خواب کے البتہ ذبح کرتے بیٹے اپنے کو اور سوا اسکے نہیں کہ تصدیق کی ابراہیم علیہ السلام نے خواب کی بیچ اس بات کے کہ تحقیق

ذلك عين ولده وما كان عند الله الا الذبح العظيم

ذبح خواب کا عین فرزند ہونا ہے اور نہ تھا ذبح مرئی خواب کا نزدیک اللہ تعالی کے کوئی شئے مگر قربانی بڑی

في صورة ولده ففداه لما وقع في ذهن ابراهيم عليه

بیچ صورت فرزند کے پس بدلہ دیا اللہ تعالی نے اسحاق علیہ السلام کا سبب اوس چیز کے کہ واقع ہوئی بیچ ذہن اور اعتقاد ابراہیم علیہ

السلام ما هو فداء في نفس الامر عند الله فصوّر الحس الذبح

السلام کے حالانکہ تھا وہ مینڈھا فدیہ اسحاق کا بیچ نفس الامر کے نزدیک اللہ تعالی کے پس صورت باندھی عالم حس اور شہادت نے ذبح کی یعنی قربانی کی

وصوّر الخيال ابن ابراهيم عليه السلام فلو رأى الكبش

اور صورت باندھی عالم خیال اور مثال نے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کی پس اگر دیکھتے ابراہیم علیہ السلام مینڈھے کو

في الخيال لعبّره بابنه او بامر آخر ثم قال ان هذا لهو البلاء

بیچ عالم خیال کے البتہ تعبیر کرتے اوسکو ساتھ بیٹے اپنے کے یا ساتھ امر دوسرے کے پھر کہا اللہ تعالی نے کہ تحقیق یہ خواب البتہ ہے بلا

المبين اي الاختبار الظاهر يعني الاختبار في العلم هل يعلم

مبین، یعنے آزمایش ظاہری یعنی یہ آزمایش ہے بیچ علم کے کہ آیا جانتے ہیں ابراہیم علیہ السلام

ما يقتضيه موطن الرؤيا من التعبير ام لا لانه يعلم ان موطن

اوس چیز کو کہ چاہتا ہے اوسکو مقام خواب تعبیر سے یا نہیں اسلیے کہ تحقیق حق تعالی جانتا ہے اس بات کو کہ تحقیق مقام

الخيال يطلب التعبير فغفل فما وفّى الموطن حقه وصدّق الرؤيا

خیال یعنی مقام خواب طلب کرتا ہی تعبیر کو پس غافل رہے ابراہیم علیہ السلام اور نہ پورا کیا انہوں نے مقام خواب کے حق پورا کرنے کا اور تصدیق کی انہوں نے خواب کی

لهذا السبب كما فعل تقي بن مخلد الامام صاحب المسند سمع

ظاہری کی واسطے اسی غفلت کے جیسے کہ غفلت کی تقی ابن مخلد امام صاحب مسند نے کہ سنا تھا انہوں نے

في الخبر الذي ثبت عنده انه عليه السلام قال من رآني

بیچ ایک حدیث کے کہ صحیح اور ثابت ہوئی وہ حدیث نزدیک اونکے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے دیکھا مجکو

فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فِي الْيَقْظَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَى صُورَتِي

بیچ خواب کے پس تحقیق دیکھا اوسنے مجکو بیچ بیداری کے اسلیے کہ تحقیق شیطان نہیں متمثل ہوتا ہی اوپر صورت میری کے

فَرَآهُ تَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ سَقَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الرُّؤْيَا

پس دیکھا نبی علیہ السلام کو تقی ابن مخلد نے خواب میں کہ پلایا اونکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ اس خواب کے

لَبَنًا فَصَدَّقَ تَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ رُؤْيَاهُ فَاسْتَقَاءَ فَقَاءَ لَبَنًا وَلَوْ عَبَّرَ

دودھ پس تصدیق کی تقی ابن مخلد نے خواب اپنے کی اور چاہا انہوں نے قے کرنا تو پس قے کی انہوں نے دودھ کی اور اگر تعبیر کرتے وہ خواب اپنے کی

رُؤْيَاهُ لَكَانَ ذٰلِكَ اللَّبَنُ عِلْمًا فَحَرَمَهُ اللّٰهُ عِلْمًا كَثِيرًا عَلَى قَدْرِ

البتہ ہوتا وہ دودھ علم پس محروم رکھا اونکو اللہ تعالی نے علم کثیر سے اوپر اندازہ اوس چیز کے

مَا شَرِبَ أَلَا تَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ فِي الْمَنَامِ

کہ پیا تھا آیا نہیں دیکھتا ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ دیے گئے آنحضرت بیچ خواب کے

بِقَدَحِ لَبَنٍ قَالَ فَشَرِبْتُهُ حَتَّى خَرَجَ الرِّيُّ مِنْ بَيْنِ أَظَافِيرِي ثُمَّ

پیالہ دودھ کا پس فرمایا آپنے کہ پیا مینے اوسکو یہانتک کہ باہر آئی سیرابی اوسکی ناخنوں میرے سے پھر

أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قِيلَ مَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

دیا مینے باقی ماندہ اپنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا لوگوں نے کیا تاویل کی آپ نے اوسکی یا رسول اللہ فرمایا آپنے ساتھ علم کے

وَمَا تَرَكَهُ لَبَنًا عَلَى صُورَةِ مَا رَآهُ لِعِلْمِهِ بِمَوْطِنِ الرُّؤْيَا وَمَا يَقْتَضِي مِنَ

اور نہ چھوڑا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس دودھ کو اوپر صورت اوس چیز کے کہ دیکھا تھا انہوں نے اسکو بسبب علم آپ کے بیچ مقام خواب کے اور بسبب اوس چیز کہ چاہتا ہے

التَّعْبِيرِ وَقَدْ عُلِمَ أَنَّ صُورَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي

مقام خواب تعبیر سے اور تحقیق جانی گئی یہ بات کہ تحقیق صورت ظاہری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ

شَاهَدَهَا الْحِسُّ أَنَّهَا فِي الْمَدِينَةِ مَدْفُونَةٌ وَأَنَّ صُورَةَ رُوحِهِ

دیکھا اوسکو حس ظاہر نے یہ ہے کہ تحقیق وہ صورت بیچ مدینہ منورہ کے مدفون ہے اور بھی جانی گئی یہ بات کہ تحقیق صورت روح

وَلَطِيفَتِهِ مَا شَاهَدَهَا أَحَدٌ مِنْ أَحَدٍ وَلَا مِنْ نَفْسِهِ كُلُّ رُوحٍ

اور صورت حقیقت رسول علیہ السلام کی ایسی ہے کہ نہ دیکھا اوسکو کسی نے بیچ صورت ذات کسیکے اور نہ بیچ صورت ذات اپنی کے ہر روح

بِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ فَيَتَجَسَّدُ لَهُ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

اسی مرتبہ میں ہے پس متمثل ہوتی ہے واسطے رائی کے روح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ خواب کے

بِصُورَةِ جَسَدِهِ كَمَا مَاتَ عَلَيْهِ لَا يَنْخَرِمُ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ مُحَمَّدٌ

ساتھ صورت جسد پاک اونکی کے جسکا انتقال فرمایا آپنے اوپر اسی جسد کے کہ منقطع اور متغیر نہیں ہوئی اوس جسد سے کوئی شی پس وہ روح متمثل محمد ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْئِيُّ مِنْ حَيْثُ رُوحِهِ فِي صُورَةٍ جَسَدِيَّةٍ

صلے اللہ علیہ وسلم کہ دیکھے گئے ہیں وہ باعتبار روح پاک اپنی کے بیچ صورت مثالیہ کے کہ

تَشْبِهُ الْمَدْفُونَةَ لَا يُمْكِنُ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَتَصَوَّرَ بِصُورَةِ جَسَدِهِ

مشابہ ہے وہ صورت مثالیہ ساتھ صورت مدفونہ کے اور ممکن نہین واسطے شیطان کے یہ کہ متصور اور متشکل ہووے وہ ساتھ صورت مثال جسد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصْمَةً مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى حَقِّ الرَّائِى وَلِهٰذَا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بسبب عصمت اور حفاظت کے جانب سے اللہ تعالی کے بیچ حق رائی کے اور اسیواسطے جسنے

مَنْ رَاٰهُ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ يَأْخُذُ عَنْهُ جَمِيْعَ مَا يَأْمُرُهُ بِهٖ اَوْ يَنْهَاهُ

دیکھا نبی علیہ السلام کو ساتھ اس صورت مثالیہ کے لیتا ہو وہ شخص نبی علیہ السلام سے ان کل چیز کو امر کرین آنحضرت اس شخص کو ساتھ ان چیزون کے یا منع کرین آنحضرت اس شخص کو

عَنْهُ اَوْ يُخْبِرُهُ كَمَا كَانَ يَأْخُذُ عَنْهُ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاَحْكَامِ

اون چیزون سے یا خبر دیتے ہین آنحضرت اوس شخص کو جیسے کہ لیتا تھا وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ زندگی کے احکام شرعی سے

عَلٰى حَسَبِ مَا يَكُوْنُ مِنْهُ اللَّفْظُ الدَّالُّ عَلَيْهِ مِنْ نَصٍّ اَوْ ظَاهِرٍ اَوْ مُجْمَلٍ

موافق اوس حکم کے کہ صادر ہوا تھا نبی علیہ السلام سے لفظ کہ دلالت کرے اوسکو اوپر اوس حکم کے نص یا ظاہر یا مجمل آیت سے

اَوْ مَا كَانَ فَاِنْ اَعْطَاهُ شَيْئًا فَاِنَّ ذٰلِكَ الشَّىْءَ هُوَ الَّذِىْ يَدْخُلُهُ

یا جو کچھ کہ ہووے پس اگر عطا کرین نبی علیہ السلام دیکھنے والے کو کوئی چیز پس تحقیق وہ چیز وہی ہے کہ داخل ہوتی ہے اوسمین

التَّعْبِيْرُ فَاِنْ خَرَجَ فِى الْحِسِّ كَمَا كَانَ فِى الْخَيَالِ فَتِلْكَ الرُّؤْيَا لَا

تعبیر پس اگر نکل آوے وہ چیز بیچ حس ظاہر کے بعینہ جیسے کہ تھی وہ چیز بیچ خواب کے پس یہ خواب ایسا ہے کہ نہین ہے کوئی

تَعْبِيْرَ لَهَا وَبِهٰذَا الْقَدْرِ مَا جَزَمَ وَعَلَيْهِ اعْتَمَدَ اِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ

تعبیر واسطے اوسکے اور ساتھ اسی قدر کے ہے وہ جو یقین کرلیا ہے اوپر اوسکے اعتماد کیا ہے ابراہیم خلیل علیہ السلام

وَتَقِىُّ بْنُ مَخْلَدٍ وَلَمَّا كَانَ لِلرُّؤْيَا هٰذَانِ الْوَجْهَانِ وَعَلَّمَنَا اللّٰهُ

اور تقی بیٹے مخلد رضی اللہ عنہ نے اور جبکہ ہوئین واسطے خواب کے یہ دونون وجہین یعنی تعبیر اور عدم تعبیر اور ہمکو اللہ

تَعَالٰى فِيْمَا فَعَلَ بِاِبْرَاهِيْمَ وَمَا قَالَ لَهُ الْاَدَبَ لِمَا يُعْطِيْهِ مَقَامُ

تعالی نے اوس بارہ مین کہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے ساتھ ابراہیم کے اور اوس بارہ مین کہ کہا اللہ تعالی نے واسطے اونکے ادب سکھایا بسبب اوس امر کے کہ مقتضی ہوا اوسکو مقام

النُّبُوَّةِ عَلِمْنَا فِى رُؤْيَتِنَا الْحَقَّ تَعَالٰى فِى صُوْرَةٍ يَرُدُّهَا الدَّلِيْلُ

نبوت جانا ہمنے بیچ رویت اپنی کے حق تعالی کو بیچ ایک صورت کے کہ رد کرتی ہے اوسکو دلیل

الْعَقْلِىُّ اَنْ نُعَبِّرَ تِلْكَ الصُّوْرَةَ بِالْحَقِّ الْمَشْرُوْعِ اِمَّا فِى حَقِّ الرَّائِى

عقلی اسبات کو کہ تعبیر کرین ہم اوس صورت مرئی کی موافق ثبوت شرعی کے یا بیچ حق حال رائی کے

اَوِ الْمَكَانِ الَّذِىْ رَاٰهُ فِيْهِ اَوْ هُمَا مَعًا فَاِنْ لَّمْ يَرُدَّهَا الدَّلِيْلُ الْعَقْلِىُّ

یا بیچ حق حال مکان کے کہ دیکھا رائی نے اوسکو بیچ اوس مکان کے یا بیچ ہر دونون کے ملا پس اگر نہین رد کرتی ہے صورت مرئی کو دلیل عقلی

اَبْقَيْنَاهَا عَلٰى مَا رَاَيْنَاهَا كَمَا نَرَى الْحَقَّ فِى الْاٰخِرَةِ سَوَاءً شِعْر

باقی رکھینگے ہم اوس صورت مرئی کو اوپر اوس چیز کے کہ دیکھا ہمنے اوسکو جیسے کہ دیکھینگے ہم حق تعالی کو بیچ آخرت کے رویت حق دنیا اور آخرت مین برابر ہے بلا تعبیر کے شعر

67

فللواحد الرحمن في كل موطن	من الصور ما يخفى وما هو ظاهر
پس واسطے واحد رحمن کے بیچ ہر مقام کے	بعض صورتین پوشیدہ ہین اور بعض ظاہر
فان قلت هذا الحق قد تك صادقا	وان قلت امرا آخر انت عابر
پس اگر کہے تو کہ یہ شے حق ہے ہوگا تو سچا ہو	اور اگر کہے تو کہ یہ شے دوسری غیر حق ہے ہوگا تو حق سے تجاوز
وما حكمه في موطن دون موطن	ولكنه بالحق للخلق تنافر
اور نہین ہے اثر اور حکم حق تعالی کا بیچ ایک مقام خاص کے سوا مقام دوسرے	لیکن حکم اور اثر حق تعالی کا بسبب ظہور حق کے بیچ خلق کے مختلف ہے
اذا ما تجلى للعيون ترده	عقول ببرهان عليه تثابر
جسوقت تجلی کرتا ہے حق تعالے واسطے آنکھون کے رد کرتے ہین اوسکو	عقول مجوبہ ساتھہ دلیل عقلی کے اوپر اوسکے ہمیشہ
ويقبل في مجلى العقول وفي الذي	يسمى خيالا والصحيح النواظر
حالانکہ قبول کیا جاتا ہی حق تعالے بیچ مظہر عقول اور مجردات کے اور بیچ اوس شئ کے کہ	نام کیا جاتا نام اوسکا خیال اور مثال اور صحیح وہ ہے کہ دیکھنے والے ہوتے ہین حق کو جمیع مظاہر

يقول ابو يزيد في هذا المقام لو ان العرش وما حواه مائة

کہتے ہین بایزید بسطامی بیچ اس مقام کے کہ اگر ہوتا عرش اور جو کچھہ کہ محیط ہے عرش اوسکو

الف الف مرة في زاوية من زوايا قلب العارف ما احس

دس کرور بار بیچ ایک کونے کے کونون دل عارف سے نہین حس کرتا دل عارف

بها وهذا وسع ابي يزيد في عالم الاجسام بل اقول لو ان

اوسکو اور یہ وسعت مذکور وسعت دل بایزید بسطامی کی ہے بیچ عالم اجسام کے بلکہ کہتا ہون مین کہ اگر ثابت ہوتی یہ بات کہ تحقیق

ما لا يتناهى وجوده يقدر انتهاء وجوده مع العين الموجدة

وہ چیز کہ نہین متناہی ہوتا ہے وجود اوسکا اوس حال مین کہ فرض کیا جاوے انتہای وجود اوسکا ساتھہ ذات مقدس کے کہ موجد

له في زاوية من زوايا قلب العارف ما احس بذلك في

اوسکا ہے بیچ ایک کونے کونون سے قلب عارف کے نہ حس کرتا قلب عارف کا اوسکو بیچ

علمه فانه قد ثبت ان القلب وسع الحق ومع ذلك ما اتصف

علم اپنے کی اسلیے کہ تحقیق ثابت ہو گئی یہ بات کہ تحقیق قلب عارف کا سما لیتا ہے حق تعالی کو اور باوجود اوسکے نہین متصف ہوا وہ قلب

بالري فلو امتلا ارتوى وقد قال ذلك ابو يزيد وقد

ساتھہ سیرابی کے پس اگر قلب عارف پر ہوتا تو سیراب ہوتا اور تحقیق کہا ہے اوسکو بایزید بسطامی نے اور تحقیق

نبهنا على هذا المقام بقولنا شعر

تنبیہ کی ہمنے اوپر اس مقام کے ساتھہ قول اپنے کے شعر

يا خالق الاشياء في نفسه	انت لما تخلقه جامع
اسے پیدا کرنے والے تمامی چیزون کے بیچ ذات اپنی کے	توہی ہے اُن چیزون کا کہ پیدا کرتا ہے تو اونکو جامع

تخلق ما لا يتناهى كونه	فيك فانت الضيق الواسع
پیدا کرتا ہے تو اون چیزونکو کہ نہیں متناہی ہوتا ہی وجود اور ہستی اونکی	بیچ علم اور ذات تیرے کے پس تو تنگ اور کشایش والا ہے
لو ان ما قد خلق الله ما	لاح بقلبي فجره الساطع
اگر ثابت ہوتی یہ بات کہ تحقیق جو کچھ کہ پیدا کیا اللہ تعالی ازل میں سے	نہ ظاہر ہوتی مقابلہ مین روشنی دل میرے کی روشنی اسکی کہ مرتفع اور بلند ہے
من وسع الحق فما ضاق عن	خلق فكيف الامر يا سامع
جسنے سما لیا حق تعالے کو پس نہین تنگ ہوتا ہے	خلق سے پس کیونکر ہے امر تجلی الٰہی کا اے سننے والے

بالوهم يخلق كل انسان في قوة خياله ما لا وجود له الا فيها

ساتھ وہم اور خیال کے پیدا کرتا ہے ہر انسان بیچ قوت خیالیہ اپنی کے اس چیز کو کہ نہین ہے کوئی وجود واسطے اوسکے مگر بیچ اوسی قوت خیالیہ کے

وهذا هو الامر العام والعارف يخلق بهمته ما يكون له وجود

اور یہ امر تصرف عام ہے اور عارف کامل پیدا کرتا ہے ساتھ ہمت اپنی کے ایسی ایک چیز کو کہ ہوتا ہے واسطے اوسکے وجود

من خارج محل الهمة ولكن لا تزال الهمة تحفظ ولا يؤدها

خارج محل ہمت سے ولیکن ہمیشہ ہمت عارف کی نگاہ رکھتی ہے اور نہین گران کرتا ہے ہمت کو

حفظه اي حفظ ما خلقته فمتى طرأ على العارف غفلة عن

نگاہ رکھنا اوس مخلوق کا یعنے نگاہ رکھنا اوس چیز کا کہ پیدا کیا ہی ہمت نے اسکو پس جسوقت عارض ہووے اوپر عارف کے غفلت

حفظ ما خلق عدم ذلك المخلوق الا ان يكون العارف قد

نگاہ رکھنے سے اوس چیز کے کہ پیدا کیا ہے اوسکو معدوم ہوتی ہے وہ مخلوق مگر یہ کہ ہووے عارف ایسا کہ

ضبط جميع الحضرات وهو لا يغفل مطلقا بل لا بد له من حضرة

نگاہ رکھا اوسنے تمامی حضرات خمسہ کو تنزلات حق تعالی سے اور یہ عارف نہین غفلت کرتا ہی کبہی بلکہ ضرور ہے واسطے اوسکے کوئی حضرت حضرات خمسہ سے

يشهدها فاذا خلق العارف بهمته ما خلق وله هذه الاحاطة

حاضر اور مشاہد ہے وہ عارف اوسکا پس جسوقت پیدا کرے عارف کامل ساتھ ہمت اپنی کے جو کچھ پیدا کرے حالانکہ واسطے اوس عارف کے یہ احاطہ ہے

ظهر ذلك الخلق بصورته في كل حضرة وصارت الصور يحفظ

ظاہر ہوگی وہ مخلوق ساتھ صورت اوس عارف کے بیچ ہر حضرت کے اور ہونگی وہ صورتین کہ نگہبانی کرینگی

بعضها بعضا فاذا غفل العارف عن حضرة ما او حضرات وهو

بعض اونکے بعض کو پس جسوقت غافل ہوتا ہی عارف خالق صورتون کا کسی حضرت سے یا تمامی حضرتونسے حالانکہ وہ عارف

شاهد حضرة ما من الحضرات حافظ لما فيها من صورة خلقه

حاضر اور مشاہد ہے کسی حضرت کا حضرتون سے اور نگاہ رکھنے والا ہے حاضر اوس چیز کا کہ بیچ اوس حضرت کے ہے صورتون مخلوق اپنی سے

انحفظت جميع الصور بحفظه تلك الصورة الواحدة في الحضرة التي

محفوظ رہینگی تمامی صورتین حضرات خمسہ کی بسبب نگاہ رکھنے عارف کے اوس صورت واحد کو بیچ اوس حضرت کے کہ

مَا غَفَلَ عَنْهَا لِأَنَّ الْغَفْلَةَ مَا تَعُمُّ قَطُّ لَا فِي الْعُمُومِ وَلَا فِي الْخُصُوصِ وَ

نہیں غافل ہے عارف اوس حضرت سے اسلیے کہ تحقیق غفلت نہیں شامل ہوتی ہر تمامی حضرات کو کبھی نہ بیچ حق عموم خلائق کی اور نہ بیچ حق خصوص طالبین کے

قَدْ أَوْضَحْتُ هُنَا سِرًّا لَمْ يَزَلْ أَهْلُ اللّٰهِ يَغَارُونَ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا أَنْ

تحقیق واضح کیا مینے اسجگہ ایک بھید کہ ہمیشہ اہل اللہ غیرت کرتے ہیں اوپر اس بھید کے

يُظْهَرَ لِمَا فِيهِ مِنْ رَدِّ دَعْوَاهُمْ أَنَّهُمُ الْحَقُّ فَإِنَّ الْحَقَّ لَا يَغْفُلُ وَالْعَبْدُ

ظاہر کیے جانے ہیں بسبب اس چیز کے کہ اوسمیں ہے رد دعوی ہونا انکے اسبات کے کہ تحقیق وہ سب حق ہیں اسلیے کہ حقتعالی نہیں غافل ہوتا اور بندہ

لَا بُدَّ لَهُ أَنْ يَغْفُلَ عَنْ شَيْءٍ دُونَ شَيْءٍ فَمِنْ حَيْثُ الْحِفْظِ لِمَا خَلَقَ

کو ضرور ہے واسطے اوسکے یہ کہ غافل ہووے وہ ایک چیز سے ماسوا ایک چیز کے پس باعتبار نگہبانی بندہ کی خاص اوس چیز کو کہ پیدا کیا ہے

لَهُ أَنْ يَقُولَ أَنَا الْحَقُّ وَلٰكِنْ مَا حِفْظُهُ لَهَا حِفْظَ الْحَقِّ وَقَدْ بَيَّنَّا

اوسنے جائز ہے واسطے اوسکے یہ کہ کہے کہ میں حق ہوں ولیکن نہیں ہے نگہبانی بندہ کی واسطے صورت مخلوقہ کے مانند نگہبانی حقتعالی کی اور تحقیق بیان کیا ہم نے

الْفَرْقَ وَمِنْ حَيْثُ مَا غَفَلَ عَنْ صُورَةٍ مَا وَحَضْرَتِهَا فَقَدْ تَمَيَّزَ

فرق درمیان حق اور عبد کے اور باعتبار غفلت بندہ کے کسی صورت سے اور حضرت سے اوس صورت کی پس تحقیق متمیز ہوا

الْعَبْدُ مِنَ الْحَقِّ وَلَا بُدَّ أَنْ يَتَمَيَّزَ مَعَ بَقَاءِ الْحِفْظِ لِجَمِيعِ الصُّوَرِ

بندہ حق تعالی سے اور یہی ضرور ہے یہ کہ متمیز ہووے بندہ حق تعالی سے باوجود باقی رہنے نگہبانی بندہ کی واسطے تمامی صورتوں کے

لِحِفْظِهِ صُورَةً وَاحِدَةً مِنْهَا فِي الْحَضْرَةِ الَّتِي مَا غَفَلَ عَنْهَا فَهٰذَا

بسبب نگہبانی ایک صورت کے اون صورتوں میں سے بیچ اوس حضرت کے کہ نہیں غافل ہے بندہ اوس حضرت سے پس یہ

حِفْظٌ بِالتَّضَمُّنِ وَحِفْظُ الْحَقِّ لِمَا خَلَقَ لَيْسَ كَذٰلِكَ بَلْ حِفْظُهُ لِكُلِّ

نگہبانی بندہ کی تمامی صورتوں کی ساتھ تضمن اور التزام کے ہے اور نگہبانی حقتعالی کی کہ پیدا کیا اوسنے نہیں ہے ایسی بلکہ نگہبانی حق تعالی کی واسطے ہر

صُورَةٍ عَلَى التَّعْيِينِ وَهٰذِهِ مَسْئَلَةٌ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ مَا سَطَرَهَا

صورت کے اوپر سبیل تعیین اور استقلال کے ہے اور یہ ایک مسئلہ ہے کہ خبر دیا گیا میں کشف میں اسبات سے کہ نہیں لکھا اوسکو

أَحَدٌ فِي كِتَابٍ لَا أَنَا وَلَا غَيْرِي إِلَّا فِي هٰذَا الْكِتَابِ فَهِيَ

کسی نے بیچ کسی کتاب کے نہ مینے اور نہ غیر میرے نے مگر بیچ اس کتاب کے پس یہ مسئلہ

يَتِيمَةُ الْوَقْتِ وَفَرِيدَتُهُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَغْفُلَ عَنْهَا فَإِنَّ تِلْكَ

بے نظیر اور یگانہ وقت کا ہے پس بچا تو اپنے تئیں اسے طالب اسبات سے کہ غفلت کرے تو اس مسئلہ سے اسلیے کہ تحقیق وہ

الْحَضْرَةَ الَّتِي يَبْقٰى لَكَ الْحُضُورُ فِيهَا مَعَ الصُّورَةِ مَثَلُهَا

حضرت کہ باقی رہتی ہے واسطے تیرے حضوری بیچ اوسی حضرت کے ساتھ صورت مخلوقہ کے مثال اوس حضرت کے

مَثَلُ الْكِتَابِ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ

جیسی مثال اوس کتاب کی ہے کہ کہا اللہ تعالی نے بیچ حق اسکے کہ نہیں کم کی ہمنے بیچ کتاب کے

من شيءٍ فهو الجامع للواقع وغير الواقع ولا يعرف ما قلناه

کوئی چیز پس وہ کتاب جامع ہے ہر شے کی جو واقع ہوا اور واقع ہوگا اور نہیں پہچانتا ہے جو کچھ کہ کہا ہمنے اوسکو

إلا من كان قرآنا في نفسه فإن المتقي الله يجعل له فرقانا

مگر وہ شخص کہ ہے وہ جامع حضرات کا بیچ ذات اپنی کے کیونکہ تحقیق جو شخص متقی اللہ تعالی کا ہے گردانتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ایک نور فرق کا

وهو مثل ما ذكرناه في هذه المسألة فيما يتميز به العبد

اور یہ فرقان مانند اوس فرقان کے ہے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکو بیچ اس مسئلہ کے کہ وہ ایسا فرقان ہے کہ متمیز ہوتا ہے بسبب اسکے بندہ

عن الرب وهذا الفرقان أرفع فرقان شعر

رب سے اور یہ فرقان بلند تر فرقانون کا ہے شعر

فوقتا يكون العبد ربا بلا شك	ووقتا يكون العبد عبدا بلا إفك
پس ایک وقت ہوتا ہے بندہ رب بے شک	اور ایک وقت ہوتا ہے بندہ بندہ بے شک
فإن كان عبدا كان بالحق واسعا	وإن كان ربا كان في عيشة ضنك
پس اگر ہووے کوئی بشدہ عبدیت کا ہوگا وہ نزدیک حق تعالی وسیع	اور اگر ہووے کوئی بندہ مدعی ربوبیت کا ہوگا وہ بیچ عیش تنگ کے
فمن كونه عبدا يرى عين نفسه	وتتسع الآمال منه بلا شك
پس بسبب ہونے بندہ کے مدعی عبدیت کا دیکھتا ہے عین نفس اپنے کو	ایسی کہ کشایش پاتے ہین امیدین اوسکی حق تعالی سے بیشک
ومن كونه ربا يرى الخلق كله	يطالبه من حضرة الملك والملك
اور بسبب ہونے بندہ کے مدعی ربوبیت کا دیکھتا ہے وہ تمامی مخلوق کو	ایسا کہ مطالبہ کرتی ہین مخلوق اس سے ...
ويعجز عما طالبوه بذاته	لذا ترى بعض العارفين يبكي
اور عاجز ہوتا ہے وہ ... کہ مطالبہ کرتی ہے مخلوق اس سے بذاتہ	اسیواسطے دیکھتا ہے تو بعض عارفون کو کہ بسبب اوسکے روتے ہین
فكن عبد رب لا تكن رب عبده	فتذهب بالتعليق في النار والسبك
پس ہوجا تو بندہ رب کا مت ہو رب بندے اوسکے کا	پس اوس وقت جاویگا تو ساتھ تعلیق سلاسل کے بیچ آگ اور گلنے کے

فص حكمة علية في كلمة إسماعيلية

یہ فص حکمت علیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ اسماعیلیہ کے

اعلم أن مسمى الله أحدي بالذات كل بالأسماء وكل موجود

جان تو اے طالب حق کہ تحقیق جو ذات کہ نام اسکا اللہ ہے یگانہ ہے بنظر ذات کے اور مجموع اور کثیر ہے بنظر اسماء کے اور ہر ایک موجود ... ذات سے ہے

فما له من الله إلا ربه خاصة يستحيل أن يكون له الكل شعر

ایسا ہے کہ نہیں حاصل ہے واسطے ہر ایک اوس موجود کے ذات حق سے کوئی شی مگر ایک رب خاص اسکا کہ محال ہے یہ کہ ہووین واسطے ہر ایک موجود کی تمامی اسماء شعر

ذٰلِكَ الاسمُ جِسْمٌ وَهُوَ قَلْبُهُ	فَكُلُّ شَخْصٍ اِسْمٌ وَهُوَ رَبُّهُ
اور وہ اسم جسم ہے اور وہ شخص دل اسکا ہے	پس ہر شخص موجودات میں سے عین اسم ہے اور وہ اسم رب اسکا ہے

وَاَمَّا الْاَحَدِيَّةُ الْاِلٰهِيَّةُ فَمَا لِوَاحِدٍ فِيهَا قَدَمٌ لِاَنَّهُ لَا يُقَالُ

ولیکن احدیت ذاتیہ الٰہیہ ایسی ہے کہ نہیں ہے واسطے کسی ایک موجود کے بیچ اسکے راہ اور دخل اسلیے کہ نہیں کہا جاتا ہے کہ

لِوَاحِدٍ مِنْهَا شَيْءٌ وَلِلْآخَرِ مِنْهَا شَيْءٌ لِاَنَّهَا لَا تَقْبَلُ التَّبْعِيضَ

واسطے کسی ایک موجود کے احدیت ذاتیہ الٰہیہ سے ایک شے ہے اور واسطے دوسرے موجود کے اسی احدیت الٰہیہ سے دوسری شے ہے اسلیے کہ تحقیق احدیت الٰہیہ نہیں قبول کرتی تبعیض

فَاَحَدِيَّتُهُ مَجْمُوعُ كُلِّهِ بِالْقُوَّةِ وَالسَّعِيدُ مَنْ كَانَ عِنْدَ رَبِّهِ

جیسے کہ سمجھا یا تو نے پس احدیت ذات الٰہیہ کی مجموع کل اسماء کا ہونا بالقوۃ ہے اور سعید وہ شخص ہے کہ ہووے وہ نزدیک رب اپنے کے

مَرْضِيًّا وَمَا ثَمَّةَ اِلَّا مَنْ هُوَ مَرْضِيٌّ عِنْدَ رَبِّهِ لِاَنَّهُ الَّذِي

پسندیدہ اور نہیں ہے ہستی میں کوئی موجود مگر وہ پسندیدہ اور محبوب ہے نزدیک رب اپنے کے کیونکہ وہ موجود ایسا ہی ہے

يُبْقِي عَلَيْهِ رُبُوبِيَّتَهُ فَهُوَ عِنْدَهُ مَرْضِيٌّ فَهُوَ سَعِيدٌ وَلِهٰذَا قَالَ

کہ باقی رکھتا ہے وہ اوپر رب کے ربوبیت رب کی پس وہ نزدیک رب کے پسندیدہ اور محبوب ہے پس وہ نیک بخت اور سعید ہے اور واسطے اسیکے کہا ہے

سَهْلٌ اِنَّ لِلرُّبُوبِيَّةِ سِرًّا وَهُوَ اَنْتَ يُخَاطِبُ كُلَّ عَيْنٍ لَوْ ظَهَرَ

سہل تستری نے تحقیق واسطے ربوبیت کے ایک بھید ہے اور وہ بھید تو ہی ہے یعنی خطاب کرتا ہے سہل تستری ہر عین ثابتہ کو اگر زائل ہوتا وہ سر البتہ

لَبَطَلَتِ الرُّبُوبِيَّةُ فَاَدْخَلَ عَلَيْهِ لَوْ وَهُوَ حَرْفُ امْتِنَاعٍ لِامْتِنَاعٍ

باطل ہوتی ربوبیت پس داخل کیا سہل تستری نے اوپر اس کے کلمہ لو کو اور وہ کلمہ لو حرف امتناع ایک شئے کا ہے بسبب امتناع شئے دوسری کے

فَهُوَ لَا يَظْهَرُ فَلَا تَبْطُلُ الرُّبُوبِيَّةُ لِاَنَّهُ لَا وُجُودَ لِعَيْنٍ اِلَّا بِرَبِّهِ

پس وہ سر نہیں زائل ہوتا پس نہیں باطل ہوتی ہے ربوبیت اسلیے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی وجود واسطے کسی عین خارجی کے مگر بسبب رب اسی عین کے

وَالْعَيْنُ مَوْجُودَةٌ دَائِمًا فَالرُّبُوبِيَّةُ لَا تَبْطُلُ دَائِمًا وَكُلُّ

اور عین خارجی موجود ہے ہمیشہ پس ربوبیت نہیں باطل ہوگی ہمیشہ اور ہر شئے

مَرْضِيٍّ مَحْبُوبٌ وَكُلُّ مَا يَفْعَلُ الْمَحْبُوبُ مَحْبُوبٌ فَكُلُّهُ مَرْضِيٌّ

پسندیدہ اور محبوب ہے اور جو کچھ کرتا ہے محبوب محبوب ہے پس ہر فعل محبوب کا پسندیدہ اور محبوب ہے

لِاَنَّهُ لَا فِعْلَ لِلْعَيْنِ بَلِ الْفِعْلُ لِرَبِّهَا فِيهَا فَاطْمَاَنَّتِ الْعَيْنُ عَنْ

اسلیے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی فعل واسطے عین خارجی کے بلکہ فعل واسطے رب اسی عین خارجی کے ہے بیچ اسی عین خارجی کے پس مطمئن ہوئی عین خارجی اس بات سے

اَنْ يُضَافَ اِلَيْهَا فِعْلٌ فَكَانَتْ رَاضِيَةً بِمَا يَظْهَرُ فِيهَا وَعَنْهَا

کہ نسبت کیا جاوے طرف اسکے فعل پس ہووے گی پس ہووے وہ عین راضی ساتھ اس فعل کے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ فعل بیچ اسی عین کے یا اوسی عین سے

مِنْ اَفْعَالِ رَبِّهَا مَرْضِيَّةً تِلْكَ الْاَفْعَالُ لِاَنَّ كُلَّ فَاعِلٍ وَصَانِعٍ رَاضٍ

افعال میں سے رب اوسی عین کے جس حال میں پسندیدہ ہیں وہ افعال اسلیے کہ تحقیق ہر فاعل اور صانع راضی ہے

۲۰۷

عَنْ فِعْلِهٖ وَصُنْعَتِهٖ فَاِنَّهٗ وَفّٰى فِعْلَهٗ وَصُنْعَتَهٗ حَقَّ مَا هِيَ عَلَيْهِ اَعْطٰى

فعل اور صنعت اپنی سے اسلیے کہ ادا کیا صانع نے فعل اور صنعت کو اپنی وہ حق کہ وہ جیسے تھے نفس الامر میں عطا کی اللہ تعالیٰ نے

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى اَيْ بَيَّنَ اَنَّهٗ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ فَلَا يَقْبَلُ

ہر شے کو استعداد اوسکی پھر ہدایت کی یعنی بیان کیا حق تعالیٰ نے اس بات کو کہ تحقیق اوسنے عطا کی ہر شے کو استعداد اوسکی پس نہیں قبول کرتی ہے

النَّقْصَ وَلَا الزِّيَادَةَ فَكَانَ اِسْمٰعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِعُثُوْرِهٖ عَلٰى

ہر چیز نقص اور نہ زیادتی کو پس تھے اسماعیل علیہ السلام بسبب مطلع ہونے اپنے کے اوس

مَا ذَكَرْنَاهُ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا وَكَذَا كُلُّ مَوْجُوْدٍ عِنْدَ رَبِّهٖ

چیز پر کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا نزدیک رب اپنے کے پسندیدہ اور ایسے ہی ہر موجود نزدیک رب اپنے کے

مَرْضِيٌّ وَلَا يَلْزَمُ اِذَا كَانَ كُلُّ مَوْجُوْدٍ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا عَلٰى مَا

پسندیدہ ہے اور نہیں لازم آتا ہے یہ کہ جس وقت ہووے ہر موجود نزدیک رب اپنے کے پسندیدہ اوپر اوس چیز کے

بَيَّنَّاهُ اَنْ يَكُوْنَ مَرْضِيًّا عِنْدَ رَبِّ عَبْدٍ اٰخَرَ لِاَنَّهٗ مَا اَخَذَ

کہ بیان کیا ہمنے اوسکو یہ کہ ہووے وہ موجود پسندیدہ نزدیک رب بندے دوسرے کے اسلیے کہ نہیں لیا ہر موجود نے

الرُّبُوْبِيَّةَ اِلَّا مِنْ كُلٍّ لَا مِنْ وَاحِدٍ فَمَا تَعَيَّنَ لَهٗ مِنَ الْكُلِّ اِلَّا

ربوبیت کو مگر مجموع ارباب اور اسماء سے نہ ہر ایک رب خاص اور اسم خاص سے پس نہیں متعین ہوئی کوئی چیز واسطے ہر شے کے مجموع ارباب اور اسما سے مگر

مَا يُنَاسِبُهٗ فَهُوَ رَبُّهٗ وَلَا يَأْخُذُهٗ اَحَدٌ مِنْ حَيْثُ اَحَدِيَّتِهٖ

وہ اسم کہ مناسب ہے وہ اوس موجود کو پس وہ اسم خاص رب اوس موجود خاص کا ہے اور نہیں لیتا ہے رب کو کوئی موجود باعتبار احدیت ذات مطلقہ کے

وَلِهٰذَا مَنَعَ اَهْلُ اللّٰهِ التَّجَلِّيَ فِي الْاَحَدِيَّةِ فَاِنَّكَ اِنْ نَظَرْتَهٗ بِهٖ

اور واسطے اسکے منع کیا اہل اللہ نے تجلی اور ظہور حق کو بیچ مقام احدیت ذات کے اسلیے کہ تحقیق تو اگر دیکھے گا حق تعالیٰ کو بیچ حق تعالیٰ کے

فَهُوَ النَّاظِرُ نَفْسَهٗ فَمَا زَالَ نَاظِرًا نَفْسَهٗ بِنَفْسِهٖ وَاِنْ نَظَرْتَهٗ

پس حق تعالیٰ دیکھنے والا ہے ذات اپنی کو پس ہمیشہ دیکھنے والا ہے حق تعالیٰ ذات اپنی کو بیچ ذات اپنی کے اور اگر دیکھو تو اوس سالک حق تعالیٰ کو

بِكَ فَزَالَتِ الْاَحَدِيَّةُ بِكَ وَاِنْ نَظَرْتَهٗ بِهٖ وَبِكَ فَزَالَتِ الْاَحَدِيَّةُ

بیچ اپنے کے پس زائل ہوئی احدیت بسبب تیرے اور اگر دیکھے تو حق تعالیٰ کو بیچ حق تعالیٰ کے اور بیچ اپنے کے پس بھی زائل ہوئی احدیت

اَيْضًا لِاَنَّ ضَمِيْرَ التَّاءِ فِيْ نَظَرْتَهٗ مَا هُوَ عَيْنُ الْمَنْظُوْرِ فَلَا بُدَّ

اسلیے کہ تحقیق ضمیر تا مخاطب کی بیچ صیغہ نظرتہ کے نہیں ہے وہ عین منظور پس ضرور ہے

مِنْ وُجُوْدِ نِسْبَةٍ مَا اقْتَضَتْ اَمْرَيْنِ نَاظِرًا وَمَنْظُوْرًا فَزَالَتِ

پائے جانے سے کسی نسبت کے کہ مقتضی ہے وہ نسبت دو امر کے کہ ناظر اور منظور ہے پس زائل ہوئی

الْاَحَدِيَّةُ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَرَ اِلَّا نَفْسَهٗ بِنَفْسِهٖ وَمَعْلُوْمٌ اَنَّهٗ

احدیت اگرچہ نہیں دیکھا حق تعالیٰ نے مگر ذات اپنی بیچ ذات اپنی کے اور معلوم ہے یہ بات کہ تحقیق حق تعالیٰ نے

فی هذا الوصف ناظر و منظور فالمرضی لا یصح ان یکون مرضیا

بیچ اس وصف کے ناظر اور منظور ہے پس ہر موجود کہ مرضی رب کا ہے نہیں صحیح ہے کہ ہووے وہ مرضی

مطلقا الا اذا کان جمیع ما یظهر به من فعل الراضی فیه ففضل

مطلق مگر جسوقت کہ ہووین وہ تمامی فعل کہ ظاہر ہوتے ہین وہ ساتہ مرضی کے فعل رب راضی سے بیچ مرضی کے پس فضیلت

اسمعیل علی غیره من الاعیان بما نعته الحق به من کونه عند ربه

دیے گئے اسمعیل علیہ السلام اوپر غیر اپنے کے موجودات بیچ سبب اوس چیز کہ تعریف کی اونکی حق تعالیٰ نے ساتہ اوس چیز کے ہونی ہی اونکے نزدیک رب اپنے کے

مرضیا وکذلك کل نفس مطمئنة قیل لها ارجعی الی ربك

مرضی اور پسندیدہ اور ایسا ہی حال ہے ہر نفس مطمئنہ کا کہ کہا گیا واسطے اوسکے (رجوع کر تو طرف رب ہادی اپنے کے)

فما امرها ان ترجع الا الی ربها الذی دعاها فعرفته من

پس نہیں حکم کیا حق تعالیٰ نے نفس مطمئنہ کو رجوع کرنیکا طرف کسی کے مگر طرف رب کے جسنے کہ بلایا تہا اوسکو پس پہچانا نفس نے رب اپنے کو تمامی اوس سے جمیع حالتین

الکل راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی من حیث ما لهم هذا

کہ راضی ہونیوالا اور پسندیدہ ہے وہ نفس (پس داخل ہو تو اے نفس مطمئنہ بیچ بندون میرے کے) بسبب اوس چیز کے کہ واسطے اونکے ہی

المقام فالعباد المذکورون هنا کل عبد عرف ربه تعالی واقتصر

مقام عبدیت ہے پس مراد بندون سے جو ذکر کیے گئے اسجگہ وہ بندے ہین کہ پہچانا انہون نے رب ہادی اپنے کو کہ برتر ہے اور بس کیا

علیه ولم ینظر الی رب غیره مع احدیة العین لا بد من ذلك

اوپر اوسکے اور نہ نظر کی طرف رب غیر اپنے کے باوجود متحد ہونے ذات ہر رب کے اور ضرور ہے بس کرنا اپنے رب ہادی پر

وادخلی جنتی التی هی ستری ولیست جنتی سواك فانت

(وداخل ہو اے نفس مطمئنہ بیچ جنت میری) کہ وہ جنت ستر میرا ہے اور نہیں ہے چھپانیوالا میرا کوئی سوا تیرے پس تو

تسترنی بذاتك فلا اعرف الا بك کما انك لا تکون الا بی

چھپاتا ہے مجکو بیچ ذات اپنی کے پس نہین پہچانا جاتا ہون مین مگر بسبب تیرے جیسے کہ تحقیق تو نہین ہوتا ہے موجود مگر بسبب میرے

فمن عرفك عرفنی وانا لا اعرف فانت لا تعرف

پس جسنے پہچانا تجکو پہچانا اوسنے مجکو اور مین نہین پہچانا جاتا ہون اور تو نہین پہچانا جاتا ہے

فاذا دخلت جنته دخلت نفسك فتعرف

پس جسوقت داخل ہوا تو بیچ جنت حق کے داخل ہوا تو بیچ ذات اپنی کے پس پہچانیگا تو

نفسك معرفة اخری غیر المعرفة التی

ذات اپنی کو پہچان دوسری علاوہ اوس پہچان کے کہ پہچانا تہا تونے

عرفتها حین عرفت ربك بمعرفتك ایاها

ذات اپنی کو جسوقت کہ پہچانا تہا تونے رب اپنے کو بسبب معرفت اپنی کے ذات اپنی

فتكون صاحب معرفتين معرفة به من حيث أنت ومعرفة

پس ہوگا تو صاحب دو معرفت کا ایک معرفت رب کی باعتبار نفس تیرے کے اور دوسری معرفت تیری

به بك من حيث هو لا من حيث أنت شعر

بسبب تیرے کے باعتبار رب کے نہ باعتبار تیرے شعر

فأنت عبد وأنت رب — لمن له فيه أنت عبد

پس تو ہی بندہ ہے اور تو ہی رب ہے — اُس شخص کا کہ واسطے اوسی شخص کے حق ہیں اوسکے تو بندہ ہے

وأنت رب وأنت عبد — لمن له في الخطاب عهد

اور تو ہی رب ہے اور تو ہی بندہ ہے — اُس شخص کا کہ واسطے اوسکے بیچ خطاب الست اوسکے کے عہد و اقرار ہے

فكل عقد عليه شخص — يحله من سواه عقد

پس ہر عقیدہ اور عہد کہ اوپر اوسکے ایک ایک شخص ہے — توڑتا ہے اور مخالفت کرتا ہے اُس عقیدہ اور عہد کی وہ شخص سوا اُس کے عقیدہ رکھتا ہے

فرضي الله عن عبيده فهم مرضيون ورضوا عنه فهو

پس راضی ہوا اللہ تعالی بندوں اپنے سے پس بندے محبوب اور پسندیدہ رب کے ہیں اور راضی ہوئے بندے اللہ تعالی سے پس اللہ تعالی محبوب

مرضي فتقابلت الحضرتان تقابل الأمثال والأمثال أضداد

اور پسندیدہ بندوں کا ہے پس باہم مقابل ہوئی حضرت ربوبیت اور حضرت عبودیت مانند تقابل امثال کے اور امثال باہم ضد ہیں

لأن المثلين لا يجتمعان إذ لا يتميزان وما ثمة إلا متميز فما ثمة مثل

کہ تحقیق دو مثل نہیں جمع ہوتے ہیں اگر جمع ہونگے نہ متمیز ہونگے دو مثل باہم دیگر اور نہیں ہے بیچ امثال کے مگر متمیز اور متفرق پس نہیں ہے مثل

فما في الوجود مثل فما في الوجود ضد فإن الوجود حقيقة واحدة

بیچ حضرت ربوبیت اور مربوبیت کے کوئی مثل پس نہیں ہے بیچ وجود کے کوئی مثل پس نہیں ہے بیچ وجود کے کوئی ضد اسلیے کہ تحقیق وجود کی ایک حقیقت ہے

والشيء لا يضاد نفسه شعر

اور ایک چیز نہیں ضد ہوتی ہے ذات اپنی کی شعر

فلم يبق إلا الحق لم يبق كائن — فما ثمة موصول وما ثمة بائن

پس نہیں باقی رہی کوئی چیز مگر حق تعالی اور نہ باقی رہا دوسرا کوئی موجود — پس نہیں ہے وہاں کوئی ملا ہوا اور نہیں ہے وہاں کوئی جدا ہونیوالا

بذا جاء برهان العيان فما أرى — بعيني إلا عينه إذ أعاين

موافق اوسی مذکور کے آئی ہے دلیل شاہد اور کشف کی پس نہیں دیکھتا ہوں میں کسی شے کو — دونوں آنکھوں اپنی سے مگر ذات حق تعالی کو جس وقت دیکھتا ہوں میں کسی شے کو

ذلك لمن خشي ربه أن يكون هو لعلمه بالتمييز دلنا

یہ مقام مناظرین کا حاصل ہے واسطے اُس شخص کے جو ڈرتا ہو رب اپنے سے اس سبب سے کہ ہو جاوے وہ شخص بسبب علم اپنے کے ساتھ تمیز کے جب راہ بتائی ہمکو

على ذلك جهل أعيان في الوجود بما أتى به عالم فقد وقع

اوپر تمیز مذکور کے نادانی بعض اعیان موجودات خارجی نے ساتھ اوس چیز کے کہ لایا اُسکو عالم اور عارف باللہ پس تحقیق واقع ہوئی

التمييز بين العبيد فقد وقع التمييز بين الأرباب ولو لم يقع

تمیز درمیان بندوں کے پس تحقیق واقع ہوئی تمیز درمیان ارباب کے اور اگر نہ واقع ہوتی

التمييز لم يفسر الاسم الواحد الإلهي من جميع وجوهه بما يفسر

تمیز البتہ تفسیر کیجاتی ایک اسم الٰہی کی تمامی وجوہ اپنے سے ساتھ اُس چیز کے کہ تفسیر کی جاتی ہے

به الآخر والمعز لا يفسر بالمذل إلى مثل ذلك لكنه هو من حيث

ساتھ اوسکے دوسرا اسم کے حالانکہ اسم معز نہیں تفسیر کیا جاتا ہے ساتھ اسم مذل اور مانند اوسکے کے لیکن اسم معز عین اسم مذل ہے باعتبار ذات

وجه الأحدية كما تقول في كل اسم إنه دليل على الذات

احدیت کے جیسے کہ کہے تو بیچ حق ہر اسم کے تحقیق وہ دلالت کرتا ہے اوپر ذات حق تعالیٰ کے

وعلى حقيقته من حيث هو فالمسمى واحد فالمعز هو المذل من

اور اوپر حقیقت مختصہ اوسی اسم کے اس اعتبار سے کہ وہ اسم مختص اور ممتاز ہے پس مسمی اور ذات ایک ہی ہے پس اسم معز عین اسم مذل ہے

حيث المسمى والمعز ليس المذل من حيث نفسه وحقيقته فإن

باعتبار ذات کے اور اسم معز نہیں ہے عین اسم مذل کا باعتبار ذات اور حقیقت اپنے اپنے کی اسلیے کہ تحقیق

المفهوم يختلف في الفهم في كل واحد منهما شعر

مفہوم اور معنی خاص مختلف ہوتا ہے بیچ فہم اور عقل کے بیچ ہر ایک اسم معز اور اسم مذل کے شعر

فلا تنظر إلى الحق	وتعريه عن الخلق	ولا تنظر إلى الخلق
پس مت نظر کر تو طرف حق تعالیٰ کے	جس حال میں کہ توجدا جانتا ہو حق تعالیٰ کو مخلوق سے	اور نہ نظر کر تو طرف مخلوق کے
وتكسوه سوى الحق	ونزهه وشبهه	وقم في مقعد الصدق
جس حال میں کہ پہناتا ہو تو مخلوق کو لباس غیریت حق تعالیٰ کا	اور تنزیہ کر تو حق تعالیٰ کی اور تشبیہ کر تو اوسکی	اور قایم ہو تو بیچ مقام صدق کے
وكن في الجمع إن شئت	وإن شئت ففي الفرق	تحز بالكل إن كل
اور ہوجا تو بیچ مقام جمع تنزیہ اور تشبیہ کے اگر چاہے تو	اور اگر چاہے تو قایم ہو تو بیچ مقام فرق کے	پس جمع اور حاصل کریگا تو تمامی کمالات مقامات کو اور نہیں ظاہر کیا
تبدى قصب السبق	فلا تفنى ولا تبقى	ولا تفنى ولا تبقى
کہ ظاہر کیا ہو نیزہ سبقت کا اسین	پس فانی ہوگا تو اور نہ باقی رہیگا تو	اور نہ فانی جائیگا تو اور نہ باقی جائیگا تو اپنے کو
ولا يلقى عليك الوحي	في غيره ولا تلقي	الثناء بصدق الوعد
اور نہیں القا کرتا ہے حق تعالیٰ اوپر تیرے وحی	بیچ غیر حق تعالیٰ کے اور نہیں القا کرتا ہے تو	تعریف ساتھ صدق وعدہ کے ہے

لا بصدق الوعيد والحضرة الإلهية تطلب الثناء المحمود

نہ ساتھ صدق وعید کے اور حضرت الٰہی طلب کرتا ہے تعریف نیک کو

بالذات فيثنى عليها بصدق الوعد لا بصدق الوعيد بل

بذاتہ پس تعریف کی جاتی ہے اوپر ذات الٰہی کے ساتھ صدق وعدہ کے نہ ساتھ صدق وعید کے بلکہ تعریف کیجاتی ہے

بِالتَّجَاوُزِ (فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ) لَمْ يَقُلْ وَعِيْدِهٖ بَلْ

ساتھ درگذر کرنیکے (پس مت گمان کر تو اللہ تعالی کو کہ خلاف کرنیوالا وعدہ اپنے کا ساتھ رسولوں اپنے کے) نہ کہا خلاف کرنیوالا ہے وعید اپنے کا بلکہ

قَالَ (وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ) مَعَ اَنَّهٗ تَوَعَّدَ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَثْنٰى عَلَى اِسْمٰعِيْلَ

کہا اللہ تعالی نے اور درگذر کرینگے اللہ تعالی گناہوں سے بندوں کی باوجود اسبات کے کہ تحقیق حق تعالی نے وعید کی ہے اوپر گناہوں کے پس تعریف کی اسمعیل علیہ السلام

بِاَنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَدْ زَالَ الْاِمْكَانُ فِيْ حَقِّ الْحَقِّ

کی اسطرح کہ تحقیق تھے وہ سچے وعدے کے اور تحقیق زائل ہوا امکان وقوع وعید کا بیچ حق اللہ تعالی کے

لِمَا فِيْهِ مِنْ طَلَبِ الْمُرَجِّحِ شعر

اسلیے کہ بیچ اس امکان وقوع وعید کے طلب مرجح دینیوالا چاہیے وہ زائل ہوا شعر

فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا صَادِقُ الْوَعْدِ وَحْدَهٗ	وَمَا لِوَعِيْدِ الْحَقِّ عَيْنٌ تُعَايَنُ
پس نہ باقی رہا حق تعالی مگر سچے وعدے کا فقط	اور نہیں ہے واسطے وعید حق تعالی کے کوئی آنکھ کہ دیکھے اوسکو
وَاِنْ دَخَلُوْا دَارَ الشَّقَاءِ فَاِنَّهُمْ	عَلٰى لَذَّةٍ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُبَايِنٌ
اگرچہ داخل ہوویں صاحب وعید بیچ دوزخ کے اسلیے کہ تحقیق وہ	اوپر لذت کے ہیں اور بیچ ان دوزخ کی نعمتیں ہیں کہ مغائر ہیں وہ
نَعِيْمُ جِنَانِ الْخُلْدِ فَالْاَمْرُ وَاحِدٌ	وَبَيْنَهُمَا عِنْدَ التَّجَلِّيْ تَبَايُنٌ
نعمتوں بہشت خلد سے پس امر تجلی ایک ہی ہے	اور درمیان بہشت اور دوزخ کے وقت تجلی کے جدا گانہ ہوجائیگا تو کہ
يُسَمّٰى عَذَابًا مِنْ عُذُوْبَةِ طَعْمِهٖ	وَذَاكَ لَهٗ كَالْقِشْرِ وَالْقِشْرُ صَائِنٌ
نام رکھا گیا عذاب کا عذاب بسبب شیرینی مزہ اوسکے کے	اور لفظ عذاب واسطے عذاب کے مانند چھلکے کے ہے اور چھلکا نگاہ رکھنیوالا اوسکا ہے

فَصُّ حِكْمَةٍ رُوْحِيَّةٍ فِيْ كَلِمَةٍ يَعْقُوْبِيَّةٍ

یہ فص حکمت روحیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ یعقوبیہ کے

اَلدِّيْنُ دِيْنَانِ دِيْنٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ مَنْ عَرَّفَهُ الْحَقُّ تَعَالٰى

دین دو قسم کے ہیں ایک دین نزدیک اللہ تعالی کے ہے اور نزدیک اس شخص کے کہ معرفت دی اوسکو حق تعالی نے

وَمَنْ عَرَّفَهٗ مَنْ عَرَّفَهُ الْحَقُّ وَدِيْنٌ عِنْدَ الْخَلْقِ وَقَدِ اعْتَبَرَهُ

اور نزدیک اس شخص کے کہ معرفت دی اوسکو اس شخص نے جسکو معرفت دی حق تعالی نے اور دوسرا دین نزدیک خلق کے ہے اور تحقیق اعتبار کرلیا ہے اوسکو

اللّٰهُ فَالدِّيْنُ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ الَّذِي اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ

اللہ تعالی نے پس جو دین کہ نزدیک اللہ تعالی کے ہے وہ وہی دین ہے کہ قبول کیا ہے اوسکو اللہ تعالی نے اور عطا کیا اللہ تعالی نے اسنے

الْمَرْتَبَةَ الْعَلِيَّةَ عَلٰى دِيْنِ الْخَلْقِ فَقَالَ تَعَالٰى (وَوَصّٰى بِهَا اِبْرَاهِيْمُ

اوسکو مرتبہ بلند اوپر دین خلق کے پس فرمایا اللہ تعالی نے اور وصیت کی ساتھ اوسی ملت کے ابراہیم نے

بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَ

بیٹوں اپنے کو اور یعقوب نے اے بیٹو میرے تحقیق اللہ تعالیٰ نے پسند کیا واسطے تمہارے دین پس مرو تم ہرگز مگر

اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) اَيْ مُنْقَادُوْنَ اِلَيْهِ وَجَاءَ الدِّيْنُ بِالْاَلِفِ وَاللَّامِ

جس حال میں کہ تم مطیع ہو) یعنی فرمانبردار اللہ تعالیٰ کے ہو اور آیا ہے لفظ دین ساتھ الف اور لام

لِلتَّعْرِيْفِ وَالْعَهْدِ فَهُوَ دِيْنٌ مَعْلُوْمٌ وَمَعْرُوْفٌ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى

تعریف اور عہد کے پس وہ دین معلوم اور مشہور ہے اور وہ ثابت ہے قول اللہ تعالیٰ سے

(اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ) وَهُوَ الْاِنْقِيَادُ فَالدِّيْنُ عِبَارَةٌ

تحقیق دین نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلام ہے اور وہ اطاعت ہے پس دین عبارت ہے

عَنِ انْقِيَادِكَ وَالَّذِيْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ الشَّرْعُ الَّذِيْ انْقَدْتَ

اطاعت تیری سے اور جو دین کہ نزدیک ہے اللہ تعالیٰ کے ہے وہی شریعت ہے کہ اطاعت کی تو نے اوسکی

اَنْتَ اِلَيْهِ فَالدِّيْنُ الْاِنْقِيَادُ وَالنَّامُوْسُ هُوَ الشَّرْعُ الَّذِيْ شَرَعَهُ

پس دین انقیاد اور اطاعت ہے اور احکام ناموسی وہی راست اور شریعت ہے کہ وضع کیا ہے اوسکو

اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَنِ اتَّصَفَ بِالْاِنْقِيَادِ لِمَا شَرَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ فَذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ نے پس جو شخص متصف ہو ساتھ اطاعت کے واسطے اس چیز کے وضع کیا اوس چیز کو اللہ تعالیٰ نے واسطے اس شخص کے پس وہ

الَّذِيْ قَامَ بِالدِّيْنِ وَاَقَامَهُ اَيْ اَنْشَاَهُ كَمَا يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ

وہی شخص ہے کہ قایم اور متصف ہوا وہ ساتھ دین کے اور قایم کیا اُسنے دین کو یعنی پیدا کیا اوسنے دین کو جیسے کہ قایم کرتا ہے نماز کو

فَالْعَبْدُ هُوَ الْمُنْشِئُ لِلدِّيْنِ وَالْحَقُّ هُوَ الْوَاضِعُ لِلْاَحْكَامِ وَالْاِنْقِيَادُ

پس بندہ پیدا کرنے والا دین کا ہے اور حق تعالیٰ وضع کرنیوالا ہے احکام دین کو اور اطاعت

عَيْنُ فِعْلِكَ فَالدِّيْنُ مِنْ فِعْلِكَ فَمَا سَعِدْتَ اِلَّا بِمَا كَانَ

عین فعل تیرا ہے پس دین فعل تیرے سے ہے پس نہیں نیک ہوا تو مگر بسبب اُس دین کے کہ ہے وہ دین

مِنْكَ فَكَمَا اَثْبَتَ السَّعَادَةَ لَكَ مَا كَانَ مِنْ فِعْلِكَ كَذٰلِكَ

تجھسے پس جیسے کہ ثابت کیا سعادت کو واسطے تیرے اُس دین نے کہ ہے وہ دین فعل سے تیرے ایسا ہی

مَا اَثْبَتَ الْاَسْمَاءَ الْاِلٰهِيَّةَ اِلَّا اَفْعَالُهُ وَهِيَ اَنْتَ وَهِيَ الْمُحْدَثَاتُ

نہیں ثابت کیا اسماے الٰہی کو مگر افعال نے حق تعالیٰ کے اور وہ افعال الٰہی تو ہی ہے اور وہی افعال الٰہی حوادث ہیں

فَبِاٰثَارِهٖ سُمِّيَ اِلٰهًا وَبِاٰثَارِكَ سُمِّيْتَ سَعِيْدًا فَاَنْزَلَكَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ

پس بسبب آثار اور افعال حق تعالیٰ کے نام رکھا حق تعالیٰ کا الٰہ اور بسبب آثار اور افعال تیرے نام رکھا گیا تیرا سعید پس اُتارا تجھکو حق سبحانہ

وَتَعَالٰى مَنْزِلَتَهٗ اِذَا اَقَمْتَ الدِّيْنَ وَانْقَدْتَ اِلٰى مَا شَرَعَهُ اللّٰهُ

تعالیٰ نے بیچ مرتبہ اپنی کے جسوقت قایم کیا تو نے دین کو اور اطاعت کی تو نے اُس دین کی کہ وضع کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے واسطے تیرے

لَكَ وَسَابَسْطُ فِي ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا تَقَعُ بِهِ الْفَائِدَةُ بَعْدَ اَنْ

اور قریب ہے کہ کھول دونگا مین تفصیل اور بیچ بیان دین اور انبیاء کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ اُس چیز کو کہ واقع ہووے ساتھ اوسکے فایدہ بعد

نُبَيِّنَ الدِّيْنَ الَّذِيْ عِنْدَ الْخَلْقِ الَّذِيْ اعْتَبَرَهُ اللّٰهُ فَالدِّيْنُ كُلُّهُ

بیان کرنے ہمارے کے اُس دین کو کہ ثابت ہو نزدیک خلق کے کہ اعتبار کیا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے پس دین تمام خاص

لِلّٰهِ وَكُلُّهُ مِنْكَ لَا مِنْهُ اِلَّا بِحُكْمِ الْاَصَالَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَهْبَانِيَّةً

واسطے اللہ تعالیٰ کے ہین اور تمام دین تجھسے ہین نہ حق تعالیٰ سے مگر بطریق اصالت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور گوشہ گیری

ابْتَدَعُوْهَا وَهِيَ النَّوَامِيْسُ الْحِكْمِيَّةُ الَّتِيْ لَمْ يَجِئِ الرَّسُوْلُ الْمَعْلُوْمُ

اپنی طرف سے نکالی انہون نے اور وہ گوشہ گیری شرایع حکمیہ ہین کہ نہ لائے رسول معلوم

بِهَا فِي الْعَامَّةِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ بِالطَّرِيْقَةِ الْخَاصَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ فِي الْعُرْفِ

اون شرایع کو بیچ حق عوام خلق اللہ کے اللہ تعالیٰ کے پاس سے ساتھ راہ خاص کے کہ معلوم ہے بیچ عرف کے

فَلَمَّا وَافَقَتِ الْحِكْمَةَ وَالْمَصْلَحَةَ الظَّاهِرَةَ فِيْهَا الْحُكْمُ الْاِلٰهِيُّ فِي

پس جب موافق ہوئی حکمت اور مصلحت جو ظاہر ہے بیچ گوشہ گیری کے ساتھ حکم اور دین الٰہی کے بیچ

الْمَقْصُوْدِ بِالْوَضْعِ الْمَشْرُوْعِ الْاِلٰهِيِّ اعْتَبَرَهَا اللّٰهُ اعْتِبَارَ مَا شَرَعَهُ

مقصود تکمیل نفوس کے ساتھ وضع دین مشروع الٰہی کے اعتبار کیا اُس گوشہ گیری کو اللہ تعالیٰ نے مثل اعتبار کرنے اوس چیز کے کہ وضع اور شروع کیا اسکو

مِنْ عِنْدِهٖ تَعَالٰى وَمَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ وَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس سے حالانکہ نہین فرض کیا تہا اُس رہبانیت کو اللہ نے بندہ اوپر اونکے اور جب کھولا اللہ تعالیٰ نے

بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَابَ الْعِنَايَةِ وَالرَّحْمَةِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ

درمیان اپنے اور درمیان دلون رہبانون کے دروازہ عنایت اور مہربانی کا اس طرح سے کہ نہین جانتے تہے وہ

جَعَلَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ تَعْظِيْمَ مَا شَرَعُوْهُ يَطْلُبُوْنَ بِذٰلِكَ رِضْوَانَ اللّٰهِ

گردانی اللہ تعالیٰ نے بیچ دلون اونکے کے تعظیم اوس چیز کی کہ اختراع اور وضع کیا تہا انہون نے اسکو جس حال مین کہ طلب کرتے تہے وہ لوگ ساتھ اس تعظیم کے رضامندی اللہ

تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ الطَّرِيْقَةِ النَّبَوِيَّةِ الْمَعْرُوْفَةِ بِالتَّعْرِيْفِ الْاِلٰهِيِّ

تعالیٰ کی اوپر غیر راہ نبوت کے جو مشہور اور معلوم ہے بسبب تعریف الٰہی کے

فَقَالَ فَمَا رَعَوْهَا هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ شَرَعُوْهَا وَشُرِعَتْ لَهُمْ حَقَّ

پس کہا اللہ تعالیٰ نے پس رعایت کی رہبانیت کی انہون نے کہ اختراع اور وضع کیا تہا انہون نے اسکو اور شروع کیا تہا نے واسطے اونکے حق

رِعَايَتِهَا اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ اعْتَقَدُوْا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ

رعایت کرنے اوسکے کا مگر واسطے طلب رضا اللہ تعالیٰ کے اور واسطے اسی رضامندی کے اعتقاد کیا انہون نے پس دی ہمنے اون لوگون کو

اٰمَنُوْا بِهَا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اَيْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ

جو ایمان لائے ساتھ رہبانیت کے اونمین سے اجر اونکے اور بہتیرے اونمین سے یعنی اون لوگون مین سے جو

ثم شرع فيهم هذه العبادة لأنهم فاسقون أي خارجون عن الانقياد إليها

جو مشروع کی گئی بیچ ان کے یہ عبادت یعنی رہبانیت فاسق ہیں یعنی نکلنے والے ہیں اطاعت عبادت مذکورہ سے

والقيام بحقها ومن لم ينقد إليها لم ينقد إليه مشرعها بما يرضيه لكن الأمر

اور قائم کرنے سے حقوق اوسکے اور جسنے اطاعت نہ کی اس عبادت کی نہ اطاعت کیگا اونکی شارع اس عبادت کا ساتھ اوس چیز کے کہ راضی کرے اوسکو لیکن امر الہی

يقتضي الانقياد وبيانه أن المكلف إما منقاد بالموافقة وإما مخالف

مقتضی ہے اطاعت کو اور بیان اقتضا کا یہ ہے کہ تحقیق بندہ مکلف یا فرمانبردار ہے ساتھ موافقت امر حق کے ویا خلاف کرنے والا ہے

فالموافق المطيع لا كلام فيه لبيانه وأما المخالف فإنه يطلب بخلافه

پس موافقت کرنیوالا فرمانبردار ہے کہ نہیں ہے کوئی گفتگو بیچ حق اوسکے کے بسبب ظاہر ہونے حال اوسکے کے لیکن مخالفت کرنیوالا پس تحقیق وہ مخالف طلب کرتا ہے بسبب مخالفت اپنی کے

الحاكم عليه من الله أحد الأمرين إما التجاوز والعفو وإما الأخذ

ایسی ایک چیز کو کہ حکم کرنیوالی ہووے اوپر اوس مخالف کی جانب سے اللہ تعالی کے ایک دو امر کا یا درگذر کرنا اور معاف کرنا یا مواخذہ کرنا

على ذلك ولا بد من أحدهما لأن الأمر حق في نفسه فعلى كل حال

اوپر اوس خلاف کے اور ضرور ہے ایک دو امر مذکور میں سے اسلیے کہ تحقیق امر مقتضی ایک دو امر کا ثابت ہے نفس الامر میں پس ہر حال

قد صح انقياد الحق إلى عبده لأفعاله وما هو عليه من الحال

صحیح ہوا انقیاد اور میلان حق تعالی کا طرف بندہ اپنے کے بنظر افعال بندہ کے اور جو کچھ کہ بندہ اوپر اوسکے ہے حالات میں سے

فالحال هو المؤثر فمن هنا كان الدين جزاء أي معاوضة بما يسر

پس حال بندہ کا اثر بخشنے والا ہے انقیاد حق میں پس اسجگہ سے ہے دین یعنی جزا کہ یعنی بدلہ کو مقابلہ میں اوس فعل کے کہ سرور بخشتا ہے وہ حق تعالی کو

وبما لا يسر فبما يسر (رضي الله عنهم ورضوا عنه) هذا جزاء

اور مقابلہ میں اوس فعل کے کہ نہیں سرور بخشتا ہے حق تعالی کو پس سبب اس فعل کے کہ سرور بخشتا ہے حق تعالی کو راضی ہوتا ہے اللہ تعالی بندوں سے اور راضی ہوتے ہیں اللہ تعالی سے یہ مذکور بدلہ ہے

بما يسر (ومن يظلم منكم نذقه عذابا كبيرا) هذا جزاء بما لا يسر

مقابلہ میں اوس فعل کے کہ سرور بخشتا ہے اور جو شخص ظلم کریگا تم میں سے چکھاوینگے ہم اوسکو عذاب بڑا یہ بدلہ ہے مقابلہ میں اوس فعل کے کہ نہیں سرور بخشتا ہے

(ونتجاوز عن سيئاتهم) هذا جزاء فصح أن الدين هو الجزاء

اور در گذر کرتا ہے اللہ تعالی گناہوں اونکے سے یہ ایک بدلہ ہے پس صحیح اور ثابت ہوا یہ کہ تحقیق دین بدلہ ہے

وكما أن الدين هو الإسلام والإسلام هو عين الانقياد

اور جیسے کہ تحقیق دین اسلام ہے اور اسلام عین اطاعت ہے

فقد انقاد إلى ما يسر وإلى ما لا يسر وهو الجزاء هذا لسان

پس تحقیق اطاعت کی بندہ نے اس فعل کی کہ سرور بخشتا ہے اور اوس فعل کی کہ نہیں سرور بخشتا ہے اور یہی بدلہ ہے یہ مذکور لسان

الظاهر في هذا الباب وأما سره وباطنه فإنه تجل في مرآة

ظاہر ہی ہے بیچ اس باب دین کے ولیکن سر اور باطن اوس لسان کا پس تحقیق جزا تجلی حق تعالی کی ہے بیچ آئینہ

وُجُودِ الْحَقِّ فَلَا يَعُودُ عَلَى الْمُمْكِنَاتِ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا مَا تُعْطِيهِ

وجود حق تعالے کے پس نہیں رجوع کرتی ہے طرف ممکنات کے حق تعالی سے کوئی شے مگر وہ چیز کہ عطا کرتی ہیں اوس چیز کو

ذَوَاتُهُمْ فِي أَحْوَالِهَا فَإِنَّ لَهُمْ فِي كُلِّ حَالٍ صُورَةً فَتَخْتَلِفُ صُوَرُهُمْ

واسطے حق تعالی کے اعیان اونکے بیچ احوال اونکے کہ پس تحقیق واسطے اُن ممکنات کے بیچ ہر حال کے ایک ایک صورت خاص ہے پس مختلف ہوتی ہیں صورتیں اونکی بسبب

لِاخْتِلَافِ أَحْوَالِهِمْ فَيَخْتَلِفُ التَّجَلِّي لِاخْتِلَافِ الْحَالِ فَيَقَعُ الْأَثَرُ

بسبب مختلف ہونے احوال اونکے کے پس مختلف ہوتی ہیں صورتیں تجلی کی بسبب مختلف ہونے حال ممکنات کے پس واقع ہوتا ہے اثر

فِي الْعَبْدِ بِحَسَبِ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَمَا أَعْطَاهُ الْخَيْرَ سِوَاهُ وَمَا

اور تجلی جزا کی بیچ بندہ کے موافق اوس حال کے کہ ہوتا ہے بندہ اوپر اوسکے پس نہ عطا کی بندہ کو خیر غیر اوس بندہ نے اور نہ

أَعْطَاهُ ضِدَّ ذٰلِكَ الْخَيْرِ غَيْرُهُ بَلْ هُوَ مُنْعِمُ ذَاتِهِ وَمُعَذِّبُهَا

عطا کی ضد اوس خیر کی غیر اوس بندہ نے بلکہ بندہ خود منعم ذات اپنی کا ہے اور معذب ذات اپنی کا

فَلَا يَذُمَّنَّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَحْمَدَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ

پس ہرگز نہ مذمت کریگا بندہ مگر ذات اپنی کے اور ہرگز نہ تعریف کریگا بندہ مگر ذات اپنے کی پس واسطے اللہ کے دلیل اور برہان تام ہے

فِي عِلْمِهِ بِهِمْ إِذِ الْعِلْمُ يَتْبَعُ الْمَعْلُومَ ثُمَّ السِّرُّ الَّذِي فَوْقَ هٰذَا

بیچ علم حق تعالی کے ساتھ احوال بندوں کے کیونکہ علم تابع ہے معلوم کا پھر وہ بھید کہ فوق اس بھید مذکور کے ہے

فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ الْمُمْكِنَاتِ عَلَى أَصْلِهَا مِنَ الْعَدَمِ وَ

بیچ مثل اس مسئلہ کے یہ ہے کہ تحقیق ممکنات اوپر اصل اپنی کے ہے کہ معدوم ہے اور

لَيْسَ وُجُودٌ إِلَّا وُجُودُ الْحَقِّ بِصُوَرِ أَحْوَالِ مَا هِيَ عَلَيْهِ الْمُمْكِنَاتُ

نہیں ہے وجود کسیکا سواے وجود حق تعالے کے ساتھ صور نوع احوال اُس چیز کے کہ اوپر اوسکے ممکنات ہیں

فِي أَنْفُسِهَا وَأَعْيَانِهَا فَقَدْ عَلِمْتَ مَنْ يَلْتَذُّ وَمَنْ يَتَأَلَّمُ وَمَا يُعْقِبُ

بیچ ذاتوں اپنی کے اور بیچ اعیان ثابتہ اپنی کے پس تحقیق جانا تو نے اے طالب اوس شخص کو کہ لذت لیتا ہے اور اُس شخص کو کہ دُکھ پاتا ہے اور اُس چیز کو کہ تعاقب کرتی ہے

كُلَّ حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ وَبِهِ سُمِّيَ عُقُوبَةً وَعِقَابًا وَهُوَ سَائِغٌ فِي

ہر حال کے احوال میں سے اور بسبب اسی تعاقب کے نام رکھا گیا جزا کا عقوبت اور عقاب اور استعمال عقاب کا جائز ہے بیچ

الْخَيْرِ وَالشَّرِّ غَيْرَ أَنَّ الْعُرْفَ سَمَّاهُ فِي الْخَيْرِ ثَوَابًا وَفِي الشَّرِّ عِقَابًا

خیر اور شر کے لیکن عرف شرع نے نام رکھا اوسکا بیچ خیر کے ثواب اور بیچ شر کے عقاب

وَلِهٰذَا سُمِّيَ أَوْ شُرِحَ الدِّينُ بِالْعَادَةِ لِأَنَّهُ عَادَ عَلَيْهِ مَا يَقْتَضِيهِ

اور واسطے اوسی عود اور رجوع مذکور کے نام رکھا گیا یا تفسیر کی گئی ہے دین کی ساتھ عادت کے اسلیے کہ رجوع کی ہے طرف صاحب دین کے وہ چیز کہ

وَيَطْلُبُهُ حَالُهُ فَالدِّينُ الْعَادَةُ قَالَ الشَّاعِرُ كَدِينِكَ مِنْ أُمِّ الْحُوَيْرِثِ قَبْلَهَا

طلب کرتا ہے اُس چیز کو حال صاحب دین کا پس دین ایک عادت ہے کہا شاعر نے ۔ مصرع ۔ جیسے کہ عادت تیری ام الحویرث سے اوس سے پہلے تھی

أي عادتك ومعقول العادة أن يعود الأمر بعينه إلى حالة

یعنی عادت تیری اور عقل کے نزدیک معنی عادت کے یہ ہیں کہ رجوع کرے امر عائد بعینہ طرف حال اول اپنے کے

وهذا ليس ثمة فإن العادة تكرار لكن العادة حقيقة واحدة

اور یہ معنی معقول نہیں ہیں دین اور جزا میں اسلیے کہ تحقیق عادت اور عود میں تکرار ہے لیکن امر عائد کی ایک ہی حقیقت

معقولة والتشابه في الصور موجود فنحن نعلم أن زيدا عين

معقول ہے اور باینکہ تشابہ بیچ صورتوں خارجیہ اوسکی کے موجود ہے پس ہم جانتے ہیں اس بات کو کہ تحقیق زید عین

عمرو في الإنسانية وما عادت الإنسانية إذ لو عادت

عمرو کا ہے بیچ حقیقت انسانیت کے اور نہ عود کی حقیقت انسانی نے اسلیے کہ اگر عود کرتی حقیقت انسانی

لتكثرت وهي حقيقة واحدة والواحد لا يتكثر

البتہ کثیر ہوتی وہ حقیقت حالانکہ وہ حقیقت انسانی ایک ہی حقیقت ہے اور ایک امر نہیں کثیر ہوتا ہے

في نفسه ونعلم أن زيدا غير عمرو في شخصيته فشخص زيد

بیچ ذات اپنی کے اور جانتے ہیں ہم اس بات کو کہ تحقیق زید غیر عمرو کا ہے بیچ شخصیت اپنی کے پس شخص زید نہیں ہے

ليس شخص عمرو مع تحقق وجود الشخصية بما هي شخصية في

عین شخص عمرو کا ساتھ تحقیق اور ثبوت وجود شخصیت کے اس طرح سے کہ وہ شخصیت شخصیت ہے بیچ

الاثنين فنقول في الحس عادت لهذا الشبه ونقول في الحكم

دونوں زید اور عمرو کے پس کہینگے ہم بیچ حس اور ظاہر کے عود کی حقیقت انسانی نے بسبب اس مشابہت کے اور کہینگے ہم بیچ حکم

الصحيح لم تعد فما ثم عادة بوجه وثم عادة بوجه كما أن ثم

صحیح کے نہ عود کی حقیقت انسانی پس نہیں ہے وہاں عادت اور عود ایک جہت سے اور وہاں عادت اور عود ہے دوسری وجہ سے جیسے کہ تحقیق وہاں

جزاء بوجه وما ثم جزاء بوجه فإن الجزاء أيضا حال في الممكن من أحوال

جزا ہے ایک وجہ سے اور نہیں ہے وہاں جزا دوسری وجہ سے پس تحقیق جزا اور تجلی بھی ایک حال ہے بیچ ممکن کے

الممكن وهذه مسئلة أغفلها علماء هذا الشأن أي أغفلوا إيضاحها

احوال میں سے ممکن کے اور یہ ایک مسئلہ ہے کہ ترک کیا ہے اسکو علمای اسرار نے اس کام کے یعنی غفلت کی انہوں نے اظہار میں اسکے

على ما ينبغي لا أنهم جهلوها لأنها من سر القدر المتحكم في الخلائق

جیسے کہ سزاوار ہے اظہار کرنا اسکا تحقیق وہ نہیں جانتے ہیں اس مسئلہ کو اسلیے کہ تحقیق وہ مسئلہ سر قدر سے ہے کہ حاکم ہے وہ اوپر خلائق کے

واعلم أنه كما يقال في الطبيب إنه خادم الطبيعة كذلك يقال

اور جان تو اے طالب تحقیق شان یہ ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے بیچ حق طبیب کے کہ طبیب خادم طبیعت کا ہے ایسا ہی کہا جاتا ہے

في الرسل والورثة إنهم خادم الأمر الإلهي في العموم وهم

بیچ حق رسولوں کے اور وارثوں اونکے کہ تحقیق وہ خادم امر الٰہی کے ہیں بیچ احوال خلایق کے اور وہ لوگ

۸۲

في نفس الأمر خادم لأحوال الممكنات وخدمتهم من جملة أحوالهم

حقیقت میں خادم احوال ممکنات کے ہیں اور خدمت پیغمبروں اور وارثوں انکے کی تمامی احوال ممکنات سے ہے

التي هم عليها في حال ثبوت أعيانهم فانظر ما أعجب هذا الأمر إلا

کرتے وہ ممکنات اوپر اوس احوال کے بیچ حال ثبوت اعیان ثابتہ اپنے کے پس نظر کرا و طالب کیا عجب ہے یہ امر مذکور مگر

أن الخادم المطلوب هنا إنما هو واقف عند مرسوم مخدومه

یہ کہ تحقیق خادم مطلوب اسجگہ سوای اسکے نہیں ہے کہ وہ قایم ہونے والا ہے وقت امر اور حکم مخدوم اپنے کے

إما بالحال أو بالقول فإن الطبيب إنما يصح أن يقال فيه إنه خادم

یا ساتھہ حال کے یا ساتھہ قول کے پس تحقیق طبیب سوا اسکے نہیں ہے کہ صحیح ہوتا ہے یہ کہ کہا جاے بیچ حق اوسکے کہ تحقیق وہ خادم

الطبيعة لو مشى بحكم المساعدة لها فإن الطبيعة قد أعطت

طبیعت کا ہے اگر چلے وہ طبیب ساتھہ حکم امداد اور تقویت طبیعت کے اسلیے کہ تحقیق طبیعت نے عطا کیا

في جسم المريض مزاجا خاصا به يسمى مريضا فلو ساعدها الطبيب

بیچ جسم مریض کے ایک مزاج خاص کہ بسبب اوس مزاج کے نام رکھا جاتا ہے مریض کا مریض پس اگر مدد کرتا طبیعت کو طبیب

خدمة لزاد في كمية المرض بها أيضا وإنما يردعها طلبا

خدمت کی رو سے البتہ زیادہ کرتا طبیب بیچ کیت بیماری کے بھی بسبب طبیعت کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ منع کرتا ہے طبیب طبیعت کو

للصحة والصحة من الطبيعة أيضا بإنشاء مزاج آخر يخالف هذا

واسطے طلب صحت کے اور صحت حاصل ہوتی ہے طبیعت سے بھی بسبب پیدا کرنے مزاج دوسرے کے کہ مخالف ہے وہ اس

المزاج فإذن ليس الطبيب بخادم للطبيعة وإنما هو خادم لها

مزاج کا پس اسوقت نہیں ہے طبیب خادم واسطے طبیعت کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ طبیب خادم ہے واسطے طبیعت کے

من حيث أنه لا يصلح جسم المريض ولا يغير ذلك المزاج

اس حیثیت سے کہ تحقیق وہ طبیب نہیں اصلاح کرتا ہے جسم بیمار کو اور نہیں تغیر دیتا ہے اوس مزاج کو

إلا بالطبيعة أيضا ففي حقها يسعى من وجه خاص غير عام

مگر بسبب طبیعت کے پس بیچ حق طبیعت کے سعی کرتا ہے طبیب ایک وجہ خاص سے نہ وجہ عام سے

لأن العموم لا يصح في مثل هذه المسألة فالطبيب خادم

کیونکہ تحقیق عموم نہیں صحیح ہوتا ہے بیچ مثل اس مسئلہ کے پس طبیب خادم ہے ایک وجہ سے

لا خادم أعني للطبيعة كذلك الرسل والورثة في خدمة

اور نہیں خادم ہے ایک وجہ سے یعنی واسطے طبیعت کے ایسے ہی انبیا اور وارث اونکے بیچ خدمت

الحق وأمر الحق على وجهين في الحكم في أحوال المكلفين فيجري

حق تعالی کے ہیں اور امر حق تعالی کا اوپر دو قسم کے ہے حق میں حکم کرنے کے بیچ شان احوال مکلفین کے پس جاری اور عائد ہوتا ہے

الامر من العبد بحسب ما تقتضيه ارادة الحق ويتعلق ارادة الحق به

فعل عبد مکلف سے موافق اقتضائے ارادہ حق تعالے کے اور متعلق ہوتا ہے ارادہ حق تعالی کا ساتھ اوس فعل کے

بحسب ما يقتضي به علم الحق ويتعلق علم الحق به على حسب ما اعطاه

موافق اقتضا علم حق تعالے کے اور متعلق ہوتا ہے علم حق تعالی کا ساتھ اس فعل کے موافق عطا کرنے عین ثابتہ کے

المعلوم من ذاته فما ظهر الا بصورته فالرسول والوارث خادم

اوس فعل کو ذات اپنی سے پس نہین ظاہر ہوا عین ثابتہ مگر ساتھ صورت اپنی کے پس پیغمبر اور وارث اونکا خادم

الامر الالهي بالارادة لا خادم الارادة فهو يرد عليه به طلبا

امر الٰہی کا ہے ساتھ ارادہ حق تعالی کے نہ وہ خادم فقط ارادہ حق تعالی کا پس پیغمبر و وارث وارد ہوتے ہین اوپر بندہ کے ساتھ امر الٰہی کے

لسعادة المكلف فلو خدم الارادة الالهية ما نصح وما نصح الا

واسطے طلب سعادت مکلف کے پس اگر خدمت کرتے پیغمبر اور وارث اونکے فقط ارادہ الٰہی کی نہ نصیحت کرتے اور نہ نصیحت کرتے مگر

بها اعني بالارادة فالرسول والوارث طبيب اخروي للنفوس

ساتھ اوسکے مراد لیتا ہون مین ساتھ ارادہ الٰہی کے پس پیغمبر اور وارث اونکے طبیب اخروی ہین واسطے ذاتون مکلفات کے

منقاد لامر الله حين امره فينظر في امره تعالى وينظر في ارادته

اور مطیع اور منقاد ہین واسطے امر اللہ تعالی کے جس وقت امر کرتا ہے اللہ تعالی انکو پس دیکھتے ہین پیغمبر اور وارث اونکے بیچ امر حق تعالی کے اور دیکھتے ہین بیچ ارادہ حق تعالی کے

فيراه قد امره بما يخالف ارادته ولا يكون الا ما يريد ولهذا

پس دیکھتے ہین حق تعالی کو کہ امر کیا حق تعالے نے مکلف کو ساتھ اوس چیز کے کہ مخالفت کی ہے ارادہ حق تعالی کی اور نہین ہے جو ہوئی ہے کوئی شئ مگر جو ارادہ کرتا ہے حق تعالی اور واسطے

كان الامر فاراد الامر فوقع وما اراد وقوع ما امر به بالمامور

ایسکے ہوا امر تکلیفی پس ارادہ کیا حق تعالی نے واقع ہونا امر تکلیفی کا پس واقع ہوا وہ امر تکلیفی اور نہین ارادہ کیا حق تعالی نے واقع ہونا مامور بہ کا کہ امر کیا حق تعالی نے ساتھ اوسکے بندہ مامور کو

فلم يقع من المامور فسمي مخالفة ومعصية فالرسول مبلغ ولهذا

پس نہ واقع ہوا امر تکلیفی بندہ مامور سے پس نام رکھا گیا اوس عدم وقوع کا مخالفت اور معصیت پس پیغمبر پہونچانے والے ہین امر حق کو فقط اور واسطے اسکے

قال شيبتني سورة هود واخواتها لما تحوي عليه من قوله

کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود اور امثال اوسکی نے بسبب اس چیز کے کہ شامل ہے سورہ ہود اوپر اوسکے اور وہ بات ہے قول اللہ تعالی سے

فاستقم كما امرت فشيبه كما امرت فانه لا يدري هل

پس استقامت کر جیسے کہ امر کیا گیا تو پس بوڑھا کر دیا آنحضرت کو قول کما امرت نے پس تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہین جانتے ہین آیا امر کیے

امر بما يوافق الارادة فيقع او بما يخالف الارادة فلا يقع

گئے ہین ساتھ اس چیز کے کہ موافقت کرتی ہے ارادہ کی پس واقع ہو وہ امر یا امر کیے گئے ہین ساتھ اس چیز کے کہ مخالفت کرتی ہے ارادہ کی پس نہ واقع ہوگا امر تکلیفی

ولا يعرف احد حكم الارادة الا بعد وقوع المراد الا من

اور نہین پہچانتا ہے کوئی شخص حکم ارادہ حق تعالی کا مگر بعد واقع ہونے مراد حق تعالی کے مگر وہ شخص کہ

كَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصِيْرَتِهٖ فَادْرَكَ اَعْيَانَ الْمُمْكِنَاتِ فِيْ حَالِ ثُبُوْتِهَا

کھول دی اللہ تعالی نے آنکھہ بینائی اوسکی کو پس دراک کرتا ہے وہ اعیان ثابتہ ممکنات کو بیچ حال ثبوت ذات ممکنات کے

عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ فَيَحْكُمُ عِنْدَ ذٰلِكَ بِمَا يَرَاهُ وَهٰذَا قَدْ يَكُوْنُ لِاٰحَادِ النَّاسِ

اوپر اوس طرح کے کہ اعیان ممکنات ہے اور اوسکے حکم کرتا ہے وہ شخص وقت ادراک کے ساتھ اوس چیز کہ دیکھتا ہے اسکو اور یہ کشف کبھی ہوتا ہے واسطے بعض لوگوں کے بیچ

فِيْ اَوْقَاتٍ لَا يَكُوْنُ مُسْتَصْحَبًا قُلْ مَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ فَصَرَّحَ

بیچ کسی وقت کے وقتوں میں سے اور نہیں ہوتا یہ کشف ہمیشہ کہہ اے محمد نہیں جانتا ہوں میں کیا کیا جاوے ساتھ میرے اور نہیں جانتا ہوں میں کیا کیا جاوے ساتھ تمہارے پس تصریح کی اللہ تعالی

بِالْحِجَابِ وَلَيْسَ الْمَقْصُوْدُ اِلَّا اَنْ يَطَّلِعَ فِيْ اَمْرٍ خَاصٍّ لَا غَيْرُ

ساتھ حجاب کے اور نہیں ہے مقصود اس کشف سے مگر یہ کہ مطلع ہووے شخص بیچ امر خاص کے نہ بیچ غیر اوسکے کے بطریق عام

فَصُّ حِكْمَةٍ نُوْرِيَّةٍ فِيْ كَلِمَةٍ يُوْسُفِيَّةٍ

یہ فص حکمت نوریہ کی ہے بیچ بیان کلمہ یوسفیہ کے

هٰذِهِ الْحِكْمَةُ النُّوْرِيَّةُ اِنْبِسَاطُ نُوْرِهَا عَلٰى حَضْرَةِ الْخَيَالِ وَهُوَ

یہ حکمت نوری عبارت ہے کہل جانے سے نور اوسکے کے اوپر حضرت خیال مقید کے اور یہ

اَوَّلُ مَبَادِي الْوَحْيِ الْاِلٰهِيِّ فِيْ اَهْلِ الْعِنَايَةِ تَقُوْلُ عَائِشَةُ رَضِيَ

انبساط شروع ظہورات وحی الٰہی کا ہے بیچ حق صاحب عنایت حق تعالی کے کہ انبیا ہیں کہتی ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالی عنہا کہ اول اوس چیز کا کہ ظاہر کیے گئے ساتھ اوسکے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ

وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ

وسلم وحی میں سے خواب سچا تھا پس نہیں دیکھتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی خواب مگر ظاہر ہوتا تھا مانند

مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ تَقُوْلُ لَا خَفَاءَ بِهَا وَاِلٰى هُنَا بَلَغَ عِلْمُهَا لَا غَيْرُ وَكَانَتِ

روشنی صبح صادق کے کہتی ہیں حضرت عائشہ نہیں پوشیدگی اور نہ اشتباہ بیچ اوس خواب کے اور یہاں تک پہنچا علم حضرت عائشہ کا نہ سوا اوسکے اور تہی

الْمُدَّةُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْمَلَكُ وَمَا عَلِمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ

مدت واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اوس کے چھ مہینے تک پھر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ اور نہ جانا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ کہ تحقیق

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ النَّاسَ نِيَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق آدمی خواب میں ہیں پس جس وقت مرتے ہیں ہوشیار اور بیدار ہوتے ہیں

فَكُلُّ مَا يُرٰى فِيْ حَالِ الْيَقَظَةِ فَهُوَ مِنْ ذٰلِكَ الْقَبِيْلِ وَاِنِ اخْتَلَفَتِ

پس جو کچھ کہ دیکھتے ہیں آنحضرت بیچ حالت بیداری کے پس وہ اسی قسم خواب سے ہے اگرچہ مختلف ہووے

٨٥

الاحوال فمضى قولها ستة اشهر بل عمره كله في الدنيا بتلك

احوال صور مرئیہ کے پس گذرا قول صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کہ چھ مہینے ہی بلکہ تمامی عمر آنحضرت کی بیچ دنیا کے مشابہت

المثابة انما هو منام في منام وكل ما ورد من هذا القبيل فهو

اس چھ مہینے کی تھی سوائے اسکے نہیں ہے کہ تمامی عمر آنحضرت کی خواب بیچ خواب کی تھی اور جو کچھ کہ وارد ہوا اس قسم کے خواب ہے ہی پس ایسا

المسمى عالم الخيال ولهذا يعبر اي الامر الذي هو في نفسه على

نام رکھا جاتا ہے عالم خیال اور واسطے اسی کے تعبیر کیجاتی ہے اوسکی یعنی اوس امر کی جو وہ نفس الامر میں اوپر

صورة كذا ظهر في صورة غيرها فيجوز العابر من هذه الصورة

صورت کذائی کے تھا کہ ظاہر ہوا ہے وہ بیچ صورت غیر اپنی کے پس تجاوز کرتا ہے صاحب تعبیر اوس صورت خاص

التي ابصرها النائم الى صورة ما هو الامر عليه ان اصاب كظهور

سے کہ دیکھا ہے اوسکو نایم نے طرف اوس صورت کے جو نفس الامر میں ہے اگر صواب کو پونہچے صاحب تعبیر جیسے کہ ظہور

العلم في صورة اللبن فعبر في التاويل من صورة اللبن الى صورة

علم کا بیچ صورت دودھ کے تھا پس گذرے آنحضرت بیچ تعبیر خواب کے صورت دودھ کی طرف صورت

العلم فتأول اي قال مآل هذه الصورة اللبنية الى صورة العلم

علم کے پس بیان کیا آنحضرت نے یعنی فرمایا کہ مرجع اس صورت دودھ کا طرف صورت علم کے ہے

ثم انه صلى الله عليه وسلم كان اذا اوحي اليه اخذ عن المحسوسات

پھر تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ وحی کیجاتی تھی طرف آپکے خود رفتہ ہوتے تھے اشیای محسوسہ

المعتادة فسجي وغاب عن الحاضرين عنده فاذا سري عنه رد فما

عادی سے پس لپیٹے جاتے تھے اور غایب ہوتے تھے مردم حاضرین سے کہ نزدیک آنحضرت کے ہوتے تھے پس جس وقت کہ دور کیجاتی تھی وحی آنحضرت سے پھر لائے جاتے تھے عالم اصلی کی طرف پس نہیں

ادركه الا في حضرة الخيال الا انه لا يسمى نائما وكذلك اذا

دریافت کیا آنحضرت نے وحی کو مگر بیچ حضرت خیال کے مگر یہ کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ نام رکھے گئے نائم اور ایسا ہی حال ہے جس وقت

تمثل له الملك رجلا فذلك من حضرة الخيال فانه ليس برجل

متمثل ہوتا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ بصورت مرد کے پس یہ تمثل ہونا حضرت خیال سے ہے پس وہ فرشتہ نہیں ہے مرد

وانما هو ملك فدخل في صورة انسان فعبره الناظر العارف حتى

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ فرشتہ ہے کہ داخل ہوا ہے بیچ صورت انسان کے پس تعبیر کی اوسکی نظر کرنیوالے عارف نے جس وقت

وصل الى صورته الحقيقية فقال هذا جبريل اتاكم يعلمكم

واصل ہوا وہ فرشتہ طرف صورت اصلی اپنی کے پس فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں کہ آئے تھے تمہارے پاس کہ سکھا دین تمکو

امر دينكم وقد قال لهم ردوا علي الرجل فسماه بالرجل من

امر دین تمہارا اور تحقیق کہا تھا آنحضرت نے واسطے اصحاب حاضرین کے پھر لاؤ میرے پاس اوس مرد کو پس نام رکھا آنحضرت نے فرشتہ کا مرد بسبب

قوله ان اصاب یعنی اگر [illegible] ۸۹ [illegible]

أجل الصورة التي ظهر لهم فيها ثم قال هذا جبرئيل فاعتبر الصورة

اوس صورت کے کہ ظاہر ہوا تها فرشته واسطے اصحاب حاضرین کے بیچ اوسی صورت کے پهر کہا آنحضرت نے یہ جبرئیل تهے پس اعتبار کیا حضرت نے اوس صورت کو

التي قال هذا الرجل المتخيل إليها وهو صادق في المقالين صدق للعين في

کہ مرجع اوس مرد تخیل کی طرف اوسی صورت اصلی کے ہے پس آنحضرت صادق ہیں بیچ دونون قول اپنے کے سچ کہا نبی علیہ السلام نے نسبت آنکھ ظاہر کے کہ جو دیکھنیوالی بیچ

العين الحسية وصدق في أن هذا جبرئيل فإنه جبرئيل بلا شك

ذات محسوسہ جبرئیل علیہ السلام کے اور سچ کہا اپنے بیچ اسبات کے کہ تحقیق یہ جبرئیل ہیں اسلیے کہ وہ وہی جبرئیل ہیں بے شک

وقال يوسف عليه السلام إني رأيت أحد عشر كوكبا والشمس والقمر

اور کہا یوسف علیه السلام نے تحقیق میں نے دیکہا کہ گیارہ تارے اور سورج اور چاند کو

رأيتهم لي ساجدين فرأى إخوته في صورة الكواكب ورأى

دیکہا میں نے اونکو واسطے اپنے سجدہ کرنے والے پس دیکہا یوسف علیه السلام نے بہائیون اپنے کو بیچ صورت تارون کے اور دیکہا

أباه وخالته في صورة الشمس والقمر هذا من جهة يوسف

باپ اور خالا اپنی کو بیچ صورت سورج اور چاند کے یہ رویت خواب کی طرف سے یوسف

عليه السلام ولو كان من جهة المرئي لكان ظهور إخوته في صورة

علیه السلام کے تهی اور اگر ہوتی وہ رویت طرف سے شے مرئی کے البتہ ہوتا ظہور بہائیون اوسکے کا بیچ صورت

الكواكب وظهور أبيه وخالته في صورة الشمس والقمر مرادا

تارون کے اور ظہور باپ اور خالہ اونکی کا بیچ صورت سورج اور چاند کے مقصود اور

لهم فلما لم يكن لهم علم بما رآه يوسف عليه السلام كان

معلوم واسطے بہائیون اوسکے کے پس جب نتها واسطے اونکی علم ساتهہ اوس چیز کے کہ دیکہا تها اوسکو یوسف علیه السلام نے تها

الإدراك من يوسف في خزانة خياله وعلم ذلك يعقوب

ادراک اور دریافت یوسف علیه السلام کا بیچ خزانہ خیال اپنے کے اور جانا تها اوسکو یعقوب

عليه السلام حين قصها عليه فقال يا بني لا تقصص رؤياك

علیه السلام نے جسوقت بیان کیا یوسف علیه السلام نے خواب کو نزدیک یعقوب علیه السلام کے پس کہا اے پیارے بیٹے میرے نہ بیان کیجیو خواب اپنے کو

على إخوتك فيكيدوا لك كيدا ثم برأ أبناءه عن ذلك الكيد وألحقه

اوپر بہائیون اپنے کے پس مکر کرینگے وہ واسطے تیرے کچھ مکر پهر پاک کیا یعقوب نے بیٹون اپنے کو اس مکر سے اور الحاق کیا اوسکو

بالشيطان وليس إلا عين الكيد فقال إن الشيطان للإنسان

ساتهہ شیطان کے اور نہین ہے یہ الحاق مگر عین مکر پس کہا یعقوب نے تحقیق شیطان واسطے آدمیون کے

عدو مبين أي ظاهر العداوة ثم قال يوسف بعد ذلك في آخر

دشمن ہے ظاہر (یعنی ظاہر ہے دشمنی اوسکی) پهر کہا یوسف علیه السلام نے بعد اوسکے بیچ آخر

۸۷

الأمر هذا تأويل رؤياي من قبل قد جعلها ربي حقا أي أظهرها

امر اس خواب کے یہ ہی تعبیر خواب میری پہلے کی تحقیق کر دیا اوسکو پروردگار میرے نے سچا یعنی ظاہر کیا حق تعالی نے اس خواب کو

في الحس بعد ما كانت في صورة الخيال فقال النبي صلى الله عليه وسلم

بیچ عالم حس اور شہادت کے بعد اس چیز کے کہ تھا وہ خواب بیچ صورت خیال کے پس فرمایا بہ نسبت اوسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

الناس نيام فكان قول يوسف قد جعلها ربي حقا بمنزلة قول من

کہ آدمی بیچ خواب کے ہیں پس ہوا قول یوسف علیہ السلام کا کہ (قد جعلہا ربی حقا) ہے قایم مقام قول اوس شخص کے کہ

رأى في نومه أنه استيقظ من رؤيا رآها ثم عبرها ولم يعلم

دیکھا اوسنے بیچ خواب اپنے کے کہ تحقیق وہ بیدار ہوا خواب سے کہ دیکھا اوس شخص نے اوسکو پھر تعبیر کی اوسنے اس خواب کی اور نہ جانا اوسنے

أنه في النوم عينه ما برح فإذا استيقظ يقول رأيت كذا وكذا

کہ تحقیق وہ بیچ خواب کے ہمیشہ ہے پس جبوقت بیدار ہوا وہ شخص کہتا ہے کہ دیکھا میں نے خواب ایسا اور ایسا

ورأيت كأني استيقظت وأولتها بكذا هذا مثل ذلك فانظر كم

اور دیکھا میں نے خواب میں گویا بیدار ہوا میں اور تعبیر کی میں نے اوس خواب کی ایسی قول نایم کا مثل قول یوسف علیہ السلام کے ہے پس دیکھ اے منصف کس قدر

بين إدراك محمد صلى الله عليه وسلم وبين إدراك يوسف عليه

فرق بیچ میان ادراک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان ادراک یوسف علیہ

السلام في آخر أمره حين قال هذا تأويل رؤياي من قبل قد جعلها

السلام کے بیچ آخر امر خواب اوسکے کے جبوقت کہ کہا یوسف علیہ السلام نے یہ ہی تعبیر خواب میرے پہلے کی تحقیق کر دیا اوسکو

ربي حقا معناه حسا أي محسوسا وما كان إلا محسوسا فإن الخيال

پروردگار میرے نے سچا معنی لفظ حقا کے حسا ہیں یعنی محسوس اور ثابت حس میں اور نہیں تھا وہ خواب بیچ مقام کے مگر محسوس پس نہیں عالم خیال اپنے کے کیونکہ حضرت خیال

لا يعطي أبدا إلا المحسوسات ليس له غير ذلك فانظر ما أشرف

نہیں عطا کرتا ہے ہرگز مگر محسوسات کو نہیں ہے واسطے حضرت خیال کے سوائے اس عطا کے پس دیکھ اے منصف کیا بزرگ تر

علم ورثة محمد صلى الله عليه وسلم وسأبسط من القول

علم وارثین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور قریب ہے کہ بسط اور شرح کرونگا میں قول بیچ نبی علیہ السلام کی

في هذه الحضرة بلسان يوسف المحمدي ما تقف عليه إن شاء

بیچ اس حضرت خیال کے ساتھ زبان یوسف محمدی کے اوس چیز کی کہ واقف ہوگا تو اوپر اوسکے اگر چاہے

الله تعالى فنقول اعلم أن المقول عليه سوى الحق أو مسمى العالم

اللہ تعالی پس کہتے ہیں ہم جان تو اے طالب تحقیق جو چیز کہ صادق آتا ہے اوپر اوسکے ماسوائے اللہ یا نام رکھا جاتا ہے اوسکا عالم

هو بالنسبة إلى الحق كالظل للشخص فهو ظل الله فهو عين نسبة

کہ وہ بہ نسبت حق تعالی کے مانند سایہ کے ہے واسطے شخص کے پس وہ ماسوائے اللہ اور عالم سایہ اللہ تعالی کا ہے پس وہ سایہ میں نسبت

الوجود إلى العالم لأن الظل موجود بلا شك في الحس ولكن إذا كان

وجود اضافی کی ہے طرف عالم کے اسلیے کہ تحقیق سایہ موجود ہے بے شک بیچ حس اور عالم شہادت کے لیکن بشرطیکہ موجود ہووے

ثمة من يظهر فيه ذلك الظل حتى لو قدرت عدم من يظهر فيه

اوس جگہ وہ شخص کہ ظاہر ہوتا ہے بیچ اوسکے وہ سایہ یہانتک کہ اگر تقدیر اور فرض کرے تو معدومی اوس شخص کی کہ ظاہر ہوتا ہے بیچ اوس شخص کے

ذلك الظل كان الظل معقولا غير موجود في الحس بل يكون بالقوة في

وہ سایہ ہوگا وہ سایہ معقول غیب موجود بیچ حس اور عالم شہادت کے بلکہ ہوگا وہ سایہ بالقوہ بیچ

ذات الشخص المنسوب إليه الظل فمحل ظهور هذا الظل

ذات اوس شخص کے کہ منسوب ہے طرف اوسکے سایہ پس محل ظہور اس سایہ

الإلهي المسمى بالعالم إنما هو أعيان الممكنات عليها امتد

الٰہی کا کہ جسکا نام عالم رکھا گیا ہے سوا اسکے نہیں ہے کہ محل اعیان ثابتہ ممکنات کا ہے اوپر اوسی اعیان کے پھیلا ہوا ہے

هذا الظل فيدرك من هذا الظل بحسب ما امتد عليه من وجود

یہ سایہ پس ادراک کیا جاتا ہے اس سایہ سے مقدار اور اندازہ اوس چیز کا کہ پھیلا ہوا ہے سایہ اوپر اوسکے کہ وہ چیز وجود

هذه الذات ولكن باسمه النور وقع الإدراك وامتد هذا

ذات حق تعالیٰ کی ہے ولیکن بہ سبب اسم نور حق تعالیٰ کے واقع ہوا ادراک سایہ کا اور پھیلا ہوا ہے یہ

٨٩ الظل على أعيان الممكنات في صورة الغيب المجهول ألا ترى

سایہ اوپر اعیان ممکنات کے بیچ صورت غیب مجہول کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اے طالب

الظلال تضرب إلى السواد تشير إلى ما فيها من الخفاء لبعد

سایوں کو کہ مائل ہیں طرف سیاہی کے کہ اشارہ کرتے ہیں وہ طرف اوس چیز کے کہ بیچ سایوں کے ہے خفا اور ظلمت سے بسبب بعد اور دوری

المناسبة بينها وبين أشخاص من هي ظل له وإن كان الشخص

مناسبت اور مشابہت کے درمیان سایہ اور کالبدون اوس شخص کے کہ وہی سایہ سایہ اوسکا ہے اگرچہ ہووے کالبد

أبيض فظله بهذه المثابة ألا ترى الجبال إذا بعدت عن بصر

سفید پس سایہ اوسکا مشابہ سیاہی کے ہے آیا نہیں دیکھتا ہے تو پہاڑوں کو کہ جسوقت بعید ہوتے ہیں آنکھ سے

الناظر تظهر سوداء وقد تكون في أعيانها على غير ما يدركه

دیکھنے والے کے ظاہر ہوتے ہیں وہ سیاہ احتمال کیا ہے کہ ہووین وہ پہاڑ بیچ حقیقت اپنی کے اوپر غیر اوس چیز کے کہ ادراک کرتی ہے اوسکو

الحس من اللونية وليس ثمة علة إلا البعد وكزرقة السماء

حس ظاہر رنگینی سے اور نہیں ہے وہاں کوئی سبب سوائے دوری کے اور جیسے کہ کبود رنگ ہونا آسمان کا

فهذا ما أنتجه البعد في الحس في الأجسام غير النيرة وكذلك

پس یہ سیاہی اور کبودی وہ چیز ہے کہ پیدا کیا اوسکو دوری نے بیچ حس ظاہر کے بیچ اجسام غیر نورانی کے اور ایسا ہی

أعيانُ الممكناتِ ليست نيّرةً لأنها معدومةٌ وإن اتصفت بالثبوت لكن

اعیان ثابتہ ممکنات کے نہین ہین وہ نورانی اسلیے کہ وہ اعیان ثابتہ معدوم ہین اگرچہ حضرت علم مین متصف ہوگئے ہین وہ اعیان ثابتہ ثبوت کیساتھ لیکن

لم تتصف بالوجود إذ الوجود نورٌ غير أن الأجسام النيّرة يعطي

نہین متصف ہوئے وہ اعیان ثابتہ ساتھ وجود کے اسلیے کہ وجود اونکے ہی مگر یہ کہ تحقیق اجسام نورانی ایسے ہین کہ بخشتی ہے

فيها البعدُ في الحسّ صغراً فهذا تأثيرٌ آخر للبعد فلا يدركها الحسّ

بیچ اون اجسام کے بعد مسافت حس ظاہر مین صغر جسامت کو پس یہ تاثیر دوسری ہے وہ دوری کی پس نہین ادراک کرتی ہے اجسام نورانی کو

إلا صغيرةَ الحجم وهي في أعيانها كبيرةٌ عن ذلك القدر وأكثر

باصرہ مگر ایک چھوٹی سی جسامت اور حالانکہ اجسام مذکورہ بیچ حقیقت اپنی کے بڑے ہین اوس قدر مرئی سے اور زیادہ ہین

كمياتٍ منه كما يُعلم بالدليل أن الشمس مثل الأرض في

مقدار مین اوس قدر مرئی سے جیسے کہ معلوم ہوتی ہے دلیل ہندسی سے یہ بات کہ تحقیق سورج مثل زمین کے بیچ

الجرم مائةً وستين وأربعاً وثمن مرةٍ وهي في الحسّ

جسامت کے ایک سو اور چھیاسٹھ دفعات اور چوتھائی اور آٹھوین ایک دفعہ کی ہے حالانکہ سورج بیچ حس باصرہ

على قدر جرم الترس مثلاً فهذا أثر البعد أيضاً فما يُعلم من

کے اندازہ جسامت ایک ڈھال کے ہے مثلاً پس یہ بھی اثر دوری کا ہے پس نہین جانا جاتا ہے عالم

العالم إلا قدر ما يُعلم من الظلال ويُجهل من الحق على قدر

سے مگر اسقدر کہ معلوم ہوتا ہے وہ سایون سے اور مجہول رہتا ہے حق تعالے سے اوسقدر کہ

ما يُجهل من الشخص الذي عنه كان ذلك الظل فمن حيث هو

مجہول رہتی ہے وہ کالبد سے اوس شخص کے یعنی حق تعالی کے کہ اوس سے ہے یہ سایہ پس اس اعتبار سے کہ وہ عالم

ظلٌّ له يُعلم ومن حيث ما يُجهل ما في ذات ذلك الظل من صورة

سایہ حق تعالی کا ہے جانا جاتا ہے حق تعالی اور اس اعتبار سے کہ مجہول رہتا ہے اوسقدر جو بیچ ذات اوس سایہ کے ہے صورت سے

شخص من امتدّ عنه يُجهل من الحق فلذلك نقول إن الحق معلومٌ

کالبد اوس شخص کے یعنی حق تعالی کے کہ پھیلا ہوا ہے سایہ اوس شخص سے مجہول رہتا ہے اسقدر حق تعالی سے پس واسطے اسکے کہتے ہین ہم کہ تحقیق حق تعالی معلوم ہے

لنا من وجهٍ مجهولٌ لنا من وجهٍ ألم تر إلى ربك كيف مدّ الظل

واسطے ہمارے ایک وجہ سے اور مجہول ہے واسطے ہمارے ایک وجہ سے کیا نہین دیکھا تو نے طرف رب اپنے کے کیونکر پھیلایا ہے اوس نے سایہ کو

ولو شاء لجعله ساكناً أي يكون فيه بالقوة يقول ما كان الحق ليتجلّى

اور اگر چاہتا اللہ تعالی البتہ کر دیتا اوسکو ٹھہرا ہوا اور پوشیدہ یعنی ہوتا بیچ حق تعالے کے بالقوہ فرماتا ہے حق تعالی نہ تھا حق تعالے کہ تجلی کرتا

للممكنات حتى يظهر الظل فيكون كما بقي من الممكنات التي

واسطے اعیان ثابتہ ممکنات کے تاکہ ظاہر ہووے سایہ پس ہوتا سایہ جیسے کہ باقی رہا ہے ممکنات مین سے وہ جو

مَا ظَهَرَ لَهَا عَيْنٌ فِي الْوُجُوْدِ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا وَهُوَ اسْمُهُ

نہ ظاہر ہوئی ہے ایک واسطے اونہیں ممکنات کے کوئی ذات بیچ وجود خارجی کی پھر کیا ہمنے سورج کو اوپر اسی سایہ کے نشانی اور اظہر وہ سورج نام اوسکا

النُّوْرُ الَّذِيْ قُلْنَاهُ وَيَشْهَدُ لَهُ الْحِسُّ فَاِنَّ الظِّلَالَ لَا يَكُوْنُ لَهَا

ایک نور حق تعالی کا ہے کہ پیشتر کہا ہمنے اوسکو اور گواہی دیتی ہے واسطے ظاہر ہونے سورج کے سایہ پر حس بصر اسلیئے کہ واسطے سایہ کے نہیں حاصل ہوتا ہے

عَيْنٌ بِعَدَمِ النُّوْرِ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيْرًا وَاِنَّمَا قَبَضَهُ اللّٰهُ

کوئی وجود وقت نہ ہونے نور کے پھر کھینچ لیا ہمنے اوس سایہ کو طرف اپنے آسان اور سہل اور سوا اسکے نہیں کہ کھینچ لیا اوسکو اللہ نے

اِلَيْهِ لِاَنَّهُ ظِلُّهُ فَمِنْهُ ظَهَرَ وَاِلَيْهِ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ فَهُوَ هُوَ

طرف اپنے بسبب اسبات کے کہ تحقیق وہ سایہ اسکا ہے پس اوسی سے ظاہر ہوا وہ سایہ اور طرف اوسکی رجوع کریگا اور طرف حق تعالی کے رجوع ہوتے ہیں امر سب پس سایہ حق کا حق ہے

لَا غَيْرُهُ فَكُلُّ مَا نُدْرِكُهُ فَهُوَ وُجُوْدُ الْحَقِّ ظَهَرَ فِيْ اَعْيَانِ الْمُمْكِنَاتِ

نہ غیر اسکا پس ہر چیز کہ ادراک کرتا ہے تو اسکو پس وہ وجود حق تعالی کا ہے کہ ظاہر ہوا ہے بیچ اعیان خارجی ممکنات کے

فَمِنْ حَيْثُ هُوِيَّةِ الْحَقِّ هُوَ وُجُوْدُهُ وَمِنْ حَيْثُ اخْتِلَافِ الصُّوَرِ فِيْهِ

پس باعتبار ہویت اور حقیقت حق تعالی کے وہ سایہ وجود حق تعالے کا ہے اور باعتبار مختلف ہونے صورتون کے بیچ

هُوَ اَعْيَانُ الْمُمْكِنَاتِ فَكَمَا لَا يَزُوْلُ عَنْهُ بِاخْتِلَافِ الصُّوَرِ اسْمُ

سایہ کے وہ سایہ اعیان خارجی ممکنات کا ہے پس جیسے کہ نہیں زائل ہوتا ہے سایہ سے بسبب مختلف ہونے صورتون کے اسم

الظِّلِّ كَذٰلِكَ لَا يَزُوْلُ عَنْهُ بِاخْتِلَافِ الصُّوَرِ اسْمُ الْعَالَمِ اَوِ اسْمُ

سایہ کا ایسے ہی نہیں زائل ہوتا ہے سایہ سے بسبب مختلف ہونے صورتون اور اشکال کے اسم عالم کا یا اسم

سِوَى الْحَقِّ فَمِنْ حَيْثُ اَحَدِيَّةِ كَوْنِهِ ظِلًّا هُوَ الْحَقُّ لِاَنَّهُ الْوَاحِدُ

ماسوا اللہ کا پس باعتبار احدیت اس امر کے کہ وجود اضافی اور سایہ عالم ظل حق تعالی کا ہے ظل مین حق ہے اسلیئے کہ تحقیق ظل اس اعتبار سے واحد

الْاَحَدُ وَمِنْ حَيْثُ كَثْرَةِ الصُّوَرِ فِيْهِ هُوَ الْعَالَمُ فَتَفَطَّنْ وَتَحَقَّقْ

اور احد ہے اور باعتبار کثرت صورتون کے بیچ اوس ظل کے وہ عالم ہے پس ہوشیار رہ اور تحقیق جان

مَا اَوْضَحْتُهُ لَكَ وَاِذَا كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْتُهُ لَكَ فَالْعَالَمُ مُتَوَهَّمٌ

اوس چیز کو کہ واضح کیا ہمنے اوسکو واسطے تیرے اے طالب جو فقت ہو کے حال عالم کا اور اس چیز کے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا واسطے تیرے پس عالم امر موہوم ہے

مَا لَهُ وُجُوْدٌ حَقِيْقِيٌّ وَهٰذَا مَعْنَى الْخَيَالِ اَيْ خُيِّلَ لَكَ اَنَّهُ اَمْرٌ

نہیں ہے واسطے اوسکے کوئی وجود حقیقی اور یہی ہین معنی خیال کے یعنی خیال کیا گیا واسطے تیرے یہ امر کہ تحقیق عالم امر

زَائِدٌ قَائِمٌ بِنَفْسِهِ خَارِجٌ عَنِ الْحَقِّ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ

زائد ہے وجود حق پر قایم ہے ساتھ ذات اپنی کے اور خارج اور مغائر ہے ذات حق تعالی سے اور نہیں ہے وہ امر ایسا بیچ نفس امر کے

اَلَا تَرَاهُ فِي الْحِسِّ مُتَّصِلًا بِالشَّخْصِ الَّذِي امْتَدَّ عَنْهُ يَسْتَحِيْلُ

کیا نہیں دیکھتا ہے تو سایہ کو بیچ حس بصر کے جو حال مین متصل ہے وہ سایہ ساتھ کالبد اوس شخص کے کہ پھیلا ہوا ہے وہ سایہ اوس شخص سے محال ہے

٩١

٩٥

عَلَيْهِ الْاِنْفِكَاكُ عَنْ ذٰلِكَ الْاِتِّصَالِ لِاَنَّهُ يَسْتَحِيْلُ عَلَى الشَّيْءِ الْاِنْفِكَاكُ

اوپر سایہ کے جدا ہونا اوس اتصال سے کیونکہ محال ہے اوپر ایک شے کے جدا ہونا

عَنْ ذَاتِهٖ فَاعْرِفْ عَيْنَكَ وَمَنْ اَنْتَ وَمَا هُوِيَّتُكَ وَمَا نِسْبَتُكَ اِلَى

ذات اپنی سے پس پہچان تو اے طالب ذات اپنی کو اور کون ہے تو اور کیا ہے حقیقت تیری اور کیا ہے نسبت تیری طرف

الْحَقِّ وَبِمَا اَنْتَ حَقٌّ وَبِمَا اَنْتَ عَالَمٌ وَسِوًى وَغَيْرٌ وَمَا شَاكَلَ هٰذِهِ

حق تعالی کے اور بسبب کس چیز کے تو حق ہوا اور بسبب کس چیز کے تو عالم ہوا اور پہچان تو سوا اور غیر اور اس چیز کو کہ مشابہ ہے وہ چیز ساتھ ان

الْاَلْفَاظِ وَفِيْ هٰذَا يَتَفَاضَلُ الْعُلَمَاءُ فَعَالِمٌ وَاَعْلَمُ فَالْحَقُّ بِالنِّسْبَةِ

الفاظوں کے اور بیچ اس علم اور معرفت کی باہم دیگر فضیلت رکھتے ہین علما پس بعض عالم ہین اور بعض عالم تر پس حق تعالی بہ نسبت

اِلٰى ظِلٍّ خَاصٍّ صَغِيْرٌ وَكَبِيْرٌ وَصَافٍ وَاَصْفٰى كَالنُّوْرِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى

سایہ خاص کے چھوٹا اور بڑا اور صاف اور صاف تر ہے جیسے کہ نور بہ نسبت

حِجَابِهٖ عَنِ النَّاظِرِ فِي الزُّجَاجِ يَتَلَوَّنُ بِلَوْنِهٖ وَفِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ لَا لَوْنَ

حجاب اپنے کے نظر کرنے والی سے بیچ شیشہ کے رنگین ہوتا ہے ساتھ رنگ شیشہ کے اور بیچ نفس الامر کے نہین ہے کوئی رنگ

لَهٗ وَلٰكِنْ هٰكَذَا تَرَاهُ ضَرْبَ مِثَالٍ لِحَقِيْقَتِكَ بِرَبِّكَ فَاِنْ قُلْتَ اِنَّ

واسطے اس نور کے ولیکن ایسا ہی دیکھتا ہے تو اوس نور رنگین کو ضرب المثال واسطے حقیقت اپنی کے ساتھ رب اپنے کی پس اگر کہے تو یہ کہ تحقیق

النُّوْرَ اَخْضَرُ لِخُضْرَةِ الزُّجَاجِ صَدَقْتَ وَشَاهِدُكَ الْحِسُّ وَاِنْ قُلْتَ

نور سبز ہے بسبب سبزی شیشہ کے سچ کہتا ہے تو اور گواہ تیرا حس بصر ہے اور اگر کہے تو

اِنَّهٗ لَيْسَ بِاَخْضَرَ وَلَا ذِيْ لَوْنٍ لِمَا اَعْطَاهُ لَكَ الدَّلِيْلُ صَدَقْتَ وَ

تحقیق وہ نور نہین ہے سبز اور نہین ہے رنگ دار بسبب اوس حکم کے کہ عطا کیا اوسکو واسطے تیرے دلیل عقلی نے سچ کہتا ہے تو

شَاهِدُكَ النَّظَرُ الْعَقْلِيُّ الصَّحِيْحُ فَهٰذَا نُوْرٌ مُمْتَدٌّ عَنْ ظِلٍّ هُوَ عَيْنُ الزُّجَاجِ

اور گواہ تیرا نظر عقلی صحیح ہے پس یہ نور ہے ایک نور کہ پھیلا ہوا ہے سایہ سے کہ وہ سایہ عین شیشہ کا ہے

فَهُوَ ظِلٌّ نُوْرِيٌّ لِصَفَائِهٖ كَذٰلِكَ الْمُتَحَقِّقُ مِنَّا بِالْحَقِّ تَظْهَرُ صُوْرَةُ الْحَقِّ

پس شیشہ ایک سایہ نوری ہے بسبب صفائی اپنی کے ایسا ہی حال ہے اوس بندہ کا کہ ثابت اور محقق ہے ہم مین سے ساتھ حق تعالی کے کہ ظاہر ہوتی ہے صورت حق تعالی کی

فِيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا تَظْهَرُ فِيْ غَيْرِهٖ فَمِنَّا مَنْ يَكُوْنُ الْحَقُّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَ

بیچ اوس بندہ کے زیادہ تر اوس صورت سے کہ ظاہر ہوتی ہے بیچ غیر اوس بندہ کے پس بعض ہم مین سے وہ شخص ہے کہ ہوتا ہے حق تعالی کان اوسکا اور بینائی اوسکی اور

جَمِيْعَ قُوَاهُ وَجَوَارِحِهٖ بِعَلَامَاتٍ قَدْ اَعْطَاهُ الشَّرْعُ الَّذِيْ يُخْبِرُ

تمامی قوتین اوسکی اور اعضا اوسکے یہ حکم ثابت ہے ساتھ دلیلوں کے کہ تحقیق عطا کیا اون دلیلون کو شرع محمدی نے کہ خبر دیتی ہے

عَنِ الْحَقِّ وَمَعَ هٰذَا عَيْنُ الظِّلِّ مَوْجُوْدٌ فَاِنَّ الضَّمِيْرَ مِنْ سَمْعِهٖ يَعُوْدُ عَلَيْهِ

وہ شرع محمدی حق تعالی سے اور باوجود اس حکم مذکور کے عین سایہ کا کہ بندہ ہی موجود ہے اسلیے کہ تحقیق ضمیر سمعہ وغیرہ کی پھرتی ہے طرف اوسی بندہ کے

٩٢

غيره من العبيد ليس كذلك فنسبة هذا العبد اقرب الى وجود

اور غیر اوسی بندہ مذکور کی بندون مین سے نہین ہے وہ ایسی پس نسبت اس بندہ مقرب کی قریب تر ہے طرف وجود

الحق من نسبة غيره من العبيد واذا كان الامر على ما قررناه

حق تعالی کے نسبت سے غیر اوس بندہ کی بندون مین سے حق تعالی کی اور جسوقت کہ ہو کہ حال او حقیقت عالم کی اوپر اس چیز کہ تقریر کی ہمنے اوسکی

فاعلم انك خيال وجميع ما تدركه مما تقول فيه سوى خيال

پس جان تو اے طالب کہ تحقیق تو خیال ہے اور تمامی و چیز کہ ادراک کرتا ہی تو اوسکو اون چیز مین سے کہ کہتا ہی تو بیچ اوسکے غیر حق کا خیال ہے

فالوجود كله خيال في خيال والوجود الحق انما هو الله خاصة

پس وجود کونی تمامی خیال ہے بیچ خیال کے اور وجود جو ثابت متحقق بذاتہ ہی سوا اسکے نہین ہے کہ وہ اللہ تعالی ہی خاصة

من حيث ذاته وعينه لا من حيث اسمائه لان اسمائه لها

باعتبار ذات اور عین اپنی کے نہ باعتبار اسمون اپنے کے اسلیے کہ تحقیق واسطے اسما اللہ تعالی کے اسکے

مدلولان المدلول الواحد عينه وهو عين المسمى والمدلول

دو معنی ہین معنی اول عین اسم ہے اور وہی معنی عین ذات ہے اور معنی

الاخر ما يدل عليه مما ينفصل الاسم به عن هذا الاسم

دوسرے اسما کی وہ ایک صفت ہے کہ دلالت کرتے ہین وہ اسما اوپر اوسی صفت کے اون صفات مین سے کہ جدا ہوتا ہے وہ اسم بسبب اوسی صفت کے اس اسم

الاخر ويتميز فاين الغفور من المنتقم واين الظاهر من الباطن

دوسرے سے اور ممتاز ہوتا ہے وہ اسم پس کہان ہے اسم غفور اسم منتقم سے اور کہان ہے اسم ظاہر اسم باطن سے

واين الاول من الاخر فقد بان لك انه بما هو كل اسم عين

اور کہان ہے اسم اول اسم آخر سے پس تحقیق ظاہر ہوے واسطے تیرے یہ کہ تحقیق بسبب اس چیز کے ہر ایک اسم عین

الاسم الاخر وبما هو غير الاسم الاخر فبما هو عينه هو الحق

اسم دوسرے کا ہے اور بسبب کس چیز کے غیر اسم دوسرے کا ہی پس بسبب جس چیز کے کہ ایک اسم عین اسم دوسرے کا ہی وہ حق تعالے ہے

وبما هو غيره هو الحق المتخيل الذي كنا بصدده فسبحان من

اور بسبب جس چیز کے کہ ایک اسم غیر اسم دوسرے کا ہی وہ حق متخیل اور موہوم ہے کہ ہین ہم درپے بیان اوسکے پس پاکی ہے اوس ذات کو کہ

لم يكن عليه دليل سوى نفسه ولا يثبت كونه الا بعينه فما

نہین ہے اوپر وجود اوسکے کوئی دلیل سواے ذات اوسکی کے اور نہین ثابت ہوتا ہی وجود اوسکا مگر بسبب ذات اپنی کے پس نہین ہے

في الكون الا ما دلت عليه الاحدية وما في الخيال الا ما دلت

بیچ وجود حقیقی کے کوئی شے مگر وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے اوپر اوسکے احدیت اور نہین ہے بیچ خیال کے کوئی شی مگر وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے

عليه الكثرة فمن وقف مع الكثرة كان مع العالم ومع الاسماء

اوپر اوسکے کثرت پس جو شخص ٹھہر گیا اور قناعت کی اوسنے ساتھ کثرت کے ہوگا وہ شخص ساتھ عالم اور ساتھ اسماو

الالهية واسماء العالم ومن وقف مع الاحدية كان مع الحق من حيث

الٰہیہ اور اسما عالم کے اور جو شخص ٹھہر گیا اور قناعت کی اوسنے ساتھ احدیت کے ہوگا وہ شخص ساتھ حق تعالے کے باعتبار

ذاته الغنية عن العالمين لا من حيث صورته واذا كانت غنية

ذات اوسکی کے کہ غنی اور بے پروا ہے عالمون سے نہ غنی اور بے پرواہی باعتبار صورت اپنی کے اور جس وقت ہووے ذات حق تعالیٰ کی غنی اور بے پروا

عن العالمين فهو عين غناها عن نسبة الاسماء اليها لان الاسماء

عالمون سے پس وہ غنا عین بے نیازی ذات کی ہے نسبت کرنے سے اسما کے طرف اوسی ذات کے کیونکہ تحقیق اسما

لها كما تدل عليها تدل على مسميات اخر يحقق ذلك اثرها قل

ذات کے جیسے کہ دلالت کرتے ہین اوپر ذات حق کے دلالت کرتے ہین اوپر معنون اور معنونات دوسرے کے کہ ثابت کرتا ہے اُن معنون اور معنونات کو اثر ان اسما کا کہہ

هو الله احد من حيث عينه (الله الصمد) من حيث استنادنا اليه

او محمد وہ اللہ ایک ہی ہے) باعتبار ذات اپنی کے (اللہ بے احتیاج ہے) باعتبار حاجتمندی ہماری کے طرف اوسکے

(لم يلد) من حيث هويته (ولم يولد) كذلك (ولم يكن له كفوا

(نہین جنا اوسنے) باعتبار حقیقت اپنی کے (اور نہین جنا گیا وہ) ایسا ہی باعتبار حقیقت کے (اور نہین ہے واسطے اوسکے برابری کرنیوالا

احد) كذلك فهذا نعته فافرد ذاته بقوله الله احد وظهرت

کوئی) ایسا ہی باعتبار حقیقت کے پس یہی معنی سورۂ اخلاص کے صفت حق تعالیٰ کی ہے پس جدا کیا حق تعالیٰ نے ذات اپنی کو ساتھ قول اپنے کے کہ اللہ ایک ہی ہے اور ظاہر ہوئی

الكثرة بنعوته المعلومة عندنا فنحن نلد ونولد ونحن نستند

کثرت بسبب صفات حق تعالیٰ کی جو معلوم ہین نزدیک ہمارے پس ہم جنتے ہین اور جنائے جاتے ہین اور ہم حاجتمند ہوتے ہین

اليه ونحن اكفاء بعضنا لبعض وهذا الواحد منزه عن هذه

طرف اوسکے اور ہم برابری کرنے والے ہین بعض ہمارے واسطے بعض کے اور یہ واحد پاک ہے ان

النعوت فهو غني عنها كما هو غني عنا وما للحق نسب الا هذه

صفتون سے پس حق تعالیٰ غنی ہے اُن صفتون سے جیسے کہ وہ غنی ہے ہمسے اور نہین ہے واسطے حق تعالے کے کوئی وصف جامع مگر یہ

السورة سورة الاخلاص وفي ذلك نزلت فاحدية الله من

سورہ کہ سورۂ اخلاص ہے اور بیچ بیان اس وصف کے نازل ہوئی سورہ مذکورہ پس احدیت اللہ تعالیٰ کی

حيث الاسماء الالهية التي تطلبنا احدية الكثرة واحدية

باعتبار اسمای الٰہیہ کے جو طلب کرتے ہین وہ ہم اہل عالم کو احدیت کثرت ہے اور احدیت

الله من حيث الغناء عنا وعن الاسماء احدية العين وكلاهما

اللہ تعالیٰ کی باعتبار غنا اوسکے کے ہمسے اور اسماسے احدیت ذات حق تعالے کی ہے اور اوپر ہر ایک کے اُن دونوں احدیتون کے

يطلق عليه اسم الاحد فاعلم ذلك فما اوجد الحق الظلال

اطلاق کیا جاتا ہے اسم احد پس جان تو اے طالب اسکو پس نہ پیدا کیا حق تعالے نے سایون کو

وَجَعَلَهَا سَاجِدَةً مُتَفَيِّئَةً عَنِ الشَّمَائِلِ وَالْيَمِينِ اِلَّا دَلَائِلَ لَكَ عَلَيْكَ

اور نہ گردانا اُن سایون کو سجدہ کرنے والا پھرنیوالا چپ و راست مگر دلیلین ہین واسطے تیرے اور معرفت تیری

وَعَلَيْهِ لِتَعْرِفَ مَنْ اَنْتَ وَمَا نِسْبَتُكَ اِلَيْهِ وَمَا نِسْبَتُهُ اِلَيْكَ حَتّٰی

اور حق تعالی کے تاکہ پہچانے تو اپنے تئین کہ کون ہے تو اور کیا ہے نسبت تیری طرف حق تعالے کے اور کیا ہے نسبت حق تعالی کی طرف تیرے تاکہ

تَعْلَمَ مِنْ اَيْنَ وَاَيِّ حَقِيْقَةٍ اِلٰهِيَّةٍ اِتَّصَفَ مَا سِوَى الْحَقِّ بِالْفَقْرِ الْكُلِّيِّ

جانے تو کہ کہان سے اور کس حقیقت آلہیہ سے متصف ہوا ماسوا اللہ ساتھہ احتیاجی تمامی کے

اِلَى اللهِ وَبِالْفَقْرِ النِّسْبِيِّ بِافْتِقَارِ بَعْضِهِ اِلٰى بَعْضٍ وَحَتّٰی تَعْلَمَ مِنْ اَيْنَ وَمِنْ اَيِّ

طرف اللہ تعالی کے اور ساتھہ احتیاج نسبی کے کہ حاصل ہے بسبب احتیاج بعض کے طرف بعض کے اور تاکہ جانے تو کہ کہان سے اور کس

حَقِيْقَةٍ اِتَّصَفَ الْحَقُّ بِالْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَبِالْغِنٰى عَنِ الْعَالَمِيْنَ وَاتَّصَفَ

حقیقت سے متصف ہوا حق تعالی ساتھہ بے احتیاجی کے لوگون سے اور ساتھہ بے احتیاجی کے عالمون سے اور متصف ہوا

الْعَالَمُ بِالْغِنٰى اَیْ يُغْنِيْ بَعْضُهُ عَنْ بَعْضٍ مِنْ وَجْهٍ مَا هُوَ عَيْنُ مَا افْتَقَرَ

عالم ساتھہ بے احتیاجی کے یعنی بے نیاز ہے بعض اوس عالم کا بعض سے اوس وجہ سے کہ وہ عین اوس وجہ کا ہے کہ محتاج ہوا ہے

بَعْضُهُ اِلٰى بَعْضٍ بِهِ فَاِنَّ الْعَالَمَ مُفْتَقِرٌ اِلَى الْاَسْبَابِ بِلَا شَكٍّ اِفْتِقَارًا

بعض اوس عالم کا طرف بعض کے ساتھہ اوسی وجہ مذکور کے اسلیے کہ تحقیق عالم محتاج ہے طرف اسباب کے بے شک ساتھہ احتیاج

ذَاتِيًّا وَاَعْظَمُ الْاَسْبَابِ لَهُ سَبَبِيَّةُ الْحَقِّ وَلَا سَبَبِيَّةَ لِلْحَقِّ يَفْتَقِرُ

ذاتی کے اور بزرگترین سببون کا واسطے عالم کے سبب ہونا حق تعالی کا ہے اور نہین ہے کوئی سببیت حق تعالی کی کہ محتاج ہووے

الْعَالَمُ اِلَيْهَا سِوَى الْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْاَسْمَاءُ الْاِلٰهِيَّةُ كُلُّ اسْمٍ

عالم طرف اوسی سببیت کے سوا اسماے الٰہیہ کے اور اسماے آلہیہ مین سے ہر ایک اسم

يَفْتَقِرُ الْعَالَمُ اِلَيْهِ مِنْ عَالَمٍ مِثْلِهِ اَوْ عَيْنِ الْحَقِّ فَهُوَ اللهُ لَا غَيْرُهُ

ایسا ہے کہ محتاج ہے عالم طرف اوسکے خواہ وہ اسم جنس عالم سے ہووے یا عین حق تعالی سو پس وہ ہر اسم عین اللہ تعالی کا ہی نہ غیر اوسکا

وَلِذَا قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللهِ وَاللهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ

اور واسطے اسکے فرمایا اللہ تعالی نے (اے لوگو تم محتاج ہو طرف اللہ تعالی کے اور اللہ تعالی بے پروا ہی اور تعریف کیا گیا

وَمَعْلُوْمٌ اَنَّ لَنَا افْتِقَارًا مِنْ بَعْضِنَا لِبَعْضٍ فَاَسْمَاؤُنَا اَسْمَاءُ اللهِ تَعَالٰى

اور معلوم اور مقرر ہے یہ کہ تحقیق ہمکو احتیاج ہے بعض ہمارے سے واسطے بعض کے پس اسما ہمارے اسما اللہ تعالی کے ہین

اِذْ اِلَيْهِ الْاِفْتِقَارُ بِلَا شَكٍّ وَاَعْيَانُنَا فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ ظِلُّهُ لَا غَيْرُهُ

اسلیے کہ طرف اوسی اللہ تعالی کے احتیاج عالم کی ہے بے شک اور اعیان ثابتہ ہمارے بیچ نفس الامر ظل حق تعالی کے ہین نہ غیر اوسکے

فَهُوَ هُوِيَّتُنَا لَا هُوِيَّتُنَا وَقَدْ مَهَّدْنَا لَكَ السَّبِيْلَ فَانْظُرْ وَاللهُ

پس حق تعالی حقیقت ہماری ہی اور نہین ہے حقیقت ہماری بتحقیق ہم نے بیان کیا سامنے واسطے تیرے اے طالب یکراستہ معرفت کا پس دیکھہ تو (اور اللہ تعالی

يقول الحق وهو يهدي السبيل

فرماتا ہے حق اور وہ بتاتا ہے راہ سیدہی

فص حكمة احدية في كلمة هودية

یہ فص حکمت احدیت کی ہے بیچ بیان کلمہ ہودیہ کے

ان لله الصراط المستقيم ظاهر غير خفي في العموم

تحقیق واسطے اللہ تعالے کے ہے راہ سیدہی وہ راہ ظاہر ہے غیر پوشیدہ وہ بیچ عموم خلایق اور اسماء اللہ کے

في كبير وصغير عينه وجهول بامور وعليم

بیچ ہر شے بڑی اور چھوٹی کے ہے ذات اللہ تعالی کی اور ایسی ہی ذات حق کی ہے بیچ جاہل کے امور سے اور بیچ عالم کے

ولهذا وسعت رحمته كل شيء من حقير وعظيم

اور واسطے اسی مذکور کے سمائی رحمت حق نے ہر شے چھوٹی اور بڑی کو

ما من دابة الا هو آخذ بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم

نہیں ہے کوئی چلنے والا مگر وہ رب اسکا پکڑ رہا ہے بال پیشانی اوسکے کہ تحقیق پروردگار میرا اوپر راہ سیدہی کے ہے

فكل ماش على صراط الرب المستقيم فهو غير مغضوب عليهم من هذا

پس ہر راہ چلنے والا اوپر راہ رب اپنے کے ہر کہ وہ راہ سیدہی ہے پس ہر راہ چلنے والا نہ مغضوب علیہم میں سے ہے اس

الوجه ولا ضالين وكما كان الضلال عارضا كذلك

وجہ سے اور نہ گمراہوں میں سے اور جیسے کہ ہے گمراہی کیسی عارض غیر اصل ایسا ہی

الغضب الالهي عارض والمآل الى الرحمة التي وسعت كل

غضب الٰہی عارض غیر اصل ہے اور رجوع غضب کا طرف رحمت کے ہے کہ سمایا ہے اوس رحمت نے ہر

شيء وهي السابقة وكل ما سوى الحق دابة فانه ذو روح

شے کو اور وہی رحمت سبقت کرنے والی ہے غضب پر اور ہر ما سوی اللہ جاندار ہے اسلیے کہ ہر ما سوی اللہ ذی روح ہے

وما ثمه من يدب بنفسه وانما يدب بغيره فهو يدب

اور نہیں ہے عالم میں کوئی کہ جنبش کرے بذاتہ اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ حرکت کرتا ہو وہ ذی روح بسبب غیر اپنے کے پس وہ چلتا ہے

بحكم التبعية للذي هو على الصراط المستقيم فانه

ساتھ حکم متابعت خاص اوس ذات کے کہ وہ ذات اوپر راہ سیدہی کے ہے اسلیے کہ

لا يكون صراطا الا بالمشي عليه شعر

نہیں ہوتی ہے وہ راہ راہ مگر بسبب چلنے کے اوپر اوسکے شعر

إِذَا دَانَ لَكَ الْخَلْقُ
جسوقت مطیع اور منقاد ہوئی واسطے تیرے خلق

فَقَدْ دَانَ لَكَ الْحَقُّ
پس تحقیق مطیع اور منقاد ہوا واسطے تیرے حق تعالےٰ

وَإِنْ دَانَ لَكَ الْحَقُّ
اور اگر مطیع ہوا واسطے تیرے حق تعالے

فَقَدْ لَا يَتْبَعُهُ الْخَلْقُ
پس کبھی نہین متابعت کرتی ہے خلق

فَحَقِّقْ قَوْلَنَا فِيهِ
پس تحقیق اور ثابت جان قول ہمارا حق مین حق تعالے کے

فَقَوْلِي كُلُّهُ حَقُّ
پس تمامی قول میرا حق ہے

فَمَا فِي الْكَوْنِ مَوْجُودٌ
پس نہین ہے بیچ عالم کے کوئی موجود

تَرَاهُ مَا لَهُ نُطْقُ
کہ دیکھے تو اوسکو کہ نہین ہے واسطے اوسکے نطق

وَمَا خَلْقٌ تَرَاهُ الْعَيْنُ
اور نہین ہے کوئی مخلوق کہ دیکھتی ہے اوسکو آنکھ

إِلَّا عَيْنُهُ حَقُّ
مگر ذات اوس مخلوق کی حق تعالےٰ ہے

وَلٰكِنْ مُودَعٌ فِيهِ
ولیکن حق تعالے امانت رکھا گیا ہے بیچ مخلوق کے

لِهٰذَا صُوَرُهُ حَقُّ
واسطے حق تعالیٰ کے صورتین مخلوق کی ظروف ہین

اِعْلَمْ أَنَّ الْعُلُومَ الْإِلٰهِيَّةَ الذَّوْقِيَّةَ الْحَاصِلَةَ لِأَهْلِ اللّٰهِ مُخْتَلِفَةٌ
جان تو اسے طالب تحقیق علوم الٰہیہ ذوقیہ وجدانیہ کہ حاصل ہین واسطے اہل اللہ کے مختلف ہوتی ہین

بِاخْتِلَافِ الْقُوَى الْحَاصِلَةِ مِنْهَا مَعَ كَوْنِهَا تَرْجِعُ إِلَى عَيْنٍ وَاحِدَةٍ
بسبب اختلاف اون قوتون کے کہ حاصل ہوتے ہین علوم ان قوتون سے باوجود ہونے ان قوتون کے یا اُن علوم کے کہ رجوع ہوتی ہین طرف ذات احد کے

فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي
جیسے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہوتا ہون مین کان اُسکا کہ سنتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور بینائی اوسکی کہ

يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَسْعَى بِهَا فَذَكَرَ
دیکھتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور دونون ہاتھ اوسکے کہ پکڑتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور پاؤن اوسکے کہ چلتا ہے وہ ساتھ اوسکے پس ذکر کیا حق تعالیٰ نے اس بات کو

أَنَّ هُوِيَّتَهُ هِيَ عَيْنُ الْجَوَارِحِ الَّتِي هِيَ عَيْنُ الْعَبْدِ فَالْهُوِيَّةُ
کہ تحقیق حقیقت حق تعالے کی عین اُن اعضا کی ہے کہ وہ اعضا عین بندہ کے ہین پس حقیقت

وَاحِدَةٌ وَالْجَوَارِحُ مُخْتَلِفَةٌ وَلِكُلِّ جَارِحَةٍ عِلْمٌ مِنْ عُلُومِ
ایک ہی ہے اور اعضا مختلف ہین اور واسطے ہر ہر عضو کے ایک ایک علم ہے علوم

الْأَذْوَاقِ يَخُصُّهَا مِنْ عَيْنٍ وَاحِدَةٍ تَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْجَوَارِحِ
ذوقیہ وجدانیہ سے کہ مختص ہے وہ علم اوس عضو کو کہ حاصل ہین وہ علوم ذات واحد سے مختلف ہوتے ہین وہ علوم بسبب اختلاف اعضا کے

كَالْمَاءِ حَقِيقَةٌ وَاحِدَةٌ يَخْتَلِفُ فِي الطَّعْمِ بِاخْتِلَافِ الْبِقَاعِ فَمِنْهُ
مانند پانی کے کہ حقیقت اوس کی ایک ہی ہے مختلف ہوتا ہے وہ پانی بیچ مزہ کے بسبب اختلاف مکانوں کے پس بعض اوس میں سے

(عَذْبٌ فُرَاتٌ) وَمِنْهُ (مِلْحٌ اُجَاجٌ) وَهُوَ مَاءٌ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ لَا

میٹھا پیاس بجھانے والا ہے اور بعض اوسمین سے کھاری کڑوا بدمزہ ہے اور وہ پانی ہے بیچ تمامی احوال کے نہین

يَتَغَيَّرُ عَنْ حَقِيْقَتِهٖ وَاِنِ اخْتَلَفَتْ طُعُوْمُهٗ وَهٰذِهِ الْحِكْمَةُ مِنْ

متغیر ہوتا ہے وہ حقیقت اپنی سے اگرچہ مختلف ہوتے ہین مزے اوسکے اور یہی حکمت احدیہ حاصل ہوتی ہے

عِلْمِ الْاَرْجُلِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فِي الْاَكْلِ لِمَنْ اَقَامَ كُتُبَهٗ لَاَكَلُوْا

علم ارجل سے یعنی علم سلوک سے اور علم سلوک ثابت ہے قول اللہ تعالی سے کہ بیچ حق غذای روحانی کے نازل ہے واسطے اوس شخص کے کہ قائم کیا احکام کتب آسمانی کو البتہ کھاتے

مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ فَاِنَّ الطَّرِيْقَ الَّذِيْ هُوَ الصِّرَاطُ هُوَ

فوق اپنے سے اور تحت پاؤن اپنے سے اسلیے کہ تحقیق جو راہ کہ راہ سیدہی ہے

الْمَسْلُوْكُ عَلَيْهِ وَالْمَشْيُ فِيْهِ وَالسَّعْيُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِالْاَرْجُلِ فَلَا

سلوک کیا جاتا ہے اوپر اوسکے اور چلا جاتا ہے بیچ اوسکے اور چلنا نہین ہوتا ہے مگر ساتھ پاؤن کے پس نہین

يُنْتِجُ هٰذَا الشُّهُوْدُ فِيْ اَخْذِ النَّوَاصِيْ بِيَدِ مَنْ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ

حاصل ہوگی معرفت بیچ حق پکڑنے پیشانیون خلایق کے ہاتھ سے اوس رب کے جو وہ اوپر راہ

مُسْتَقِيْمٍ اِلَّا هٰذَا الْفَنُّ الْخَاصُّ مِنْ عُلُوْمِ الْاَذْوَاقِ فَيَسُوْقُ

سیدہی کے ہے مگر اس فن خاص سے کہ عبارت علوم ذوقیہ وجدانیہ سے ہے پس ہانکتے

الْمُجْرِمِيْنَ وَهُمُ الَّذِيْنَ اسْتَحَقُّوا الْمَقَامَ الَّذِيْ سَاقَهُمْ اِلَيْهِ بِرِيْحِ

ہم گنہگارونکو اور یہ وہ لوگ ہین کہ مستحق ہوئے ہین اوس مقام کے کہ چلایا اللہ تعالی نے اونکو طرف اسی مقام کے ساتھ ہوا

الدَّبُوْرِ الَّتِيْ اَهْلَكَهُمْ عَنْ نُفُوْسِهِمْ بِهَا فَهُوَ يَاْخُذُ بِنَوَاصِيْهِمْ

پچھوا کے کہ ہلاک کیا حق تعالی نے اونکو نفسون اونکے سے بسبب اوس ہوا کے پس حقتعالی پکڑتا ہے بال پیشانی اون گنہگارون کے

وَالرِّيْحُ تَسُوْقُهُمْ وَهِيَ عَيْنُ الْاَهْوَاءِ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا اِلٰى جَهَنَّمَ

اور ہوا ہانکتی ہے اونکو اور وہ ہوا عین آرزو اور خواہشونکی ہے کہ تھے وہ گنہگار اوپر اوسکے طرف دوزخ کے

وَهِيَ الْبُعْدُ الَّذِيْ كَانُوْا يَتَوَهَّمُوْنَهٗ فَلَمَّا سَاقَهُمْ اِلٰى ذٰلِكَ

اور وہ دوزخ ایک دوری ہے کہ وہ لوگ وہم کرتے تھے اوسکا پس جب چلایا حق تعالی نے اونکو طرف اوس

الْمَوْطِنِ حَصَلُوْا فِيْ عَيْنِ الْقُرْبِ فَزَالَ الْبُعْدُ فَزَالَ مُسَمّٰى جَهَنَّمَ

مقام جہنم کے واصل ہوئی وہ بیچ عین قرب کے پس زائل ہوئی دوری پس متبدل ہوئی حقیقت جہنم کی

فِيْ حَقِّهِمْ فَفَازُوْا بِنَعِيْمِ الْقُرْبِ مِنْ جِهَةِ الْاِسْتِحْقَاقِ لِاَنَّهُمْ

بیچ حق اونکے کے پس پہنچے وہ لوگ بیچ نعمت قرب کے بسبب حقدار ہونے کے کیونکہ

مُجْرِمُوْنَ فَمَا اَعْطَاهُمْ هٰذَا الْمَقَامَ الذَّوْقِيَّ اللَّذِيْذَ مِنْ جِهَةِ الْمِنَّةِ

وہ لوگ گنہگار ہین پس نہ عطا کیا حق تعالی نے اونکو یہ مقام قرب اور فنا کا کہ ذوقی اور لذیذ ہے بسبب احسان اور فضل کے

وَاِنَّمَا اَخَذَهُمْ بِمَا اسْتَحَقَّتْهُ حَقَائِقُهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا فَ

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ دیا انکو بیچ اوس مقام کے بسبب ان عملوں کے کہ حقدار ہوئے اونکی ذات کی اعیان ثابتہ انکی کہ وہ اعمال ظاہر ہونے کی بیچ حقیقت انکی اور نہیں عمل کے اوپر

كَانُوْا فِی السَّعْیِ فِیْ اَعْمَالِهِمْ عَلٰی صِرَاطِ الرَّبِّ الْمُسْتَقِیْمِ لِاَنَّ نَوَاصِیَهُمْ

تہی وہ بیچ کوشش کے بیچ اعمال اپنے کے اوپر راہ سیدہی رب اپنے کے اسلئے کہ تحقیق بال پیشانی اونکے

كَانَتْ بِیَدِ مَنْ لَهٗ هٰذِهِ الصِّفَةُ فَمَا مَشَوْا بِنُفُوْسِهِمْ وَاِنَّمَا مَشَوْا

ہیں ہاتھ میں اوس رب کے کہ واسطے اوسکے یہ صفت ہے پس نہ چلے وہ لوگ ساتھ ذاتوں اپنی کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ چلے وہ لوگ

بِحُكْمِ الْجَبْرِ اِلٰی اَنْ وَصَلُوْا اِلٰی عَیْنِ الْقُرْبِ (وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ

ساتھ حکم جبر کے یہانتک کہ واصل ہوئے وہ طرف عین قرب کے اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف اوس میت کے تم میں سے

وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ) وَاِنَّمَا هُوَ یُبْصِرُ فَاِنَّهٗ مَكْشُوْفُ الْغِطَاءِ فَبَصَرُهُ الْیَوْمَ

ولیکن نہیں دیکھتے ہو تم اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ وہ میت دیکھتی ہے اسلئے کہ تحقیق کہل گیا ہے پردہ اوسکا پس بینائی اوس کی آجکے دن

حَدِیْدٌ وَمَا خَصَّ مَیِّتًا مِنْ مَیِّتٍ اَیْ مَا خَصَّ سَعِیْدًا فِی الْقُرْبِ مِنْ شَقِیٍّ

تیز ہے اور نہیں خاص کیا حق تعالی نے ایک میت کو دوسری میت سے یعنی نہیں خاص کیا حق تعالی نے سعید کو بیچ قرب کے شقی سے

(وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ) وَمَا خَصَّ اِنْسَانًا مِنْ اِنْسَانٍ

اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف ہر انسان کے رگ جان سے اور نہ خاص کیا حق تعالے نے ایک انسان کو دوسرے انسان سے

فَالْقُرْبُ الْاِلٰهِیُّ مِنَ الْعَبْدِ لَا خَفَاءَ بِهٖ فِی الْاَخْبَارِ الْاِلٰهِیَّةِ فَلَا

پس قرب الہی کا بندہ سے نہیں ہے کوئی پوشیدگی بیچ ثبوت اوسکے کے بیچ خبر الہی کے پس نہیں ہے کوئی

قُرْبَ اَقْرَبُ مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ هُوِیَّتُهٗ عَیْنَ اَعْضَاءِ الْعَبْدِ وَقُوَاهُ

قرب نزدیک تر اس بات سے کہ ہووے ذات حق تعالی کی عین اعضا بندہ کے اور قوتیں اوسکی

لِاَنَّ عَیْنَهٗ تَعَالٰی بِعَیْنِهٖ مَوْجُوْدَةٌ فِیْ كُلِّ صَغِیْرٍ وَكَبِیْرٍ وَلَیْسَ

اسلئے کہ تحقیق ذات حق تعالی کی بعینہ موجود ہے بیچ ہر چھوٹے اور بڑے کے اور نہیں ہے

الْعَبْدُ سِوٰی هٰذِهِ الْاَعْضَاءِ وَالْقُوٰی فَهُوَ حَقٌّ مَشْهُوْدٌ فِیْ خَلْقٍ

بندہ سوائے ان اعضا اور قوتوں کے پس بندہ حق ہے کہ ظاہر ہے بیچ صورت خلق

مُتَوَهَّمٍ فَالْخَلْقُ مَعْقُوْلٌ وَالْحَقُّ مَحْسُوْسٌ مَشْهُوْدٌ عِنْدَ الْمُؤْمِنِیْنَ

موہوم کی اور خلق معقول اور غیر محسوس ہے اور حق محسوس اور ظاہر ہے نزدیک ایمان والوں

وَاَهْلِ الْكَشْفِ وَالْوُجُوْدِ وَمَا عَدَا هٰذَیْنِ الصِّنْفَیْنِ فَالْحَقُّ

اور اہل کشف اور وجدان کی اور ماسوا ان دونوں فریق کے پس حق تعالے

عِنْدَهُمْ مَعْقُوْلٌ وَالْخَلْقُ مَشْهُوْدٌ فَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ الْمِلْحِ الْاُجَاجِ

نزدیک اونکے معقول اور غیر محسوس ہے اور خلق ظاہر ہے پس وہ لوگ مرتبہ میں پانی کھاری بدمزہ کے ہیں

۹۹ ... دیان دیکھو ۱۲ منہ

والطائفة الاولى بمنزلة الماء العذب الفرات السائغ لشاربها

اور گروہ اول مرتبہ مین پانی میٹھے پیاس بجھانے والے مزے دار واسطے پینے والے اوسکے کے ہین

فالناس على قسمين من الناس من يمشي على طريق يعرفها ويعرف غايتها

پس آدمی اوپر دو قسم کے ہین بعض آدمیون سے وہ شخص ہے کہ چلتا ہے وہ اوپر اوس راہ کے کہ پہچانتا ہے حقیقت اوسکی پہچانتا ہے غرض اوسکی مطلب

فهي في حقه صراط مستقيم ومن الناس من يمشي على طريق يجهلها

پس وہ راہ بیچ حق اوس شخص کے راہ سیدھی ہے اور بعض آدمیون سے وہ شخص ہے کہ چلتا ہے اوپر اوس راہ کے کہ نہین جانتا ہے حقیقت اوسکی

ولا يعرف غايتها وهي عين الطريق التي عرفها الصنف الآخر فالعارف

اور نہین پہچانتا ہے غرض اور مطلب اسکا حالانکہ وہ راہ عین اوس راہ کی ہے کہ پہچانا اوسکو گروہ دوسرے نے یعنی عرفا نے پس عارف باللہ

يدعوا الى الله على بصيرة وغير العارف يدعوا الى الله على التقليد و

بلاتا ہے طرف اللہ تعالی کے اوپر بینائی کے اور غیر عارف باللہ بلاتا ہے طرف اللہ تعالے کے اوپر تقلید اور

الجهالة فهذا علم خاص يأتي من اسفل سافلين لان الارجل هي السفل

جہالت کے پس یہ علم کشفی ایک علم خاص ہے آتا ہے وہ علم نیچے سے سب نیچون کے اسلیے کہ تحقیق پاؤن شخص کے اسفل ہین

من الشخص والسفل منها ما تحتها وليس الا الطريق فمن عرف ان الحق

شخص سے اور اسفل اوسی پاؤن کی وہ چیز ہے کہ تحت مین اوسی پاؤن کے ہی اور نہین ہے وہ چیز تحتانی مگر راہ پس جسنے پہچانا یہ کہ تحقیق حق تعالی

عين الطريق عرف الامر على ما هو عليه فان فيه جل وعلا يسلك

عین راہ ہے پہچانا اوسنے حقیقت امر کو جو نفس الامر مین ہے اسلیے کہ تحقیق بیچ حق جل وعلا کے سلوک کرتا ہے

ويسافر اذ لا معلوم الا هو وهو عين السالك والمسافر فلا عالم الا

اور سفر کرتا ہے عارف کیونکہ نہین ہے کوئی معلوم مگر حق تعالی اور وہی عین سلوک کرنے والا اور سفر کرنیوالا ہے پس نہین ہے کوئی جاننے والا مگر

هو فمن انت فاعرف حقيقتك وطريقتك فقد بان لك الامر

حق تعالی پس کون ہے تو اے طالب پہچان حقیقت اپنی اور راہ اپنی پس تحقیق ظاہر ہوئی واسطے تیرے حقیقت امر کی

على لسان الترجمان ان فهمت وهو لسان حق فلا يفهمه الا من

اوپر زبان مترجم حق تعالی کے اگر سمجھے تو اور زبان مترجم کی زبان حق تعالی کی ہے پس نہین سمجھتا ہے کوئی اوسکو مگر وہ شخص

فهمه الحق فان للحق نسبا كثيرة ووجوها مختلفة الا ترى عادا قوم

کہ سمجھاوے اوسکو حق تعالی اسلیے کہ تحقیق واسطے حق تعالی کے نسبتین بہت ہین اور مظاہر مختلف آیا نہین دیکھتا ہے تو اے طالب عاد کو کہ قوم

هود كيف قالوا هذا عارض ممطرنا فظنوا خيرا بالله وهو عند

ہود کی ہین کیونکر کہا انہون نے کہ یہ بادل ہے مینہ برسانیوالا ہمارا پس گمان کیا انہون نے نیک ساتھ اللہ تعالی کے اور حق تعالی نزدیک

ظن عبده به فاضرب لهم الحق عن هذا القول فاخبرهم بما هو اتم

گمان بندہ اپنے کے ہے ساتھ بندہ کے پس رو گردانی کی واسطے اونکے حق تعالی نے اس قول سے اور خبر دی حق تعالی نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ بہت کامل

ف قولہ الا ترى الخ یہ بیان حال قوم ہود علیہ السلام کا ہے [illegible] ١٠٠ [illegible]

وَاَعْلَىٰ فِي الْقُرْبِ فَاِنَّهُ اِذَا اَمْطَرَهُمْ فَذٰلِكَ حَظُّ الْاَرْضِ وَسَقْيُ الْجَنَّةِ

اور بہت بلندی بیچ قربکے اسلیے کہ تحقیق بادل اگر برساتا اونکو پس وہ حصہ زمین اور پانی دینا باغ اور کھیتی کا تھا

فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَىٰ نَتِيْجَةِ ذٰلِكَ الظَّنِّ اِلَّا عَنْ بُعْدٍ فَقَالَ لَهُمْ (بَلْ هُوَ مَا

پس نہ پونہچتے وہ لوگ طرف نتیجہ اور مطلب اس گمان کے مگر بعد مدت بعید کے پس کہا حق تعالے نے واسطے اونکے بلکہ وہ بادل وہ چیز ہے

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ) فَجَعَلَ الرِّيْحَ اِشَارَةً اِلَىٰ مَا فِيْهَا مِنَ

کہ جلدی کرتے تھے تم ساتھ اوسکے ایک ہوا ہے کہ بیچ اوسکے عذاب درد دینے والا ہے پس کیا حق تعالے نے ریح کو اشارہ طرف اس چیز کہ بیچ اوسی ریح کے ہے

الرَّاحَةِ لَهُمْ فَاِنَّ بِهٰذِهِ الرِّيْحِ اَرَاحَهُمْ مِنْ هٰذِهِ الْهَيَاكِلِ الْمُظْلِمَةِ

راحت سے واسطے اس قوم کے اسلیے کہ تحقیق بسبب اس ریح کے راحت بخشی حق تعالی نے اونکو اس ابدان ظلمانیہ تاریک

وَالْمَسَالِكِ الْوَعْرَةِ وَالسُّدَفِ الْمُدْلَهِمَّةِ وَفِيْ هٰذِهِ الرِّيْحِ عَذَابٌ

اور راہوں دشوار اور حجابون تاریک سے اور بیچ اس ریح کے ایک عذاب ہے

اَيْ اَمْرٌ يَسْتَعْذِبُوْنَهُ اِذَا ذَاقُوْهُ اِلَّا اَنَّهُ يُوْجِعُهُمْ لِفُرْقَةِ الْمَأْلُوْفَاتِ

یعنی ایک چیز ہے کہ لذیذ پاتی ہے وہ قوم اوسکو جسوقت چکھتی ہے اوسکو مگر تحقیق امر مذکور درد پہونچاتا ہے انکو بسبب جدائی اشیاء مالوفہ

فَبَاشَرَهُمُ الْعَذَابُ فَكَانَ الْاَمْرُ اِلَيْهِمْ اَقْرَبَ مِمَّا تَخَيَّلُوْهُ فَدَمَّرَتْ

پس لاحق ہوا اونکو عذاب پس تہا امر عذاب کا کہ لذت بخش ہے طرف قوم ہود کی قریب اوس چیز سے کہ خیال کرتی تہی قوم اوسکو سطرح پس ہلاک کیا ہوا نے

كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرَىٰ اِلَّا مَسَاكِنُهُمْ وَهِيَ جُثَثُهُمُ الَّتِيْ

ہر چیز کو ساتھ حکم پروردگار اپنے کے پس ہوگئی قوم ایسی کہ نہین دکہائی دیتی تہی مگر گہر اونکے اور وہ گہر اجسام اونکے ہین

عَمَّرَتْهَا اَرْوَاحُهُمُ الْحَقِّيَّةُ فَزَالَتْ حَقِّيَّةُ هٰذِهِ النِّسَبِ الْخَاصَّةِ

کہ تعمیر کیا اون اجسام کو ارواح اونکی نے کہ منسوب ہے طرف حق تعالے کے پس زائل ہوا ثبوت ان نسبتون کا کہ مخصوص تہے

وَبَقِيَتْ عَلَىٰ هَيَاكِلِهِمُ الْحَيٰوةُ الْخَاصَّةُ بِهِمْ مِنَ الْحَقِّ الَّتِيْ تَنْطِقُ

اور باقی رہی اوپر اجسام اونکے کے وہ حیات کہ مخصوص ہے ساتھ اونکے حق تعالے سے کہ ناطق ہوتی

بِهَا الْجُلُوْدُ وَالْاَيْدِيْ وَالْاَرْجُلُ وَعَذَبَاتُ الْاَسْوَاطِ وَالْاَفْخَاذُ

بسبب اوس حیات کے جلدین اور ہاتھ اور پاون اور اطراف کوڑونکی اور ران مردون کی

وَقَدْ وَرَدَ النَّصُّ الْاِلٰهِيُّ بِهٰذَا كُلِّهِ اِلَّا اَنَّهُ تَعَالَىٰ وَصَفَ نَفْسَهُ

اور تحقیق وارد ہوئی نص الٰہی ساتھ اس ہر ہر امور مذکورہ کے مگر یہ کہ تحقیق حق تعالی نے صفت کی ذات اپنی کی

بِالْغَيْرَةِ وَمِنْ غَيْرَتِهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ الْفُحْشُ اِلَّا مَا ظَهَرَ

ساتھ غیرت کے اور غیرت سے اپنی حرام کیا فواحش کو اور نہیں ہے فحش مگر وہ چیز کہ ظاہر ہوئی

وَاَمَّا فُحْشُ مَا بَطَنَ فَهُوَ لِمَنْ ظَهَرَ لَهُ فَلَمَّا حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ) اَيْ مَنَعَ

لیکن فحش اوس چیز کا کہ پوشیدہ ہوئی پس وہ فحش واسطے اوس شخص کے ہے کہ ظاہر ہوئی وہ واسطے اوسکے پس جبکہ حرام کیا حق تعالے نے فواحش کو یعنی منع کیا

أَنْ تَعْرِفَ حَقِيقَةَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَهِيَ أَنَّهُ عَيْنُ الْأَشْيَاءِ فَسَتَرَهَا

اس بات سے کہ پہچانی جاوے حقیقت اوس چیز کی کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا اور وہ حقیقت یہ ہے کہ تحقیق حقتعالی عین اشیا کا ہے پس چھپایا حق تعالی نے اوس حقیقت کو

بِالْغَيْرَةِ وَهُوَ أَنْتَ مِنَ الْغَيْرِ فَالْغَيْرُ يَقُولُ السَّمْعُ سَمْعُ زَيْدٍ وَالْعَارِفُ

بسبب غیرت کے اور وہ غیریت تو ہی ہے کہ ماخوذ ہے غیر سے پس غیر کہتا ہے کہ کان زید کا کان زید کا ہی اور عارف

يَقُولُ السَّمْعُ عَيْنُ الْحَقِّ وَهَكَذَا مَا بَقِيَ مِنَ الْقُوَى وَالْأَعْضَاءِ فَمَا كُلُّ

کہتا ہے کہ کان زید کا عین حق تعالی کا ہے اور اسیطرح حال ہے اوس چیز کا کہ باقی ہے قوتوں اور اعضای جسمانی سے پس نہیں ہے ہر

أَحَدٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَتَفَاضَلَ النَّاسُ وَتَمَيَّزَتِ الْمَرَاتِبُ فَبَانَ الْفَاضِلُ

ایک کہ پہچانے حق تعالی کو پس بایکدیگر فضیلت کہنے والی ہوئی آدمی اور تمیز ہوئے مرتبے ہر ایک کے پس ظاہر ہوا فاضل

وَالْمَفْضُولُ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَمَّا أَطْلَعَنِي الْحَقُّ وَأَشْهَدَنِي أَعْيَانَ رُسُلِهِ

اور مفضول اور جان تو اے طالب تحقیق شان یہ ہے کہ جب مطلع اور واقف کروایا مجکو حق تعالے نے اور ظاہر کیا واسطے میرے ارواح رسولوں

وَأَنْبِيَائِهِ كُلِّهِمُ الْبَشَرِيِّينَ مِنْ آدَمَ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ

اور نبیوں اپنے کے کہ تمام اونکے آدم زاد ہین حضرت آدم سے حضرت محمد مصطفی تک رحمت اللہ کی اوپر اون

أَجْمَعِينَ فِي مَشْهَدٍ أُقِمْتُ فِيهِ بِقُرْطُبَةَ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِينَ

کے بیچ مقام شہود مذکور کے کہ قایم کیا گیا مین بیچ اوسی مقام کے شہر قرطبہ مین بیچ سن پانسو اور چھیاسی

وَخَمْسِمِائَةٍ مَا كَلَّمَنِي أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الطَّائِفَةِ إِلَّا هُودٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ہجری کے نہ کلام کیا ساتھ میرے کسی نے اون گروہ انبیا مین سے مگر ہود علیہ السلام نے

فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي بِسَبَبِ جَمْعِيَّتِهِمْ وَرَأَيْتُهُ رَجُلًا ضَخْمًا فِي الرِّجَالِ حَسَنَ

پس تحقیق ہود علیہ السلام نے خبر دی مجکو سبب سے جمع ہونے انبیا علیہم السلام کے اور دیکھا مین نے حضرت ہود کو ایک مرد جسیم بیچ مردون کے نیک

الصُّورَةِ لَطِيفَ الْمُحَاوَرَةِ عَارِفًا بِالْأُمُورِ كَاشِفًا لَهَا وَدَلِيلِي عَلَى

صورت پاکیزہ بیان عارف ساتھ امور حقایق کے کہولنے والے امور حقایق کو اور دلیل میری اوپر

كَشْفِهِ لَهَا قَوْلُهُ تَعَالَى مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي

کشف ہود علیہ السلام کی اون حقایق مین قول اللہ تعالے کا ہے کہ نہین ہے کوئی چلنے والا مگر حق تعالے پکڑ رہا ہے بال پیشانی اوسکی کے تحقیق رب میرا

عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَيُّ بِشَارَةٍ أَعْظَمُ لِلْخَلْقِ مِنْ هَذِهِ ثُمَّ مِنِ امْتِنَانِ

اوپر راہ سیدہی کے ہے اور کونسی بشارت بزرگتر ہے واسطے خلق کے اس بشارت سے اور کامل تر پھر احسان سے

اللهِ عَلَيْنَا أَنْ أَوْصَلَ إِلَيْنَا هَذِهِ الْمَقَالَةَ عَنْهُ فِي الْقُرْآنِ ثُمَّ تَمَّمَهَا

حق تعالے کے اوپر ہمارے یہ کہ پہنچایا طرف ہماری اس قول کو ہود علیہ السلام سے بیچ قرآن شریف کے پھر تمام اور کامل کیا قول مذکور کو اوس شخص نے

الْجَامِعُ لِلْكُلِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَخْبَرَ بِهِ عَنِ الْحَقِّ

کہ جامع اور شامل ہے تمام عالم کو کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی انہوں نے ساتھ اوسکے حق تعالی سے

قوله وهو انت من الغير ... ١٢ قوله ... ١٠٢ ... ١٢

بِأَنَّهُ عَيْنُ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْيَدِ وَالرِّجْلِ وَاللِّسَانِ أَيْ هُوَ عَيْنُ الْحَوَاسِّ

اسطرح کہ تحقیق حق تعالی عین سمع اور عین آنکھ اور عین ہاتھ اور عین پاؤں اور عین زبان بندہ کی ہے یعنی حق تعالی عین حواس

وَالْقُوَى الرُّوحَانِيَّةُ أَقْرَبُ مِنَ الْحَوَاسِّ فَاكْتَفَى بِالْأَبْعَدِ الْمَحْدُودِ

جسمانیہ بندہ کا ہے اور قوائے روحانیہ بندہ کی قریب تر حق تعالی کے ہیں حواس جسمانیہ بندہ سے پس اکتفا کیا حضرت خاتم الرسل نے ساتھ ذکر بعید تر محدود کی

عَنِ الْأَقْرَبِ الْمَجْهُولِ الْحَدِّ فَتَرْجَمَ الْحَقُّ لَنَا عَنْ نَبِيِّهِ هُودٍ عَلَيْهِ

یعنی حواس جسمانیہ کے اوس قریب تر مجہول سے کہ وہ مجہول الحد ہیں یعنی وہ حواس روحانیہ ہیں پس بیان کیا حق تعالی نے واسطے ہمارے پیغمبر اپنے سے کہ ہود علیہ

السَّلَامُ مَقَالَتَهُ لِقَوْمِهِ بُشْرَى لَنَا وَتَرْجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

السلام ہیں قول اونکے کو کہ واسطے قوم اونکے کے تھا جس حال میں بشارت دینے والا ہے حق تعالی کے واسطے ہمارے اور بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ عَنِ اللهِ تَعَالَى مَقَالَتَهُ بُشْرَى لَنَا فَكَمُلَ الْعِلْمُ فِي صُدُورِ الَّذِينَ

وسلم نے اللہ تعالی سے قول اللہ تعالی کا جس حال میں بشارت دینے والے ہیں آنحضرت واسطے ہمارے پس کامل ہوا علم بیچ سینہ اون لوگوں کے

أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهُمْ يَسْتُرُونَهَا وَإِنْ

کہ دیے گئے وہ علم وجدانی اور نہیں انکار کرتے ہیں آیتوں کو ہماری مگر کافر اسلیے کہ تحقیق وہ لوگ چھپاتے ہیں آیات وحدت کو اگرچہ

عَرَفُوهَا حَسَدًا مِنْهُمْ وَنَفَاسَةً وَظُلْمًا وَمَا رَأَيْنَا قَطُّ مِنْ عِنْدِ اللهِ

پہچانتے ہیں وہ اون آیات کو بسبب حسد کے جانب سے اپنے اور بسبب بخل اور ظلم کے اور نہ دیکھا ہمنے کبھی اللہ تعالی سے

فِي حَقِّهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أَنْزَلَهَا أَوْ إِخْبَارٍ عَنْهُ أَوْصَلَهُ إِلَيْنَا

حق میں اللہ تعالی کے بیچ کسی آیت کے کہ اوتارا اوسنے اسکو یا بیچ خبر دینے رسول کے جانب سے حق تعالی کی کہ پہونچایا رسول نے اوس خبر کو طرف ہماری

فِيمَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ تَعَالَى إِلَّا بِالتَّحْدِيدِ تَنْزِيهًا كَانَ أَوْ غَيْرَ

بیچ اوس صفت کی کہ رجوع کرتی ہے وہ طرف حق تعالی کے مگر ساتھ محدود دا اور تقیید کے تنزیہی ہووے وہ آیت اور خبر

تَنْزِيهٍ أَوَّلُهُ الْعَمَاءُ الَّذِي مَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَمَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ

یا تشبیہی اول اوس محدود کا مرتبہ عمائی ہے کہ نہیں مافوق اوس عما کی ہوا اور نہیں ماتحت اوس عما کے ہوا

وَكَانَ الْحَقُّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ اسْتَوَى

اور تھا حق تعالی بیچ اوس عما کے یعنی ابر بارک میں قبل اسکے کہ پیدا کرے حق تعالی مخلوق کو پھر ذکر کیا حق تعالی نے یہ کہ تحقیق حق تعالی نے قرار پکڑا

عَلَى الْعَرْشِ فَهَذَا أَيْضًا تَحْدِيدٌ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ

اوپر عرش کے پس یہ آیت بھی محدود کرنیوالی ہے پھر ذکر کیا حق تعالی نے ساتھ پیغمبر اپنے کہ ایسا کہ تحقیق حق تعالی نازل ہوتا ہے طرف آسمان

الدُّنْيَا فَهَذَا تَحْدِيدٌ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ فِي السَّمَاءِ وَأَنَّهُ فِي الْأَرْضِ

دنیا کے پس یہ حدیث بھی محدود کرنیوالی ہے پھر ذکر کیا حق تعالی نے ایسا کہ تحقیق حق تعالی بیچ آسمان کے اور تحقیق وہ بیچ زمین کے ہے

وَأَنَّهُ مَعَنَا أَيْنَمَا كُنَّا إِلَى أَنْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ

اور تحقیق حق تعالی ساتھ ہمارے ہے جس جگہ ہوویں ہم یہانتک کہ خبر دی حق تعالی نے ساتھ لسان پیغمبر اپنے کے ہمکو کہ تحقیق حق تعالی نے

عَيْنُنَا وَنَحْنُ مَحْدُودُونَ فَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ إِلَّا بِالْحَدِّ وَقَوْلُهُ

عین ہمارا ہے اور ہم محدود ہیں پس نہ صفت کی حق تعالیٰ نے ذات اپنی کی مگر ساتھ محدود کے اور قول اللہ تعالیٰ کا

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ حَدٌّ أَيْضًا إِنْ أَخَذْنَا الْكَافَ زَائِدَةً بِغَيْرِ

لیس کمثلہ شی بھی محدود کرنے والا ہے حق تعالیٰ کو اگر اختیار کریں ہم کاف کو زائد غیر

الصِّفَةِ وَمَنْ تَمَيَّزَ عَنِ الْمَحْدُودِ فَهُوَ مَحْدُودٌ بِكَوْنِهِ لَيْسَ عَيْنَ

صفت کا اور جو شئے کہ تمیز اور جدا ہووے محدود سے پس وہ محدود ہے بسبب ہونے اوسکے کے غیر عین

هٰذَا الْمَحْدُودِ فَالْإِطْلَاقُ عَنِ التَّقْيِيدِ تَقْيِيدٌ وَالْمُطْلَقُ مُقَيَّدٌ

اس محدود کا پس مطلق کرنا مقید کرنے سے مقید کرنا ہے اور مطلق مقید ہو جاتا ہے

بِالْإِطْلَاقِ لِمَنْ فَهِمَ وَإِنْ جَعَلْنَا الْكَافَ لِلصِّفَةِ فَقَدْ حَدَدْنَا

بسبب قید اطلاق کے نزدیک اُس شخص کے کہ سمجھا ہے اور اگر گردانیں ہم کاف کمثلہ کو واسطے صفت کے پس تحقیق محدود اور معین کیا ہمنے حق تعالیٰ کو

وَإِنْ أَخَذْنَا لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ عَلَى نَفْيِ الْمِثْلِ تَحَقَّقْنَا بِالْمَفْهُومِ

اور اگر لیویں اور حمل کریں ہم لیس کمثلہ شی کو اوپر معنی نفی مثل حق تعالیٰ کے یقین جانینگے ہم بدلیل مفہوم مخالف آیت مذکورہ کے

وَبِالْأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ أَنَّهُ عَيْنُ الْأَشْيَاءِ وَالْأَشْيَاءُ مَحْدُودَةٌ

اور بدلیل اخبار صحیحہ کے اسبات کو کہ تحقیق حق تعالیٰ عین اشیا کا ہے اور اشیا محدود اور معین ہیں

وَإِنِ اخْتَلَفَتْ حُدُودُهَا فَهُوَ مَحْدُودٌ بِحَدِّ كُلِّ مَحْدُودٍ فَمَا

اگرچہ مختلف ہیں حدود اور تعینات اشیا کی پس حق تعالیٰ محدود اور معین ہے ساتھ حد اور تعین ہر ایک محدود کے اسلیے کہ

يُحَدُّ شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ حَدٌّ لِلْحَقِّ فَهُوَ السَّارِي فِي مُسَمَّى الْمَخْلُوقَاتِ

نہیں حد کیجاتی ہے کوئی چیز مگر اوس حال میں کہ وہ حد حد ہے حق تعالیٰ کی پس حق تعالیٰ ساری ہے بیچ اُن حقایق کے کہ نام اونکا مخلوقات ہے

وَالْمُبْدَعَاتِ وَلَوْ لَمْ يَكُنِ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ مَا صَحَّ الْوُجُودُ فَهُوَ

اور بیچ اُن حقایق کے کہ نام اُنکا مبدعات یعنی مخلوقات ہے اور اگر نہ ہوتا حقیقت حال اور امر ایسا نہ صحیح ہوتا وجود اور ہستی اشیا کی پس حق تعالیٰ

عَيْنُ الْوُجُودِ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ بِذَاتِهِ وَلَا يَؤُدُهُ حِفْظُ شَيْءٍ

عین وجود اشیا کا ہے پس حق تعالیٰ اوپر ہر شئے کی نگہبان ہے ساتھ ذات اپنی کے اور نہیں گران ہوتی ہے اوسکو نگہبانی کسی شئے کی

فَحِفْظُهُ لِلْأَشْيَاءِ كُلِّهَا حِفْظُهُ لِصُورَتِهِ عَنْ أَنْ يَكُونَ الشَّيْءُ

پس نگہبانی حق تعالیٰ کی واسطے اشیا کے تمامہ حفاظت کرنا حق تعالیٰ کا ہے واسطے صورت اپنی کے اسبات سے کہ پائی جاوے کوئی شئے

عَلَى غَيْرِ صُورَتِهِ وَلَا يَصِحُّ إِلَّا هٰذَا فَهُوَ الشَّاهِدُ مِنَ الشَّاهِدِ

سوائے صورت حق تعالیٰ کے اور نہیں صحیح ہوتا ہے مگر یہ مذکور پس حق تعالیٰ شاہد حقیقی ہے ہر شاہد سے

وَالْمَشْهُودُ مِنَ الْمَشْهُودِ فَالْعَالَمُ صُورَتُهُ وَهُوَ رُوحُ الْعَالَمِ

اور مشہود حقیقی ہے ہر مشہود سے پس تمام عالم صورت حق تعالیٰ کی ہے اور حق تعالیٰ روح تمام عالم کا ہے

١٠٥

للمدبر له فهو الانسان الكبير

اور تدبیر کرنیوالا اوسکا پس تمام عالم اوسکا سانتہ سچ پوچھو تو انسان کبیر ہے

شعر	فهو الكون كله	وهو الواحد الذي
شعر	پس حق تعالی عالم ہے تمام	اور حق تعالے ایک ہی ہے کہ
قام كوني بكونه	ولذا قلت يغتذي	فوجودي غذاؤه
قایم ہوئی ہستی میری سانتہ ہستی اوسکی کے	اور واسطے اسیکے کہا مینے کہ غذا کرتا ہے	پس وجود میرا غذا اوسکی ہے
وبه نحن نحتذي	فبه منه ان نظرت	بوجه تعوذي
اور سانتہ حق تعالے کے ہم غذا کرتے ہین	پس سانتہ حق تعالے کے حق تعالے کی طرف اگر نظر کرو تم ایک وجہ پر	اور وحدت الوجود کی پناہ لینا میرا ہے

ولهذا الكرب تنفس فنسب النفس الى الرحمن لانه رحم

اور واسطے اسی کرب کے ... سانس لیا اور تجلی کی حق تعالے نے اور نسبت کی اوس سانس اور تجلی کی طرف اسم رحمن کی اسلیے کہ تحقیق حق تعالے نے رحم کیا اور موجود کیا

به ما طلبته النسب الالهية من ايجاد صور العالم التي

سانتہ اسم رحمن کے اوس چیز کو کہ طلب کیا اوسکو نسبتون الٰہیہ نے اور وہ مطلوب عبارت ہے پیدا کرنے سے صورتون عالم کے جیسے کہ

قلنا هو ظاهر الحق اذ هو الظاهر وهو باطنها اذ هو الباطن و

کہا ہے ہم نے کہ صورتین عالم کی ظاہر صورت حق تعالی کی ہین اسلیے کہ تحقیق حق تعالی ظاہر ہے اور حق تعالے باطن صورتون عالم کا ہے اسلیے کہ حق تعالے باطن ہے اور

هو الاول اذ كان ولا هي وهو الآخر اذ كان عينها

اور حق تعالی اول ہے جب ... تھا اور نہ تھین صورتین عالم کی اور حق تعالے آخر ہر شی کا ہے اسلیے کہ حق تعالی عین صورتون عالم کا ہے

عند ظهورها فالآخر عين الظاهر والباطن عين الاول

وقت ظاہر ہونے صورتون عالم کے خارج مین پس اسم آخر عین اسم ظاہر کا ہے اور اسم باطن عین اسم اول کا ہے

وهو بكل شيء عليم لانه بنفسه عليم فلما اوجد الصور

اور حق تعالی ہر شے کو جاننے والا ہے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی ذات اپنی کو جاننے والا ہے پس جب پیدا کیا حق تعالی نے صورتون عالم کو

في النفس وظهر سلطان النسب المعبر عنها بالاسماء صح

بیچ نفس رحمانی کے اور ظاہر ہوا غلبہ اور حکومت نسبتون کی کہ تعبیر کی جاتی ہے اون نسبتون سے سانتہ اسماء الٰہی کے صحیح

النسب الالهي للعالم فانتسبوا اليه تعالى فقال اليوم اضع

ہوئی نسبت حق تعالی کیواسطے عالم کی پس نسبت رکھنے والے ہوئے اہل عالم طرف حق تعالے کے پس کہا حق تعالے نے سانتہ لسان ... کے آج کے دن ...

نسبكم وارفع نسبي اي آخذ عنكم انتسابكم الى

نسبتون کو تمہاری اور بلند اور ظاہر کرونگا مین نسبتون کو اپنی یعنی لونگا مین تم سے نسبت ذات اور صفات اور افعال کو تمہاری جو منسوب ہے طرف

انفسكم واردكم الى انتسابكم الي اين المتقون اي الذين

ذاتون تمہاری کے اور پھیر دونگا مین تم سے یعنی پھیر دونگا مین نسبت ذات اور صفات اور افعال کو تمہاری طرف میری کہان ہین متقی یعنی وہ لوگ کہ

اتخذوا الله وقاية فكان الحق ظاهرهم أي عين صورهم الظاهرة وهو

گردانا ان لوگوں نے اللہ تعالی کو حافظ واسطے ذاتوں اور صفتوں اپنی مصلون سے کے پس ہوا حق تعالی ظاہر ان کا یعنی ہوا حق تعالی عین صورتوں ظاہری ان کی کا اور وہ قوم

أعظم الناس وأحقهم وأقواهم عند الجميع وقد يكون

بزرگ ترین آدمیوں کی اور سزاوار تر اور قوی تر ان کی ہے نزدیک تمامی اہل اللہ کے اور کبھی ہوتا ہے

المتقي من جعل نفسه وقاية للحق بصورته إذ هوية الحق قوى العبد

صاحب تقوی وہ شخص کہ جسنے گردانا ذات اپنی کو حافظ واسطے حق تعالی کے ساتھ صورت محسوسہ اپنی کے اسلیے کہ ہویت و ذات حق تعالی کی قوی بندے کی ہے

فجعل مسمى العبد وقاية لمسمى الحق على الشهود حتى يتميز العالم

پس گردانی گئی ذات عبد کی ساتھ صورت محسوسہ عبد کے حافظ واسطے ذات حق تعالی کے موافق شہود اور کشف عبد کے تا کہ تمیز ہو وے جاننے والا

من غير العالم (قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون

غیر جاننے والے سے (کہہ اے عارف کیا برابر ہوتے ہیں وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور وہ لوگ کہ نہیں جانتے ہیں سوائے

إنما يتذكر أولوا الألباب) وهم الناظرون في لب الشيء الذي

اسکے نہیں ہے کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب عقل خالص) اور وہی لوگ نظر کرنے والے ہیں بیچ لب اور خلاصہ شے کے

هو المطلوب من الشيء فما سبق مقصر مجدا كذلك لا يماثل

کہ وہ اصل مطلوب اور مقصود ہے شے سے پس سبقت کی صاحب تقصیر نے اوپر کوشش کرنیوالے کے اور ایسے ہی نہیں مشابہ ہوتا ہے

أجير عبدا وإذا كان الحق وقاية للعبد بوجه والعبد وقاية للحق

مزدور ساتھ غلام کے اور جسوقت ہوا حق تعالی سبب حفاظت کا واسطے بندے کے ایک جہت سے اور بندہ سبب حفاظت کا واسطے حق تعالی کے

بوجه فقل في الكون ما شئت إن شئت قلت هو الخلق وإن

دوسری وجہ سے پس کہہ اے طالب بیچ حق عالم کے جو کچھ کہ چاہے تو اگر چاہے کہو تو عالم خلق ہے اور اگر

شئت قلت هو الحق وإن شئت قلت هو الحق الخلق وإن شئت قلت

چاہے کہے تو عالم حق ہے اور اگر چاہے کہے تو عالم حق ہے اور خلق اور اگر چاہے کہے تو

لا حق من كل وجه ولا خلق من كل وجه وإن شئت قلت

نہیں ہے عالم حق تمامی وجوہ سے اور نہیں ہے عالم خلق تمامی وجوہ سے اور اگر چاہے قائل ہو وے تو

بالحيرة في ذلك فقد بانت المطالب بتعيينك المراتب

حیرت کا بیچ حق عالم کے پس تحقیق ظاہر ہوے مطالب مذکورہ بسبب تعین کرنے تیرے کے مرتبوں کو

ولولا التحديد ما أخبرت الرسل بتحول

اور اگر نہوتی تحدید بیچ حق تعالی کے نہ خبر دیتے رسول ساتھ تحول اور تلبس

الحق في الصور ولا وصفته بخلع الصور

حق تعالی کے بیچ صورتوں کے اور نہ صفت کرتے وہ حق تعالی کی ساتھ نکالنے صورتوں کے

١٠٦

عن نفسه شعر

ذات حق تعالے سے شعر

فلا تنظر العين الا اليه	ولا يقع الحكم الا عليه
پس نہین نظر کرتی ہے کوئی آنکھ مگر طرف حق تعالی کے	اور نہین واقع ہوتا ہے حکم نیک و بد کا مگر اوپر حق تعالی کے
فنحن له وبه في يديه	وفي كل حال فانا لديه
پس ہم اہل عالم ملک حق تعالی کی ہین بسبب تعین کے اور سبب وجود کے بیچ قبضہ قدرت اوسکے ہین	اور بیچ ہر حال کے ہم اہل عالم نزدیک حق تعالی کے ہین

ولهذا ينكر ويعرف وينزه ويوصف فمن رأى الحق منه

اور بسبب اسی تعین مراتب کے انکار کیا جاتا ہے اور پہچانا جاتا ہے اور منزہ کیا جاتا ہے اور وصف کیا جاتا ہے حق تعالی کا پس جسنے دیکھا حق کو حق سے

فيه بعينه فذلك العارف ومن رأى الحق منه فيه بعين

بیچ حق کے آنکھ سے حق کی پس وہ شخص عارف ہے اور جسنے دیکھا حق کو حق سے بیچ حق کے ساتھ آنکھ

نفسه فذلك غير العارف ومن لم ير الحق منه ولا فيه

ذاتی اپنی کے پس وہ شخص غیر عارف ہے اور جسنے نہ دیکھا حق کو حق سے اور نہ بیچ حق کے

وانتظر ان يراه بعين نفسه فذلك الجاهل وبالجملة فلا بد

اور انتظاری کی اوسنے اسبات کی کہ دیکھے حق کو ساتھ آنکھ ذاتی اپنی کے پس وہ شخص جاہل ہے اور حاصل کلام کا یہ ہے کہ ضرور ہے

لكل شخص من عقيدة في ربه يرجع بها اليه ويطلبه فيها فاذا

واسطے ہر شخص غیر عارف کامل کے کسی ایک عقیدے سے بیچ حق رب اپنے کے کہ رجوع کرتا ہو وہ بسبب اوس عقیدہ کے طرف رب اپنے کے اور طلب کرتا ہو وہ رب کو بیچ صورت اوسی عقیدہ کے پس

تجلى له الحق فيها عرفه واقر به وان تجلى له في غيرها

جسوقت تجلی کرتا ہے واسطے اوسکے حق تعالی بیچ صورت اوس عقیدہ کے پہچانتا ہے وہ شخص اوسکو اور اقرار کرتا ہے ساتھ اوسکے اور اگر تجلی کرتا ہے حق تعالی واسطے اوسکے بیچ غیر اوس عقیدے کے

انكره وتعوذ منه واساء الادب عليه في نفس الامر وهو

انکار کرتا ہے وہ حق تعالی کا اور پناہ مانگتا ہے حق تعالی سے اور بے ادبی کرتا ہے ساتھ حق تعالی کے حقیقت مین حالانکہ

عند نفسه انه قد تادب معه فلا يعتقد معتقد الها الا بما

نزدیک علم اوسکے کے یہ ہے کہ تحقیق ادب کیا اوسنے ساتھ حق تعالی کے پس نہین اعتقاد کرتا ہے کوئی اعتقاد کرنیوالا ساتھ کسی الہ معبود کے مگر ساتھ اوس الہ کے

جعل في نفسه فالاله في الاعتقادات بالجعل فما راوا الا

کہ جعل کیا اور بنا لیا ہے اوسنے اوس الہ کو بیچ زعم اپنے کے پس الہ اور معبود بیچ اعتقادون کے ساتھ بنا لینے کسی کے ہے پس نہ دیکھا اون اعتقاد والون نے مگر

نفوسهم وما جعلوا فيها فانظر مراتب الناس في العلم بالله

ذاتون اپنی کو اور اوس صورت کو کہ بنا لیا ہے اونہون نے بیچ ذاتون اپنی کے پس دیکھ تو اے طالب مراتب لوگون کے بیچ علم اور معرفت باللہ کے

هو عين مراتبهم في الرؤية يوم القيامة وقد اعلمتك بالسبب

کہ وہی علم اونکا عین مراتب اونکے کا ہے بیچ رویت حق تعالی کے روز قیامت مین اور تحقیق آگاہ کر چکا مین تجکو ساتھ اوس سبب کے

الموجب لذلك فإياك أن تتقيد بعقد مخصوص وتكفر بما سواه

کہ باعث ہو وہ سبب واسطے تجلی حق کے حسب اعتقاد معتقد کی پس بچا اور دور رکھ اے طالب اپنے تئیں اس بات سے کہ مقید ہو تو ساتھ اعتقاد مخصوص کے اور منکر ہووے تو سوا اسکے سے

فيفوتك خير كثير بل يفوتك العلم بالأمر على ما هو عليه فكن في

پس فوت ہوگی تجھ سے خیر اور نیکی بہت بلکہ فوت ہوگا تجھ سے علم اور معرفت حقیقت حال کی جو نفس الامر میں ہے پس ہو جا تو اے طالب بیچ

نفسك هيولى لصور المعتقدات كلها فإن الله تبارك وتعالى أوسع

ذات اور باطن اپنے کے ہیولی اور مادہ تمامی صورتوں معتقدہ کا پس تحقیق اللہ بزرگ اور برتر وسیع تر

وأعظم من أن يحصره عقد دون عقد فإنه يقول (فأينما تولوا

اور عظیم تر ہے اس بات سے کہ حصر کرے اوسکو ایک ہی اعتقاد سوائے دوسرے اعتقادوں کے اسلئے کہ تحقیق حق تعالی فرماتا ہے (جس طرف منہ پھیرو تم

فثم وجه الله) وما ذكر أينا من أين وذكر أن ثم وجه الله و

پس وہاں ذات اللہ تعالی کی ہے اور نہیں تخصیص کی حق تعالی نے ایک جہت کی دوسری جہت سے اور ذکر کیا حق تعالی نے یہ کہ تحقیق اسجگہ وجہ اللہ تعالی کی ہے اور

وجه الشيء حقيقته فنبه بهذا قلوب العارفين لئلا تشغلهم

وجہ ہر شے کی حقیقت اور ذات اوسی شے کی ہے پس تنبیہ کی حق تعالی نے ساتھ اس حق کے قلوب عارفین کو تاکہ نہ باز رکھیں اونکو

العوارض في الحيوة الدنيا عن استحضار مثل هذا فإنه لا يدري

عوارض اور امور دنیوی بیچ حیات دنیا کے حاضر کرنے سے مثل اس شہود جمال حق کے اسلیے کہ تحقیق نہیں جانتا ہے

العبد في أي نفس يقبض فقد يقبض في وقت غفلة فلا يستوي

بندہ کہ بیچ کس دم کے قبض کیا جاویگا وہ پس کبھی قبض کیا جاتا ہے بندہ بیچ وقت غفلت کے پس نہیں برابر ہوتا وہ بندہ غافل

مع من قبض على حضور ثم إن العبد الكامل مع علمه بهذا يلزم

ساتھ اوس بندہ کے کہ قبض کیا جاتا ہے اوپر حضوری کے پھر تحقیق بندہ کامل باوجود علم اپنے کے ساتھ مفہوم آیت (اینما تولوا) کے لازم پکڑتا ہے وہ

في الصورة الظاهرة والحال المقيدة التوجه بالصلوة إلى

بیچ صورت ظاہری کے اور بیچ حال مقید مخصوص کے متوجہ ہونے کو بیچ نماز کے طرف

(شطر المسجد الحرام) ويعتقد أن الله تعالى في قبلته حال صلوته

(مسجد حرام کے) اور اعتقاد کرتا ہے کہ تحقیق اللہ تعالی بیچ قبلہ یعنی روبرو اسکے ہر حالت نماز میں

وهو بعض مراتب وجه الحق من (أينما تولوا فثم وجه الله)

اور وہ قبلہ بعض مراتب مرتبوں وجوہ حق کا ہے مرتبوں سے (اینما تولوا فثم وجہ اللہ) کی

فشطر المسجد الحرام منها ففيه وجه الله ولكن لا تقل هو ههنا

پس جہت مسجد حرام کی بعض وجوہ ان مراتب کو ہے پس اسی بیچ جہت مسجد حرام کے وجہ اور ذات اللہ تعالی کی ہے لیکن مت کہہ تو کہ وجہ اور ذات اللہ تعالی کی اوسجگہ ہے

فقط بل قف عند ما أدركت والزم الأدب في استقبال شطر

فقط بلکہ قایم رہ نزدیک اون وجوہ اور مراتب کے کہ ادراک کیا تو نے آیت قرآنی سے اور لازم پکڑ تو ادب کو بیچ استقبال جہت

المسجد الحرام) والزم الادب في عدم حصر الوجه في تلك الابنية

مسجد حرام کے) اور لازم پکڑ تو ادب کو بیچ نہ حصر کرنے وجہ اور ذات اللہ تعالیٰ کے بیچ اوس جہت مخصوصہ

الخاصة بل هي من جملة ابنيات ما تولى متولى اليها فقد بان لك

مذکورہ کے بلکہ وہ جہت مخصوصہ تمامی اون جہتوں میں سے ہے کہ متوجہ ہوتا ہے کوئی متوجہ ہونیوالا طرف اون جہتوں کے پس تحقیق ظاہر ہوئی واسطے تیرے

عن الله انه في اينية كل وجهة وما ثم الا الاعتقادات فالكل

طرف اللہ کی سے یہ بات کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بیچ جہت ہر ایک کے ہے اور نہیں ہے بیچ جہات توحید کے مگر اعتقادات یعنی جہات عقلی پس ہر ایک صاحب اعتقاد

مصيب وكل مصيب ماجور وكل ماجور سعيد وكل سعيد مرضي عند

کو پہنچنے والا ہے اور ہر پہنچنے والا اجر دیا جاویگا اور جسکو اجر دیا جاویگا وہ سعید ہے اور ہر سعید محبوب اور پسندیدہ ہے نزدیک

ربه وان شقي زمانا في الدار الآخرة فقد مرض وتألم اهل

رب اپنے کے اگرچہ شقی اور بدبخت رہے کچھ زمانہ بیچ دار آخرت کے پس تحقیق بیمار اور دردناک ہوئے اہل خاصان

العناية مع علمنا بانهم سعداء اهل حق في الحيوة الدنيا فمن

خدا باوجود علم ہمارے کے اسبات کا کہ تحقیق وہ سعید اور اہل حق ہیں بیچ حیات دنیا کے پس بعض

عباد الله من تدركهم تلك الالام في الحيوة الاخرى

١٠٥ بندگان خدا سے وہ لوگ ہیں کہ پہنچینگے اونکو وہ درد مذکور بیچ حیات آخرت کے

في دار تسمى جهنم ومع هذا لا يقطع احد من اهل العلم

اوس گھر میں کہ نام رکھا جاتا ہے اوسکا جہنم اور باوجود اسکے نہیں یقین جانتا ہے کوئی اون اہل علم

الذين كشفوا الامر على ما هو عليه انه لا يكون لهم في تلك

میں سے کہ کشف حاصل کیا ہے اونہوں نے امر جہنم کا جو نفس الامر میں ہے اسبات کو کہ نہوگی واسطے اون کفار کے بیچ

الدار نعيم خاص بهم اما بفقد الم كانوا يجدونه فارتفع عنهم

دار آخرت کے نعمت اور راحت جو مخصوص ہے ساتھ اونکے یا نعمت بسبب گم ہونے اس درد کے کہ پاتی تھی قوم کفار پس دور ہوگا وہی درد و عذاب اونسے

فيكون نعيمهم راحتهم عن وجدان ذلك الالم او يكون

پس ہوگی نعمت اونکی راحت اور نجات اونکی پانے سے اوس درد کے یا ہوگی

نعيم مستقل زائد كنعيم اهل الجنان في الجنان والله اعلم

نعمت مستقل زائد اوپر راحت کے جیسے کہ نعمت اہل بہشت کی ہے بیچ بہشت کے اور اللہ دانا تر ہے

فص حكمة فتوحية في كلمة صالحية

یہ فص حکمت فتوحیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ صالحیہ کے

۱۱۰

مِنَ الْآيَاتِ آيَاتُ الرَّكَائِبِ — وَذٰلِكَ لِاخْتِلَافٍ فِي الْمَذَاهِبِ

بعض جملہ دلائل میں سے ایسا کے بعضے سواریوں کے ہیں — اور سواری کا تجزیہ ہونا بسبب اختلاف مقصد کے سوار کے بیچ راہوں کے سلوک میں

فَمِنْهُمْ قَائِمُونَ بِهَا بِحَقٍّ — وَمِنْهُمْ قَاطِعُونَ بِهَا السَّبَاسِبِ

پس بعضے سواروں میں سے قائم ہیں جو ساتھ ان کے اور ان کے ساتھ حق تعالیٰ کے — اور بعض ان میں سے طے کرنے والے ہیں بواسطہ ان سواریوں کے بیدان کی جیسا کہ

فَأَمَّا الْقَائِمُونَ فَأَهْلُ عَيْنٍ — وَأَمَّا الْقَاطِعُونَ هُمُ الْجَنَائِبُ

لیکن جو لوگ قائم ہیں ساتھ حق کے پس وہ اہل معاینہ ہیں — اور جو لوگ طے کرنے والے ہیں بیدان کے ان کا نام ہے جو کہ مجوب بعید ہیں حق سے

وَكُلٌّ مِنْهُمُ يَأْتِيهِ مِنْهُ — فُتُوحُ غُيُوبِهِ مِنْ كُلِّ جَانِبِ

اور تمام اہل معاینہ میں سے آتے ہیں ہر ایک کو حق تعالیٰ سے — فتوحات اور کشایشیں غیب حق کی ہر طرف سے

اِعْلَمْ وَفَّقَكَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ أَنَّ الْأَمْرَ مَبْنِيٌّ فِي نَفْسِهِ عَلَى الْفَرْدِيَّةِ وَلَهَا

جان تو اے طالب توفیق دے تجھکو اللہ تعالیٰ یہ بات کہ تحقیق امر ایجاد اور ظہور عالم کا موقوف ہے فی نفس الامر میں اوپر فردیت کے یعنے طاق ہونے کے اور واسطے اوس فردیت کے

التَّثْلِيثُ فَهِيَ مِنَ الثَّلَاثَةِ فَصَاعِدًا فَالثَّلَاثَةُ أَوَّلُ الْأَفْرَادِ وَ

تثلیث ہے پس فردیت کی ابتدا تین سے ہے اور اوپر جہاں تک کہ جاوے پس تین اول فردوں کا ہے اور

عَنْ هٰذِهِ الْحَضْرَةِ الْإِلٰهِيَّةِ وُجِدَ الْعَالَمُ فَقَالَ تَعَالَىٰ إِنَّمَا قَوْلُنَا

اسی حضرت فردیت الٰہیہ سے موجود ہوا عالم پس فرمایا حق تعالیٰ نے سوائے اسکے نہیں ہے قول ہمارا

لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ) فَهٰذِهِ ذَاتٌ ذَاتُ إِرَادَةٍ

واسطے کسی چیز کے جب طلب کرتے ہیں ہم اسکا یہ کہ کہتے ہیں ہم اسکو موجود ہو جا پس موجود ہو جاتی ہے وہ چیز پس ذات قائل کی ایک ذات ہے صاحب ارادہ

وَقَوْلٍ فَلَوْلَا هٰذِهِ الذَّاتُ وَإِرَادَتُهَا وَهِيَ نِسْبَةُ التَّوَجُّهِ بِالتَّخْصِيصِ

اور صاحب قول پس اگر نہوتی یہ ذات قائل کی اور ارادہ اوس ذات کا حالانکہ وہی ارادہ نسبت توجہ اور التفات ذات قائل کی ہے ساتھ تخصیص اوس کے بیچ کے

لِتَكْوِينِ أَمْرٍ مَا ثُمَّ قَوْلُهُ عِنْدَ هٰذَا التَّوَجُّهِ (كُنْ) لِذٰلِكَ الشَّيْءِ مَا كَانَ

واسطے ایجاد کسی شے کے پھر قول اوسکا نزدیک اوس توجہ کے کہ (کن) ہے واسطے اوسی شے کے نہ موجود ہوتی

ذٰلِكَ الشَّيْءُ ثُمَّ ظَهَرَتِ الْفَرْدِيَّةُ الثَّلَاثِيَّةُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ الشَّيْءِ

وہ شے پھر ظاہر ہوئی فردیت سہ گانی خالق کی بیچ اوس شے مخلوق کے بھی

وَبِهَا مِنْ جِهَتِهِ صَحَّ تَكْوِينُهُ وَاتِّصَافُهُ بِالْوُجُودِ وَهِيَ شَيْئِيَّتُهُ

اور سبب اسی فردیت کے طرف سے شے مذکور کے صحیح ہوا موجود ہونا اور متصف ہونا اوس شے کا ساتھ وجود خارجی کے اور فردیت شے مخلوق کی یعنی ثابت ہونا اوسکا

وَسَمَاعُهُ وَامْتِثَالُهُ أَمْرَ مُكَوِّنِهِ بِالْإِيجَادِ فَقَابَلَ ثَلَاثَةً بِثَلَاثَةٍ

اور سننا اوسکا اور بجا لانا اوسکا حکم خالق اپنے کا بیچ ساتھ ایجاد کے پس مقابل ہوئیں تینوں چیزیں مخلوق کی ساتھ تینوں چیزوں خالق کے

ذَاتُهُ الثَّابِتَةُ فِي حَالِ عَدَمِهَا فِي مُوَازَنَةِ ذَاتِ مُوجِدِهَا

ایک یہ ہیں ثبوت مخلوق کی ہے بیچ حال عدم وجود خارجی اوسکے کے مقابلہ میں ذات خالق اپنے کے

وَسَمَاعُهُ فِي مُوَازَنَةِ إِرَادَةِ مُوجِدِهِ وَقَبُولُهُ بِالْاِمْتِثَالِ

اور دوسرے سننا اوس شے مخلوق کا ہے مقابلہ مین ارادہ خالق اپنے کے اور تیسرے قبول کرنا اس شے مخلوق کا ہو ساتھ بجا لانیکے

لِمَا أَمَرَهُ بِهِ مِنَ التَّكْوِينِ فِي مُوَازَنَةِ قَوْلِهِ كُنْ فَكَانَ هُوَ فَنَسَبَ

اوس حکم کو کہ امر کیا حق نے اوس مخلوق کو ساتھ اوس حکم کے کہ وہ حکم واسطے تکوین کے تہا مقابلہ مین قول حق تعالی کے کہ کن ہے پس موجود ہوئی شے مخلوق پس نسبت کی حق تعالی نے

التَّكْوِينَ إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنَّهُ فِي قُوَّتِهِ التَّكْوِينُ مِنْ نَفْسِهِ عِنْدَ هٰذَا

تکوین کی طرف شے مذکور کے پس اگر نہوتی بیچ قوت شے مذکور کے استعداد اور قابلیت موجود ہونے کی ذات اپنی سے وقت سننے اس

الْقَوْلِ مَا تَكَوَّنَ فَمَا أَوْجَدَهَا هٰذَا الشَّيْءَ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ

قول کن کے نہ موجود ہوتی وہ شے پس نہ پیدا کیا کسی نے اوس شے کو بیچ حالت معدومیت اوس شے کے وقت

الْأَمْرِ بِالتَّكْوِينِ إِلَّا نَفْسُهُ فَأَثْبَتَ الْحَقُّ تَعَالَى أَنَّ التَّكْوِينَ لِلشَّيْءِ

امر تکوین کے مگر ذات اوسکی نے پس ثابت کیا حق تعالی نے اثبات کو کہ تحقیق تکوین اور موجود ہونا شے کی ثابت ہے واسطے ذات

نَفْسِهِ لَا لِلْحَقِّ وَالَّذِي لِلْحَقِّ فِيهِ أَمْرُهُ خَاصَّةً وَكَذَا أَخْبَرَ

اوس شے کے نہ واسطے حق تعالی کے اور وہ چیز کہ خاص واسطے حق تعالی کے ہے بیچ تکوین شے کی وہ امر حق کا ہونا ہے اور ایسی ہی خبر دی حق نے

عَنْ نَفْسِهِ فِي قَوْلِهِ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ

ذات اپنی سے بیچ قول اپنے کہ سوا اسکے نہین ہے قول ہمارا واسطے کسی چیز کے جبکہ ارادہ کرین ہم اوسکا یہ کہ کہتے ہین ہم اوسکو موجود ہو جا

فَيَكُونُ فَنَسَبَ التَّكْوِينَ لِنَفْسِ الشَّيْءِ عَنْ أَمْرِ اللّٰهِ وَهُوَ الصَّادِقُ

پس موجود ہو جاتی ہے وہ پس نسبت کی حق تعالی نے تکوین اور موجود ہونیکی طرف ذات شے مخلوق کی امر اپنی سے اور حق تعالی صادق ہے

فِي قَوْلِهِ وَهٰذَا هُوَ الْمَعْقُولُ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ كَمَا يَقُولُ الْآمِرُ

بیچ قول اپنے کے اور یہ نسبت موجود ہونیکی طرف شے مخلوق کے ایک امر ہے موافق عقل کے حقیقت مین جیسے کہ کہنے ایسا امر کرنیوالا

الَّذِي يُخَافُ فَلَا يُعْصٰى لِعَبْدِهِ قُمْ فَيَقُومُ الْعَبْدُ امْتِثَالًا لِأَمْرِ

کہ خوف کیا جاتا ہے اوس سے اور نہین نافرمانی کیا جاتا ہے وہ واسطے غلام اپنے کے کہ کہڑا ہو جا پس کہڑا ہوتا ہے غلام واسطے بجا لانے امر

سَيِّدِهِ فَلَيْسَ لِلسَّيِّدِ فِي قِيَامِ هٰذَا الْعَبْدِ سِوٰى أَمْرِهِ لَهُ

سردار اپنے کے پس نہین ہے واسطے سردار کے بیچ کہڑے ہونے اس غلام کے کوئی دخل سواے امر کے واسطے غلام کے

بِالْقِيَامِ وَالْقِيَامُ مِنْ فِعْلِ الْعَبْدِ لَا مِنْ فِعْلِ السَّيِّدِ فَقَامَ أَصْلُ

قیام مین اور قیام فعل غلام سے ہے نہ فعل سردار سے پس قایم ہوئی اصل

التَّكْوِينِ عَلَى التَّثْلِيثِ أَيْ مِنَ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْجَانِبَيْنِ مِنْ جَانِبِ

تکوین شے کی اوپر تثلیث کے یعنی تین تین اجزا دونون طرف سے تین طرف سے

الْحَقِّ وَمِنْ جَانِبِ الْخَلْقِ ثُمَّ سَرٰى ذٰلِكَ فِي إِيجَادِ الْمَعَانِي بِالْأَدِلَّةِ

حق تعالی کے اور تین طرف سے مخلوق کی پہر سرایت کی تثلیث نے بیچ پیدا کرنے معنون نظریہ کو ساتھ دلیلون کے

فَلَا بُدَّ فِي الدَّلِيلِ اَنْ يَكُونَ مُرَكَّبًا مِنْ ثَلَاثَةٍ عَلٰى نِظَامٍ مَخْصُوصٍ

پس ضرور ہے بیچ دلیل یعنی نظری کے یہ کہ ہووے وہ دلیل مرکب تین جزء سے اوپر انتظام اور ترکیب مخصوص

وَشَرَائِطَ مَخْصُوصٍ وَحِينَئِذٍ يُنْتِجُ فَلَا بُدَّ عَنْ ذٰلِكَ وَهُوَ اَنْ يُرَكِّبَ

اور شرط مخصوص کے اور اسوقت نتیجہ دیگی دلیل پس ضرور ہے اوس انتظام اور شرط مذکور سے اور وہ یہ ہے کہ مرکب کرے

الْمُنَاظِرُ دَلِيلَهُ مِنْ مُقَدِّمَتَيْنِ كُلُّ مُقَدِّمَةٍ تَحْتَوِي عَلٰى مُفْرَدَيْنِ

مناظر دلیل اپنی دو مقدموں سے یعنی دو جملوں سے کہ ہر مقدمہ شامل ہووے اوپر دو مفردوں کے

فَيَكُونُ اَرْبَعَةً وَاحِدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ يَتَكَرَّرُ فِي الْمُقَدِّمَتَيْنِ

پس ہونگے بیچ دلیل کے چار مفرد ایک ان چار مفردوں سے مکرر ہوتا ہے بیچ دونوں مقدموں کے

لِيَرْتَبِطَ اَحَدُهُمَا بِالْاُخْرٰى كَالنِّكَاحِ فَيَكُونُ ثَلٰثَةً لِاَجْلِ تَكْرَارِ

تا کہ ربط اور التیام پاوے ایک دونوں مقدموں کا ساتھ دوسرے مقدمہ کے مانند نکاح کے پس ہونگے اجزاء دلیل کے تین بوجہ اوسکے بسبب تکرار

الْوَاحِدِ فِيهِمَا فَيَكُونُ الْمَطْلُوبُ اِذَا وَقَعَ هٰذَا التَّرْتِيبُ عَلَى الْوَجْهِ

ایک جزء کی بیچ دونوں مقدموں کے پس حاصل ہوگا مطلوب یعنی نتیجہ جسوقت واقع ہووے یہ انتظام اور ترتیب مقدمہ کی اوپر ایک وجہ

الْمَخْصُوصِ وَهُوَ رَبْطُ اِحْدَى الْمُقَدِّمَتَيْنِ بِالْاُخْرٰى بِتَكْرَارِ

مخصوص کے اور وہ وجہ مخصوص ربط دینا ایک دونوں مقدموں کا ہے ساتھ دوسرے مقدمہ کے بسبب تکرار

ذٰلِكَ الْوَاحِدِ الْمُفْرَدِ الَّذِي بِهٖ صَحَّ التَّثْلِيثُ وَالشَّرْطُ الْمَخْصُوصُ

اوس ایک مفرد کے کہ بسبب اوسکے صحیح ہوئی تثلیث اور اوپر ایک شرط مخصوص کے

وَهُوَ اَنْ يَكُونَ الْحُكْمُ اَعَمَّ مِنَ الْعِلَّةِ اَوْ مُسَاوِيًا لَهَا وَحِينَئِذٍ

اور شرط مذکور یہ ہے کہ ہووے محکوم بہ یعنی محمول نتیجہ کا عام علت سے یعنی حداوسط سے یا ہووے محکوم بہ نتیجہ کا مساوی واسطے علت کے یعنی واسطے حداوسط کے اور اسوقت مین

تَصْدُقُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَاِنَّهُ يُنْتِجُ نَتِيجَةً غَيْرَ صَادِقَةٍ

صادق ہوگا نتیجہ دلیل کا اور اگر نہووے ترتیب مقدمہ کی اوپر وجہ اور شرط مخصوص کے پس تحقیق منتج ہوگی دلیل نتیجہ غیر صادق کا

وَهٰذَا مَوْجُودٌ فِي الْعَالَمِ مِثْلُ اِضَافَةِ الْاَفْعَالِ اِلَى الْعَبْدِ

اور یہ نتیجہ غیر صادق موجود ہے بیچ عالم کے جیسے کہ نسبت کرنا معتزلی کا افعال اختیاری بندے کے طرف بندے کے

مُعَرَّاةً عَنْ نِسْبَتِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ اِضَافَةِ التَّكْوِينِ

بغیر نسبت اون فعلون کے طرف اللہ تعالی کے یا جیسے کہ نسبت کرنا علماء ظاہری کا ایجاد اور تکوین عالم کا

الَّذِي نَحْنُ بِصَدَدِهٖ اِلَى اللّٰهِ مُطْلَقًا وَالْحَقُّ مَا اَضَافَهُ اِلَّا اِلَى

کہ ہم درپے بیان اوسکے ہیں طرف اللہ تعالی کے اوپر اطلاق اور عموم کے حالانکہ حق تعالی نے نہیں نسبت کی تکوین کی مگر طرف

الشَّيْءِ الَّذِي قِيلَ لَهٗ كُنْ وَمِثَالُهٗ اِذَا اَرَدْنَا اَنْ نَدُلَّ عَلٰى

اوس شئے مخلوق کے کہ کہا گیا واسطے اوس شئے کے کن یعنی ایجاد معانی ہیں مثال دلیل عقلی صحیح نتیجہ والی کی جسوقت ارادہ کرین ہم یہ کہ استدلال کرین ہم اوپر

۱۱۳

أَنَّ وُجُودَ الْعَالَمِ عَنْ سَبَبٍ فَنَقُولُ كُلُّ حَادِثٍ فَلَهُ سَبَبٌ فَمَعْنَا

دعوی اثبات کے کہ تحقیق وجود عالم کا حاصل ہے سبب اور علت سے پس کہتے ہیں ہم ہر حادث کے لیے ایک سبب ہے پس حاصل ہوا ساتھ ہمارے اس استدلال کے

الْحَادِثُ وَالسَّبَبُ ثُمَّ نَقُولُ فِي الْمُقَدِّمَةِ الْأُخْرَى وَالْعَالَمُ حَادِثٌ

ایک حادث یعنی حد اوسط قضیہ کی اور ایک سبب یعنی محمول نتیجہ کا پھر کہتے ہیں ہم بیچ مقدمہ دوسرے کے کہ عالم حادث ہے

فَتَكَرَّرَ الْحَادِثُ فِي الْمُقَدِّمَتَيْنِ وَالثَّالِثُ قَوْلُنَا الْعَالَمُ فَأَنْتَجَ أَنَّ الْعَالَمَ

پس مکرر ہوا حادث بیچ دونوں مقدموں کے اور تیسرا قول ہمارا کہ عالم ہے یعنی موضوع نتیجہ کا ہے پس نتیجہ دیا دلیل مذکور نے اثبات کا کہ تحقیق عالم

لَهُ سَبَبٌ فَظَهَرَ فِي النَّتِيجَةِ مَا ذُكِرَ فِي الْمُقَدِّمَةِ الْوَاحِدَةِ وَهُوَ

کے لیے ایک سبب ہے پس ظاہر ہوئی بیچ نتیجے کے وہ چیز کہ ذکر کی گئی ہے وہ بیچ ایک ہی مقدمہ کے اور وہ چیز

السَّبَبُ فَالْوَجْهُ الْخَاصُّ هُوَ تَكْرَارُ الْحَادِثِ وَالشَّرْطُ الْخَاصُّ

سبب ہے پس وجہ خاص وہی تکرار حادث کی ہے اور شرط خاص

هُوَ عُمُومُ الْعِلَّةِ لِأَنَّ الْعِلَّةَ فِي وُجُودِ الْحَادِثِ السَّبَبُ وَهُوَ عَامٌّ

وہی عام اور کلی ہونا علت کا یعنی اکبر اور محمول نتیجہ کا ہے اسلیے کہ علت مؤثرہ بیچ وجود حادث کے یعنی حد اوسط کے سبب ہے اور وہ سبب عام ہے

فِي حُدُوثِ الْعَالَمِ عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى أَعْنِي الْحُكْمَ فَنَحْكُمُ عَلَى كُلِّ حَادِثٍ

بیچ حدوث عالم کے اللہ تعالی سے مراد لیتا ہوں میں سبب مذکور سے محمول نتیجہ کو پس حکم کرتے ہیں ہم اوپر ہر حادث کے

أَنَّ لَهُ سَبَبًا سَوَاءٌ كَانَ ذٰلِكَ السَّبَبُ مُسَاوِيًا لِلْحُكْمِ أَوْ يَكُونُ الْحُكْمُ

اثبات کا کہ تحقیق واسطے اوسکے ایک سبب ہے برابر ہے کہ ہووے وہ سبب یعنی حد اوسط مساوی واسطے محمول نتیجہ کے یا ہووے محمول نتیجہ کا

أَعَمَّ مِنْهُ فَيَدْخُلُ تَحْتَ حُكْمِهِ فَتَصْدُقُ النَّتِيجَةُ فَهٰذَا أَيْضًا قَدْ

عام سبب سے یعنے حد اوسط سے پس داخل ہوگا سبب یعنی حد اوسط تحت بیچ حکم محمول نتیجہ کے پس صادق ہوگا نتیجہ پس یہ حکم تثلیث موجود خارجی کا بھی

ظَهَرَ حُكْمُ التَّثْلِيثِ فِي إِيجَادِ الْمَعَانِي الَّتِي تُقْتَنَصُ بِالْأَدِلَّةِ فَأَصْلُ الْكَوْنِ

ظاہر ہوا بیچ ایجاد معنون موجود ذہنی کے کہ حاصل کیے جاتے ہیں وہ ساتھ دلیلوں کے پس اصل موجود خارجی اور ذہنی کی

التَّثْلِيثُ وَلِهٰذَا كَانَتْ حِكْمَةُ صَالِحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّتِي أَظْهَرَهَا

تثلیث ہے اور واسطے اسی اصل کے تھی حکمت صالح علیہ السلام کی کہ ظاہر کیا اوسکو

اللّٰهُ فِي تَأْخِيرِ أَخْذِ قَوْمِهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَعْدًا غَيْرَ مَكْذُوبٍ فَأَنْتَجَ

اللہ تعالی نے بیچ تاخیر مواخذہ قوم اونکے کے بیچ تین دن کے ایک ایسا وعدہ کہ نہیں جھوٹ کیا گیا وہ پس نتیجہ دیا تثلیث مذکور نے

صِدْقًا وَهِيَ الصَّيْحَةُ الَّتِي أَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ بِهَا فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ

نتیجہ صادق اور وہ نتیجہ ایک آواز سخت ہے کہ ہلاک کیا قوم کو اللہ تعالی نے بسبب اوس آواز کے (پس صبح کو ہوئی قوم مردہ بیچ گھروں اپنے کے

جَاثِمِينَ) فَأَوَّلُ يَوْمٍ مِنَ الثَّلَاثَةِ اصْفَرَّتْ وُجُوهُ الْقَوْمِ وَفِي الثَّانِي

سینے کے بل پڑی ہوئی) پس پہلے دن تین دنوں میں سے زرد ہوئے منہ قوم کے اور بیچ دوسرے دن کے

احمرت وفی الثالث اسودت فلما كملت الثلثة صح الاستعداد

سرخ ہوئے اور بیچ تیسرے دن کے سیاہ ہوئے پس جب کامل ہوئے تین دن صحیح ہوئے استعداد

فظهر كون الفساد فيهم فسمى ذلك الظهور هلاكا فكان اصفرار

ہلاکت قوم کی پس ظاہر ہوا وجود فساد کا بیچ اونکے پس نام رکھا گیا اوس ظہور وجود فساد کا ہلاکت پس ہوئی زردی

وجوه الاشقياء فی موازنة اسفار وجوه السعداء فی قوله تعالى

منھ اشقیا کی مقابلہ مین روشنی منھ سعیدون کے جو ذکر کیے گئے ہین بیچ قول اللہ تعالے کے

(وجوه يومئذ مسفرة) من السفور وهو الظهور كما كان الاصفرار

کتنے اک منھ اوس دن روشن ہونگے اور مسفرۃ مشتق ہے سفور سے اور وہ بمعنی ظہور کے ہے جیسے کہ تہی زردی

فی اول يوم ظهور علامة الشقاء فی قوم صالح ثم جاء فی موازنة

بیچ پہلے دن کے ظہور نشانی شقاوت کی بیچ قوم صالح علیہ السلام کے پھر آیا ہے مقابلہ مین

الاحمرار القائم بهم قوله تعالى فی السعداء (ضاحكة) فان

سرخی کے کہ قایم تہی وہ سرخی دوسرے دن ساتھ اشقیا کے قول اللہ تعالی کا بیچ حق سعیدون کے کہ ہنستے ہوئے ہونگے ایسے کہ تحقیق

الضحك من الاسباب المولدة لاحمرار الوجوه فهی فی السعداء

ضحک یعنی ہنسی اون سببوں سے ہے جو پیدا کرنے والے ہین وہ سرخی منھ کو پس ضحک بیچ سعیدون کے سبب

احمرار الوجنات ثم جعل فی موازنة تغير بشرة الاشقياء بالسواد

سرخی رخسارون کا ہے پھر گردانا گیا ہے مقابلہ مین متغیر ہونے شکل اشقیا کے ساتھ سیاہی کے

قوله تعالى (مستبشرة) وهو ما اثره السرور فی بشرتهم كما اثر

قول اللہ تعالی کا بیچ حق سعیدون کے کہ مستبشرہ ہے یعنی خوش ہونگے اور وہ خوشی ایک چیز کہ پیدا کیا اونکو خوشحالی نے بیچ شکل سعیدون کی جیسے کہ پیدا کیا حزن اور خوف نے

السواد فی بشرة الاشقياء ولهذا قال فی الفريقين بالبشرى ای

سیاہی کو بیچ شکل اشقیا کے اور اسیواسطے فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق دونون فریق کے (بشری) کہ بشارت ہے یعنی

يقول لهم قولا يؤثر فی بشرتهم فيعدل بها الى لون لم تكن البشرة

فرماتا ہے حق تعالیٰ واسطے دونون فریق کے ایسا قول کہ اثر پیدا کرتا ہو وہ بیچ شکل دونون فریق کے پس پھر جاتا ہو رنگ ہر فریق کا بسبب بشارت کے طرف اوس رنگ کے کہ نہیں تھی شکل اونکی

تتصف به قبل هذا فقال فی حق السعداء (يبشرهم ربهم برحمة

متصف ساتھ اوس رنگ کے قبل اسکے پس فرمایا حق تعالی نے حق سعیدون کے یہ کہ بشارت دیتا ہے اونکو پروردگار اونکا رحمت

منه ورضوان) وقال فی حق الاشقياء (فبشرهم بعذاب اليم)

اپنی سے اور رضامندی اپنی سے اور فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق اشقیا کے کہ پس بشارت دی اونکو عذاب دردناک سے

فاثر فی بشرة كل طائفة ما حصل فی نفوسهم من اثر هذا الكلام

پس اثر کیا بیچ شکل ہر گروہ کے اوس چیز نے کہ حاصل ہوئی بیچ ذاتون اونکی کے گروہ اثر اس کلام سے ہے

قوله فاثر فی بشرتهم الخ یعنی حق تعالی واحد اور دونوں کو بشارت دی دونون فریق کی ... ١٢

فَمَا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فِي ظَوَاهِرِهِمْ إِلَّا حُكْمُ مَا اسْتَقَرَّ فِي بَوَاطِنِهِمْ مِنَ

پس نہ ظاہر ہوا اوپر اون دونوں فریق کے بیچ ظاہر حال اونکے کے مگر حکم اور اثر اوس چیز کا کہ قرار پکڑے تھی وہ بیچ باطن اونکے کے کہ وہ عبارت

الْمَفْهُومِ فَمَا أَثَّرَ فِيهِمْ سِوَاهُمْ كَمَا لَمْ يَكُنِ التَّكْوِينُ إِلَّا مِنْهُمْ

مفہوم اور اثر کلام سے ہے پس اثر کیا بیچ اون دونوں فریق کے کسی شے نے سوا سے ذات اونکی کے جیسا کہ تھی تکوین وجود خارجی اونکی مگر ذات اونہیں سے

(فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ) فَمَنْ فَهِمَ هٰذِهِ الْحِكْمَةَ وَقَرَّرَهَا فِي نَفْسِهِ وَ

پس واسطے اللہ تعالی کے دلیل پوری اور کامل ہے) پس جسنے سمجھا اس حکمت خاتمیہ کو اور مقرر کیا اوسکو بیچ ذہن اپنے کے اور

جَعَلَهَا مَشْهُودَةً لَهُ أَرَاحَ نَفْسَهُ مِنَ التَّعَلُّقِ بِغَيْرِهِ وَعَلِمَ أَنَّهُ

کروانا اوسکو حاضر واسطے اپنے راحت دی اوسنے اپنے تئین تعلق غیر اپنے سے اور جانا اوسنے کہ تحقیق

لَا يُؤْتَى عَلَيْهِ بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ إِلَّا مِنْهُ وَأَعْنِي بِالْخَيْرِ مَا يُوَافِقُ غَرَضَهُ

نہین لائی جاتی ہے اوپر اوسکے کوئی نیکی اور نہ بدی مگر ذات اسکی سے اور مراد لیتا ہون مین ساتھ نیکی کے وہ چیز کہ موافق ہووے وہ غرض اوسکی کو

وَيُلَائِمُ طَبْعَهُ وَمِزَاجَهُ وَأَعْنِي بِالشَّرِّ مَا لَا يُوَافِقُ غَرَضَهُ وَلَا يُلَائِمُ

اور مناسب ہووے طبیعت اور مزاج اوسکے اور مراد لیتا ہون مین ساتھ بدی کے وہ چیز کہ نہ موافق ہووے وہ غرض اوسکی کو اور نہ مناسب ہووے

طَبْعَهُ وَلَا مِزَاجَهُ وَيُقِيمُ صَاحِبُ هٰذَا الشُّهُودِ مَعَاذِيرَ الْمَوْجُودَاتِ

وہ طبیعت اور مزاج اوسکے کو اور قایم کرتا ہے اور بچار کرتا ہو صاحب شہود اس حکمت کا معذوری تمامی موجودات کی

كُلِّهَا عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَعْتَذِرُوا وَيَعْلَمُ أَنَّهُ مِنْهُ كَانَ كُلُّ مَا هُوَ

موجودات ہین سے اگرچہ نہین عذر چاہتے ہین وہ نزدیک صاحب شہود کے اور جانتا ہی وہ ایسا ہی کہ تحقیق ہر خیر و شر ذات اوسکی سے ہر اور حاصل ہوئی جو کچھ کہ وہ

فِيهِ كَمَا ذَكَرْنَاهُ أَوَّلًا فِي أَنَّ الْعِلْمَ تَابِعٌ لِلْمَعْلُومِ فَيَقُولُ لِنَفْسِهِ إِذَا جَاءَهُ

بیچ ذات اوسکی کے ہے جیسے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا پہلے بیچ اس بات کے کہ تحقیق علم تابع معلوم کے ہے پس کہیگا وہ واسطے نفس اپنے کہ جب ووی گی اوسکے پاس وہ چیز

مَا لَا يُوَافِقُ غَرَضَهُ يَدَاكَ أَوْكَتَا وَفُوكَ نَفَخَ (وَاللّٰهُ يَقُولُ

کہ نہین موافق ہوتی ہے وہ غرض اوسکی کو دونوں ہاتون تیرے سے کمایا ہے اور منھ تیرے نے پھونکا ہی اور اللہ تعالی کہتا ہی

(الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ)

حق اور وہی بتاتا ہے راہ سیدہی

فَصُّ حِكْمَةٍ قَلْبِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ شُعَيْبِيَّةٍ

یہ فص حکمت قلبیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ شعیبیہ کے

اِعْلَمْ أَنَّ الْقَلْبَ أَعْنِي قَلْبَ الْعَارِفِ بِاللّٰهِ هُوَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

جان تو اے طالب ابیات کو کہ تحقیق دل مراد لیتا ہون مین اوس سے دل عارف باللہ کو وہ رحمت خدا سے ہے

وہ قلب صنوبری کے ساتھ ہے مجازاً قلب صنوبری کو قلب کہتے ہین اور قلب عارف کے تین قسم پر ہوتے ہین قلب منیب اور قلب شہید اور قلب

وَهُوَ اَوْسَعُ مِنْهَا فَاِنَّهٗ وَسِعَ الْحَقَّ جَلَّ جَلَالُهٗ وَرَحْمَتُهٗ لَا تَسَعُهٗ

اور وہ دل بیچ ترہے رحمت سے اسلیئے کہ تحقیق دل عارف نے سمایا ہے حق جل جلالہ کو اور رحمت حق تعالیٰ کی نہیں سمایتی ہے حق تعالیٰ کو

وَهٰذَا لِسَانُ عُمُوْمٍ مِنْ بَابِ الْاِشَارَةِ فَاِنَّ الْحَقَّ رَاحِمٌ

اور یہ کلام وسعت رحمت کی زبانی عموم خلایق اور علماء ظاہر کے باب اشارے سے ہے اسلیئے کہ تحقیق حق تعالیٰ رحمت کرنے والا ہے

لَيْسَ بِمَرْحُوْمٍ فَلَا حُكْمَ لِلرَّحْمَةِ فِيْهِ وَاَمَّا الْاِشَارَةُ مِنْ

نہ کہ رحمت کیا گیا پس نہیں ہے کوئی حکم اور اثر واسطے رحمت کے بیچ حق تعالیٰ کے ولیکن اشارہ

لِسَانِ الْخُصُوْصِ فَاِنَّ اللّٰهَ وَصَفَ نَفْسَهٗ بِالنَّفَسِ وَهُوَ مِنَ

زبانی خواص خلایق کے پس یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے صفت کی ذات اپنی کی ساتھ نفس یعنی سانس کے اور وہ نفس ماخوذ ہے

التَّنْفِيْسِ وَاَنَّ الْاَسْمَاءَ الْاِلٰهِيَّةَ عَيْنُ الْمُسَمّٰى وَلَيْسَ اِلَّا هُوَ

تنفیس یعنی سانس لینے سے اور تحقیق اسماے الٰہیہ عین ذات ہیں باعتبار احدیت کے اور نہیں ہے وہ ذات مگر حق تعالیٰ

وَاَنَّهَا طَالِبَةٌ مَا تُعْطِيْهِ مِنَ الْحَقَائِقِ وَلَيْسَتِ الْحَقَائِقُ الَّتِيْ

اور تحقیق اسما طالب ہے اوس چیز کے کہ عطا کرتے ہیں اسما اوس چیز کو کہ وہ چیز حقایق کونیہ ہیں اور نہیں ہیں حقایق کونیہ کہ

تَطْلُبُهَا الْاَسْمَاءُ اِلَّا الْعَالَمَ فَالْاُلُوْهِيَّةُ تَطْلُبُ الْمَاْلُوْهَ وَالرُّبُوْبِيَّةُ

طلب کرتی ہیں اونکو اسما مگر عالم اسلیئے کہ الوہیت یعنی معبودیت طلب کرتی ہے عابدیت کو اور ربوبیت

تَطْلُبُ الْمَرْبُوْبَ وَاِلَّا فَلَا عَيْنَ لَهَا اِلَّا بِهٖ وُجُوْدًا اَوْ تَقْدِيْرًا

طلب کرتی ہے مربوبیت کو اور اگر نہ طلب کرتی وے پس نہیں ہے کوئی حقیقت واسطے اسما کی مگر ساتھ عالم کے خواہ موجود حقیقی ہو وہ عالم یا تقدیری یعنی

وَالْحَقُّ مِنْ حَيْثُ ذَاتِهٖ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ وَالرُّبُوْبِيَّةُ مَا لَهَا

اور حق تعالیٰ باعتبار ذات اپنی کے سبے پروا ہے عالموں سے اور واسطے ربوبیت کے نہیں ہے

هٰذَا الْحُكْمُ فَبَقِيَ الْاَمْرُ بَيْنَ مَا تَطْلُبُهُ الرُّبُوْبِيَّةُ وَبَيْنَ مَا

یہ حکم غنا کا پس باقی رہا امر اور شان الٰہی وائر درمیان اوس چیز کے کہ طلب کرتی ہے اوسکو ربوبیت اور درمیان اوس چیز کے

تَسْتَحِقُّهُ الذَّاتُ مِنَ الْغِنٰى عَنِ الْعَالَمِ وَلَيْسَتِ الرُّبُوْبِيَّةُ

کہ مستحق ہے اوسکی ذات کہ وہ بے پروائی ذات حق کی ہے عالم سے اور نہیں ہے ربوبیت کوئی شے

عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَالْاِتِّصَافِ اِلَّا عَيْنَ هٰذِهِ الذَّاتِ فَلَمَّا

بیچ حقیقت اور بنظر اتصاف کے مگر عین اسی ذات کی پس جب اِیکدگر

تَعَارَضَ الْاَمْرُ بِحُكْمِ النِّسَبِ وَرَدَ فِي الْخَبَرِ مَا وَصَفَ

معارض ہوئے امر اور شان الٰہی بنظر نسبتون اسما کے پس وارد ہوئی بیچ حدیث اور نقل کے وہ چیز کہ صفت کی

الْحَقُّ بِهٖ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّفَقَةِ عَلٰى عِبَادِهٖ فَاَوَّلُ مَا نَفَّسَ

حق تعالیٰ نے ساتھ اوسکے ذات اپنی کی کہ وہ شفقت اور مہربانی سے ہے اوپر بندوں اوسکے کے پس اول سانس لینا اور اظہار کرنا حق تعالیٰ کا

عَنِ الرُّبُوبِيَّةِ بِنَفْسِهِ الْمَنْسُوبِ إِلَى الرَّحْمٰنِ بِإِيجَادِهِ الْعَالَمَ الَّذِي

صفت ربوبیت سے تنا بواسطہ اوس سانس کے کہ منسوب ہے طرف اسم رحمن کے ساتھ ایجاد عالم کے

تَطْلُبُهُ الرُّبُوبِيَّةُ بِحَقِيقَتِهَا وَجَمِيعُ الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ فَيَثْبُتُ مِنْ

کہ طلب کرتی ہے عالم کو ربوبیت بسبب حقیقت اپنی کے اور طلب کرتے ہیں عالم کو تمامی اسمائے الٰہیہ بسبب حقیقت اپنی کے پس ثابت ہوتی ہے

هٰذَا الْوَجْهِ أَنَّ رَحْمَتَهُ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَوَسِعَتِ الْحَقَّ فَهِيَ أَوْسَعُ

اس وجہ مذکور سے یہ بات کہ تحقیق رحمت حق تعالیٰ نے سما لیا ہے ہر چیز کو پس سما لیا ہے اوس رحمت نے حق تعالیٰ کو پس رحمت وسیع تر ہے

مِنَ الْقَلْبِ أَوْ مُسَاوِيَةٌ لَهُ فِي السَّعَةِ هٰذَا مَضَى ثُمَّ لِيُعْلَمْ أَنَّ الْحَقَّ

قلب عارف سے یا مساوی ہے وہ رحمت قلب کا بیچ وسعت کے یہ کلام زبانی عموم اور خصوص خلایق کے گذر ا پھر چاہیے کہ جانے طالب حق یہ بات کہ تحقیق حق

تَعَالَى كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ يَتَحَوَّلُ فِي الصُّوَرِ عِنْدَ التَّجَلِّي وَأَنَّ الْحَقَّ تَعَالَى

تعالیٰ جیسے کہ ثابت ہوا ہے بیچ حدیث صحیح کے متحول اور منقلب ہوتا ہے بیچ صورتوں کے وقت تجلی کے اور تحقیق حق تعالیٰ کو

إِذَا وَسِعَهُ الْقَلْبُ لَا يَسَعُ مَعَهُ غَيْرَهُ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ فَكَأَنَّهُ يَمْلَؤُهُ

جسوقت سما لیوے قلب عارف کا نہین سماتا ہے وہ قلب ساتھ حق کے غیر حق کو مخلوقات میں سے پس گویا کہ حق تعالیٰ پر کرتا ہے قلب عارف کو اپنی ذات سے

وَمَعْنَى هٰذَا أَنَّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَى الْحَقِّ عِنْدَ تَجَلِّيهِ لَهُ لَا يُمْكِنُ مَعَهُ

اور معنی اسکے یہ ہین کہ تحقیق جسوقت بندہ نظر کرتا ہے طرف حق تعالیٰ کے وقت تجلی حق تعالیٰ کے واسطے بندے کے نہین ممکن ہے باوجود معیت حق کے

أَنْ يَنْظُرَ إِلَى غَيْرِهِ وَقَلْبُ الْعَارِفِ مِنَ السَّعَةِ كَمَا قَالَ أَبُو يَزِيدَ

یہ کہ نظر کرے بندہ طرف غیر حق کے اور قلب عارف کا وسیع ہے جیسے کہ کہا حضرت بایزید

الْبِسْطَامِيُّ لَوْ أَنَّ الْعَرْشَ وَمَا حَوَاهُ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ مَرَّةٍ فِي زَاوِيَةٍ

بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اگر ہوتا عرش اور جو کچھ کہ محیط ہے عرش اوسکو دس کرور بار بیچ ایک کونے کے

مِنْ زَوَايَا قَلْبِ الْعَارِفِ مَا أَحَسَّ بِهِ وَقَالَ الْجُنَيْدُ فِي هٰذَا الْمَعْنَى

کونون دل عارف سے نہ حس کرتا قلب عارف اوسکو اور کہا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ اسی معنی کے

إِنَّ الْمُحْدَثَ إِذَا قُرِنَ بِالْقَدِيمِ لَمْ يَبْقَ لَهُ أَثَرٌ وَقَلْبٌ يَسَعُ الْقَدِيمَ

کہ تحقیق حادث جسوقت نزدیک ہووے واجب قدیم سے نہین باقی رہتا ہے واسطے حادث کے کوئی اثر اور جو قلب کہ سما لیوے قدیم کو

كَيْفَ يُحِسُّ بِالْمُحْدَثِ مَوْجُودًا وَإِذَا كَانَ الْحَقُّ يَتَنَوَّعُ تَجَلِّيهِ

کس طرح پاویگا حادث کو موجود اور جسوقت ہووے حق تعالیٰ ایسا کہ نوع بنوع ہووے تجلی اوسکی

فِي الصُّوَرِ فَبِالضَّرُورَةِ يَتَّسِعُ الْقَلْبُ وَيَضِيقُ بِحَسَبِ الصُّورَةِ الَّتِي

بیچ صورتون کے پس لامحالہ وسیع ہوگا قلب عارف کا اور تنگ موافق اوس صورت کے

يَقَعُ فِيهَا التَّجَلِّي الْإِلٰهِيُّ فَإِنَّهُ لَا يَفْضُلُ مِنَ الْقَلْبِ شَيْءٌ عَنْ صُورَةٍ

کہ واقع ہوتی ہے بیچ اوس صورت کے تجلی الٰہی اسلیے کہ تحقیق نہین فاضل رہتا ہے قلب عارف سے کچھ اوس صورت سے

ما يقع فيها التجلي فإن القلب من العارف أو الإنسان الكامل بمنزلة

کو واقع ہوتی ہے بیچ اوسکے تجلی حق تعالیٰ کی اسلیے کہ تحقیق قلب عارف کا یا انسان کامل کا بمنزلہ

محل فص الخاتم من الخاتم لا يفضل بل يكون على قدره وشكله

محل نگینہ انگوٹھی کے ہے انگوٹھی میں سے نہیں زیادہ ہوتا ہے محل نگینہ بلکہ ہوتا ہے محل نگینہ کا موافق اندازہ نگینہ اور شکل اوس نگینہ کے

من الاستدارة إن كان الفص مستديرا أو من التربيع والتسديس

گول ہونے سے محل کے اگر ہووے نگینہ گول یا چوپہل اور شش پہل

والتثمين وغير ذلك من الأشكال إن كان الفص مربعا أو مسدسا

اور ہشت پہل ہونے سے محل کے اور سوائے اسکے شکلوں میں سے محل کے اگر ہووے نگینہ چوپہل یا شش پہل

أو مثمنا أو ما كان من الأشكال فإن محله من الخاتم يكون مثله

یا ہشت پہل یا سوائے اسکے جو کچھ کہ ہووے شکلوں میں سے اسلیے کہ تحقیق محل نگینہ کا انگوٹھی سے ہی ہوگا مانند نگینہ کے

لا غيره وهذا عكس ما تشير إليه الطائفة من أن الحق يتجلى على

نہ غیر اوسکا اور یہ حکم مذکور برعکس اوس چیز کے ہے کہ اشارہ کرتے ہیں طرف اوسکے گروہ عارفان اسبات کے کہ تحقیق حق تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اوپر

قدر استعداد العبد وهذا ليس كذلك فإن العبد يظهر للحق

اندازہ استعداد بندہ کے اور یہ حکم نہیں ہے مانند حکم سابق کے اسلیے کہ تحقیق بندہ ظاہر ہوتا ہے واسطے حق تعالیٰ کے

على قدر الصورة التي يتجلى له فيها الحق وتحرير هذه المسألة

اوپر اندازہ اوس صورت کے کہ تجلی فرماتا ہے واسطے اوسکے بیچ اوس صورت کے حق تعالیٰ اور تحریر اس مسئلہ کی

أن لله تجليين تجلي غيب وتجلي شهادة فمن تجلي الغيب يعطي

یہ ہے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے دو تجلیاں ہیں ایک تجلی غیب کی اور دوسری تجلی شہادت کی پس تجلی غیب سے بحکم فیض اقدس کے عطا کرتا ہے حق تعالیٰ

الاستعداد الذي يكون عليه القلب وهو التجلي الذاتي الذي

اوس استعداد کو کہ ہوتا ہے اوپر اوسی استعداد کے قلب عارف کا اور وہ تجلی غیبی تجلی ذاتی ہے کہ

الغيب حقيقته وهو الهوية التي يستحقها بقوله عن نفسه هو

غیب مطلق حقیقت اوسکی ہے اور وہی تجلی غیبی ہویت الٰہیہ ہے کہ مستحق ہوا ہے حق تعالیٰ اوس ہویت مطلقہ کا قبل اعتبار ہویت الٰہیہ کے جس حال میں خبر دیتا ہے ساتھ قول اپنے کے ذات اپنی سے

فلا يزال هو له دائما أبدا فإذا حصل له أعني للقلب هذا الاستعداد

پس ہمیشہ رہتی ہے تجلی غیبی ہویت حق تعالیٰ کی علی الدوام پس جس وقت حاصل ہوئی واسطے اوسکے یعنی واسطے قلب کے یہ استعداد کو فیض اقدس سے

تجلى له التجلي الشهودي في الشهادة فرآه فظهر بصورة ما تجلى

تجلی کی حق تعالیٰ نے فیض مقدس سے واسطے اسی قلب کے تجلی شہودی بیچ شہادت کے پس دیکھا قلب نے حق تعالیٰ کو پس ظاہر ہوا وہ قلب اوپر موافق صورت اس چیز کے کہ تجلی کی حق

له كما ذكرناه فهو تعالى أعطاه الاستعداد بقوله أعطى

واسطے اوسکے جیسے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا پس حق تعالیٰ نے عطا کی قلب کو استعداد موافق قول اپنے کے یہ کہ عطا کی اللہ تعالیٰ نے

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدٰى) ثُمَّ رَفَعَ الْحِجَابَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِهِ فَرَاٰهُ فِي

ہر شے کو استعداد اوسکی پہر راہ بتائی یعنی پہر اونہالیا اللہ تعالیٰ نے حجاب درمیان سے اپنے اور درمیان سے بندے اپنے کے پس دیکہا بندے نے حق تعالیٰ کو بیچ

صُوْرَةِ مُعْتَقَدِهٖ فِي الْحَقِّ فَهُوَ عَيْنُ اعْتِقَادِهٖ فَلَا يَشْهَدُ الْقَلْبُ

صورت اعتقاد اپنی کے کہ ساتہ حق تعالیٰ کے رکہتا ہے پس وہ مرئی عین اعتقاد بندے کا ہے پس نہیں مشاہدہ کرتا ہے قلب اوسکا

وَلَا الْعَيْنُ اَبَدًا اِلَّا صُوْرَةَ مُعْتَقَدِهٖ فِي الْحَقِّ فَالْحَقُّ الَّذِيْ فِي

اور نہ آنکہ اوسکی کبہی مگر صورت معتقدہ اپنی کو کہ ساتہ حق تعالیٰ کے ہے پس وہ حق جو بیچ

الْمُعْتَقَدِ هُوَ الَّذِيْ وَسِعَ الْقَلْبُ صُوْرَتَهٗ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَجَلّٰى لَهٗ فَيَعْرِفُهٗ

اعتقاد بندے کے ہے وہی ہے کہ سمایا ہے قلب شاہد نے صورت اوسکی کو اور یہ وہی حق ہے کہ تجلی کرتا ہے واسطے شاہد کے پس پہچانتا ہے قلب شاہد اوسکو

فَلَا تَرَى الْعَيْنُ اِلَّا الْحَقَّ الْاِعْتِقَادِيَّ وَلَا خَفَاءَ فِيْ تَنَوُّعِ الْاِعْتِقَادَاتِ

پس نہیں دیکہتی ہے آنکہ شاہد کی مگر حق اعتقادی کو اور نہیں ہے کوئی پوشیدگی بیچ نوع بنوع ہونے اعتقاد آدمیوں کے

فَمَنْ قَيَّدَهٗ اَنْكَرَهٗ فِيْ غَيْرِ مَا قَيَّدَهٗ بِهٖ وَاَقَرَّ بِهٖ فِيْمَا قَيَّدَهٗ بِهٖ

پس جسنے تقید کیا حق تعالیٰ کو انکار کرتا ہے وہ شخص حق تعالیٰ کا بیچ غیر اوس صورت کے کہ تقید کیا اوسنے حق تعالیٰ کو ساتہ اوسی صورت کے اور اقرار کرتا ہے وہ ساتہ حق تعالیٰ کے بیچ اوس صورت کے کہ تقید کیا ہے حق تعالیٰ کو ساتہ اوسی صورت کے

اِذَا تَجَلّٰى فَقَدْ اٰمَنَ بِبَعْضٍ وَّكَفَرَ بِبَعْضٍ وَمَنْ اَطْلَقَهٗ عَنِ التَّقْيِيْدِ

جسوقت تجلی کرتا ہے حق تعالیٰ واسطے بندہ شاہد کے پس تحقیق ایمان لایا وہ شاہد بعض صورتوں حق کے اور کفر کیا اوسنے ساتہ بعض صورتوں حق کے اور جسنے مطلق جانا حق تعالیٰ کو مقید کرنے سے

لَمْ يُنْكِرْهُ وَاَقَرَّ بِهٖ فِيْ كُلِّ صُوْرَةٍ يَتَحَوَّلُ فِيْهَا وَيُعْطِيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ

نہیں انکار کرتا ہے وہ حق تعالیٰ کا اور اقرار کرتا ہے ساتہ حق تعالیٰ کے بیچ ہر صورت کے کہ تحول اور منقلب ہوتا ہے حق تعالیٰ بیچ اون صورتوں کے اور دیتا ہے وہ شخص حق تعالیٰ کو ذات اپنی سے

قَدْرَ صُوْرَةِ مَا تَجَلّٰى لَهٗ فِيْهَا اِلٰى مَا لَا يَتَنَاهٰى فَاِنَّ صُوَرَ التَّجَلِّيْ

تعظیم اوس صورت کی کہ تجلی کی حق تعالیٰ نے واسطے اوسکے بیچ اوس صورت کے غیر متناہی تک اسلیے کہ تحقیق واسطے صورت تجلی کے

مَا لَهَا نِهَايَةٌ يَقِفُ عِنْدَهَا وَكَذٰلِكَ الْعِلْمُ بِاللّٰهِ مَا لَهٗ غَايَةٌ فِي الْعَارِفِيْنَ

نہیں ہے کوئی حد کہ ٹہر جاوے وہ تجلی نزدیک اوسکے اور ایسا ہی حال ہے علم کا ساتہ اللہ تعالیٰ کے کہ نہیں ہے واسطے اس علم کے نہایت بیچ قلب عارفوں کے

يَقِفُ عِنْدَهَا بَلْ هُوَ الْعَارِفُ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ يَطْلُبُ الزِّيَادَةَ مِنَ الْعِلْمِ

کہ ٹہر جاوے عارف نزدیک اوسکے بلکہ وہ شخص عارف ہے بیچ ہر زمانے کے کہ طلب کرتا ہے زیادتی علم سے

بِهٖ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا فَالْاَمْرُ لَا

ساتہ حق تعالیٰ کے اور کہا کرتا ہے اے رب میرے زیادہ کر واسطے میرے علم اے رب میرے زیادہ کر واسطے میرے علم اے رب میرے زیادہ کر واسطے میرے علم پس امر اور شان الٰہی

يَتَنَاهٰى مِنَ الطَّرَفَيْنِ هٰذَا اِذَا قُلْتَ حَقٌّ وَّخَلْقٌ وَاِذَا نَظَرْتَ فِيْ

نہیں متناہی ہوتی ہے خالق اور مخلوق سے یہ فرق جسوقت کے تو کہے عارف یہ حق تعالیٰ ہے اور یہ مخلوق اور جب نظر کرے تو بیچ

قَوْلِهٖ كُنْتُ رِجْلَهُ الَّتِيْ يَسْعٰى بِهَا وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَلِسَانَهٗ

قول حق تعالیٰ کے کہ ہو جاتا ہوں میں پاؤں اوسکے کہ چلتا ہے وہ ساتہ اوسکے اور ہاتہ اوسکے کہ پکڑتا ہے وہ ساتہ اوسکے اور زبان اوسکی

119

الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ إِلَى غَيْرِ ذَٰلِكَ مِنَ الْقُوَىٰ وَمَحَالِّهَا الَّتِي هِيَ الْأَعْضَاءُ لَمْ

کہ کلام کرتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور سوا اسکے قوتون اور محلون سے اُن قوتون کے کہ وہ محل اعضا بندے کے ہین نہین

يُفَرِّقْ فَقُلْتَ الْأَمْرُ حَقٌّ كُلُّهُ أَوْ خَلْقٌ كُلُّهُ فَهُوَ خَلْقٌ بِنِسْبَةٍ وَهُوَ

فرق کریگا تو ہر دونون کا پس کہیگا تو تمام موجود خارجی حق تعالیٰ ہے یا تمام موجود خارجی مخلوق ہے پس ہی جو مخلوق ہے ایک نسبت سے اور وہی موجود

حَقٌّ بِنِسْبَةٍ وَالْعَيْنُ وَاحِدَةٌ فَعَيْنُ صُورَةِ مَنْ تَجَلَّىٰ عَيْنُ صُورَةِ

حق تعالیٰ ہے ساتھ دوسری نسبت سے اور حال آنکہ ذات ایک ہی ہے پس عین صورت اوس شخص کی جسنے تجلی کی ہے عین صورت اوس شخص کی ہے

مَنْ قَبِلَ ذَٰلِكَ التَّجَلِّيَ فَهُوَ الْمُتَجَلِّي وَالْمُتَجَلَّىٰ لَهُ فَانْظُرْ مَا أَعْجَبَ أَمْرَ اللّٰهِ

جسنے قبول کیا ہے اوس تجلی کو پس خود حق تعالیٰ تجلی کرنے والا ہے اور خود تجلی لہ ہے پس نظر کر تو اے طالب کیا عجب ہے شان اللہ تعالیٰ کی ہے

مِنْ حَيْثُ هُوِيَّتِهِ وَمِنْ حَيْثُ نِسْبَتِهِ إِلَى الْعَالَمِ فِي حَقَائِقِ أَسْمَائِهِ الْحُسْنَىٰ

باعتبار ہویت ذاتیہ اوسکی کے اور باعتبار نسبت اوسکی کے طرف عالم کے بیچ حقیقتون اسما حسنی اوسکی کے

شعر

فَمَنْ ثَمَّ وَمَا ثَمَّهْ ... وَعَيْنٌ ثَمَّ هُوَ ثَمَّهْ

پس کیا ذوی العقول واقع ہین اور کیا غیر ذوی العقول واقع ہین برابر ہین ... اور جو ذات ذوی العقول ہے واقع ہین وہی ذات بعینہ غیر ذوی العقول ہے واقع ہین

فَمَنْ قَدْ عَمَّهُ خَصَّهْ ... وَمَنْ قَدْ خَصَّهُ عَمَّهْ

پس جسنے عام کیا وجود کو خاص کیا اوسنے وجود کو ... اور جسنے خاص کیا وجود کو عام کیا اوسنے وجود کو

فَمَا عَيْنٌ سِوَىٰ عَيْنٍ ... فَنُورٌ عَيْنُهُ ظُلْمَهْ

پس نہین ہے کوئی ذات دوسری سوای ایک ذات کے ... پس نور ذات اوسکا وہی ظلمت ہے اور کثافت

فَمَنْ يَغْفُلْ عَنْ هٰذَا ... يَجِدْ فِي نَفْسِهِ غُمَّهْ

پس جو شخص غفلت کریگا اس بھید سے ... پاوے گا بیچ نفس اپنے کے غم اور حجاب

وَلَا يَعْرِفُ مَا قُلْنَا ... سِوَىٰ عَبْدٍ لَهُ هِمَّهْ

اور نہ پہچانیگا وہ اوس اسرار کو کہ کہا ہمنے ... سوائے اوس بندے کے کہ واسطے اوسکے ہمت اور توجہ باطنی ہے

وَقَالَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ لِتَقَلُّبِهِ فِي أَنْوَاعِ

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق بیچ قرآن کے البتہ نصیحت ہے واسطے اس شخص کے کہ ہے واسطے اوسکے قلب آگاہ بسبب گردش اوس قلب کے بیچ ہر قسم

الصُّوَرِ وَالصِّفَاتِ وَلَمْ يَقُلْ لِمَنْ كَانَ لَهُ عَقْلٌ فَإِنَّ الْعَقْلَ قَيْدٌ

صورتون اور صفتون کے اور نہ فرمایا حق تعالیٰ نے یہ نصیحت ہے واسطے اُس شخص کے کہ ہے واسطے اوسکے عقل اسلیے کہ تحقیق عقل ایک قید ہے

فَيَحْصُرُ الْأَمْرَ فِي نَعْتٍ وَاحِدٍ وَالْحَقِيقَةُ تَأْبَى الْحَصْرَ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ

کہ منحصر اور مقید کرتی ہے امر اور شان الٰہی کو بیچ ایک صفت کے اور ذات حق کی منع کرتی ہے حصر کو واقع مین

فما هو ذكرى لمن كان له عقل وهم أصحاب الاعتقادات الذين

پس نہیں ہے قرآن نصیحت واسطے اوس شخص کے کہ ہو واسطے اوسکے عقل اور عقل والے صاحبان اعتقاد متفرق ہیں کہ

يكفر بعضهم بعضا ويلعن بعضهم بعضا وما لهم من ناصرين فإن إله

تکفیر کرتے ہیں بعض اونکے بعض کو اور لعن کرتے ہیں بعض اونکے بعض کو اور نہیں ہے واسطے اون کے کوئی مددگار کیونکہ معبود مجعول

المعتقد ما له حكم في إله المعتقد الآخر فصاحب الاعتقاد يذب عنه

ایک معتقد خاص کا نہیں ہے واسطے اوسکے کوئی حکم اور اثر بیچ معبود مجعول معتقد خاص دوسرے کے پس صاحب اعتقاد خاص کا دور کرتا ہے اوس معبود مجعول سے

أي عن الأمر الذي اعتقده في إلهه وينصره وذلك الذي في

یعنی امر معبود اپنے سے کہ اعتقاد اور پسند کیا ہے اوسنے اوس امر کو بیچ حق معبود مجعول اپنے کے اور مدد کرتا ہے وہ معبود اوسکی اور یہی معبود مجعول کہ بیچ

اعتقاده لا ينصره فلهذا لا يكون له أثر في اعتقاد المنازع

اعتقاد اوسکے ہے نہیں مدد کرتا ہے اوسکی پس اسی سبب سے نہیں ہوتا واسطے اوسکے کوئی اثر بیچ حق معتقد دوسرے کے جو منازع اور مخالف

له وكذلك المنازع ما له نصرة من إلهه الذي في اعتقاده فما لهم

اوسکا ہے اور ایسا ہی حال ہے مخالف کا کہ نہیں ہے واسطے اوسکے کوئی مدد معبود مجعول سے کہ بیچ اعتقاد اوس مخالف کے ہے پس نہیں ہے واسطے ان معتقدوں کے

من ناصرين فنفى الحق النصرة عن آلهة الاعتقادات على انفراد

کوئی مددگار پس نفی کی حق تعالی نے مدد کی معبودون اعتقادی سے اوپر سبیل انفراد

كل معتقد على حدة فالمنصور المجموع والناصر المجموع فالحق

ہر اعتقاد والے منفرد کے پس مدد دیے گئے ہیں تمامی معبود متفرق اور مدد دینے والے ہیں تمامی اعتقاد والے متفرق پس حق تعالے

عند العارف هو المعروف الذي لا ينكر فأهل المعروف في

نزدیک عارف کے معروف اور معلوم ہے کہ نہیں انکار کیا جاتا ہے وہ پس جو اہل معرفت ہیں بیچ

الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة وهم الذين لا ينكرون

دنیا کے وہی اہل معرفت ہیں بیچ آخرت کے اور اہل معرفت دنیاوی وہ لوگ ہیں کہ نہیں انکار کرتے ہیں

الحق في أي صورة تجلى من صور تجلياته الاعتقادية والاشهادية

حق تعالی کا بیچ کسی صورت کے کہ تجلی کرتا ہے حق تعالی صورتوں تجلیات اپنی سے کہ اعتقادی ہوں وہ صورتیں یا شہودی

فلهذا قال لمن كان له قلب فعلم تقلب الحق في الصور بتقلبه

اور واسطے اسکے فرمایا حق تعالی نے نصیحت واسطے اوس شخص کے ہے کہ ہو واسطے اوسکے قلب پس جانا قلب نے پہچانا حق تعالی کا بیچ صورتوں متنوعہ کے بسبب پھرانے قلب کے

في الأشكال فمن نفسه عرف نفسه وليست نفسه بغير

بیچ شکلوں اور صورتوں عالم کے پس ذات اپنی سے پہچانا عارف نے ذات حق کو اور نہیں ہے ذات عارف کی غیر ذات

هوية الحق ولا شيء من الكون مما هو كائن ويكون

حق تعالے کی اور نہیں ہے کوئی چیز عالم میں سے جو کچھ کہ موجود ہے اور موجود ہوگا

121

بِغَيْرِ هُوِيَّةِ الْحَقِّ بَلْ هُوَ عَيْنُ الْهُوِيَّةِ فَهُوَ الْعَارِفُ وَالْعَالِمُ وَالْمُقِرُّ فِي

غیر ہویت حق تعالیٰ کی بلکہ عالم عین ہویت حق تعالیٰ کا ہے پس حق تعالیٰ ہی معرفت والا ہوا اور جاننے والا اور اقرار کرنیوالا بیچ

هٰذِهِ الصُّورَةِ وَهُوَ الَّذِي لَا عَارِفٌ وَلَا عَالِمٌ وَهُوَ الْمُنْكِرُ فِي هٰذِهِ

صورت معرفت والے کی اور وہی حق تعالیٰ ہے کہ نہ معرفت والا ہوا اور نہ جاننے والا بیچ صورت جاہل کے اور وہی حق تعالیٰ انکار کرنے والا ہے بیچ

الصُّورَةِ الْأُخْرٰى هٰذَا حَظُّ مَنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنَ التَّجَلِّي وَالشُّهُودِ فِي

صورت منکر اور کافر کے یہ معرفت تقلب حق کی حصہ اوس شخص کا ہے کہ جسنے پہچانا حق تعالیٰ کو تجلی اور شہود حق سے بیچ

عَيْنِ الْجَمْعِ فَهُوَ قَوْلُهُ (لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ) يَتَنَوَّعُ فِي تَقْلِيبِهِ وَأَمَّا أَهْلُ

عین مقام جمع کے یہی ہی حصہ نصیب ہے جو قول حق تعالیٰ کا ہے کہ یہ نصیحت ہے واسطے اوس شخص کے کہ ہو واسطے اوسکے قلب ... اور لیکن

الْإِيمَانِ وَهُمُ الْمُقَلِّدُونَ الَّذِينَ قَلَّدُوا الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ فِيمَا

ایمان وہ تقلید والے ہیں کہ تقلید کی ہے اُنھوں نے انبیا اور رسولوں کی بیچ اون

أَخْبَرُوا بِهِ عَنِ الْحَقِّ تَعَالٰى لَا مَنْ قَلَّدَ أَصْحَابَ الْأَفْكَارِ وَالْمُتَأَوِّلِينَ

اخبار کے کہ خبر دی انبیاؤں اور رسولوں نے ساتھ اوسکے حق تعالیٰ سے نہ یہ وہ لوگ ہیں کہ تقلید کی ہو اُنہوں نے فکر والے اور تاویل والے کی

الْأَخْبَارَ الْوَارِدَةَ بِحَمْلِهَا عَلٰى أَدِلَّتِهِمُ الْعَقْلِيَّةِ فَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ

جو تاویل کرتے ہیں خبروں کی کہ وارد ہوئی ہیں اور قیاس کرتے ہیں وہ ان اخبار کو اوپر دلائل عقلیہ اپنی کے پس یہ وہ ایمان والے ہیں کہ

قَلَّدُوا الرُّسُلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ هُمُ الْمُرَادُونَ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى (أَوْ

تقلید کی اُنھوں نے رسولوں کی رحمت اللہ کی اوپر ہو جو یہی ایمان والے مراد ہیں قول سے حق تعالیٰ کے کہ یہ ہے (یا

أَلْقَى السَّمْعَ) لِمَا وَرَدَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ الْإِلٰهِيَّةُ عَلٰى أَلْسِنَةِ الْأَنْبِيَاءِ

لگایا اوسنے کان کو) واسطے اوس معنی کے کہ وارد ہوئے ہیں ساتھ اوسکے اخبار الٰہیہ اوپر زبان انبیا

عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ يَعْنِي هٰذَا الَّذِي (أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ

علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اور وہ یعنی ایمان والا ایسا ہے کہ (لگایا اوسنے کان کو اور وہ

شَهِيدٌ) يُنَبِّهُ عَلٰى حَضْرَةِ الْخَيَالِ وَاسْتِعْمَالِهَا وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ

حاضر ہے) تنبیہ کرتا ہی حق تعالیٰ اس قول سے اوپر حضرت خیال کے اور اوپر استعمال کرنیکے حضرت خیال کے اور وہی استعمال خیال کا ہے قول نبی علیہ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي الْإِحْسَانِ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَاللّٰهُ فِي

الصلوٰۃ والسلام سے بیچ حق احسان کے کہ عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو اور اللہ تعالیٰ بیچ

قِبْلَةِ الْمُصَلِّي فَلِذٰلِكَ هُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَلَّدَ صَاحِبَ نَظَرٍ فِكْرِيٍّ

قبلہ مصلی کے ہے اور واسطے اسی استعمال حضرت خیال کے تقلید الاحاضر اور مشاہدہ کا ہے اور جسنے تقلید کی صاحب نظر فکری کی

وَتَقَيَّدَ بِهِ فَلَيْسَ هُوَ الَّذِي أَلْقَى السَّمْعَ فَإِنَّ هٰذَا الَّذِي أَلْقَى السَّمْعَ

اور مقید ہوا وہ ساتھ اوسکے پس نہیں ہے وہ تقلید والا ایسا صاحب نظر کا ایسا کہ لگایا اوسنے کان کو پس تحقیق یہ شخص کہ لگایا اوسنے کان کو

لابُدَّ أن يكونَ شهيدًا لِما ذكرناه وَمتى لم يكن شهيدًا لِما ذكرناه

ضرور ہے یہ کہ ہووے وہ حاضر اور شاہد واسطے اوس چیز کے کہ ذکر کیا ہے ہم نے اوسکا اور جب نہو وے حاضر واسطے اوس چیز کے کہ ذکر کیا ہے ہم نے اوسکا

فَما هُوَ المرادُ بِهذه الآية فهؤلاءِ هُمُ الذين قال اللهُ فيهم إذ تَبرَّءَ

پس نہوگا وہ شخص مراد اس آیت سے پس تقلید والے اصحاب فکر کے وہ لوگ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ حق اونکے کے جسوقت بیزار ہونگے

الذينَ اتُّبِعوا مِنَ الذينَ اتَّبَعوا والرُّسُلُ لا يَتبرَّؤُنَ مِن أتباعِهم

وہ لوگ کہ پیشوا تھے اون لوگون سے کہ پیروی کرتے تھے وہ اونکی اور رسول نہین بیزار ہونگے تابعداروں اپنے سے

الذينَ اتَّبَعوهُم فحقِّق يا وَليّي ما ذكرتُه لكَ في هذه الحِكمةِ القَلبيّة

کہ پیروی کی ہے اونھوں نے بیچ رسولوں کی پس حق اور یقین جان تو اے دوست میرے اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہے اوسکا واسطے تیرے بیچ اس حکمت قلبیہ کے

وأمّا اختصاصُها بشُعَيبٍ عليه السلامُ فلِما فيها مِنَ التَّشعيبِ أي شُعَبُها

ولیکن مختص ہونا حکمت قلبیہ کا ساتھ شعیب علیہ السلام کے پس اسواسطے ہے کہ بیچ حکمت قلبیہ کے بہت شعبے ہیں یعنی شعبے اوس حکمت کے

لا تَنحصِرُ لأنّ كلَّ اعتقادٍ شُعبةٌ فهي شُعَبٌ كلُّها أعني الاعتقادات

نہیں منحصر ہوتے ہیں اسلیے کہ ہر اعتقاد ایک شعبہ ہے پس وہ تمام شعبے ہیں مراد لیتا ہوں میں اون شعبوں سے اعتقادوں کو

فإذا انكشفَ الغِطاءُ انكشفَ لِكُلِّ أحدٍ بِحَسَبِ مُعتقَدِه وقد

پس جس وقت اوٹھ جاوے حجاب ظاہر ہوگا حق تعالیٰ واسطے ہر ایک کے موافق اعتقاد ہر ایک کے اور کبھی منکشف اور

يَنكشِفُ بِخلافِ مُعتقَدِه في الحُكمِ وهو قولُه تعالى (وبَدا لهم

ظاہر ہوتا ہے حق تعالیٰ برخلاف اعتقاد بندہ کے بیچ حکم شرعی اور احکام کلامی کے اور یہی مطلب اعتقاد اونکا یا جسکا قول حق تعالیٰ سے کہ ہے (اور ظاہر ہو جاویگا واسطے اونکے

مِنَ اللهِ ما لم يكونوا يَحتسِبون) فأكثرُها في الحُكمِ كالمُعتزِليّ

اللہ کی طرف سے جو کچھ کہ نہ تھے وہ گمان کرتے) پس اکثر اختلافات اعتقاد کا بیچ حکم شرعی کے ہے جیسے کہ معتزلی

يَعتقِدُ في اللهِ نفوذَ الوعيدِ في العاصي إذا ماتَ على غيرِ توبةٍ

اعتقاد کرتا ہے بیچ حق اللہ تعالیٰ کے جاری ہونا وعید کا بیچ حق بندہ گنہگار کے جسوقت مر جاوے وہ بغیر توبہ کے

فإذا ماتَ وكانَ مرحومًا عندَ اللهِ قد سبقَت له عنايةٌ بأنّه

پس جسوقت مر جاوے معتزلی اور ہووے وہ مرحوم نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور پیش آوے واسطے اوسکے عنایت ازلی اسطرح کہ

لا يُعاقَبُ (وَجَدَ اللهَ غفورًا رحيمًا) فبَدا لَهُ مِنَ اللهِ ما لم يكن يَحتسِبُه

نہ عذاب کیا جاوے وہ پاویگا اللہ تعالیٰ کو مغفرت کرنے والا مہربان پس ظاہر ہو جاویگا واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے جو کچھ نہ تھا وہ گمان کرتا اوسکا

وأمّا في الهُوِيّةِ فإنّ بعضَ العِبادِ يَجزِمُ في اعتقادِه أنّ اللهَ كذا

ولیکن منکشف ہونا خلاف اعتقاد کا بیچ ہویت کے پس تحقیق بعض بندے وہ ہیں کہ یقین کرتا ہے بیچ اعتقاد اپنے کے اس بات کا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ایسا ہے

وكذا فإذا انكشفَ الغِطاءُ رأى صورةَ مُعتقَدِه وهي حقٌّ

اور ایسا پس جسوقت کھل جاویگا اور دور ہوگا پردہ جسمانی بسبب موت کے دیکھیگا وہ صورت اعتقادی اپنے کو اور حالانکہ وہ صورت حق تعالیٰ کی ہے

فَاعْتَقَدَهَا وَانْحَلَّتِ الْعُقْدَةُ فَزَالَ الْاِعْتِقَادُ وَعَادَ عِلْمًا بِالْمُشَاهَدَةِ

کہ اعتقاد کیا تہا اوسنے اوس صورت کا اور کہل جاویگی گرہ پس زائل ہوگا اعتقاد سابق اور عود کریگا ساتہہ علم یقینی کے بسبب مشاہدہ کے

وَبَعْدَ احْتِدَادِ الْبَصَرِ لَا يَرْجِعُ كَلِيلَ النَّظَرِ فَيَبْدُو لِبَعْضِ الْعَبِيدِ بِاخْتِلَافِ

اور بعد حدت اور تیزی بینائی کے نہین رجوع کرتی ہے کندی نظر کی پس ظاہر ہوتا ہے واسطے بعض بندون کے بسبب اختلاف

التَّجَلِّي فِي الصُّوَرِ عِنْدَ الرُّؤْيَةِ خِلَافُ مُعْتَقَدِهِ لِاَنَّهُ لَا يَتَكَرَّرُ فَيَصْدُقُ

تجلی کے بیچ صورتون کے وقت رویت کے خلاف اعتقاد اوسکے اسلیئے کہ تحقیق تجلی حق کی نہین مکرر ہوتی ہر پس صادق آتا ہے

عَلَيْهِ فِي الْهُوِيَّةِ (وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ) فِي هُوِيَّتِهِ (مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ)

اوپر اوسکے بیچ حق ہویت حق تعالی کے یہ کہ اور ظاہر ہوجاویگا واسطے اونکے اسد تعالی کیطرف سے بیچ ہویت ذات اسد تعالی کی جو کچہ نہ تہے وہ گمان کرتے

فِيهَا قَبْلَ كَشْفِ الْغِطَاءِ وَقَدْ ذَكَرْنَا صُورَةَ التَّرَقِّي بَعْدَ الْمَوْتِ فِي

بیچ ہویت حق کے قبل کہل جانے پردے کے اور تحقیق ذکر کیا ہے صورت ترقی کو بعد موت کے بیچ

الْمَعَارِفِ الْاِلٰهِيَّةِ فِي كِتَابِ التَّجَلِّيَاتِ لَنَا عِنْدَ ذِكْرِنَا بَعْضَ مَنِ

معارف الٰہیہ کے کتاب تجلیات مین کہ تصنیف ہماری ہے وقت ذکر کرنے ہمارے کے بعض اون لوگون کے

اجْتَمَعْنَا بِهِمْ مِنَ الطَّائِفَةِ فِي الْكَشْفِ وَمَا اَفَدْنَاهُمْ فِي هٰذِهِ

کہ جمع ہوئے تہے ہم ساتہہ اونکے گروہ عارفین مین سے بیچ حالت کشف کے اور وقت ذکر اوس چیز کے کہ فائدہ بتایا ہے ہمنے انکو بیچ اس

الْمَسْئَلَةِ مِمَّا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ وَمِنْ اَعْجَبِ الْاَمْرِ اَنَّهُ فِي التَّرَقِّي

مسئلہ ترقی کے جو کچہ کہ نہ حاصل تہا اونکو اور عجیب ترین احوال سے یہ کہ تحقیق آدمی بیچ ترقی کے ہے

دَائِمًا وَلَا يَشْعُرُ بِذٰلِكَ لِلَطَافَةِ الْحِجَابِ وَرِقَّتِهِ وَتَشَابُهِ الصُّوَرِ

ہمیشہ اور نہین شعور رکہتا ہے ساتہہ اوس ترقی کے بسبب لطافت حجاب اور رقت اوسکی کے اور بسبب باہم دیگر مشابہت صورتون کے

مِثْلُ قَوْلِهِ تَعَالٰى (وَاُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا) وَلَيْسَ هُوَ الْوَاحِدُ عَيْنَ الْاٰخَرِ

جیسے کہ قول حق تعالی کا ہے اور دیے جاوینگے اہل بہشت نقد تجلی کا جس حال مین کہ مشابہ ہوگا وہ رزق باہم دیگر اور نہین ہے وہ ہر ایک حجاب مین حجاب دوسرے کا

فَاِنَّ الشَّبِيهَيْنِ عِنْدَ الْعَارِفِ مِنْ حَيْثُ اَنَّهُمَا شَبِيهَانِ غَيْرَانِ وَ

پس تحقیق دو شبیہ باہم دیگر مشابہت رکہنے والی ہین نزدیک عارف کے اس اعتبار سے کہ تحقیق وہ دونون مشابہت رکہنے والے ہین باہم دیگر اور غیر ہین باہم دیگر اور

صَاحِبُ التَّحْقِيقِ يَرَى الْكَثْرَةَ فِي الْوَاحِدِ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ مَدْلُولَ الْاَسْمَاءِ

صاحب تحقیق دیکہتا ہے کثرت کو بیچ وحدت کے جیسے کہ جانتا ہو وہ اس بات کو کہ تحقیق معنی اسماء

الْاِلٰهِيَّةِ وَاِنِ اخْتَلَفَتْ حَقَائِقُهَا وَكَثُرَتْ اَنَّهَا عَيْنٌ وَاحِدَةٌ فَهٰذِهِ

الٰہیہ کے اگرچہ مختلف ہین حقایق اون اسماکے اور بہت ہین لیکن وہ اسما بنظر مدلول کے ایک ہی ذات ہین سے ہین پس

كَثْرَةٌ مَعْقُولَةٌ فِي وَاحِدِ الْعَيْنِ فَتَكُونُ فِي التَّجَلِّي كَثْرَةً مَشْهُودَةً فِي

کثرت اسما کی کثرت عقلیہ ہے بیچ ایک ہی ذات کے پس ہوگی بیچ تجلی حق تعالی کے کثرت شہودی بیچ

عَيْنٍ وَاحِدَةٍ كَمَا اَنَّ الْهَيُولٰى تُؤْخَذُ فِيْ حَدِّ كُلِّ صُوْرَةٍ وَهِيَ مَعَ

ایک ہی ذات کے جیسے کہ تحقیق ہیولی کر لیا جاتا ہے بیچ تعریف ہر صورت جسیہ کے اور وہ ہیولی باوجود

كَثْرَةِ الصُّوَرِ وَاخْتِلَافِهَا تَرْجِعُ فِي الْحَقِيْقَةِ اِلٰى جَوْهَرٍ وَاحِدٍ وَهُوَ

کثرت صورتون اور اختلاف اونکے کے رجوع کرتا ہے حقیقت مین طرف ایک ہی جوہر کے اور وہ جوہر

هَيُولَاهَا فَمَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِهٰذِهِ الْمَعْرِفَةِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ فَاِنَّهُ

ہیولا اون صورتون مختلفہ کا ہے پس جسنے پہچانا ذات اپنی کو ساتھہ اس معرفت کے پس تحقیق پہچانا اوسنے رب اپنے کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی

عَلٰى صُوْرَتِهٖ خَلَقَهُ بَلْ هُوَ عَيْنُ هُوِيَّتِهٖ وَحَقِيْقَتِهٖ وَلِهٰذَا مَا عَثَرَ

اوپر صورت اپنی کے پیدا کیا مخلوق اپنی کو بلکہ بندہ عین ہویت اور حقیقت رب کا ہے اور واسطے اسیکے نہ مطلع ہوا

اَحَدٌ مِّنَ الْعُلَمَاۤءِ وَالْحُكَمَاۤءِ عَلٰى مَعْرِفَةِ النَّفْسِ وَحَقِيْقَتِهَا اِلَّا

کوئی عالمون اور حکیمون سے اوپر معرفت نفس اور حقیقت اوس نفس کے سوائے

الْاِلٰهِيُّوْنَ مِنَ الرُّسُلِ وَالْاَكَابِرِ مِنَ الصُّوْفِيَّةِ وَاَمَّا اَصْحَابُ النَّظَرِ

علمائے الٰہیہ کے رسولون مین سے اور اکابر صوفیہ کرام مین سے ولیکن صاحبان نظر

وَاَرْبَابُ الْفِكْرِ مِنَ الْقُدَمَاۤءِ وَالْمُتَكَلِّمِيْنَ فِيْ كَلَامِهِمْ فِي النَّفْسِ وَ

اور ارباب فکر حکمای متقدمین اور متکلمین مین سے کہ کلام اونکا بیچ معرفت نفس اور

مَاهِيَّتِهَا فَمَا مِنْهُمْ مَنْ عَثَرَ عَلٰى حَقِيْقَتِهَا وَلَا يُعْطِيْهَا النَّظَرُ الْفِكْرِيُّ

ماہیت اوسکی کے ہے نہین ہے اونمین سے کوئی شخص کہ مطلع ہوا ہو اوپر حقیقت نفس کے اور نہین بخشتی ہے اوسکو اونکی نظر فکری

اَبَدًا فَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِهَا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ الْفِكْرِيِّ فَقَدِ اسْتَسْمَنَ

کبھی علم حقیقت نفس کا پس جسنے طلب کیا علم کو ساتھہ حقیقت نفس کے از راہ نظر فکری کے پس تحقیق موٹا جانا اوسنے

ذَا وَرَمٍ وَنَفَخَ فِيْ غَيْرِ ضَرَمٍ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ مِّنَ الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ

صاحب ورم کو اور پھونکا اوسنے بغیر چقماقیون کے ناچار وہ لوگ اس گروہ مین سے ہین کہ گم ہو گئی سعی اونکی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا فَمَنْ طَلَبَ

بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہین یہ کہ تحقیق وہ اچھا کرتے ہین کام پس جسنے طلب کیا

الْاَمْرَ مِنْ غَيْرِ طَرِيْقِهٖ فَمَا ظَفِرَ بِتَحْقِيْقِهٖ وَمَا اَحْسَنَ مَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کام کو بغیر طریق اوس کام کے نہ فتح پائی اوسنے ساتھہ تحقیق اور دریافت اوسکے کے اور کیا اچھی بات ہے وہ جو فرمایا اللہ تعالی نے

فِيْ حَقِّ الْعَالَمِ وَتَبَدُّلِهٖ مَعَ الْاَنْفَاسِ فِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ فِيْ عَيْنٍ وَاحِدَةٍ

بیچ حق عالم اور بدلنے اوسکے کے ساتھہ ہر دم کے بیچ خلق جدید کے ذات واحد مین

فَقَالَ فِيْ حَقِّ طَائِفَةٍ بَلْ اَكْثَرِ الْعَالَمِ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ

پس فرمایا حق تعالی نے بیچ حق ایک گروہ کے بلکہ بیچ حق اکثر عالم کے یہ کہ بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے ہین خلق جدید سے

١٣٥

صرہین کہ درمیان عالم اور حق تعالے کے سن کل جوہ مغائرت اور تنزیہ محض کے قائل ہین ۱۲ منہ ٥٥ قولہ خلق جدید الخ یعنے خلق جدید سے اشارہ ہے

فَلَا يَعْرِفُونَ تَجْدِيدَ الْأَمْرِ مَعَ الْأَنْفَاسِ لٰكِنْ قَدْ عَثَرَتْ عَلَيْهِ

پس نہیں پہچانتے ہیں اہل عالم تجدید امر موجودات کو ساتھ ہر دم کے لیکن مطلع ہوئے ہیں اوپر اوسکے

الْأَشَاعِرَةُ فِي بَعْضِ الْمَوْجُودَاتِ وَهِيَ الْأَعْرَاضُ وَعَثَرَتْ عَلَيْهِ

اشاعرہ بیچ تجدید بعض موجودات کے اور وہ موجودات اعراض ہیں اور مطلع ہوئے ہیں اوپر

الْحِسْبَانِيَّةُ فِي الْعَالَمِ كُلِّهِ وَجَهَّلَهُمْ أَهْلُ النَّظَرِ بِأَجْمَعِهِمْ وَلٰكِنْ

اوسی تجدید کے سوفسطائیہ بیچ تمام عالم کے اور منسوب بجہل کرتے ہیں اوس گروہ کو تمام اہل نظر ولیکن

أَخْطَأَ الْفَرِيقَانِ أَمَّا خَطَأُ الْحِسْبَانِيَّةِ فَبِكَوْنِهِمْ مَا عَثَرُوا مَعَ قَوْلِهِمْ

خطا کی ہے اون دونوں فریق نے لیکن خطا حسبانیہ یعنی سوفسطائیہ کی بسبب اسکے ہے کہ نہ مطلع ہوئے وہ باوجود قول اپنے کے

بِالتَّبَدُّلِ فِي الْعَالَمِ بِأَسْرِهِ عَلٰى أَحَدِيَّةِ عَيْنِ الْجَوْهَرِ الْمَعْقُولِ الَّذِي

ساتھ تبدل کے عالم میں تمامہ اوپر احدیت ذات جوہر معقول کے کہ

قَبِلَ هٰذِهِ الصُّوَرَ وَلَا يُوجَدُ إِلَّا بِهَا كَمَا لَا تُعْقَلُ إِلَّا بِهِ فَلَوْ قَالُوا

قبول کرتا ہے وہ ان صور عالم کو اور نہیں پایا جاتا ہے وہ ایک جوہر مگر ساتھ صور عالم کے جیسے کہ نہیں سمجھی جاتی ہیں صورتیں مگر ساتھ اوس جوہر کے پس اگر قائل ہوتے

بِذٰلِكَ فَازُوا بِدَرَجَةِ التَّحْقِيقِ فِي الْأَمْرِ وَأَمَّا الْأَشَاعِرَةُ فَمَا

وہ لوگ ساتھ احدیت جوہر کے پونہچتے مرتبۂ تحقیق میں بیچ امر تجدد عالم کے ولیکن خطا اشاعرہ کی یہ ہے کہ نہ

عَلِمُوا أَنَّ الْعَالَمَ كُلَّهُ مَجْمُوعُ أَعْرَاضٍ فَهُوَ يَتَبَدَّلُ فِي كُلِّ زَمَانٍ

جانا اونہوں نے اسبات کو کہ تحقیق عالم تمامہ عرض ہے پس عالم متبدل ہوتا ہے بیچ ہر زمانہ کے

إِذِ الْعَرَضُ لَا يَبْقٰى زَمَانَيْنِ وَيَظْهَرُ ذٰلِكَ فِي الْحُدُودِ لِلْأَشْيَاءِ

کیونکہ عرض نہیں باقی رہتا ہے بیچ دو زمانوں کے اور ظاہر ہوتا ہر عرض ہونا تمام عالم کا بیچ تعریف اشیا کے

فَإِنَّهُمْ إِذَا حَدُّوا الشَّيْءَ تَبَيَّنَ فِي حَدِّهِمْ كَوْنُهُ الْأَعْرَاضَ وَأَنَّ هٰذِهِ الْأَعْرَاضَ

اسلیے کہ تحقیق علما جسوقت ذاتیات سے تعریف کرتے ہیں کسی شے معین کی ظاہر ہوتا ہے بیچ تعریف اونکی کہ ہونا اوس جوہر کا اعراض اور ظاہر ہوتا ہے یہ کہ تحقیق یہ اعراض یعنی حدود

الْمَذْكُورَةَ فِي حَدِّهِ عَيْنُ هٰذَا الْجَوْهَرِ وَحَقِيقَتِهِ الْقَائِمِ بِنَفْسِهِ

مذکورہ کہ بیچ تعریف اوس جوہر کے واقع ہیں عین اوس جوہر کے اور حقیقت اوسکے ہیں جو قائم بذاتہ ہے

وَمِنْ حَيْثُ هُوَ عَرَضٌ لَا يَقُومُ بِنَفْسِهِ فَقَدْ جَاءَ مِنْ مَجْمُوعِ مَا لَا يَقُومُ بِنَفْسِهِ مَنْ يَقُومُ

اور اس وجہ سے کہ وہ جوہر معین مجموع اعراض ہے نہیں قائم ہوتا ہے بذاتہ پس تحقیق حاصل ہوئی مجموع علاوہ سے بات کہ جو چیز نہیں قائم ہے

بِنَفْسِهِ كَالتَّحَيُّزِ فِي حَدِّ الْجَوْهَرِ الْقَائِمِ بِنَفْسِهِ الذَّاتِيِّ وَقَبُولِهِ

بذاتہ وہی چیز قائم ہوتی ہے بذاتہ جیسے کہ تحیز یعنی جای لینا بیچ تعریف جوہر قائم بذاتہ کے ذاتیات سے ہے اور جیسے کہ قبول کرنا اس جوہر کا

لِلْأَعْرَاضِ حَدٌّ لَهُ ذَاتِيٌّ وَلَا شَكَّ أَنَّ الْقَبُولَ عَرَضٌ إِذْ لَا يَكُونُ

اعراض کو یعنی ابعاد ثلثہ کو حد ذاتی ہے واسطے اوس جوہر معین کے اور نہیں ہے شک کہ تحقیق یہ قبول عرض ہے کیونکہ نہیں ہوتا ہے وہ قبول

الا فی قابل لانه لا یقوم بنفسه وهو ذاتی للجوهر والتحیز عرض و

مگر بیچ جسم قابل کے اسلیے کہ تحقیق قبول نہیں قائم ہوتا ہے بنفسہ اور حال یہ کہ وہ قبول ذاتیات میں سے جوہر کے ہے اور تحیز بھی عرض ہے

لا یکون الا فی متحیز فلا یقوم بنفسه ولیس التحیز والقبول بامر

اور نہیں ہوتا ہے وہ تحیز مگر بیچ جسم جوہر متحیز کے پس نہیں قائم ہوتا ہے وہ تحیز بذاتہ اور نہیں ہے تحیز اور قبول امر

زائد علی عین الجوهر المحدود لان الحدود الذاتیة هی

زائد اوپر عین جوہر کے یعنی جسم محدود کے کیونکہ تحقیق حدود ذاتیہ

عین المحدود وهویته فقد صار ما لا یبقی زمانین یبقی

عین ہیں شے محدود کے اور ذات شے محدود کے ہیں پس تحقیق ہو گئی وہ چیز کہ نہیں باقی رہتی تھی دو زمانوں میں باقی رہتی ہے

زمانین وازمنة وعاد ما لا یقوم بنفسه یقوم بنفسه ولا

دو زمانوں میں اور کئی زمانوں میں اور ہو گئی وہ چیز کہ نہیں قائم رہتی ہے بذاتہ قایم رہتی ہے بذاتہ اور نہیں

یشعرون بما هم علیه وهؤلاء هم (فی لبس من خلق جدید)

سمجھتے ہیں مجوبین اوس چیز کو کہ وہ اوس پر قایم ہیں تبدلات اور خلق جدید سے اور وہی لوگ بیچ شک کے ہیں خلق جدید سے

واما اهل الکشف فانهم یرون ان الله تعالی یتجلی فی کل نفس

و لیکن اہل کشف پس تحقیق وہ دیکھتے ہیں اس بات کو کہ تحقیق اللہ تعالی تجلی فرماتا ہے ہر دم

ولا یتکرر التجلی ویرون ایضا شهودا ان کل تجل یعطی خلقا جدیدا

اور نہیں مکرر ہوتی ہے وہ تجلی اور بھی دیکھتے ہیں اہل کشف شہود کے آنکھ سے اس بات کو کہ تحقیق ہر تجلی عطا کرتی ہے خلق جدید کو

ویذهب بخلق فذهابه هو الفناء عند التجلی والبقاء لما

اور لیجاتی ہے خلق قدیم کو پس چلا جانا خلق قدیم کا وہی فنا ہے وقت تجلی جدید کے اور بقا ہے اوس چیز کی کہ

	یعطیه التجلی الآخر فافهم	
	بخشتی ہے اوسکو تجلی دوسری پس سمجھ لے اے طالب	

فص حکمة ملکیة فی کلمة لوطیة

یہ فص حکمت ملکیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ لوطیہ کے

الملک الشدة والملیک الشدید یقال ملکت العجین اذا

ملک معنی شدت اور سختی کے ہے اور ملیک معنی میں سخت کے کہا جاتا ہے عرب میں ملکت العجین یعنی سخت کیا میں نے خمیر کو جو وقت

شددت عجنه قال قیس بن الخطیم یصف طعنة شعر

سخت کرے خادم خمیر مخدوم کو کہا قیس بیٹے خطیم نے جس حال میں کہ صفت کرتا تھا وہ اپنے نیزہ مارنے کی شعر

مقویت باطن کی ہے اور کمال معرفت قوت اور ہیبت کو سبب کرتی ہے چنانچہ بیان اسکا خود اس فص میں آتا ہے ۱۲ منہ

مَلَكْتُ بِهَا كَفِّي فَأَنْهَرْتُ فَتْقَهَا | يَرَى قَائِمٌ مِنْ دُونِهَا مَا وَرَاءَهَا

سخت کیا مینے ساتھہ نیزہ کے دونون ہاتھون سے کہ پس کشادہ کیا مینے شگاف زخم نیزہ سے | کہ دیکھے جو کہڑا ہے پیچھے نیزہ کے اوس چیز کو کہ جانب آخر نیزہ کا ہے

اَيْ شَدَدْتُ بِهَا كَفِّي يَعْنِي بِالطَّعْنَةِ فَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَنْ لُوْطٍ (لَوْ اَنَّ

یعنی سخت کیا مینے ساتھہ اوسکے دونون ہاتھون سے یعنی نیزہ کے پس یہ معنی مین شدت کے مستفاد ہو قول اللہ تعالیٰ سے بزبان لوط علیہ السلام منقول ہے کہ کاش کہ مجھے ہوتا

لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

واسطے میرے ساتھہ تمہارے زور یا پناہ لیتا مین طرف قوم زور آور کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَخِيْ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ

علیہ وسلم نے رحم کرے اللہ بہائی میرے لوط علیہ السلام پر کہ پناہ لیتے تہے طرف قبیلہ زور آور کے

فَنَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ اللّٰهِ مِنْ كَوْنِهِ

پس آگاہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر اس بات کے کہ تحقیق تہے لوط علیہ السلام ساتھہ اللہ تعالیٰ کے بسبب ہونے اوسکے

شَدِيْدًا وَالَّذِيْ قَصَدَهُ لُوْطٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقَبِيْلَةُ بِالرُّكْنِ

شدید اور وہ چیز کہ قصد کیا تہا اوسکا حضرت لوط علیہ السلام نے بظاہر وہ قبیلہ تہا ساتھہ قول اونکے کہ رکن

الشَّدِيْدِ وَالْمُقَاوَمَةُ بِقَوْلِهِ (لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً) وَهِيَ الْهِمَّةُ

شدید ہے اور مقابلہ تہا ساتہہ قول اونکے کہ (لو ان لی بکم قوۃ) ہے اور وہی قوت ہمت باطن کی ہے

هٰهُنَا مِنَ الْبَشَرِ خَاصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسجگہ انسان کامل سے خاص کر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَمِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ يَعْنِيْ مِنَ الزَّمَانِ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ لُوْطٌ عَلَيْهِ

اوس وقت سے یعنی اوس زمانے سے کہ کہا تہا بیچ اوس زمانے کے لوط علیہ

السَّلَامُ (اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ) مَا بُعِثَ نَبِيٌّ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَّا

السلام نے (او اوی الی رکن شدید) نہین مبعوث ہوئے کوئی پیغمبر بعد اونکے مگر

فِيْ مَنَعَةٍ مِنْ قَوْمِهِ فَكَانَ تَحْمِيْهِ قَبِيْلَتُهُ كَاَبِيْ طَالِبٍ مَعَ

بیچ روکنے والون اور حمایتیون کے قوم اپنی سے پس تہی ہر پیغمبر کو حمایت کرتا تہا اونکی قبیلہ اونکا جیسے کہ تہے ابی طالب ساتھہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَوْلُهُ (لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً) لِكَوْنِهِ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس قول لوط علیہ السلام کا کہ (لو ان لی بکم قوۃ) ہے اسواسطے تہا

السَّلَامُ سَمِعَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضُعْفٍ)

کہ سنا تہا اونہون نے اللہ تعالیٰ سے کہ فرماتا ہے اللہ وہی ہے کہ جسنے پیدا کیا تمکو ناتوانی سے)

بِالْاَصَالَةِ (ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً) فَعَرَضَتِ الْقُوَّةُ بِالْجَعْلِ

اصل مین سے گردانی پیچھے ناتوانی کے قوت پس عارضی ہوئی قوت بسبب ایجاد حق تعالیٰ کے

فهي قوة عرضية ثم جعل من بعد قوة ضعفا وشيبة فالجعل يتعلق

پس وہ قوت عارضی ہے (پھر گردانی حق تعالی نے پیچھے قوت کے ناتوانی اور بڑھاپا) پس جعل اور ایجاد متعلق ہوتا ہے

بالشيبة واما الضعف فهو رجوع الى اصل خلقه وهو قوله

ساتھ بڑھاپے کے ولیکن ناتوانی پس وہ راجع ہے طرف اصل پیدائش اپنی کے اور وہ اصالت مستفاد ہو قول حق تعالی سے کہ

(خلقكم من ضعف) فرده لما خلقه منه كما قال (ثم يرد الى

(خلقکم من ضعف) ہے پس پھیر دیا حق تعالی نے مخلوق کو طرف اس چیز کے کہ پیدا کیا اسنے مخلوق کو اس سے جیسے فرمایا پھر پھیرا جاتا ہے طرف

ارذل العمر لكيلا يعلم من بعد علم شيئا) فذكر انه يرد الى الضعف

ناکارہ عمر کے تاکہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھ پس ذکر کیا حق تعالی نے ایہات کا کہ تحقیق آدمی پھیرا گیا طرف ضعف اور ناتوانی

الاول فحكم الشيخ حكم الطفل في الضعف وما بعث نبي الا بعد

اول کے پس حکم بوڑھے کا بمنزلہ حکم لڑکے کے ہے بیچ ناتوانی کے اور نہ مبعوث ہوئے کوئی پیغمبر مگر بعد

تمام الاربعين وهو زمان اخذه في النقص في الضعف فلذلك

تمام ہونے چالیس برس کے اور وہ ایک زمانہ ہے کہ شروع اسکا بیچ نقص اور ناتوانی کے ہے پس بسبب اسی کے

قال (لو ان لي بكم قوة) مع كون ذلك يطلب همة موثرة

کہا لوط علیہ السلام نے (لو ان لی بکم قوۃ) باوجود ہونے اسکے کہ طلب کرتے تھے وہ ہمت اور قصد کو کہ تاثیر بخشنے والا ہووے وہ

۱۲۹

فان قلت وما يمنعه من الهمة الموثرة وهي موجودة في السالكين

پس اگر کہے تو کیا چیز منع کرتی ہے پیغمبر کو ہمت موثرہ سے حالانکہ ہمت موثرہ موجود ہے بیچ سالکان کے

من الاتباع فالرسل اولى بها قلنا صدقت ولكن نقصك علم آخر

تابعین انبیا میں سے پس رسول سزاوار تر ہیں ساتھ اس ہمت موثرہ کے کہینگے ہم سچ کہا تونے ولیکن ناقص اور ترک کیا تجھے علم دوسرا

وذلك ان المعرفة لا تترك للهمة تصرفا فكلما علت معرفته نقص

اور وہ علم یہ ہے کہ تحقیق معرفت الٰہی نہیں چھوڑتی ہے ہمت اور قصد تام کو واسطے تصرف کے پس جیسے جیسے عالی ہوگی معرفت عبد کی

تصرفه بالهمة وذلك لوجهين الوجه الواحد لتحققه بمقام

ویسے ویسے ناقص ہوگا تصرف اسکا ساتھ ہمت کے اور یہ بات ثابت ہے بسبب دو وجہوں کے ایک وجہ بسبب ثابت ہونے اور تام ہونیکے ہے بیچ مقام

العبودية ونظره الى اصل خلقه الطبيعي والوجه الآخر احدية

عبودیت کے اور بسبب نظر اسکی کے طرف اصل خلقت طبیعی اپنی کے اور وجہ دوسری شہود احدیت

المتصرف والمتصرف فيه فلا يرى على من يرسل همته

متصرف اور متصرف فیہ کے ہے پس نہیں دیکھتا ہے وہ عارف کہ اوپر کسکے بھیجے ہمت موثرہ اپنی کو

فيمنعه ذلك وفي هذا المشهد يرى ان المنازع له ما عدل عن

پس باز رکھتا ہے اس عارف کو شہود احدیت کا اور بیچ اسی مقام شہود کے دیکھتا ہے کہ تحقیق جھگڑنے والا ساتھ اسکے نہیں تجاوز کیا

حقیقتہ التی ھو علیھا فی حال ثبوت عینہ وحال عدمہ فما ظھر

حقیقت اپنی سے کہ وہ مخالف اوپر اوس حقیقت کے ہے بیچ حال ثبوت مین ثابتہ اور حال عدم اوسی مخالف کے پس نہ ظاہر ہوا

فی الوجود الا ما کان لہ فی حال العدم فی الثبوت فما تعدی

بیچ وجود خارجی کے پھر مگر وہ چیز کہ تھی واسطے مخالف کے بیچ حال عدم کے بیچ مرتبہ ثبوت علمی کے یعنی اعیان ثابتہ مین پس نہ تجاوز کیا اوس مخالف نے

حقیقتہ ولا اخل بطریقتہ فتسمیۃ ذلک نزاعا انما ھو امر

حقیقت اپنی سے اور نہ کم کیا طریقے اپنے کو پس نام رکھنا امر مخالف کا نزاع سوا اسکے نہین ہے کہ وہ نام رکھنا

عرضی اظھرہ الحجاب الذی علی اعین الناس کما قال اللہ

امر عارضی ہے کہ ظاہر کیا اوسکو حجاب نے کہ اوپر آنکھون آدمی کے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ

تعالی فیھم (ولکن اکثر الناس لا یعلمون یعلمون ظاھرا من

تعالی نے بیچ حق اونکے لیکن بہت لوگ نہین جانتے ہین اور جانتے ہین وہ فقط ظاہری

الحیوۃ الدنیا وھم عن الاخرۃ ھم غافلون) وھو من المقلوب

زندگانی دنیا سے اور وہ آخرت اور باطن امر سے غافل ہین اور لفظ غافلون کا بیچ آیت مذکور کے مقلوب الحروف ہین

فانہ من قولھم (قلوبنا غلف) ای فی غلاف وھو الکن الذی

اسلیے کہ تحقیق وہ لفظ قول مین اونکے مجوبین کے ہے کہ قلوبنا غلف ہے یعنی دل ہمارا غلاف مین ہے اور وہ غلاف ایک حجاب ہے کہ

سترہ عن ادراک الامر علی ما ھو علیہ فھذا وامثالہ

چھپایا اوسنے مجوب کو دریافت امر واقعی سے جو نفس الامر مین ہے پس یہ مذکور اور مانند اسکے

یمنع العارف من التصرف فی العالم قال الشیخ ابو عبد اللہ

باز رکھتا ہے عارف کو تصرف سے بیچ عالم کے کہا شیخ ابو عبد اللہ

محمد بن فائد للشیخ ابی السعود بن الشبل لم لا تتصرف فقال

محمد بیٹے فائد نے شیخ ابو السعود بیٹے شبل کو کہ کیون نہین تصرف کرتا ہے تو پس کہا

ابو السعود ترکت الحق یتصرف لی کما یشاء یرید قولہ تعالی

ابو السعود نے چھوڑ دیا مینے حق تعالی کو کہ تصرف کرے وہ واسطے میرے جیسا چاہے مراد لیتا ہے ابو السعود کے تصرف کو قول حق سے

(فاتخذہ وکیلا) فالوکیل ھو المتصرف ولا سیما وقد سمع

بیچ امر حق تعالی کے کہ فاتخذہ وکیلا ہے یعنی پس پکڑ اوسکو کارساز پس وکیل وہی تصرف کرنے والا ہے خصوصاً شنا تھا

اللہ یقول (وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ) فعلم ابو السعود

ابو السعود نے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہے اور خرچ کرو تم اوس چیز مین سے کہ کیا ہے تمکو جانشین پہلونکا بیچ اوسکے پس جان لیا ابو السعود

والعارفون ان الامر الذی بیدہ لیس لہ فانہ مستخلف فیہ

اور عارفون نے ایسا تکو کہ تحقیق جو امر کہ بیچ ہاتھ عارف کے ہے نہین ہے وہ امر واسطے ہر ایک کے بالاصالت کیونکہ عارف جانشین ہے بیچ اسی کے

۱۳۰

ثُمَّ قَالَ لَهُ الْحَقُّ هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي اسْتَخْلَفْتُكَ فِيهِ وَمَلَّكْتُكَ إِيَّاهُ

پھر کہا واسطے ہر عارف کے حق تعالیٰ نے یہ وہ امر ہے کہ خلیفہ اور جانشین کیا میں نے تجھ بیچ اوسکے اور مالک کیا میں نے تجھکو اوسکا

اجْعَلْنِي وَاتَّخِذْنِي وَكِيلًا فِيهِ فَامْتَثَلَ أَبُو السُّعُودِ أَمْرَ اللّٰهِ فَاتَّخَذَهُ

گردان مجکو اور پکڑ مجکو وکیل بیچ اوسکے پس پیروی کی ابوالسعود نے امر اللہ تعالیٰ کی پس پکڑ لیا اوسکو

وَكِيلًا فَكَيْفَ تَبْقَى لِمَنْ يَشْهَدُ مِثْلَ هٰذَا الْأَمْرِ هِمَّةٌ يَتَصَرَّفُ

وکیل پس کیونکر باقی رہیگی واسطے اوس شخص کے کہ مشاہدہ کرتا ہے مثل اس امر کے ایسی ہمت کہ تصرف کرے ساتھ میں

بِهَا وَالْهِمَّةُ لَا تَفْعَلُ إِلَّا بِالْجَمْعِيَّةِ الَّتِي لَا مُتَّسَعَ لِصَاحِبِهَا إِلَى غَيْرِ

ساتھ اوسی ہمت کے اور ہمت نہیں کام کرتی ہے مگر ساتھ دلجمعی اور توجہ کامل کے کہ نہیں گنجائش دیتی ہے وہ ہمت صاحب اپنے کو طرف غیر

مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ وَهٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ تُفَرِّقُهُ عَنْ هٰذِهِ الْجَمْعِيَّةِ

اوس چیز کے کہ دلجمعی ہوئی صاحب تصرف کی اوپر اوسکے اور یہ معرفت پراگندہ کرتی ہے صاحب مشاہد کو اس جمعیت سے

فَيَظْهَرُ الْعَارِفُ التَّامُّ الْمَعْرِفَةِ بِغَايَةِ الْعَجْزِ وَالضَّعْفِ قَالَ بَعْضُ

پس ظاہر ہوتا ہے وہ عارف کہ کامل معرفت والا ہے ساتھ نہایت عجز اور ضعف کے کہا بعض نے

الْأَبْدَالِ لِلشَّيْخِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قُلْ لِلشَّيْخِ أَبِي مَدْيَنَ بَعْدَ السَّلَامِ

۱۳۱ ابدالون میں سے شیخ عبدالرزاق سے کہ کہو تم شیخ ابی مدین کو بعد سلام کے

عَلَيْهِ يَا أَبَا مَدْيَنَ لِمَ لَا يَعْتَاصُ عَلَيْنَا شَيْءٌ وَأَنْتَ تَعْتَاصُ عَلَيْكَ

اوپر کہ اے ابی مدین کیوں نہیں دشوار ہوتی ہے اوپر ہمارے کوئی چیز اور دشوار ہوتی ہیں اوپر تمہارے

الْأَشْيَاءُ وَنَحْنُ نَرْغَبُ فِي مَقَامِكَ وَأَنْتَ لَا تَرْغَبُ فِي مَقَامِنَا وَكَذٰلِكَ

بہت سی چیزیں تصرفات کی حالانکہ ہم رغبت رکھتے ہیں بیچ مقام اور مرتبے تمہارے کے اور تم نہیں رغبت رکھتے ہو بیچ مقام اور مرتبہ ہمارے کے اور ایسا ہی

كَانَ مَعَ كَوْنِ أَبِي مَدْيَنَ كَانَ عِنْدَهُ ذٰلِكَ الْمَقَامُ وَغَيْرُهُ وَنَحْنُ

تھا حال ابو مدین کا باوجود ہونے ابو مدین کے ایسے مرتبے میں کہ تھا نزدیک اونکے مقام ابدالون کا اور غیر اوسی مقام ابدالون کے اور ہم

أَتَمُّ فِي مَقَامِ الضَّعْفِ وَالْعَجْزِ مِنْهُ وَمَعَ هٰذَا قَالَ لَهُ هٰذَا الْبَدَلُ

زیادہ تر ہیں بیچ مقام ضعف اور عجز کے ابو مدین سے اور بسبب اس کمال کے کہا واسطے ابو مدین کے ان ابدالون نے

مَا قَالَ وَهٰذَا مِنْ ذٰلِكَ الْقَبِيلِ أَيْضًا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جو کچھ کہ کہا اور یہ عدم تصرف بھی اس قبیل سے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَقَامِ عَنْ أَمْرِ اللّٰهِ لَهُ بِذٰلِكَ مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ

علیہ وسلم نے بیچ اس مقام عبودیت اور عجز کے حکم سے اللہ تعالیٰ کے کہ واسطے اونکے تھا یہ قول کہ نہیں جانتا ہوں میں جو کچھ کہ کیا جاویگا

بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ فَالرَّسُولُ يَحْكُمُ مَا يُوحَى

ساتھ میری اور ساتھ تمہاری نہیں پیروی کرتا ہوں میں مگر اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے پس رسول حکم کرتا ہے ساتھ اوس چیز کا کہ وحی کی گئی

الشہوۃ بما عندہ غیر ذلک فإن أوحی الیہ بالتصرف فبجزم تصرف

طرف اوسکے ساتھ اوس چیز کے نہیں ہے جو نزدیک رسول کے سوائے اوسکے پس اگر وحی کیا جاوے طرف رسول کے واسطے تصرف کے پس ساتھ یقین کے تصرف کرتے ہیں

وإن منع امتنع وإن خیر اختار ترک التصرف إلا أن یکون

اور اگر منع کیے جاویں باز رہتے ہیں تصرف سے اور اگر اختیار دیے جاویں وہ اختیار کرتے ہیں ترک تصرف کو مگر یہ کہ ہووے وہ مختار تصرف

ناقص المعرفۃ قال ابو السعود لأصحابہ المؤمنین بہ إن اللہ

ناقص معرفت والا کہا ابو السعود نے واسطے مریدین اپنے کے کہ معتقد ابو سعود کے تھے یہ کہ تحقیق اللہ تعالی نے

أعطانی التصرف منذ خمس عشرۃ سنۃ وترکناہ تظرفا ھذا لسان

عطا کیا مجکو تصرف مدت سے پندرہ برس کے اور ترک کیا ہمنے اوس تصرف کو زیرکی سے یہ قول ابو سعود کا زبان

إدلال وأما نحن فما ترکناہ تظرفا وھو ترکہ إیثارا وإنما ترکناہ لکمال المعرفۃ

ناز سے ہے ولیکن ہمنے نہیں ترک کیا تصرف کو زیرکی سے اور وہ ظرافت ترک کرنا تصرف کا ہی اختیار اور سوا اسکے نہیں ہے کہ ترک کیا ہمنے تصرف کو سبب کمال معرفت

فإن المعرفۃ لا تقتضیہ بحکم الاختیار فمتی تصرف العارف بالھمۃ فی العالم

کیونکہ تحقیق معرفت نہیں تقاضا کرتی ہی تصرف کو ساتھ حکم اختیار اور رغبت کے پس جب تصرف کرے عارف کامل ساتھ ہمت اپنی کے بیچ عالم کے

فعن أمر إلھی وجبر لا باختیار ولا شک أن مقام الرسالۃ

پس امر الہی اور جبر سے ہے نہ کہ ساتھ اختیار اور رغبت کے اور نہیں ہے شک اسبات میں کہ تحقیق مرتبہ رسالت کا

یطلب التصرف لقبول الرسالۃ التی جاء بھا فیظھر علیہ ما یصدقہ

طلب کرتا ہے تصرف کو واسطے قبول کرنے رسالت کے کہ لائے ہیں رسول اوسکو پس ظاہر کرتی ہیں اوپر اوسکے قبول کے اوس چیز کو کہ تصدیق کرتی ہے

عند أمتہ وقومہ لیظھر دین اللہ تعالی والولی لیس کذلک

چیز اوس رسول کی نزدیک امت اور قوم اونکی کے تاکہ ظاہر کرے رسول دین اللہ تعالی کا اور ولی نہیں ہے مثل رسول کے

ومع ھذا فلا یطلبہ الرسول فی الظاھر لأن للرسول الشفقۃ

اور باوجود اسکے پس طلب کرتے ہیں تصرف کو رسول ظاہر اور علانیہ میں اسلیے کہ تحقیق واسطے رسول کے شفقت ہے

علی قومہ فلا یرید أن یبالغ فی ظھور الحجۃ علیھم فإن فی ذلک

اوپر قوم اپنی کے پس نہیں چاہتے ہیں رسول یہ کہ مبالغہ کریں بیچ ظہور اور انکشاف حجت اور معجزہ کے اوپر قوم کے اسلیے کہ بیچ ظہور حجت کے

ھلاکھم فیبقی علیھم وقد علم الرسول أیضا أن الأمر

ہلاکی قوم کی ہے پس باقی رکھتے ہیں رسول صورت حجت کو اوپر اونکے اور تحقیق جان لیا ہے رسول نے بھی اسبات کو کہ تحقیق امر

المعجز إذا ظھر للجماعۃ فمنھم من یؤمن عند ذلک ومنھم

معجز جس وقت ظاہر ہووے واسطے جماعت کے پس بعض اونمیں سے وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے وقت ظہور امر معجز کے اور بعض اونمیں سے وہ شخص ہے

من یعرفہ ویجحدہ ولا یظھر التصدیق بہ ظلما وعلوا وحسدا

کہ جانتا ہے اوس امر معجز کو اور انکار کرتا ہے اوسکا اور نہیں ظاہر کرتا ہی وہ تصدیق ساتھ اوسکے بسبب ظلم اور بڑائی اور حسد کے

ومنهم من يلحق ذلك بالسحر والايهام فلما رأت الرسل ذلك وانه

اور بعض اونمین سے وہ شخص ہے کہ الحاق کرتا ہے امر معجز کو ساتھ جادو اور شعبدہ کے پس جب دیکھین رسولن احوال مذکورہ کو اور دیکھا اسکا تحقیق وہ نہین سے

لا يؤمن الا من انار الله قلبه بنور الايمان ومتى لم ينظر

نہین ایمان لاویگا کوئی مگر وہ شخص کہ منور کیا اللہ تعالی نے دل اوسکا ساتھ نور ایمان کے اور جب نہ دیکھا

الشخص بذلك النور المسمى ايمانا فلا ينفع في حقه الامر المعجز

اوس شخص نے ساتھ اوس نور کے کہ نام رکھا گیا ہے اوسکا ایمان پس نہ نفع کریگا بیچ حق اوسکے امر معجز

فقصرت الهمم عن طلب الامور المعجزة لما لم يعم اثرها في الناظرين

پس قاصر ہوئین ہمتین رسول کی طلب کرنے سے امور معجزہ کے اسلیے کہ نہین عام ہوتا ہے اثر معجزہ کا نظر بین ناظرین کی

ولا في قلوبهم كما قال في حق اكمل الرسل واعلم الخلق واصدقهم

اور نہ بیچ دلون اونکے کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق کامل تر رسولون اور دانا تر مخلوق اور

في الحال انك لا تهدي من احببت ولكن الله يهدي من يشاء ولو كان للهمة

صادق تر اونکے کے بیچ حال اور مقال کے تحقیق تو نہین ہدایت کرتا ہے جسکو دوست رکھتا ہے تو ولیکن اللہ تعالی ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اگر ہوتا واسطے ہمت کے

اثر ولا بد لم يكن احد اكمل من رسول الله صلى الله عليه

کوئی اثر البتہ اثر کرتی ہمت اور ضرور ہے کہ نہووے کوئی کامل تر رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم ولا اعلى واقوى همة منه وما اثرت في اسلام ابي طالب

وسلم سے اور نہ دانا تر اور نہ قوی تر ہمت مین آپ سے اور نہ تاثیر کی ہمت رسول علیہ السلام نے بیچ اسلام ابی طالب

عمه وفيه نزلت الاية التي ذكرناها ولذلك قال تعالى

چچا آپکے اور بیچ حق ابو طالب ہی کے نازل ہوئی آیت کہ ذکر کیا ہے ہم نے اوسکا اور اسیواسطے فرمایا اللہ تعالے نے

في الرسول انه ما عليه الا البلاغ وقال ليس عليك هداهم

بیچ حق رسول کے کہ تحقیق نہین ہے اوپر رسول کے مگر پہونچانا احکام کا اور فرمایا اللہ تعالے نے نہین ہے اوپر تیرے ہدایت کرنا انکا

ولكن الله يهدي من يشاء وزاد في سورة القصص وهو اعلم

ولیکن اللہ تعالی ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور زیادہ کیا حق تعالی نے بیچ سورہ قصص کے نفی ہدایت مین رسول سے اور اللہ تعالی دانا تر ہے

بالمهتدين اي بالذين اعطوه العلم بهدايتهم في حال عدمهم

ساتھ ہدایت پانیوالون کے یعنی ساتھ اون لوگون کے کہ عطا کیا اونھون لوگون نے حق تعالی کو علم ہدایت اپنی کا بیچ حال عدم کے

باعيانهم الثابتة فاثبت ان العلم تابع للمعلوم فمن كان

ساتھ اعیان ثابتہ اپنے کے پس ثابت کیا حق تعالی نے اسبات کو کہ تحقیق علم تابع ہے واسطے معلوم کے پس جو شخص تھا

مؤمنا في ثبوت عينه وحال عدمه ظهر بتلك الصورة في

مومن بیچ حال ثبوت عین ثابتہ اپنے کے اور بیچ حال عدم اپنے کے ظاہر ہوا وہ ساتھ اوسی صورت عین ثابتہ کے بیچ

حال وجوده وقد علم الله ذلك منه أنه هكذا يكون

حال وجود خارجی اسکے اور تحقیق جان لیا تھا اللہ تعالی نے ایمان کو شخص مذکور سے کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہوگا

فلذلك قال (وهو أعلم بالمهتدين) فلما قال مثل هذا قال أيضاً (ما

پس اسیواسطے فرمایا اللہ تعالی نے اور اللہ دانا تر ہے ساتھ ہدایت پانے والوں کے پس جب کہا اللہ تعالی نے مثل اس قول کے کہا دوسرا قول بھی کہ نہیں

يبدل القول لدي) لأن قولي على حد علمي في خلقي (وما أنا بظلام

بدلا جاتا ہے قول اور حکم پاس میرے اسلیے کہ قول اور حکم میرا موافق علم میرے کے ہے بیچ خلق میری کے (اور نہیں ہوں میں ظلم کرنے والا

للعبيد) أي ما قدرت عليهم الكفر الذي يشقيهم ثم طلبتهم

واسطے بندونکے) یعنی نہیں مقدر کیا ہے اوپر بندوں کے کفر کو کہ شقی اور بدبخت کرے وہ کفر انکو پھر طلب کروں میں

بما ليس في وسعهم أن يأتوا به بل ما عاملناهم إلا بحسب ما علمناهم

اونسے وہ چیز کہ نہ ہو بیچ طاقت اونکی کے یہ کہ عمل میں لاویں اس چیز کو بلکہ نہیں معاملہ کیا ہے ساتھ اونکے مگر موافق اوس چیز کے کہ جانا ہے ہم نے اونکے اعیان ثابتہ

وما علمناهم إلا بما أعطونا من نفوسهم مما هم عليه فإن كان ظلماً فهم

اور نہیں جانا ہے اونکے اعیان کو مگر ساتھ اوسکے کہ عطا کیا اونہوں نے ہمکو اعیان اپنی سے اوس چیز سے کہ تھی حالت علم میں اوپر اوسکے پس اگر ہو وے عطیہ اونکا ظلم پس وہ لوگ

الظالمون ولذلك قال (ولكن كانوا أنفسهم يظلمون) فما

ظالم ہیں اور اسیواسطے فرمایا حق تعالی نے (ولیکن تھے وہ کہ ذاتوں اپنی کو ظلم کرتے تھے) پس نہ

ظلمهم الله كذلك ما قلنا لهم إلا ما أعطته ذاتنا أن نقول

ظلم کیا اونکو اللہ تعالی نے ایسے ہی نہیں کہا ہے ہم نے اون لوگوں کو مگر وہ چیز کہ عطا کیا اوسکو ذات ہماری نے یہ کہ کہیں ہم

لهم وذاتنا معلومة لنا بما هي عليه من أن نقول كذا ولا

واسطے اونکے اور ذات ہماری معلوم ہے ہمکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ ذات اوپر اوسکے ہے وہ چیز عبارت اس بات سے ہے کہ کہینگے ہم ایسا اور نہ

نقول كذا فما قلنا إلا ما علمنا أن نقول فلنا القول منا و

کہیں گے ہم ایسا پس نہ کہا ہے ہم نے مگر وہ چیز کہ جانا ہے اوسکو یہ کہ کہیں ہم پس واسطے ہمارے ہی کہنا اور حکم کرنا ہم ہی سے اور

لهم الامتثال وعدم الامتثال مع السماع منهم شعر

واسطے بندونکے ہے فرمانبرداری حکم اور نافرمانی حکم کی ساتھ سماعت اونکے کے قول ہمارا شعر

فالكل منا ومنهم	والأخذ عنا وعنهم
پس تمامی احوال موجودات کی ہے اور مخلوق سے ہیں	اور لینا احکام کا ہمسے اور اونسے ہے
إن لا يكونوا منا	فنحن لا شك منهم
اگر ہوویں وہ ہم سے	پس ہم بیشک اونسے ہیں

فتحقق يا وليي هذه الحكمة الملكية من الكلمة

پس یقین جان اسے دوست میرے اس حکمت ملکیہ کو کلمہ

۱۳۵

اللوح منه فذاتها لباب المعرفة **شعر**

لوح ہے اسلیے کہ تحقیق یہ حکمت خلاصہ معرفت کا ہے شعر

فقد بان لك السر وقد اتضح الامر	وقد ادرج في الشفع الذي قيل هو الوتر
پس تحقیق ظاہر ہوا واسطے تیرے سر قدر کا اور تحقیق ظاہر ہوئی حقیقت امر قدر کی	اور تحقیق درج کی گئی بیچ جفت کے یعنی بیچ اعیان عالم کے وہ کہ کہا تحقیق سے اوس کو طاق

فص حكمة قدرية في كلمة عزيرية

یہ فص حکمت قدریہ کا ہے بیچ بیان کلمہ عزیریہ کے

اعلم ان القضاء حكم الله في الاشياء وحكم الله في الاشياء

جان تو اے طالب تحقیق قضا یعنے سر قدر حکم کلی اللہ تعالی کا ہے بیچ اشیا کی اور حکم اللہ تعالی کا بیچ اشیا کے

على حد علمه بها وفيها وعلم الله في الاشياء على ما اعطته

موافق اندازہ علم اللہ تعالی کے ہے ساتھ اشیا اور بیچ اشیا کے اور علم اللہ تعالی کا بیچ اشیا کے اوپر اوس حد کے ہے کہ بخشا اوس حد کو

المعلومات مما هي عليه في نفسها والقدر توقيت ما هي عليه

اشیاء معلومہ نے حق تعالی کو کہ اشیا معلومہ اوپر اوس علم کے ہیں بیچ ذات اپنی کے اور قدر تعیین کرنا اون احوال کا ہے کہ اوپر اون احوال کے

الاشياء في عينها من غير مزيد فما حكم القضاء على الاشياء

اشیا ہیں بیچ اعیان ثابتہ اپنی کے بغیر زیادتی کے پس نہیں ہے حکم قضا اوپر اشیا کے

الا بها وهذا هو عين سر القدر لمن كان له قلب او

مگر موافق اقتضاے اعیان اون اشیا کے اور یہ قضا یعنی علم کلی الٰہی کا عین سر قدر کا ہے واسطے اوس شخص کے کہ ہو واسطے اوس کے دل یا

القى السمع وهو شهيد فلله الحجة البالغة فالحاكم في التحقيق

لگایا اوسنے کان کو اور وہ حاضر ہے (پس واسطے اللہ تعالی کے ہے دلیل پوری اور کامل) پس حاکم یعنی حق تعالی واقع میں

تابع لعين المسألة التي يحكم فيها بما تقتضيه ذاتها

تابع ہے واسطے عین اوس مسئلہ اور قضیہ کے یعنے عین ثابتہ کے کہ حکم کیا جاتا ہے بیچ اوسکے موافق اوس چیز کے کہ مقتضی ہوتی ہے ذات اوس قضیہ کی

فالمحكوم عليه بما هو فيه حاكم على الحاكم ان يحكم عليه

پس محکوم علیہ بسبب اوس استعداد کے کہ وہ استعداد اوس میں ہے حکم کرنیوالا ہے اوپر حاکم اپنے کے اس بات کا کہ حکم کرے وہ حاکم اوپر اوسی محکوم علیہ کے

بذلك فكل حاكم محكوم عليه بما حكم به وفيه كان

موافق استعداد اوس محکوم علیہ کے پس ہر حاکم محکوم علیہ ہے اوس قضیہ کا کہ حکم کیا حاکم نے ساتھ اوس قضیہ کے اور بیچ اوسی استعداد اور قابلیت قضیہ کے ہوگا

الحاكم من كان فتحقق هذه المسألة فان القدر ما جهل

حاکم جو شخص حاکم ہوگا پس محقق اور یقین جان اے طالب اس مسئلہ قدر کو اسلیے کہ مسئلہ قدر نہیں مجہول ہوا ہے

لشدة ظهوره فلم يعرف وكثر فيه الطلب والالحاح واعلم

کہ بسبب شدت ظہور اپنی کے نہیں پہچانا جاتا ہے مسئلہ قدر کا اور بہت ہوئی ہے بیچ اوسکے طلب اور مبالغہ لوگوں کا اور جان تو اے طالب

ان الرسل صلوات الله عليهم من حيث هم رسل لا من حيث هم

کہ تحقیق تمامی رسول صلوات اللہ علیہم اس اعتبار سے کہ وہ رسول ہیں نہ اس اعتبار سے کہ وہ

اولياء وعارفون على مراتب ما هي عليه اممهم فما عندهم

اولیا اور عارف ہیں اوپر مرتبے اون احوال کے ہیں کہ اوپر اون احوال کے تمام امت اونکی ہیں پس نہیں ہے نزدیک اون کے

من العلم الذي ارسلوا به الا قدر ما تحتاج اليه امة ذلك

علوم میں سے کہ بھیجے گئے وہ ساتھ اون علوم کے مگر اوس قدر کہ محتاج ہیں طرف اوس علم کے امت اس

الرسول لا زائد ولا ناقص والامم متفاضلة يزيد بعضها

رسول کی نہ زیادہ اور نہ کم اور تمام امت باہم فضیلت رکھنے والی ہیں کہ زائد ہوتے ہیں فضیلت میں بعض اونکے

على بعض فتتفاضل الرسل في علم الارسال بتفاضل اممها

اوپر بعض کے پس بایکدیگر فضیلت رکھیں گے رسول بیچ علم رسالت کے بسبب تفاضل امتوں اونکی کے

وهو قوله تعالى (تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض) كما هم

اور تفاضل رسولونکا بحسب تفاضل امتوں کے ثابت ہے قول اللہ تعالی سے کہ یہ ہے (یہ تمامی پیغمبر کہ بزرگی دی ہم نے بعض انکے کو اوپر بعض کے) جیسیکہ وہ تمامی ۱۳۶

ايضا فيما يرجع الى ذواتهم من العلوم والاحكام متفاضلون

رسول بھی بیچ اس چیز کے کہ رجوع کرتی ہے وہ چیز طرف ذاتوں اونکی کے کہ وہ چیز عبارت علم اور احکام میں سے ہے بایکدیگر فضیلت رکھنے والے ہیں

بحسب استعداداتهم وهو قوله تعالى (ولقد فضلنا بعض

موافق استعداد اپنی کے اور تفاضل انبیا کا بحسب استعداد اونکے کے ثابت ہے قول اللہ تعالی سے کہ یہ ہے (اور تحقیق بزرگی دی ہم نے بعض

النبيين على بعض) وقال تعالى في حق الخلق (والله فضل بعضكم

انبیا کو اوپر بعض کے) اور فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق مخلوق اپنی کے (اور اللہ تعالی نے فضیلت دی بعض تمہارے کو

على بعض في الرزق) والرزق منه ما هو روحاني كالعلوم و

اوپر بعض کے بیچ رزق کے) اور رزق بعض اوسمیں سے روحانی ہے جیسے کہ علوم اور بعض رزق

حسي كالاغذية وما ينزله الحق الا بقدر معلوم وهو

حسی جیسے کہ غذاہای جسم ظاہری اور نہیں نازل کرتا ہے رزق کو حق تعالی مگر ساتھ اندازہ معلوم کے اور وہ اندازہ

الاستحقاق الذي يطلبه الخلق فان الله اعطى كل شيء خلقه

معلوم استحقاق خلقت کا ہے کہ طلب کرتی ہے اوسکو مخلوق پس تحقیق اللہ تعالی نے عطا کی ہر شے کو استعداد اوسکی

فينزل بقدر ما يشاء وما يشاء الا ما علم فحكم به وما علم كما

پس نازل کرتا ہے حق تعالی رزق ساتھ اندازہ اوس چیز کے کہ چاہتا ہے حق تعالی اور نہیں چاہتا ہے حق تعالی مگر جو کہ جانا ہے حق تعالی نے پس حکم کیا حق تعالی نے ساتھ اوس شے کے معلوم اور نہیں جانا حق تعالی نے جیسے

۱۳۷

فلناه الا ما اعطاه المعلوم من نفسه فالتوقيت فى الاصل للمعلوم

کہا ہنے مگر اسقدر کہ عطا کیا حق تعالی کو معلوم نے ذات اپنی سے پس تعین کرنا وقت کا واقع بیچ اصل واسطے معلوم کے ہے

والقضاء والعلم والارادة والمشيئة تبع للقدر فسر القدر

اور قضا اور علم اور ارادہ اور مشیت تابع ہے واسطے قدر کے پس علم سر قدر کا

من اجل العلوم وما يفهمه الله تعالى الا لمن اختصه الله

بزرگترین علوموں مین سے ہے اور نہین آگاہ کرتا ہے سر قدر کو اللہ تعالی مگر اوس شخص کو خاص کر لیا ہو اسکو اللہ تعالی نے

بالمعرفة التامة فالعلم به يعطى الراحة الكلية للعالم به

ساتھ معرفت تامہ کے پس علم ساتھ سر قدر کے بخشتا ہے راحت کلی واسطے جاننے والے سر قدر کے

ويعطى العذاب الاليم للعالم به ايضا فهو يعطى النقيضين

اور بھی بخشتا ہے عذاب دردناک واسطے جاننے والے اوسکے کہ پس علم سر قدر کا عطا کرتا ہو دو نقیضوں یعنی دو ضدوں کو

وبه وصف الحق نفسه بالغضب وبالرضى وبه تقابلت

اور بسبب سر قدر کے وصف کیا حق تعالی نے ذات اپنی کو ساتھ غضب اور رضا کے اور بسبب اسی کے باہم مقابل ہوے

الاسماء الالهية فحقيقته تحكم فى الموجود المطلق وفى الموجود

اسما الٰہیہ پس حقیقت سر قدر کی حکم کرتی ہو بیچ موجود مطلق کے یعنی بیچ حق تعالی کے اور بیچ موجود

المقيد لا يمكن ان يكون شئ اتم منها ولا اقوى ولا اعظم

مقید کے یعنی بیچ خلق کے نہین ممکن ہے یہ کہ ہووے کوئی شئے کامل تر حقیقت سر قدر سے اور نہ قوی تر اور نہ بزرگ تر

لعموم حكمها المتعدى وغير المتعدى ولما كانت الانبياء

بسبب عام اور شامل ہونے حکم حقیقت سر قدر کے شقی اور سعید کو اور جب تھے انبیاء

صلوات الله عليهم لا تاخذ علومها الا من الوحى الخاص

صلوات اللہ علیہم کہ نہین لیتے تھے علوم اپنے مگر وحی خاص

الالهى فقلوبهم ساذجة من النظر العقلى لعلمهم بقصور

الٰہی سے پس قلوب اونکے سادے تھے نظر عقلی سے بسبب جاننے اونکے کے قصور اور کوتاہی

العقل من حيث نظره الفكرى عن ادراك الامور على ما هى

عقل کو باعتبار نظر فکری کے دریافت کرنے سے اون امور کے جو نفس الامر مین ہین

عليه والاخبار ايضا يقصر عن ادراك ما لا ينال الا بالذوق

اور خبر الٰہی بھی قاصر ہے دریافت کرنے سے اوس چیز کے جو نہین پاتا ہے اوسکو کوئی مگر ذوق اور وجدان سے

فلم يبق العلم الكامل الا فى التجلى الالهى وما يكشف الحق عن

پس نہ باقی رہا علم کامل مگر بیچ تجلی الٰہی کے اور بیچ اوس چیز کے کہ کھول دیوے حق تعالے

أَعْيُنِ الْبَصَائِرِ وَالْأَبْصَارِ مِنَ الْأَغْطِيَةِ فَتُدْرِكُ الْأُمُورَ قَدِيمَهَا وَحَدِيثَهَا

آنکھوں باطنی اور ظاہری سے پردونکو پس دریافت کرلگی آنکھ او سوقت امور کو یعنے ادراک کرلگی آنکھ قدیم اور حادث

وَعَدَمَهَا وَوُجُودَهَا وَمُحَالَهَا وَوَاجِبَهَا وَجَائِزَهَا عَلَىٰ مَا هِيَ عَلَيْهِ فِي

اور عدم اور وجود اور ممتنع اور واجب اور ممکن کو اوسیطرح امور کے اوپر اوس چیز کے کہ وہ امور اوپر اوسکے ہین بیچ

حَقَائِقِهَا وَأَعْيَانِهَا فَلَمَّا كَانَ مَطْلَبُ الْعُزَيْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الطَّرِيقَةِ

حقیقتوں اور اعیان ثابتہ اپنی کے پس جب کہ تھا طلب اور سوال عزیر علیہ السلام کا حق تعالیٰ سے اوپر طریق

الْخَاصَّةِ لِذَٰلِكَ وَقَعَ الْعَتْبُ عَلَيْهِ كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ فَلَوْ طَلَبَ الْكَشْفَ

مخصوص کے یعنی بطریق تعجب اور استغراب کے اسواسطے واقع ہوا عتاب الٰہی اوپر انکے جیسے کہ وارد ہوا بیچ حدیث کے پس اگر طلب کرتے عزیر علیہ السلام کشف کو

الَّذِي ذَكَرْنَاهُ رُبَّمَا كَانَ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ عَتْبٌ فِي ذَٰلِكَ وَالدَّلِيلُ

حق تعالیٰ سے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا غالب تھا کہ نہ واقع ہوتا اوپر اونکے عتاب الٰہی بیچ طلب اور سوال کے اور دلیل

عَلَىٰ سَذَاجَةِ قَلْبِهِ قَوْلُهُ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ (أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ

اوپر سادہ دلی عزیر علیہ السلام کے قول اونکا ہے بیچ بعض روایتوں کے کہ یہ ہو اکیونکر زندہ کریگا ان اہل قریہ کو اللہ تعالیٰ بعد

مَوْتِهَا) وَأَمَّا عِنْدَنَا فَصُورَتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ هَٰذَا كَصُورَةِ

موت اونکی کے) ولیکن نزدیک ہمارے صورت حال عزیر علیہ السلام کی بیچ قول اونکے کے (انی یحیی ہذہ اللہ) ہے مثل صورت حال

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ) وَيَقْتَضِي

ابراہیم علیہ السلام کے ہے بیچ قول اونکے کے کہ یہ ہی کہا اے رب میرے دکھلاوے تو مجھکو کیونکر جلاتا ہے تو مردوں کو) اور چاہتا ہے

ذَٰلِكَ الْجَوَابَ بِالْفِعْلِ الَّذِي أَظْهَرَهُ الْحَقُّ فِيهِ فِي قَوْلِهِ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ

سوال عزیر کا جواب کو ساتھ فعل کے کہ ظاہر کیا اوس فعل کو حق تعالیٰ نے بیچ ذات عزیر علیہ السلام کے بیچ قول اپنے کی (پس مار ڈالا عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے

مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ) فَقَالَ لَهُ (وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا

سو برس پھر جلایا اونکو) اور فرمایا واسطے اونکے (اور دیکھ تو طرف ہڈیوں کے کہ کیونکر جماتے ہین ہم اونکو پھر پہناتے ہین ہم اونکو

لَحْمًا) فَعَايَنَ كَيْفَ تَنْبُتُ الْأَجْسَامُ مُعَايَنَةَ تَحْقِيقٍ فَأَرَاهُ الْكَيْفِيَّةَ

گوشت پس معاینہ کیا عزیر علیہ السلام نے کہ کیونکر اوگتے ہین اجسام معاینہ واسطے یقین کے پس دکھلائی حق تعالیٰ نے کیفیت زندہ کرنے کی

فَسَأَلَ عَنِ الْقَدَرِ الَّذِي لَا يُدْرَكُ إِلَّا بِالْكَشْفِ لِلْأَشْيَاءِ فِي حَالِ

پس سوال کیا عزیر نے اوس قدر اور توقیت مذکور سے کہ نہین دریافت کیجاتی ہے وہ سر قدر مگر ساتھ کشف اور شہود اشیا کے بیچ حال

ثُبُوتِهَا فِي عَدَمِهَا فَمَا أُعْطِيَ ذَٰلِكَ فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ خَصَائِصِ الْاطِّلَاعِ

ثبوت اونہین اشیا کے بیچ عدم اونکے کے پس نہین عطا کیا گیا علم قدر مذکور کا عزیر علیہ السلام کو اسلیئے کہ تحقیق وہ علم قدر خصوصیات میں سے اطلاع

الْإِلَٰهِيِّ فَمِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَعْلَمَهُ إِلَّا هُوَ فَإِنَّهَا الْمَفَاتِحُ الْأُوَلُ أَعْنِي

الٰہی کے ہے پس محالات میں سے ہے یہ کہ جانے وہ قدر مذکور کو کوئی سوائے حق تعالیٰ کے اسلیئے کہ اعیان ثابتہ خزائن اول ہین مراد لیتا ہوں مین

۱۲۸

(مفاتح الغيب التي) لا يعلمها إلا هو وقد يطلع الله من يشاء من

خزائن غیب کو کہ نہیں جانتا ہے اوسکو کوئی سواے حق تعالی کے اور کبھی مطلع کرتا ہے اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے

عباده على بعض الأمور من ذلك واعلم أنها لا تسمى مفاتح إلا في

بندوں اپنے سے اوپر بعض امور کے خزائن غیب میں سے اور جان تو اے طالب تحقیق کہ اعیان ثابتہ نہیں نام رکھا جاتا ہے مفاتح مگر بیچ

حال الفتح وحال الفتح هو حال تعلق التكوين بالأشياء أو قل إن

حال فتح کے اور حال فتح کا وہی حال تعلق ایجاد کا ہے ساتھ اشیا کے یا کہہ تو

شئت حال تعلق القدرة بالمقدور ولا ذوق لغير الله في ذلك

اگر چاہے تو یہ کہ حال تعلق قدرت کا ہے ساتھ مقدور کے اور نہیں ہے ذوق اور علم واسطے غیر حق تعالی کے بیچ تعلق تکوین اور ایجاد کے

فلا يقع فيها تجل ولا كشف إذ لا قدرة ولا فعل إلا لله خاصة

پس نہیں واقع ہوتی ہے بیچ قدرت کے تجلی اور نہ کشف اسلیے کہ نہیں ہے قدرت اور نہیں ہے فعل مگر واسطے اللہ تعالی کے خاصۃً

إذ له الوجود المطلق الذي لا يتقيد فلما رأينا عتب الحق له

اسلیے کہ واسطے اللہ ہی کے ہے وجود مطلق کہ نہیں مقید ہوتا ہے پس جب دیکھا ہمنے عتاب حق تعالی کا اوپر

عليه السلام في سؤاله في القدر علمنا أنه طلب هذا الاطلاع

عزیر علیہ السلام کے بیچ سوال اونکے کے قدر اور تو تحقیق جانا ہمنے اسبات کو کہ تحقیق عزیر علیہ السلام نے طلب کیا اس اطلاع کو

فطلب أن تكون له قدرة تتعلق بالمقدور وما يقتضي ذلك

اور طلب کیا اونہوں نے یہ کہ ہووے واسطے اونکے قدرت کہ متعلق ہووے وہ قدرت ساتھ مقدور کے حالانکہ نہیں تقاضا کرتی ہے یہ اطلاع تعلق قدرت کی مقدور کے ساتھ مگر

إلا من له الوجود المطلق فطلب ما لا يمكن وجوده في الخلق

اوس شخص کو کہ ہووے واسطے اوسکے وجود مطلق پس طلب کیا عزیر علیہ السلام نے اوس چیز کو کہ نہیں ممکن ہے وجود اوسکا بیچ خلق کے

ذوقا فإن الكيفيات لا تدرك إلا بالأذواق وأما ما رويناه

ذوق اور علم کی رو سے اسلیے کہ تحقیق کیفیات وجدانیہ نہیں دریافت کی جاتی ہیں مگر ساتھ ذوق کے ولیکن وہ چیز کہ روایت کی ہے ہمنے

مما أوحى الله به إليه لئن لم تنته لأمحون اسمك من

اوس چیز میں سے کہ وحی کی اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے طرف عزیر علیہ السلام کے اگر نہ باز رہیگا تو ہر آئنہ مٹادونگا میں نام تیرا

ديوان النبوة أي أرفع عنك طريق الخبر وأعطيك الأمور

دفتر نبوت سے یعنی اوٹھادونگا میں تجھسے طریق خبر کو اور عطا کرونگا میں تجھکو امور اور علوم

على التجلي والتجلي لا يكون إلا بما أنت عليه من الاستعداد

ساتھ تجلی اور کشف کے اور تجلی اور کشف نہیں ہوتی ہے مگر ساتھ اوس چیز کے کہ میں ثابت تیرے اوپر اوسکے ہو کہ وہ چیز عبارت استعداد سے ہے

الذي به يقع الإدراك الذوقي فتعلم أنك ما أدركت

کہ ساتھ اوسی استعداد کے واقع ہوتا ہے ادراک ذوقی اور وجدانی پس اب جانیگا تو اسبات کو کہ تحقیق تو نے نہ دریافت کیا کچھ

إلا بحسب استعدادك فتنظر في هذا الأمر الذي طلبت فلما لم تره

مگر موافق استعداد اپنی کے پس اب نظر کریگا تو بیچ استعداد اوسکے اوس امر کو کہ طلب کیا تو نے اوسکو پس جبوقت نہ دیکھا تو نے امر مطلوب کو

تعلم أنه ليس عندك الاستعداد الذي تطلبه وأن ذلك من

جانیگا تو اس بات کو کہ تحقیق نہیں ہے تیرے پاس استعداد اوس امر کی کہ طلب کرتا ہے تو اوسکو اور تحقیق اطلاع تعلق قدرت کے ساتھ مقدور کے

خصائص الذات الإلهية وقد علمت أن الله أعطى كل شيء

خصائص ذات الٰہی میں سے ہے بتحقیق جانا تو نے اس بات کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے (اعطا کی ہر شئے کو

خلقه) فإذا لم يعطك هذا الاستعداد الخاص فما هو خلقك

استعداد اوسکی) پس جب نہ دی اللہ تعالیٰ نے تجھکو یہ استعداد خاص پس نہیں ہے وہ استعداد خاص استعداد تیری

ولو كان خلقك لأعطاكه الحق الذي أخبر أنه أعطى كل شيء

اور اگر ہوتی وہ استعداد خاص استعداد تیری البتہ دیتا تجھکو حق تعالیٰ کہ خبر دی اوسنے اس بات کی کہ تحقیق عطا کی اوسنے ہر چیز کو

خلقه فتكون أنت الذي تنتهي عن مثل هذا السؤال من نفسك

استعداد اوسکی پس تو خود باز رہیگا اس قسم کے سوال سے ذات اپنی سے

لا تحتاج فيه إلى نهي إلهي وهذه عناية من الله بعزير عليه

نہ محتاج ہوگا تو باز رہنے میں طرف نہی الٰہی کے اور یہ خطاب عنایت اور لطف ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ عزیر علیہ

السلام علم ذلك من علمه وجهله من جهله واعلم أن

السلام کے جانا اوس معنی کو جسنے جانا اوسکو اہل کشف سے اور نجانا اوسکو جسنے نجانا اوسکو اہل حجاب سے اور جان تو تحقیق

الولاية هي الفلك المحيط العام ولهذا لم تنقطع ولها الإنباء

کہ ولایت یعنی باطن نبوت فلک الافلاک ہے یعنی سب سے کلی ہے کہ محیط اور شامل ہے سبکو اور واسطے اسکے نہیں منقطع ہوتی ہے ولایت اور واسطے اوسی ولایت کے انباء

العام وأما نبوة التشريع والرسالة فمنقطعة وفي محمد

اخبار عام ہے اسرار حقایق سے ولیکن نبوت تشریعی اور رسالت پس منقطع ہونے والی ہے اور اوپر محمد

صلى الله عليه وسلم فقد انقطعت فلا نبي بعده يعني

صلے اللہ علیہ وسلم کے منقطع ہوئی نبوت پس نہیں ہے کوئی نبی بعد اوسکے کہ بنا کرنے والے

مشرعا أو مشرعا له ولا رسول وهو المشرع وهذا الحديث

شریعت کے ہوں یا بنائی گئی ہو شریعت واسطے اوسکے اور نہیں ہے کوئی رسول بعد آپکے جو علیحدہ بنا کر نیوالے شریعت کے ہوں اور اسی حدیث نے

قصم ظهور أولياء الله لأنه يتضمن انقطاع ذوق العبودية

توڑدی پیٹھ اولیاء اللہ کی اسلئے کہ یہ قول متضمن اور شامل ہے انقطاع ذوق عبودیت اور بندگی

الكاملة التامة فلا ينطلق عليه اسمها الخاص بها فإن العبد يريد

کاملہ تامہ کو پس نجاری ہوگا اوپر بندے کے نام خاص عبودیت کا ساتھ عبودیت کی اسلئے کہ بندہ کامل چاہتا ہے

أَنْ لَا يُشَارِكَهُ سَيِّدَهُ وَهُوَ اللّٰهُ فِي اسْمٍ وَاللّٰهُ لَمْ يَتَسَمَّ بِنَبِيٍّ وَلَا

یعنی نہ شریک ہووے اسم کے ساتھ اسم سردار اپنے کے کہ اللہ تعالیٰ ہے بیچ کسی اسم کے اسماء الٰہی سے نام رکھا گیا نبی اور

رَسُولٍ وَتَسَمَّى بِالْوَلِيِّ وَاتَّصَفَ بِهٰذَا الْاِسْمِ فَقَالَ اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ

رسول اور نام رکھا گیا اوسکا ولی اور وصف کیا گیا وہ ساتھ اس نام کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ ولی ہے یعنی دوست اور حامی ہے ان لوگوں کا

آمَنُوا وَقَالَ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ وَهٰذَا الْاِسْمُ بَاقٍ جَارٍ عَلَى عِبَادِ

جو ایمان لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ ولی حمید ہے یعنی دوستدار خوبی والا ہے اور یہ نام باقی اور جاری ہے اوپر بندوں

اللّٰهِ دُنْيَا وَآخِرَةً فَلَمْ يَبْقَ اسْمٌ يَخْتَصُّ بِهِ الْعَبْدُ دُونَ الْحَقِّ

خدا کے دنیا و آخرت میں پس نہ باقی رہا کوئی نام کہ مختص ہووے ساتھ اوس نام کے بندہ کامل سوائے حق تعالیٰ کے

بِانْقِطَاعِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ فَأَبْقَى لَهُمُ

بسبب منقطع ہونے نبوت اور رسالت کے مگر یہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ مہربان ہے ساتھ بندوں اپنے کے پس باقی رکھا اللہ نے واسطے اونکے

النُّبُوَّةَ الْعَامَّةَ الَّتِي لَا تَشْرِيعَ فِيهَا وَأَبْقَى لَهُمُ التَّشْرِيعَ فِي الْاِجْتِهَادِ

نبوت عام کو کہ نہیں ہے تبلیغ احکام ناموسی کی بیچ اوسکے اور باقی رکھا اللہ تعالیٰ نے واسطے بندوں کے تشریع یعنی تخریج احکام شرعی کی بیچ اجتہاد

فِي ثُبُوتِ الْأَحْكَامِ وَأَبْقَى لَهُمُ الْوِرَاثَةَ فِي التَّشْرِيعِ فَقَالَ الْعُلَمَاءُ

بیچ ثبوت احکام شرعیہ کے اور باقی رکھا اللہ تعالیٰ نے واسطے انکے وراثت کو بیچ تشریع یعنی تخریج احکام شرعیہ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے زبان رسول کی علما

وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَا ثَمَّ مِيرَاثٌ فِي ذٰلِكَ إِلَّا فِي مَا اجْتَهَدُوا فِيهِ مِنَ الْأَحْكَامِ

وارث نبیوں کے ہیں اور نہیں ہے بیچ خاندان پیغمبری کی میراث بیچ اوسی تشریع کے مگر اوس چیز میں کہ اجتہاد کریں بیچ اوسی چیز کے کہ وہ چیز عبارت احکام شرعیہ اجتہادیہ سے ہے

فَشَرَعُوهُ فَإِذَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ خَارِجٍ عَنِ التَّشْرِيعِ

پس تشریع کی انہوں نے احکام شرعیہ کی پس جس وقت دیکھے تو نبی کو کہ کلام کرتے ہیں ساتھ ایسے ایک کلام کے کہ خارج ہے تشریع احکام ناموسیہ سے

فَمِنْ حَيْثُ هُوَ وَلِيٌّ وَعَارِفٌ وَلِهٰذَا مَقَامُهُ مِنْ حَيْثُ هُوَ

پس اس اعتبار سے ہوگا کہ وہ ولی اور عارف ہے اور واسطے اسی کے مقام اور مرتبہ اوس نبی کا باعتبار اسکے کہ وہ

عَالِمٌ وَوَلِيٌّ أَتَمُّ وَأَكْمَلُ مِنْ حَيْثُ هُوَ رَسُولٌ أَوْ ذُو تَشْرِيعٍ

عالم اور ولی ہے تمام تر اور کامل تر ہوگا اس اعتبار سے کہ وہ رسول ہے یا صاحب تبلیغ احکام ناموسی کے ہیں

أَوْ شَرْعٍ فَإِذَا سَمِعْتَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ اللّٰهِ يَقُولُ أَوْ يُنْقَلُ إِلَيْكَ

یا صاحب شریعت کے پس جس وقت سنا تو نے کسی ایک اہل اللہ سے کہ کہتا ہے وہ یا نقل کیا ہے طرف تیرے

عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الْوِلَايَةُ أَعْلَى مِنَ النُّبُوَّةِ فَلَيْسَ يُرِيدُ ذٰلِكَ

اوس اہل اللہ سے یہ بات کہ وہ کہتا ہے کہ منصب ولایت بلند تر ہے عہدہ نبوت سے پس نہیں مراد لیتا ہے وہ

الْقَائِلُ إِلَّا مَا ذَكَرْنَاهُ أَوْ يَقُولُ إِنَّ الْوَلِيَّ فَوْقَ النَّبِيِّ وَالرَّسُولِ

قائل مگر وہ چیز کہ ذکر کیا ہم نے اوسکا یا کہتا ہے کوئی اہل اللہ کہ تحقیق ولی فوق نبی اور رسول کے ہیں

فإنه يعني بذلك في شخص واحد وهو أن الرسول عليه السلام من

پس وہ قائل مراد لیتا ہے ساتھ اوس قول کے بیچ حق ایک شخص خاص کے اور وہ مراد یہ ہے کہ تحقیق رسول علیہ السلام

حيث هو ولي أتم منه من حيث هو نبي ورسول لا أن الولي

اس اعتبار سے کہ وہ ولی ہیں کامل تر ہیں واسطے ذات اپنی سے اس اعتبار سے کہ وہ نبی اور رسول ہیں نہ کہ یہ مراد کہ تحقیق ولی صرف

التابع له أعلى منه فإن التابع لا يدرك المتبوع أبدا فيما

کہ تابع نبی کا ہے اعلیٰ تر ہے اوس نبی سے اسلیے کہ تحقیق تابع نہیں پاتا ہے مرتبہ متبوع کا ہرگز بیچ اوس چیز کے

هو تابع له فيه إذ لو أدركه لم يكن تابعا له فافهم

کہ وہ تابع تابع ہے واسطے متبوع کے بیچ اوسی چیز کے اسلیے کہ اگر پاوے تابع مرتبہ متبوع کا ہوگا وہ تابع تابع واسطے متبوع کے پس سمجھ

فمرجع الرسول والنبي المشرع إلى الولاية والعلم ألا

پس مرجع رسول اور نبی شریعت والے کا طرف ولایت اور علم کے ہے کیا نہیں

ترى أن الله قد أمره بطلب الزيادة من العلم لا من

دیکھتا ہے تو اس بات کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے امر کیا پیغمبر کو ساتھ طلب کرنے زیادتی علم کے نہ

غيره فقال له آمرا قل رب زدني علما وذلك أنك تعلم أن

غیر علم سے پس فرمایا واسطے پیغمبر کے [illegible] کہہ اے رب زیادہ کر مجھے علم اور وجہ انقطاع نبوت کی یہ کہ تحقیق تو جانتا ہے اس بات کو کہ تحقیق

الشرع تكليف بأعمال مخصوصة أو نهي عن أعمال

شرع بجالانا ہے کتنے اعمال مخصوصہ کو اور باز رہنا ہے کتنے اعمال

مخصوصة ومحلها هذه الدار فهي منقطعة والولاية

مخصوصہ سے اور محل اعمال اور افعال مذکورہ کا یہ دار دنیا ہے پس وہ اعمال اور افعال منقطع ہونے والے ہیں اور ولایت

ليست كذلك إذ لو انقطعت لانقطعت من حيث هي

نہیں ہے ایسی اسلیے کہ اگر منقطع ہووے ولایت البتہ منقطع ہوگی وہ باعتبار ماہیت کے

كما انقطعت الرسالة من حيث هي وإذا انقطعت

جیسے کہ منقطع ہوئی رسالت باعتبار ماہیت کے اور جس وقت منقطع ہووے ولایت

من حيث هي لم يبق لها اسم والولي اسم باق لله

باعتبار ماہیت کے نہ باقی رہیگا واسطے ولایت کے کوئی نام حالانکہ ولی ایک نام اللہ تعالیٰ کا ہے کہ باقی ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے

فهو لعبيده تخلقا وتحققا وتعلقا فقوله لعزير لئن لم

پس اسم ولی واسطے بندوں اوسکے کے ہے اخلاق اور ثبوت اور تعلق کی رو سے پس قول حق تعالیٰ کا واسطے عزیر کے کہ اگر نہ

تنته عن السؤال عن ماهية القدر لأمحون اسمك

باز رہیگا تو سوال سے ماہیت قدر کی ہرآئنہ مٹا دونگا میں نام تیرا

١٤٣

مِنْ دِيوَانِ النُّبُوَّةِ فَيَأْتِيكَ الْأَمْرُ عَلَى الْكَشْفِ بِالتَّجَلِّي وَيَزُولُ

دفتر نبوت سے پس جس نے اول قول کے یہ ہیں کہ ہو گیا تجھکو امر باہیبت قدر کا بطریق کشف کے ساتھ تجلی کے اور زایل ہوگا

عَنْكَ اسْمُ النَّبِيِّ وَالرَّسُولِ وَتَبْقَى لَهُ وِلَايَتُهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمَّا دَلَّتْ

تجسے نام نبی اور رسول کا اور باقی رہیگی واسطے اونکے ولایت اونکی مگر یہ کہ تحقیق جبکہ دلالت کی

قَرِينَةُ الْحَالِ عَلَى أَنَّ هٰذَا الْخِطَابَ جَرَى مَجْرَى الْوَعِيدِ عَلِمَ مَنِ

قرینۂ حالیہ عزیر نے اوپر اسباب کے کہ تحقیق یہ خطاب حق تعالی کا واقع ہوا مقام وعید میں جانیگا وہ شخص

اقْتَرَنَتْ عِنْدَهُ هٰذِهِ الْحَالَةُ مَعَ الْخِطَابِ أَنَّهُ وَعِيدٌ بِانْقِطَاعِ

کہ قرینہ ہوئی نزدیک اوسکے یہ حالت ساتھ خطاب الٰہی کے اسباب کو کہ تحقیق وہ خطاب وعید ہے بسبب منقطع ہونے

خُصُوصِ بَعْضِ مَرَاتِبِ الْوِلَايَةِ فِي هٰذِهِ الدَّارِ إِذِ النُّبُوَّةُ

مرتبۂ خاص بعض مراتب ولایت کے بیچ اس دار دنیا کے اسلیے کہ نبوت

وَالرِّسَالَةُ خُصُوصُ رُتْبَةٍ فِي الْوِلَايَةِ عَلَى بَعْضِ مَا تَحْوِي

اور رسالت مرتبۂ خاص ہے بیچ ولایت کے اوپر بعض اوس مرتبہ کے کہ شامل ہوتی ہے

عَلَيْهِ الْوِلَايَةُ مِنَ الْمَرَاتِبِ فَيَعْلَمُ أَنَّهُ أَعْلَى مِنَ الْوَلِيِّ الَّذِي

اوسکو منصب ولایت کا مراتب ولایت سے پس جانتا ہے وہ شخص اسباب کو کہ تحقیق نبی بلند تر مرتبہ والا ہے اوس ولی سے کہ

لَا نُبُوَّةَ تَشْرِيعٍ عِنْدَهُ وَلَا رِسَالَةَ وَمَنِ اقْتَرَنَتْ عِنْدَهُ

نہ ہووے نبوت تشریع نزدیک اوسکے اور نہ رسالت اور جو شخص کہ ہووے قرینہ نزدیک اوسکے

حَالَةٌ أُخْرَى تَقْتَضِيهَا أَيْضًا مَرْتَبَةُ النُّبُوَّةِ يَثْبُتُ عِنْدَهُ

حالت دوسری کہ چاہتا ہے اس حالت کو بھی مرتبۂ نبوت ثابت ہوتی ہے نزدیک۔ اوسکے

أَنَّ هٰذَا وَعْدٌ لَا وَعِيدٌ وَأَنَّ سُؤَالَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَقْبُولٌ

یہ بات کہ تحقیق یہ خطاب وعدہ ہے نہ وعید اور ثابت ہوتی ہے نزدیک اسکے یہ بات کہ تحقیق سوال عزیر علیہ السلام کا مقبول تھا

إِذِ النَّبِيُّ هُوَ الْوَلِيُّ الْخَاصُّ وَيُعْرَفُ بِقَرِينَةِ الْحَالِ أَنَّ النَّبِيَّ

اسلیے کہ نبی وہی ولی خاص ہے اور پہچانتا ہے وہ شخص ساتھ قرینہ حال نبوت کے اسبات کو کہ تحقیق نبی

مِنْ حَيْثُ لَهُ فِي الْوِلَايَةِ هٰذَا الِاخْتِصَاصُ مُحَالٌ أَنْ يُقْدِمَ

اس اعتبار سے کہ واسطے اوسکے بیچ ولایت کے یہ خصوصیت ہے محال ہے یہ کہ اقدام کریں وہ نبی

عَلَى مَا يَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُهُ مِنْهُ أَوْ يُقْدِمَ عَلَى مَا يَعْلَمُ

اوپر اوس امر کے کہ جانتا ہے وہ اسبات کو کہ تحقیق اللہ تعالی مکروہ جانتا ہے اس امر کو اونسے یا محال ہے یہ کہ اقدام کریں وہ نبی اوپر اوس امر کے کہ جانتا ہے

أَنَّ حُصُولَهُ مُحَالٌ فَإِذَا اقْتَرَنَتْ هٰذِهِ الْأَحْوَالُ عِنْدَ مَنِ

وہ اسبات کو کہ تحقیق حاصل ہونا اوس امر کا محال ہے پس جس وقت قرینہ ہوویں یہ احوال مذکورہ اوس شخص کے نزدیک

اقترنت عنده وتقررت اخرج هذا الخطاب الالهي عنده

کہ قرینہ اور مقرر ہین وہ احوال مذکورہ نزدیک اوسکے نازل کرتا ہے وہ شخص اس خطاب الٰہی کو بیچ عندیہ اپنے کے

في قوله (لا محون اسمك من ديوان النبوة) مخرج الوعد

قول مین اللہ تعالیٰ کے (البتہ مٹادونگا مین نام تیرا دفتر نبوت سے) بیچ محل وعدہ کے

وصار خبرا يدل على علو مرتبة باقية وهي المرتبة

اور ہوا وہ خطاب الٰہی ایسا ایک خبر کہ دلالت کرتی ہے وہ خبر اوپر بلند مرتبہ عزیز کے کہ باقی رہیگا اور وہی مرتبہ

الباقية على الانبياء والرسل في الدار الآخرة التي ليست

باقی رہیگا اوپر انبیا اور رسولون کے بیچ دار آخرت کے کہ نہین ہے وہ دار آخرت

بمحل الشرع يكون عليه احد من خلق الله في جنة او نار

محل تبلیغ احکام شرع ناموسی کا جو ہووے اوپر اوسی شرع کے کوئی خلق خدا بیچ جنت یا دوزخ کے

بعد الدخول فيهما وانما قيدناه بالدخول في الدارين

بعد داخل ہوسینگے جنت اور دوزخ مین اور سوا اسکے نہین ہے کہ مقید کیا ہمنے اوسکو ساتھ داخل ہونے خلق خدا کی بیچ دونون دار

الجنة والنار لما شرع يوم القيمة لاصحاب الفترات والاطفال

جنت اور دوزخ کے بسبب اس حکم کے کہ شروع ہوگا وہ بیچ دن قیامت کے واسطے اصحاب فترت اور بچون

الصغار والمجانين فيحشر هؤلاء في صعيد واحد لاقامة العدل

نابالغ اور دیوانون کے پس جمع کیے جاوینگے حشر کے دن یہ لوگ بیچ ایک جگہ کے واسطے قایم کرنے انصاف

والمؤاخذة بالجريمة والثواب العملي في اصحاب الجنة

اور مواخذہ کرنے دوزخیون کے بسبب گناہ اور دینے ثواب نیک عمل کے بیچ اصحاب جنت کے

فاذا حشروا في صعيد واحد بمعزل عن الناس بعث فيهم

پس جسوقت جمع کیے جاوینگے حشر کے دن وہ لوگ بیچ ایک جگہ کے دوری مین لوگون سے مبعوث ہوگا اون مین

نبي من افضلهم وتمثل لهم نار يأتي بها هذا النبي المبعوث

ایک پیغمبر بزرگتر ین مین سے اونکے اور متمثل اور ظاہر ہوگی واسطے اونکے ایک آگ کہ لاویگا اوسکو یہ نبی مبعوث

في ذلك اليوم فيقول لهم انا رسول الحق اليكم فيقع عندهم

بیچ اوسدن کے پس کہیگا وہ نبی واسطے اوس گروہ کے کہ مین رسول خدا کا ہون مبعوث ہوا ہون طرف تمہارے پس واقع ہوگی نزدیک بعض انکے

التصديق به ويقع التكذيب عند بعضهم ويقول لهم

تصدیق اور ایمان ساتھ اوس نبی کے اور واقع ہوگی تکذیب نزدیک بعض اونکے کے اور کہیگا وہ نبی واسطے اوس گروہ کے

اقتحموا هذه النار بانفسكم فمن اطاعني نجا ودخل الجنة

داخل ہو تم اس آتش مین اپنے کو پس جو شخص اطاعت کریگا میری نجات پاویگا اور داخل ہوگا جنت مین

وَمَنْ عَصَانِي وَخَالَفَ أَمْرِي هَلَكَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

اور جو شخص نافرمانی کریگا میری اور مخالفت کریگا امر میرے کی ہلاک ہوگا اور ہوگا وہ دوزخیوں میں سے

فَمَنِ امْتَثَلَ أَمْرَهُ مِنْهُمْ وَرَمَى بِنَفْسِهِ فِيهَا سَعِدَ وَنَالَ الثَّوَابَ

پس جو شخص بجالاوے گا امرنبی کا اونمیں سے اور ڈالیگا اپنے کو بیچ آتش کے سعید ہوگا اور پونہچیگا وہ ثواب

الْعَمَلِيَّ وَوَجَدَ تِلْكَ النَّارَ بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَنْ عَصَاهُ اسْتَحَقَّ

عملی کو اور پاویگا وہ اوس آتش کو سرد اور سلامت رکھنے والی اور جو شخص نافرمانی کریگا اوس نبی کی مستحق ہوگا وہ

الْعُقُوبَةَ فَدَخَلَ النَّارَ وَنَزَلَ فِيهَا بِعَمَلِهِ الْمُخَالِفِ لِيَقُومَ

عذاب الٰہی کا پس داخل ہوگا وہ آتش میں اور نازل ہوگا وہ بیچ آتش کے بسبب عمل اپنے کے کہ مخالف امرنبی کا ہے تاکہ قایم ہووے

الْعَدْلُ مِنَ اللّٰهِ فِي عِبَادِهِ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ يَوْمَ يُكْشَفُ

انصاف جانب سے اللہ تعالیٰ کے بیچ بندوں اوسکے کے اور ایسے ہی دلالت کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ کا جسدن کھولا جاوے گا

عَنْ سَاقٍ أَيْ عَنْ أَمْرٍ عَظِيمٍ مِنْ أُمُورِ الْآخِرَةِ (وَيُدْعَوْنَ

پنڈلی سے یعنی جسدن کھولا جاویگا امر عظیم امور آخرت سے (اور بلائے جاوینگے لوگ

إِلَى السُّجُودِ) وَهٰذَا تَكْلِيفٌ وَتَشْرِيعٌ فِيهِمْ فَمِنْهُمْ

طرف سجدے کے) پس یہ تکلیف اور تشریع ہے یعنی تبلیغ احکام ہے حق میں اونکے پس بعض اونمیں سے

مَنْ يَسْتَطِيعُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ

وہ شخص ہوگا کہ طاقت رکھیگا سجدے کی اور بعض اونمیں سے وہ شخص ہوگا کہ نہ طاقت رکھیگا سجدہ کی اور یہ وہ لوگ ہیں کہ فرمایا

اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِمْ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

اللہ تعالیٰ نے بیچ حق اونکے کے اور بلائے جاوینگے وہ طرف سجدے کے پس نہ طاقت رکھینگے وہ سجدہ کی

كَمَا لَمْ يَسْتَطِعْ فِي الدُّنْيَا امْتِثَالَ أَمْرِ اللّٰهِ بَعْضُ الْعِبَادِ

جیسے کہ نہ طاقت رکھتا تھا وہ دار دنیا میں بجالانے امر اللہ تعالیٰ کی بعض بندے اللہ تعالیٰ کے

كَأَبِي جَهْلٍ وَغَيْرِهِ فَهٰذَا قَدْرُ مَا يَبْقَى مِنَ الشَّرْعِ

جیسے کہ ابوجہل وغیرہ پس یہ امر مذکور ہوا اسقدر اسی چیز کا ہے کہ باقی رہیگی شریعت اور احکام ناموسی سے

فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَبْلَ دُخُولِ الْجَنَّةِ

بیچ دار آخرت کے قیامت کے دن قبل داخل ہونے جنتیوں کے جنت میں

وَالنَّارِ فَلِهٰذَا قَيَّدْنَاهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور دوزخیوں کے دوزخ میں پس واسطے اسیکے مقید کیا ہمنے انقطاع تکلیف کو ساتھہ دخول جنت اور نار کے سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے

رَبِّ الْعَالَمِينَ

جو پالنے والا ہے سارے جہان کا

فص حكمة نبوية في كلمة عيسوية

یہ فص حکمت نبویہ کی ہے بیچ بیان کلمۂ عیسویہ کے

شعر

عن ماء مريم أو عن نفخ جبرين	في صورة البشر الموجود من طين
کیا منی مریم سے یا نفخ جبریل سے	جس حال میں متمثل تھے جبریل بیچ صورت آدمی کی جو موجود اور پیدا ہوا تھا
تكوّن الروح في ذات مطهرة	من الطبيعة تدعوها بسجين
ظاہر اور موجود ہوئی روح عیسیٰ کی بیچ ایسے ایک جسم کے کہ پاک ہے	طبیعت بشری سے کہ نام رکھتا ہے تو اس طبیعت کا قید خانہ
لأجل ذلك قد طالت إقامته	فيها فزاد على ألف بتعيين
بسبب اوسی پاکی کے دراز ہوئی اقامت روح عیسیٰ کی	بیچ اوسی جسم پاک کے پس زیادہ ہوئی مدت اقامت کی اوپر ہزار سال کے بتعیین
روح من الله لا من غيره فلذا	أحيى الموات وأنشا الطير من طين
روح عیسوی حضرت الٰہیہ سے ہے نہ غیر اوسکے سے پس واسطے اسکے	زندہ کرتے تھے وہ مردوں کو اور پیدا کرتے تھے وہ پرندہ کو مٹی سے
حتى يصح له من ربه نسب	به يؤثر في العالي وفي الدون
تاکہ صحیح ہووے واسطے حضرت عیسیٰ کے رب اپنے سے مناسبت	بسبب اوسی مناسبت کے اثر بخشتے تھے بیچ اعلیٰ مخلوق کے اور بیچ ادنیٰ مخلوق کے
الله طهره جسما ونزهه	روحا وصيّره مثلا بتكوين
اللہ تعالیٰ نے پاک کیا عیسیٰ علیہ السلام کو جسم کی رو سے اور پاک کیا اونکو	روحانیت کی رو سے اور گردانا اللہ تعالیٰ نے اونکو مثل اپنے بیچ ایجاد کے

واعلم أن من خصائص الأرواح أنها لا تطأ شيئا إلا حيي

اور جان تو تحقیق بعض خاصیتوں سے ارواح کی یہ ہے کہ تحقیق ارواح نہیں مس کرتی ہیں کسی چیز کو مگر یہ کہ زندہ ہوتی ہے

ذلك الشيء وسرت الحيوة فيه ولهذا قبض السامري

وہ چیز اور سرایت کرتی ہے حیات بیچ اوسکے اور واسطے اسی کے بھرلی سامری نے

قبضة من أثر الرسول الذي هو جبريل وهو الروح

ایک مٹھی خاک نقش پاؤں رسول سے کہ وہ جبریل تھے اور جبریل روحی ہیں

وكان السامري عالما بهذا الأمر فلما عرف أنه

اور تھا سامری جاننے والا اس امر کا پس جب پہچانا سامری نے اسبات کو کہ وہ رسول

جبريل عرف أن الحيوة قد سرت فيما وطئ عليه فقبض

جبرئیل ہے پہچانا اوسنے اسبات کو کہ تحقیق حیات نے سرایت کی بیچ اوس چیز کے کہ مس کیا جبرئیل نے اوس چیز کو پس بھر لی اوسنے

قبضة من أثر الرسول بالضاد أو بالصاد أي بملء

ایک مٹھی خاک نقش پا نون رسول سے لفظ قبضہ ساتھ ضاد ہے کے ہے یا ساتھ صاد ہوا کے یعنی لیا سامری نے ساتھ پورے

يده أو بأطراف أصابعه فنبذها في العجل فخار العجل

ہاتھ اپنے کی یا ساتھ اطراف انگلیون اپنی کی یعنے ساتھ چٹکی انگلیون اپنی کے پس ڈالدیا سامری نے اوسکو بیچ بچھڑے کے پس آواز کی بچھڑے نے

إذ صوت البقر إنما هو خوار ولو أقامه صورة أخرى

اسلیے کہ آواز گاے کی سواے اسکے نہین الا خوار آواز کا نام خوار ہے اور اگر قایم کرتا سامری بجای بچھڑے کے صورت دوسری

لنسب إليه اسم الصوت الذي لتلك الصورة كالرغاء

البتہ نسبت کیا جاتا طرف اوسکے نام اوس آواز کا کہ مختص ہے وہ نام واسطے اوسی صورت کے جیسے کہ رغار

للإبل والثؤاج للكباش واليعار للشياه والصوت

آواز واسطے شتر کے اور ثواج آواز واسطے مینڈھون کے اور یعار آواز واسطے بکریوں کے اور صوت

للإنسان أو النطق أو الكلام فذلك القدر من الحيوة

اور نطق اور کلام آواز واسطے انسان کے پس اوسی قدر حیات الٰہیہ سے

السارية في الأشياء يسمى لاهوتا والناسوت هو المحل

کہ ساری ہے بیچ تمام چیزون کے نام رکھا جاتا ہے اوسکا لاہوت اور ناسوت نام اوس محل کا ہے

القائم به ذلك الروح فيسمى الناسوت روحا بما قام

کہ قایم ہے ساتھ اوس محل کے روح حق تعالیٰ کی پس نام رکھا جاتا ہی اوسی ناسوت کا روح بسبب قایم ہونے روح حق تعالیٰ کے

به فلما تمثل الروح الأمين الذي هو جبرئيل

ساتھ اوس محل کے پس جب بن آیا روح الامین کہ وہ جبرئیل ہین

لمريم عليهما السلام بشرا سويا تخيلت أنه بشر يريد

آگے مریم علیہما السلام کے آدمی پورا خیال کیا مریم نے اسبات کا کہ تحقیق وہ آدمی ہے چاہتا ہے

مواقعتها فاستعاذت بالله منه استعاذة بجمعيتها

جماع ساتھ اپنے پس پناہ مانگی اوسنے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اوس آدمی سے پناہ مانگنا ساتھ ہمت

منها ليخلصها الله منه لما تعلم أن ذلك مما لا يجوز

اپنی سے تاکہ چھوڑا دیوے اوسکو اللہ تعالیٰ اوس آدمی سے اسلیے کہ جانتی تہین مریم اسبات کو کہ تحقیق جماع اوس چیز مین سے ہے کہ نہین جایز ہوتا ہے

فحصل لها حضور تام مع الله وهو الروح المعنوي فلو

پس حاصل ہوئی واسطے مریم کے حضوری تامہ ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور حضوری تام ایک روح معنوی ہے پس اگر

نفخ فيها في ذلك الوقت على هذه الحالة فخرج عيسى عليه

پھونک دیا جبرئیل نے بیچ مریم کے بیچ وقت پناہ مانگنے کے اوپر اس حالت بدخوئی اور انقباض کے البتہ ظاہر ہوئے عیسی علیہ

السلام لا يطيقه أحد لشكاسة خلقه لحال أمه فلما

السلام ساتھ ایسے حال کے کہ نہ طاقت رکھتا اونکی مصاحبت کی کوئی بسبب بدخلقی اونکے کے بسبب طرف حال ماں اونکی کے پس جب

قال لها إنما أنا رسول ربك جئت لأهب لك غلاما زكيا

کہا جبرئیل نے مریم کو کہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ مین بھیجا ہوا ہون رب تیرے کا آیا ہون مین تاکہ بخشون مین تجھکو لڑکا پاکیزہ

انبسطت عن ذلك القبض وانشرح صدرها فنفخ فيها في

انبساط اور کشایش پائی مریم نے اوس بدخوئی اور انقباض سے اور کھل گیا سینہ مریم کا پس پھونکا جبرئیل نے بیچ مریم کے

ذلك الحين عيسى فكان جبرئيل ناقلا كلمة الله لمريم

اوس وقت بیچ عیسی علیہ السلام کو پس ہوئے جبرئیل علیہ السلام نقل کرنے والے کلمۃ اللہ تعالی کے طرف مریم علیہ السلام کے

كما ينقل الرسول كلام الله لأمته وهو قوله وكلمته

جیسے کہ نقل کرتے ہین رسول کلام اللہ کو طرف امت اپنی کے اور یہ مستفاد ہے قول اللہ تعالی سے کہ یہ ہے (اور عیسی کلمہ اللہ تعالے کا ہے

ألقاها إلى مريم وروح منه) فسرت الشهوة في مريم

ڈالدیا جبرئیل کو اوسکو طرف مریم کے اور وہ کلمہ روح ہے حق تعالی سے) پس سرایت کی خواہش اور رغبت فرزند نے بیچ مریم کے

فخلق جسم عيسى من ماء محقق من مريم ومن ماء متوهم

پس پیدا کیا گیا جسم عیسی علیہ السلام کا پانی حقیقی واقعی یعنے منی مریم سے اور پانی وہمی

من جبرئيل سرى في رطوبة ذلك النفخ لأن النفخ من

جبرئیل سے کہ سرایت کی تھی اوس پانی وہمی نے بیچ رطوبت نفخ جبرئیل کے اسلیے کہ تحقیق نفخ

الجسم الحيواني رطب لما فيه من ركن الماء فتكون

کہ حاصل ہے جسم حیوانی سے ایک رطوبت ہے اسلیے کہ بیچ جسم حیوانی کے پانی پوشیدہ ہے مرکب اجزای مائیہ اور ہوائیہ سے پس پیدا ہوا

جسم عيسى من ماء متوهم وماء محقق وخرج على صورة

جسم عیسی علیہ السلام کا پانی وہمی اور پانی حقیقی واقعی سے اور آئے ایسے وجود مین اوپر صورت

البشر من أجل أمه ومن أجل تمثل جبرئيل في صورة

آدمی کے بسبب بشریت ماں اونکی کے اور بسبب متمثل ہونے جبرئیل کے بیچ صورت

البشر حتى لا يقع التكوين في هذا النوع الإنساني إلا

آدمی کے تاکہ نہ واقع ہووے ایجاد اور تکوین بیچ اس نوع انسانی کے مگر

على الحكم المعتاد فخرج عيسى يحيي الموتى لأنه روح

موافق حکم عادت کے پس آئے عیسی علیہ السلام اوس حال مین کہ زندہ کرتے تھے مردون کو اسلیے کہ تحقیق

۱۴۸

١٤٩

الٰهِيٌّ فَكَانَ الْاِحْيَاءُ لِلّٰهِ وَالنَّفْخُ لِعِيْسٰى كَمَا كَانَ النَّفْخُ لِجِبْرِيْلَ

وہ روح الٰہی تھے پس تھا زندہ کرنا ہر دو کا واسطے اللہ تعالیٰ کے واقع ہیں اور نفخ یعنے پھونکنا فقط واسطے عیسے کے تھا جیسے کہ تھا نفخ واسطے جبرئیل کے

وَالْكَلِمَةُ لِلّٰهِ فَكَانَ اِحْيَاءُ عِيْسٰى لِلْاَمْوَاتِ اِحْيَاءً مُحَقَّقًا مِنْ

اور کلمہ عیسوی واسطے اللہ تعالیٰ کے پس تھا زندہ کرنا عیسے کا مردوں کو زندہ کرنا امر واقعی

حَيْثُ مَا ظَهَرَ عَنْ نَفْخِهٖ كَمَا ظَهَرَ هُوَ عَنْ صُوْرَةِ اُمِّهٖ وَكَانَ

باعتبار اسکے کہ ظاہر ہوا احیا یعنی زندہ کرنا پھونکنے سے عیسیٰ کے جیسے کہ ظاہر ہوئے عیسیٰ ابصورت ماں اپنی کے اور بھی تھا

اِحْيَاؤُهٗ اَيْضًا مُتَوَهَّمًا اَنَّهٗ مِنْهُ وَاِنَّمَا كَانَ لِلّٰهِ فَجَمَعَ

زندہ کرنا عیسی علیہ السلام کا امر وہمی اس بات میں کہ مخلوق احیا جیسے سے ہوا اور سوا اسکے نہیں ہے کہ تھا احیا حقیقت میں واسطے اللہ تعالیٰ کے پس جمع کیا عیسی نے دونوں امر کو

بِحَقِيْقَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ عَلَيْهَا كَمَا قُلْنَاهُ اِنَّهٗ مَخْلُوْقٌ مِنْ مَاءٍ

بسبب حقیقت اپنی کے کہ مخلوق ہوئے وہ اوپر جیسے کہ کہا ہمنے اوسکو یہ کہ تحقیق عیسی علیہ السلام پیدا انکیے گئے ہیں پانی

مُتَوَهَّمٍ وَمِنْ مَاءٍ مُحَقَّقٍ يُنْسَبُ اِلَيْهِ الْاِحْيَاءُ بِطَرِيْقِ التَّحْقِيْقِ

وہمی اور پانی حقیقی سے اور نسبت کی جاتی ہے طرف اونکے احیا کی بطریق حقیقت کے

مِنْ وَجْهٍ وَبِطَرِيْقِ التَّوَهُّمِ مِنْ وَجْهٍ فَقِيْلَ فِيْهِ مِنْ طَرِيْقِ

ایک وجہ سے اور بطریق وہم کے دوسری وجہ سے پس کہا گیا بیچ حق عیسے علیہ السلام کے حقیقت کی راہ سے

التَّحْقِيْقِ (وَيُحْيِي الْمَوْتٰى) وَقِيْلَ فِيْهِ مِنْ طَرِيْقِ التَّوَهُّمِ

یہ کہ اور زندہ کرتے وہ مردوں کو اور کہا گیا بیچ حق اونکے کے توہم کی راہ سے

(فَتَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ) فَالْعَامِلُ فِي الْمَجْرُوْرِ

پس پھونکتا تو بیچ مخلوق معہود کے پس ہوتا وہ پرندہ ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے) پس عامل بیچ مجرور کے یعنی بیچ کلمہ باذن اللہ کے

فَيَكُوْنُ لَا تَنْفُخُ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ الْعَامِلُ فِيْهِ تَنْفُخُ فَيَكُوْنُ

کلمہ فیکون ہے نہ کلمہ تنفخ اور احتمال ہے یہ کہ ہووے عامل بیچ مجرور کے کلمہ تنفخ پس ہوتا وہ مخلوق معہود

طَيْرًا مِنْ حَيْثُ صُوْرَتِهِ الْجِسْمِيَّةِ الْحِسِّيَّةِ وَكَذٰلِكَ

پرندہ باعتبار صورت جسمی ظاہری عیسے علیہ السلام کے اور ایسا ہی حال ہے اس قول کا

تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ) وَجَمِيْعُ مَا يُنْسَبُ اِلَيْهِ

کہ چنگا کرتا تھا تو مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اور حال تمام اُن معجزوں کا کہ منسوب ہیں وہ طرف عیسی علیہ السلام کے

وَاِلٰى اِذْنِ اللّٰهِ وَاِذْنِ الْكِنَايَةِ فِيْ مِثْلِ قَوْلِهٖ بِاِذْنِيْ

اور طرف اذن اللہ کے اور طرف اذن الکنایہ یعنی باذنی کے جو واقع ہیں بیچ مثل قول اللہ تعالیٰ کے کہ باذنی

وبإذن الله فإذا تعلق المجرور بتنفخ فيكون النافخ مأذونا له في

اور باذن اللہ ہے پس جسوقت متعلق ہووے مجرور یعنی کلمہ باذن اللہ اور باذنی ساتھ کلمہ تنفخ کے پس ہے پھونکنے والا مامور بیچ

النفخ ويكون الطائر عن النافخ بإذن الله وإذا كان النافخ نافخا

پھونکنے کے اور موجود ہوگا پرندہ مذکور پھونکنے والے سے ساتھ اذن اللہ تعالیٰ کے اور جسوقت ہووے نافخ پھونکنے والا

لا عن الإذن فيكون التكوين للطائر بإذن الله فيكون العامل

بغیر اذن اللہ تعالیٰ کے پس ہوگی ایجاد واسطے پرندے کے اذن سے اللہ تعالیٰ کے پس ہوگا عامل مجرور کا

عند ذلك فيكون فلولا أن في الأمر توهما وتحققا ما قبلت

اوسوقت کلمہ فیکون پس اگر نہ ہوتا بیچ امر پیدائش عیسیٰ کے توہم اور تحقق نہ قبول کرتی

هذه الصورة هذين الوجهين بل لها هذان الوجهان

صورت عیسیٰ کی ان دونوں وجہوں کو بلکہ واسطے اوسی صورت عیسیٰ کے حاصل ہیں یہ دونوں وجہیں

لأن النشأة العيسوية تعطي ذلك وخرج عيسى من التواضع

اسلیے کہ پیدائش عیسوی عطا کرتی ہے ان دونوں وجہوں کو اور آسکے عیسیٰ علیہ السلام ساتھ تواضع کے

إلى أن شرع لأمته أن يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون

یہانتک کہ مشروع کیا اونہوں نے واسطے امت اپنی کے یہ کہ دیویں وہ جزیہ ہاتھ اپنے سے اور وہ ذلیل ہوں

وأن أحدهم إذا لطم في خده وضع الخد الآخر لمن

اور یہ بتحقیق کوئی اون میں سے جسوقت طمانچہ مارا جاوے بیچ رخسار اوسکے کے رکھے رخسارہ دوسرا واسطے اوس شخص کے

لطمه ولا يرتفع عليه ولا يطلب القصاص منه هذا

کہ طمانچہ مارا ہے اوسے اور سکو اور تفاخر نہ کرے مظلوم اوپر طمانچہ مارنے والے کے اور نہ طلب کرے بدلہ اوس سے یہ حکم

له من جهة أمه إذ المرأة لها السفل فلها التواضع

واسطے عیسیٰ کے جانب سے ماں اونکی کے ہے اسلیے کہ عورت کو پستی ہے پس واسطے عورت کے تواضع ہے

لأنها تحت الرجل حكما وحسا وما كان فيه من قوة الإحياء

اسلیے کہ عورت زیر حکم مرد کے ہے حکم شرع اور محسوس کی رو سے اور جو کچھ کہ تھی بیچ عیسیٰ علیہ السلام کے قوت زندہ کرنے

والإبراء فمن جهة نفخ جبريل في صورة البشر فكان

اور چنگا کرنے کی پس جانب سے پھونکنے جبرئیل علیہ السلام کے تھی وقت متشکل ہونے جبرئیل کے بیچ صورت بشری کے پس

عيسى عليه السلام يحيي الموتى بصورة البشر ولو لم يأت

عیسیٰ علیہ السلام زندہ کرتے تھے مردونکو ساتھ صورت بشری کے اور اگر نہ آتے

جبريل في صورة البشر وأتى في صورة غيرها من صور

جبرئیل مریم کے پاس بیچ صورت بشری کے اور آتے وہ مریم کے پاس بیچ صورت غیر بشر کے صورتوں میں سے

الا كون العنصرية من حيوان او نبات او جماد لكان عيسى

موجودات عنصریہ کے کہ وہ موجودات تم سے حیوان یا نبات یا پتھر کے ہیں البتہ عیسی علیہ السلام

لا يحيي الموتى الا حين يتلبس بتلك الصورة ويظهر فيها و

نہ زندہ کر سکتے مردون کو مگر اسوقت کہ متلبس ہوتے عیسی ساتھ اوسی صورت جبرئیلیہ مفروضہ غیر بشریہ کے اور ظاہر ہوتے بیچ اوسی صورت مفروضہ جبرئیلیہ کے [illegible]

لو اتى جبريل بصورته النورية الخارجة عن العناصر و

اگر آتے جبرئیل ساتھ صورت نوریہ اپنی کے کہ خارج ہے وہ صورت عناصر اربعہ اور

الاركان اذ لا يخرج عن طبيعته لكان عيسى لا يحيي الموتى

ارکان عنصری سے اسلیے کہ نہیں نکلتی ہے کوئی شی بجز تنزل اور تمثل کے طبیعت اصلی اپنی سے البتہ نہ زندہ کر سکتے عیسی علیہ السلام مردون کو

الا حين يظهر في تلك الصورة الطبيعية النورية لا العنصرية

مگر اوسوقت کہ ظاہر ہوتے وہ بیچ اوسی صورت طبیعیہ نوریہ جبرئیلیہ کے نہ کہ صورت عنصریہ مین

مع الصورة البشرية من جهة امه فكان يقال فيه عند احيائه

ساتھ صورت بشریہ کے کہ وہ صورت طرف سے ان اونکی کے ہے پس کہا جاتا تھا بیچ حق عیسی کے وقت زندہ کرنے انکے

الموتى هو لا هو ويقع الحيرة في النظر اليه كما وقعت في العاقل

مردونکو عیسی بشر ہیں اور نہیں ہیں وہ بشر اور واقع ہوتی ہے حیرت نظر کرنے مین طرف اونکے جیسے کہ واقع ہوتی ہے حیرت بیچ ہر عاقل کے

عند النظر الفكري اذا رأى شخصا بشريا من البشر يحيي

وقت نظر فکری کے جسوقت دیکھے وہ ناظر ایک کالبد بشری کو بشرین سے کہ زندہ کرتا ہے وہ

الموتى وهو من الخصائص الالهية احياء النطق لا احياء

مردون کو حالانکہ زندہ کرنا مردونکا خصوصیات الٰہیہ مین سے ہے زندہ کرنا ایسا کہ وہ مردے کلام کرتے ہون نہ زندہ کرنا

الحيوان بقي الناظر حائرا اذ يرى الصورة بشرا بالاثر

صرف حیوان متحرک کا کہ وہ کلام نکرتا ہو باقی رہتا ہے وہ ناظر حیران اسلیے کہ دیکھتا ہے وہ صورت بشری کو متلبس ساتھ اثر

الالهي فادى بعضهم فيه الى القول بالحلول وانه هو

الٰہی کے پس پونہچایا نظر فکری نے بعض اہل عقل کو بیچ حق عیسی کے طرف قائل ہونے حلول حق تعالی کی اور طرف اسکی کہ عیسی ہی

الله بما احيى به من الموتى ولذلك نسبوا الى الكفر وهو الستر

اللہ تعالی ہین بسبب اس صفت کے کہ زندہ کیا انہون نے ساتھ اوس صفت کی مردونکو اور اسی سبب سے منسوب ہوگئے وہ لوگ طرف کفر کی اور کفر معنی مین ستر کے ہے

لانهم ستروا الله الذي احيى الموتى بصورة بشرية عيسى

اسلیے کہ اونہون نے چھپایا اللہ تعالی کو اسطرح کہ زندہ کیا اللہ تعالی نے مردونکو ساتھ صورت بشری عیسی علیہ السلام کے

فقال الله تعالى لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن

پس فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہا اونہون نے کہ تحقیق اللہ تعالی خود ہی عیسی بیٹا

151

مريم فجمعوا بين الخطاء والكفر في تمام الكلام كله لا بقولهم

مریم کا ہے پس جمع کیا اون لوگون نے خطا اور کفر کو بیچ پورے ایک کلام کے نہ کفر لازم آتا ہے فقط قول انکے سے

هو الله ولا بقولهم ابن مريم فعدلوا بالتضمين من الله من

کہ عیسی خود اللہ تعالی ہے اور نہ فقط قول انکے سے کہ بیٹا مریم کا ہے … پس عدول کیا اون قوم نے …

حيث احيى الموتى الى الصورة الناسوتية البشرية بقولهم ابن

باعتبار اسکے کہ زندہ کرتا تھا وہ مردونکو ضمن مین پہنچے کو طرف صورت ناسوتی بشری کے بسبب قول اپنے کے کہ ابن

مريم وهو ابن مريم بلا شك فتخيل السامع انهم نسبوا

مریم ہے اور عیسی بیٹا مریم کا ہے بے شک پس خیال کیا سننے والے نے اس بات کا کہ تحقیق اون قوم نے نسبت کی

الالوهية للصورة وجعلوها عين الصورة وما فعلوا بل

الوہیت کی طرف صورت عیسوی کے اور گردانا اون لوگون نے الوہیت کو عین صورت عیسوی اور نہ کیا اون لوگون نے ایسا بلکہ

جعلوا الهوية الالهية ابتداء في صورة بشرية هي ابن

گردانا اون لوگون نے ہویت الہیہ کو پہلے ہی بیچ صورت بشری کے کہ وہی صورت بیٹے

مريم ففصلوا بين الصورة والحكم لا انهم جعلوا الصورة

مریم کی ہے یعنی فرق کیا قوم مذکور نے درمیان صورت عیسوی اور حکم صورت یعنی ہویت الہیہ کے لیکن نہ … کہ ان لوگون نے گردانا صورت عیسوی

عين الحكم كما كان جبرئيل عليه السلام في صورة

عین ہویت الہیہ جیسے کہ تھے جبرئیل علیہ السلام متمثل بیچ صورت

البشر ولا نفخ فيه ثم نفخ ففصل بين الصورة والنفخ وكان

بشری کے اور نہ تھا نفخ … پھر نفخ کیا جبرئیل نے پس فرق واقع ہوا درمیان صورت جبرئیل اور نفخ کے اگرچہ ہے

النفخ من الصورة فقد كانت ولا نفخ فما هو النفخ من حدها

نفخ صورت جبرئیل سے پس تحقیق موجود تھی صورت اور نہ تھا نفخ پس نہین ہے نفخ حد ذاتی سے

الذاتي فوقع الخلاف بين اهل الملل في عيسى ما هو فمن نظر

صورت کے پس واقع ہوا خلاف درمیان اہل ملتے کے بیچ حق عیسی علیہ السلام کے کہ کیا ہے حقیقت اونکی پس جسنے نظر کیا

فيه من حيث صورته الانسانية البشرية فيقول هو

طرف عیسی کے باعتبار صورت انسانی بشری اونکی کے پس کہتا ہے وہ عیسی

ابن مريم ومن نظر فيه من حيث الصورة المتمثلة البشرية

بیٹا مریم کا ہے اور جسنے دیکھا بیچ عیسے کے باعتبار صورت مثالی جبرئیل کے کہ متمثل ہے ساتھ صورت بشری کے

فينسبه الى جبرئيل ومن نظر فيه من حيث ما ظهر عنه من

پس نسبت کرتا ہے وہ شخص عیسی کو طرف جبرئیل کے اور جسنے دیکھا بیچ عیسے کے اس اعتبار سے کہ ظاہر ہوا اون سے

۱۵۲

إحياء الموتى فينسب إلى الله بالروحية فيقول روح الله أي

احيا اموات کا پس نسبت کرتا ہے وہ عیسیٰ کو طرف اللہ تعالیٰ کی ساتھ روح ہونے کے پس کہتا ہے وہ عیسیٰ روح اللہ کا ہے یعنے

به ظهرت الحيوة فيمن نفخ فيه فتارة يكون الحق فيه متوهما

بسبب عیسیٰ کے ظاہر ہوئی حیات بیچ شخص کے کہ پھونکا اونھوں نے بیچ اوسکے پس کبھی ہوتا ہے حق تعالیٰ بیچ عیسیٰ کے متوہم

اسم مفعول وتارة يكون الملك فيه متوهما وتارة يكون

ساتھ صیغہ اسم مفعول کے اور کبھی ہوتا ہے فرشتہ بیچ عیسیٰ کے متوہم اور کبھی ہوتی ہے

البشرية الإنسانية فيه متوهمة فيكون عند كل ناظر

بشریت انسانیت بیچ عیسیٰ کے متوہم پس ہونگے عیسیٰ علیہ السلام نزدیک ہر نظر کرنے والے کے

بحسب ما يغلب عليه فهو كلمة الله وهو روح الله وهو

موافق اوس گمان کے کہ غالب ہے وہ گمان اوپر اوس نظر کرنے والے کے پس عیسیٰ کلمہ اللہ کا اور روح اللہ کی اور

عبد الله وليس ذلك في الصورة الحسية لغيره بل كل

بندہ اللہ کا ہے اور نہیں ہے وہ اختلاف بیچ صورت حسیہ غیر عیسیٰ علیہ السلام کے بلکہ ہر

شخص منسوب إلى أبيه الصوري لا إلى النافخ روحه في

شخص منسوب ہے طرف پدر ظاہری اپنے کے نہ طرف اوس شخص کے کہ پھونکنے والا ہے روح اوسکی کو بیچ

الصورة البشرية فإن الله إذا سوى الجسم الإنساني

صورت بشری کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جسوقت معتدل بناتا ہے جسم انسان کو

كما قال فإذا سويته نفخ فيه هو تعالى من روحه فنسب

جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (پس جسوقت معتدل بنایا میں نے جسم آدم کو) پھونکتا ہے بیچ اوسکے حق تعالیٰ روح اپنی سے پس نسبت کی گئی

الروح في كونه وعينه إليه تعالى وعيسى ليس كذلك

روح کی بیچ حق وجود اور ذات اوسی روح کے طرف اللہ تعالیٰ کے اور عیسیٰ نہیں ہیں ایسے

فإنه اندرجت تسوية جسمه وصورته البشرية بالنفخ

اسلیے کہ مندرج تھی اعتدال جسم اور صورت بشریہ عیسیٰ کی وقت پھونکنے

الروحي وغيره كما ذكرناه لم يكن مثله فالموجودات

روح اونکی کے اور غیر عیسیٰ کے جیسے کہ ذکر کیا ہمنے پیشتر نہیں ہے مثل عیسیٰ کے پس تمام موجودات

كلها كلمات الله التي لا تنفد فإنها عن كن وكن كلمة الله

کلمات اللہ تعالیٰ کے ہیں کہ نہیں تمام ہوتی ہیں وہ کلمات اسلیے کہ تحقیق تمامی موجودات صادر ہیں کلمہ کن سے اور کلمہ کن اللہ کا کلمہ ہے

فهل تنسب الكلمة إليه تعالى بحسب ما هو عليه فلا تعلم

پس آیا نسبت کی جاتی ہر کلمہ کن کی طرف حق تعالیٰ کے موافق اوس حقیقت کے کہ حق تعالیٰ اوپر ہے [illegible] پس نہیں معلوم ہو

١٥٣

مَاهِيَتِهَا اَوْ يَكُرُّلُ هُوَ تَعَالٰى اِلٰى صُوْرَةِ مَنْ يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ

حقیقت کلمۂ کن کی یا موافق اوس حقیقت کے کہ نازل ہوتا ہے حق تعالی طرف صورت اوس شخص کے کہ فرماتا ہے حق تعالی واسطے اوس شخص کے کن پس ہوگا

قَوْلُ كُنْ حَقِيْقَةً لِتِلْكَ الصُّوْرَةِ الَّتِيْ نَزَلَ اِلَيْهَا وَظَهَرَ فِيْهَا

کلمۂ کن حقیقت بیچ واسطے اوس صورت کے کہ نازل ہوا حق تعالی او سمین اور ظاہر ہوا حق تعالی بیچ اوسکے

فَبَعْضُ الْعَارِفِيْنَ يَذْهَبُ اِلَى الطَّرَفِ الْوَاحِدِ وَبَعْضُهُمْ

پس بعض عارفین میں سے اختیار کرتے ہیں ایک جانب کو اور بعض اونین سے اختیار کرتے ہین

اِلَى الطَّرَفِ الْاٰخِرِ وَبَعْضُهُمْ يَحَارُ فِى الْاَمْرِ وَلَا يَدْرِيْ وَهٰذِهِ

جانب دوسریکو اور بعض اونین سے حیران رہتے ہین بیچ امر حق تعالی کی اور نہین جانتے ہین کچھ اور یہ

مَسْئَلَةٌ لَا يُمْكِنُ اَنْ تُعْرَفَ اِلَّا ذَوْقًا كَاَبِيْ يَزِيْدَ حِيْنَ نَفَخَ

ایک مسئلہ ہے کہ نہین ممکن ہے یہ کہ پہچانا جاوی وہ مگر ذوق اور وجدان کی رو سے جیسے کہ بایزید بسطامی نے پہچانا جسوقت پھونکا اونہون نے

فِى النَّمْلَةِ الَّتِيْ قَتَلَهَا فَحَيِيَتْ فَعَلِمَ عِنْدَ ذٰلِكَ بِمَنْ يَنْفُخُ فَنَفَخَ

بیچ ایک چیونٹی کے کہ مار ڈالا تھا اسکو پس زندہ ہوئی وہ چیونٹی پس جانا بایزید نے وقت پھونکنے کے اوس شخص کو کہ کون پھونکتا ہے پس پھونکا اونھون نے

فَكَانَ عِيْسَوِيَّ الْمَشْهَدِ وَاَمَّا الْاِحْيَاءُ الْمَعْنَوِيُّ بِالْعِلْمِ فَتِلْكَ

پس تھے بایزید عیسوی شہود والے ولیکن حیات احیاء معنوی کی جو علم سے حاصل ہے پس وہ حیات

الْحَيٰوةُ الْاِلٰهِيَّةُ الذَّاتِيَّةُ الْعِلْمِيَّةُ النُّوْرِيَّةُ وَالَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ

احیاء مذکور کی حیات الٰہیہ ذاتیہ علمیہ نوریہ ہے کہ فرمایا اللہ

تَعَالٰى فِيْهَا اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُوْرًا يَمْشِيْ

تعالی نے بیچ حق اوسی حیات الٰہیہ کے کیا نہین ہے یہ کہ جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا ہمنے اسکو اور گردانا ہمنے واسطے اوسکے ایک نور کہ چلتا ہے

بِهٖ فِى النَّاسِ فَكُلُّ مَنْ اَحْيَا نَفْسًا مَيْتَةً بِحَيٰوةٍ عِلْمِيَّةٍ فِيْ مَسْئَلَةٍ

ساتھ اوسکے بیچ لوگون کے پس جس شخص نے جلایا نفس مردہ کو ساتھ حیات علمیہ کے بیچ ایک مسئلہ

خَاصَّةٍ مُتَعَلِّقَةٍ بِالْعِلْمِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَقَدْ اَحْيَاهُ بِهَا وَكَانَتْ

خاص کے جو متعلق ہے ساتھ علم باللہ کے پس تحقیق جلایا اوسنے نفس مردہ کو ساتھ حیات علمی کے اور ہوگی

لَهُ نُوْرًا يَمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ اَيْ بَيْنَ اَشْكَالِهٖ فِى الصُّوْرَةِ شعر

وہ حیات علمی واسطے اوس نفس مردہ کے نور کہ چلتا ہے ساتھ نور کے بیچ لوگون کے یعنے درمیان ہمشکلون اپنی کے بیچ صورت ظاہری اور باطنی کے شعر

فَلَوْلَاهُ وَلَوْلَانَا	لَمَا كَانَ الَّذِيْ كَانَا	فَاِنَّا اَعْبُدٌ حَقًّا
پس اگر نہوتا حق تعالی اور نہوتے اعیان ہم اہل عالم کے	البتہ نہ موجود ہوتا جو کچھ کہ موجود ہوا	پس ہم بندے ہین حقیقت مین
وَاِنَّ اللّٰهَ مَوْلَانَا	وَاِنَّا عَيْنُهٗ فَاعْلَمْ	اِذَا مَا قُلْتَ اِنْسَانًا
اور تحقیق اللہ تعالی مولا اور مالک ہمارا ہے	اور تحقیق ہم اہل عالم عین حقتعالی کے ہین پس جان تو اسبات کو	جسوقت قائل ہووے تو انسان کبیر کا

155

فَلَا تَعْجَبْ بِإِنْسَانٍ	فَقَدْ أَعْطَاكَ بُرْهَانَا
پس مت تعجب ہو ای طالب بسبب نام انسان کے	اسلیے کہ تحقیق عطا کی اللہ تعالی نے تجھکو دلیل نقلی اور کشفی
فَكُنْ حَقًّا وَكُنْ خَلْقًا	تَكُنْ بِاللّٰهِ رَحْمَانَا
پس ہوجا تو حق اور ہوجا تو خلق .	ہوگا تو اسوقت ساتھ اللہ تعالی کے رحم کرنے والا خلق پر
وَغَذِّ خَلْقَهُ مِنْهُ	تَكُنْ رُوحًا وَرَيْحَانَا
اور غذا دے تو خلق خدا کو خدا سے	ہوگا تو راحت اور روزی خلق کی
فَأَعْطَيْنَاهُ مَا يَبْدُو	بِهِ فِينَا وَأَعْطَانَا
پس دی ہمنے حق تعالی کو وہ چیز کہ ظاہر ہوتا ہے حق تعالی	ساتھ اوسی چیز کے بیچ ہمارے حالانکہ عطا کی حق تعالی نے ہمکو بھی
فَصَارَ الْأَمْرُ مَقْسُومًا	بِإِيَّاهُ وَإِيَّانَا
پس ہوا امر ظہور کا منقسم	درمیان حق تعالے کے اور درمیان ہمارے کے
فَأَحْيَاهُ الَّذِي يَدْرِي	بِقَلْبِي حِينَ أَحْيَانَا
پس زندہ کیا دل کو اوس شخص نے جو جانتا ہے وہ	دل میرے کو جسوقت زندہ کیا اسنے ہمکو ساتھ حیات علمیہ
فَكُنَّا فِيهِ أَكْوَانَا	وَأَعْيَانًا وَأَزْمَانَا
پس تھے ہم کبھی بیچ غیب اور علم حق کے موجود	اور کبھی اعیان ثابتہ اور کبھی صاحب زمانہ
وَلَيْسَ بِدَائِمٍ فِينَا	وَلَكِنْ ذَاكَ أَحْيَانَا
اور نہیں ہے احیا اور تجلی شہود حق تعالی کی ہمیشہ بیچ ہمارے کے	ولیکن یہ احیا اور تجلی شہودی کبھی ہوتی ہے

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَىٰ مَا ذَكَرْنَاهُ فِي أَمْرِ النَّفْخِ الرُّوحَانِيِّ مَعَ صُورَةِ

اور منجملہ اوس چیز کہ دلالت کرتی ہے اوپر حال پیدائش عیسوی کے کہ ذکر کیا ہمنے ہمکا بیچ نفخ روحانی عیسوی کو ساتھ صورت

الْبَشَرِ الْعُنْصُرِيِّ هُوَ أَنَّ الْحَقَّ وَصَفَ نَفْسَهُ بِالنَّفَسِ الرَّحْمَانِيِّ

بشری عنصری عیسوی کے یہ ہے کہ تحقیق حق تعالی نے صفت کی ذات اپنی کی ساتھ نفس رحمانی کے

وَلَا بُدَّ لِكُلِّ مَوْصُوفٍ بِصِفَةٍ أَنْ يَتْبَعَ الصِّفَةَ جَمِيعُ مَا تَسْتَلْزِمُهُ

اور ضرور ہے واسطے ہر چیز کے کہ موصوف ہو وے ساتھ کسی صفت کے یہ کہ تابع کر لانے وہ موصوف اوس صفت کا تمامی ان چیزوں کو کہ لازم ہیں اون چیزوں کو

تِلْكَ الصِّفَةُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّ النَّفَسَ فِي الْمُتَنَفِّسِ مَا يَسْتَلْزِمُهُ

وہ صفت اور تحقیق پہچانا تو نے سالک کہ تحقیق نفس یعنی سانس کو بیچ ہر متنفس کے کیا چیز لازم ہے

فَلِذٰلِكَ قَبِلَ النَّفَسُ الْاِلٰهِيُّ صُوَرَ الْعَالَمِ فَهُوَ لَهَا كَالْجَوْهَرِ

بس واسطے اسکے قبول کیا نفس الٰہی رحمانی نے صور عالم کو بس وہی نفس الٰہی رحمانی واسطے صور فوق عالم کے مثل جوہر

الْهَيُوْلَانِيِّ وَلَيْسَ اِلَّا عَيْنَ الطَّبِيْعَةِ فَالْعَنَاصِرُ صُوْرَةٌ مِّنْ صُوَرِ

ہیولانی کے ہے اور نہیں ہے وہ نفس رحمانی مگر عین طبیعت کلیہ عالیہ بس عناصر اور صور نوعیہ عناصر کی صورتیں ہیں صورتوں میں سے

الطَّبِيْعَةِ وَمَا فَوْقَ الْعَنَاصِرِ وَمَا تَوَلَّدَ عَنْهَا فَهُوَ اَيْضًا مِّنْ صُوَرِ

طبیعت کلیہ عالیہ کی اور جو صورتیں ما فوق عناصر اربعہ کی ہیں اور جو کچھ کہ پیدا ہوئی ہیں ما فوق عناصر اربعہ سے پس وہ بھی

الطَّبِيْعَةِ وَهِيَ الْاَرْوَاحُ الْعُلْوِيَّةُ الَّتِيْ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

صورتوں سے طبیعت کلیہ عالیہ کی ہیں اور یہ صورتیں جو فوق عناصر کی ہیں ارواح علویہ ہیں کہ ما فوق عناصر اور ساتوں آسمانوں کے ہیں

وَاَمَّا اَرْوَاحُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَاَعْيَانُهَا فَهِيَ عُنْصُرِيَّةٌ فَاِنَّهَا

ولیکن ارواح یعنی نفوس منطبعہ مدبرہ ساتوں آسمانوں کے اور ذوات ساتوں آسمان کے پس عنصریہ ہیں اسلیے کہ تحقیق نفوس مدبرہ اور ذوات آسمان کی

مِنْ دُخَانِ الْعَنَاصِرِ الْمُتَوَلِّدِ عَنْهَا وَمَا تَكَوَّنَ عَنْ كُلِّ سَمَاءٍ مِّنَ

دخان سے عناصر اربعہ کے ہیں کہ پیدا ہے وہ دخان عناصر سے اور جو کچھ کہ پیدا ہوئے ہیں مادہ سے ہر آسمان کے

الْمَلٰٓئِكَةِ فَهُوَ مِنْهَا فَهُمْ عُنْصُرِيُّوْنَ وَمَنْ فَوْقَهُمْ طَبِيْعِيُّوْنَ

گروہ فرشتے اور قوی ہر آسمان کے ہیں پس وہ بھی عناصر سے ہیں پس ملائکہ اور قوی ساتوں آسمان کے عنصری ہیں اور جو گروہ کہ ما فوق اونکے ہیں طبیعی ہیں۔

وَلِهٰذَا وَصَفَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْاِخْتِصَامِ اَعْنِيْ

اور واسطے اسی طبیعی ہونے اونکے کے صفت کی اونکی اللہ تعالیٰ نے ساتھ خصومت کے مراد لیتا ہوں میں اوسنے

الْمَلَاَ الْاَعْلٰى لِاَنَّ الطَّبِيْعَةَ مُتَقَابِلَةٌ وَالتَّقَابُلُ الَّذِيْ

گروہ بلند مرتبہ والے فرشتوں کو اسلیے کہ تحقیق طبیعت ہر ایک کی باہدیگر مقابل اور ضد ہے اور تقابل اور تضاد جو

فِي الْاَسْمَآءِ الْاِلٰهِيَّةِ الَّتِيْ هِيَ النِّسَبُ اِنَّمَا اَعْطَاهُ النَّفَسُ اَلَا

اسمای الٰہی میں ہے کہ وہ اسما نسبتیں اور اضافتیں ہیں سوائے اسکے نہیں ہے کہ عطا کیا ہے اس تقابل و تضاد کو نفس رحمانی نے کیا

تَرَى الذَّاتَ الْخَارِجَةَ عَنْ هٰذَا الْحُكْمِ كَيْفَ جَاءَ فِيْهَا الْغِنٰى

نہیں دیکھتا ہے تو ذات الٰہیہ کو کہ خارج ہے وہ اس حکم اور تقابل سے کیونکر وارد ہوا ہے بیچ حق اوسی ذات پاک کے یہ کہ غنی ہے وہ

عَنِ الْعَالَمِيْنَ فَلِهٰذَا اُخْرِجَ الْعَالَمُ عَلٰى صُوْرَةِ مَنْ اَوْجَدَهُمْ

عالمین سے پس بسبب اسی تقابل کے ظاہر ہوا عالم اوپر صورت اوس شخص کے کہ ایجاد کیا اوسنے عالم کو

وَلَيْسَ اِلَّا النَّفَسُ الْاِلٰهِيُّ فَبِمَا فِيْهِ مِنَ الْحَرَارَةِ عَلَا وَبِمَا فِيْهِ

اور نہیں ہے موجد عالم کا مگر نفس الٰہی رحمانی ہیں بسبب اس چیز کے کہ نفس الٰہی میں ہے حرارت سے بلند ہوتا ہے نفس اور بسبب اس چیز کے کہ نفس الٰہی

مِنَ الْبُرُودَةِ وَالرُّطُوبَةِ تَسَفَّلَ وَعَمَّا فِيهِ مِنَ الْيُبُوسَةِ تَثَبَّتَ

ہے سردی اور تری سے پست ہوتا ہے وہ نفس اور بسبب اوس چیز کے کہ نفس اوس مین ہے خشکی سے ثابت رہتا ہو وہ نفس

وَلَمْ يَتَزَلْزَلْ فَالرُّسُوبُ لِلْبُرُودَةِ وَالرُّطُوبَةِ أَلَا تَرَى أَنَّ

اور قرار پکڑتا ہے اور نہین جنبش کرتا ہے پس تہ نشینی اور سفل واسطے سردی اور تری کے ہے کیا نہین دیکھتا ہو تو ایسا کہ تحقیق

الطَّبِيبَ إِذَا أَرَادَ سَقْيَ دَوَاءٍ لِأَحَدٍ يَنْظُرُ فِي قَارُورَةِ مَائِهِ

طبیب جسوقت چاہتا ہے پلانا دوا کا کسی بیمار کو دیکھتا ہے وہ بیچ قارورہ بول اوسکے کے

فَإِذَا رَآهُ رَسَبَ عَلِمَ أَنَّ النُّضْجَ قَدْ كَمُلَ فَيَسْقِيهِ الدَّوَاءَ

پس جسوقت دیکھا اوسنے بول کو تہ نشین ہوا جانا اوسنے اسبات کو کہ تحقیق پختگی اور مستعد ہو مادہ کی کامل ہو گئی پس پلاتا ہی بیمار کو دوا

لِيُسْرِعَ فِي النُّجْحِ وَإِنَّمَا يَرْسُبُ لِرُطُوبَتِهِ وَبُرُودَتِهِ الطَّبِيعِيَّةِ

تا کہ سرعت کرے وہ دوا بیچ اصلاح مزاج کے اور سوا اسکے نہین ہے کہ تہ نشین ہوتا ہے بول بسبب تری اور سردی طبیعی کے

ثُمَّ إِنَّ هَذَا الشَّخْصَ الْإِنْسَانِيَّ عَجَنَ طِينَتَهُ بِيَدَيْهِ وَهُمَا

پھر تحقیق یہ شخص انسانی یعنی آدم کہ خمیر کی حق تعالی نے مٹی اوسکی دونون ہاتھون اپنے سے حالانکہ وہ دونون ہاتھ

مُتَقَابِلَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينًا فَلَا خَفَاءَ بِمَا بَيْنَهُمَا

باہم مقابل ہین اگرچہ ہین وہ دونون ہاتھ حق تعالی کے دہنے ہاتھ پس نہین ہے پوشیدگی اوس چیز مین کہ درمیان دونون ہاتھونکے ہے

مِنَ الْفُرْقَانِ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا كَوْنُهُمَا اثْنَتَيْنِ أَعْنِي يَدَيْنِ

فرق اور جدائی سے اگرچہ نہووے کوئی فرق مگر ہونا اُن دونون کا دو مراد لیتا ہون مین اوس سے دونون ہاتھ

لِأَنَّهُ لَا يُؤَثِّرُ فِي الطَّبِيعَةِ إِلَّا مَا يُنَاسِبُهَا وَهِيَ مُتَقَابِلَةٌ

اسلیے کہ نہین اثر بخشتی ہی بیچ طبیعت کے کوئی شے مگر وہ چیز کہ مناسب ہے وہ طبیعت کو اور وہ طبایع باہم مقابل اور ضد ہین

فَجَاءَ بِالْيَدَيْنِ وَلَمَّا أَوْجَدَهُ بِالْيَدَيْنِ سَمَّاهُ بَشَرًا لِلْمُبَاشَرَةِ

پس لایا حق تعالی بیچ دونون ہاتھونکو کہ باہم مقابل و ضد ہین اور جبکہ بنایا حق تعالی آدم کو دونون ہاتھون سے نام رکھا اوسکا بشر بسبب مباشرت یعنی ہاتھ لگانے

اللَّائِقَةِ بِذَلِكَ الْجَنَابِ بِالْيَدَيْنِ الْمُضَافَتَيْنِ إِلَيْهِ وَجَعَلَ

کہ سزاوار ہے اس جناب باری کو لگانا دونون ہاتھون کا جو منسوب ہین وہ دونون ہاتھ طرف اوس جناب کے اور پیدا کیا حق تعالی نے

ذَلِكَ مِنْ عِنَايَتِهِ بِهَذَا النَّوْعِ الْإِنْسَانِيِّ فَقَالَ لِمَنْ أَبَى عَنِ

آدم کو دونون ہاتھون سے عنایت اپنی سے ساتھ اس نوع انسانی کے پس فرمایا اوس شخص کو کہ انکار کیا اوسنے

السُّجُودِ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ

سجدہ کرنے سے واسطے آدم کے کس چیز نے منع کیا تجھکو یہ کہ سجدہ کرے تو واسطے اوس شخص کے کہ بنایا مینے دونون ہاتھون اپنے سے کیا تکبر کیا تو نے

عَلَى مَنْ هُوَ مِثْلُكَ يَعْنِي عُنْصُرِيًّا أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ عَنِ الْعُنْصُرِ

اوپر اوس شخص کے کہ وہ مثل تیرے ہی یعنی عنصری کیا تہا تو اون گروہ مین سے کہ بلند مرتبہ والے ہین وہ عنصریون پر

157

...اسطے ہین ستنے نہین ہے واضح ہو کہ ملائکہ اسطے کا آدم بر بالا ہونا باعتبار قدر و منزلت و شکے ہے و رنہ آدم جمیع مخلوق سے افضل ہین جیسے کہ فصل کی دوسری مین مذکور ہوا ہے ۱۲ منہ

وَلَسْتَ كَذٰلِكَ وَنَعْنِي بِالْعَالِينَ مَنْ عَلَا بِذَاتِهِ عَنْ أَنْ يَكُونَ فِي

حالانکہ نہیں ہے تو ایسا اور مراد لیتے ہیں ہم بلند مرتبے والوں سے اُن فرشتوں کو کہ عالی ہیں وہ بذاتہ اور منزہ ہیں پیدا ہونے سے کہ ہوویں وہ بیچ

نَشْأَتِهِ النُّورِيَّةِ عُنْصُرِيًّا وَإِنْ كَانَ طَبِيعِيًّا فَمَا فَضَلَ الْإِنْسَانُ

پیدایش نوری اپنے کے عنصری اگرچہ ہیں وہ فرشتے عالی طبیعی پس نہ فضیلت دی گئی انسان کو

غَيْرَهُ مِنَ الْأَنْوَاعِ الْعُنْصُرِيَّةِ إِلَّا بِكَوْنِهِ بَشَرًا مِنْ طِينٍ فَهُوَ

او پر غیر اپنے کے انواع عنصریہ سے مگر بسبب ہونے انسان کے بشر مٹی سے پس نوع انسانی

أَفْضَلُ نَوْعٍ مِنْ كُلِّ مَا خَلَقَ مِنَ الْعَنَاصِرِ مِنْ غَيْرِ مُبَاشَرَةٍ

فاضل تر ہے ہر ایک اوس نوع سے کہ پیدا کیا حق تعالے نے اوسکو عناصر سے بغیر مباشرت

بِالْيَدَيْنِ فَالْإِنْسَانُ فِي الرُّتْبَةِ فَوْقَ الْمَلَائِكَةِ الْأَرْضِيَّةِ

دونوں ہاتھوں سے پس انسان بیچ مرتبے کے فایق ہے فرشتوں زمین

وَالسَّمَاوِيَّةِ وَالْمَلَائِكَةُ الْعَالُونَ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ الْإِنْسَانِيِّ

اور آسمان سے اور وہ فرشتے کہ بلند مرتبے والے ہیں بہتر ہیں اس نوع انسانی سے

بِالنَّصِّ الْإِلٰهِيِّ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْرِفَ النَّفَسَ الْإِلٰهِيَّ فَلْيَعْرِفِ

ساتھ نص الٰہی کے پس جو شخص چاہے کہ پہچانے نفس الٰہی رحمانی کو پس چاہیے کہ پہچانے وہ

الْعَالَمَ فَإِنَّهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ الَّذِي ظَهَرَ

عالم کو واسطے کہ جسنے پہچانا نفس اپنے کو پس تحقیق پہچانا اوسنے رب اپنے کو کہ ظاہر ہوا عالم

فِيهِ أَيِ الْعَالَمُ ظَهَرَ فِي نَفَسِ الرَّحْمٰنِ الَّذِي نَفَّسَ اللّٰهُ بِهِ

بیچ رب کے یعنی عالم ظاہر ہوا بیچ نفس رحمانی کے کہ دور کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب اوس نفس رحمانی کے

عَنِ الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ مَا تَجِدُهُ مِنْ عَدَمِ ظُهُورِ آثَارِهَا بِظُهُورِ

اسمای الٰہیہ سے اوس کرب کو کہ پاتے تھے اسمای الٰہی اسکو بسبب عدم ظہور آثار اسماکے تھا دور کیا اسکو اللہ نے بسبب ظہور

آثَارِهَا فَامْتَنَّ عَلٰى نَفْسِهِ بِمَا أَوْجَدَهُ فِي نَفَسِهِ فَأَوَّلُ أَثَرٍ

آثار اسمائے پس احسان کیا اللہ تعالیٰ نے اوپر نفس اپنے کے ساتھ اوس چیز کے کہ ایجاد کیا اسنے اوسکو بیچ نفس اپنے کے پس پہلا ہی اثر نفس کا

كَانَ لِلنَّفَسِ إِنَّمَا كَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَنَابِ ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْأَمْرُ

کہ تھا واسطے نفس رحمانی کے سوا اسکے نہیں ہے کہ تھا وہ بیچ جناب الٰہی کے پھر ہمیشہ تنزل ہوتا رہا شان اور امر

يَتَنَزَّلُ بِتَنْفِيسِ الْغُمُومِ إِلٰى آخِرِ مَا وُجِدَ شعر

حق تعالیٰ کا ساتھ دور کرنے غموم اسمائے آخر تک اوس چیز کے کہ پایا گیا وہ وجود آدم تھا شعر

فَالْكُلُّ فِي عَيْنِ النَّفَسِ　　كَالضَّوْءِ فِي ذَاتِ الْغَلَسِ

پس تمام موجودات بیچ عین نفس رحمانی کے عارض ہیں　　جیسے کہ روشنی بیچ تاریکی آخر شب کے عارض ہے

١٥٩

وَالْعِلْمُ بِالْبُرْهَانِ فِي	سَلْخِ النَّهَارِ لِمَنْ نَعَسْ
اور علم اور معرفت حق تعالیٰ ساتھ دلیل عقلی اور کشفی علم اور معرفت کے بیچ	آخر حصہ دن کے واسطے اوس شخص کے کہ اونگھتا ہو غفلت سے
فَيَرَى الَّذِي قَدْ قُلْتُهُ	رُؤْيَا تَدُلُّ عَلَى النَّفَسْ
پس دیکھتا ہو اوسکے الا اوس چیز کو کہ کہا میں نے اوسکو نفس رحمانی سے	خواب خیال کہ دلالت کرتا ہو وہ خواب اوپر نفس کرنے کے
فَيُرِيحُهُ عَنْ كُلِّ غَمٍّ	فِي تِلَاوَتِهِ عَبَسْ
پس راحت بخشتا ہو قول میرا اوس ناعس کو ہر غم سے	بیچ وقت تلاوت اوسکے کے سورۂ عبس کو
وَلَقَدْ تَجَلَّى لِلَّذِي	قَدْ جَاءَ فِي طَلَبِ الْقَبَسْ
اور بتحقیق تجلی کی حق تعالیٰ نے واسطے اوس شخص کے	کہ آیا تھا واسطے طلب کرنے چنگاری کے
فَرَآهُ نَارًا وَهُوَ نُوْ	رٌ فِي الْمُلُوكِ وَفِي الْعَسَسْ
پس دیکھا اوسنے حق تعالیٰ کو آگ حالانکہ وہ نور حق کا تھا	بیچ حق بادشاہوں کے اور سلوک کے اور بیچ حق ظلمت اور طلب کے
فَإِذَا فَهِمْتَ مَقَالَتِي	تَعْلَمْ بِأَنَّكَ مُبْتَئِسْ
پس جبوقت سمجھی تونے بات میری	جانیگا تو اس بات کو کہ تحقیق تو خود محتاج ہے معرفت حق کا
لَوْ كَانَ يَطْلُبُ غَيْرَ ذَا	لَرَآهُ فِيهِ وَمَا نَكَسْ
اگر طلب کرتے وہ غیر آتش کو	البتہ دیکھتے وہ حق تعالیٰ کو بیچ غیر آتش کے اور سرنگون ہوتے وہ

وَأَمَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ الْعِيسَوِيَّةُ لَمَّا قَامَ لَهَا الْحَقُّ فِي مَقَامِ

ولیکن واسطے اس کلمۂ عیسوی یعنی روح عیسوی کے جب قایم ہوا حق تعالیٰ بیچ مقام

حَتّٰى نَعْلَمَ وَيَعْلَمَ اِسْتَفْهَمَهَا عَمَّا نُسِبَ إِلَيْهَا هَلْ هُوَ حَقٌّ

حتیٰ نعلم اور یعلم کے یعنی بیچ مقام فرق کے پوچھا حق تعالیٰ نے روح عیسوی سے اوس چیز کو کہ منسوب ہے طرف روح عیسوی کی آیا امر منسوب راست ہے

أَمْ لَا مَعَ عِلْمِهِ الْأَوَّلِ هَلْ وَقَعَ ذٰلِكَ الْأَمْرُ أَمْ لَا فَقَالَ

یا نہیں باوجود علم ازلی اپنے کے آیا واقع ہوا یہ امر منسوب یا نہیں پس فرمایا حق تعالیٰ نے

لَهُ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ

عیسیٰ کو آیا تونے کہا تھا لوگوں کو پکڑو مجھکو اور ماں میری کو دو معبود

دُونِ اللّٰهِ فَلَا بُدَّ مِنَ الْأَدَبِ فِي الْجَوَابِ لِلْمُسْتَفْهِمِ

سوائے اللہ تعالیٰ کے) پس ضرور ہے رعایت ادب کی بیچ جواب پوچھنے والے کے کہ حق تعالیٰ ہے

قوله بالفصل الخ یعنے ضمیر منفصل کو کوفیین فصل کہتے ہین اور بصریین عماد کہتے ہین

لِاَنَّهُ لَمَّا تَجَلّٰى لَهُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ وَفِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ اقْتَضَتِ

اسلیے کہ تحقیق جب تجلی کی حق تعالی نے واسطے عیسی علیہ السلام کے بیچ اس مقام تفرقہ اور بیچ اس صورت استفہام انکار کے مقتضی ہوئی

الْحِكْمَةُ الْجَوَابَ فِي التَّفْرِقَةِ بِعَيْنِ الْجَمْعِ فَقَالَ وَقَدَّمَ التَّنْزِيْهَ

حکمت عیسویہ الٰہیہ جواب کو بیچ مقام تفرقہ کے ساتھ عین مقام جمع کی پس کہا عیسے علیہ السلام نے جس حال مین مقدم کیا اونھون نے تنزیہ حق کو کہ

(سُبْحَانَكَ) فَحَدَّدَ بِالْكَافِ الَّتِيْ تَقْتَضِي الْمُوَاجَهَةَ وَالْخِطَابَ

(سبحانک) ہے یعنی پاکی ہے تجکو پس محدود کیا اونھون نے حق تعالی کو ساتھ کاف خطاب کے کہ تقاضا کرتا ہے وہ مواجہت اور خطاب کو

(مَا يَكُوْنُ لِيْ) مِنْ حَيْثُ اَنَا لِنَفْسِيْ دُوْنَكَ (اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ

(نہین سزاوار ہے واسطے میرے) باعتبار خصوصیت ذاتی میری کی کہ عبودیت ہے سوا تیرے کہ ربوبیت ہے (یہ کہ کہون مین وہ چیز کہ نہین ہے واسطے

بِحَقٍّ) اَيْ مَا يَقْتَضِيْهِ هُوِيَّتِيْ وَلَا ذَاتِيْ (اِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ

میرے سزاوار) یعنی نہین تقاضا کرتی ہے اوسکا ہویت میری اور نہ ذات میری (اگر مینے کہا ہوگا پس تحقیق تو

عَلِمْتَهُ) لِاَنَّكَ اَنْتَ الْقَائِلُ وَمَنْ قَالَ اَمْرًا فَقَدْ عَلِمَ مَا قَالَ

جانتا ہوگا اوسکو) اسلیے کہ تحقیق تو ہی ہے کہنے والا اور جسنے کہا کسی امر کو پس تحقیق جان لیتا ہے وہ جو کچھ کہ کہا اوسنے

وَاَنْتَ اللِّسَانُ الَّذِيْ اَتَكَلَّمُ بِهِ كَمَا اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اور تو زبان میری ہے کہ کلام کرتا ہون مین ساتھ اوسکے جیسے کہ خبر دی ہمکو رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ فِي الْخَبَرِ الْاِلٰهِيِّ فَقَالَ كُنْتُ

اللہ علیہ وسلم نے جانب سے پروردگار اپنے کے بیچ خبر الٰہی کے پس کہا حق تعالے نے ہوتا ہون مین

لِسَانَهُ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ بِهِ فَجَعَلَ هُوِيَّتَهُ عَيْنَ لِسَانِ

زبان بندے کی کہ کلام کرتا ہے وہ ساتھ اوسکے پس گردانا حق تعالی نے ذات اپنی کو عین زبان بندے

الْمُتَكَلِّمِ وَنَسَبَ الْكَلَامَ اِلٰى عَبْدِهٖ ثُمَّ تَمَّمَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ

متکلم کی اور نسبت کی کلام کی طرف بندے اپنے کے پھر تمام کیا بندے صالح نے یعنی حضرت عیسی نے

الْجَوَابَ بِقَوْلِهٖ (تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ) وَالْمُتَكَلِّمُ الْحَقُّ (وَلَا اَعْلَمُ

جواب مذکور کو ساتھ قول اپنے کے (جانتا ہے تو جو کچھ کہ بیچ نفس میرے کے ہے) حال آنکہ متکلم حق تعالی ہے (اور نہین جانتا ہون مین

مَا فِيْهَا) فَنَفَى الْعِلْمَ عَنْ هُوِيَّةِ عِيْسٰى مِنْ حَيْثُ هُوِيَّتُهٗ لَا مِنْ

وہ چیز کہ بیچ نفس کے ہے) پس نفی کی حق تعالی نے علم کی ہویت عیسی سے باعتبار ہویت عیسے کے نہ

حَيْثُ اَنَّهٗ قَائِلٌ وَذُوْ اَثَرٍ (اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ) فَجَاءَ

باعتبار اسکے کہ تحقیق عیسے قائل اور صاحب اثر ہین کہا عیسے نے تحقیق تو ہی ہے بڑا جاننے والا چھپی چیزون کا) پس لائے

بِالْفَصْلِ وَالْعِمَادِ تَاكِيْدًا لِلْبَيَانِ وَاعْتِمَادًا عَلَيْهِ اِذْ لَا

حضرت عیسی ضمیر فصل اور عماد کو واسطے تاکید بیان کے اور واسطے اعتماد کے اوپر اوسی بیان کے اسلیے کہ نہین

١٦٠

يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ فَفَرَّقَ وَجَمَعَ وَوَحَّدَ وَكَثَّرَ وَوَسَّعَ

جانتا ہے غیب کو کوئی سوائے اللہ تعالیٰ کے پس فرق کیا عیسےٰ نے اور جمع کیا اور توحید اور تکثیر کی انہوں نے اور وسیع

وَضَيَّقَ ثُمَّ قَالَ مُتَمِّمًا لِلْجَوَابِ (مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي

اور تنگ کیا امر حق کو پھر کہا عیسیٰ نے جس حال میں کہ تمام کرنے والے ہیں وہ جواب کو نہیں کہا میں نے واسطے ان کے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو

بِهٖ) فَنَفٰى أَوَّلًا مُشِيرًا إِلٰى أَنَّهُ مَا هُوَ ثَمَّ ثُمَّ أَوْجَبَ الْقَوْلَ

ساتھ اسکے) پس نفی کی عیسیٰ نے پہلے ہی جس حال میں اشارہ کرنے والے ہیں طرف اسکے کہ تحقیق عیسیٰ وہ نہیں ہیں اس جگہ پھر ثابت کیا عیسیٰ نے قول حق کو

أَدَبًا مَعَ الْمُسْتَفْهِمِ وَلَوْ لَمْ يَفْعَلْ كَذٰلِكَ لَاتَّصَفَ بِعَدَمِ

واسطے رعایت ادب کے ساتھ استفہام کرنے والے یعنی حق تعالیٰ کے اور اگر نہ کرتے عیسےٰ ایسا یعنے نہ ثابت کرتے قول حق کو البتہ متصف ہوتے ساتھ عدم

عِلْمِ الْحَقَائِقِ وَحَاشَاهُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ (إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي

علم حقائق کے اور پاک ہیں عیسیٰ اس اتصاف سے پس کہا حضرت عیسیٰ نے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو

بِهٖ) وَأَنْتَ الْمُتَكَلِّمُ عَلٰى لِسَانِيْ وَأَنْتَ لِسَانِيْ فَانْظُرْ إِلٰى

ساتھ اسکے) اور تو ہی کلام کرنے والا ہے اوپر زبان میری کے اور تو ہی زبان میری ہے پس نظر کر اے طالب طرف

هٰذِهِ التَّنْبِئَةِ الرُّوْحِيَّةِ الْإِلٰهِيَّةِ مَا أَلْطَفَهَا وَأَدَقَّهَا

اس خبر روحی الٰہی کے کہ کیسی پاکیزہ اور دقیق ہے وہ خبر ہوئی

(أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ) فَجَاءَ بِالْاِسْمِ اللّٰهِ لِاخْتِلَافِ الْعِبَادِ فِي

(کہا عیسےٰ علیہ السلام نے کہ عبادت کرو تم اللہ تعالیٰ کی) پس لائے حضرت عیسیٰ اسم جامع اللہ کو بسبب اختلاف بندوں کے بیچ

الْعِبَادَاتِ وَاخْتِلَافِ الشَّرَائِعِ وَلَمْ يَخُصَّ اِسْمًا خَاصًّا

عبادتوں کے اور بسبب اختلاف شریعتوں کے اور نہیں خاص کیا عیسےٰ نے ایک اسم مخصوص کو

دُوْنَ اِسْمٍ بَلْ جَاءَ بِالْاِسْمِ الْجَامِعِ لِلْكُلِّ ثُمَّ قَالَ

بغیر اسم دوسرے کے بلکہ لائے وہ ایک ایسے اسم کو کہ جامع ہے وہ تمام اسما کو پھر کہا عیسےٰ نے

(رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ) وَمَعْلُوْمٌ أَنَّ نِسْبَتَهٗ إِلٰى مَوْجُوْدٍ مَا

پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا) اور معلوم اور مقرر ہے یہ بات کہ تحقیق نسبت اسم اللہ کی طرف کسی ایک موجود کے

بِالرُّبُوْبِيَّةِ لَيْسَتْ عَيْنَ نِسْبَتِهٖ إِلٰى مَوْجُوْدٍ آخَرَ فَلِذٰلِكَ

ساتھ ربوبیت کے نہیں ہے وہ نسبت عین نسبت اسم اللہ کی طرف موجود دوسرے کے پس واسطے اسکے

فَصَّلَ بِقَوْلِهٖ (رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ) بِالْكِنَايَتَيْنِ كِنَايَةُ الْمُتَكَلِّمِ وَكِنَايَةُ

تفصیل کی عیسیٰ نے ساتھ قول اپنے کہ (ربی وربکم) ساتھ دو ضمیر کنایہ کے کہ ایک ضمیر متکلم کی ہے اور دوسری ضمیر

المخاطب (إلا ما أمرتني به) فأثبت نفسه مأمورا وليست

مخاطب کی کہا حضرت عیسی نے (اگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجکو ساتھ اوسکے) پس ثابت کیا ایسے نے نفس اپنے کو مامور اور نہیں ہے ماموریت نفس کی

سوى عبوديته إذ لا يؤمر إلا من يتصور منه الامتثال

سوائے بندے ہونے اونکے کے اسلیئے کہ نہیں مامور ہوتا ہو کوئی مگر وہ شخص کہ متصور ہووے اوس سے فرمانبرداری امر کے

وإن لم يفعل ولما كان الأمر ينزل بحكم المراتب لذلك

اگرچہ نہ کی ہووے فرمانبرداری اور جبکہ ہے امر تکلیفی کہ نازل ہوتا ہے بنظر مراتب الٰہیہ اور کونیہ کے واسطے اسی کے

ينصبغ كل من ظهر في مرتبة ما بما تعطيه حقيقة تلك

رنگین ہوتا ہے ہر شخص کہ ظاہر ہوتا ہے وہ بیچ کسی ایک مرتبے کے ساتھ اوس حکم کے کہ عطا کرتی ہے اوسکو حقیقت اوس

المرتبة فمرتبة المأمور لها حكم يظهر في كل مأمور

مرتبے کی پس مرتبہ مامور کے لیے ایک حکم ہے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ حکم بیچ ہر مامور کے

ومرتبة الآمر لها حكم يبدو في كل آمر فيقول الحق

اور مرتبہ امر کرنے والے کے لیے ایک حکم ہے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ بیچ ہر امر کرنے والے کے پس فرماتا ہے حق تعالے

(أقيموا الصلوة) فهو الآمر والمكلف والمكلف المأمور العبد

(قایم کرو تم نماز کو) پس حق تعالی امر کرنے والا اور تکلیف دینے والا ہے اور مکلف مامور بندہ ہے

ويقول العبد (رب اغفر لي) فهو الآمر والحق المأمور فما

اور کہتا ہے بندہ (اے رب میرے مغفرت کر میری) پس بندہ امر کرنیوالا ہے اور حق تعالے مامور ہے پس جو کچھ کہ

يطلب الحق من العبد بأمره هو بعينه ما يطلب العبد من

طلب کرتا ہے حق تعالے بندے سے ساتھ امر اپنے کے وہ بعینہ وہ چیز ہے کہ طلب کرتا ہے بندہ

الحق بأمره ولهذا كان كل دعاء مجابا ولا بد وإن

حق تعالی سے ساتھ امر اپنے کے اور واسطے اسی کے ہے ہر دعا مستجاب اور ضرور ہے مستجاب ہونا دعا کا اگرچہ

تأخر كما يتأخر بعض المكلفين ممن أقيم مخاطبا بإقامة

تاخیر ہووے حصول اجابت کی جیسے کہ تاخیر ہوتی ہے حصول اجابت کی بعض مکلفین سے کہ ٹھہرائے گئے وہ مخاطب ساتھ قایم کرنے

الصلوة فلا يصلي في وقت فيؤخر الامتثال ويصلي

نماز کے پس نہیں نماز پڑھتا ہے وہ بیچ وقت مقرر کے پس تاخیر کرتا ہے وہ امتثال امر کی اور نماز پڑھتا ہے وہ

في وقت آخر إن كان متمكنا من ذلك فلا بد من الإجابة

بیچ وقت دوسرے کے اگر ہووے وہ قادر اوس پر پس ضرور ہے بندے کو اجابت امر حق کی

ولو بالقصد ثم قال (وكنت عليهم) ولم يقل على نفسي معهم

اگرچہ ہووے ساتھ قصد [illegible] پھر کہا عیسی علیہ السلام نے (اور تھا میں اوپر قوم کے) اور نہ کہا [illegible] ساتھ قوم کے

١٦٣

كما قال ربي وربكم (شهيدا ما دمت فيهم) لان الانبياء

جیسے کہ کہا تھا اونھوں نے پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا (حاضر اور گواہ جبتک تھا میں بیچ اونکے) اسلیے کہ انبیا

شهداء على اممهم ما داموا فيهم (فلما توفيتني) اى رفعتني

حاضر اور گواہ ہیں اوپر امتوں اپنی کے جبتک کہ ہیں وہ بیچ اونکے (پس جب کہ قبض کیا تونے مجکو) یعنی اوٹھا لیا تونے مجکو

اليك وحجبتهم عني وحجبتني عنهم (كنت انت الرقيب عليهم)

طرف اپنے اور چھپایا تونے قوم کو مجھ سے اور چھپایا تونے مجکو قوم سے (تھا تو ہی رقیب اور نگہبان اوپر اونکے)

في غير مادتي بل في موادهم اذ كنت بصرهم الذي يقتضي

بیچ غیر مادہ کو روحانی اور جسمانی میری کے بلکہ تھا تو نگہبان بیچ مادوں روحانی اور جسمانی اونکے کے اسلیے کہ تو ہی تھا آنکھ انکی کہ مقتضی ہے

المراقبة فشهود الانسان نفسه شهود الحق اياه

وہ آنکھ مراقبہ اور مشاہدہ کی پس مشاہدہ کرنا انسان کا ذات اپنی کو مشاہدہ کرنا حق تعالی کا ہے اوسی انسان کو

وجعله بالاسم الرقيب لانه جعل الشهود له فاراد

اور گردانا عیسے نے شہود حق تعالی کو ساتھ اسم رقیب کے اسلیے کہ گردانا اونھوں نے شہود اپنے کو ساتھ اسم شہید کے پس ارادہ کیا

ان يفصل بينه وبين ربه حتى يعلم انه هو لكونه عبدا

انھوں نے یہ کہ فرق کرے درمیان اپنے اور درمیان رب اپنے کے تا کہ معلوم ہووے یہ کہ تحقیق عیسی عیسی ہیں بسبب ہونے اونکے کے بندہ

وان الحق هو الحق لكونه ربا له فجاء لنفسه بانه شهيد

اور تحقیق حق تعالی حق تعالی ہے بسبب ہونے اوسکے کے رب عیسی کا پس لائے عیسی واسطے نفس اپنے کے اسم شہید کو

وفي الحق بانه رقيب وقدمهم في حق نفسه فقال عليهم

اور واسطے حق تعالی کے اسم رقیب کو اور مقدم کیا عیسے نے قوم کو اوپر نفس اپنے کے پس کہا علیہم

شهيدا ما دمت فيهم ايثارا لهم في التقدم وادبا و

شہیدا الخ یعنی تھا میں اوپر گواہ اور حاضر جبتک تھا میں بیچ اونکے واسطے اختیار کرنے عیسے کے قوم کو بیچ رتبہ تقدم کے اور واسطے ادب کے اور

اخرهم في جانب الحق عن الحق في قوله الرقيب عليهم

موخر کیا عیسے نے قوم کو بیچ جانب حق تعالی کے حق تعالی سے بیچ قول اپنے کے کہ (الرقیب علیہم) ہے

لما يستحقه الرب من التقدم بالرتبة ثم اعلم ان

بسبب اوس چیز کے کہ مستحق ہے اوسکا حق تعالی کہ وہ چیز عبارت تقدم بالرتبہ سے ہے پھر آگاہ کیا عیسے نے

للحق الرقيب الاسم الذي جعله عيسى لنفسه وهو

اسبات کو کہ تحقیق واسطے حق تعالی کے کہ رقیب ہے ثابت ہے وہ اسم بھی جو گردانا اوسکو عیسی علیہ السلام نے واسطے ذات اپنی کے اور

الشهيد في قوله عليهم شهيدا فقال وانت على كل

اسم شہید ہے بیچ قول عیسی کے کہ علیہم شہیدا ہے یعنی اوپر قوم کے گواہ اور حاضر ہیں پس کہا عیسے علیہ السلام نے (اور تو ہی اوپر ہر

شیء شہید) ہے پس گردانا انھوں نے اسی اسم شہید کو واسطے حق تعالی کے بیچ قول اپنے کے کہ (وانت علی کل شیء شہید) ہے اور لائے وہ کلمہ کل کو اس قول میں واسطے

شیءٍ شهیدٌ) فجاء بکل للعموم و بشیء لکونه انکر النکرات و جاء

چیز کے گواہ اور حاضر) پس لائے عیسے علیہ السلام کلمۂ کل کو واسطے عمومیت کے اور لائے لفظ شیٔ کو بسبب ہونے اوسکے کہ تمام تر عمومات کے اور لائے وہ

بالاسم الشهید فهو الشهید علی کل مشهود بحسب ما تقتضیه

اسم شہید کو پس حق تعالی شہید اور حاضر ہے اوپر ہر شئ مشہود کے موافق اوس استعداد اوسکے کہ تقتضی ہے اوسکو

حقیقة ذلك المشهود فنبه علی انه تعالی هو الشهید

حقیقت اوس شئے مشہود کی پس تنبیہ کی عیسے نے اوپر اثبات کے کہ تحقیق حق تعالی شہید اور حاضر ہے

علی قوم عیسی حین قال (وکنت علیهم شهیدا ما دمت

اوپر قوم عیسی علیہ السلام کے جسوقت کہا اونہوں نے (اور تھا میں اوپر اونکے شاہد اور حاضر جبتک رہا میں

فیهم) فهی شهادة الحق فی مادة عیسویة کما ثبت انه

بیچ اونکے) پس یہ شہادت عیسی کی شہادت حق تعالی کی ہے بیچ مادۂ عیسوی کے جیسے کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ تحقیق حق تعالے

لسانه و سمعه و بصره ثم قال کلمة عیسویة و محمدیة

زبان بندے کی اور کان بندے کا اور آنکھ بندے کی ہے پھر کہا عیسی علیہ السلام نے کلمۂ عیسوی اور محمدی کو

اما کونها عیسویة فانها قول عیسی باخبار الله عنه فی

لیکن ہونا اوس کلمہ کا عیسوی بنظر اثبات کے ہے کہ تحقیق وہ کلمہ قول عیسی علیہ السلام کا ہے ساتھ خبر دینے اللہ تعالی کے اوسنے بیچ

کتابه و اما کونها محمدیة فلوقوعها من محمد

کتاب اپنی کے ولیکن ہونا اوس کلمہ کا محمدی بسبب واقع ہونے اوسکے کے ہے محمد

صلی الله علیه و سلم بالمکان الذی وقعت منه فقام

صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقام مغفرت امت کے کہ واقع ہوا وہ کلمہ آپسے پس کھڑے رہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم

بها لیلة کاملة یرددها لم یعدل الی غیرها حتی

ساتھ اوسی کلمہ کے ایک رات کامل مکرر پڑھتے تھے اوس کلمہ کو نہ تجاوز کرتے تھے آپ طرف غیر اوس کلمہ کے یہانتک کہ

طلع الفجر (ان تعذبهم فانهم عبادك و ان تغفر لهم

طلوع ہوئی صبح وہ کلمہ یہ ہے کہ اگر عذاب کریگا تو اونکو پس وہ بندے تیرے ہیں اور اگر چھپا دیگا اور مغفرت کریگا تو اونکی

فانك انت العزیز الحکیم) و هم ضمیر الغائب کما ان هو

پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا) اور لفظ ہم ضمیر غائب کی ہے جیسے کہ تحقیق لفظ ہو

ضمیر الغائب کما قال (هم الذین کفروا) بضمیر الغائب

ضمیر غائب کی ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے (یہ وہ لوگ ہیں کہ کافر ہوے) وہ ساتھ ضمیر غائب کے

فکان الغیب سترا لهم عما یراد بالمشهود الحاضر فقال

پس ہوئی غیبوبت کفار کی حجاب واسطے اونکے اوس وجود سے کہ مراد لیا جاتا ہے وہ وجود شہود حاضر یعنی حقتعالی تو کہا عیسے علیہ السلام نے

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ) بِضَمِيرِ الْغَائِبِ وَهُوَ عَيْنُ الْحِجَابِ الَّذِي
اگر عذاب کریگا تو اونکو) یعنی کہا ساتھ ضمیر غائب کے اور یہ غیب عین حجاب قوم کا ہے
هُوَ فِيهِ عَنِ الْحَقِّ فَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ قَبْلَ حُضُورِهِمْ حَتّٰى
کہ قوم بیچ اوس حجاب کے ہین حق تعالیٰ سے پس ذکر کیا عیسی علیہ السلام نے قوم کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے قبل حاضر ہونے اونکے یہانتک
إِذَا حَضَرُوا تَكُونُ الْخَمِيرَةُ قَدْ تَحَكَّمَتْ فِي الْعَيْنِ
جسوقت حاضر ہونگے وہ لوگ ہوگا خمیر استعداد اونکے کا حاکم کہ حکومت کریگا اور عامل ہوگا وہ خمیر بیچ عین پہنچنے آنے ایمان آنکھ کے
فَصَيَّرَتْهُ مِثْلَهَا (فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ) فَأَفْرَدَ الْخِطَابَ لِلتَّوْحِيدِ
پس کردیگا وہ خمیر آنکے کو مثل اپنے کہا عیسی نے پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین پس مفرد لائے عیسی علیہ السلام ضمیر خطاب کو واسطے توحید
الَّذِي كَانُوا عَلَيْهِ وَلَا ذِلَّةَ أَعْظَمُ مِنْ ذِلَّةِ الْعَبِيدِ
کہ تھے وہ لوگ اوپر اوسکے بسبب اصل فطرت کے اور نہین ہے کوئی ذلت بزرگتر ذلت سے بندہ ہونے کے
لِأَنَّهُمْ لَا تَصَرُّفَ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ فَهُمْ بِحُكْمِ مَا يُرِيدُهُ
اسلیے کہ تحقیق نہین ہے کوئی تصرف واسطے بندونکے بیچ ذاتون اپنی کے پس وہ لوگ ساتھ امتثال اوس کام کے ہین
بِهِمْ سَيِّدُهُمْ وَلَا شَرِيكَ لَهُ فِيهِمْ فَإِنَّهُ قَالَ (عِبَادُكَ)
کہ ارادہ کرتا ہے اوسکا ساتھ اونکے مولی ہونکا اور نہین ہے کوئی شریک واسطے مولی کے بیچ حق اونکے کیونکہ اسلیے کہ تحقیق عیسی نے کہا کہ وہ بندے تیرے ہین
فَأَفْرَدَ وَالْمُرَادُ بِالْعَذَابِ إِذْلَالُهُمْ وَلَا أَذَلَّ مِنْهُمْ
پس مفرد لائے عیسی ضمیر خطاب کو اور مراد ساتھ عذاب کرنے کے ذلیل کرنا ہے اون لوگون کو اور نہین ہے ذلیل تر کوئی اونسے
لِكَوْنِهِمْ عِبَادًا فَذَوَاتُهُمْ تَقْتَضِي أَنَّهُمْ أَذِلَّاءُ فَلَا
بسبب ہونے اونکے کے بندے پس ذاتین اونکی مقتضی ہین اسبات کی کہ وہ لوگ ذلیل ہووین پس نہ
تُذِلُّهُمْ فَإِنَّكَ لَا تُذِلُّهُمْ بِأَدْوَنَ مِمَّا هُمْ فِيهِ مِنْ
ذلیل کر تو اونکو اسلیے کہ تحقیق تو نہ ذلیل کریگا اونکو کمتر اوس چیز سے کہ وہ لوگ بیچ اوسکے ہین یعنی بسبب
كَوْنِهِمْ عَبِيدًا (وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ) أَيْ تَسْتُرْهُمْ عَنْ
ہونے سے اونکے کے بندے (اور اگر مغفرت کرے تو اونکی) یعنی چھپاوے تو اونکو
إِيقَاعِ الْعَذَابِ الَّذِي يَسْتَحِقُّونَهُ بِمُخَالَفَتِهِمْ أَيْ تَجْعَلُ
نازل کرنے سے عذاب کے کہ مستحق ہین وہ لوگ اوس عذاب کے بسبب مخالفت اونکی کے یعنی گردانے تو
لَهُمْ غَفْرًا يَسْتُرُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَيَمْنَعُهُمْ مِنْهُ (فَإِنَّكَ
واسطے اونکے ستر تاکہ چھپاوے وہ ستر اونکو اوس نوع عذاب سے اور باز رکھے وہ ستر اونکو عذاب سے (پس تحقیق
أَنْتَ الْعَزِيزُ) أَيِ الْمَنِيعُ الْحِمَى وَهٰذَا الِاسْمُ إِذَا
تو ہی غالب ہے یعنی روکنے والا ہے تصرف غیر سے اوس عبد کو جسکی حمایت کی ہو اور یہ اسم عزیز ایک اسم ہے کہ جسوقت

۱۶۵

أَعْطَاهُ الْحَقُّ لِمَنْ أَعْطَاهُ مِنْ عِبَادِهِ يُسَمِّي الْحَقُّ بِالْمُعِزِّ

عطا کرتا ہے اوس اسم کو حق تعالی واسطے کسی بندے کے بندوں میں سے اسوقت نام رکھا جاتا ہے حق تعالی کا معز یعنی عزیز کرنے والا اور

الْمُعْطِي لَهُ هٰذَا الْاِسْمُ بِالْعَزِيزِ فَيَكُونُ مَنِيعَ الْحِمٰى عَمَّا

جسکو کہ دیا گیا یہ اسم نام رکھا جاتا ہے اوسکا عزیز پس ہوگا حق تعالی روکنے والا اوس حد کو جسکی حمایت کی ہے اُس چیز سے

يُرِيدُ بِهِ الْمُنْتَقِمُ وَالْمُعَذِّبُ مِنَ الْاِنْتِقَامِ وَالْعَذَابِ

کہ چاہتا ہے اوسکو اسم منتقم اور اسم معذب کہ وہ چیز عبارت ہے انتقام اور عذاب سے

وَجَاءَ بِالْفَصْلِ وَالْعِمَادِ اَيْضًا تَاْكِيدًا لِلْبَيَانِ وَلِتَكُونَ

اور لائے عیسی علیہ السلام ضمیر فصل اور عماد کو بھی واسطے تاکید بیان کے اور اسلئے کہ تا کہ ہووے

الْاٰيَةُ عَلٰى مَسَاقٍ وَاحِدٍ فِي قَوْلِهِ (اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

آیت اوپر ایک روش کے بیچ قول اپنے کے (تحقیق تو ہی ہے بڑا جاننے والا

الْغُيُوبِ) وَقَوْلِهِ (كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ) فَجَاءَ اَيْضًا

غیبوں کا) اور بیچ قول اپنے کے (تھا تو نگہبان اوپر اونکے) پس لائے حضرت عیسی اس قول کو بھی ویسا

(اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) فَكَانَ سُؤَالًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى

(تحقیق تو ہی غالب ہے حکمت والا) پس تھی تکرار قول مذکور کی سوال نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلْحَاحًا مِنْهُ عَلٰى رَبِّهِ فِي الْمَسْئَلَةِ

اللہ علیہ وسلم کی اور گڑگڑانا اونکا اوپر پروردگار اپنے کے بیچ طلب مغفرت کے

لَيْلَتَهُ الْكَامِلَةَ اِلٰى طُلُوعِ الْفَجْرِ يُرَدِّدُهَا طَلَبًا لِلْاِجَابَةِ

ایک رات کامل صبح تک کہ تکرار کرتے تھے آپ اوس کلمہ کو واسطے اجابت کے

فَلَوْ سَمِعَ الْاِجَابَةَ فِي اَوَّلِ سُؤَالٍ مَا كَرَّرَ وَكَانَ الْحَقُّ يَعْرِضُ

پس اگر سنتے نبی علیہ السلام اجابت سوال کو بیچ ابتداء طلب کے نہ تکرار کرتے اور حق تعالی پیش کرتا تھا

عَلَيْهِ فُصُولَ مَا اسْتَوْجَبُوا بِهِ الْعَذَابَ عَرْضًا مُفَصَّلًا

اوپر نبی علیہ السلام کے انواع معاصی امت کے کہ مستوجب ہوئے وہ بسبب اُنکے عذاب کے پیش کرنا حق تعالی کا تفصیل وار

فَيَقُولُ لَهُ فِي كُلِّ عَرْضٍ عَرْضٍ وَعَيْنٍ عَيْنٍ (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ

پس عرض کرتے تھے جواب میں حضرت نبی علیہ السلام حق تعالی کے بیچ ہر ہر گناہ اور ہر ہر گنہگار کے کہ اگر عذاب کریگا تو اون کو

فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ)

پس وہ بندے تیرے ہیں اور اگر بخشدیگا تو انکو پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا

فَلَوْ رَاٰى فِي ذٰلِكَ الْعَرْضِ مَا يُوجِبُ تَقْدِيمَ الْحَقِّ

پس اگر دیکھتے نبی علیہ السلام بیچ پیش کرنے معاصی امت کے اُس چیز کو کہ واجب کرتی ہے وہ چیز تقدیم رعایت حق تعالی

وَإِيثَارُ جَنَابِهِ لِدُعَاءٍ عَلَيْهِمْ لَا لَهُمْ فَمَا عَرَضَ عَلَيْهِ

اور اختیار جناب حق تعالی کو البتہ دعاے بد کرتے اوپر اونکے نہ دعاے خیر واسطے انکے پس پیش کی حق تعالی نے اوپر نبی علیہ السلام

إِلَّا مَا اسْتَحَقُّوا بِهِ مَا تُعْطِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةُ مِنَ التَّسْلِيمِ لِلّٰهِ

مگر اوس گناہ کو کہ مستحق ہوئی امت بسبب اوسکے اوس چیز کی کہ عطا کرتی ہے اوسکو آیت وہ چیز جو اس سے ہے سپرد کرنے سے واسطے طرف خدا کے

وَالتَّعْرِيضِ لِعَفْوِهِ وَقَدْ وَرَدَ أَنَّ الْحَقَّ إِذَا أَحَبَّ صَوْتَ

اور تعریض کرنے سے طلب عفو واسطے خدا سے حالانکہ وارد ہوئی ہے طرف الہی میں بات کہ تحقیق حق تعالی جب دوست رکھتا ہے آواز بندہ کی

عَبْدِهِ فِي دُعَائِهِ إِيَّاهُ أَخَّرَ الْإِجَابَةَ عَنْهُ حَتَّى يَتَكَرَّرَ

اپنے کی بیچ دعا اوسکی کے تاخیر کرتا ہے وہ اجابت کو اوس سے تاکہ مکرر ہووے دعا

ذٰلِكَ مِنْهُ حُبًّا فِيهِ لَا إِعْرَاضًا عَنْهُ وَلِذٰلِكَ جَاءَ

اوس بندے سے بسبب محبت حق تعالی کے سوال بندے میں نہ واسطے روگردانی کرنے کے سوال بندے سے اور واسطے اسیکے لائے رسول علیہ السلام

بِالْاِسْمِ الْحَكِيمِ وَالْحَكِيمُ هُوَ الَّذِي يَضَعُ الْأَشْيَاءَ فِي

اسم حکیم کو اور حکیم وہ شخص ہوتا ہے کہ رکھتا ہے اشیا کو بیچ

مَوَاضِعِهَا وَلَا يَعْدِلُ بِهَا عَمَّا تَقْتَضِيهِ وَتَطْلُبُهُ حَقَائِقُهَا

مواقع اونکے کے اور نہیں تجاوز کرتا ہے اون چیزوں کو اوس صفت سے کہ مقتضی اور طالب ہیں اوسکی حقیقتیں

بِصِفَاتِهَا فَالْحَكِيمُ هُوَ الْعَلِيمُ بِالتَّرْتِيبِ فَكَانَ رَسُولُ

اون اشیا کی ساتھ صفات اپنے کے پس حکیم وہ ہے جو واقف ہے ساتھ ترتیب اشیا کے پس تھے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْدَادِهِ هٰذِهِ الْآيَةَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ تکرار اپنے کے اس آیت میں

عَلَى عِلْمٍ عَظِيمٍ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فَمَنْ تَلَا فَهٰكَذَا يَتْلُو

اوپر علم عظیم کے جانب سے اللہ تعالی کے پس جو شخص تلاوت کرے آیت مذکور کی پس ایسا ہی تلاوت کرے

وَإِلَّا فَالسُّكُوتُ أَوْلَى بِهِ فَإِذَا وَفَّقَ اللّٰهُ عَبْدًا إِلَى

ورنہ پس خاموش رہنا بہتر ہے تلاوت سے اور جب توفیق دیوے اللہ تعالی کسی بندہ کو طرف

النُّطْقِ بِأَمْرٍ مَا فَمَا وَفَّقَهُ إِلَيْهِ إِلَّا وَقَدْ أَرَادَ إِجَابَتَهُ فِيهِ

نطق اور دعا کسی امر کے پس نہ توفیق دی حق تعالی نے عبد کو طرف دعا کی مگر کہ تحقیق چاہا ہے حق تعالی نے قبول کرنا دعا بندہ کی بیچ اوس امر کے

وَقَضَاءَ حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَبْطِئْ أَحَدٌ مَا يَتَضَمَّنُهُ مَا وُفِّقَ لَهُ

اور حاجت روائی اوس بندہ کی پس دیر نہ جانے کوئی بندہ اوس چیز کی کہ شامل ہے اوسکو دعا کہ توفیق دیا گیا ہے بندہ واسطے اوسکے

وَلْيُثَابِرْ مُثَابَرَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

اور چاہیے کہ مواظبت کرے بندہ مثل مواظبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر

کے کہ شامل ہے وہ اجابت کو اگرچہ ...) ہو اور عارف کے نزدیک اس قسم کی اجابت بھی حصول مطلب سے فائق ہے ۱۲ منہ

هٰذِهِ الآيَةِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ حَتَّى يَسْمَعَ بِأُذُنِهِ

اس آیت کے بیچ تمامی احوال اپنے کے یہانتک کر سنے وہ ساتھ کان ظاہری اپنے کے

أَوْ يَسْمَعَهُ كَيْفَ شِئْتَ أَوْ كَيْفَ أَسْمَعَكَ اللّٰهُ الإِجَابَةَ

یا ساتھ کان باطنی اپنے کے جس طور سے کہ چاہے تو یا جس طور سے سناوے تجھکو اللہ تعالی قبولیت دعا کو

فَإِنْ جَازَاكَ بِسُؤَالِ اللِّسَانِ أَسْمَعَكَ بِأُذُنِكَ وَ

پس اگر جزا دیوے حق تعالی تجھکو مقابلے مین سوال زبان ظاہر کے سناویگا حق تعالی تجھکو ساتھ کان ظاہری تیرے کے اور

إِنْ جَازَاكَ بِالْمَعْنَى أَسْمَعَكَ بِسَمْعِكَ

اگر جزا دیوے حق تعالی تجھکو مقابلے مین معنی اور عمل قلبی کے سناویگا حق تعالی تجھکو ساتھ کان قلب تیرے کے

فَصُّ حِكْمَةٍ رَحْمَانِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ سُلَيْمَانِيَّةٍ

یہ فص حکمت رحمانیہ کی ہے بیچ بیان کلمۂ سلیمانیہ کے

(إِنَّهُ) يَعْنِي الْكِتَابَ (مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ) أَيْ مَضْمُونَهُ

تحقیق وہ یعنی نامہ سلیمان کی طرف سے ہے اور تحقیق وہ یعنی مضمون اوس نامہ کا

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) فَأَخَذَ بَعْضُ النَّاسِ فِي تَقْدِيمِ

(ساتھ نام اللہ صاحب رحمت امتنانی اور صاحب رحمت وجوبی کے ہے) پس شروع کیا بعض مفسرین نے بیچ بیان ... مقدم کرنے

اسْمِ سُلَيْمَانَ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ وَتَكَلَّمُوا

نام سلیمان علیہ السلام کے اوپر نام اللہ تعالی کے بیچ نامہ سلیمان کے حالانکہ نہین ہے نام سلیمان کا مقدم اوپر نام اللہ سبحانہ کے نامہ مین اور کلام کیا انہون نے

فِي ذٰلِكَ بِمَا لَا يَنْبَغِي مِمَّا لَا يَلِيقُ بِمَعْرِفَةِ سُلَيْمَانَ

بیچ سبب تقدیم کے ساتھ ایسی ایک وجہ کے کہ نہین سزاوار ہے وہ یعنی ساتھ ایسی ایک وجہ کے کہ نہین لائق ہے وہ ساتھ معرفت سلیمان

عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرَبِّهِ وَكَيْفَ يَلِيقُ مَا قَالُوهُ وَبِلْقِيسُ

علیہ السلام کے رب اپنے کے اور کیونکر سزاوار ہوگی وہ وجہ کہ ذکر کیا انہون نے اوسکو حالانکہ بلقیس

تَقُولُ فِيهِ (إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ) أَيْ يُكَرَّمُ

کہتی ہے بیچ حق نامہ مذکور کے (تحقیق کہ ڈالا گیا طرف میرے نامہ بزرگ) یعنی بزرگ ہے وہ نامہ

عَلَيْهَا وَاِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ تَمْزِيْقُ كِسْرٰى

اوپر بلقیس کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ برانگیختہ کیا اُن مفسرین کو اوپر وجہ تقدیم کے پھاڑنا کسریٰ کا

كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَزَّقَهٗ

نامہ مبارک کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ نہ پھاڑا کسریٰ نے نامہ رسول علیہ السلام کو

حَتّٰى قَرَأَهٗ كُلَّهٗ وَعَرَفَ مَضْمُوْنَهٗ فَكَذٰلِكَ كَانَتْ

یہانتک کہ پڑھا اوسنے تمامی نامہ کو، اور پہچانا اوسنے مضمون اوسکے کو پس ایسا ہی

تَفْعَلُ بَلْقِيْسُ لَوْ لَمْ تُوَفَّقْ لِمَا وُفِّقَتْ لَهٗ فَلَمْ يَكُنْ

کرتی تہی بلقیس اگر نہ توفیق اُسکی دیجاتی ہووے واسطے اوس چیز کے کہ توفیق دی گئی تہی واسطے اسکے پس نہ حفاظت

يَحْمِي الْكِتَابَ عَنِ الْاِحْرَاقِ بِحُرْمَةِ صَاحِبِهٖ

کرتی تہی نامہ کی پھاڑنے سے بسبب حرمت اور بزرگی صاحب اوسکے کے

تَقْدِيْمُ اِسْمِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَلَا تَاْخِيْرُهٗ

تقدیم نام سلیمان علیہ السلام کی اوپر نام اللہ تعالیٰ کے اور نہ تاخیر نام سلیمان علیہ السلام کی

عَنْهُ فَاَتٰى سُلَيْمٰنُ بِالرَّحْمَتَيْنِ رَحْمَةِ الْاِمْتِنَانِ

نام اللہ تعالیٰ سے پس لائے سلیمان علیہ السلام اپنے نامہ میں دو رحمتیں ایک رحمت امتنانی

وَرَحْمَةِ الْوُجُوْبِ اللَّتَانِ هُمَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اور دوسری رحمت وجوبی کہ وہ دونوں مدلول اسم رحمٰن اور اسم رحیم کے ہیں

فَامْتَنَّ بِالرَّحْمٰنِ وَاَوْجَبَ بِالرَّحِيْمِ وَهٰذَا

پس احسان کیا حق تعالیٰ نے مخلوق پر ساتھ اسم رحمٰن کے اور واجب کیا رحمت کو مومنین کے لیے اپنے نفس پر ساتھ اسم رحیم کے اور یہ

الْوُجُوْبُ مِنَ الْاِمْتِنَانِ فَدَخَلَ الرَّحِيْمُ فِي

وجوبی رحیمی بہی رحمت امتنانی رحمانی سے ہے پس داخل ہوئی رحمت وجوبی رحیمی بیچ

الرَّحْمٰنِ دُخُوْلَ تَضَمُّنٍ فَاِنَّهٗ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ

رحمت امتنانی رحمانی کے بطور دخول تضمنی کے جو خاص ہے ضمن میں عام کے اسلیے کہ تحقیق حق سبحانہ نے لازم کر لیا اوپر ذات اپنے

الرَّحْمَةَ سُبْحَانَهٗ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ لِلْعَبْدِ بِمَا ذَكَرَهٗ

رحمت کو تاکہ ہووے وہ وجوب رحمت واسطے بندے کے مقابلہ میں اُس چیز کے کہ ذکر اور حکم کیا اسکا

١٦٩

الحقّ مِنَ الاعمالِ الّتي يأتي بها هذا العبدُ حقّاً على

حق تعالی نے نیک عملوں میں سے کہ بجالاتا ہے اوسکو نیک بندہ ثابت اوپر

اللهِ اَوجبَهُ لهُ على نفسِهِ يستحقُّ بها هذهِ الرّحمةَ

اللہ تعالی کے یعنی واجب کیا ہے حق تعالی نے وجوب رحمت کو واسطے بندے کے اوپر ذات اپنی کے مستحق ہوتا ہے بندہ بسبب اون عملوں کے اس رحمت کا

اَعني رحمةَ الوجوبِ ومَن كانَ مِنَ العبيدِ بهذهِ

مراد لیتا ہوں میں اوس رحمت سے رحمت وجوبی کو اور جو شخص کہ ہووے بندوں میں سے ساتھ اس

المثابةِ فانّهُ يعلمُ مَن هو العاملُ منهُ والعملُ منقسمٌ

مرتبہ نیک عمل کے پس تحقیق وہ جانتا ہے کہ کون شخص ہے وہ نیک عمل کرنیوالا ایک بندہ سے اور عمل منقسم ہوتا ہے

على ثمانيةِ اعضاءٍ مِنَ الانسانِ وقد اخبرَ الحقُّ

اوپر آٹھ عضو کے اعضاء انسان میں سے اور تحقیق خبر دی حق تعالی نے اسبات کی کہ

انّهُ تعالى هويّةُ كلِّ عضوٍ منها فلم يكنِ العاملُ غيرَ

تحقیق حق تعالی حقیقت ہر عضو کی ہے اعضاء انسانی سے پس نہیں ہے عمل کرنے والا غیر

الحقِّ والصّورةُ للعبدِ والهويّةُ مندرجةٌ فيهِ اي

حق تعالی کا اور صورت واسطے بندے کے ہے اور ہویت اور حقیقت الٰہیہ حق تعالی کی مندرج ہے بیچ بندے کے یعنی

في اسمهِ لا غيرُ لانّهُ تعالى عينُ ما ظهرَ وسُمّي خلقاً

بیچ نام حق تعالی کا نہ بیچ غیر حق تعالی کے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی عین اُس چیز کا ہے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ اور نام رکھا گیا اوسکا خلق

وبهِ كانَ الاسمُ الظّاهرُ والآخرُ للعبدِ وبكونهِ

اور بسبب اسی خلق کے حاصل ہوا اسم ظاہر اور اسم آخر حق تعالی کا جو واسطے بندے کے ہے اور بسبب ہونے بندے کے

لم يكن ثمّ كانَ وبتوقّفِ ظهورهِ عليهِ وصدورِ

کہ موجود نتھا پھر موجود ہوا اور بسبب اسکے کہ موقوف رہتا ہے ظہور حق تعالی کا اوپر بندے کے اور موقوف رہتا ہے صدور

العملِ منهُ كانَ الاسمُ الباطنُ والاوّلُ فاذا رايتَ

عمل کا بندے سے اوپر حق تعالی کے حاصل ہوا اسم باطن اور اسم اول حق تعالی کا پس جسوقت دیکھے تو

الخلقَ رايتَ الاوّلَ والآخرَ والظّاهرَ والباطنَ وهذهِ

خلق کو دیکھیگا تو اسم اول اور اسم آخر اور اسم ظاہر اور اسم باطن حق تعالی کو اور یہ وہ

معرفة لا يغيب عنها سليمان عليه السلام بل هي من الملك

معرفت ہو کہ نہیں محجوب ہیں اوس سے سلیمان علیہ السلام بلکہ یہ معرفت اوسی ملک سے ہے

الذي لا ينبغي لاحد من بعده يعني الظهور به في عالم

کہ نہیں سزاوار ہے واسطے کسی کے بعد اونکے یعنی نہیں سزاوار ہے ظہور ساتھ اوس ملک کے بیچ عالم

الشهادة فقد اوتي محمد صلى الله عليه وسلم ما اوتيه

شہادت کے پس تحقیق دیے گئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہ دیے گئے

سليمان وما ظهر به فمكنه الله تمكين قهر من العفريت

سلیمان علیہ السلام اور نہ ظاہر کیا رسول علیہ السلام نے اسکو پس قدرت بخشی انکو اللہ تعالی نے قدرت غلبہ کی دیو نوی پر

الذي جاءه بالليل ليفتك به فهم باخذه وربطه

کہ آیا تھا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو تاکہ یکایک غفلت میں مار ڈالے آپکو پس قصد کیا آپنے پکڑنے اور باندھنے اسکے کو

بسارية من سواري المسجد حتى يصبح فيلعب به ولدان

ساتھ ستون کے ستونوں مسجد سے تاکہ صبح ہووے پس کھیلیں ساتھ اوسکے بچے

المدينة فذكر دعوة سليمان عليه السلام فرده

مدینے کے پس یاد دلائی اللہ تعالی نے رسول علیہ السلام کو دعا سلیمان علیہ السلام کی پس رد کیا اوسکو

الله خاسئا فلم يظهر عليه السلام بما اقدر عليه

اللہ تعالی نے ساتھ ذلت کے ساتھ پس نہ ظاہر کیا رسول علیہ السلام نے ساتھ اوس چیز کے کہ قدرت دی اللہ تعالی نے آپ کو اوپر اوسکے

وظهر بذلك سليمان ثم قوله (ملكا) فلم يعم فعلمنا

اور ظاہر کیا اوسکو سلیمان علیہ السلام نے پھر قول سلیمان علیہ السلام کا لفظ ملکا عام نہیں ہے پس جانا ہمنے

انه يريد ملكا ما ورأيناه قد شورك في كل جزء

کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام چاہتے ہیں ایک ملک خاص کو ملکوں میں سے حالانکہ دیکھا ہمنے سلیمان علیہ السلام کو کہ شریک کیے گئے ہر جز میں

جزء من الملك الذي اعطاه الله فعلمنا انه ما اختص

ہر جزو اور ہر فرد میں اوس ملک سے کہ بخشا سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پس جانا ہمنے اوس سے اسبات کو کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام نہیں مختص تھے

الا بالمجموع من ذلك وبحديث العفريت انه ما

مگر ساتھ ہیئت مجموعی کے اوس ملک مخصوص سے اور جانا ہمنے حدیث عفریت سے اسبات کو کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام نہ

اختص الا بالظهور وقد يختص بالمجموع والظهور

مختص تھے مگر ساتھ ظہور تصرف کے اور مختص تھے سلیمان علیہ السلام ساتھ ہیئت مجموعی اور ظہور ملک کے

ولو لم يقل صلى الله عليه وسلم في حديث العفريت

اور اگر نہ فرماتے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیچ حدیث عفریت کے

فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ لَقُلْنَا اِنَّهٗ لَمَّا هَمَّ بِاَخْذِهٖ ذَكَّرَهُ اللّٰهُ

کر قدرت بخشی مجکو اللہ تعالی نے اوپر اسکے البتہ کہتے ہم اسبات کو کہ تحقیق رسول علیہ السلام جب قصد کیا پکڑنے عفریت کا یاد دلائی اونکو اللہ تعالی نے

دَعْوَةَ سُلَيْمَانَ لِيَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُقْدِرُهُ اللّٰهُ عَلٰى اَخْذِهٖ فَرَدَّهُ

دعا سلیمان علیہ السلام کی تا کہ جانیں آپ اسبات کو کہ تحقیق نہ قادر کریگا اونکو اللہ تعالی اوپر پکڑنے عفریت کے پس رد کیا عفریت کو

اللّٰهُ خَاسِئًا فَلَمَّا قَالَ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ عَلِمْنَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

اللہ تعالی نے ساتھ ذلت کے پھر جب فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ قدرت بخشی مجکو اللہ تعالی نے اوپر اسکے جانا ہمنے اسبات کو کہ تحقیق اللہ تعالی نے

قَدْ وَهَبَهُ التَّصَرُّفَ فِيْهِ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ ذَكَّرَهٗ فَتَذَكَّرَ

بخشا تھا رسول علیہ السلام کو تصرف اوپر عفریت کے پھر تحقیق اللہ تعالی نے یاد دلایا رسول علیہ السلام کو پس یاد کیا رسول علیہ السلام نے

دَعْوَةَ سُلَيْمَانَ فَتَاَدَّبَ مَعَهٗ فَعَلِمْنَا مِنْ هٰذَا اَنَّ

دعای سلیمان او پس ادب اختیار کیا رسول علیہ السلام نے ساتھ حق تعالی کے پس جانا ہمنے اس سے اسبات کو کہ تحقیق

الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ بَعْدَ سُلَيْمَانَ الظُّهُوْرُ

وہ ملک کہ نہیں سزاوار ہے واسطے کسی خلق کے بعد سلیمان کے ظہور تصرف کا سبب

بِذٰلِكَ فِي الْعُمُوْمِ وَلَيْسَ غَرَضُنَا مِنْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ

ساتھ ملک خاص کے بیچ عموم اور تمامی افراد عالم کے اور نہیں ہے غرض ہماری اس مسئلہ اختصاص سلیمان سے ساتھ ملک خاص کے

اِلَّا الْكَلَامُ وَالتَّنْبِيْهُ عَلَى الرَّحْمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرَهُمَا

مگر کلام اور تنبیہ کرنا ہے اوپر اون دونوں رحمتوں حق تعالے کے کہ ذکر کیا اون دونوں کا

سُلَيْمَانُ فِي الْاِسْمَيْنِ الَّذَيْنِ تَفْسِيْرُهُمَا بِلِسَانِ

سلیمان علیہ السلام نے بیچ دونوں اسموں کے کہ تفسیر اون دونوں کی ساتھ زبان

الْعَرَبِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ فَقَيَّدَ رَحْمَةَ الْوُجُوْبِ وَ

عرب کے رحمن اور رحیم ہے پس مقید اور خاص کیا حق تعالی نے رحمت وجوب کو اور

اَطْلَقَ رَحْمَةَ الْاِمْتِنَانِ فِيْ قَوْلِهٖ (وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ

مطلق اور عام کیا حق تعالے نے رحمت امتنان کو بیچ قول اپنے کے کہ وہ یہ ہے (اور رحمت میری نے سما لیا ہے ہر

شَيْءٍ) حَتَّى الْاَسْمَاءَ الْاِلٰهِيَّةَ اَعْنِيْ حَقَائِقَ النِّسَبِ فَامْتَنَّ

چیز کو، یہانتک کہ اسمای الٰہی کو مراد لیتا ہوں میں اسمائے الٰہی سے حقایق نسبتوں اور خصوصیات الٰہی کو

عَلَيْهَا بِنَا فَنَحْنُ نَتِيْجَةُ رَحْمَةِ الْاِمْتِنَانِ بِالْاَسْمَاءِ

پس احسان کیا حق تعالی نے اوپر اسما کے بسبب وجود ہمارے کے پس ہم اہل عالم نتیجہ رحمت امتنانی کے ہیں بسبب اسما

الْاِلٰهِيَّةِ وَالنِّسَبِ الرَّبَّانِيَّةِ ثُمَّ اَوْجَبَهَا عَلٰى نَفْسِهٖ

الٰہیہ اور نسبتوں ربانیہ کے پھر واجب کیا حق تعالے نے رحمت کو اوپر ذات اپنی کے

يظهور ثالثنا و اعلمنا انه هو ثبتنا لنعلم انه ما اوجبها

مقابلے میں ظہور اور معرفت حقایق ہماری کے واسطے ہمکو اور آگاہ کیا اس تعالیٰ نے ہمکو اس بات پر کہ تحقیق مقدر کی نے ہمکو اس بات پر ...

على نفسه الا لنفسه فما خرجت الرحمة عنه فعلى

اوپر ذات اپنی کے مگر واسطے ذات اپنی کے پس نہ خارج ہوئی رحمت حق تعالیٰ سے پس اوپر کس کے

من امتن وما ثم الا هو الا انه لا بد من حكم

احسان کیا اوس نے اور نہیں ہے وہاں کوئی مرحوم مگر حق تعالیٰ مگر یہ کہ ضرور ہے حکم اور بیان

لسان التفصيل لما ظهر من تفاضل الخلق في العلوم

زبان تفصیل سے ہونا بسبب ظاہر ہونے فضیلت بعض خلق کے بعض پر بیچ علمون کے

حتى يقال ان هذا اعلم من هذا مع احدية العين

یہانتک کہ کہی جاتی ہے یہ بات کہ تحقیق یہ دانا تر ہے اس سے باوجود متحد ہونے ذات ہر ایک کی

ومعناه معنى نقص تعلق الارادة عن تعلق العلم

اور معنی تفاضل خلق کے معنی نقصان تعلق ارادہ حق تعالیٰ کے ہیں تعلق علم حق تعالیٰ سے

فان العلم في التعلق بالشيء متحكم على الارادة والارادة

اسلیے کہ تحقیق علم ازروے تعلق کے ساتھ کسی شے کے حاکم ہے اوپر ارادہ کے اور ارادہ

متحكمة على القدرة من دون العكس الا ترى ان

حاکم ہے اوپر قدرت کے بغیر عکس کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اس بات کو کہ تحقیق

العلم ما لم يعين الارادة لم تتعلق بالشيء والارادة

علم جبتک وہ نہ تعین کرے ارادے کو نہیں متعلق ہوتا ہے ارادہ ساتھ کسی شے کے اور ارادہ جبتک کہ

ما لم تخصص القدرة وتحكم عليها بالتعيين لم تتعلق

نہ خاص کرے قدرت کو اور نہ حکم کرے وہ اوپر قدرت کے ساتھ تعین کرنے ایک طرف کے نہیں متعلق ہوتی ہے قدرت

به ولا حكم للقدرة على الارادة ولا للارادة على

ساتھ اوس شے کے اور نہیں ہے کوئی حکم واسطے قدرت کے اوپر ارادہ کے اور نہیں ہے کوئی حکم واسطے ارادہ کے اوپر

العلم وتستتبع الارادة العلم والارادة القدرة

علم کے اور تابع ہے ارادہ علم کا اور تابع ہے ارادہ کا قدرت

دون العكس فهذه مفاضلة في الصفات الالهية

بغیر عکس کے پس یہی مذکور معنی فضیلت بعض کے ہیں بعض پر بیچ صفات الٰہی کے

وكمال تعلق الارادة وفضلها وزيادتها على تعلق

اور معنی تفاضل خلق کے معنی کمال تعلق ارادہ حق تعالیٰ کے ہیں اور فضیلت اور زیادتی ارادہ حق کی اوپر تعلق

173

اور زیادت ہے مثلا تعلق ارادہ بہ نسبت علم کے ناقص ہے اور بہ نسبت قدرت کے کامل اور فاضل اور اگرچہ وہ سے بھی بعض تعلق فاضل ہے بعض پر اور بعض تعلق

الْقُدْرَةِ وَكَذٰلِكَ السَّمْعُ الْاِلٰهِيُّ وَالْبَصَرُ وَجَمِيْعُ الْاَسْمَاءِ

قدرت حق تعالی سے اور ایسا ہی سمع اور بصر الٰہی اور تمامی اسما

الْاِلٰهِيَّةِ عَلٰى دَرَجَاتٍ فِي تَفَاضُلِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ

الٰہی اوپر تفاوت مرتبوں کے ہیں بیچ تفضیل بعض ہونے کے اوپر بعض کے ایسی ہی

تَفَاضُلُ مَا ظَهَرَ فِي الْخَلْقِ مِنْ اَنْ يُّقَالَ هٰذَا اَعْلَمُ مِنْ هٰذَا

تفاضل اوس چیز کا ہے کہ ظاہر ہوتی ہے وہ چیز بیچ خلق کے کہ وہ چیز عبارت اسسے ہے کہ کہا جاتا ہے کہ زید دانا تر ہے عمرو سے

مَعَ اَحَدِيَّةِ الْعَيْنِ وَكَمَا اَنَّ كُلَّ اِسْمٍ اِلٰهِيٍّ اِذَا قَدَّمْتَهٗ

باوجود احد ہونے ذات اور حقیقت کی ہر ایک کے اور جیسے کہ تحقیق ہر اسم الٰہی جس وقت مقدم کرے تو اوس کو

سَمَّيْتَهٗ بِجَمِيْعِ الْاَسْمَاءِ وَنَعَتَّهٗ بِهَا كَذٰلِكَ فِيْمَا ظَهَرَ

نام رکھتا ہی تو اسکا ساتھ باقی تمامی اسما کے اور تعریف کرتا ہے تو اوسکی ساتھ باقی ان تمامی اسما کے ایسا ہی بیچ اوس چیز کے کہ ظاہر ہوتی ہے وہ

مِنَ الْخَلْقِ فِيْهِ اَهْلِيَّةُ كُلِّ مَا فُضِّلَ بِهٖ فَكُلُّ جُزْءٍ

مخلوق میں سے بیچ اوسکے اہلیت اور لیاقت ہر ہر اوس چیز کی ہے کہ باہم فضیلت دیے گئے ہیں وہ ہر اوس ہر ایک جز

مِنَ الْعَالَمِ مَجْمُوْعُ الْعَالَمِ اَيْ هُوَ قَابِلٌ لِّحَقَائِقِ مُتَفَرِّقَاتِ

اجزاء عالم میں سے تمامی عالم ہے یعنی وہ جز قابل ہے واسطے حقیقتوں متفرقات

الْعَالَمِ كُلِّهٖ فَلَا يَقْدَحُ قَوْلُنَا اِنَّ زَيْدًا دُوْنَ عَمْرٍو

تمامی عالم کے پس نہ ضرر کریگا قول ہمارا کہ تحقیق زید کمتر ہے عمرو سے

فِي الْعِلْمِ اَنْ يَّكُوْنَ هُوِيَّةُ الْحَقِّ عَيْنَ زَيْدٍ وَّعَمْرٍو

بیچ علم کے اس قول کو کہ ہوگی ہویت حق تعالیٰ کی عین زید اور عمرو

وَيَكُوْنَ فِيْ عَمْرٍو اَكْمَلَ وَاَعْلَمَ مِنْهُ فِيْ زَيْدٍ كَمَا

اور ہوگی ہویت حق تعالیٰ بیچ عمرو کے کامل تر اور دانا تر اوس ہویت حق تعالیٰ کے بیچ زید کے ہے جیسے کہ بے کم و کیف

تَفَاضَلَتِ الْاَسْمَاءُ الْاِلٰهِيَّةُ وَلَيْسَتْ غَيْرَ الْحَقِّ فَهُوَ تَعَالٰى

تفضیلت رکھتے ہیں اسمای الٰہی حالانکہ نہیں ہیں وہ اسما غیر حق تعالیٰ کے پس حق تعالیٰ

مِنْ حَيْثُ هُوَ عَالِمٌ اَعَمُّ فِي التَّعَلُّقِ مِنْ حَيْثُ مَا هُوَ مُرِيْدٌ

باعتبار اسکے کہ وہ عالم ہے عام تر ہے بیچ تعلق کسی شے کے اوس اعتبار سے کہ وہ مرید

وَّقَادِرٌ وَّهُوَ هُوَ لَيْسَ غَيْرَهٗ فَلَا تَعْلَمْهُ يَا وَلِيِّيْ هُنَا وَتَجْهَلْهُ

اور قادر ہے حالانکہ عالم عین مرید اور قادر کا ہے نہیں ہے ایک غیر دوسرے کا پس یہ کہ جانے تو حق تعالیٰ کو اے دوست میرے ایک مرتبہ میں اور نجانے

هُنَا وَتُثْبِتَهٗ هُنَا وَتَنْفِيَهٗ هُنَا اِلَّا اَنْ اَثْبَتَّهٗ بِالْوَجْهِ

دوسرے مرتبہ میں اور ثابت کرے تو اسکو ایک مرتبہ میں اور نفی کرے تو اوسکی دوسرے مرتبہ میں مگر اسطرح پر کہ ثابت کرے تو اوسکو ساتھ اوس وجہ

الذي أثبت نفسه ونفيته عن كذا بالوجه الذي نفى نفسه كالآية

کہ ثابت کیا اوسنے ذات اپنی کو اور نفی کرے تو اوسکی ایک مرتبہ سے ساتھ اوس وجہ کے کہ نفی کی اوسنے ذات اپنی کی جیسے کہ آیت قرآنی

الجامعة للنفي والإثبات في حقه حين قال ليس كمثله

کہ جامع ہے واسطے نفی اور اثبات کے بیچ حق اللہ تعالیٰ کے جس وقت فرمایا اوسنے (نہیں ہے مثل اوسکے

شيء فنفى وهو السميع البصير فأثبت بصفة تعم كل سامع بصير

کوئی شے) پس نفی کی اپنی مماثلت سے اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا) پس ثابت کیا حق نے اپنے تئیں ساتھ ایسی صفت کے کہ شامل ہے واسطے ہر سننے اور دیکھنے والے کو

من حيوان وما ثم إلا حيوان إلا أنه بطن في الدنيا عن

ذی حیات سے اور نہیں ہے اسجگہ یعنی وجود میں کوئی مگر ذی حیات مگر یہ کہ تحقیق ذی حیات ہونا ہر موجود کا پوشیدہ ہے بیچ دنیا کے

إدراك بعض الناس وظهر في الآخرة لكل الناس فإنها

ادراک سے بعض لوگوں کی اور ظاہر ہوگا وہ بیچ دار آخرت کے واسطے ہر شخص کے اسلیے کہ تحقیق

الدار الحيوان وكذلك الدنيا إلا أن حياتها مستورة

دار آخرت دار حیات ہے اور ایسا ہی ہے دنیا مگر یہ کہ تحقیق حیات دنیا کی پوشیدہ ہے

عن بعض العباد ليظهر الاختصاص والمفاضلة بين عباد

بعض بندوں سے تاکہ ظاہر ہووے خصوصیت اور تفاضل درمیان بندوں

الله بما يدركونه من حقائق العالم فمن عم إدراكه

اللہ کے بسبب اس چیز کے کہ دریافت کرتے ہیں وہ بعض اوسکو حقائق عالم سے پس جس شخص کا ادراک عام ہو

كان الحق فيه أظهر في الحكم ممن ليس له ذلك العموم

ہوگا حق تعالیٰ بیچ اوسکے ظاہر تر بیچ حکم علم کے اوس شخص سے کہ نہیں ہے واسطے اوسکے یہ عمومیت

فلا تحجب بالتفاضل وتقول لا يصح كلام من يقول إن

پس نہ محجوب ہووے تو اے طالب بسبب تفاضل اور تفاوت خلق کے اور کہے کہ نہیں صحیح ہے کلام اوس شخص کا جو کہتا ہے کہ تحقیق

الخلق هوية الحق بعد ما أريتك التفاضل في الأسماء

ماہیت خلق کی عین ہویت حق تعالیٰ کی ہے بعد اسکے کہ دکھلایا میں نے تجھکو تفاضل اور تفاوت بیچ اسماء

الإلهية التي لا تشك أنت أنها هي الحق ومدلولها

الٰہی کے کہ نہیں شک رکھتا ہے تو اسبات میں کہ تحقیق اسماء عین حق تعالیٰ کے ہیں اور تحقیق مدلول اسکے

المسمى بها وليس إلا الله تعالى ثم إنه كيف يقدم سليمان اسمه

کہ نام رکھا گیا ساتھ اسماء الٰہی نہیں ہیں وہ مدلول مگر اللہ تعالیٰ پھر تحقیق شان یہ ہے کہ کیونکر مقدم کرینگے سلیمان علیہ السلام نام اپنے کو

على اسم الله كما زعموا وهو من جملة من أوجد الرحمة

اوپر نام اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ زعم کیا بعض مفسرین نے حالانکہ خود سلیمان بھی منجملہ ان لوگوں کے ہیں کہ ایجاد کیا اونکو

اسم الرحمن الرحیم اور پر اسم سلیمان کے کہ مرحوم ہیں اور رحمت اللہ تعالیٰ سے ناشی ہوئے تاکہ صحیح ہووے استناد اور تناسب مرحوم کا کہ سلیمان ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرَّحْمَةُ فَلَا بُدَّ اَنْ يَتَقَدَّمَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ لِيَصِحَّ اِسْتِنَادُ الْمَرْحُوْمِ

رحمت اتعالی نے پس ضرور ہے یہ کہ مقدم ہووے اسم رحمن اور رحیم کا تاکہ صحیح ہووے نسبت مرحوم کی یعنی سلیمان کی

هٰذَا عَكْسُ الْحَقَائِقِ تَقْدِيْمُ مَنْ يَسْتَحِقُّ التَّاخِيْرَ وَتَاخِيْرُ مَنْ

یہ زعم بعض مفسرین کا عکس علم حقایق کا ہے یعنی مقدم کرنا اُس شخص کا کہ مستحق ہے وہ تاخیر کا اور مؤخر کرنا اُس شخص کا

يَسْتَحِقُّ التَّقْدِيْمَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَسْتَحِقُّهُ وَمِنْ حِكْمَةِ

کہ مستحق ہے وہ تقدیم کا بیچ اوس محل کے کہ مستحق ہے ہر ایک اوس محل اور منصب کا اور حکمت اور دانائی

بِلْقِيْسَ وَعُلُوِّ عِلْمِهَا كَوْنُهَا لَمْ تَذْكُرْ مَنْ اَلْقٰى اِلَيْهَا الْكِتَابَ

بلقیس اور علو مرتبہ علم اُسکے سے ہونا بلقیس کا ہے اسطرح پر کہ نہ ذکر کیا اُسنے اُس شخص کا کہ جسنے ڈالی طرف اُسکے کتاب سلیمان کی

وَمَا عَمِلَتْ ذٰلِكَ اِلَّا لِتُعْلِمَ اَصْحَابَهَا اَنَّ لَهَا اتِّصَالًا اِلٰى

اور کیا بلقیس نے یہ کام مگر واسطے اسبات کے کہ آگاہ کرے وہ اصحاب اپنے کو اس امر پر کہ تحقیق واسطے بلقیس کے پہونچ ہے طرف

اُمُوْرٍ لَا يَعْلَمُوْنَ طَرِيْقَهَا وَهٰذَا مِنَ التَّدْبِيْرِ الْاِلٰهِيِّ

امور مملکت کے کہ نہیں جانتے ہیں اصحاب بلقیس طریق اُن امور کا اور یہ آگاہی اور تعلیم بلقیس کی تدبیر اور تعلیم الٰہی میں سے ہے

فِي الْمُلْكِ لِاَنَّهٗ اِذَا جُهِلَ طَرِيْقُ الْاَخْبَارِ الْوَاصِلَةِ اِلٰى

بیچ سلطنت کے اسلیے کہ تحقیق جسوقت مجہول رہے اہل دولت کو طریقہ خبر کا کہ پہونچنے والی ہیں وہ خبریں طرف

الْمَلِكِ خَافَ اَهْلُ الدَّوْلَةِ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ فِيْ تَصَرُّفَاتِهِمْ

بادشاہ کے ڈرتے ہیں اہل دولت اوپر ذاتوں اپنی کے بیچ تصرفات اپنے کے

فَلَا يَتَصَرَّفُوْنَ اِلَّا فِيْ اَمْرٍ اِذَا وَصَلَ اِلٰى سُلْطَانِهِمْ عَنْهُمْ

پس نہیں تصرف کرتے ہیں وہ مگر بیچ ایسے ایک امر کے کہ اگر پہونچے وہ امر طرف بادشاہ اونکے اونکی جانب سے

يَاْمَنُوْنَ غَائِلَةَ ذٰلِكَ التَّصَرُّفِ فَلَوْ تَعَيَّنَ لَهُمْ عَلٰى يَدَيْ

امن اور محفوظ رہینگے وہ شر اور ہلاکت سے اُس تصرف کے پس اگر متعین ہو وے طریقہ وصول اخبار کا واسطے اونکے اوپر ہاتھوں شخص

مَنْ يَصِلُ الْاَخْبَارُ اِلٰى مَلِكِهِمْ لَصَانَعُوْهُ وَاَعْطَوْهُ الْ

کہ پہونچتی ہیں خبریں طرف بادشاہ اونکے کے ہاتھ سے اوسکے البتہ ساخت اور خدمت کرینگے وہ اوسکی اور دینگے

رُّشَا حَتّٰى يَفْعَلُوْا مَا يُرِيْدُوْنَ وَلَا يَصِلُ ذٰلِكَ اِلٰى

رشوت تاکہ کریں وہ لوگ جو کچھ کہ چاہیں ظلم سے اور نہ پہونچے وہ ظلم طرف

مَلِكِهِمْ فَكَانَ قَوْلُهَا اِنِّيْ اُلْقِيَ اِلَيَّ وَلَمْ تُسَمِّ مَنْ اَلْقَاهُ

بادشاہ اونکے کے پس قول بلقیس کا کہ تحقیق ڈالی گئی طرف میرے کتاب اور نہ نام لیا اُس شخص کا کہ جسنے ڈالا کتاب کو

سِيَاسَةً مِنْهَا اَوْرَثَتِ الْحَذَرَ مِنْهَا فِيْ اَهْلِ مَمْلَكَتِهَا وَ

سیاست تھی بلقیس کیطرف سے کہ پیدا کرے سیاست خوف بلقیس سے بیچ اہل مملکت اور

خَوَاصِّ مُدَبِّرِيهَا وَبِهٰذَا اسْتَحَقَّتِ التَّقَدُّمَ عَلَيْهِمْ وَأَمَّا

خاص تدبیر کرنے والون بلقیس کے اور بسبب اس دانائی کے مستحق ہوئی بلقیس تقدم اور سلطنت کی اوپر اہل مملکت کے لیکن

فَضْلُ الْعَالِمِ مِنَ الصِّنْفِ الْإِنْسَانِيِّ عَلَى الْعَالِمِ مِنَ الْجِنِّ

فضیلت اور بزرگی اُس عالم کی جو قسم انسانی سے تھا اوپر اوس عالم کے جو قسم جنی سے تھا

بِأَسْرَارِ التَّصْرِيفِ وَخَوَاصِّ الْأَشْيَاءِ فَمَعْلُومٌ بِالْقَدْرِ

ساتھ اسرار تصرف اور خواص طبیعت اشیا کے پس معلوم ہوتی ہے وہ فضیلت ساتھ مقدار

الزَّمَانِيِّ فَإِنَّ رُجُوعَ الطَّرْفِ إِلَى النَّاظِرِ بِهِ أَسْرَعُ مِنْ

زمانی کے اسلیے کہ تحقیق پلٹ آنا آنکھ اور شعاع اوسکی کا طرف ناظر کے بیچ اوسی آنکھ کے سریع تر ہے

قِيَامِ الْقَائِمِ مِنْ مَجْلِسِهِ لِأَنَّ حَرَكَةَ الْبَصَرِ فِي الْإِدْرَاكِ

کھڑے ہونے سے کسی شخص کے جگہ اپنی سے اسلیے تحقیق حرکت بصر کی بیچ ادراک اور علم ذوقی کے

إِلَى مَا يُدْرِكُهُ أَسْرَعُ مِنْ حَرَكَةِ الْجِسْمِ فِيمَا يَتَحَرَّكُ

طرف اُس چیز کے کہ ادراک کرتی ہے بصر اوسکو سریع تر ہے حرکت جسم سے طرف اوس چیز کے کہ حرکت کرتا ہے جسم

مِنْهُ فَإِنَّ الزَّمَانَ الَّذِي يَتَحَرَّكُ فِيهِ الْبَصَرُ عَيْنُ الزَّمَانِ

اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ زمانہ کہ حرکت کرتی ہے بیچ اوسکے بصر عین اُس زمانہ کا ہے

الَّذِي يَتَعَلَّقُ بِمُبْصَرِهِ مَعَ بُعْدِ الْمَسَافَةِ بَيْنَ النَّاظِرِ وَ

کہ متعلق ہوتی ہے بصر ساتھ شئے محسوس اوس بصر کے باوجود بعد مسافت کے درمیان ناظر اور

الْمَنْظُورِ فَإِنَّ زَمَانَ فَتْحِ الْبَصَرِ زَمَانُ تَعَلُّقِهِ بِفَلَكِ

منظور کے اسلیے کہ تحقیق زمانہ فتح بصر کا عین زمانہ تعلق بصر کا ہے ساتھ آسمان

الْكَوَاكِبِ الثَّابِتَةِ وَزَمَانَ رُجُوعِ طَرْفِهِ إِلَيْهِ عَيْنُ

ستارہ ثوابت کے اور زمانہ رجوع نگاہ ناظر کا طرف ناظر کے عین

زَمَانِ عَدَمِ إِدْرَاكِهِ وَالْقِيَامُ مِنْ مَقَامِ الْإِنْسَانِ

زمانہ عدم ادراک ناظر کا ہے شئے محسوس کو اور کھڑا ہونا انسان کا مقام اپنے سے

لَيْسَ كَذٰلِكَ أَيْ لَيْسَ لَهُ هٰذِهِ السُّرْعَةُ فَكَانَ

نہین ہے ایسا یعنی نہین ہے واسطے قیام کے سرعت حرکت بصر کی پس تھے

آصِفُ بْنُ بَرْخِيَا أَتَمَّ فِي الْعَمَلِ مِنَ الْجِنِّ فَكَانَ

آصف بن برخیا اتمّ کامل تر بیچ عمل کے عفریت جنی سے پس تھا

عَيْنُ قَوْلِ آصِفَ بْنِ بَرْخِيَا عَيْنَ الْفِعْلِ فِي الزَّمَانِ

قول آصف بن برخیا کا عین فعل احضار تخت کا بیچ ایک زمانہ کے

مشہین ہوتے ہین اور اپنے تصرفات وفناء کے سپرد کرتے ہین مگر یہ تصرفات قطب کی جمعیت اور ہمت پر موقوف نہین بجردا وکے اور کے عالم شہادت مین

الواحد فرأى في ذلك الزمان بعينه سليمان عليه

پس دیکھا بیچ عین اوس زمانہ قول آصف ابن برخیا کے سلیمان علیہ

السلام عرش بلقيس مستقرا عنده لئلا يتخيل

السلام نے تخت بلقیس کو ٹھہرا ہوا نزدیک اپنے تاکہ نہ تخیل ہووے سلیمان علیہ السلام کو یہ بات

انه ادركه وهو في مكانه من غير انتقال ولم

کہ تحقیق ادراک کیا اونھون نے تخت بلقیس کو حالانکہ وہ تخت بیچ مکان اپنے کے ہے بغیر انتقال کے اور نہین

يكن عندنا باتحاد الزمان انتقال وانما كان اعدام

ہوتا ہے نزدیک ہم اہل وجدان کے ساتھ اتحاد زمانہ کے انتقال تخت کا اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ معدوم کرنا تخت کا مکان سابق سے

وايجاد من حيث لا يشعر احد بذلك الا من عرفه

اور موجود کرنا اوسکا مکان لاحق مین اسطرح سے کہ نہین خبر رکھتا ہے کوئی ساتھ اوسکے مگر وہ شخص کہ پہچانتا ہے اوسکو

وهو قوله تعالى (بل هم في لبس من خلق جديد) و

اور عدم اور ایجاد ثابت ہے قول اللہ تعالی سے (بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے ہین خلق جدید سے) اسلیے کہ

لا يمضي عليهم وقت لا يرون فيه ما هم راءون له

نہین گذرتا ہے اوپر اون لوگون کے کوئی زمانہ کہ نہین دیکھتے ہین وہ لوگ بیچ اوس زمانہ کے اوس چیز کو کہ وہ لوگ دیکھنے والے تھے قبل اس زمانہ کے اوسی چیز کو

واذا كان هذا كما ذكرناه فكان زمان عدمه

اور جسوقت ہووے یہ حال حضوری تخت بلقیس کا جیسے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا پس ہوگا زمانہ عدم اوس تخت کا

اعني عدم العرش من مكانه عين وجوده عند

مراد لیتا ہون مین عدم تخت بلقیس سے عدم تخت کا مکان قدیم اوسکے سے عین زمانہ وجود اوس تخت کا نزدیک

سليمان من تجديد الخلق مع الانفاس ولا علم

سلیمان علیہ السلام کے قبیل سے تجدید خلق کے ساتھ ہر دم کے اور نہین ہے علم اور شعور

لاحد بهذا القدر بل الانسان لا يشعر به من نفسه

واسطے کسی کے ساتھ اس مقدار کے بلکہ آدمی نہین خبر رکھتا ہے ساتھ اوسی مقدار کے ذات اپنی سے اسبات کی

انه في كل نفس لا يكون ثم يكون ولا تقل ثم تقتضي

کہ تحقیق وہ بیچ ہر دم کے معدوم ہوتا ہے پھر موجود ہوتا ہے اور نہ کہہ تو اے متوہم کہ کلمہ ثم چاہتا ہے

المهلة فليس ذلك بصحيح وانما ثم تقتضي تقدم الرتبة العلية

مہلت اور درنگ کو اسلیے کہ نہین ہے وہ قول تیرا صحیح اے متوہم اور سوائے اسکے نہین ہے کہ کلمہ ثم چاہتا ہے تقدم رتبۂ علیت کو

عند العرب في مواضع مخصوصة كقول الشاعر

نزدیک عرب کے بیچ مواضع خاص کے مانند قول شاعر کے

كَمَا رُدَيْنِيٌّ ثُمَّ اضْطَرَبَ

جیسے کہ تھا حرکت دینا نیزہ ردینی کا پھر متحرک ہوا وہ نیزہ

وَزَمَانُ الْهَزِّ عَيْنُ زَمَانِ اضْطِرَابِ الْمَهْزُوزِ بِلَا شَكٍّ

اور زمانہ حرکت دینے نیزے کا عین زمانہ حرکت کرنے اوس نیزہ کا ہے بے شک

وَقَدْ جَاءَ بِثُمَّ وَلَا مُهْلَةَ كَذٰلِكَ تَجْدِيدُ الْخَلْقِ مَعَ

اور تحقیق لایا شاعر کلمۂ ثم کو اور نہیں ہے اوس میں مہلت ایسا ہی حال ہے تجدید خلق کا ساتھ

الْأَنْفَاسِ زَمَانُ الْعَدَمِ زَمَانُ وُجُودِ الْمِثْلِ كَتَجْدِيدِ

ہردم کے اور زمانہ عدم شے کا عین زمانہ وجود مثل اوسی شے کا ہے جیسے کہ تجدید خلق

الْأَعْرَاضِ فِي دَلِيلِ الْأَشَاعِرَةِ فَإِنَّ مَسْئَلَةَ حُصُولِ

اعراض کی ہے بیچ دلیل اشاعرہ کے اسلیے کہ مسئلہ حصول

عَرْشِ بِلْقِيسَ مِنْ أَشْكَلِ الْمَسَائِلِ إِلَّا عِنْدَ مَنْ عَرَفَ

تخت بلقیس کا مشکل ترین مسئلون سے ہے مگر نزدیک اوس شخص کے کہ پہچانا اوسنے

مَا ذَكَرْنَاهُ آنِفًا فِي قِصَّتِهِ فَلَمْ يَكُنْ لِآصَفَ مِنَ الْفَضْلِ

اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہے ہمنے اوسکا اب بیچ قصہ ایجاد و اعدام کے پس نہتھی واسطے آصف بیٹے برخیا کے کوئی بزرگی

فِي ذٰلِكَ إِلَّا حُصُولُ التَّجْدِيدِ فِي مَجْلِسِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بیچ حاضر کرنے تخت بلقیس کے مگر حاصل ہونا تجدید تخت کا بیچ مجلس سلیمان علیہ السلام کے

فَمَا قَطَعَ الْعَرْشُ مَسَافَةً وَلَا زُوِيَتْ لَهُ أَرْضٌ وَلَا خَرَقَهَا

پس نہ قطع کی تخت بلقیس نے کوئی مسافت اور نہ لپیٹی گئی واسطے تخت کے کوئی زمین اور نہ پھاڑا اوسنے زمین کو

لِمَنْ فَهِمَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى يَدَيْ بَعْضِ أَصْحَابِ

نزدیک اوس شخص کے کہ سمجھا اوسنے اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہمنے اسکا اور تھا یہ تصرف احضار تخت بلقیس کا دونوں ہاتھوں پر بعض مصاحبان

سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَكُونَ أَعْظَمَ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ

سلیمان علیہ السلام کے تاکہ ہووے وہ تصرف عظمت بخشنے والا واسطے سلیمان علیہ

السَّلَامُ فِي نُفُوسِ الْحَاضِرِينَ مِنْ بِلْقِيسَ وَأَصْحَابِهَا وَ

السلام کے بیچ دلوں حاضرین مجلس بلقیس اور مصاحبین اوسکے کے

سَبَبُ ذٰلِكَ كَوْنُ سُلَيْمَانَ هِبَةَ اللّٰهِ تَعَالَى لِدَاوٗدَ مِنْ

اور سبب اوس تصرف کا ہونا سلیمان علیہ السلام کا ہے بخشش اللہ تعالیٰ کی واسطے داؤد علیہ السلام کے

قَوْلِهِ (وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ) وَالْهِبَةُ عَطَاءُ الْوَاهِبِ

یہ ثابت ہے قول سے اللہ تعالیٰ کے (اور بخشا ہمنے واسطے داؤد کے سلیمان کو) اور یہ بخشش واہب کی

179

بطريق الانعام لا بطريق الجزاء الوفاق او الاستحقاق

بطریق افضال اور انعام کے ہے نہ بطریق بدلہ کے موافق عمل کے اور نہ بطریق استحقاق عمل کے

فهو النعمة السابغة والحجة البالغة والضربة الدامغة

پس سلیمان علیہ السلام نعمت تامہ اور دلیل پوری اور ایک ضرب تھے اعدا کے سر توڑنے والے

واما علمه فقوله تعالى (ففهمناها سليمان) مع نقيض الحكم

ولیکن علم سلیمان علیہ السلام کا پس مستفاد ہے قول اللہ تعالی سے (پس سمجھا دیا ہمنے مسئلہ ساعت سلیمان کو) باوجود نقیض حکم

(وكلا آتيناه حكما وعلما) فكان علم داود علما موتى

(اور ہر ہر کو دی ہمنے حکومت اور علم) اور تھا علم داؤد علیہ السلام کا علم عطائی کہ بخشا

آتاه الله وعلم سليمان علم الله في المسئلة اذ كان هو

اوس کو اللہ تعالی نے اور تھا علم سلیمان علیہ السلام کا عین علم اللہ تعالی کا بیچ مسئلہ زراعت کے اسلیے کہ تھا خود حق تعالے

الحاكم بلا واسطة فكان سليمان ترجمان الحق في مقعد

حاکم بلا واسطہ پس تھے سلیمان علیہ السلام مترجم زبان حق تعالے کے بیچ مقام

صدق وكما ان المجتهد المصيب لحكم الله الذي يحكم

صدق اور صفائی کے جیسے کہ تحقیق جو مجتہد کہ صواب کو پہنچنے والا ہے موافق اوس حکم اللہ تعالی کے کہ حکم کرتا ہے

به الله في المسئلة لو تولاها بنفسه او بما يوحي به

ساتھ اوسی حکم کے اللہ تعالی بیچ مسئلہ خاص کے اگر متولی اور درپے ہوتا حق تعالی خود اس مسئلہ کا بذات اپنی کے یا ساتھ اوس چیز کے کہ وحی کیجاتی ہے ساتھ اوسکے

لرسوله له اجران والمخطي لهذا الحكم المعين له اجر

واسطے رسول کے واسطے اوسی مجتہد کے دو اجر ہیں اور تحقیق جو مجتہد کہ خطا کرنیوالا اس حکم معین مذکور کا ہے واسطے اوسکے ایک اجر ہے

مع كونه علما وحكما فاعطيت هذه الامة المحمدية

باوجود اسکے کہ حکم مجتہد مخطی کا بھی علم اور حکم شرعی ہے پس دی گئی یہ امت محمدی

رتبة سليمان عليه السلام في الحكم ورتبة

رتبہ سلیمان علیہ السلام کا بیچ حکم کے اور دی گئی امت موصوفہ رتبہ

داود عليه السلام فما افضلها من امة ولما

داؤد علیہ السلام کا پس کیا فاضل اور بزرگ ہے امت محمدی اور جب

رأت بلقيس عرشها مع علمها ببعد المسافة

کہ دیکھا بلقیس نے تخت اپنے کو باوجود عالم ہونے بلقیس کے بعد مسافت کا اور

استحالة انتقاله في تلك المدة عندها (قالت كأنه

استحالہ انتقال تخت کا بیچ اوس مدت قلیل کے نزدیک اپنے (کہا بلقیس نے گویا کہ یہ

هو) وصدّقت بما ذكرناه من تجديد الخلق بالامثال

وہی تخت ہے) اور تصدیق کی بلقیس نے اوس چیز کی کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا کہ وہ چیز تجدید خلق امثال کی ہے

وهو هو وصدق الامر كما انك في زمان التجديد

حالانکہ وہ تخت مین تخت بلقیس کا ہے اور صادق ہوئی حقیقت امر عالم کی جیسے کہ تحقیق تو اے طالب بیچ زمانہ تجدید کے

عين ما انت في زمان الماضي ثم انه من كمال علم

مین اوسکا ہے کہ تھا تو بیچ زمانہ ماضی کے پھر تحقیق کمال علم اور دانش مین سے

سليمان التنبيه الذي ذكره في الصرح (فقيل لها

سلیمان علیہ السلام کے وہ تنبیہ ہے کہ ذکر کیا اونھون نے اوسکو بیچ محل کے (پس کہا گیا واسطے بلقیس کے

ادخلي الصرح) وكان صرحا املس لا امة فيه من زجاج

داخل ہو تو محل بین) اور تھا وہ محل ہموار نہ بجی تھی بیچ اوسکے اور تھا شیشے کا

(فلما رأته حسبته لجة) اي ماء (فكشفت عن ساقيها)

(پس جب دیکھا بلقیس نے اوسکو گمان کیا اوسنے گہری) یعنی گہرے پانی کا (پس کھول دین اوسنے پنڈلیان اپنی)

حتى لا يصيب الماء ثوبها فنبهها بذلك على ان عرشها

تاکہ نہ پہونچے پانی کپڑے اوسکے کو پس آگاہ کیا سلیمان نے بلقیس کو ساتھ اوس محل کے اوپر اسبات کے کہ تحقیق تخت بلقیس کا

الذي رأته من هذا القبيل وهذا غاية الانصاف

کہ دیکھا اوسنے اوسکو شہر سبا مین اسی قبیل سے ہے اور یہ تنبیہ نہایت انصاف ہے

فانه اعلمها بذلك اصابتها في قولها كانه هو)

اسلیے کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام نے آگاہ کیا بلقیس کو ساتھ محل کے اوپر صواب ہی بلقیس کے بیچ قول اوسکے کہ گویا کہ وہ ہو ہی یعنی گویا کہ وہی ہے تخت ہے

فقالت عند ذلك (رب اني ظلمت نفسي واسلمت

پس کہا بلقیس نے وقت اطلاع محل کے پروردگار میرے تحقیق ظلم کیا ہمنے جان اپنی کو اور مطیع ہوئی مین

مع سليمان لله رب العلمين) اي اسلام سليمان

ساتھ سلیمان کے واسطے اللہ پروردگار عالمون کے) یعنی ساتھ اسلام سلیمان علیہ السلام کے

لله رب العالمين فما انقادت لسليمان وانما انقادت

واسطے اللہ پروردگار عالمون کے پس نہ مطیع ہوئی وہ واسطے سلیمان علیہ السلام اور سوائے اسکے نہین ہر گز مطیع ہوئی وہ

لرب العالمين وسليمان من العلمين فما

واسطے پروردگار عالمون کے اور سلیمان منجملہ عالمون کے ہین پس نہ

تقيدت في انقيادها كما لا يتقيد الرسل في

مقید ہوئی بلقیس بیچ اطاعت اپنی کے جیسے کہ نہین مقید ہوتے ہین انبیا بیچ

اِعْتِقَادِهَا فِي اللّٰهِ بِخِلَافِ فِرْعَوْنَ فَاِنَّهٗ قَالَ (رَبِّ

اعتقاد اپنے کے حق مین اللہ تعالی کے بخلاف فرعون کے اسلیے کہ تحقیق اوسنے کہا تھا (رب

مُوْسٰى وَهَارُوْنَ) وَاِنْ كَانَ يَلْحَقُهٗ هٰذَا الْاِنْقِيَادُ الْبِلْقِيْسِيُّ

موسی و ہارون یعنی ایمان لایا مین ساتھ پروردگار موسی ہارون کے) اگرچہ تھا فرعون بیچ اطاعت اپنی کے لاحق ساتھ اطاعت بلقیس کے

مِنْ وَجْهٍ وَلٰكِنْ لَا يَقْوٰى قُوَّتَهَا فَكَانَتْ اَفْقَهَ

ایک وجہ سے ولیکن نہین قوت رکھتی ہے اطاعت فرعونی مثل قوت اطاعت بلقیسی کے پس تھی بلقیس فقیہ اور دانا تر

مِنْ فِرْعَوْنَ فِي الْاِنْقِيَادِ لِلّٰهِ وَكَانَ فِرْعَوْنُ تَحْتَ حُكْمِ

فرعون سے بیچ حق اطاعت کے واسطے اللہ تعالی کے اور تھا فرعون وقت ایمان کے زیر اور تابع حکم

الْوَقْتِ حَيْثُ قَالَ (اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ

وقت اپنے کے اسیواسطے کہا فرعون نے (ایمان لایا مین ساتھ اس پروردگار کے کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے بنی

اِسْرَآئِيْلَ) فَخَصَّصَ وَاِنَّمَا خَصَّصَ لِمَا رَاٰى السَّحَرَةَ

اسرائیل) پس تخصیص کی فرعون نے حق تعالی کی اور سوا اسکے نہین ہے کہ خاص کیا فرعون نے بسبب اوس چیز کے کہ دیکھا تھا اوسنے جادوگروں کو

قَالُوْا فِي اِيْمَانِهِمْ بِاللّٰهِ (رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ)

کہ کہا تھا اونھون نے وقت ایمان اپنے کے ساتھ اللہ تعالی کے جو (رب موسے اور ہارون کا ہے)

فَكَانَ اِسْلَامُ بِلْقِيْسَ اِسْلَامَ سُلَيْمَانَ اِذْ قَالَتْ

پس تھا اسلام بلقیس کا مثل اسلام سلیمان علیہ السلام کے اسلیے کہ کہا تھا اوسنے کہ مطیع ہوئی مین

(مَعَ سُلَيْمَانَ) فَتَبِعَتْهُ فَمَا يَمُرُّ بِشَيْءٍ مِنَ الْعَقَائِدِ

(ساتھ سلیمان کے) پس تابعت کی بلقیس نے سلیمان کی پس نہ گزرتے تھے سلیمان ساتھ کسی شئے کے عقیدون مین سے

اِلَّا مَرَّتْ بِهٖ مُعْتَقِدَةً ذٰلِكَ كَمَا كُنَّا نَحْنُ

مگر گزرتی تھی بلقیس ساتھ اوسکے جس حال مین کہ اعتقاد کرنے والی تھی وہ اسکی جیسے کہ ہین ہم اہل عالم بہ تبعیت حق تعالی کے

عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ الَّذِيْ الرَّبُّ تَعَالٰى

اوپر اوس راہ سیدھی کے کہ رب برتر

عَلَيْهِ لِكَوْنِ نَوَاصِيْنَا فِيْ يَدِهٖ وَيَسْتَحِيْلُ

اوپر اوسکے ہے بسبب ہونے پیشانی ہماری کے بیچ ہاتھ اوسکے کے اور محال ہے

مُفَارَقَتُنَا اِيَّاهُ فَنَحْنُ مَعَهٗ بِالتَّضْمِيْنِ وَهُوَ مَعَنَا

مفارقت اور جدائی ہماری اوس رب سے پس ہم اہل عالم ساتھ اوس رب کے ضمنی ہین اور رب ساتھ ہمارے

بِالتَّصْرِيْحِ فَاِنَّهٗ قَالَ (وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ

ظاہر اور صریح ہے اسلیے کہ تحقیق فرمایا اوسنے (اور حق تعالی ساتھ تمہارے ہے جہان ہو تم

وَنَحْنُ مَعَهُ بِكَوْنِهِ اٰخِذًا بِنَوَاصِيْنَا فَهُوَ تَعَالٰى مَعَ

اور ہم اہل عالم ساتھ اوسکے ہین بسبب ہونے اُسکے کے پکڑنے والا پیشانی ہماری کا پس حق تعالے ساتھ

نَفْسِهٖ حَيْثُمَا مَشٰى بِنَا مِنْ صِرَاطِهٖ فَمَا اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِ

ذات اپنی کے ہے جسجگہ کہ لیجاوے وہ ہمکو راہ اپنی سے نہیں نہیں ہے کوئی عالم مین سے

اِلَّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّهُوَ صِرَاطُ الرَّبِّ تَعَالٰى وَ

مگر اوپر راہ مستقیم کے اور راہ مستقیم راہ رب برتر کی ہے اور

كَذَا عَلِمَتْ بَلْقِيْسُ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَتْ لِلّٰهِ رَبِّ

ایسا ہی جان لیا تھا بلقیس نے سلیمان علیہ السلام سے پس کہا اُسنے للہ رب العالمین (یعنے مطیع ہوئی مین واسطے اللہ پروردگار

الْعٰلَمِيْنَ) وَمَا خَصَّصَتْ عَالَمًا مِنْ عَالَمٍ وَاَمَّا

عالمون کے جو جانتی ہینگا اور نہ تخصیص کی اوسنے کسی عالم کو کسی عالم سے ولیکن وہ

التَّسْخِيْرُ الَّذِي اخْتَصَّ بِهٖ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ

تسخیر جو مختص ہین ساتھ اوسکے سلیمان علیہ السلام اور

فُضِّلَ بِهٖ عَلٰى غَيْرِهٖ وَجَعَلَهُ اللّٰهُ لَهٗ مِنَ الْمُلْكِ

تفضیل دیے گئے وہ ساتھ اوس تسخیر کے اوپر غیر اونکے کے اور گردانا اُس تسخیر کو اللہ تعالی نے واسطے اُنکے ایسا ایک ملک

الَّذِي لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَهُوَ كَوْنُهٗ عَنْ اَمْرِهٖ

کہ نہین سزاوار ہے وہ واسطے کسی کے بعد اُنکے پس وہ تسخیر موجود ہونا تھے کا ہے مجرد امر سے سلیمان علیہ السلام کے

فَقَالَ (فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ) فَمَا هُوَ

پس فرمایا اللہ تعالی نے (پس مسخر کردی ہمنے واسطے سلیمان کے ہوا کہ چلتی ہے وہ ساتھ امر اُسکے کے (پس نہین تسخیر مطلق مختص ساتھ سلیمان

مِنْ كَوْنِهٖ تَسْخِيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ حَقِّنَا كُلِّنَا

بسبب ہونے اُس تسخیر مطلق کے تسخیر واسطے سلیمان کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماتا ہے بیچ حق تمام اولاد آدم کے

مِنْ غَيْرِ تَخْصِيْصٍ (وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوَاتِ

بغیر تخصیص کے (اور مسخر کردیا اللہ تعالے نے واسطے تمھارے اوس چیز کو کہ بیچ آسمانون

وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ) وَقَدْ ذَكَرَ تَسْخِيْرَ

اور اوس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے تمام اوسکی) اور تحقیق ذکر کیا حق تعالے نے تسخیر

الرِّيَاحِ وَالنُّجُوْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ لَا عَنْ اَمْرِنَا

ہوا اور ستارون اور غیر اوسکے کا جابجا قرآن مین ولیکن یہ تسخیر مطلق نہ امر سے ہمارے ہے

بَلْ عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ فَمَا اخْتَصَّ سُلَيْمَانُ اِنْ عَقَلْتَ

بلکہ امر سے اللہ تعالے کے ہے پس نہ مختص ہوئے سلیمان علیہ السلام اگر سمجھے تو اسے طالب

إلا بالأمر من غير جمعية ولا همة بل بمجرد

مگر بمجرد امر سلیمان کے بغیر جمعیت باطن اور قصد دل کے بلکہ حاصل ہوتی تھی تسخیر سلیمان کی بمجرد

الأمر وإنما قلنا ذلك لأنا نعرف

امر سلیمان کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ کہا ہمنے کہ تسخیر اشیا کی واسطے ہمارے بشر ہاتھ کے ہوا اسلیے کہ تحقیق پہچانتے ہیں ہم

أن أجرام العالم تنفعل لهمم النفوس

اسباب کو کہ تحقیق اجسام اور موجودات عالم کے اثر پذیر ہیں واسطے ہمتوں نفوس اہل ریاضت کے

إذا أقيمت في مقام الجمعية وقد

جسوقت قایم کیے جاویں وہ نفوس بیچ مقام جمعیت باطن کے اور تحقیق

عاينا ذلك في هذا الطريق فكان من

معاینہ کیا ہمنے اوسکو بیچ طریق اہل ریاضت کے پس تھا

سليمان مجرد التلفظ بالأمر لمن أراد تسخيره

سلیمان علیہ السلام سے فقط تلفظ کرنا امر کا واسطے اوس چیز کے کہ چاہتی تھی وہ تسخیر اوسکی

من غير همة ولا جمعية واعلم أيدنا الله

بغیر قصد دل اور بغیر جمعیت باطن کے اور جان تو اے طالب قوت بخشے ہمکو اللہ تعالیٰ نے

وإياك بروح منه أن مثل هذا العطاء إذا حصل

اور تجھکو ساتھ روح اپنی کے کہ تحقیق مثل عطای سلیمانی کے جسوقت حاصل ہووے وہ

للعبد أي عبد كان فإنه لا ينقصه ذلك من

واسطے بندے کے کوئی سا بندہ ہووے پس تحقیق کہ نہیں نقصان کرتی ہے اوس بندے کو یہ عطا

ملك آخرته ولا يحسب عليه مع كون سليمان

ملک آخرت سے اوسکے اور نہ حساب کیا جاویگا اوپر اوس بندے کے باوجود اسکے کہ سلیمان

عليه السلام طلبه من ربه تعالى فيقتضي ذوق

علیہ السلام نے طلب کیا تھا اوسکو پروردگار برتر اپنے سے پس مقتضی ہے ظاہر بین مذاق

الطريق أن يكون قد عجل له ما ادخر

راہ معرفت کا اسبات کو کہ تحقیق دنیا میں تعجیل کی گئی واسطے سلیمان کے وہ عطا کہ ذخیرہ کی گئی وہ

لغيره ويحاسب به إذا أراده في الآخرة

واسطے غیر اوسکے کے اور محاسبہ کیے جاوینگے وہ ساتھ اوس عطا کے جسوقت چاہیگا اللہ تعالیٰ اونسے بیچ دار آخرت کے

فقال الله تعالى له (هذا عطاؤنا) ولم يقل

پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے سلیمان کے (یہ ہے بخشش ہماری) اور نہ کہا اللہ تعالیٰ نے

لَكَ وَلَا لِغَيْرِكَ (فَامْنُنْ) اَيْ اَعْطِ (اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

واسطے تیرے اور نہ کہا واسطے غیر تیرے کے (احسان کرتو) یعنی عطا کر تو (یا نگاہ رکھ بغیر حساب کے

فَعَلِمْنَا مِنْ ذَوْقِ الطَّرِيْقِ اَنَّ سُؤَالَهُ ذٰلِكَ كَانَ عَنْ

پس جانا ہمنے ذوق کے طریقے سے ابیات کو کہ تحقیق سوال اور طلب سلیمان کی واسطے عطا کے تھی

اَمْرِ رَبِّهِ وَالطَّلَبُ اِذَا وَقَعَ عَنِ الْاَمْرِ الْاِلٰهِيِّ كَانَ

امر سے رب اونکے کے اور طلب پیغمبر کی جبوقت واقع ہوئی امر الٰہی سے ہوگا

الطَّالِبُ لَهُ الْاَجْرُ التَّامُّ عَلٰى طَلَبِهِ وَالْبَارِئُ تَعَالٰى اِنْ

طالب کو اجر پورا اوپر طلب اوسکی کے اور حق تعالےٰ اگر

شَاءَ قَضٰى حَاجَتَهُ فِيْمَا طَلَبَ مِنْهُ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ فَاِنَّ

چاہے ادا کرے حاجت اوس چیز کی کہ طلب کی اوسنے اوس سے اور اگر چاہے روک لے اسلیے کہ تحقیق

الْعَبْدَ قَدْ وَفّٰى مَا اَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنِ امْتِثَالِ اَمْرِهِ

بندہ نے پورا کیا اوس چیز کو کہ واجب کیا اللہ تعالےٰ نے اوپر اسکے وہ چیز بجا رشتے بجالانے سے امر رب کے

فِيْمَا سَاَلَ رَبَّهُ فِيْهِ فَلَوْ سَاَلَ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِهِ عَنْ

بیچ اوس چیز کے کہ سوال کیا اوسنے رب اپنے سے اوسمین پس اگر مانگتے سلیمان علیہ السلام اوسکو ذات اپنی سے ١٨٥

غَيْرِ اَمْرِ رَبِّهِ لَهُ بِذٰلِكَ لَحَاسَبَهُ بِهِ وَهٰذَا سَارٍ

بغیر امر رب اپنے کے واسطے اپنے ساتھ اُس سوال کے البتہ محاسبہ کرتا حق تعالیٰ اوسنے ساتھ اوس مطلوب کے اور یہ حکم جاری ہے

فِيْ جَمِيْعِ مَا يُسْاَلُ فِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى كَمَا قَالَ لِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ

بیچ تمامی اُن چیزوں کے کہ سوال کیا جاتا ہے بیچ اون چیزوں کے اللہ تعالیٰ سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے نبی اپنے محمد

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا)

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (کہ کہہ تو اے رب میرے زیادہ کر مجھکو علم اور معرفت)

فَامْتَثَلَ اَمْرَ رَبِّهِ فَكَانَ يَطْلُبُ الزِّيَادَةَ مِنَ الْعِلْمِ

پس بجا لائے رسول اللہ امر رب اپنے کو پس طلب کرتے تھے رسول علیہ السلام زیادتی علم اور معرفت کی

حَتّٰى كَانَ اِذَا سِيْقَ لَهُ لَبَنٌ يَتَاَوَّلُهُ عِلْمًا كَمَا

یہانتک کہ جبوقت لایا جاتا تھا بیداری میں بھی واسطے آپکے دودھ تاویل فرماتے تھے اوسکی ساتھ علم کے جیسکہ

تَاَوَّلَ رُؤْيَاهُ لَمَّا رَاٰى فِي النَّوْمِ اَنَّهُ

تاویل فرمائی تھی خواب اپنے کی جب دیکھا آپنے بیچ خواب کے یہ کہ

اُتِيَ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ وَاَعْطٰى فَضْلَهُ عُمَرَ بْنَ

دیے گئے آپ پیالہ دودھ کا پس پیا آپنے اوسکو اور عطا کیا باقی اوسکا عمر بن

الخطاب قالوا فما أولته قال العلم وكذلك

خطاب رضی اللہ عنہ کو پوچھا اصحاب نے کہ کیا تاویل کی آپنے اوسکی فرمایا علم اور ایسا ہی

لما أسري به أتاه الملك بإناء فيه لبن

سیر کرائے گئے رسول علیہ السلام شب معراج مین لایا آپکے پاس فرشتہ ایک ظرف کہ بیچ اوسکے دودھ تھا

وإناء فيه خمر فشرب اللبن فقال له الملك

اور ایک ظرف کہ بیچ اوسکے شراب تھی پس پیا آپنے دودھ کو پس کہا واسطے آپکے فرشتے نے

أصبت الفطرة أصاب الله بك أمتك فاللبن

پہونچے آپ دین اسلام اور علم کو پہونچاوے اللہ تعالیٰ بسبب آپکے امت کو آپ کی پس دودھ

متى ظهر فهو صورة العلم فهو العلم تمثل

جسوقت کہ ظاہر ہووے پس وہ صورت علم کی ہے اسلیے کہ وہی علم متمثل ہوا

في صورة اللبن كجبريل تمثل في صورة بشرا

بیچ صورت دودھ کے جیسے کہ جبرئیل علیہ السلام کہ متمثل ہوے تھے بیچ صورت آدمی

سويا لمريم ولما قال عليه السلام الناس نيام

درست اندام کے واسطے مریم کے اور جب فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ آدمی خواب مین ہین

فإذا ماتوا انتبهوا نبه على أنه كل ما يراه

پس جسوقت مرینگے ہوشیار اور بیدار ہونگے تنبیہ کی رسول اللہ نے اوپر اسبات کے کہ تحقیق جو چیز کہ دیکھتا ہے

الإنسان في حيوة الدنيا إنما هو بمنزلة الرؤيا للنائم

اوسکو انسان بیچ حیات دنیا اور عالم شہادت کے سوای اسکے نہین ہے کہ وہ بمنزلہ صورت خواب کے ہے واسطے سونے والے کے

خيال فلا بد من تأويله شعر

اور خیال پس ضرور ہے تاویل اوسکی شعر

إنما الكون خيال وهو حق في الحقيقة

سوائے اسکے نہین ہے کہ تمام عالم خیال ہے حالانکہ یہ قول حق ہے بیچ حقیقت اور نفس الامر کے

كل من يفهم هذا حاز أسرار الطريقة

جو شخص کہ سمجھتا ہے اسکو جمع کیا اوسنے اسرار اور معارف طریقت کو

فكان عليه السلام إذا قدم له لبن قال اللهم

پس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت پیش کیا جاتا تھا واسطے آپکے دودھ فرماتے تھے کہ اے رب

بارك لنا فيه وزدنا منه لأنه كان يراه صورة

برکت دے واسطے ہمارے بیچ اوسکے اور زیادہ دے ہمکو اوس سے اسلیے کہ آپ دیکھتے تھے اوسکو بصورت

الْعِلْمِ وَقَدْ أُمِرَ بِطَلَبِ الزِّيَادَةِ مِنَ الْعِلْمِ وَإِذَا قُدِّمَ

علم کے اور تحقیق مامور تھے آپ ساتھ طلب زیادتی علم کے اور جبوقت پیش کیجاتی تھی

إِلَيْهِ غَيْرُ اللَّبَنِ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا

طرف آپکے کوئی شے سوائے دودھ کے فرماتے تھے آپ اے اللہ برکت دے ہمکو بیچ اوسکے اور کھلا ہمکو

خَيْرًا مِنْهُ فَمَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا أَعْطَاهُ بِسُؤَالٍ عَنْ

بہتر اوس سے پس جس شخص کو کہ عطا کیا اللہ تعالی نے جو کچھ عطا کیا اوسکو ساتھ سوال کے

أَمْرٍ إِلٰهِيٍّ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحَاسِبُهُ بِهِ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ

کہ واقع ہو امر الٰہی سے پس تحقیق اللہ تعالی نہ محاسبہ کریگا سایل سے ساتھ اوسکے بیچ دار آخرت کے

وَمَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا أَعْطَاهُ بِسُؤَالٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرٍ

اور جس شخص کو کہ عطا کیا اللہ تعالی نے جو کچھ کہ عطا کیا اوسکو ساتھ سوال کے کہ واقع ہو بغیر امر

إِلٰهِيٍّ فَالْأَمْرُ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ حَاسَبَهُ بِهِ وَإِنْ

الٰہی کے پس امر اور حکم بیچ اوسکے طرف اللہ تعالے کے ہے اگر چاہے محاسبہ کرے اُس سے ساتھ اُس عطا کے اور اگر

شَاءَ لَمْ يُحَاسِبْهُ بِهِ وَأَرْجُو مِنَ اللّٰهِ فِي الْعِلْمِ خَاصَّةً

١٨٧ چاہے نہ محاسبہ کرے اوس سے ساتھ اوس عطا کے اور امید کرتا ہوں میں اللہ تعالی سے بیچ علم کے خاصۃً

أَنَّهُ لَا يُحَاسِبُهُ بِهِ فَإِنَّ أَمْرَهُ لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِطَلَبِ

یہ کہ نہ محاسبہ کریگا اللہ تعالی صاحب علم سے بسبب علم کے اسلیے کہ تحقیق امر اللہ تعالی کا واسطے نبی علیہ السلام کے ساتھ طلب

الزِّيَادَةِ مِنَ الْعِلْمِ عَيْنُ أَمْرِهِ لِأُمَّتِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ

زیادتی علم کے عین امر حق تعالی کا ہے واسطے امت نبی علیہ السلام کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے

(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

کہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول اللہ کے پیروی نیک)

وَأَيُّ أُسْوَةٍ أَعْظَمُ مِنْ هٰذَا التَّأَسِّي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ

اور کونسی پیروی بزرگتر ہوگی اس پیروی سے نزدیک اوس شخص کے کہ سمجھ رکھتا ہے

اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَوْ نَبَّهْنَاكَ عَلَى الْمَقَامِ السُّلَيْمَانِيِّ عَلٰى تَمَامِهِ

اللہ تعالے سے اور اگر آگاہ کرینگے ہم تجھکو اے طالب اوپر تمام مقام اور مرتبہ سلیمانی کے

لَرَأَيْتَ أَمْرًا يَهُولُكَ الْاِطِّلَاعُ عَلَيْهِ فَإِنَّ أَكْثَرَ

البتہ دیکھیگا تو اوسکو ایک امر عظیم کہ دہشت بخشیگی تجھکو اطلاع اوپر اوسکے اسلیے کہ تحقیق اکثر

عُلَمَاءِ هٰذِهِ الطَّرِيقَةِ جَهِلُوا حَالَةَ سُلَيْمَانَ وَمَكَانَتَهُ

علما اس طریقے کے جاہل ہیں حالت سلیمان علیہ السلام سے اور مرتبے سے اوسکے

وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا زَعَمُوا

اور نہیں ہے امر سلیمان علیہ السلام کا جیسے کہ گمان کیا انہوں نے

فَصُّ حِكْمَةٍ وُجُودِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ دَاوُدِيَّةٍ

یہ فص حکمت وجودیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ داؤدیہ کے

اِعْلَمْ أَنَّهُ لَمَّا كَانَتِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ اخْتِصَاصًا

جان تو اے طالب اسبات کو کہ تحقیق شان یہ ہے کہ جب ہوئی نبوت اور رسالت اختصاص اور خصوصیت

إِلٰهِيًّا لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ مِنَ الْاِكْتِسَابِ أَعْنِي نُبُوَّةَ

الٰہی سے کہ نہیں ہے بیچ اوسکے کوئی شے اکتساب اور عمل سے مراد لیتا ہوں میں نبوت رسالت سے نبوت رسالت

التَّشْرِيعِ كَانَتْ عَطَايَاهُ تَعَالَى لَهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

تشریعی ہوئی بخششیں اللہ تعالے کی واسطے اُن انبیا علیہم السلام کے

مِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ مَوَاهِبَ لَيْسَتْ جَزَاءً وَلَا

اسی قسم اختصاص اور امتنان سے وہبی کہ نہیں ہے وہ جزا یعنی جزا عمل سابق کا اور نہیں

يُطْلَبُ عَلَيْهَا مِنْهُمْ جَزَاءٌ فَإِعْطَاؤُهُ إِيَّاهُمْ عَلَى طَرِيقِ

طلب کرتا ہے حق تعالی اوپر اون بخششوں کے اونسے جزا اور شکر پس بخشش کرنا حق تعالی کا انبیا کو بطریق

الْإِنْعَامِ وَالْإِفْضَالِ فَقَالَ تَعَالَى وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ

انعام اور تفضل کے ہے پس فرمایا اللہ تعالی نے (اور بخشا ہمنے واسطے اوسکے اسحق

وَيَعْقُوبَ يَعْنِي لِإِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَقَالَ فِي أَيُّوبَ وَ

اور یعقوب کو) یعنی واسطے ابراہیم خلیل کے اور فرمایا حق تعالی نے بیچ حق ایوب علیہ السلام کے (اور

وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ وَقَالَ فِي حَقِّ مُوسٰى

بخشا ہمنے اسکو اہل اوسکے اور مانند اونکے ساتھ اونکے) اور فرمایا حق تعالی نے بیچ حق موسی علیہ السلام کے

وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هٰرُونَ نَبِيًّا إِلٰى

(اور بخشا ہمنے موسی کو رحمت اپنی سے بھائی اوسکا ہارون پیغمبر) اور

مِثْلِ ذٰلِكَ فَالَّذِي تَوَلَّاهُمْ أَوَّلًا هُوَ الَّذِي تَوَلَّاهُمْ

مانند ان آیتوں کے پس جو شخص کہ متولی ہوا انبیا کا اونکا اول وہی شخص متولی ہوا اونکا

آخِرًا فِي عُمُومِ أَحْوَالِهِمْ أَوْ أَكْثَرِهَا وَلَيْسَ إِلَّا اسْمَهُ

آخر میں بیچ عموم اور اکثر احوال اونکے کے اور نہیں ہے کوئی متولی مگر اسم

۱۸۹

الوهّاب وقال في حق داؤد (ولقد آتينا داؤد

وہاب حق تعالے کا اور فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق داؤد علیہ السلام کے (اور تحقیق دی ہمنے داؤد کو

منّا فضلاً) فلم يقرن به جزاء يطلبه منه ولا اخبر

اپنے خزانہ سے بزرگی) پس نہ نزدیک کی اللہ تعالی نے ساتھ اُس عطا کے کوئی جزا وہ کہ طلب کرے اوسکو داؤد علیہ السلام سے اور خبر دی حق تعالی نے

انّه اعطاه هذا الذي ذكره جزاء ولمّا طلب

کہ تحقیق بخشی انسے داؤد کو ایسی عطا کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اوسکے واسطے جزا اور بدلہ عمل سابق کا اور جب طلب کیا حق تعالی نے

الشكر على ذلك بالعمل طلبه من آل داؤد

شکر اوپر عطا کے ساتھ عمل جوارح کے طلب کیا اونے شکر کو آل داؤد سے

ولم يتعرّض لذكر داؤد ليشكره الآل على

اور نہ تعرض کیا حق تعالی نے ذکر داؤد علیہ السلام کا تاکہ شکر کرے حق تعالی کا آل داؤد اوپر

ما انعم به على داؤد فهو في حق داؤد عطاء

اوس نعمت کے کہ انعام کیا حق تعالے نے ساتھ اوسکے اوپر داؤد کے پس وہ نعمت بیچ حق داؤد علیہ السلام کے عطا ہے

نعمة وافضال وفي حق آله على غير ذلك لطلب

بطریق انعام اور افضال کے اور بیچ حق آل اونکے کے اوپر غیر اس طریق کے بسبب طلب

المعاوضة فقال تعالى اعملوا آل داؤد شكرا وقليل

معاوضہ کے آل داؤد سے پس فرمایا اللہ تعالی نے (عمل کرو تم اسے آل داؤد واسطے شکر کے اور تھوڑے ہیں

من عبادي الشكور) وان كانت الانبياء عليهم السلام

بندوں میرے سے شکر کرنے والے) اگرچہ انبیا علیہم السلام

قد شكروا الله تعالى على ما انعم به عليهم ووهبهم

شکر کرنے تھے اللہ تعالی کا اوپر اُس نعمت کے کہ انعام کیا اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے اوپر انکے اور عطا کیا اللہ تعالی نے انکو

فلم يكن ذلك عن طلب من الله بل تبرّعوا بذلك

پس نتھا شکر اونکا طلب اور امر حق تعالی سے بلکہ تبرع کیا اون لوگوں نے ساتھ اوس شکر کے

من نفوسهم كما قام رسول الله صلّى الله عليه وسلّم

طرف سے ذاتوں اپنی کے جیسے کہ کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں

حتّى تورّمت قدماه شكرا لما غفر الله له ما تقدّم

یہانتک کہ سوج گئے تھے دونوں قدم مبارک آپکے واسطے شکر کے بسبب اس نعمت کے کہ مغفرت کیا اللہ تعالی نے واسطے آپکے جو کچھ کہ مقدم ہوا

من ذنبه وما تأخّر فلمّا قيل له في ذلك قال أفلا

گناہ سے آپکے اور جو کچھ کہ مؤخر ہوا پس جب کہا گیا واسطے آپکے بیچ اوسکے فرمایا آپنے کہ کیا نہ

أكون عبدًا شكورًا وقال في حق نوح إنه كان عبدًا

ہوں میں بندہ شکر کرنے والا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ حق نوح علیہ السلام کے تحقیق تھا وہ بندہ

شكورًا) فالشكور من عباد الله قليل فأول نعمة أنعم

شکر کرنے والا) پس شکر کرنے والے بندوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کم ہیں پس پہلی نعمت کہ انعام کیا

الله تعالى بها على داود أن أعطاه اسمًا ليس فيه

اللہ تعالیٰ نے اوسکو اوپر داؤد علیہ السلام کے عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا انکو نام ایسا کہ نہیں ہے بیچ اوسکے

حرف من حروف الاتصال فقطعه عن العالم

کوئی حرف حروف اتصال میں سے پس جدا کیا اللہ تعالیٰ نے انکو عالم سے

بذلك إخبارًا لنا عنه بمجرد هذا الاسم وهي

بسبب اس نعمت اسم کے جس حال میں خبر دینے والا ہے حق تعالیٰ واسطے ہمارے داؤد علیہ السلام کو فقط بلحاظ اس اسم کے اور وہ حروف منفصل

الدال والألف والواو وسمى الله محمدًا صلى الله

دال اور الف اور واو ہے اور نام رکھا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ

عليه وسلم بحروف الاتصال والانفصال فوصله

علیہ وسلم کا ساتھ حروف اتصال اور انفصال کے پس وصل کیا حق تعالیٰ نے انکو

به وفصله عن العالم فجمع له بين الحالين في اسمه

اپنے میں اور جدا کیا اسنے انکو عالم سے پس جمع کیا حق تعالیٰ نے واسطے انکے دونوں حالتوں کو بیچ میں اسم انکے کے

كما جمع لداود بين الحالين من طريق المعنى

جیسے کہ جمع کیا حق تعالیٰ نے واسطے داؤد علیہ السلام کے دونوں حالتوں کو بطریق معنے کے فقط

ولم يجعل ذلك في اسمه فكان ذلك اختصاصًا

اور نہ گردانا اللہ تعالیٰ نے اس جامعیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اسم داؤد علیہ السلام کے پس تھی یہ جامعیت اختصاص اور تفضیل واسطے

لمحمد على داود أعني التنبيه عليه باسمه فتم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر داؤد علیہ السلام کے مراد رکھتا ہوں میں جامعیت کو تنبیہ اوپر جامعیت کے ساتھ نام محمد رسول اللہ کے پس تمام ہوا

له الأمر عليه السلام من جميع جهاته وكذلك

واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امر جامعیت کا تمامی جہات سے اور ایسا ہی حال ہے

في اسمه أحمد فهذا من حكمة الله ثم قال في

بیچ اسم مبارک رسول علیہ السلام کے کہ احمد ہے پس یہ تنبیہ مذکور حکمت سے اللہ تعالیٰ کی ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ

حق داود عليه السلام فيما أعطاه على طريق

حق داؤد علیہ السلام کے بیچ حق اوس نعمت کے کہ عطا کیا حق تعالیٰ نے انکی نعمت کو بطریق

الإنعام عليه ترجيع الجبال معه التسبيح فتسبّح

انعام کے اوپر داؤد علیہ السلام کے آواز دینا پہاڑون کا ساتھ داؤد علیہ السلام کے واسطے تسبیح حق تعالی کے پس تسبیح کرتے تھے پہاڑ

لتسبيحه ليكون له عملها وكذلك الطير

ساتھ تسبیح داؤد علیہ السلام کے تاکہ ہووے واسطے داؤد علیہ السلام کے عمل جبال کا اور ایسا ہی آواز دینا پرندہ جانور کا واسطے تسبیح کے

وأعطاه القوّة ونعته بها وأعطاه الحكمة

اور بخشی اللہ تعالی نے داؤد کو قوت اور وصف کیا انکا ساتھ قوت کے اور بخشی اللہ تعالی نے انکو حکمت اور معرفت

وفصل الخطاب ثمّ المنّة الكبرى والمكانة

اور فصل کرنے والی بات ۔ پھر احسان بڑا حق تعالی سے اور مرتبہ

الزلفى التي خصّه الله بها التنصيص على خلافته

قرب حق تعالی کا کہ خاص کیا داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالی نے ساتھ ان امور مذکورہ کے تصریح تھی حق تعالی سے اوپر خلافت داؤد کے

ولم يفعل ذلك مع أحد من أبناء جنسه وإن كان

اور نہ کیا حق تعالی نے یہ کام ساتھ کسی ایک کے ہمجنسون سے داؤد علیہ السلام کے اگرچہ تھے

فيهم خلفاء فقال (يا داود إنّا جعلناك خليفة

بیچ ہمجنسون کے خلیفے پس فرمایا اللہ تعالی نے (اے داؤد تحقیق ہمنے کیا ہے تجھکو نائب

في الأرض فاحكم بين الناس بالحقّ ولا تتّبع

بیچ زمین کے پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر

الهوى) أي ما يخطر لك في حكمك من غير وحي

خواہش نفس کی) یعنی جو کچھ کہ خطرہ آوے واسطے تیرے بیچ حکم تیرے کے بغیر وحی

منّي (فيضلّك عن سبيل الله) أي عن الطريق الذي

میری کے (پس گمراہ کردیگا وہ خطرہ تجھکو راہ خدا سے) یعنے اس راہ سے کہ

أوحي به إلى رسلي ثمّ تأدّب سبحانه معه فقال (إنّ

وحی کرتا ہون مین ساتھ اسکے طرف انبیاؤن اپنے کے پھر مرتبہ کا لحاظ کیا حق سبحانہ تعالی نے ساتھ داؤد کے پس فرمایا تحقیق

الذين يضلّون عن سبيل الله لهم عذاب شديد

جو لوگ کہ گمراہ ہوجاتے ہین راہ خدا سے واسطے اُنکے عذاب سے ہے سخت

بما نسوا يوم الحساب) ولم يقل له فإن

بسبب اسکے کہ بھول گئے وہ دن حساب کا) اور نفرمایا حق تعالی نے واسطے داؤد علیہ السلام کے پس اگر

ضللت عن سبيلي فلك عذاب شديد فإن

گمراہ ہووے تو راہ سے میری پس واسطے تیرے عذاب ہے سخت پس اگر

191

قُلْتُ وَآدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَصَّ عَلَى خِلَافَتِهِ قُلْنَا مَا نَصَّ

لیے تو کہ حق مین آدم علیہ السلام کے تحقیق تصریح کی حق تعالی نے اوپر خلافت اونکی کے کہینگے ہم نہ تصریح کی حق تعالی نے

مِثْلَ التَّنْصِيصِ عَلَى دَاوُدَ وَإِنَّمَا قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي

مثل تصریح کرنے اپنے کے اوپر خلافت داؤد علیہ السلام کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ فرمایا حق تعالی نے واسطے فرشتون کے (تحقیق

جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً) وَلَمْ يَقُلْ إِنِّي جَاعِلٌ آدَمَ خَلِيفَةً

مین بنانے والا ہون بیچ زمین کے ایک نائب) اور نفرمایا اللہ تعالی نے تحقیق مین بنانے والا ہون آدم کو نائب

فِي الْأَرْضِ وَلَوْ قَالَ لَمْ يَكُنْ مِثْلَ قَوْلِهِ (إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً

بیچ زمین کے اور اگر فرماتا بھی اللہ تعالی ایسا ہوتا وہ قول مثل قول اوسکے کے کہ (گردانا ہمنے تجھکو نائب

فِي الْأَرْضِ) فِي حَقِّ دَاوُدَ فَإِنَّ هَذَا مُحَقَّقٌ وَذَلِكَ

بیچ زمین کے) بیچ حق داؤد علیہ السلام کے اسلیے کہ تحقیق تصریح داؤد کی محقق اور ثابت ہے اور تصریح آدم کی

لَيْسَ كَذَلِكَ وَمَا يَدُلُّ ذِكْرُ آدَمَ فِي الْقِصَّةِ بَعْدَ

نہین ہے ایسی اور نہین دلالت کرتا ہے ذکر آدم کا بیچ قصہ نزاع ملائکہ کے بعد اوس قول کے کہ

ذَلِكَ عَلَى أَنَّهُ عَيْنُ ذَلِكَ الْخَلِيفَةِ الَّذِي نَصَّ اللهُ

انی جاعل فی الارض خلیفۃ ہے اوپر اسبات کے کہ تحقیق آدم عین اوس خلیفہ کا ہے کہ تصریح کی اللہ تعالے نے

عَلَيْهِ فَاجْعَلْ بَالَكَ لِإِخْبَارَاتِ الْحَقِّ عَنْ عِبَادِهِ

اوپر اوسکے پس گردان تو اے طالب دل اپنے کو مستعد واسطے فہم اخبارات حق تعالی کے بندون خاص اوسکے سے

إِذَا أَخْبَرَ وَكَذَلِكَ فِي حَقِّ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ (إِنِّي

جسوقت خبر دیوے وہ اور ایسا ہی بیچ حق ابراہیم خلیل کے تصریح خلافت کی نہین ہے اس آیت مین (کہ تحقیق مین

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا) وَلَمْ يَقُلْ خَلِيفَةً وَإِنْ كُنَّا

بنانے والا ہون تجھکو واسطے لوگون کے امام) اور نفرمایا اللہ تعالی نے تجھکو خلیفہ بنانیوالا ہون اگرچہ ہم

نَعْلَمُ أَنَّ الْإِمَامَةَ هُنَا خِلَافَةٌ وَلَكِنْ مَا هِيَ مِثْلُهَا

جانتے ہین اسبات کو کہ تحقیق مراد امامت سے اسجگہ خلافت ہے ولیکن نہین ہے امامت مانند خلافت داؤد کے

لِأَنَّهُ مَا ذَكَرَهَا بِأَخَصِّ أَسْمَائِهَا وَهِيَ الْخِلَافَةُ

اسلیے کہ تحقیق حق تعالے نے نہ ذکر کیا خلافت خلیل کو ساتھ خاص تر اسمون خلافت کے اور خاص اسما خلافت کا اسم خلیفہ

ثُمَّ فِي دَاوُدَ مِنَ الْاِخْتِصَاصِ بِالْخِلَافَةِ أَنْ جَعَلَهُ

پھر بیچ حق داؤد کے منجملہ خصوصیات کے ساتھ خلافت کے یہ ہے کہ گردانا اللہ تعالے نے

خَلِيفَةَ حُكْمٍ وَلَيْسَ ذَلِكَ إِلَّا عَنِ اللهِ فَقَالَ لَهُ (فَاحْكُمْ

اونکو خلیفہ حکم کا اور نہین ہے یہ خلافت حکم کی مگر اللہ تعالے سے پس فرمایا اللہ تعالی نے واسطے اونکے (حکم کر تو

بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَخِلَافَةُ آدَمَ قَدْ لَا يَكُونُ مِنْ هٰذِهِ

درمیان لوگون کے ساتھ حق اور راستی کے اور خلافت آدم علیہ السلام کی ہو سکتی ہے کہ نہو وے وہ بیچ اس

الْمَرْتَبَةِ فَيَكُونُ خِلَافَتُهُ أَنْ يَخْلُفَ مَنْ كَانَ فِيهَا قَبْلَ

مرتبہ نیابت حق تعالی کی پس ممکن ہے کہ ہووے خلافت آدم کی اس معنی مین کہ پیچھے آوین اور خلیفہ ہوین آدم اون لوگون کے کہ تھے وہ بیچ زمین کے قبل

ذٰلِكَ لَا أَنَّهُ نَائِبٌ عَنِ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ بِالْحُكْمِ الْإِلٰهِيِّ فِيهِمْ

ارسال آدم علیہ السلام کے نہ کہ آدم علیہ السلام نائب ہین جانب سے اللہ تعالی کی بیچ خلق اوسکی کے ساتھ حکم الہی کے درمیان خلق کے

وَإِنْ كَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ وَقَعَ وَلٰكِنْ لَيْسَ كَلَامُنَا

اگرچہ ہووے امر خلافت آدم کا مثل خلافت داؤد کے نفس الامر مین کہ واقع ہوا تھا لیکن نہین ہے کلام ہمارا اسمین

إِلَّا فِي التَّنْصِيصِ عَلَيْهِ وَالتَّصْرِيحِ بِهِ وَلِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ

مگر بیچ تنصیص کے اوپر خلافت کے اور تصریح کی ساتھ اوسی خلافت کے اور واسطے اللہ کے بیچ زمین کے

خَلَائِفُ عَنِ اللّٰهِ وَهُمُ الرُّسُلُ وَأَمَّا الْخِلَافَةُ الْيَوْمَ

خلیفہ اور جانشین ہین اللہ تعالی کی جانب سے اور وہ انبیا ہین ولیکن خلافت اندنون مین

فَعَنِ الرَّسُولِ لَا عَنِ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ مَا يَحْكُمُونَ إِلَّا بِمَا

پس جانب سے ہمارے رسول خاتم الانبیا کے ہے نہ جانب اللہ تعالی کے اسلیے کہ خلفا نہین حکم کرتے ہین مگر ساتھ اوس چیز کے

شَرَعَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَا يَخْرُجُونَ عَنْ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّ

کہ مشروع کی واسطے اونکے خاتم رسول نے نہین خارج ہوتے ہین وہ لوگ امر مشروعی رسول سے لیکن

هُنَا دَقِيقَةً لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا أَمْثَالُنَا وَذٰلِكَ فِي أَخْذِ مَا

اسجگہ ایک باریکی ہے کہ نہین جانتا ہے اوسکو کوئی مگر مثل ہم اہل کشف کے اور یہ باریکی بیچ اخذ اوس حکم کے ہے

يَحْكُمُونَ بِهِ مِمَّا هُوَ شَرْعٌ لِلرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْخَلِيفَةُ

کہ حکم کرتے ہین اہل کشف ساتھ اوسکے اون احکام مین سے کہ وہ مشروع ہین واسطے رسول علیہ السلام کے پس خلیفہ

عَنِ الرَّسُولِ مَنْ يَأْخُذُ الْحُكْمَ بِالنَّقْلِ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جانب سے خاتم رسول کے وہ شخص ہے کہ لیتا ہے وہ حکم کو ساتھ نقل کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

أَوْ بِالْاجْتِهَادِ الَّذِي أَصْلُهُ أَيْضًا مَنْقُولٌ عَنْهُ صَلَّى

یا ساتھ اجتہاد کے کہ اصل اوسکی بھی منقول ہے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِينَا مَنْ يَأْخُذُهُ عَنِ اللّٰهِ فَيَكُونُ

اللہ علیہ وسلم سے اور درمیان ہم اہل علم اور کشف کے وہ شخص ہے کہ لیتا وہی حکم مشروع کو حق تعالی سے پس ہوتا ہے وہ شخص

خَلِيفَةً عَنِ اللّٰهِ بِعَيْنِ ذٰلِكَ الْحُكْمِ فَتَكُونُ الْمَادَّةُ لَهُ

خلیفہ جانب سے اللہ تعالی کی بیچ عین اوس حکم مشروع کے پس ہوتا ہے مادہ اخذ حکم کا واسطے خلیفۂ رسول کے

۱۹۳

۲ انکشاف اعیان ثابتہ اور احکام اونکے کا ہے بسبب خبر دینے حق تعالے کے اون احکام سے جیسے کہ فص شیثی مین مذکور ہوا ہے

مِنْ حَيْثُ كَانَتِ الْمَادَّةُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ

او سجگہ سے کہ تھا وہی اخذ کا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس وہ خلیفہ یعنی ولی

فِي الظَّاهِرِ مُتَّبِعٌ لِعَدَمِ مُخَالَفَتِهِ فِي الْحُكْمِ كَعِيسَى عَلَيْهِ

بیچ ظاہر کے پیرو خاتم رسول کا ہے بسبب عدم مخالفت اپنی کے بیچ حکم رسول کے مانند عیسی علیہ

السَّلَامُ إِذَا نَزَلَ فَحَكَمَ وَكَالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

السلام کے کہ جبوقت نازل ہونگے پس حکم کرینگے وہ اور مانند محمد رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ

علیہ وسلم کے بیچ قول اللہ تعالی کے (یہ وہ لوگ ہیں کہ جنکو ہدایت کی اللہ تعالی نے پس ساتھ ہدایت اونکی کے

اقْتَدِهْ وَهُوَ فِي حَقِّ مَا يَعْرِفُهُ مِنْ صُورَةِ الْأَخْذِ مُخْتَصٌّ

پیروی کر تو) اور خلیفہ صاحب کشف بیچ حق اس چیز کے کہ پہچانتا ہو وہ اس چیز کو جو عبارت صورت اخذ حکم کی بیچ حقیقت کے ساتھ اختصاص الہی کے باطن میں

مُوَافِقٌ هُوَ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ مَا قَرَّرَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ

اور موافق ہے ساتھ خاتم الرسول کے ظاہر میں اور حکم ماخوذ بیچ حق خلیفہ مذکور کے بمنزلہ اس حکم کے ہے کہ بحال رکھا ہو اسکو خاتم رسول نے

شَرْعِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الرُّسُلِ بِكَوْنِهِ قَرَّرَهُ فَاتَّبَعْنَاهُ

احکام شرعیہ میں سے اونلوگوں کے جو پیشتر گذرے ہیں رسولوں سے بسبب ہونے اوسی خلیفہ کے اسطرح پر کہ بحال رکھا اسی حکم مشروع خاتم الرسول کو پس پیروی ہوگی ۱۹۴

مِنْ حَيْثُ تَقْرِيرُهُ لَا مِنْ حَيْثُ أَنَّهُ شَرْعٌ لِغَيْرِهِ قَبْلَهُ

حکم مذکور کے باعتبار ثابت و بحال رکھنے خاتم الرسول کے نہ باعتبار اسکے کہ تحقیق وہ حکم مشروع تھا واسطے غیر خاتم رسول کے قبل اونکے

وَكَذٰلِكَ أَخْذُ الْخَلِيفَةِ عَنِ اللّٰهِ عَيْنُ مَا أَخَذَهُ

اور ایسا ہی لینا خلیفہ کا یعنے ولی اللہ کا حکم کو اللہ تعالے سے عین اوس حکم کا ہے کہ لیا اوسکو

مِنْهُ الرَّسُولُ فَنَقُولُ فِيهِ بِلِسَانِ الْكَشْفِ خَلِيفَةُ

اللہ تعالی سے خاتم الرسول نے پس کہینگے ہم بیچ حق اوسی خلیفہ کے ساتھ زبان کشف اور باطن کے وہ خلیفہ

اللّٰهِ وَبِلِسَانِ الظَّاهِرِ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ وَلِهٰذَا مَاتَ

اللہ تعالی کا ہے اور ساتھ زبان ظاہر کے وہ خلیفہ رسول اللہ کا ہے اور واسطے اسکے رحلت فرمائی

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَصَّ بِخِلَافَةٍ عَنْهُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ تصریح کی آپنے خلافت کی جانب سے اپنے

عَلَى أَحَدٍ وَلَا عَيَّنَهُ لِعِلْمِهِ أَنَّ فِي أُمَّتِهِ مَنْ يَأْخُذُ

اوپر کسی کے اور نہ تعیین کیا آپنے خلافت کو بسبب دانست اپنی کے اسبات پر کہ تحقیق بیچ امت آپکے ایسا شخص ہوگا کہ لیگا

الْخِلَافَةَ عَنْ رَبِّهِ فَيَكُونُ خَلِيفَةً عَنِ اللّٰهِ مَعَ الْمُوَافَقَةِ

خلافت کو رب اپنے سے پس ہوگا وہ ولی خلیفہ جانب سے اللہ تعالے کی ساتھ موافقت کے

في الحكم المشروع فلما علم ذلك رسول الله صلى الله عليه

بیچ حکم مشروع کے پس جب جانا تھا اوسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم لم يحجر الأمر فلله خلفاء في خلقه يأخذون

وسلم نے نہ منع کیا آپنے امر خلافت کو امت پر پس واسطے اللہ تعالی کے ہیں خلیفہ بیچ خلق اوسکی کے لیتے ہیں

من معدن الرسول والرسل ما أخذته الرسل عليهم

معدن سے خاتم الرسل اور انبیای سابقین کے اوس چیز کو لیا ہے اوسکو تمامی انبیا علیہم

السلام ويعرفون فضل المتقدم هناك لأن الرسول

السلام نے اور پہچانتے ہیں خلفا خاتم الرسل کے فضیلت خاتم الرسل کی جو مقدم اور پیشوا ہیں آگے نبیی ہیں اسواسطے کہ تحقیق رسول

قابل للزيادة وهذا الخليفة ليس بقابل للزيادة

قابل ہیں واسطے زیادتی احکام کے اور یہ خلیفہ نہیں ہے قابل واسطے زیادتی اون احکام کے

التي لو كان الرسول قبلها فلا يعطي من العلم

کہ اگر ہوتا رسول بیچ زمانہ اوس خلیفہ کے قابل ہوتا وہ زیادتی احکام کا پس نہیں عطا کرتا ہے حق تعالی خلیفہ کو کوئی شی علم

والحكم فيما شرع إلا ما شرع للرسول خاصة

اور حکم سے بیچ اوس چیز کے کہ مشروع ہوئی ہے وہ چیز واسطے اوسکے مگر وہ حکم کہ مشروع ہوا واسطے رسول کے خاصۃ

195 فهو في الظاهر متبع غير مخالف بخلاف الرسل ألا

پس خلیفہ بیچ ظاہر کے پیرو ہے رسول کا نہ مخالف بخلاف رسولوں کے کیا نہیں

ترى عيسى عليه السلام لما تخيلت اليهود أنه

دیکھتا ہے تو عیسی علیہ السلام کو جبکہ خیال کیا یہودنے ابیات کا کہ تحقیق عیسی علیہ السلام

لا يزيد على موسى مثل ما قلناه في الخلافة

نہ زیادہ کریگے اوپر احکام موسی علیہ السلام کے مثل اوس چیز کے کہ کہا ہمنے بیچ خلافت خلیفہ کے

اليوم مع الرسول آمنوا به وأقروه فلما زاد

بیچ کے دن ساتھ خاتم الرسل کے ایمان لائے یہود ساتھ عیسی کے اور اقرار کیا اونہوں نے نبوت عیسی کا پس جبکہ زیادہ کیا ہے

حكما أو نسخ حكما كان قد قرره موسى لكون

کوئی حکم یا منسوخ کیا کسی حکم کو کہ مقرر کیا تھا اوس حکم کو موسی علیہ السلام نے بسبب ہونے

عيسى رسولا لم يحتملوا ذلك لأنه خالف

عیسی علیہ السلام کے رسول نہ برداشت کی یہود نے اوسکی اسلیے کہ تحقیق مخالفت کی عیسی علیہ السلام نے

اعتقادهم فيه وجهلت اليهود الأمر على ما هو

اعتقاد اونکے کی کہ بیچ حق عیسی علیہ السلام کے تھا اور نہ جانا یہود نے امر رسالت کو کہ نفس الامر میں

۵۳ قولہ آمنوا بہ الخ یہ معطوف اپنے کے جزا ہے الما کی ۱۲ منہ

عَلَيْهِ فَطَلَبَتْ قَتْلَهُ فَكَانَ مِنْ قِصَّتِهِ مَا أَخْبَرَنَا اللهُ تَعَالَى

لواہلکے ہے پس چاہا یہود نے قتل عیسیٰ کا پس واقع ہوا قصہ عیسیٰ کا جیسے کہ خبر دی ہمکو اللہ تعالے نے

فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ عَنْهُ وَعَنْهُمْ فَلَمَّا كَانَ رَسُولًا قَبِلَ

بیچ کتاب بزرگ اپنی کے عیسیٰ اور یہود سے پس جبکہ ہوئے عیسیٰ علیہ السلام رسول قابل ہوے وہ

الزِّيَادَةَ إِمَّا بِنَقْصِ حُكْمٍ قَدْ تَقَرَّرَ أَوْ بِزِيَادَةِ حُكْمٍ

زیادت کے یا ساتھ نقصان حکم کے کہ تحقیق قرار پایا تھا نزدیک موسیٰ علیہ السلام کے یا ساتھ زیادتی حکم کے

عَلَى أَنَّ النَّقْصَ زِيَادَةُ حُكْمٍ بِلَا شَكٍّ وَالْخِلَافَةُ الْيَوْمَ

باوجود اسکے کہ تحقیق نقص بھی زیادتی حکم ہے بے شک اور خلافت خلیفہ خاتم رسول کی جو آجکے دن یعنی بعد رسول کے ہے

لَيْسَ لَهَا هَذَا الْمَنْصَبُ وَإِنَّمَا يَنْقُصُ أَوْ يَزِيدُ عَلَى

نہیں ہے واسطے اوسکے یہ منصب زیادتی اور نقصان کا اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ نقصان کرتا ہے یا زیادہ کرتا ہے وہ خلیفہ اوپر اس حکم

الشَّرْعِ الَّذِي قَدْ تَقَرَّرَ بِالِاجْتِهَادِ لَا عَلَى الشَّرْعِ

شرع کے کہ تحقیق ثابت ہوا ہے وہ ساتھ اجتہاد کے نہ کہ نقصان اور زیادت اوپر اس حکم شرع کے ہے

الَّذِي شُوفِهَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ

کہ خطاب کیے گئے بالمشافہہ ساتھ اوس حکم کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پس کبھی

يَظْهَرُ مِنَ الْخَلِيفَةِ مَا يُخَالِفُ حَدِيثًا مَا فِي الْحُكْمِ فَيُتَخَيَّلُ 196

ظاہر ہوتا ہے خلیفہ سے وہ قول کہ مخالف ہوتا ہے وہ کسی حدیث کا بیچ حکم کے پس خیال کیا جاتا ہے اثبات کا

أَنَّهُ مِنَ الِاجْتِهَادِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ وَإِنَّمَا هَذَا الْإِمَامُ

کہ تحقیق وہ قول اجتہاد سے ہے حالانکہ نہیں ہے وہ ایسا اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ یہ ایک امام ہے

لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَهُ مِنْ جِهَةِ الْكَشْفِ ذَلِكَ الْخَبَرُ

کہ نہیں ثابت ہوئی نزدیک اوسکے از راہ کشف کے یہ حدیث

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَوْ ثَبَتَ لَحَكَمَ بِهِ وَإِنْ كَانَ

نبی علیہ السلام سے اور اگر ثابت ہوتی وہ حدیث نبی علیہ السلام سے البتہ حکم کرتے وہ امام ساتھ اوسکے اگرچہ ہے

الطَّرِيقُ فِيهِ الْعَدْلُ عَنِ الْعَدْلِ فَمَا هُوَ مَعْصُومٌ عَنِ

طریقہ روایت کا بیچ حدیث کے راوی عادل کا راوی عادل سے پس نہیں ہے راوی عادل معصوم

الْوَهْمِ وَلَا عَنِ النَّقْلِ عَلَى الْمَعْنَى فَمِثْلُ هَذَا يَقَعُ

حکم وہم اور تصرف سے اور نہیں ہے وہ راوی عادل معصوم نقل حدیث سے از روی معنی کے پس مثل اس خلاف کے واقع ہوتا ہے

مِنَ الْخَلِيفَةِ الْيَوْمَ وَكَذَلِكَ يَقَعُ مِنْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

خلیفہ سے آج کے دن اور ایسا ہی واقع ہوگا عیسے علیہ السلام سے

197

فَلِاَنَّهٗ لِذَا نَزَلَ یَرْفَعُ کَثِیْرًا مِّنْ شَرْعِ الْاِجْتِهَادِ الْمُقَرَّرِ

اسلیے کہ تحقیق وہ جسوقت نازل ہونگے اوٹھا دینگے بہت سے احکام کو کہ حکم شرع اجتہادی سے قرار پاسئے تھے

فَتَبَیَّنَ بِرَفْعِهٖ صُوْرَةُ الْحَقِّ الْمَشْرُوْعِ الَّذِیْ کَانَ

پس ظاہر ہوگی بسبب رفع احکام اجتہادی کے صورت حقیقت اوس شروع کی کہ تھے رسول

عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَیْهِ وَلَاسِیَّمَا اِذَا تَعَارَضَتْ اَحْکَامُ

علیہ السلام اوپر اوسکے خصوصا جسوقت متعارض ہووین احکام

الْاَئِمَّةِ فِی النَّازِلَةِ الْوَاحِدَةِ فَنَعْلَمُ قَطْعًا اَنَّهٗ لَوْ نَزَلَ

اماموں مجتہدین کے بیچ ایک حادثہ کے اسلیے کہ جانتے ہیں ہم یقینا ایمان کہ کہ تحقیق اگر نازل ہوتی

وَحْیٌ لَنَزَلَ بِاَحَدِ الْوُجُوْهِ فَذٰلِكَ هُوَ الْحُکْمُ الْاِلٰهِیُّ

وحی الٰہی البتہ نازل ہوتی ساتھ کسی ایک وجہ کے وجوہ مختلفہ ائمہ میں سے پس یہ حکم حکم الٰہی ہے

وَمَا عَدَاهُ وَاِنْ قَرَّرَهُ الْحَقُّ فَهُوَ شَرْعٌ تَقْرِیْرٌ لِرَفْعِ

اور ماسوائی اوس حکم مخصوص کے اگرچہ بحال رکھا اوسکو حق تعالیٰ نے پس وہ حکم شرع مقرر اجتہادیکا ہے واسطے رفع

الْحَرَجِ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاتِّسَاعِ الْحُکْمِ فِیْهَا وَاَمَّا

حرج کے اس امت سے اور واسطے وسعت حکم کے بیچ اوس امت کے لیکن

قَوْلُهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ

قول رسول علیہ السلام کا کہ جسوقت بیعت کیا جاوے ساتھ دو خلیفوں کے پس قتل کرو تم خلیفہ آخر کو

مِنْهُمَا فَهٰذَا فِی الْخِلَافَةِ الظَّاهِرَةِ الَّتِیْ لَهَا السَّیْفُ

اون دونوں میں سے پس یہ حکم بیچ خلافت ظاہری یعنی بیچ بادشاہت کے ہے کہ واسطے اوسکے تلوار او مقاتلہ ہے

وَاِنِ اتَّفَقَا فَلَا بُدَّ مِنْ قَتْلِ اَحَدِهِمَا بِخِلَافِ الْخِلَافَةِ

اگرچہ متفق بھی ہووین وہ دونوں بادشاہ تو بھی ضرور ہے قتل ایک اون دونوں کا بخلاف خلافت

الْمَعْنَوِیَّةِ فَاِنَّهٗ لَا قَتْلَ فِیْهَا وَاِنَّمَا جَاءَ الْقَتْلُ فِی الْخِلَافَةِ

معنوی کے اسلیے کہ نہیں ہے قتل بیچ اوسکے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ آیا ہے قتل بیچ خلافت

الظَّاهِرَةِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لِذٰلِكَ الْخَلِیْفَةِ هٰذَا الْمَقَامُ وَهُوَ

ظاہری کے اگرچہ نہووے واسطے اوس خلیفہ اول کے یہ مرتبہ اخذ حکم عن اللہ کا اور وہ

خَلِیْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ عَدَلَ فَمِنْ

خلیفہ اول خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر عادل ہووے وہ پس

حُکْمِ الْاَصْلِ الَّذِیْ بِهٖ یُتَخَیَّلُ وُجُوْدُ الْعَیْنَیْنِ وَلَوْ کَانَ

قتل خلیفہ آخر کا بسبب حکم اصل اور دلیل فساد کی ہے کہ بسبب اوسکے خیال کیا جاتا ہے وجود اور ثبوت معبود کا اور اگر ہوتے

فيهما آلهة إلا الله لفسدتا) وإن اتفقا فنحن نعلم أنهما

بیچ آسمان اور زمین کے کئی معبود سوا اللہ کے البتہ بگڑ جاتے آسمان اور زمین اگر بتحقیق متفق ہوویں وہ دونوں معبود پس ہم جانتے ہیں اسلیے کہ تحقیق وہ دونوں معبود

لو اختلفا تقديرًا لنفذ حكم أحدهما فالنافذ الحكم

اگر مختلف ہوتے بفرض و تقدیر البتہ جاری ہوتا حکم ایک اون دونون کا پس جو معبود کہ جاری ہے حکم اوس کا

هو الإله على الحقيقة والذي لم ينفذ حكمه ليس

وہی معبود ہے بیچ حقیقت کے اور جو معبود کہ نہین جاری ہے حکم اوسکا نہین ہے

بإله ومن ههنا نعلم أن كل حكم ينفذ اليوم في العالم

وہ معبود اور اسیجگہ سے جانتے ہین ہم اسبات کو کہ تحقیق ہر حکم کہ جاری ہے آجکے دن بیچ عالم کے

أنه حكم الله وإن خالف الحكم المقرر في الظاهر المسمى

تحقیق وہ حکم حکم اللہ تعالے کا ہے اگرچہ مخالف ہے ساتھ اوس حکم کے کہ مقرر ہوا بیچ ظاہر کے کہ نام رکھا گیا اوسکا

شرعًا إذ لا ينفذ حكم إلا لله في نفس الأمر لأن الأمر

شرع اسلیے کہ نہین نافذ ہوتا ہے کوئی حکم مگر واسطے اللہ تعالے کے نفس الامر مین کیونکہ تحقیق ہر امر کہ

الواقع في العالم إنما هو على حكم المشيئة الإلهية

واقع ہے بیچ عالم کے سواے اسکے نہین ہے کہ وہ اوپر حکم مشیت الٰہی کے ہے

لا على حكم الشرع المقرر وإن كان تقريره من

نہ اوپر حکم شرع کے کہ مقرر ہے شارع سے اگرچہ ہوئے قرار داد شرع شارع کی بھی

المشيئة ولذلك نفذ تقريره خاصة فإن المشيئة

مشیت حق تعالی سے اور واسطے اسکے نافذ ہوا فقط تقرر شرع کا خاصۃً بغیر عمل کے اسلیے کہ تحقیق نہین ہے واسطے مشیت کے

ليس لها فيه إلا التقرير لا العمل بما جاء به فالمشيئة

بیچ شرع کے مگر قرار داد فقط نہ عمل ساتھ اوس چیز کے کہ لائی ہے شرع اوسکو پس سلطنت اور حکومت مشیت

سلطانها عظيم ولهذا جعلها أبو طالب عرش

کی بڑی ہے اور واسطے اسی کے گردانا مشیت کو عارف کامل ابوطالب مکی نے تخت

الذات لأنها لذاتها يقتضي الحكم فلا يقع في

ذات حق تعالی کا اسلیے کہ مشیت بنظر ذات اپنی کے تقاضا کرتی ہے حکم کو پس نہین واقع ہوتی ہے بیچ

الوجود شيء ولا يرتفع خارجًا عن المشيئة فإن

وجود کے کوئی چیز اور نہین اوٹھہ جاتی ہے کوئی چیز کہ خارج ہووے وہ مشیت حق تعالی سے اسلیے کہ تحقیق

الأمر الإلهي إذا خولف هنا بالمسمى معصية فليس إلا

امر الٰہی جسوقت مخالفت کیا جاوے وہ اسجگہ ساتھ اوس فعل کے کہ نام رکھا جاتا ہے اوسکا معصیت پس نہین ہے وہ

۱۹۸

لائے بعض اور کفر کیا بعض نے اور جو ایمان لائے اونمین سے بھی بعض جمیع اوامر بجا لائے اور جمیع نواہی سے اجتناب کیا اور بعض ایسے نہین ۱۲ منہ

الامر بالواسطة لا الامر التكويني فما خالف الله احد

امر کہ بواسطہ پیغمبرون کے نہ کہ امر تکوینی اور ایجادی پس نہ مخالفت کی اللہ تعالیٰ سے کسی نے

قط في جميع ما يفعله من حيث امر المشية فوقعت المخالفة

ہرگز بیچ تمامی اون چیزون کے کہ کرتا ہے حق تعالیٰ اون چیزوں کو باعتبار امر مشیت کے پس سوائے اسکے نہین ہے کہ واقع ہوئی مخالفت

من حيث امر الواسطة فافهم وعلى التحقيق فامر المشية

باعتبار امر تشریعی کے پس سمجھ تو اے طالب اور حقیقت اور نفس الامر مین امر مشیت کا

انما يتوجه على ايجاد عين الفعل لا على من ظهر

سوائے اسکے نہین ہے کہ متوجہ ہوتا ہے طرف ایجاد عین فعل کے نہ طرف اوس شخص کے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ فعل

على يديه فيستحيل ان لا يكون ولكن في هذا المحل

اوپر دونون ہاتھون اُسکے کے پس محال ہے یہ کہ نہ موجود ہووے فعل ولیکن ایجاد عین فعل کا ہوگا بیچ محل

الخاص فوقتا يسمى به مخالفة لامر الله ووقتا يسمى

خاص کے پس ایک وقت نام رکھا جاتا ہے اوس فعل کا معصیت اور مخالفت امر الٰہی کی اور ایک وقت نام رکھا جاتا ہے اُس فعل کا

موافقة وطاعة لامر الله ويتبعه لسان الحمد والذم

موافقت اور اطاعت امر الٰہی کی اور تابع ہوتی ہے اوس فعل کی زبان تعریف اور مذمت کے

على حسب ما يكون ولما كان الامر في نفسه على

موافق اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے وہ اور جبکہ ہے حقیقت حال کی نفس الامر مین اوپر اوس چیز کے

ما قررناه لذلك كان مآل الخلق الى السعادة على

کہ مقرر کیا ہمنے اوسکو اسیواسطے ہے رجوع اور انجام ہر خلق کا آخرت مین طرف سعادت کے اوپر

اختلاف انواعها فعبر عن هذا المقام بان الرحمة

اختلاف اقسام سعادت اور رحمت کے پس تعبیر کی حق تعالیٰ نے اس مقام رجوع اور انجام کی اسطرح سے

وسعت كل شيء وانها سبقت الغضب الالهي والسابق

کہ تحقیق سما لیا رحمت نے ہر شے کو اور تحقیق رحمت الٰہی نے سبقت کی اوپر غضب الٰہی کے اور سابق یعنے رحمت اور مشیت

متقدم فاذا لحقه هذا الذي حكم عليه المتاخر حكم

مقدم ہے پس جسوقت لاحق ہووے کسی بندے کو عذاب کہ حکم کرتا ہے اوس عذاب کا اوپر اُسی بندے کے حاکم متاخر یعنی غضب حکم کریگا

عليه المتقدم فنالته الرحمة اذ لم يكن غيرها

اوپر اوسی بندے کے حاکم مقدم یعنی رحمت پس پہونچیگی اوس بندے کو رحمت اسلیے کہ نہین ہے سوائے رحمت کے کوئی شے دوسری

سبق فهذا معنى سبقت رحمته غضبه ليحكم على

کہ سبقت کرے غضب پر پس یہی ہین معنی اس قول کے کہ سبقت کی رحمت الٰہی نے غضب پر اسلیے تاکہ حکم کرے رحمت اوپر

199

پس پایا گیا اوس تلیین حدید اور معنی اوسکے اسلیے کہ حق تعالی جیسے کہ منتقم ہے ویسے ہی رحیم بھی ہے پس سزاوار ہے یہ کہ استفادہ کیا جاوے ساتھ اسم رحیم کے اسم منتقم سے تاکہ حاصل ہو

مَنْ وَصَلَ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا فِى الْغَايَةِ وَقَفَتْ وَالْكُلُّ سَالِكٌ اِلَى

اُس بندہ سکے کہ واصل ہوا وہ طرف رحمت کے اسلیے کہ تحقیق رحمت بیچ نہایت اور انتہا مرتبہ کے قایم ہو اور ہر بندہ پہنچنے والا طرف

الْغَايَةِ فَلَا بُدَّ مِنَ الْوُصُوْلِ اِلَيْهَا فَلَا بُدَّ مِنَ الْوُصُوْلِ

نہایت مرتبہ کے پس ضرور ہے وصول ہر بندہ کا طرف غایت مرتبے کے پس ضرور ہے وصول سے ہر بندے کے

اِلَى الرَّحْمَةِ وَمُفَارَقَةِ الْغَضَبِ فَيَكُوْنُ الْحُكْمُ لَهَا فِىْ كُلِّ

طرف رحمت کے اور مفارقت غضب سے پس ہو گا حکم واسطے رحمت کے بیچ ہر

وَاصِلٍ اِلَيْهَا بِحَسَبِ مَا يُعْطِيْهِ حَالُ الْوَاصِلِ اِلَيْهَا شعر

واصل رحمت کے موافق اوس چیز کے کہ عطا کرتا ہے اوسکو حال واصل رحمت کا شعر

فَمَنْ كَانَ ذَا فَهْمٍ يُشَاهِدُ مَا قُلْنَا

پس جو شخص کہ ہووے سمجھ والا تو البتہ مشاہدہ کرتا ہو اوس چیز کو کہ کہا ہے

وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فَهْمٌ فَيَاْخُذُهُ عَنَّا

اور اگر نہیں ہے اوسکو سمجھ پس چاہیے کہ لیوے وہ اُس چیز کو ہمسے

فَمَا ثَمَّ اِلَّا مَا ذَكَرْنَاهُ فَاعْتَمِدْ

پس نہیں ہے وہاں مگر وہ چیز کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا پس اعتماد کر

عَلَيْهِ وَكُنْ بِالْحَالِ فِيْهِ كَمَا كُنَّا

اوپر اوسکے اور رہو جا تو صاحب حال بیچ اُسکے جیسے کہ ہیں ہم

فَمِنْهُ اِلَيْنَا مَا تَلَوْنَا عَلَيْكُمْ

پس جانب سے حق تعالی کی طرف ہم اہل کشف کے وہ چیز ہو کہ سنایا ہمنے اوپر تمہارے

وَمِنَّا اِلَيْكُمْ مَا وَهَبْنَاكُمْ مِنَّا

اور ہمسے طرف تمہارے وہ چیز ہے کہ بخشی ہمنے تمکو اپنی ذات سے

وَاَمَّا تَلْيِيْنُ الْحَدِيْدِ فَقُلُوْبٌ قَاسِيَةٌ يُلَيِّنُهَا الزَّجْرُ

ولیکن نرم کرنا داؤد علیہ السلام کا لوہے کو پس اشارہ ہے طرف نرم کرنے سخت دلوں کے کہ نرم کرتی ہے سخت دلونکو جھڑکی

وَالْوَعِيْدُ تَلْيِيْنَ النَّارِ الْحَدِيْدَ وَاِنَّمَا الصَّعْبُ قُلُوْبٌ اَشَدُّ قَسَاوَةً مِنَ

اور وعدہ عذاب مانند نرم کرنے آگ کے لوہے کو اور نہیں ہے نہایت سخت مگر دل کہ اشد ہے سختی میں

الْحِجَارَةِ فَاِنَّ الْحِجَارَةَ تُكَسِّرُهَا وَتُكَلِّسُهَا النَّارُ وَلَا تُلَيِّنُهَا وَمَا اَلَانَ لَهُ

پتھروں سے اسلیے کہ تحقیق پتھروں کو توڑ ڈالتی ہے اور چونا کر دیتی ہے آگ اور نہیں نرم کرتی ہے اونکو اور نرم کیا حق تعالی نے واسطے داؤد علیہ السلام کے

الْحَدِيْدَ اِلَّا لِعَمَلِ الدُّرُوْعِ الْوَاقِيَةِ تَنْبِيْهًا مِّنَ اللّٰهِ اَنْ لَا يُتَّقَى الشَّىْءُ اِلَّا

لوہے کو واسطے بنانے زرہوں کے کہ نگاہ رکھنے والی ہیں دشمن سے یہ تنبیہ تھی جانب سے حق تعالی کی اوپر اسبات کے کہ نہیں محفوظ رکھتا ہے اللہ تعالی کسی چیز کو مگر

بِنَفْسِهٖ فَاِنَّ الدِّرْعَ تُتَّقٰى بِهِ السِّنَانُ وَالسَّيْفُ وَالسِّكِّيْنُ وَالنَّصْلُ فَاتَّقَيْتَ

ساتھ ذات اُسی شے کے اسلیے کہ تحقیق زرہ اس طرح پر ہے کہ بچا تا ہے تو اپنے تئین بسبب اوسکے نیزہ اور تلوار اور چھری اور بھال سے پس بچایا تو نے

الْحَدِيْدَ بِالْحَدِيْدِ فَجَاءَ الشَّرْعُ الْمُحَمَّدِىُّ بِاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ فَافْهَمْ فَهٰذَا

لوہے کو ساتھ لوہے کے پس لائی شرع محمدی اس قول کو کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری تجھی سے پس سمجھ لے طالب پس یہی معنی

رُوْحُ تَلْيِيْنِ الْحَدِيْدِ فَهُوَ الْمُنْتَقِمُ الرَّحِيْمُ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ

نرم کرنے لوہے کے ہیں پس حق تعالے بدلا لینے والا ہے اور رحم کرنے والا اور اللہ تعالی توفیق دینے والا ہے اور مدد کرنے والا

٢٠١

فصُّ حِكمةٍ نَفسِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ يُونُسِيَّةٍ

یہ فص حکمت نفسیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ یونسیہ کے

اِعْلَمْ اَنَّ هٰذِهِ النَّشْاَةَ الْاِنْسَانِيَّةَ بِكَمَالِهَا رُوْحًا

جان تو اے طالب اس بات کو کہ تحقیق خلقت انسانی کو کہ تمامی اجسنہ اسکا ظاہری اور باطنی اسکی روح

وَجِسْمًا وَنَفْسًا خَلَقَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى صُوْرَتِهٖ فَلَا يَتَوَلّٰى

اور جسم اور نفس میں پیدا کیا اسکو اللہ تعالیٰ اسنے اوپر صورت معنویہ اپنی کے پس نہ متصرف ہووے

حَلَّ نِظَامِهَا اِلَّا مَنْ خَلَقَهَا اِمَّا بِيَدِهٖ وَلَيْسَ اِلَّا ذٰلِكَ

تحلیل نظام اور تفریق اجزا میں اسکے کوئی مگر جسنے پیدا کیا اسکو یا تحلیل نظام انسان کی ہاتھ سے پیدا کرنیوالے کی ہووے اور نہیں ہے متصرف کوئی مگر وہی پیدا کرنے والا

اَوْ بِاَمْرِهٖ وَمَنْ تَوَلَّاهَا بِغَيْرِ اَمْرِ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ

یا تحلیل نظام انسان کی امر شرعی سے پیدا کرنے والے کے ہووے اور جو شخص متصرف ہوا تخریب پیدایش انسانی میں بغیر امر شرعی اللہ تعالیٰ کے پس تحقیق ظلم کیا اسنے ذات اپنی پر

وَتَعَدّٰى حَدَّ اللّٰهِ فِيْهَا وَسَعٰى فِيْ خَرَابِ مَا اَمَرَ اللّٰهُ

اور تجاوز کیا اسنے حد اور حکم خدا سے بیچ پیدایش انسانی کے اور کوشش کی اسنے بیچ خرابی اس چیز کے کہ امر کیا اللہ تعالیٰ نے

بِعِمَارَتِهٖ وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّفَقَةَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ اَحَقُّ بِالرِّعَايَةِ

واسطے آباد کرنے اوسکے کے اور جان تو اے طالب کہ تحقیق شفقت اور مہربانی اوپر بندگان خدا کی سزاوار تر ہے ساتھ رعایت محافظت اور بندگان کے

مِنَ الْغَيْرَةِ فِي اللّٰهِ اَرَادَ دَاوٗدُ بُنْيَانَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

غیرت اور جوش کرنے سے بیچ جاری کرنے امر خدا کے چاہا داؤد علیہ السلام نے۔ بنانا بیت المقدس کا

فَبَنَاهُ مِرَارًا فَكُلَّمَا فَرَغَ مِنْهُ تَهَدَّمَ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى

پس بنایا آپنے اوسکو کئی بار پس جب فارغ ہوتے آپ بنانے سے گر پڑتا وہ پس شکایت اور مناجات کی آپنے اوسکی طرف

اللّٰهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ بَيْتِيْ هٰذَا لَا يَقُوْمُ عَلٰى يَدَيْ

اللہ تعالیٰ کے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف انکے اس بات کی کہ تحقیق یہ گھر میرا ہے کہ نہیں قایم ہوتا ہے اوپر ہاتھ اس شخص کے

مَنْ سَفَكَ الدِّمَاءَ فَقَالَ دَاوٗدُ يَا رَبِّ اَلَمْ يَكُ ذٰلِكَ

کہ بہایا اوسنے خون آدمیوں کا پس کہا داؤد علیہ السلام نے اے رب میرے کیا نہیں ہے یہ خونریزی میری

فِي سَبِيلِكَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهُمْ لَيْسُوا عِبَادِي فَقَالَ يَا رَبِّ

بیچ راہ تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ ہے لیکن کیا تھو یہ لوگ بندے میرے پس کہا داؤد علیہ السلام نے اے رب میرے

فَاجْعَلْ بُنْيَانَهُ عَلٰى يَدَيْ مَنْ هُوَ مِنِّي فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ

پس گردان بنا اوس گھر کی اوپر ہاتھ اوس شخص کے کہ وہ مجھ سے ہو پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف داؤد علیہ السلام کے تحقیق

اِبْنَكَ سُلَيْمَانَ يَبْنِيهِ فَالْغَرَضُ مِنْ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ

بیٹا تیرا سلیمان بناویگا اوس گھر کو پس مقصود اس حکایت سے

مُرَاعَاتُ هٰذِهِ النَّشْأَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَأَنَّ إِقَامَتَهَا

حفظ اور رعایت اس پیدائش انسانی کی ہے اور یہ کہ تحقیق قایم رکھنا اوسکا

أَوْلٰى مِنْ هَدْمِهَا أَلَا تَرٰى أَنَّ عَدُوَّ الدِّينِ قَدْ فَرَضَ

نشاء انسانی کا بہتر ہے گرانے سے اوسکے آیا نہیں دیکھتا ہو تو دشمن دین کو کہ تحقیق مقدر کیا

اللّٰهُ فِي حَقِّهِمُ الْجِزْيَةَ وَالصُّلْحَ إِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَقَالَ (وَإِنْ

اللہ تعالیٰ نے بیچ حق اونکی کے جزیہ اور صلح کو واسطے باقی رکھنے حیات اونکی کے اور فرمایا (اور اگر

جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ) أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ

میل کریں اور جھکیں واسطے صلح کے پس میل کر تو واسطے اسی صلح کے اور توکل کر اوپر اللہ تعالیٰ کے کیا نہیں دیکھتا ہو تو اس شخص کو

وَجَبَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ كَيْفَ شَرَعَ لِوَلِيِّ الدَّمِ أَخْذَ الْفِدْيَةِ

کہ واجب ہوا اوپر اُسکے قصاص کیونکہ شروع کیا اللہ تعالیٰ نے واسطے وارث مقتول کے لینا خون بہا کا

أَوِ الْعَفْوَ فَإِنْ أَبٰى فَحِينَئِذٍ يُقْتَلُ أَلَا تَرَاهُ سُبْحَانَهُ إِذَا

یا عفو کرنا اُسکا پس اگر انکار کرے وہ پس اُسوقت میں قتل کیا جاتا ہے وہ آیا نہیں دیکھتا ہو تو حق سبحانہ تعالیٰ کو کہ جسوقت

كَانَ أَوْلِيَاءُ الدَّمِ جَمَاعَةً فَرَضِيَ وَاحِدٌ بِالدِّيَةِ

ہووین وارث مقتول کے کئی ایک اور راضی ہو کوئی ایک اونمیں سے ساتھ خون بہا کے

أَوْ عَفَا وَبَاقِي الْأَوْلِيَاءِ لَا يُرِيدُونَ إِلَّا الْقَتْلَ كَيْفَ

اور باقی وارث نہیں چاہتے ہیں کچھ مگر قتل کیونکر

يُرَاعِي مَنْ عَفَا وَيُرَجِّحُ عَلٰى مَنْ لَمْ يَعْفُ فَلَا يُقْتَلُ

رعایت کرتا ہے حق تعالیٰ اس شخص کی کہ جسنے عفو کیا اور ترجیح دیتا ہو اوپر اون لوگوں کے کہ جنہوں نے نہ عفو کیا پس نہیں قتل کیا جاتا ہے

قِصَاصًا أَلَا تَرَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي صَاحِبِ النِّسْعَةِ

قاتل بوجہ قصاص کے کیا نہیں دیکھتا ہو تو رسول علیہ السلام کو کہ فرماتے ہیں بیچ حق صاحب نسعہ مقتول کے

إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ أَلَا تَرَاهُ تَعَالٰى يَقُولُ (وَجَزَاءُ

کہ اگر قتل کیا وارث مقتول نے قاتل کو ہوگا وارث مقتول کا ظالم مانند قاتل کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو حق تعالیٰ کو کہ فرماتا ہے (اور بدلہ

كَسَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا) فَجَعَلَ الْقِصَاصَ سَيِّئَةً اَيْ يَسُوْءُ ذٰلِكَ

برائی کا برائی ہے مانند اوسکے) پس گروانا حق تعالی نے قصاص کو برائی یعنی برا ہے نزدیک حق تعالی کے یہ

الْفِعْلُ مَعَ كَوْنِهٖ مَشْرُوْعًا (فَمَنْ عَفٰى وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى

فعل باوجود ہونے اوسکے کے مشروع (پس جو شخص عفو اور صلح کرے پس اجر اوسکا اوپر

اللّٰهِ) لِاَنَّهٗ عَلٰى صُوْرَتِهٖ فَمَنْ عَفٰى عَنْهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ فَاَجْرُهٗ

اللہ تعالی کے ہے) اسلیے کہ قاتل اوپر صورت حق تعالی کے ہے پس جسنے عفو کیا قاتل سے اور نہ قتل کیا اسکو پس اجر عفو کا

عَلٰى مَنْ هُوَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ لِاَنَّهٗ اَحَقُّ بِهٖ اِذْ

اوپر اوس شخص کے ہے کہ قاتل اوپر صورت اوسکی ہے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی سزاوار زیادہ ساتھ عفو بندے کے اسلیے

اَنْشَاَهٗ لَهٗ وَمَا ظَهَرَ بِالْاِسْمِ الظَّاهِرِ

کہ پیدا کیا حق تعالی نے اوسکو واسطے ظہور اپنے کے اور نہ ظاہر ہوا حق تعالے ساتھ اسم ظاہر کے

اِلَّا بِوُجُوْدِهٖ فَمَنْ رَاعَاهُ فَاِنَّمَا يُرَاعِى

مگر بسبب وجود انسان کے پس جسنے نگہبانی کی انسان کی پس سوائے اسکے نہیں ہے کہ نگہبانی کرتا ہے وہ

الْحَقَّ وَمَا يُذَمُّ الْاِنْسَانُ لِعَيْنِهٖ وَاِنَّمَا يُذَمُّ

حق تعالی کی اور نہیں مذمت کیجاتی ہے انسان کی بنظر ذات اوسکی کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ مذموم ہوتا ہے

الْفِعْلُ مِنْهُ وَفِعْلُهٗ لَيْسَ عَيْنَهٗ وَكَلَامُنَا

فعل اوسکا اور فعل انسان کا نہیں ہے عین انسان کا اور کلام ہمارا

فِيْ عَيْنِهٖ وَلَا فِعْلَ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَعَ هٰذَا ذُمَّ مِنْهَا

بیچ ذات انسان کے ہے اور نہیں ہے فعل مگر واسطے اللہ تعالی کے اور باوجود اسکے مذموم ہوا بعض فعلوں میں سے

مَا ذُمَّ وَحُمِدَ مِنْهَا مَا حُمِدَ وَلِسَانُ الذَّمِّ عَلٰى

جو مذموم ہوا اور محمود ہوا بعض فعلوں میں سے جو محمود ہوا اور زبان مذمت کی بسبب

جِهَةِ الْغَرَضِ مَذْمُوْمٌ عِنْدَ اللّٰهِ فَلَا مَذْمُوْمَ

غرض نفسانی کے مذموم ہے نزدیک اللہ تعالے کی پس نہیں ہے کوئی شے مذموم

اِلَّا مَا ذَمَّهُ الشَّرْعُ فَاِنَّ ذَمَّ الشَّرْعِ لِحِكْمَةٍ

مگر وہ چیز کہ مذمت کی اوسکی شرع شریف نے اسلیے کہ تحقیق مذمت شرع کی بسبب حکمت اور مصلحت کے ہے

يَعْلَمُهَا اللّٰهُ اَوْ مَنْ اَعْلَمَهُ اللّٰهُ كَمَا شَرَعَ الْقِصَاصَ

کہ جانتا ہے اوسکو اللہ تعالی یا وہ شخص کہ آگاہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے جیسے کہ مشروع کیا اللہ تعالی نے قصاص کو

لِلْمَصْلَحَةِ اِبْقَاءً لِهٰذَا النَّوْعِ وَاِرْدَاعًا لِلْمُتَعَدِّيْ

بسبب ایک مصلحت کے واسطے باقی رکھنے کے نوع انسانی کو واسطے باز رکھنے کے تجاوز کرنے والے کو

مدحیثیت سے کہ کسی مصلحت اور حکمت کے سبب سے ہے شارع کو کچھ غرض نہیں اسلیے کہ افعال اللہ معلل ساتھ کسی غرض کے نہیں ہوتے ہیں

حُدُوْدَ اللّٰہِ فِیْہِ وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یَّا اُولِی

حدود اللہ تعالیٰ سے بیچ اُس معنی کے نازل ہوئی آیت کہ واسطے تمہارے بیچ قصاص کے زندگی اور بقا ہے اے

الْاَلْبَابِ وَھُمْ اَھْلُ لُبِّ الشَّیْءِ الَّذِیْنَ عَثَرُوْا عَلٰی اَسْرَارِ

عقل والو اور عقل والے صاحب دانش و معارف ہر شے کے ہیں کہ مطلع ہوئے ہیں وہ اوپر اسرار

النَّوَامِیْسِ الْاِلٰھِیَّۃِ وَالْحِکَمِیَّۃِ وَاِذَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰہَ رَاعٰی

شریعتوں الٰہیہ اور معارف حکمیہ کے اور جب تو نے جانا تو نے اس بات کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے رعایت کی

ھٰذِہِ النَّشْاَۃَ وَاِبْقَآءَ مِنْھَا فَاَنْتَ اَوْلٰی بِمُرَاعَاتِھَا

اس پیدائش انسانی اور بقا اوسکے کی پس تو اے طالب سزاوار تر ہے ساتھ رعایت

اِذْ لَکَ بِذٰلِکَ السَّعَادَۃُ فَاِنَّہٗ مَادَامَ الْاِنْسَانُ

پیدائش انسانی کے اسلیے کہ واسطے تیرے ساتھ اُس رعایت کے سعادت ہے اسلیے کہ تحقیق جبتک کہ آدمی

حَیًّا یُرْجٰی لَہٗ تَحْصِیْلُ صِفَۃِ الْکَمَالِ الَّذِیْ خُلِقَ لَہٗ

زندہ ہے امید ہے اوسکو حاصل کرنے صفت کمال کی کہ پیدا کیا گیا ہے انسان واسطے اوسکے

وَمَنْ سَعٰی فِیْ ھَدْمِہٖ فَقَدْ سَعٰی فِیْ مَنْعِ وُصُوْلِہٖ لِمَا خُلِقَ

اور جسنے کوشش کی بیچ توڑنے بناء انسانی کے پس تحقیق کوشش کی اُسنے بیچ باز رکھنے وصول انسان کے طرف اُس چیز کی کہ پیدا کیا گیا انسان

لَہٗ وَمَا اَحْسَنَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

واسطے اوسکے اور کیا اچھی ہو وہ بات کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِمَا ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاَفْضَلُ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ

کیا نہ خبر دون مین تمکو اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اور زیادہ تر اس بات سے کہ ملو تم ساتھ دشمن اپنے کے

فَتَضْرِبُوْا رِقَابَھُمْ وَیَضْرِبُوْا رِقَابَکُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ

پس مارو تم گردنیں اُنکی کو اور ماریں وہ گردنیں تمہاری عرض کیا اونھوں نے کہ ہاں فرمایا

ھُوَ ذِکْرُ اللّٰہِ وَذٰلِکَ لِاَنَّہٗ لَا یَعْلَمُ قَدْرَ ھٰذِہِ

آپنے کہ وہ ذکر اللہ کا ہے اور فضیلت ذکر کی اسواسطے ہے کہ نہین جانتا ہے مرتبہ

النَّشْاَۃِ الْاِنْسَانِیَّۃِ اِلَّا مَنْ ذَکَرَ اللّٰہَ الذِّکْرَ الْمَطْلُوْبَ

پیدائش انسانی کا کوئی مگر وہ شخص کہ ذکر کیا اُسنے اللہ تعالیٰ کا ایسا ایک ذکر کہ مطلوب ہے وہ

مِنْہُ فَاِنَّہٗ تَعَالٰی جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَہٗ وَالْجَلِیْسُ مَشْھُوْدٌ

انسان کے سے اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ ہمنشین ہے اُس شخص کا کہ ذکر کرتا ہے وہ حق تعالیٰ کا اور ہمنشین حاضر ہے

للذاكر ومتى لم يشاهد الذاكر الحق الذي هو جليسه

واسطے ذکر کرنے والے کے اور جب کہ نہ دیکھا ذاکر نے حق تعالیٰ کو کہ وہ ہمنشین اوسکا ہے

فليس بذاكر فان ذكر الله سار في جميع اجزاء العبد

پس نہیں ہے وہ ذاکر اسلیے کہ تحقیق ذکر اللہ تعالیٰ کا سرایت کرنے والا ہے بیچ تمامی اجزای بندہ کے

لا من ذكره بلسانه خاصة فان الحق لا يكون في ذلك

نہ کہ جاننا ہے مرتبہ پیدائش انسانی کو وہ شخص کہ ذکر کرتا ہے وحقتعالیٰ کا ساتھ زبان اپنی کے فقط اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ نہیں ہوتا ہے بیچ

الوقت الا جليس اللسان خاصة فيراه اللسان من حيث

وقت ذکر زبانی کے مگر ہمنشین زبان کا فقط پس دیکھتی ہے حق تعالےٰ کو زبان ذاکر کی اس راہ سے کہ

لا يراه الانسان بما هو راء به وهو البصر فافهم هذا

نہیں دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو انسان اوس چیز سے کہ وہ دیکھتا ہے اوسی چیز سے ہر شے کو کہ وہ چشم سر ہے پس سمجھ تو اے طالب اس

السر في ذكر الغافلين فالذاكر من الغافل حاضر

بھید کو بیچ ذکر غافلون کے پس وہ جزء کہ ذاکر ہے آدمی غافل سے حاضر ہے

بلا شك والمذكور جليسه فهو يشاهده والغافل

بے شک اور مذکور یعنی حق تعالیٰ ہمنشین اوس جزء کا ہے پس وہ جزء دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو اور وہ جزء کہ غافل ہے آدمی غافل سے

من حيث غفلته ليس بذاكر فما هو جليس الغافل

بسبب غفلت اوسکی کے نہیں ہے وہ ذاکر پس نہیں ہے حق تعالیٰ ہمنشین اوس جزء غافل کا

فان الانسان كثير ما هو احدي العين والحق احدي

اسلیے کہ تحقیق انسان کثیر ہے نہیں ہے وہ احدیت الذات اور حق تعالےٰ احدیت

العين كثير بالاسماء الالهية كما ان الانسان كثير

الذات ہے کثیر ہے فقط بسبب اسمای الٰہی کے جیسے کہ تحقیق انسان کثیر ہے

بالاجزاء وما يلزم من ذكر جزء ما ذكر جزء آخر فالحق

ساتھ اجزا کے اور نہیں لازم آتا ہے ذکر کرنے سے کسی ایک جزء کے ذکر کرنا دوسرے جزء کا پس حق تعالیٰ

جليس الجزء الذاكر منه والآخر متصف بالغفلة عن الذكر

ہمنشین جزء ذاکر کا ہے آدمی غافل سے اور دوسرا جزء متصف ہو ساتھ غفلت کے ذکر سے

ولا بد ان يكون في الانسان جزء يذكر به يكون الحق

اور ضرور ہے یہ کہ ہووے بیچ انسان کے کوئی جزء کہ ذکر کیا جاوے حق تعالیٰ کا ساتھ اوسکے پس ہوئے حق تعالےٰ

جليس ذلك الجزء فيحفظ باقي الاجزاء بالعناية وما يتولى

ہمنشین اوس جزء کا پس حفاظت کریگا حق تعالیٰ باقی اجزای انسانی کی ساتھ عنایت کے اور وہ چیز کہ متصرف ہوتا ہے

الحق هدم هذه النشأة بالمسمّى موتًا فليس باعدام و

حق تعالیٰ بیچ تخریب بنا پیدایش انسانی کے بسبب ایسی چیز کے کہ نام رکھا جاتا ہے اوسی چیز کا موت پس نہیں ہے وہ چیز نعدم محض کرنا

انما هو تفريق فياخذه اليه وليس المراد الا ان ياخذه

سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ تفریق کرنا اجزا کا ہے پس لیتا ہے حق تعالیٰ بیچ انسان کو طرف اپنے اور نہیں ہے مراد ہدم نشاء انسانی سے مگر یہ کہ لیوے اسکو

الحق اليه واليه يرجع الامر كله فاذا اخذه اليه سوّى

حق تعالیٰ طرف اپنے اور طرف اللہ تعالیٰ کی رجوع کرتے ہیں تمامی کاروبار عالم کے پس جس وقت لیتا ہے حق تعالیٰ روح انسان کو طرف اپنے مہیا کرتا ہے

له مركبًا غير هذا المركب من جنس الدار التي ينتقل

واسطے اوس روح کے ایک مرکب سوائے اس مرکب دنیاوی کے جنس سے اوس مکان کے کہ انتقال کرتی ہے روح

اليها وهي دار البقاء لوجود الاعتدال فلا يموت ابدًا

طرف اوسکے اور وہ مکان مکان بقا کا ہے بسبب پائے جانے اعتدال حقیقی کے پس نہ مریگا انسان کبھی

اي لا يفترق اجزاؤه واما اهل النار فمآلهم الى

یعنے نہ متفرق ہونگے اجزا اوسکے و لیکن اہل دوزخ پس رجوع اور انجام اونکا طرف

النعيم ولكن في النار اذ لا بد لصورة النار بعد انتهاء

بہشت کے ہے و لیکن بیچ عین آتش کے اسلیے کہ ضرور ہے واسطے صورت آتش کے بعد تمام ہونے

مدة العقاب ان تكون بردًا وسلامًا على من

مدت عذاب کی یہ کہ ہو وے وہ آتش ٹھنڈی اور سلامت اوپر اون لوگون کے

فيها وهذا نعيمهم فنعيم اهل النار بعد استيفاء

کہ بیچ اوسی آتش کے ہیں اور یہی ہے بہشت اونکی پس بہشت اہل دوزخ کی بعد پورا کرنے

الحقوق نعيم خليل الله حين القي في النار فانه عليه

حقوق اسم منتقم کے بہشت ابراہیم خلیل اللہ کی سی ہے کہ جسوقت ڈالے گئے تھے وہ بیچ آتش کے اسلیے کہ تحقیق

السلام تعذب برؤيتها وبما تعوّد في علمه و

ابراہیم علیہ السلام عذاب پاتے تھے بسبب دیکھنے اوس آتش کے اور بسبب جس چیز کہ عادی تھے وہ چیز بیچ علم اپنے کے اور

تقرر من انها صورة تؤلم من جاورها من

مقرر کر تحقیق آتش ایک صورت ہے کہ درد دیتی ہے اوس شخص کو جو مجاور رہے اور نزدیکی کرتا ہے وہ اوسکی

الحیوان وما علم مراد الله فیها ومنها فی حقه فبعد

حیوانوں میں سے اور نہ جانی ابراہیم علیہ السلام نے مراد اللہ تعالیٰ کی بیچ آتش کے اور اسکی شرح اپنے حق میں کیا تھی پس بعد

وجود هذه الآلام وجد بردًا وسلامًا مع شهود

پانے ان دردوں کے پایا ابراہیم علیہ السلام نے آگ کو ٹھنڈا اور سلامت باوجود ظہور آتش کے

الصورة اللونیة فی حقه وهی نار فی عیون الناس

ساتھ صورت اور رنگ آتش کے بیچ حق اپنے کے حالانکہ وہ آتش آتش تھی آنکھوں بیچ لوگوں کی

فالشیء الواحد یتنوع فی عیون الناظرین هکذا هو

پس شے واحد نوع بنوع اور متلون ہوتی ہے بیچ آنکھوں نظر کرنیوالوں کے ایسی ہی متلون ہوتی ہے

التجلی الالهی فلان شئت قلت ان الله تجلی فی مثل هذا

تجلی الٰہی پس اگر چاہے تو کہے تو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تجلی فرماتا ہے بیچ مثل اس

الامر وان شئت قلت ان العالم فی النظر الیه وفیه مثل

امر آتش کے اور اگر چاہے کہے تو کہ تحقیق عالم بیچ نظر ناظر کے طرف عالم کے اور بیچ عالم کے مانند

الحق فی التجلی فیتنوع فی عین الناظر بحسب مزاج الناظر

حق تعالیٰ کی ہے بیچ تجلی اور ظہور کے پس متنوع اور متلون ہوتی ہے تجلی بیچ آنکھ ناظر کے موافق مزاج ناظر کے

او یتنوع مزاج الناظر لتنوع التجلی وکل هذا سائغ فی الحقائق فلو ان المیت

یا متنوع اور متلون ہوتا ہے مزاج ناظر کا بسبب متنوع ہونے تجلی کے اور ہر ایک ان دونوں صورتوں میں جائز ہے بیچ حقائق اور معانی کے پس اگر ہوتی میت

او المقتول ای میت کان او ای مقتول کان اذا مات

یا مقتول کوئی بھی میت ہووے یا مقتول جس وقت مرجاوے

او قتل لا یرجع الی الله لم یقض الله بموت احد ولا

یا قتل کیا جاوے نہیں رجوع کرتا ہے وہ طرف اللہ تعالیٰ کے نہ حکم کرتا اللہ تعالیٰ ساتھ موت کسی کے اور نہ

شرع قتله فالکل فی قبضته فلا فقدان فی حقه

مشروع کرتا وہ قتل کسیکا پس ہر شے بیچ احاطہ اور قبضہ قدرت اللہ تعالیٰ کے ہے پس نہیں ہرگز فوت ہونا کسی کا حق میں اللہ تعالیٰ کے

فشرع القتل وحکم بالموت لعلمه بان عبده

پس مشروع کیا حق تعالیٰ نے قتل کو اور حکم کیا ساتھ موت کے بسبب علم اپنے کے اسبات کا کہ تحقیق بندہ اوسکا

لا یفوته فهو راجع الیه علی ان فی قوله (والیه یرجع

نہیں فوت ہوتا ہے اوس سے بلکہ بندہ رجوع کرنیوالا ہے طرف اللہ کے باوجود اسبات کے کہ تحقیق بیچ قول حق تعالیٰ کے ہے اور طرف اسکے رجوع کرتے ہیں

الامر کله) ای فیه یقع التصرف وهو المتصرف فما

تمامی امور) یعنی بیچ حق تعالیٰ ہی کے واقع ہوتا ہے تصرف اور خود حق تعالیٰ ہی متصرف ہے پس نہ

٢٠٧

۲۰۸

خرج عنه شيء لم يكن عينه بل هويته

خارج ہوئی حق تعالیٰ سے کوئی شئ کہ ہووے حق تعالیٰ عین اُسکا بلکہ حقیقت حق تعالیٰ کی

عين ذلك الشيء وهو الذي يعطيه

عین حقیقت اُس شئے کی ہے اور یہ حکم ایسا ہے کہ عطا کرتا ہے اُسکو

الكشف في قوله واليه يرجع الامر كله

کشف صحیح بیچ تفسیر قول حق تعالیٰ کے کہ اور طرف اللہ تعالیٰ کے رجوع کرتے ہیں تمامی امور

فص حكمة غيبية في كلمة ايوبية

یہ فص حکمت غیبیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ ایوبیہ کے

اعلم ان سر الحيوة سرى في الماء

جان تو اے طالب کہ تحقیق سر حیات یعنی ہویۃ الٰہیہ نے سرایت کی بیچ پانی کے

فهو اصل العناصر والاركان

پس پانی اصل عنصروں اور رکنوں کا ہے

لذلك جعل الله من الماء كل شيء

واسطے اسی کے بنایا اللہ تعالیٰ نے پانی سے ہر شئے

حي وما ثم شيء الا وهو حي فانه ما من

زندہ اور نہیں ہے بیچ وجود کے کوئی شئے مگر اُس حال میں کہ وہ زندہ ہے اسلئے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی

شيء الا وهو يسبح بحمد الله ولكن

شئے موجود مگر اُس حال میں کہ وہ تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اللہ تعالیٰ کی ولیکن

لا نفقه تسبيحه الا بكشف الهي ولا

نہیں سمجھتے ہیں ہم تسبیح اُسکی مگر ساتھ کشف الٰہی کے اور نہیں

يسبح الا حي فكل شيء حي فكل شيء الماء

تسبیح کرتا ہے کوئی مگر زندہ پس ہر شئے زندہ ہے پس ہر شئے ایسی ہے کہ پانی

۲۰۹

أَصْلُهُ الَّا تَرَى الْعَرْشَ كَيْفَ كَانَ عَلَى الْمَاءِ لِأَنَّهُ

اصل اور ہیولی اُسکا ہے کیا نہیں دیکھتا ہے تو عرش کو کہ کیونکر تھا وہ اوپر پانی کے اسلیے کہ تحقیق عرش

مِنْهُ تَكَوَّنَ فَطَفَا عَلَيْهِ فَهُوَ يَحْفَظُهُ مِنْ تَحْتِهٖ

اُسی پانی سے موجود ہوا پس ظاہر اور مرتفع ہوا وہ اوپر پانی کے پس پانی نگہبانی کرتا ہو عرش کی تحت اور باطن اسکے سے

كَمَا أَنَّ الْإِنْسَانَ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَبْدًا فَتَكَبَّرَ

جیسے کہ تحقیق انسان کو پیدا کیا اور گردانا اُسکو اللہ تعالے نے بندہ پس تکبر کیا اُسنے

عَلٰى رَبِّهٖ وَعَلَا عَلَيْهِ فَهُوَ سُبْحَانَهٗ مَعَ هٰذَا يَحْفَظُهٗ

اوپر رب اپنے کے اور عالی ہوا وہ اوپر رب اپنے کے پس حق سبحانہ وتعالی باوجود تکبر بندہ کے نگہبانی کرتا ہے اوسکی

مِنْ تَحْتِهٖ بِالنَّظَرِ إِلٰى عُلُوِّ هٰذَا الْعَبْدِ الْجَاهِلِ بِنَفْسِهٖ

تحت اور باطن اُسکے سے باوجود نظر کرنے حق تعالی کے طرف علو اور تکبر اس بندہ کے کہ جاہل ہے وہ بندہ ذات اپنی کا

وَهُوَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ لَهَبَطَ عَلَى

اور حکم تحتیت اور باطنیت حق تعالی کا ثابت ہو قول رسول علیہ السلام سے اگر ڈول ڈالو گے تم ساتھ رسی کے البتہ اُترےگا وہ اوپر

اللّٰهِ فَأَشَارَ إِلٰى أَنَّ نِسْبَةَ التَّحْتِ إِلَيْهِ كَمَا أَنَّ نِسْبَةَ

اللہ تعالی کے پس اشارہ کیا رسول علیہ السلام نے طرف اس بات کے کہ تحقیق نسبت تحت کی طرف حق تعالے کے ہے جیسا کہ تحقیق نسبت

الْفَوْقِ إِلَيْهِ فِي قَوْلِهٖ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ

فوق کی طرف حق تعالے کے بیچ قول حق تعالی کے ڈرتے ہیں وہ رب اپنے سے کہ فوق ہے اونکے

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ فَلَهُ الْفَوْقُ وَالتَّحْتُ وَ

اور حق تعالی غالب ہے اوپر بندوں اپنے کے پس واسطے حق تعالی کے فوق اور تحت دونوں ہے اور

لِهٰذَا مَا ظَهَرَتِ الْجِهَاتُ السِّتُّ إِلَّا بِالْإِنْسَانِ

واسطے اسیکے ظاہر اور متحقق نہوئی شش جہت مگر بہ نسبت انسان کے

وَهُوَ عَلٰى صُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ وَلَا مُطْعِمَ إِلَّا اللّٰهُ

اور انسان اوپر صورت رحمن کے ہے اور نہیں ہے غذا دینے والا کوئی سوائے اللہ تعالے کے

وَقَدْ قَالَ فِيْ حَقِّ طَائِفَةٍ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ

اور تحقیق فرمایا حق تعالے نے بیچ حق گروہ موسوی اور عیسوی کے (اور اگر وہ قایم رکھتے احکام توریت

وَالْإِنْجِيْلَ ثُمَّ نَكَّرَ وَعَمَّمَ فَقَالَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ

اور انجیل کو) پھر تنکیر اور تعمیم کی حق تعالی نے پس فرمایا (اور جو کچھ کہ اُتارا گیا طرف اُنکے

رَبِّهِمْ فَدَخَلَ فِيْ قَوْلِهٖ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ

پروردگار اُنکے سے) پس داخل ہوا بیچ قول حق تعالی کے کہ ما انزل الیہم من ربہم سے

كُلُّ حُكْمٍ مُنْزَلٍ عَلَى لِسَانِ رَسُولٍ أَوْ مُلْهَمٍ (لَأَكَلُوا
ہر حکم کہ نازل کیا گیا اوپر زبان رسول کے یا الہام کیا گیا البتہ کھاتے وہ
مِنْ فَوْقِهِمْ) وَهُوَ الْمُطْعِمُ مِنَ الْفَوْقِيَّةِ الَّتِي نُسِبَتْ
فوق اپنے سے اور حق تعالے رزق دینے والا ہے جانب فوق سے کہ نسبت کی گئی ہے
إِلَيْهِ (وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ) وَهُوَ الْمُطْعِمُ مِنَ التَّحْتِيَّةِ
اُس فوق کی طرف حق تعالے کے (اور نیچے پاؤں اپنے سے) اور حق تعالی رزق دینے والا ہے جانب تحت سے
الَّتِي نَسَبَهَا إِلَى نَفْسِهِ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ الْمُتَرْجِمِ
کہ نسبت کی حق تعالے نے اُس تحت کی طرف ذات اپنی کی اوپر زبان رسول اپنے کے کہ ترجمہ کرنے والے ہیں
عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ لَمْ يَكُنِ الْعَرْشُ عَلَى
حق تعالی سے رحمت بھیجے اللہ تعالے اوپر اُنکے اور سلام اور اگر نہوتا عرش اوپر
الْمَاءِ مَا انْحَفَظَ وُجُودُهُ فَإِنَّهُ بِالْحَيَاةِ يَنْحَفِظُ وُجُودُ
پانی کے نہ محفوظ رہتا وجود عرش کا اسلیئے کہ بسبب حیات کے محفوظ رہتا ہے وجود
الْحَيِّ أَلَا تَرَى الْحَيَّ إِذَا مَاتَ بِالْمَوْتِ الْعُرْفِيِّ تَنْحَلُّ
ہر زندے کا کیا نہیں دیکھتا ہے تو صاحب حیات کو کہ جبوقت مرجاتا ہے ساتھ موت معروف یعنی طبعی کے متفرق
أَجْزَاءُ نِظَامِهِ وَتَنْعَدِمُ قُوَاهُ عَنْ ذَلِكَ النَّظْمِ
ہوجاتے ہیں اجزا اسکے جسم اُسکے کے اور معدوم ہوجاتی ہیں قوتیں اُسکی اُس جسم خاص سے
الْخَاصِّ قَالَ تَعَالَى لِأَيُّوبَ (ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا
فرمایا اللہ تعالے نے واسطے ایوب علیہ السلام کے لات مار یا لوٹن اپنے سے یہ ہے
مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ) يَعْنِي مَاءً بَارِدًا لِمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ
جگہ نہانے کی ٹھنڈی) پینے پانی ٹھنڈا بسبب اُس چیز کے کہ تھی وہ بیچ ایوب علیہ السلام کے
إِفْرَاطِ حَرَارَةِ الْأَلَمِ فَسَكَّنَهُ اللهُ بِبَرْدِ الْمَاءِ
نہایت حرارت درد سے پس تسکین دی اُنکو اللہ تعالے نے ساتھ ٹھنڈے پانی کے
وَلِهَذَا كَانَ الطِّبُّ النَّقْصَ مِنَ الزَّائِدِ وَالزِّيَادَةَ
اور واسطے اسی کے ہے طب اور علاج مریض کا گھٹانا زاید اخلاط سے اور بڑھانا
فِي النَّاقِصِ فَالْمَقْصُودُ طَلَبُ الِاعْتِدَالِ وَلَا سَبِيلَ إِلَيْهِ
بیچ کمی اخلاط کے پس مقصود معالج کا طلب کرنا اعتدال مزاج کا ہے اور نہیں ہے کوئی راہ طرف اعتدال حقیقی کے

إلا أنه يقاربه وإنما قلنا ولا سبيل إليه أعني الاعتدال

مگر یہ کہ طبیب قریب کر دیتا ہے مزاج کو اعتدال کا سوا اسکے نہیں ہے کہ کہا ہمنے کہ نہیں ہے کوئی راہ طرف اسکو مراد لیتا ہوں میں اعتدال حقیقی کو

من أجل أن الحقائق والشهود تعطي التكوين مع الأنفاس

اسلیے کہ تحقیق معرفت حقایق اور کشف یقینی عطا کرتی ہے اس بات کو ایجاد عالم کی ساتھ ہردم کے

على الدوام ولا يكون التكوين إلا عن ميل يسمى في الطبيعة

برسبیل دوام ہو اور نہیں حاصل ہوتی ہے ایجاد مگر میلان سے کہ نام رکھا جاتا ہے اس میلان کا بیچ حق طبیعت حیوانی کے

انحرافا أو تعفينا وفي حق الحق إرادة وهي ميل الحق

انحراف اور بیچ حق غیر حیوانی کے تعفین اور بیچ حق اللہ تعالی کے ارادہ اور ارادہ حق تعالی کا میلان کرنا حق تعالی کا ہے

إلى المراد الخاص دون غيره والاعتدال يؤذن

طرف مراد خاص کے نہ کہ غیر اسکا اور اعتدال حقیقی آگاہ کرتا ہے

بالسواء في الجميع وهذا ليس بواقع فلهذا منعنا

ساتھ برابری اور عدم میلان کے سب میں اور اعتدال حقیقی نہیں ہے واقع اور ثابت پر اسیسبب اسی وجہ سے منع کیا ہمنے

من حكم الاعتدال وقد ورد في العلم الإلهي النبوي

حکم اعتدال حقیقی کو اور تحقیق وارد ہوا ہے بیچ اس علم کے کہ فائض ہے حضرت الہی سے اور جاری ہوا اوپر زبان نبی کے

اتصاف الحق بالرضا والغضب وبالصفات والرضا

متصف ہونا حق تعالے کا ساتھ رضا اور غضب کے اور ساتھ صفات متضادہ متقابلہ کے اور رضا

مزيل للغضب والغضب مزيل للرضا عن المرضي عنه

دور کرنے والی ہے غضب کو مغضوب علیہ سے اور غضب دور کرنیوالا ہے رضا کو مرضی عنہ سے

والاعتدال أن يتساوى الرضا والغضب فما غضب

اور اعتدال یہ ہے کہ برابر ہوئے رضا اور غضب پس نہ غضب کیا

الغاضب على من غضب عليه وهو عنه راض فقد

کسی غضب کرنیوالے نے اوپر اس شخص کے کہ غضب کیا اسنے اوپر اسکے جس حال میں کہ وہ غضب کرنیوالا اس سے راضی ہو پس تحقیق

اتصف بأحد الحكمين في حقه وهو ميل وما

متصف ہوا غضب کرنے والا ساتھ ایک کے دو حکموں سے بیچ حق مغضوب علیہ کے اور یہی اتصاف میلان ہے اور نہ

رضي الراضي عن من رضي عنه وهو غاضب عليه

راضی ہوا کوئی راضی ہونے والا اوس شخص سے کہ راضی ہوا اس سے جس حال میں کہ وہ غضب کرنے والا ہے اوپر اسکے

فقد اتصف بأحد الحكمين في حقه وهو ميل

پس تحقیق متصف ہوا راضی ہونے والا ساتھ ایک کے دو حکموں سے بیچ حق مرضی عنہ کے اور وہی اتصاف میلان ہے

ولیکن بہ نسبت اُن اعیان اور فواصل صفات کے جو حاصل ہیں جناب الٰہی اور حضرت اسما میں پس نہیں ہے وہاں یہ حکم اسلیے کہ وہ مقام جمع کا ہے کہ نہیں ہے وہاں کسی ایک

وَإِنَّمَا قُلْنَا هٰذَا مِنْ أَجْلِ مَنْ يَرَى أَنَّ أَهْلَ النَّارِ

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ قائل ہوئے ہم انصاف اور عدم اعتدال کی بنظر اس شخص کی جو کہ جانتا ہے وہ ایسا کہ تحقیق اہل دوزخ

لَا يَزَالُ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ دَائِمًا أَبَدًا فِي زَعْمِهِ

ایسے ہیں کہ غضب کرتا رہیگا اللہ تعالے اوپر انکے ہمیشہ بیچ زعم اسکے کے

فَمَا لَهُمْ حُكْمُ الرِّضَا مِنَ اللّٰهِ فَصَحَّ الْمَقْصُودُ فَإِنْ

پس نہو گا واسطے دوزخیوں کے حکم رضا اور رحمت کا اللہ تعالی سے پس صحیح ہوا مقصود ہمارا پس اگر

كَانَ كَمَا قُلْنَا مَآلُ أَهْلِ النَّارِ إِلَى إِزَالَةِ الْآلَامِ

ہووے ایسا جیسے کہ کہا ہمنے پیشتر کہ انجام دوزخیوں کا طرف ازالہ دردوں کے ہے

وَإِنْ سَكَنُوا النَّارَ فَذٰلِكَ رِضًى فَزَالَ الْغَضَبُ

اگرچہ ساکن رہیں وہ لوگ دوزخ میں پس یہی دور ہونا درد کا رضا ہے پس زائل ہوا غضب

لِزَوَالِ الْآلَامِ إِذْ عَيْنُ الْأَلَمِ عَيْنُ الْغَضَبِ إِنْ فَهِمْتَ

بسبب زائل ہونے دردوں کے اسلیے کہ عین الم عبد کا عین غضب حق تعالی کا ہے اگر سمجھے تو

فَمَنْ غَضِبَ فَقَدْ تَأَذّٰى فَلَا يَسْعٰى فِي انْتِقَامِ الْمَغْضُوبِ

پس جسنے غضب کیا پس تحقیق ایذا پائی اسنے پس نہیں کوشش کرتا ہے غضب کرنے والا بیچ بدلا لینے کے اس شخص مغضوب علیہ کی

عَلَيْهِ بِإِيْلَامِهِ إِلَّا لِيَجِدَ الْغَاضِبُ الرَّاحَةَ بِذٰلِكَ

ساتھ درد پہنچانے اسکے کے مگر اسواسطے کہ پاوے غضب کرنیوالا راحت بسبب اسی بدلہ لینے کے

فَيَنْتَقِلُ الْأَلَمُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ إِلَى الْمَغْضُوبِ

پس منتقل ہوتا ہے وہ درد کہ تھا وہ غضب کرنے والے کو طرف اس شخص کے کہ مغضوب علیہ ہے

عَلَيْهِ وَالْحَقُّ إِذَا أَفْرَدْتَهُ عَنِ الْعَالَمِ يَتَعَالٰى عُلُوًّا

اور حق تعالی کو جبوقت جدا اور منزہ کرے تو عالم سے عالی اور منزہ ہووے حق تعالے بہت بڑا

كَبِيرًا عَنْ هٰذِهِ الصِّفَةِ عَلٰى هٰذَا الْحَدِّ وَإِذَا

عالی اور منزہ اس صفت امکانی سے جو اوپر اس حد غضب اور راحت کے ہے اور جبوقت

كَانَ الْحَقُّ هُوِيَّةَ الْعَالَمِ فَمَا ظَهَرَتِ الْأَحْكَامُ كُلُّهَا

ہووے حق تعالے حقیقت عالم کا پس نہ ظاہر ہوئے تمامی احکام امکانیہ مختلفہ

إِلَّا فِيْهِ وَمِنْهُ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ

مگر بیچ حق تعالے کے اور حق تعالی سے اور وہی ہیں معنی قول حق تعالی کے (اور طرف اللہ تعالی کے رجوع کرتے ہیں

كُلُّهُ) حَقِيْقَةً وَكَشْفًا (فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ)

تمامی امور) حقیقت اور کشف کی رو سے (پس عبادت کر تو اسکی اور بھروسا کر اوپر اسکے)

حجابا وستراً فليس في الامكان ابدع من هذا

جس حال بن کر تو اسے طالب محبوب اور مستور ہے اپنی خودی سے پس نہیں ہے بیچ حضرت امکان کے عجب کوئی شے اس

العالم لانه على صورة الرحمن اوجده الله تعالى

عالم سے اسلئے کہ تحقیق عالم کو اوپر صورت رحمن ہی کے ایجاد کیا اللہ تعالے نے

اي ظهر وجوده تعالى بظهور العالم كما ظهر الانسان

یعنے ظاہر ہوا وجود حق تعالی کا ساتھ ظہور عالم کے جیسے کہ ظاہر ہوا انسان کی

بوجود الصورة الطبيعية فنحن صورته الظاهرة

ساتھ وجود صورت طبعی عنصری کے پس ہم اہل عالم صورت ظاہری حق تعالی کے ہیں

وهويته تعالى روح هذه الصورة المدبرة لها

اور حقیقت حق تعالی کی روح اس صورت عالم کی ہے کہ مدبر ہے وہ روح واسطے اس صورت عالم کے

فما كان التدبير الا فيه كما لم يكن الا منه فهو

پس نہیں ہے تدبیر مگر بیچ حق تعالے کے جیسے کہ نہیں ہے تدبیر مگر حق تعالی سے پس حق تعالے

الاول بالمعنى والآخر بالصورة وهو الظاهر

اول ہے بنظر معنے اور بطون کے اور آخر ہے بنظر صورت اور ظہور کے اور وہی ظاہر ہے

بتغير الاحكام والاحوال والباطن بالتدبير

بنظر تغیر احکام اور احوال کے اور باطن ہے بنظر تدبیر اور تصرف کے

(وهو بكل شيء عليم فهو على كل شيء شهيد) ليعلم

(اور اللہ تعالی ہر شئے کو جاننے والا ہے پس وہ اوپر ہر شئے کے شہید اور حاضر ہے) تاکہ جانا جاوے

عن شهود لا عن فكر فكذلك علم الاذواق

حق تعالی شہود اور معائنہ سے نہ کہ فکر اور عقل سے پس ایسا ہی علم ذوقی شہود اور معائنہ سے حاصل ہوتا ہے

لا عن فكر وهو العلم الصحيح وما عداه

نہ فکر سے اور علم ذوقی ہی علم صحیح ہے اور سوا اسکے ہے اوس علم ذوقی کے

فحدس وتخمين ليس بعلم اصلا ثم كان لايوب

ظن اور گمان ہے نہیں ہے وہ علم اصلا پھر تھا واسطے ایوب

عليه السلام ذلك الماء شرابا لازالة الم العطش

علیہ السلام کے وہ پانی پینے کا واسطے دفع کرنے الم تشنگی کے

الذي هو من النصب والعذاب الذي مسه به

کہ وہ رنج اور عذاب سے تھا کہ مس کیا تھا اونکو ساتھ عذاب کے

الشَّيْطَانُ أَيِ الْبُعْدُ عَنِ الْحَقَائِقِ أَنْ يُدْرِكَهَا عَلَى

شیطان نے یعنی مس کیا مجھکو بعد عن الحقایق نے ایسا ہے کہ ادراک کریں ایوب علیہ السلام

مَا هِيَ عَلَيْهِ فَيَكُونُ بِإِدْرَاكِهَا فِي مَحَلِّ الْقُرْبِ فَكُلُّ مَشْهُودٍ

حقایق عالم کو جو نفس الامر میں ہیں اور ہو وے ایوب علیہ السلام بسبب ادراک اُن حقایق کے بیچ مقام قرب حقتعالی کے اسلیے کہ ہر مشہو

قَرِيبٌ مِنَ الْعَيْنِ وَلَوْ كَانَ بَعِيدًا بِالْمَسَافَةِ فَإِنَّ الْبَصَرَ

اور مبصر قریب ہے آنکھ سے اگرچہ ہووے وہ مشہود دور آنکھ سے ساتھ مسافت کے اسلیے کہ تحقیق شعاع بصر کی

يَتَّصِلُ بِهِ مِنْ حَيْثُ شُهُودِهِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَشْهَدْهُ

متصل ہوتی ہے ساتھ مشہود کے باعتبار ظہور اُس مشہود کے اور اگر نہوتا وہ اتصال نہ دیکھتی بصر اوس مشہود کو

أَوْ يَتَّصِلُ الْمَشْهُودُ بِالْبَصَرِ كَيْفَ كَانَ فَهُوَ قُرْبٌ

یا متصل ہووے مشہود ساتھ بصر کے بہرحال کیسا ہی ہو وہ اتصال پس وہ اتصال قریب ہے

بَيْنَ الْبَصَرِ وَالْمُبْصَرِ وَلِهَذَا كَنَى أَيُّوبُ فِي الْمَسِّ

درمیان بصر اور مشہود کے اور واسطے اسی قرب کے اشارہ کیا ایوب نے اپنی ذات کا ساتھ ضمیر متکلم کے بیچ مس کے

فَأَضَافَهُ إِلَى الشَّيْطَانِ مَعَ قُرْبِ الْمَسِّ فَقَالَ

پس نسبت کی انہوں نے مس کی طرف شیطان کے کہ بعید ہے باوجود قرب مس شیطان کے ساتھ ایوب کے پس گویا کہا ایوب علیہ السلام

الْبَعِيدُ مِنِّي قَرِيبٌ لِحُكْمِهِ فِيَّ وَقَدْ عَلِمْتَ

کہ بعید مجھ سے قریب ہے بسبب ایک حکم کے جو مجھ میں ہے اور تحقیق جانا تو نے اے طالب

أَنَّ الْبُعْدَ وَالْقُرْبَ أَمْرَانِ إِضَافِيَّانِ فَهُمَا

کہ تحقیق بعد اور قرب دونوں امر اضافی ہیں پس وہ دونوں

نِسْبَتَانِ لَا وُجُودَ لَهُمَا فِي الْعَيْنِ مَعَ ثُبُوتِ

نسبتیں ہیں نہیں ہے کوئی وجود واسطے اُن دونوں کے خارج میں باوجود ثبوت

أَحْكَامِهِمَا فِي الْبَعِيدِ وَالْقَرِيبِ وَاعْلَمْ أَنَّ سِرَّ

احکام اُن دونوں کے بیچ بعید اور قریب کے اور جان تو اے طالب اسبات کو کہ تحقیق سر اور حکمت

اللَّهِ فِي أَيُّوبَ الَّذِي جَعَلَهُ عِبْرَةً لَنَا وَكِتَابًا

اللہ تعالی کی بیچ قصہ ایوب علیہ السلام کے کہ گردانا اللہ تعالی نے اُنکو عبرت واسطے ہمارے اور ایک کتاب

مَسْطُورًا حَاكِيًا تَقْرَؤُهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ

لکھی ہوئی حکایت کرنے والی کہ پڑھتی ہے اُسکو یہ امت محمدی

۲۱۵

لِيَعْلَمَ مَا فِيهِ فَتَلْحَقُ بِصَاحِبِهِ تَشْرِيفًا لَهَا فَأَثْنَى اللهُ

یہ ہے کہ جانے امت محمدی جو کچھ کہ بیچ اس کتاب کے ہے تو لاحق ہوئے امت محمدی ساتھ صاحب کتاب کے یہ واسطے اکرام امت محمدی کی ہے پس تعریف کی اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ أَعْنِي عَلَى أَيُّوبَ بِالصَّبْرِ مَعَ دُعَائِهِ فِي رَفْعِ

اُنکی یعنے ایوب علیہ السلام کی ساتھ صبر کے باوجود دعا کرنے اُنکے کے بیچ دور کرنے کے

الضُّرِّ عَنْهُ فَعَلِمْنَا أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا اللهَ فِي كَشْفِ

ضرر اپنے سے پس جانا ہمنے اُس سے اس بات کو کہ تحقیق بندہ جسوقت پکارتا ہے اللہ تعالیٰ کو بیچ دور کرنے

الضُّرِّ عَنْهُ لَا يَقْدَحُ فِي صَبْرِهِ وَأَنَّهُ صَابِرٌ وَأَنَّهُ

ضرر کے اپنے سے نہیں ضرر کرتی ہے وہ دعا بیچ صبر اُسکے کے اور تحقیق ایوب علیہ السلام صابر تھے اور تحقیق وہ

نِعْمَ الْعَبْدُ كَمَا قَالَ (إِنَّهُ أَوَّابٌ) أَيْ رَجَّاعٌ إِلَى

نیک بندے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (کہ تحقیق ایوب اوّاب تھے) یعنے بڑے رجوع کرنے والے تھے طرف

اللهِ لَا إِلَى الْأَسْبَابِ وَالْحَقُّ يَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ بِالسَّبَبِ

اللہ تعالیٰ کے نہ طرف اسباب اور مظاہر کے اور حق تعالیٰ کرتا ہے کام بندے کا وقت رجوع کرنے کے ساتھ کسی سبب خاص کے

لِأَنَّ الْعَبْدَ يَسْتَنِدُ إِلَيْهِ إِذِ الْأَسْبَابُ الْمُزِيلَةُ لِأَمْرٍ

کیونکہ تحقیق بندہ اوّاب پناہ لیجاتا ہے طرف حق تعالیٰ کے اسلیے کہ اسباب اور مظاہر کہ دور کرنے والے امر مضر کے ہیں

مَا كَثِيرَةٌ وَالْمُسَبِّبُ وَاحِدُ الْعَيْنِ فَرُجُوعُ الْعَبْدِ إِلَى

بہت ہیں اور مسبب الاسباب ایک ہی ذات ہے پس رجوع کرنا بندے کا طرف

الْوَاحِدِ الْعَيْنِ الْمُزِيلِ بِالسَّبَبِ ذَلِكَ الْأَلَمَ أَوْلَى

ایک ہی ذات کے کہ دور کرنے والی ہے وہ ذات بذریعہ سبب خاص کے اوس درد کو بہتر اور مناسب تر ہے

مِنَ الرُّجُوعِ إِلَى سَبَبٍ خَاصٍّ رُبَّمَا لَا يُوَافِقُ ذَلِكَ

رجوع کرنے سے بندے کی طرف سبب خاص کے کہ اکثر اوقات نہیں موافقت کرتا ہے وہ سبب خاص

عِلْمَ اللهِ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ اللهَ لَمْ يَسْتَجِبْ لِي وَهُوَ مَا دَعَاهُ

ساتھ علم اللہ تعالیٰ کے بیچ دفع ضرر کے پس کہتا ہے بندہ اُسوقت کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہ قبول کی دعا میری حالانکہ دعا کی تھی بندہ نے حق تعالیٰ سے

وَإِنَّمَا جَنَحَ إِلَى سَبَبٍ خَاصٍّ لَمْ يَقْتَضِيهِ الزَّمَانُ

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ رجوع اور میلان کیا بندے نے طرف سبب خاص کے کہ نہ مقتضی ہوا اُس سبب خاص کا زمانہ

وَلَا الْوَقْتُ فَعَمِلَ أَيُّوبُ بِحِكْمَةِ اللهِ إِذْ كَانَ نَبِيًّا

اور وقت پس عمل کیا ایوب علیہ السلام نے ساتھ حکمت اور معرفت اللہ تعالیٰ کے اسلیے کہ تھے وہ پیغمبر

لِمَا عَلِمَ أَنَّ الصَّبْرَ الَّذِي هُوَ حَبْسُ النَّفْسِ عَنِ

کیونکہ جانا تھا انہوں نے اس بات کو کہ تحقیق صبر روکنا نفس کا ہے

الشکوی عند الطائفة ولیس ذلک بحد للصبر

مطلق شکایت سے نزدیک ایک گروہ خاص کے حالانکہ نہیں ہے وہ تعریف تعریف صبر کی

عندنا وانما حده حبس النفس عن الشکوی

نزدیک ہمارے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ تعریف صبر کی روکنا نفس کا ہے شکایت سے

لغیر الله لا الی الله فحجب الطائفة نظرهم فی ان

طرف غیر اللہ تعالے کے نہ طرف اللہ تعالے کے پس محجوب اور نابینا کیا اُس گروہ کو نظر انکی نے اوپر اسبات کے کہ تحقیق

الشاکی یقدح بالشکوی فی الرضاء بالقضاء

شکایت شاکی کی ضرر کرتی ہے بسبب شکایت اپنی کے بیچ حق رضا بالقضا کے

ولیس کذلک فان الرضاء بالقضاء لا یقدح

حالانکہ نہیں ہے وہ امر ایسا اسلیے کہ تحقیق رضا مندی عبد کی کہ ساتھ قضائے الٰہی کے ہو نہیں ضرر کرتی ہے

فیه الشکوی الی الله ولا الی غیره وانما یقدح

بیچ اُسکے شکایت عبد کی طرف اللہ تعالی کے اور طرف غیر اللہ تعالی کی اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ ضرر کرتی ہر شکایت

فی الرضاء بالمقضی ونحن ما خوطبنا بالرضاء

بیچ حق رضا بالمقضی یعنی ساتھ درد کے اور ہم نہیں مامور ہوئے ہیں واسطے راضی ہونے

بالمقضی والضر هو المقضی ما هو عین القضاء

ساتھ مقضی یعنی ساتھ درد کے اور ضرر اور درد وہی مقضی ہے اور نہیں ہے مقضی یہ عین قضا کا

وعلم ایوب ان فی حبس النفس عن الشکوی

اور جانا تھا ایوب علیہ السلام نے اسبات کو تحقیق روکنا نفس کا شکایت کرنے سے

الی الله فی رفع الضر مقاومة القهر الالهی

طرف اللہ تعالی کے بیچ دور کرنے ضرر کے برابری کرنا ہے ساتھ قہر الٰہی کے

وهو جهل بالشخص اذ ابتلاه الله بما تتألم

اور یہ جہل اور نادانی ہے شخص مذکور سے جسوقت مبتلا کرے اُسکو اللہ تعالی ساتھ اُس چیز کے کہ درد پاتا ہے

منه نفسه فلا یدعو الله فی ازالة ذلک الامر

اُس سے نفس اُسکا پس نہیں دعا کرتا ہے اللہ تعالی سے بیچ دور کرنے اوس امر

۲۱۷

الْمُؤْلِمِ بَلْ يَنْبَغِي لَهُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِ أَنْ يَتَضَرَّعَ وَيَسْأَلَ اللّٰهَ فِي

درد پہونچانے والے کے بلکہ سزاوار ہے بندہ کو نزدیک عارف محقق کے یہ کہ زاری کرے اور سوال کرے اللہ تعالیٰ سے بیچ

إِزَالَةِ ذٰلِكَ عَنْهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ إِزَالَةٌ عَنْ جَنَابِ اللّٰهِ

دور کرنے اُس درد کے اپنے سے اسلیے کہ تحقیق دفع کرنا درد کا بندہ سے دفع کرنا درد کا ہے جناب الٰہی سے

عِنْدَ الْعَارِفِ صَاحِبِ الْكَشْفِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَصَفَ

نزدیک عارف صاحب کشف کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے صفت کی

نَفْسَهُ بِأَنَّهُ يُؤْذٰى فَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

ذات اپنی کی اسطرح پر کہ تحقیق وہ ایذا دیا جاتا ہے پس فرمایا حق تعالیٰ نے تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول اُسکے کو

وَأَيُّ أَذًى أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَبْتَلِيَكَ بِبَلَاءٍ عِنْدَ غَفْلَتِكَ

اور کونسی ایذا بڑی ہے حق تعالیٰ کو اس بات سے کہ مبتلا کرے حق تعالیٰ تجھکو ساتھ کسی بلا کے وقت غفلت تیری کے

عَنْهُ أَوْ عَنْ مَقَامٍ إِلٰهِيٍّ لَا تَعْلَمُهُ لِتَرْجِعَ إِلَيْهِ بِالشَّكْوٰى

حق تعالیٰ سے یا مقام الٰہی سے کہ نہیں جانتا ہے تو اُسکو تاکہ رجوع کرے تو طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شکایت کے

فَيَرْفَعَهُ عَنْكَ فَيَصِحَّ الْإِفْتِقَارُ الَّذِي هُوَ حَقِيقَتُكَ فَيَرْتَفِعَ

پس دور کرے حق تعالےٰ اُسکو تجھ سے پس صحیح ہووے احتیاج کہ وہ حقیقت تیری ہے پس دور ہووے

عَنِ الْحَقِّ الْأَذٰى بِسُؤَالِكَ إِيَّاهُ فِي رَفْعِهِ عَنْكَ إِذْ أَنْتَ

حق تعالےٰ سے ایذا بسبب سوال تیرے کے حق تعالےٰ سے بیچ دور کرنے اُس ایذا کے تجھ سے اسلیے کہ تو

صُورَتُهُ الظَّاهِرَةُ كَمَا جَاعَ بَعْضُ الْعَارِفِينَ فَبَكٰى

صورت ظاہری حق تعالیٰ کی ہے جیسے کہ بھوکے رہے بعض عارف اور روئے

فَقَالَ لَهُ فِي ذٰلِكَ مَنْ لَا ذَوْقَ لَهُ فِي هٰذَا الْفَنِّ

پس کہا واسطے اُس عارف کے بیچ اس حالت کے اُس شخص نے کہ نہیں ہے ذوق واسطے اُسکے بیچ اس فن معرفت کے

مُعَاتِبًا لَهُ فَقَالَ الْعَارِفُ إِنَّمَا جَوَّعَنِي لِأَبْكِيَ يَقُولُ

اُس حال میں کہ ملامت کرنیوالا تھا وہ شخص عارف کو پس کہا عارف نے سوائے اسکے نہیں ہے کہ بھوکا رکھا اللہ تعالیٰ نے مجکو تاکہ روؤں میں کہتا ہے عارف صاحب بلا

إِنَّمَا ابْتَلَانِي بِالضُّرِّ لِأَسْأَلَهُ فِي رَفْعِهِ عَنِّي

سوائے اسکے نہیں ہے کہ مبتلا کیا حق تعالیٰ نے مجکو ساتھ ضرر کے تاکہ سوال کروں میں حق تعالیٰ سے بیچ دفع ضرر کے اپنے سے

وَذٰلِكَ لَا يَقْدَحُ فِي كَوْنِهِ صَابِرًا فَعَلِمْنَا أَنَّ الصَّبْرَ

اور یہ سوال نہیں عیب کرتا ہے بیچ صابر ہونے اُسکے کے پس جانا ہم نے اُس سے اس بات کو کہ تحقیق صبر

إِنَّمَا هُوَ حَبْسُ النَّفْسِ عَنِ الشَّكْوٰى لِغَيْرِ اللّٰهِ

سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ روکنا نفس کا ہے شکایت سے طرف غیر اللہ تعالےٰ کے

وَاَعْنِيْ بِالْغَيْرِ وَجْهًا خَاصًّا مِّنْ وُّجُوْهِ اللّٰهِ وَقَدْ

اور مراد لیتا ہوں میں ساتھ غیر اللہ تعالیٰ کے کسی ایک مظہر خاص جزئی کو مظاہر اللہ تعالیٰ سے اور تحقیق

عَيَّنَ الْحَقُّ وَجْهًا خَاصًّا مِّنْ وُّجُوْهِ اللّٰهِ وَهُوَ الْمُسَمّٰى

تعین کیا حق تعالیٰ نے واسطے سوال اور رفع حاجات بندہ کے ایک مظہر خاص جامع کو مظاہر اپنے سے اور اس مظہر خاص کا نام رکھا گیا ہے

وَجْهَ الْهُوِيَّةِ فَيَدْعُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ الْوَجْهِ فِيْ رَفْعِ

وجہ الہویۃ اور وجہ اللہ پس پکارے پکارنے والا حق تعالیٰ کو اس مظہر خاص سے بیچ دفع کرنے

الضُّرِّ عَنْهُ لَا مِنَ الْوُجُوْهِ الْاُخَرِ الْمُسَمَّاةِ اَسْبَابًا

ضرر اپنے کے نہ وجوہ اور مظاہر جزئیات دوسرے سے کہ نام رکھا گیا انکا اسباب

وَلَيْسَتْ اِلَّا هُوَ مِنْ حَيْثُ تَفْصِيْلِ الْاَمْرِ فِيْ نَفْسِهٖ

اگرچہ نہیں ہیں وہ اسباب مگر عین حق تعالیٰ کے باعتبار تفصیل اور شرح امر جامع مفصل کے بیچ ذات متعالی کے

فَالْعَارِفُ لَا يُجِيْبُهٗ سُؤَالُهٗ هُوِيَّةَ الْحَقِّ فِيْ رَفْعِ الضُّرِّ

پس عارف کو نہیں مجبور کرتا ہے سوال کرنا اسکا ذات حق تعالیٰ سے بیچ دفع کرنے ضرر

عَنْهُ عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ جَمِيْعُ الْاَسْبَابِ عَيْنَهٗ مِنْ

اپنے کے اسباب سے کہ ہو وین تمامی اسباب عین حق تعالیٰ کے

حَيْثِيَّةٍ خَاصَّةٍ وَهٰذَا لَا يَلْزَمُ طَرِيْقَتَهٗ اِلَّا

باعتبار خاص کے اور یہ مذکور ایک راہ ہے کہ نہیں التزام کرتا ہے طریقہ اسکا کوئی مگر

الْاُدَبَاءُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ الْاُمَنَاءُ عَلٰى اَسْرَارِ

صاحب ادب بندوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کہ امانت دار ہیں وہ اوپر اسرار

اللّٰهِ فَاِنَّ لِلّٰهِ اُمَنَاءَ لَا يَعْرِفُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ وَيَعْرِفُ

الٰہی کے اسلیے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے بندے امانت دار ہیں کہ نہیں پہچانتا انکو کوئی سوائے اللہ تعالیٰ کے اور پہچانتا ہے

بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَقَدْ نَصَحْنَاكَ فَاعْمَلْ وَاِيَّاهُ سُبْحَانَهٗ فَاسْئَلْ

بعض انکا بعض کو اور تحقیق نصیحت دی ہم نے تجھکو اے طالب پس عمل کر تو اور خاص حق سبحانہ تعالیٰ ہی سے سوال کر نہ غیر سے

فَصُّ حِكْمَةٍ جَلَالِيَّةٍ فِيْ كَلِمَةٍ يَحْيٰوِيَّةٍ

فص حکمت جلالیہ کے بیچ بیان کلمہ یحیویہ کے

۲۱۹

هٰذِهِ الْحِكْمَةُ الْأَوَّلِيَّةُ فِي الْأَسْمَاءِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَمَّاهُ يَحْيٰى

یہ حکمت جلالیہ پہلی حکمت ہے بیچ اسماکے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے نام رکھا یحییٰ کا سبب

أَيْ يَحْيٰى بِهِ ذِكْرُ زَكَرِيَّا (وَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا) فَجَمَعَ

یعنے زندہ ہوئے بسبب اونکے ذکر زکریا علیہ السلام کا (اور نہ گردانا ہمنے واسطے اونکے پہلے اُس سے ہمنام) پس جمع کیا حق تعالیٰ

لَهُ بَيْنَ حُصُولِ الصِّفَةِ الَّتِي فِيمَنْ غَبَرَ مِمَّنْ تَرَكَ

واسطے یحییٰ علیہ السلام کے دو صفتوں کو ایک تو حاصل ہونا اُس صفت خاص کا جو کہ ثابت ہے بیچ اُس شخص کے گذر گیا ہو یعنے وہ شخص کہ چھوڑا اُسنے

وَلَدًا يَحْيٰى بِهِ ذِكْرُهُ وَبَيْنَ اسْمِهِ بِذٰلِكَ فَسَمَّاهُ يَحْيٰى

ایسا ایک فرزند کہ زندہ ہووے بسبب اُسکے ذکر اُس شخص کا اور دوسری صفت اسم اُنکا ہے کہ یحییٰ ہے پس نام رکھا حق تعالیٰ نے اُنکا یحییٰ

فَكَانَ اسْمُهُ يَحْيٰى كَالْعِلْمِ الذَّوْقِيِّ فَإِنَّ آدَمَ حَيِيَ

پس ہوا نام اُنکا کہ یحییٰ ہے مانند علم ذوقی کے اسلیے کہ تحقیق آدم علیہ السلام کا ذکر زندہ

ذِكْرُهُ بِشِيثَ وَنُوحًا حَيِيَ ذِكْرُهُ بِسَامٍ وَكَذٰلِكَ

ہوا بسبب شیث علیہ السلام کے اور نوح علیہ السلام کا ذکر زندہ ہوا بسبب سام کے اور ایسا ہی حال ہے دوسرے

الْأَنْبِيَاءُ وَلٰكِنْ مَا جَمَعَ اللّٰهُ لِأَحَدٍ قَبْلَ يَحْيٰى بَيْنَ

انبیا کا ولیکن نہ جمع کیا اللہ تعالےٰ نے واسطے کسی کے پہلے یحییٰ علیہ السلام کے دو چیز میں

الْاِسْمِ الْعَلَمِ مِنْهُ وَبَيْنَ الصِّفَةِ إِلَّا لِزَكَرِيَّا عِنَايَةً

ایک تو اسم علم اُنکا اور دوسرے صفت مذکورہ مگر واسطے زکریا علیہ السلام کے از روے عنایت کے

مِنْهُ إِذْ قَالَ (هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا) فَقَدَّمَ الْحَقَّ عَلٰى

اپنی طرف سے جسوقت کہا انہوں نے (بخش تو واسطے میرے اپنی طرف سے ولی) پس مقدم کیا زکریا نے حق تعالیٰ کو اوپر

ذِكْرِ وَلَدِهِ كَمَا قَدَّمَتْ آسِيَةُ ذِكْرَ الْجَارِ عَلَى الدَّارِ

ذکر فرزند اپنے کے جیسے کہ مقدم کیا تھا آسیا زوجہ فرعون نے ذکر ہمسایہ کا یعنی حق تعالیٰ کا اوپر گھر کے یعنی جنت کے

فِي قَوْلِهَا (عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ) فَأَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِأَنْ قَضَى

بیچ قول اپنے کے (اے رب بنا کر واسطے میرے نزدیک اپنے سے گھر بیچ جنت کے) پس اکرام اور بزرگی کی زکریا علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے اس طرح پر کہ پوری کی

حَاجَتَهُ وَسَمَّاهُ بِصِفَتِهِ حَتّٰى يَكُونَ اسْمُهُ تَذْكَارًا

اُسنے حاجت اُنکی اور نام رکھا اُسنے یحییٰ کا ساتھ صفت یحییٰ کے تاکہ ہووے نام اُنکا یادگار

لِمَا طَلَبَهُ مِنْهُ نَبِيُّهُ زَكَرِيَّا لِأَنَّهُ عَلَيْهِ

اُس چیز کا کہ طلب کیا اوسکو حق تعالےٰ سے پیغمبر اُسکا کہ زکریا ہے اسلیے کہ تحقیق زکریا علیہ

السَّلَامُ آثَرَ بَقَاءَ ذِكْرِ اللّٰهِ فِي عَقِبِهِ إِذِ الْوَلَدُ سِرُّ أَبِيهِ

السلام نے اختیار کیا باقی رہنا ذکر خدا کا پیچھے اپنے اسلیے کہ فرزند بھید باپ کا ہے

فقال (يرثني ويرث من آل يعقوب) وليس ثم موروث

پس کہا زکریا نے (کہ وارث ہووے میرا اور وارث ہووے اولاد یعقوب کا) اور نہیں ہے بیچ خاندان انبیا کے کچھ ترکہ

في حق هؤلاء الا مقام ذكر الله والدعوة اليه

حق میں انکے مگر قایم کرنا ذکر اللہ تعالی کا اور بلانا لوگوں کو طرف اللہ تعالے کے

ثم انه تعالى بشره بما قدمه من سلامه عليه

پھر تحقیق کہ حق تعالی نے بشارت دی یحیی علیہ السلام کو ساتھ اس چیز کے کہ مقدم کی تھی حق تعالی نے واسطے انکے سلامتی اپنی اوپر انکے

(يوم ولد ويوم يموت ويوم يبعث حيا) فجاء بصفة

جسدن پیدا ہوے اور جسدن مرینگے اور جسدن اوٹھینگے زندہ ہوکر) پس لایا حق تعالی صفت

الحيوة وهي اسمه واعلم بسلامه عليه وكلامه

حیات کو اور وہ نام حق تعالے کا ہے اور آگاہ کیا حق تعالی نے سلام اپنے سے اوپر یحیی کے اور کلام حق تعالی کا

صدق فهو مقطوع به وان كان قول الروح (والسلام

سچا ہے اور وہ یقینی ہے اگرچہ قول عیسے علیہ السلام کا کہ یہ ہے (اور سلامتی ہے

علي يوم ولدت ويوم اموت ويوم ابعث حيا)

اوپر میرے جسدن پیدا ہوا میں اور جسدن مرونگا میں اور جسدن اوٹھونگا میں زندہ ہوکر)

اكمل في الاتحاد فهذا اكمل في الاتحاد

کامل ہے بیچ اتحاد قول حق تعالی کے پس یہ قول حق تعالی کا حق میں یحیی کے کامل تر ہے بیچ اتحاد اور

والاعتقاد وارفع للتاويلات فان الذي انخرقت

اعتقاد کے کلام حق کے ساتھ اور بلند تر اور پاک ہے تاویلات سے اسلیے کہ تحقیق جو چیز کہ واقع ہوئی

فيه العادة في حق عيسى انما هو النطق فقد تمكن

بیچ اسکے خرق عادت بیچ حق عیسی علیہ السلام کے سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ نطق اور کلام تھا پس تحقیق قادر ہوئی

عقله وتكمل في ذلك الزمان الذي انطقه

عقل انکی اور کامل ہوے وہ بیچ اس زمانے کے کہ ناطق کیا اونکو

الله فيه فلا يلزم للمتمكن من النطق على اي حالة

اللہ تعالی نے بیچ اسکے پس نہیں لازم آتا ہو واسطے قدرت والے کلام کے خواہ کسی حالت میں ہو وہ قدرت والا

كَانَ الصِّدْقُ فِيمَا بِهِ يَنْطِقُ بِخِلَافِ الْمَشْهُودِ لَهُ كَيَحْيَىٰ فَسَلَامُ

سچا ہونا اسکا بیچ اس چیز کے کہ ساتھ اسکے کلام کرتا ہے بخلاف اس شخص کے کہ شہادت دی گئی جانب حق سے واسطے اسکے جیسے کہ یحیی علیہ السلام ہیں پس سلام

الْحَقِّ عَلَىٰ يَحْيَىٰ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ أَرْفَعُ لِلِالْتِبَاسِ الْوَاقِعِ فِي

حق تعالی کا اوپر یحیی کے اسی وجہ سے بلند اور دور تر ہے شبہ سے کہ واقع ہوا تھا وہ سلام

الْعِنَايَةِ الْإِلٰهِيَّةِ بِهِ مِنْ سَلَامِ عِيسَىٰ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَإِنْ كَانَتْ

عنایت الٰہی بیچ قبل وجود یحیی کے ساتھ یحیی کے سلام عیسی سے اوپر نفس اپنے کے اگرچہ

قَرَائِنُ الْأَحْوَالِ تَدُلُّ عَلَىٰ قُرْبِهِ مِنَ اللّٰهِ فِي ذٰلِكَ وَصِدْقِهِ

قرینہ ان احوال کے دلالت کرتے ہیں اوپر قرب عیسی علیہ السلام کے اللہ تعالی سے بیچ قول اور شہادت عیسی کے اور سچائی انکی کے

إِذْ نَطَقَ فِي مَعْرِضِ الدَّلَالَةِ عَلَىٰ بَرَاءَةِ أُمِّهِ فِي الْمَهْدِ فَهُوَ

جبکہ کلام کیا انہوں نے بیچ مقام دلالت اور شہادت کے اوپر پاکی ماں اپنی کے بیچ گہوارے کے پس عیسی علیہ السلام

أَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ وَالشَّاهِدُ الْآخَرُ هَزُّ الْجِذْعِ الْيَابِسِ فَسَقَطَ

ایک گواہ ہیں دونوں گواہوں میں سے انکی ماں کی پاکی پر اور گواہ دوسرا ہلانا بی بی مریم کا ہے تنہ خشک درخت کھجور کو پس گری کھجور

رُطَبًا جَنِيًّا مِنْ غَيْرِ فَحْلٍ وَلَا تَذْكِيرٍ كَمَا وَلَدَتْ مَرْيَمُ عِيسَىٰ

تر و تازہ چنی ہوئی بغیر نر اور بغیر جفتی دینے کے جیسے کہ جنابی بی مریم نے حضرت عیسی کو

مِنْ غَيْرِ فَحْلٍ وَلَا ذَكَرٍ وَلَا جِمَاعٍ عُرْفِيٍّ مُعْتَادٍ لَوْ قَالَ نَبِيٌّ

بغیر نر اور بغیر مرد اور بغیر جماع عرفی معتاد کے جنا اگر کہے کوئی پیغمبر

آيَتِي وَمُعْجِزَتِي أَنْ يَنْطِقَ هٰذَا الْحَائِطُ فَنَطَقَ الْحَائِطُ وَقَالَ

کہ نشانی نبوت کی میری اور معجزہ میرا یہ کہ کلام کرے یہ دیوار پس کلام کیا دیوار نے اور کہا دیوار نے

فِي نُطْقِهِ تَكْذِبُ مَا أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ لَصَحَّتِ الْآيَةُ وَثَبَتَ

بیچ کلام اپنے کے جھوٹ کہتا ہے تو نہیں ہے تو رسول اللہ کا البتہ صحیح ہوگی نشانی نبوت کی اور ثابت ہوگی

بِهَا أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَلَمْ يُلْتَفَتْ إِلَىٰ مَا نَطَقَ بِهِ الْحَائِطُ فَلَمَّا

بسبب اس نشانی کی یہ بات کہ تحقیق وہ رسول اللہ کا ہے اور نہ التفات کیا جائیگا طرف اس چیز کے کہ کلام کیا ساتھ اسکے دیوار نے پس جب

دَخَلَ هٰذَا الِاحْتِمَالُ فِي كَلَامِ عِيسَىٰ بِإِشَارَةِ أُمِّهِ إِلَيْهِ وَ

داخل ہوا یہ احتمال بیچ کلام عیسی علیہ السلام کے ساتھ اشارہ کرنے ماں انکی کے طرف انکے حالانکہ

هُوَ فِي الْمَهْدِ كَانَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَىٰ يَحْيَىٰ أَرْفَعَ مِنْ هٰذَا

عیسی بیچ گہوارے کے تھے ہوگا سلام اللہ تعالی کا اوپر یحیی کے بلند تر اس سے

الْوَجْهِ فَمَوْضِعُ الدَّلَالَةِ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ مَا قِيلَ

وجہ سے پس موضع دلالت کا اوپر نفی ابن اللہ کہنے والوں کے تحقیق عیسی بندہ اللہ کا ہے واسطے رد اس قول کے کہ کہا گیا

فِيهِ إِنَّهُ ابْنُ اللهِ وَفَرَغَتِ الدَّلَالَةُ بِمُجَرَّدِ النُّطْقِ

حق میں عیسیٰ کے کہ تحقیق وہ بیٹا خدا کا ہے اور پوری ہوئی دلالت بمجرد کلام عیسے کے

وَأَنَّهُ عَبْدُ اللهِ عِنْدَ الطَّائِفَةِ الْأُخْرَى الْقَائِلَةِ

کہ تحقیق عیسیٰ بندہ اللہ کا ہے نزدیک گروہ دوسرے کے کہ قائل ہیں

بِالنُّبُوَّةِ وَبَقِيَ مَا زَادَ فِي حُكْمِ الْاِحْتِمَالِ فِي النَّظَرِ

نبوت عیسیٰ کے اور باقی رہی وہ چیز کہ زائد ہے بیچ حکم احتمال کے نظر

الْعَقْلِيِّ حَتّٰى ظَهَرَ فِي الْمُسْتَقْبَلِ صِدْقُهُ فِي جَمِيعِ

عقلی میں یہانتک کہ ظاہر ہووے آئندہ سچائی عیسیٰ کی بیچ تمامی

مَا أَخْبَرَ بِهِ فِي الْمَهْدِ فَتَحَقَّقَ مَا أَشَرْنَا إِلَيْهِ

اُن چیزوں کے کہ خبردی عیسیٰ نے ساتھ اُسکے بیچ گہوارے کے پس ثابت ہوا اُس چیز کو کہ اشارہ کیا ہمنے طرف اُسکے

فَصُّ حِكْمَةٍ مَالِكِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ زَكَرِيَّاوِيَّةٍ

یہ فص حکمت مالکیہ کی ہے بیچ بیان کلمۂ زکریویہ کے

اِعْلَمْ أَنَّ رَحْمَةَ اللهِ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وُجُودًا وَحُكْمًا

جان تو تحقیق کہ رحمت خدا نے سمالیا ہے ہر شے کو وجود اور حکم کی رو سے

وَأَنَّ وُجُودَ الْغَضَبِ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ بِالْغَضَبِ

اور تحقیق کہ وجود غضب کا رحمت خدا سے ہے بسبب رحمت خدا کے غضب کے عین ثابتہ پر

فَسَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ أَيْ سَبَقَتْ نِسْبَةُ الرَّحْمَةِ

پس سابق ہوئی رحمت خدا کی اوپر غضب اُسکی کے یعنے سابق ہوئی نسبت رحمت کی

إِلَيْهِ نِسْبَةَ الْغَضَبِ إِلَيْهِ وَلَمَّا كَانَ لِكُلِّ عَيْنٍ وُجُودٌ

طرف خدا کے اوپر نسبت غضب کے طرف خدا کے اور جبکہ تھا واسطے ہر ایک عین علمی کے وجود خاص کہ

يَطْلُبُهُ مِنَ اللهِ لِذٰلِكَ عَمَّتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ عَيْنٍ فَإِنَّهُ

کہ طلب کرتی تھی وہ ہر عین علمی وجود خارجی کو اللہ تعالیٰ سے واسطے اسکے شامل ہوئی رحمت حقتعالی کی ہر ایک عین کو پس تحقیق حقتعالی

بِرَحْمَتِهِ الَّتِيْ رَحِمَهٗ بِهَا فَقَبِلَ رَغْبَتَهٗ فِيْ وُجُوْدِ

بسبب رحمت اپنی کے کہ رحم کیا اسنے ہر عین پر ساتھ اسی رحمت کے قبول کیا ہر عین علمی کی رغبت اور میلان کو بیچ وجود

عَيْنِهٖ فَأَوْجَدَهَا فَلِذٰلِكَ قُلْنَا إِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ

خارجی اپنے کے پس ایجاد کیا یعنے وجود خارجی بخشا حق تعالیٰ نے اعیان کو پس اسیواسطے کہا ہمنے کہ تحقیق رحمت اللہ

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وُجُوْدًا وَحُكْمًا وَالْأَسْمَاءُ الْإِلٰهِيَّةُ

سما لیا ہے ہر شے کو وجود اور حکم کی روسے اور اسماے الٰہی

مِنَ الْأَشْيَاءِ وَهِيَ تَرْجِعُ إِلٰى عَيْنٍ وَّاحِدَةٍ

منجملہ اشیا کے ہیں اور یہ تمامی اسمار جوع کرنے ہیں طرف ذات واحدہ کے یعنی طرف ذات الٰہیہ کے

فَأَوَّلُ مَا وَسِعَتْهُ رَحْمَةُ اللّٰهِ شَيْئِيَّةُ تِلْكَ

پس اول اس شے کا کہ سما لیا ہے اوسکو رحمت ذاتیہ الٰہیہ نے شے ہونا یعنے ظاہر اور متجلی ہونا

الْعَيْنِ الْمُوْجِدَةِ لِلرَّحْمَةِ بِالرَّحْمَةِ فَأَوَّلُ

اسی ذات واحدہ کا ہے جو موجد رحمت صفاتیہ اور اسم رحمان کا ہے ساتھ رحمت ذاتیہ اور نفس رحمانی کے پس اول

شَيْءٍ وَسِعَتْهُ الرَّحْمَةُ نَفْسُهَا ثُمَّ الشَّيْئِيَّةُ الْمُشَارُ

شے کا کہ سما لیا ہے اسکو رحمت رحمانیہ نے نفس رحمت رحمانیہ میں شے ہونا اور ظاہر ہونا اس عین موجدہ اسم رحمن کا ہے جو اشارہ کیا گیا ہے

إِلَيْهَا ثُمَّ شَيْئِيَّةُ كُلِّ مَوْجُوْدٍ يُوْجَدُ إِلٰى مَا لَا يَتَنَاهٰى

طرف اسکے سابق پھر شے ہونا اور ظاہر ہونا ہر موجود کا ہے جو پایا جاوے زمانہ غیر متناہی تک

دُنْيَا وَّاٰخِرَةً وَّعَرَضًا وَّجَوْهَرًا وَّمُرَكَّبًا

دنیا میں ہو وہ یا آخرت میں عرض ہو یا جوہر مرکب ہو

وَّبَسِيْطًا وَّلَا يُعْتَبَرُ فِيْهَا حُصُوْلُ غَرَضٍ وَّلَا

یا بسیط اور نہیں اعتبار کیا جاتا ہے بیچ تعلق رحمت کے ہر موجود کے ساتھ حاصل ہونا کسی غرض کا اور نہ

مُلَائَمَةُ طَبْعٍ بَلِ الْمُلَائِمُ وَغَيْرُ الْمُلَائِمِ

مناسبت اور موافقت طبیعت کی بلکہ مناسبت اور غیر مناسبت طبیعت کی

كُلُّهٗ وَسِعَتْهُ الرَّحْمَةُ الْإِلٰهِيَّةُ وُجُوْدًا

ہر ایک کو سما لیا ہے رحمت الٰہی نے وجود اور حکم کی رو سے

۲۲۳

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي الْفُتُوحَاتِ الْمَكِّيَّةِ أَنَّ الْأَثَرَ

اور تحقیق ذکر کیا ہمنے بیچ فتوحات کی کے اس بات کا کہ نہیں اثر

لَا يَكُونُ إِلَّا لِلْمَعْدُومِ لَا لِلْمَوْجُودِ وَإِنْ كَانَ

نہیں ہوتا ہے مگر واسطے معدوم خارجی کے نہ کہ واسطے موجود خارجی کے اور اگر ہووے اثر

لِلْمَوْجُودِ فَبِحُكْمِ الْمَعْدُومِ وَهُوَ عِلْمٌ غَرِيبٌ

واسطے موجود خارجی کے پس بسبب حکم معدوم خارجی کے ہے اور وہ ایک علم ہے غریب

وَمَسْأَلَةٌ نَادِرَةٌ وَلَا يَعْلَمُ تَحْقِيقَهَا إِلَّا أَصْحَابُ

اور ایک مسئلہ ہے نادر اور نہیں جانتا ہے تحقیق اس مسئلہ کی کوئی مگر صاحبان

الْأَوْهَامِ فَذَلِكَ بِالذَّوْقِ عِنْدَهُمْ وَأَمَّا مَنْ

وہم اور خیال پس علم اس مسئلہ کا ساتھ ذوق اور کشف کے ہے نزدیک ان صاحبان وہم کے لیکن وہ شخص

لَا يُؤَثِّرُ الْوَهْمُ فِيهِ فَهُوَ بَعِيدٌ عَنْ هَذِهِ

کہ نہیں تاثیر بخشتا ہے وہم بیچ اسکے پس وہ شخص بعید ہے اس

الْمَسْأَلَةِ شعر

مسئلہ سے

فَرَحْمَةُ اللّٰهِ فِي الْأَكْوَانِ سَارِيَةٌ

پس رحمت اللہ تعالیٰ کی بیچ موجودات خلقیہ کے سرایت کرنے والی ہے

وَفِي الذَّوَاتِ وَفِي الْأَعْيَانِ جَارِيَةٌ

اور بیچ ذاتوں اور اعیان خارجیہ کے جاری ہے

مَكَانَةُ الرَّحْمَةِ الْمُثْلَى إِذَا عُلِمَتْ

مرتبہ رحمت فضیلت والے کا جو وقت معلوم ہووے وہ مرتبہ

مِنَ الشُّهُودِ مَعَ الْأَفْكَارِ عَالِيَةٌ

شہود اور کشف سے ساتھ فکروں کے عالی اور بلند ہے

فَكُلُّ مَنْ ذَكَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَقَدْ سَعِدَ وَمَا ثَمَّ إِلَّا مَنْ

پس جس شخص کو یاد کیا رحمت حق تعالیٰ نے پس تحقیق سعید ہوا وہ شخص اور نہیں ہے بیچ موجودات کے کوئی مگر وہی شخص

ذكرته الرحمة وذكر الرحمة الاشياء عين

كياد كيا اوسكو رحمت حق تعالى نے اسليے كه ذكر رحمت حق تعالى كا اشيا كو عين

ايجادها اياها فكل موجود مرحوم ولا يحجب

ايجاد كرنا رحمت كا ہے ان اشيا كو پس ہر ايك موجود مرحوم ہے اور نه محجوب ہووے تو

يا وليي عن ادراك ما قلناه بما تراه من اصحاب

اے دوست ميرے ادراك اور تصديق سے اس كلام كے كه كہا ہم نے اسكو بسبب اس چيز كے كه ديكھتا ہے تو اسكو اصحاب

البلاء وما تؤمن به من الآلام الآخرة التي

بلاؤں سے اور بسبب اس چيز كے كه اعتقاد ركھتا ہے تو ساتھ اسكے عذاب آخرت سے كه

لا تفتر عمن قامت به فاعلم اولا ان الرحمة

نہيں سستی ركھتا ہے وه عذاب اس شخص سے كه قايم ہے وه ساتھ اسكے پس جان تو اے طالب پہلے اس بات كو كه تحقيق رحمت

انما هي في الايجاد عامة فبالرحمة بالآلام

سوا اسكے نہيں ہے كه وه بيچ ايجاد كے شامل ہے تمامی اشيا كو پس بسبب رحمت كے كه ساتھ دردوں اور عذابوں كے ہے

اوجد الآلام ثم ان الرحمة لها الاثر

ايجاد كيا حق تعالى نے دردوں اور عذابوں كو پھر تحقيق واسطے رحمت حق تعالى كے اثر

بوجهين اثر بالذات وهو ايجاده كل عين

دو وجهوں سے ہے ايك اثر بالذات ہے اور وه اثر ايجاد كرنا رحمت كا ہے ہر عين

موجودة ولا تنظر الى غرض ولا الى عدم غرض

موجود علمی كو اور نہيں نظر كرتی ہے يه رحمت طرف كسی غرض اور عدم غرض كے

ولا الى ملائم ولا الى غير ملائم فانها ناظرة

اور نه طرف مناسبت اور غير مناسبت طبيعت كے اسليے كه تحقيق رحمت ذاتيه نظر كرنے والی ہے

في عين كل موجود قبل وجوده بل تنظره في عين

بيچ عين ثابته ہر موجود كے قبل وجود خارجی اسكے كے بلكه نظر كرتی ہے يه رحمت ہر موجود بيچ عين

ثبوته ولهذا رأت الحق المخلوق في الاعتقادات

ثبوت علمی اسكے كے عدم خارجی ميں اور اسيواسطے ديكھتی ہے رحمت ساتھ اس حق معبود كو كه مخلوق ومجعول اسكے ہے بيچ اعتقادات

٢٢٥

عَيْنًا ثَابِتَةً فِي الْعُيُونِ الثَّابِتَةِ فَرَحِمَتْهُ بِنَفْسِهَا

ایک عین اعیان ثابتہ میں سے پس رحم کیا اُس رحمت ذاتیہ نے اوپر اُسی معبود مخلوق کے اپنی ہی ذات سے

بِالْاِيجَادِ وَلِذٰلِكَ قُلْنَا اِنَّ الْحَقَّ الْمَخْلُوقَ فِي الْاِعْتِقَادَاتِ

ساتھ وجود بخشنے کے اُسی معبود مخلوق کو اور اسیواسطے کہا ہمنے کہ تحقیق وہ حق معبود کہ مخلوق اور مجعول ہے بیچ اعتقادوں کے

اَوَّلُ شَيْءٍ مَرْحُومٍ بَعْدَ رَحْمَتِهَا بِنَفْسِهَا فِي تَعَلُّقِهَا

اول اُس شے کا ہے کہ رحم کیا گیا اور متعلق ہوا وہ ساتھ رحمت کے بعد رحم کرنے رحمت کے اپنی ذات پر بیچ تعلق اُسی رحمت کے

بِاِيجَادِ الْمَرْحُومِينَ وَلَهَا اَثَرٌ آخَرُ بِالسُّؤَالِ فَيَسْاَلُ

ایجاد کرنے میں باقی مرحوموں کے اور ایک اور واسطے رحمت کے اثر دوسرا ہے کہ متعلق ہے ساتھ سوال کے پس سوال کرتے ہیں

الْمَحْجُوبُونَ الْحَقَّ اَنْ يَرْحَمَهُمْ فِي اعْتِقَادِهِمْ وَ

محجوبین حق تعالے سے اس بات کا کہ رحم کرے حق تعالیٰ اُنپر موافق اعتقاد اُنکے کے اور

اَهْلُ الْكَشْفِ يَسْئَلُونَ رَحْمَةَ اللّٰهِ اَنْ تَقُومَ بِهِمْ

اہل کشف سوال کرتے ہیں رحمت سے اللہ تعالیٰ کی اسبات کا کہ قایم رہے رحمت ساتھ اُنکے

فَيَسْئَلُونَهَا بِاسْمِ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ يَا اَللّٰهُ ارْحَمْنَا

پس سوال کرتے ہیں وہ لوگ رحمت کا ساتھ نام اللہ کے پس کہتے ہیں ای اللہ رحم فرما ہم پر

وَلَا يَرْحَمُهُمْ اِلَّا قِيَامُ الرَّحْمَةِ بِهِمْ فَلَهَا الْحُكْمُ

اور نہیں رحم فرماتا ہے حق تعالیٰ اُنپر کچھ مگر قایم کردینا رحمت کا ساتھ اُنکے پس واسطے رحمت ہی کے حکم ہے مرحوم پر

لِاَنَّ الْحُكْمَ اِنَّمَا هُوَ فِي الْحَقِيقَةِ لِلْمَعْنَى الْقَائِمِ

اسلیے کہ تحقیق حکم سوائے اسکے نہیں ہے کہ وہ حقیقت میں واسطے ایک معنی اور مرتبے کے ہے جو قایم ہے وہ

بِالْمَحَلِّ فَهُوَ الرَّاحِمُ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ عِبَادَهُ

ساتھ محل کے پس وہی معنی رحم کرنے والے ہیں حقیقت میں نفس محل پر اور نہیں رحم کرتا ہے اللہ تعالیٰ بندوں اپنے کے

الْمُعْتَنٰى بِهِمْ اِلَّا بِالرَّحْمَةِ فَاِذَا قَامَتْ بِهِمُ الرَّحْمَةُ

جو معتبر ہیں مگر ساتھ قیام رحمت کے پس جسوقت قایم ہوئی ساتھ اُنکے رحمت حق تعالیٰ کی

وَجَدُوا حُكْمَهَا ذَوْقًا فَمَنْ ذَكَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَقَدْ

پاتے ہیں وہ حکم رحمت کو ذوق اور وجدان سے پس جس شخص کو یاد کیا رحمت نے پس تحقیق

رُحِمَ وَاسْمُ الْفَاعِلِ هُوَ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ وَالْحُكْمُ

مرحوم ہوا وہ اور اسم فاعل وہی رحیم اور راحم ہے اور حکم

لَا يَتَّصِفُ بِالْخَلْقِ لِاَنَّهٗ اَمْرٌ تُوْجِبُهُ الْمَعَانِيْ لِذَوَاتِهَا

نہیں متصف ہوتا ہے ساتھ خلق کے اسلیے کہ تحقیق حکم ایک امر معنوی ہے کہ موجب و ثبت اسکی معانی کیلیے طلب ہیں واسطے ذاتوں اپنی کے

فَالْاَحْوَالُ لَا مَوْجُوْدَةٌ وَلَا مَعْدُوْمَةٌ اَيْ لَا عَيْنَ

پس احوال اور احکام نہ موجود ہیں خارج میں اور نہ معدوم خارج سے یعنے نہیں ہے کوئی ذات

لَهَا فِي الْوُجُوْدِ لِاَنَّهَا نِسَبٌ وَلَا مَعْدُوْمَةٌ فِي الْحُكْمِ

واسطے اسکے بیچ وجود خارجی کے اسلیے کہ تحقیق وہ احوال اور احکام نسبتیں ہیں اور نہ وہ احوال و احکام معدوم محض ہیں بیچ حکم کے

لِاَنَّ الَّذِيْ قَامَ بِهِ الْعِلْمُ يُسَمّٰى عَالِمًا وَهُوَ الْحَالُ

اسلیے کہ تحقیق جس شخص کے ساتھ قایم ہوتا ہے علم مثلاً نام رکھا جاتا ہے اسکا عالم اور وہ قیام ایک حال ہے

فَالْعَالِمُ ذَاتٌ مَوْصُوْفَةٌ بِالْعِلْمِ فَمَا هُوَ عَيْنُ الذَّاتِ

پس عالم ایک ذات ہے کہ موصوف ہے ساتھ صفت علم کے پس نہیں ہے وہ اتصاف اور حال عین اس ذات کا

وَلَا عَيْنُ الْعِلْمِ وَمَا ثَمَّ اِلَّا عِلْمٌ وَذَاتٌ قَامَ بِهَا

اور نہ عین اُس علم کا اور نہیں ہے بیچ الصفات کے مگر علم اور ذات کہ قایم ہے ساتھ اُسی ذات کے

هٰذَا الْعِلْمُ وَكَوْنُهٗ عَالِمًا حَالٌ لِهٰذِهِ الذَّاتِ بِاتِّصَافِهَا

یہ علم اور ہونا اُس عالم کا عالم حال ہے واسطے اُس ذات کے بسبب متصف ہونے اُس ذات کے

بِهٰذَا الْمَعْنٰى فَحَدَثَتْ نِسْبَةُ الْعِلْمِ اِلَيْهِ فَهُوَ الْمُسَمّٰى

ساتھ اس معنے کے پس پیدا ہوئی نسبت علم کی طرف عالم کے پس وہ شخص کہ قایم ہے ساتھ اسکے علم نام رکھا گیا اسکا

عَالِمًا وَالرَّحْمَةُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ نِسْبَةٌ مِّنَ الرَّاحِمِ

عالم اور رحمت حقیقت میں ایک نسبت ہے نسبتوں میں سے راحم کی

وَهِيَ الْمُوْجِبَةُ لِلْحُكْمِ فَهِيَ الرَّاحِمَةُ وَالَّذِيْ اَوْجَدَهَا

اور وہی رحمت موجب اور مثبت حکم کی ہے پس وہ رحمت راحم اور رحیم ہے اور جسنے پیدا کیا رحمت کو

فِي الْمَرْحُوْمِ مَا اَوْجَدَهَا لِيَرْحَمَهٗ بِهَا وَاِنَّمَا اَوْجَدَهَا

بیچ مرحوم کے نہ پیدا کیا اُسنے رحمت کو واسطے اسکے کہ رحم کرے وہ مرحوم پر ساتھ رحمت کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ پیدا کیا اُسنے رحمت کو

۲ صادر ہوتے ہیں اُس جہت سے افعال خوارق عادات اور انواع معجزات اور کرامات کے اور رحمت مبدأ تمامی صفات فعلیہ کی ہے ۱۲ منہ

لم يرحم بها من قامت به وهو سبحانه ليس بمحل

واسطے اسکے کہ رحم کرے وہ ساتھ اسی رحمت کے اس شخص کو کہ قائم ہوئی رحمت ساتھ اسکے اور حق سبحانہ تعالیٰ نہیں ہو محل

للحوادث فليس بمحل لايجاد الرحمة فيه وهو

حوادث کا پس نہیں ہے حق تعالیٰ محل ایجاد رحمت کا بیچ مرحوم کے مانا ہوا حق تعالیٰ کے بھی

الراحم ولا يكون الراحم راحما الا بقيام الرحمة

راحم ہے اور نہیں ہوتا ہے راحم رحم کرنیوالا کسی پر مگر بسبب قیام رحمت کے

به فثبت انه عين الرحمة ومن لم يذق هذا

ساتھ اسکے پس ثابت ہوا یہ کہ تحقیق حق تعالیٰ عین رحمت ہے اور جسنے نہ چکھا اس

الامر ولا كان له فيه قدم ما اجترأ ان يقول

امر ذوقی کو اور نہیں ہے اسکو بیچ اس امر کے دخل نہ دلیری کی اسنے اسبات پر کہ کہے

انه عين الرحمة او عين الصفة فقال ما هو

کہ تحقیق حق تعالیٰ عین رحمت یا عین صفت ہے پس قائل ہوا یعنی ٹھہری کہ نہیں ہے حق تعالیٰ

عين الصفة ولا غيرها فصفات الحق

عین صفت اور نہ غیر صفت پس صفات حق تعالیٰ کے

عنده لا هي هو ولا هي غيره لانه لا يقدر

نزدیک اس شخص کے نہ عین حق ہیں اور نہ غیر حق اسلیے کہ تحقیق وہ شخص نہیں قادر ہوتا ہے

على نفيها ولا يقدر ان يجعلها عينه فعدل

اوپر نفی کرنے صفات حق تعالیٰ کی اور نہیں قادر ہوتا ہے وہ اسپر کہ گردانے وہ صفات حق کو عین حق پس پھیر گردانی کی اسنے

الى هذه العبارة وهي عبارة حسنة وغيرها

طرف اس بیان کے اور وہ بیان ایک عبارت بہتر ہے اور غیر اس عبارت حسنہ کا

احق بالامر منها وارفع للاشكال وهو القول

سزاوارتر ہے نفس الامر میں اچھی عبارت حسنہ سے اور ارفع ہے واسطے رفع اشکال تعدد قدما کے اور ظاہر اسی عبارت حسنہ کا قائل ہونا

۲۲۹

بِنَفْيِ أَعْيَانِ الصِّفَاتِ وُجُودًا قَائِمًا بِذَاتِ الْمَوْصُوفِ

نفی اعیان الا ذوات صفات حق تعالی کا ہو وجود اور محقق کی رو سے کہ قائم ہوں وہ بجاے ذات اور تحقق کی ساتھ ذات موصوف کے

وَإِنَّمَا هِيَ نِسَبٌ وَإِضَافَاتٌ بَيْنَ الْمَوْصُوفِ بِهَا وَبَيْنَ

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ صفات نسبتیں اور اضافتیں ہیں درمیان اس ذات کے کہ موصوف ہے وہ ذات ساتھ اُن صفات کے اور

أَعْيَانِهَا الْمَعْقُولَةِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّحْمَةُ جَامِعَةً

حقائق معقولہ اُن صفات کے اگرچہ ہے رحمت جامع تمامی صفات کی

فَإِنَّهَا بِالنِّسْبَةِ إِلَى كُلِّ اسْمٍ إِلٰهِيٍّ مُخْتَلِفَةٌ فَلِهٰذَا يَسْأَلُ

ولیکن رحمت بہ نسبت ہر ایک اسم الٰہی کے مختلف ہیں پس بسبب اسی اختلاف کے سوال کیا جاتا ہے

الْحَقُّ سُبْحَانَهُ أَنْ يَرْحَمَ بِكُلِّ اسْمٍ إِلٰهِيٍّ فَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

حق سبحانہ تعالی سے اس بات کا کہ رحم کرے حق تعالی موافق ہر ایک اسم الٰہی کے پس رحمت اللہ تعالی کے اور

الْكِنَايَةِ هِيَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ لَهَا شُعَبٌ

کنایہ کی یعنے ضمیر متکلم اور مخاطب کی وہ ہے کہ سما لیا ہے اس نے ہر شے کو پھر واسطے رحمت کے شعبے

كَثِيرَةٌ تَتَعَدَّدُ بِتَعَدُّدِ الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ فَمَا تَعُمُّ

بہت ہیں کہ متعدد اور منتشر ہوتی ہے رحمت موافق شمار اسمای الٰہی کے کلی اور جب کہ پس نہیں عام ہوتی ہے رحمت

بِالنِّسْبَةِ إِلَى ذٰلِكَ الِاسْمِ الْخَاصِّ الْإِلٰهِيِّ فِي قَوْلِ

بہ نسبت طرف اسی اسم خاص الٰہی کے جو بیچ قول

السَّائِلِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ

سائل کے ہے اے رب میرے معاف کر اور رحم کر اور بہ نسبت غیر اسکے جو اسم خاص ہے

الْأَسْمَاءِ حَتَّى الْمُنْتَقِمِ لَهُ أَنْ يَقُولَ يَا مُنْتَقِمُ

اسمائے الٰہی میں سے یہاں تک کہ بہ نسبت اسم منتقم کے پہنچتا ہے سائل کو یہ کہ کہے وہ اے منتقم

ارْحَمْنِي وَذٰلِكَ لِأَنَّ هٰذِهِ الْأَسْمَاءَ تَدُلُّ عَلَى

رحم کر مجھ پر اور یہ عدم عمومیت رحمت کی اس واسطے ہے کہ تحقیق یہ اسمائے الٰہی دلالت کرتے ہیں اوپر

الذَّاتِ الْمُسَمَّاةِ وَتَدُلُّ بِحَقَائِقِهَا عَلَى مَعَانٍ

اس ایک ذات کے کہ نام رکھا گیا ہے اسکا اسمائے مختلفہ اور دلالت کرتے ہیں وہ اسما ساتھ حقیقتوں مختلفہ اپنی کے اوپر معنوں

مُختلِفَۃٍ فَیَدْعُوْ بِھَا فِی الرَّحْمَۃِ مِنْ حَیْثُ دَلَالَتِھَا عَلَی الذَّاتِ

مختلفہ کے پس پکارتا ہے سائل اللہ تعالی کو ساتھ اُن اسما کے بیچ طلب رحمت کے باعتبار دلالت کرنے اُن اسما کے اوپر اُس ایک ذات کے

الْمُسَمَّاۃِ بِذٰلِکَ الْاِسْمِ لَا غَیْرُ لَا بِمَا یُعْطِیْہِ مَدْلُوْلُ ذٰلِکَ

کہ نام رکھا گیا ہے اُس ذات کا ساتھ اُسی اسم خاص کے نہ ساتھ غیر اُسی اسم خاص کے نہ ساتھ اُس مفہوم کے کہ عطا کرتا ہے اُس مفہوم کو مدلول اُس

الْاِسْمِ الَّذِیْ یَنْفَصِلُ بِہٖ عَنْ غَیْرِہٖ وَیَتَمَیَّزُ فَاِنَّہٗ لَا یَتَمَیَّزُ

اسم خاص کا کہ جدا ہوتا ہے وہ اسم خاص بسبب اُس مدلول کے غیر اپنے سے اور ممتاز ہوتا ہے وہ اسلیے کہ تحقیق اسم خاص نہیں متمیز ہوتا ہے

عَنْ غَیْرِہٖ وَھُوَ عِنْدَہٗ دَلِیْلُ الذَّاتِ وَاِنَّمَا یَتَمَیَّزُ بِنَفْسِہٖ

غیر اپنے سے اُس حالت میں کہ وہ اسم خاص نزدیک سائل کے دلالت کرنیوالا ذات پر ہو اور سوا اسکے نہیں کہ متمیز ہوتا ہے وہ اسم خاص ساتھ نفس مفہوم اپنے کے

عَنْ غَیْرِہٖ لِذَاتِہٖ اِذِ الْمُصْطَلَحُ عَلَیْہِ بِاَیِّ لَفْظٍ کَانَ حَقِیْقَۃٌ

غیر اپنے سے بنظر مفہوم خاص ذات اپنی کی اسلیے کہ وہ مفہوم کہ اصطلاح کی گئی ہو اوپر اُسکے ساتھ کسی لفظ کہ ہووے وہ ایک ہی حقیقت

مُتَمَیِّزَۃٌ بِذَاتِھَا عَنْ غَیْرِھَا وَاِنْ کَانَ الْکُلُّ قَدْ سِیْقَ

متمیزہ ہی ساتھ ذات اپنی کے غیر اپنے سے اگرچہ ہے ہر ایک اسم کہ سیاق اور وضع کیا گیا ہے وہ

لِیَدُلَّ عَلٰی عَیْنٍ وَّاحِدَۃٍ مُّسَمَّاۃٍ فَلَا خِلَافَ فِیْ اَنَّہٗ لِکُلِّ

واسطے دلالت کرنے اوپر ایک ہی ذات مسمی بالاسما کے پس نہیں ہے خلاف بیچ اسبات کے کہ تحقیق واسطے ہر ایک

۱۳۰

اِسْمٍ حُکْمٌ لَیْسَ لِلْاٰخَرِ فَذٰلِکَ اَیْضًا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّعْتَبَرَ کَمَا

اسم کے ایک ایک حکم خاص ہے کہ نہیں ہے وہ واسطے اسم دوسرے کے پس وہ حکم خاص بھی سزاوار اسبات کا ہے کہ اعتبار کیا جاوے وہ جیسا کہ

یُعْتَبَرُ دَلَالَتُھَا عَلَی الذَّاتِ الْمُسَمَّاۃِ وَلِھٰذَا قَالَ اَبُو

اعتبار کی جاتی ہے دلالت اسما کی اوپر اُس ذات کے کہ مسمی بالاسما ہے اور اسیواسطے کہا شیخ ابو

الْقَاسِمِ بْنُ قَسِیٍّ فِی الْاَسْمَاءِ الْاِلٰھِیَّۃِ اِنَّ کُلَّ اِسْمٍ عَلٰی

القاسم بیٹے قسی نے بیچ حق اسماے الٰہی کے کہ تحقیق ہر ایک اسم خاص اوپر

انْفِرَادِہٖ مُسَمًّی بِجَمِیْعِ الْاَسْمَاءِ الْاِلٰھِیَّۃِ کُلِّھَا اِذَا قَدَّمْتَہٗ

سبیل انفراد اپنے کے نام رکھا جاتا ہے ساتھ باقی تمامی اسماے الٰہی کے جسوقت مقدم کرے تو کسی ایک اسم خاص کو

فِی الذِّکْرِ نَعَتَّہٗ بِجَمِیْعِ الْاَسْمَاءِ وَذٰلِکَ لِدَلَالَتِھَا عَلٰی

بیچ ذکر کے منعوت اور موصوف کرے تو اُسی اسم خاص کو ساتھ تمامی اسما کے اور یہ حکم عام بسبب دلالت کرنے اُن اسما کے ہے اوپر

عَیْنٍ وَّاحِدَۃٍ وَاِنْ تَکَثَّرَتِ الْاَسْمَاءُ عَلَیْھَا وَاخْتَلَفَتْ

ایک ہی ذات کے اگرچہ بہت در رو ہوسنے ہین اسما اوپر اُسی ایک ذات کے اور مختلف ہوتی ہین

حَقَائِقُھَا اَیْ حَقَائِقُ تِلْکَ الْاَسْمَاءِ ثُمَّ اِنَّ الرَّحْمَۃَ تَنَالُ

حقیقتیں اُنکی یعنی حقیقتیں اُن اسما کی پھر تحقیق رحمت حق تعالی کی پہونچتی ہے بندون کو

٢٣١

عَلٰی طَرِیْقَیْنِ طَرِیْقُ الْوُجُوْبِ وَهُوَ قَوْلُهٗ (فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ

اوپر دو طریق کے ایک بطریق وجوب کے ہے اور وہ ثابت ہے قول اللہ تعالی سے (پس قریب ہے کہ لکھ دونگا میں اُس رحمت کو واسطے اُن لوگوں کے

یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ) وَمَا قَیَّدَهُمْ بِهٖ مِنَ الصِّفَاتِ

کہ ڈرتے ہیں وہ اور دیتے ہیں زکوۃ) اور بجالاتے ہیں اُس چیز کو کہ مقید کیا حق تعالی نے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ صفتوں

الْعِلْمِیَّةِ وَالْعَمَلِیَّةِ وَالطَّرِیْقُ الْاٰخَرُ الَّذِیْ تُنَالُ بِهٖ هٰذِهِ

علم اور عمل سے ہے اور طریق دوسرا وہ ہے کہ پہونچتی ہے ساتھ اُسکے بندوں کو

الرَّحْمَةُ عَلٰی طَرِیْقِ الْاِمْتِنَانِ الْاِلٰهِیِّ الَّذِیْ لَا یَقْتَرِنُ

رحمت حق تعالی کی بطریق منت اور احسان الہی کے کہ نہیں نزدیک ہوتا ہے

بِهٖ عَمَلٌ وَهُوَ قَوْلُهٗ (وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ)

ساتھ اُسکے کوئی عمل اور وہ ثابت ہے قول اللہ تعالی سے (اور رحمت میری نے سمایا ہے ہر شے کو)

وَمِنْهُ قِیْلَ (لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا

اور اُسی راہ امتنانی سے کہا گیا (تاکہ بخشے واسطے تیرے اللہ تعالی جو کچھ کہ ہوا تھا پہلے گناہوں سے اور جو کچھ

تَاَخَّرَ) وَمِنْهَا قَوْلُهٗ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ

کہ پیچھے ہوا) اور رحمت امتنانی سے ہی قول حق تعالی کا ہے کہ کر تو اے بندے جو کچھ کہ چاہے واسطے کہ تحقیق بخشا میں نے واسطے تیرے

فَاعْلَمْ ذٰلِكَ

پس جان تو اے عارف اسکو

فَصُّ حِکْمَةٍ اِیْنَاسِیَّةٍ فِیْ کَلِمَةٍ

یہ فص حکمت ایناسیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ

اِلْیَاسِیَّةٍ

الیاسیہ کے

اِلْیَاسُ هُوَ اِدْرِیْسُ کَانَ نَبِیًّا قَبْلَ نُوْحٍ وَرَفَعَهُ

حضرت الیاس بعینہٖ وہی ادریس علیہ السلام ہیں کہ تھے وہ نبی قبل نوح علیہ السلام کے اور اُٹھا لیا تھا اُنکو

اللّٰهُ مَکَانًا عَلِیًّا فَهُوَ فِیْ قَلْبِ الْاَفْلَاكِ سَاکِنٌ

اللہ تعالی نے اوپر مکان بلند کے پس ادریس علیہ السلام بیچ قلب آسمانوں کے رہنے والے ہیں

وهو فلك الشمس ثم بعث الى قرية بعلبك وبعل

او محب الیاس کہ آسمان آفتاب کا ہے پھر بھیجے گئے وہ طرف اہل قریہ بعلبک کے اور بعل

اسم صنم وبك هو سلطان تلك القرية وكان

نام ایک بت کا ہے اور بک نام پادشاہ اس قریہ کا ہے اور تھا

هذا الصنم المسمى بعلا مخصوصا بالملك وكان

یہ بت کہ نام اسکا بعل ہے مخصوص ساتھ بادشاہ کے اور تھے

الیاس الذی هو ادریس قد مثل له انفلاق

الیاس علیہ السلام کہ وہ عین ادریس ہیں اس حالت میں کہ تحقیق متمثل ہوا واسطے اسکے انشقاق

الجبل المسمى لبنان من اللبانة وهى الحاجة

اس پہاڑ کا کہ نام رکھا گیا اسکا لبنان کہ وہ مشتق لبانت سے ہے اور وہ معنی میں حاجت کے ہے یعنی

عن فرس من نار وجميع الاته من نار فلما

انشقاق جبل لبنان کا گھوڑے آتشی سے تھا اور تمامی اوزار اور سامان بھی اسکے آتشی تھے پس جس وقت

رآه ركب عليه فسقطت عنه الشهوة وكان

دیکھا الیاس علیہ السلام نے اس گھوڑے کو سوار ہوئے وہ اوپر اسکے پس ساقط ہوئی ان سے شہوت نفسانی اور ہو گئے

عقلا بلا شهوة فلم يبق له تعلق بما يتعلق به

الیاس عقل مجرد بلا شہوت پس نہ باقی رہا واسطے انکے علاقہ ساتھ ان چیزوں کے کہ متعلق ہوتے ہیں ساتھ اسکے

الاغراض النفسية فكان الحق فيه منزها

اغراض نفسانی اور تھا حق تعالی نزدیک الیاس کے منزہ

فكان على النصف من المعرفة بالله فان

پس تھے الیاس علیہ السلام اوپر نصف معرفت حق تعالی کے اسلیے کہ تحقیق

العقل اذا تجرد لنفسه من حيث اخذه

عقل جس وقت مجرد اور پاک ہووے بذاتہ شائبۂ وہم و خیال سے باعتبار اخذ اور حاصل کرنے اسکے کے

العلوم عن نظره كانت معرفته بالله على التنزيه

علوم کو بطریق عقلی اپنے کے ہو گی معرفت عقل کی ساتھ اللہ تعالی کے اوپر سبیل تنزیہ کے

لا على التشبيه وإذا أعطاه الله المعرفة بالتجلي

نہ اوپر طریق تشبیہ کے اور جس وقت عطا کرتا ہے صاحب عقل کو اللہ تعالی معرفت ساتھ تجلی کے

كملت معرفته بالله فنزه في موضع وشبه

کامل ہوتی ہے معرفت اسکی ساتھ اللہ تعالی کے پس تنزیہ کرتا ہے وہ بیچ محل تنزیہ کے اور تشبیہ کرتا ہے وہ

في موضع ورأى سريان الحق بالوجود في الصور

بیچ محل تشبیہ کے اور دیکھتا ہے وہ سرایت حق تعالی کی ساتھ وجود یعنے ذات کے بیچ صورتوں

الطبيعية والعنصرية وما بقيت له صورة إلا و

طبیعیہ اور عنصریہ کے اور نہیں باقی رہتی ہے واسطے اسی صاحب عقل کے کوئی صورت مگر

يرى عين الحق عينها وهذه المعرفة التامة

اس حال میں کہ دیکھتا ہے صاحب عقل بیچ حق تعالی کو عین صورت اور یہ معرفت تام اور کامل وہ ہے

التي جاءت بها الشرائع المنزلة من عند الله

کہ لائے ہیں اسکو شرائع نبوی کہ اتاری گئی ہیں وہ نزدیک سے اللہ تعالے کے

وحكمت بهذه المعرفة الأوهام كلها

اور حکم کیا ساتھ اس معرفت کامل کے تمام حضرات اوہام نے

ولذلك كانت الأوهام أقوى سلطانا في

اور واسطے اسی کے ہیں تمامی حضرات اوہام قوی تر غلبہ کی رو سے بیچ

هذه النشأة من العقول لأن العاقل ولو بلغ

اس پیدائش انسانی کے تمامی حضرات عقول سے اسلیے کہ تحقیق عاقل اگرچہ پہونچے وہ کسی مرتبے تک

ما بلغ في عقله لم يخل عن حكم الوهم عليه والتصور

کہ ہو پہونچے بیچ عقل اپنی کے نہیں خالی ہے وہ حکم وہم سے اوپر اسکے اور تصور سے

فيما عقل فالوهم هو السلطان الأعظم في

بیچ اس چیز کے کہ تعقل کیا ہو عاقل نے پس وہم خود ایک سلطان اعظم اور غالب تر ہے بیچ

هذه الصورة الكاملة الإنسانية وبه جاءت

اس صورت کاملہ انسانی کے اور بسبب مدد وہم کے آئی ہیں

الشرائع المنزلة فتشبهت و تنزهت تشبهت

شریعتیں جو خدا کے یہاں سے آتاری گئی ہیں پس تشبیہ کرتی ہیں شریعتیں حق تعالی کی اور تنزیہ پس تشبیہ کرتے ہیں وہ

في التنزيه بالوهم و تنزهت في التشبيه بالعقل

بیچ مقام تنزیہ کے ساتھ لسان وہم کے اور تنزیہ کرتے ہیں وہ بیچ مقام تشبیہ کے ساتھ لسان عقل کے

فارتبط الكل بالكل فلا يمكن ان يخلو تنزيه

پس مرتبط اور مختلط ہوا ہر ایک امر تشبیہ اور تنزیہ ساتھ ہر ایک کے پس نہیں ممکن ہے یہ کہ خالی ہووے تنزیہ

عن تشبيه ولا تشبيه عن تنزيه قال الله تعالى (ليس كمثله

تشبیہ سے اور تشبیہ تنزیہ سے فرمایا اللہ تعالی نے (نہیں ہے مانند اس کے

شيء) فنزه و شبه (وهو السميع البصير) فشبه وهي اعظم

کوئی شے) پس تنزیہ کی حق تعالی نے اور تشبیہ کی اس نے (اور وہی ہو سننے والا اور دیکھنے والا) پس تشبیہ کی اس نے اور یہ بزرگ تر

آية نزلت في التنزيه و مع ذلك لم تخل عن تشبيه

ایک آیت ہے کہ نازل ہوئی ہے بیچ تنزیہ کے اور باوجود اس کے نہیں خالی ہے وہ آیت تشبیہ سے

بالكاف فهو اعلم العلماء بنفسه وما عبر عن نفسه الا

بسبب حرف کاف تشبیہ کے پس حق تعالی عالم تر عالموں کا ہے ذات اپنی کا اور نہیں تعبیر کی حق تعالی نے ذات اپنی سے مگر

بما ذكرناه ثم قال (سبحان ربك رب العزة عما

ساتھ اس چیز کے کہ ذکر کیا ہم نے اس کا ارتباط تشبیہ اور تنزیہ سے پھر فرمایا حق تعالی نے (پاک ہے رب تیرا اے محمد کہ صاحب غلبہ ہے اس چیز سے

يصفون) وما يصفونه الا بما تعطيه عقولهم فنزه

کہ صفت کرتے ہیں عقل والے اس سے اور نہیں صفت کرتے ہیں وہ حق تعالی کی مگر ساتھ اس چیز کے کہ عطا کرتے ہیں ان کو عقول ان کی پس تنزیہ کی

نفسه عن تنزيههم اذ حددوه بذلك التنزيه و

ذات اپنی کی تنزیہ ان کے سے اسلیئے کہ محدود کیا ان لوگوں نے حق تعالی کو ساتھ اسی تنزیہ کے اور

ذلك لقصور العقول عن ادراك مثل هذا ثم جاءت

یہ بسبب قصور عقول کے ہے ادراک سے مثل امر مذکور کے پھر لائیں تمام

الشرائع كلها بما تحكم به الاوهام فلم تخل الحق

شریعتیں اس چیز کو کہ حکم کرتی ہیں ساتھ اس کے حضرات اوہام پس نہیں خالی کرتی ہیں شریعتیں حق تعالی کو

عن صفة يظهر فيها كذا قالت وبذا جاءت فعلمت

کسی ایک صفت سے کہ ظاہر ہووے حق تعالی بیچ اس کے اسی طرح کہا شریعتوں نے اور ساتھ اس کے آئی ہیں شریعتیں پس جانا اور عمل کیا

الامم على ذلك فاعطاها الحق التجلي فلحقت بالرسل

امتوں نے اوپر اس طریق کے پس عطا کی ان امتوں کو حق تعالی نے تجلی پس لاحق ہوئی وہ امت ساتھ پیغمبروں کے

وِرَاثَةً فَنَطَقَتْ بِمَا نَطَقَتْ بِهِ رُسُلُ اللّٰهِ (اَللّٰهُ

وراثت کی رو سے پس ناطق ہوئی وہ است ساتھ اُس چیز کے کہ ناطق ہوئے ساتھ اُسکے انبیا اللہ تعالیٰ کے (اللہ

اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ) فَاللّٰهُ اَعْلَمُ مُوَجَّهٌ

خوب جانتا ہے کہ کس جگہ رکھے رسالت اپنی کو) پس (اللہ) کی جو بیچ (اللہ اعلم) کے واقع ہو توجیہ کی گئی ہے

لَهٗ وَجْهٌ بِالْخَبَرِيَّةِ اِلٰى رُسُلِ اللّٰهِ وَلَهٗ وَجْهٌ

ساتھ دو وجہوں کے ایک وجہ اُسکی خبر ہونے کی ہے اُس قول کی کہ رسل اللہ ہے باعتبار مبتدا ہونے کے اور دوسری وجہ اُسکی

بِالْاِبْتِدَاءِ اِلٰى اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ وَكِلَا

مبتدا ہونے کی ہے اُس قول کی کہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ہے اور ہر

الْوَجْهَيْنِ حَقِيْقَةٌ فِيْهِ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا بِالتَّشْبِيْهِ

دونوں وجہین حقیقی ہیں بیچ اُسی قول کے پس اسیواسطے قائل ہوئے ہم ساتھ تشبیہ کے

فِى التَّنْزِيْهِ وَبِالتَّنْزِيْهِ فِى التَّشْبِيْهِ وَبَعْدَ

بیچ عین تنزیہ کے اور ساتھ تنزیہ کے بیچ عین تشبیہ کے اور بعد

اَنْ تَقَرَّرَ هٰذَا فَنُرْخِى السُّتُوْرَ وَنُسْدِلُ

مقرر ہونے اسکے کہ مذکور ہوا پس چھوڑتے ہیں ہم اہل عرفان پردوں کو اور لٹکاتے ہیں ہم

الْحُجُبَ عَلٰى عَيْنِ الْمُنْتَقِدِ وَالْمُعْتَقِدِ وَاِنْ كَانَا

حجابوں کو اوپر آنکھوں پیرو عقل اور معتقد کے اگرچہ ہو دیں وہ دونوں

مِنْ بَعْضِ صُوَرِ مَا تَجَلّٰى فِيْهَا الْحَقُّ وَلٰكِنْ قَدْ

بعض صورتوں میں سے اُن مظاہر کے کہ تجلی کی بیچ اُنکے حق تعالےٰ نے ولیکن تحقیق

اُمِرْنَا بِالسَّتْرِ لِيَظْهَرَ تَفَاضُلُ اِسْتِعْدَادِ الصُّوَرِ

مامور ہوئے ہم ساتھ چھپانے اسرار کے تاکہ ظاہر ہووے باہم فضیلت استعداد صورتوں کی

فَاِنَّ الْمُتَجَلِّىْ فِىْ صُوْرَةٍ هُوَ بِحُكْمِ اِسْتِعْدَادِ تِلْكَ

اسلیے کہ تحقیق تجلی کرنے والے کی تجلی یعنے تجلی حق تعالےٰ کی بیچ کسی صورت کے وہ موافق استعداد اُس

الصُّوْرَةِ فَيُنْسَبُ اِلَيْهِ مَا تُعْطِيْهِ حَقِيْقَتُهَا وَلَوَازِمُهَا

صورت کے ہوتی ہے پس نسبت کیجاتی ہے طرف تجلی کرنیوالے کی اُس چیز کی کہ مقتضی ہے اُسکو حقیقت اُس صورت کی اور نسبت کیجاتی ہے طرف تجلی کرنیوالے کی لوازم اُس صورت کی

لا بُدَّ مِن ذلك مثلُ من يرى الحقَّ في النوم و

اور ضرور ہے اس نسبت سو مانند اُس شخص کے کہ دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو بیچ خواب کے اور

لا ينكر هذا وانه لا شك الحق عينه

نہیں انکار کیا جاتا ہو اسکا اور نہیں انکار کیا جاتا ہو اس امر کا کہ بے شک حق تعالیٰ عین اُس مرئی کا ہے

فيتبعه لوازم تلك الصورة وحقائقها التي

پس تابع ہوتے ہیں حق تعالیٰ کے لوازم اُس صورت کے اور حقائق اُس کے کہ

تجلى فيها في النوم ثم بعد ذلك يعبر اي يجاوز

تجلی کی حق تعالیٰ نے بیچ اُس صورت مرئی کے خواب میں پھر بعد اُسکے تعبیر کرتا ہے یعنے تجاوز کرتا ہے

عنها الى امر آخر يقتضي التنزيه عقلا فان

دیکھنے والا اُس صورت مرئی سے طرف امر دوسرے کے کہ مقتضی ہو وہ امر تنزیہ حق کو عقل کی راہ سے پس اگر

كان الذي يعبرها ذا كشف او ايمان فلا

ہے وہ شخص کہ تعبیر کرتا ہو وہ اُس صورت مرئی کی صاحب کشف یا صاحب ایمان پس نہیں

يجوز عنها الى تنزيه فقط بل يعطيها حقها

تجاوز کرتا ہے وہ اُس صورت مرئی سے طرف تنزیہ محض کے بلکہ عطا کرتا ہو وہ اُس صورت کو حق اُسکا

من التنزيه ومما ظهرت فيه فالله على

تنزیہ سے اور اُس چیز سے کہ ظاہر ہوئی ہو وہ صورت بیچ اُسکے پس اللہ کہ بیچ اللہ اعلیٰ کے واقع ہے

التحقيق عبارة لمن فهم الاشارة وروح هذه

حقیقت میں ایک عبارت ہو واسطے اُس شخص کے کہ سمجھا اُسنے اشارے کو اور روح اُس

الحكمة وفصها ان الامر ينقسم الى مؤثر

حکمت کی اور خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ تحقیق امر اور شان الٰہی منقسم ہوتی ہے طرف مؤثر

ومؤثر فيه وهما عبارتان فالمؤثر بكل

اور مؤثر فیہ کے اور وہ دونوں عبارت ہیں ایک ہی حقیقت سو پس مؤثر ساتھ ہر

وجه وعلى كل حال وفي كل حضرة هو الله و

وجہ اور اوپر ہر حال اور بیچ ہر حضرت و موطن کے وہی اللہ تعالیٰ ہے اور

الْمُؤَثِّرُ فِيهِ بِكُلِّ وَجْهٍ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ وَفِي كُلِّ حَضْرَةٍ

مؤثر فیہ ساتھ ہر وجہ کے اور اوپر ہر حال اور بیچ ہر حضرت و موطن کے

هُوَ الْعَالَمُ فَإِذَا وَرَدَ فَالْحُقْ كُلَّ شَيْءٍ بِأَصْلِهِ

وہی عالم ہے پس جس وقت وارد اور حادث ہووے کوئی شی پس لاحق کر تو اے طالب ہر شی حادث کو ساتھ اصل اور علت اپنی کے

الَّذِي يُنَاسِبُهُ فَإِنَّ الْوَارِدَ أَبَدًا لَا بُدَّ أَنْ

کہ مناسب ہے وہ ساتھ اصل اور علت اپنی کے اسلیے کہ تحقیق جو چیز ہمیشہ وارد اور حادث ہوتی ہے ضرور ہے یہ کہ ہووے

يَكُونَ فَرْعًا عَنْ أَصْلٍ وَكَانَتِ الْمَحَبَّةُ الْإِلٰهِيَّةُ

وہ فرع کسی اصل اور علت سے اور حاصل ہوتی ہے محبت الٰہی

عَنِ النَّوَافِلِ مِنَ الْعَبْدِ فَهٰذَا أَثَرٌ بَيْنَ مُؤَثِّرٍ وَ

نوافل سے بندے کی جانب سے پس یہ محبت ایک اثر ہے درمیان مؤثر یعنی حق تعالےٰ

مُؤَثَّرٍ فِيهِ كَانَ الْحَقُّ سَمْعَ الْعَبْدِ وَبَصَرَهُ وَقُوَاهُ

اور مؤثر فیہ یعنی عالم کے ہوتا ہے حق تعالیٰ سماعت بندے کی اور بصر اور باقی قوتیں بندے کی

عَنْ هٰذِهِ الْمَحَبَّةِ فَهٰذَا أَثَرٌ مُقَرَّرٌ لَا تَقْدِرُ

اسی محبت الٰہی سے پس یہی محبت الٰہی ایک اثر ہے مقرر کہ نہیں قادر ہوتا ہے تو

عَلَى إِنْكَارِهِ لِثُبُوتِهِ شَرْعًا إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا وَ

اوپر انکار اسکے کے بسبب ثابت ہونے اسکے کے شرع سے اگر ہے تو مومن اور معترف شرع کا

أَمَّا الْعَقْلُ السَّلِيمُ فَهُوَ إِمَّا صَاحِبُ تَجَلٍّ إِلٰهِيٍّ فِي مَجْلَى

ولیکن صاحب عقل سلیم پس وہ یا صاحب تجلی الٰہی کا ہے بیچ محل

طَبِيعِيٍّ فَيَعْرِفُ مَا قُلْنَاهُ وَإِمَّا مُؤْمِنٌ مُسْلِمٌ يُؤْمِنُ

طبیعی عنصری کے پس پہچانتا ہے وہ اس چیز کو کہ کہا ہمنے اسکو و یا مومن مسلم ہے کہ ایمان لاتا ہے

بِهِ كَمَا وَرَدَ فِي الصَّحِيحِ وَلَا بُدَّ مِنْ سُلْطَانِ الْوَهْمِ

ساتھ اسکے جیسے کہ وارد ہوا بیچ خبر صحیح کے اور ضرور ہے غلبہ وہم کا اسطرح پر

أَنْ يَحْكُمَ عَلَى الْعَاقِلِ الْبَاحِثِ فِيمَا جَاءَ بِهِ الْحَقُّ فِي

کہ حکم کرے وہ اوپر اس عاقل مومن کے کہ بحث اور تفتیش کرتا ہے وہ بیچ اس چیز کے کہ لایا اور بتلایا اسکو حق تعالےٰ نے بیچ

هٰذِهِ الصُّوْرَةِ لِاَنَّهُ مُؤْمِنٌ بِهَا وَاَمَّا غَيْرُ الْمُؤْمِنِ فَيَحْكُمُ

اس صورت طبیعہ انسانیہ کی اسلئے کہ تحقیق وہ عاقل مومن ہے ساتھ اسی صورت طبیعہ انسانیہ کے ولیکن صاحب عقل غیر مومن پس حکم کرتا ہے وہ

عَلَى الْوَهْمِ بِالْوَهْمِ فَيَتَخَيَّلُ بِنَظَرِهِ الْفِكْرِيِّ اَنَّهُ قَدْ اَحَالَ

اوپر وہم صحیح کے ساتھ وہم فاسد کے پس خیال کرتا ہے وہ ساتھ نظر فکری اپنی کے اس بات کا کہ تحقیق اُس راٸی نے حکم محال کا کیا ہو

عَلَى اللّٰهِ مَا اَعْطَاهُ ذٰلِكَ التَّجَلِّيْ فِي الرُّؤْيَا وَالْوَهْمُ فِيْ ذٰلِكَ

اوپر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس چیز کے کہ عطا کیا اسکو اُس تجلی نے بیچ خواب کے اور وہم فاسد بیچ اسی حکم سابق کے

لَا يُفَارِقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ لِغَفْلَتِهِ عَنْ نَفْسِهِ وَمِنْ ذٰلِكَ

نہیں جدا ہوتا ہے اُس شخص غیر مومن سے اس جگہ سے کہ نہیں جانتا ہے وہ بسبب غفلت اپنی کے ذات اپنی سے اور اسی کو شراوہ کو شر فیہ سے ہے

قَوْلُهُ (اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاِذَا سَاَلَكَ

قول اللہ تعالیٰ کا (دعا کرو تم مجھ سے قبول کرونگا میں واسطے تمہارے) فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اور جسوقت سوال کریں تجھکو

عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ)

بندے میرے میرے حال سے پس تحقیق میں نزدیک ہوں جواب دیتا ہوں میں پکارنے کا پکارنے والے کو جسوقت پکارتا ہو وہ مجھکو

اِذْ لَا يَكُوْنُ مُجِيْبًا اِلَّا اِذَا كَانَ مَنْ يَّدْعُوْهُ وَاِنْ كَانَ

اسلئے کہ نہیں ہوتا ہے حق تعالیٰ مجیب دعوت کا مگر جسوقت موجود ہووے وہ شخص کہ پکارتا ہے وہ حق تعالیٰ کو اگرچہ ہے

عَيْنُ الدَّاعِيْ عَيْنَ الْمُجِيْبِ فَلَا خِلَافَ فِي اخْتِلَافِ الصُّوَرِ

ذات پکارنے والے کی عین مجیب پس نہیں ہے کوئی خلاف بیچ مختلف ہونے صورتوں داعی اور مجیب کے

فَهُمَا صُوْرَتَانِ بِلَا شَكٍّ وَتِلْكَ الصُّوَرُ كُلُّهَا كَالْاَعْضَاءِ

پس داعی اور مجیب دو صورتیں ہیں بے شک اور وہ تمام صورتیں مانند اعضا کے ہیں

لِزَيْدٍ فَمَعْلُوْمٌ اَنَّ زَيْدًا حَقِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ شَخْصِيَّةٌ

واسطے زید کے اور مقرر ہے یہ بات کہ تحقیق زید ایک حقیقت شخصی ہے

وَاَنَّ يَدَهُ لَيْسَتْ صُوْرَةَ رِجْلِهِ وَلَا رَاْسِهِ وَلَا عَيْنِهِ

اور تحقیق صورت ہاتھ اُسکے کی نہیں ہے صورت پاؤں اور سر اور آنکھ

وَلَا حَاجِبِهِ فَهُوَ الْكَثِيْرُ الْوَاحِدُ الْكَثِيْرُ بِالصُّوَرِ

اور بھوں اُسکے کی پس زید کثیر ہے اور واحد کثیر ہے ساتھ صورتوں کے

الْوَاحِدُ بِالْعَيْنِ وَكَالْاِنْسَانِ بِالْعَيْنِ وَاحِدٌ بِلَا شَكٍّ وَلَا شَكَّ

اور واحد ہے ساتھ ذات کے اور ایسا ہی انسان ساتھ ذات کے واحد ہے بے شک اور نہیں ہے شک اس بات میں

اَنَّ عَمْرًا مَا هُوَ زَيْدٌ وَلَا خَالِدٌ وَلَا جَعْفَرٌ وَاَنَّ اَشْخَاصَ

کہ تحقیق عمرو نہیں ہے عین زید اور خالد اور جعفر کا اور نہیں ہے شک اسمین کہ تحقیق جزئیات

٢٣٩

هذه العين الواحدة لا تتناهى وجودا فهو

اس ایک ذات انسانی کے نہیں متناہی ہوتی ہیں وجود کی رو سے پس انسان

وان كان واحدا بالعين فهو كثير بالصور

اگرچہ ہے واحد ساتھ ذات کے پس وہ کثیر ہے ساتھ صورتوں

والاشخاص وقد علمت قطعا ان كنت مؤمنا ان

اور جزئیات کے اور بتحقیق جانا تونے یقینا اگر ہے تو مومن اوس بات کو کہ تحقیق

الحق عينه يتجلى يوم القيمة في صورة فيعرف ثم

حق تعالی اپنی ذات سے تجلی کریگا بیچ دن قیامت کے بیچ صورت نیک کے پس پہچانا جاویگا وہ پھر

يتحول عنها في صورة فينكر ثم يتحول عنها

پھر جاویگا اُس صورت سے طرف صورت قبیح کے پس انکار کیا جاوے گا پھر پھر جاویگا اُس صورت سے

في صورة فيعرف وهو هو المتجلي ليس غيره في كل

طرف صورت حسن کے پس پہچانا جاویگا وہ اور حق تعالی ہی تجلی کرنے والا ہے ہر صورت میں نہیں ہے غیر اسکا بیچ ہر ایک

صورة ومعلوم ان هذه الصورة ما هي تلك

صورت کے اور مقرر ہے یہ بات کہ تحقیق یہ صورت نہیں ہے مین اُس صورت

الصورة الاخرى فكان العين الواحدة قامت

دوسری کی پس گویا کہ ذات واحد حق تعالی کی قایم ہوئی

مقام المرأة فاذا نظر الناظر فيها الى صورة معتقدة

بیچ مقام آئینہ کے پس جسوقت نظر کرے نظر کرنے والا بیچ اُسی آئینہ حق کے طرف اُس صورت اعتقادی کے

في الله عرفه فاقر به واذا اتفق ان يرى فيها

جو بیچ حق اللہ تعالی کے کیا ہے پہچانتا ہے وہ حق تعالی کو پس اقرار کرتا ہے وہ ساتھ اُسکے اور جسوقت اتفاق ہووے یہ کہ دیکھے وہ بیچ اُسی آئینہ حق کے

معتقد غيره انكره كما يرى في المرأة صورته

صورت غیر معتقدہ اپنی کو انکار کرتا ہے وہ اُسکا جیسا کہ دیکھتا ہے وہ بیچ آئینہ کے صورت اپنی

وصورة غيره فالمرأة عين واحدة والصور كثيرة

اور صورت غیر اپنے کی پس آئینہ ایک ہی ذات ہے اور صورتیں بہت ہیں

في عين الرائي وليس في المرأة صورة منها جملة

بیچ مقابلہ آنکھ دیکھنے والے کے حالانکہ نہیں ہے بیچ آئینہ کے کوئی صورت اُن صورتوں میں سے

واحدة مع كون المرأة لها اثر في الصور بوجه

اصلا باوجودیکہ واسطے اُسی آئینے کے اثر ہے بیچ صورتوں کے ایک وجہ سے

وَمَا لَهَا اَثَرٌ لِوَجْهٍ فَالْاَثَرُ الَّذِيْ لَهَا كَوْنُهَا تَرُدُّ

اور نہیں ہے واسطے اسی آئینے کے اثر دوسری وجہ سے پس وہ اثر کہ حاصل ہوا واسطے آئینہ کے ہونا اسی آئینہ کا ہے واسطے پھر دینے کے

الصُّوْرَةَ مُتَغَيِّرَةَ الشَّكْلِ مِنَ الصِّغَرِ وَ

آئینہ صورت کو جس حال میں کہ وہ صورت مرئیہ مختلف ہے شکل میں چھوٹے اور

الْكِبَرِ وَالطُّوْلِ وَالْعَرْضِ فَلَهَا اَثَرٌ فِي

بڑی اور لمبی اور چوڑی ہونے سے پس واسطے آئینے کے اثر ہے بیچ

الْمَقَادِيْرِ وَذٰلِكَ رَاجِعٌ اِلَيْهَا وَاِنَّمَا كَانَتْ

مقداروں صور مرئیہ کے اور یہ اثر راجع ہے طرف آئینے کے اور سوائے اسکے نہیں ہے

هٰذِهِ التَّغَيُّرَاتُ مِنْهَا لِاخْتِلَافِ مَقَادِيْرِ

کہ یہ تغیرات صورتوں اس آئینہ کے سبب مختلف ہونے مقداروں

الْمَرَايَا فَانْظُرْ فِي الْمِثَالِ مِرْاٰةً وَاحِدَةً مِنْ

آئینہ کے ہیں پس نظر کر تو بیچ مثال کے ایک ہی آئینہ کو

هٰذِهِ الْمَرَايَا لَا تَنْظُرِ الْجَمَاعَةَ وَهُوَ نَظَرُكَ

ان آئینوں میں سے اور نہ نظر کر تو بیچ جماعت اور جملہ آئینوں کے اور یہ نظر کرنا دیکھنا تیرا ہی حق تعالی کو

مِنْ حَيْثُ كَوْنِهٖ ذَاتًا فَهُوَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ

باعتبار ہونے حق تعالی کے ذات بحت پس حق تعالی اس اعتبار سے غنی عن العالمین ہے

وَمِنْ حَيْثُ الْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِيَّةِ فَذٰلِكَ الْوَقْتُ

اور باعتبار اسماے الہی کے پس اسوقت

تَكُوْنُ كَالْمَرَايَا فَاَيُّ اِسْمٍ اِلٰهِيٍّ نَظَرْتَ فِيْهِ

ہوگی ذات حق تعالی کی مثل آئینوں کے کہ اسماء میں پس کونسا اسم الہی کہ نظر کرے تو بیچ اس کے

نَفْسَكَ اَوْ مَنْ نَظَرَ فَاِنَّمَا يَظْهَرُ فِي النَّاظِرِ حَقِيْقَةُ

ذات اپنی کو یا جو شخص کہ نظر کرے اسمیں پس سوا اسکے نہیں ہے کہ ظاہر ہوگی بیچ ناظر کے حقیقت

ذٰلِكَ الْاِسْمِ فَهٰكَذَا هُوَ الْاَمْرُ اِنْ فَهِمْتَ

اس اسم کی پس ایسا ہی امر اور شان الہی کی ہے اگر سمجھے تو اے طالب

فَلَا تَجْزَعْ وَلَا تَخَفْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الشَّجَاعَةَ وَلَوْ

پس مت زاری کر اور مت ڈر تو واسطے کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے شجاعت کو اگرچہ ہووے وہ

عَلٰى قَتْلِ حَيَّةٍ وَلَيْسَتِ الْحَيَّةُ سِوٰى نَفْسِكَ

اوپر قتل ایک سانپ کے اور نہیں ہے سانپ سوائے نفس تیرے کے

٢٤١

وَالْحَيَّةُ حَيَّةٌ لِنَفْسِهَا بِالصُّورَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَالشَّيْءُ

اور یہ سانپ یعنی نفس تیرا زندہ اور باقی ہے بنظر ذات اپنی کے ساتھ صورت اور حقیقت کے اور شئے

لَا يُقْتَلُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنْ أُفْسِدَتِ الصُّورَةُ فِي الْحِسِّ

قتل اور فنا نہیں کیجاتی ہے ذات اپنی سے اگرچہ مٹ جاتی ہے صورت اوسکی بیچ حس ظاہر کے

فَإِنَّ الْحَدَّ يَضْبِطُهَا وَالْخَيَالُ لَا يُزِيلُهَا وَإِذَا كَانَ

اسلیے کہ تحقیق حد ذاتی یعنی تعریف صورت کی نگاہ رکھتی ہے حقیقت صورت کو اور خیال نہیں زائل کرتا ہے نفس شئے کو اور جسوقت ہووے

الْأَمْرُ عَلَى هَذَا فَهَذَا هُوَ الْأَمَانُ عَلَى الذَّوَاتِ

حقیقت امر الہی کی اوپر اس مذکور کے پس یہ عدم فنا شئے کا ایک امان ہے اوپر ذاتوں کے

وَالْعِزَّةُ وَالْمَنَعَةُ فَإِنَّكَ لَا تَقْدِرُ عَلَى إِفْسَادِ

اور عزت اور حراست اسلیے کہ تحقیق تو نہیں قادر ہوتا ہے اوپر فنا کرنے

الْحُدُودِ وَأَيُّ عِزَّةٍ أَعْظَمُ مِنْ هَذِهِ

حدود اور حقایق اشیا کی اور کونسی عزت بزرگتر ہے اس

الْعِزَّةِ فَتَخَيَّلُ بِالْوَهْمِ أَنَّكَ قَتَلْتَ وَ

عزت سے پس خیال کرتا ہے تو ساتھ وہم کے اس بات کا کہ تحقیق تو نے قتل کیا اپنے نفس کا اور کسیکو حالانکہ

بِالْعَقْلِ وَالْوَهْمِ لَمْ تَزَلِ الصُّورَةُ مَوْجُودَةً

عقل اور وہم میں ہمیشہ صورت مثالی مقتول کی موجود ہے

فِي الْحَدِّ وَالدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ (وَمَا رَمَيْتَ إِذْ

بیچ حد کے یعنی بیچ حقیقت شئے کے اور دلیل اوپر اسکے قول الله تعالی کا ہے (اور نہ پھینکا تو نے جس وقت پھینکا تو نے

رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى) وَالْعَيْنُ مَا أَدْرَكَتْ

ولیکن الله تعالی نے پھینکا) اور آنکھ نے نہ دیکھا

إِلَّا الصُّورَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ الَّتِي ثَبَتَ لَهَا الرَّمْيُ

مگر صورت محمدی کو کہ ثابت تھا واسطے اس صورت کے پھینکنا

فِي الْحِسِّ وَهِيَ الَّتِي نَفَى اللَّهُ الرَّمْيَ عَنْهَا

بیچ حس ظاہر کے اور یہ وہ صورت ہے کہ نفی کی الله تعالے نے پھینکنے کی اس صورت سے

أَوَّلًا ثُمَّ أَثْبَتَهُ لَهَا وَسَطًا ثُمَّ عَادَ

اول ہی کلام میں پھر ثابت کیا حق تعالے نے اس پھینکنے کو واسطے اس صورت کے وسط کلام میں پھر رجوع کیا

بِالِاسْتِدْرَاكِ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّامِي فِي صُورَةٍ

ساتھ استدراک کے طرف اثبات کے کہ تحقیق الله تعالی وہی پھینکنے والا ہے بیچ صورت

[illegible]

مُحَمَّدِیَّةٍ وَلَا بُدَّ مِنَ الْاِیْمَانِ بِهٰذَا فَانْظُرْ

محمدی کے اور ضرور ہے ایمان لانا ساتھ اس قول کے پس نظر کر تو

اِلٰی هٰذَا الْمُؤَثِّرِ حَتّٰی نَزَلَ الْحَقُّ فِیْ صُوْرَةٍ

طرف اس مؤثر کے کہ حق تعالیٰ ہے کہ کیونکر نازل ہوا وہ ذات اپنی سے بیچ صورت

مُحَمَّدِیَّةٍ وَاَخْبَرَ الْحَقُّ نَفْسَهٗ عِبَادَهٗ بِذٰلِكَ

محمدی کے اور خبر دی حق تعالیٰ نے ذات اپنی سے بندوں اپنے کو ساتھ اسکے

فَمَا قَالَ اَحَدٌ مِّنَّا عَنْهُ ذٰلِكَ بَلْ هُوَ قَالَ عَنْ

پس نہ کہا کسی نے ہم میں سے حق تعالیٰ کی جانب سے اس خبر کو بلکہ حق تعالیٰ ہی نے کہا

نَفْسِهٖ وَخَبَرُهٗ صِدْقٌ وَّالْاِیْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ

ذات اپنی سے اور خبر حق تعالیٰ کی صادق ہے اور ایمان لانا ساتھ اسکے واجب ہے

سَوَاءٌ اَدْرَكْتَ عِلْمَ مَا قَالَ اَوْ لَمْ تُدْرِكْهُ

برابر ہے کہ ادراک کرے تو علم اس چیز کا کہ کہا حق تعالیٰ نے یا نہ ادراک کرے تو اوسکو

فَاِمَّا عَالِمٌ وَاِمَّا مُسْلِمٌ مُّؤْمِنٌ وَمِمَّا یَدُلُّكَ

پس یا تو جاننے والا ہے یا تسلیم اور تصدیق کرنے والا ہے اس قول پر اور اس چیز کی جنس میں سے کہ راہ بتاتی ہے وہ تجھکو

عَلٰی ضُعْفِ النَّظَرِ الْعَقْلِیِّ مِنْ حَیْثُ فِكْرِهٖ

اوپر ضعف نظر عقلی کے باعتبار فکر عقل کے

كَوْنُ الْعَقْلِ یَحْكُمُ عَلَی الْعِلَّةِ اَنَّهَا لَا تَكُوْنُ مَعْلُوْلَةً

ہونا عقل کا ہے اس طرح پر کہ حکم کرتی ہے وہ اوپر علت کے اثبات کا کہ تحقیق علت نہیں ہوتی ہے معلول اس شے معلول کی

لِمَنْ هِیَ عِلَّةٌ لَهٗ وَهٰذَا حُكْمُ الْعَقْلِ لَا خَفَاءَ بِهٖ وَمَا فِیْ عِلْمِ

کہ وہ علت علت ہے اس شے معلول کی اور یہ حکم عقل ضعیف کا ہے نہیں ہے پوشیدگی بیچ اسکے اور نہیں ہے بیچ علم

التَّجَلِّیْ اِلَّا هٰذَا وَهُوَ اَنَّ الْعِلَّةَ تَكُوْنُ مَعْلُوْلَةً

تجلی اور مکاشفہ کے مگر یہ کہ تحقیق علت ہوتی ہے معلول

لِمَنْ هِیَ عِلَّةٌ لَهٗ وَالَّذِیْ حَكَمَ بِهِ الْعَقْلُ صَحِیْحٌ مَعَ

اس شی کی کہ وہ علت علت ہے اس شی کی اور جو کچھ کہ حکم کیا ہے ساتھ اسکے عقل نے صحیح ہے ساتھ شرط

التجرید فی النظر وغایته فی ذلک ان یقول

تجرید عقل کے کشف اور شہود سے بیچ نظر فکری کے اور نہایت مرتبہ عقل کا بیچ نظر فکری کے یہ ہے کہ کہے

اذا رأی الامر علی خلاف ما اعطاہ الدلیل

کہ جو وقت مشاہدہ کرے عقل حقیقت امر کو اوپر خلاف اُس چیز کے کہ عطا کی ہے اُسکو دلیل

النظری ان العین بعد ان ثبت انہا واحدۃ

نظری نے کہ تحقیق ذات واجب تعالیٰ کی بعد ثبوت اثبات کے کہ تحقیق وہ ذات واحد ہے

فی ھذا الکثیر فمن حیث ھی علۃ فی

بیچ اس کثرت کے پس اس اعتبار سے کہ وہ ذات علت ہے بیچ

صورۃ من ھذہ الصور لمعلول ما فلا تکون

کسی ایک صورت کے ان صورتوں کثیرہ میں سے واسطے کسی معلول کے پس نہو گی وہ ذات

معلولۃ لمعلولھا فی حال کونھا علۃ بل

معلول واسطے معلول اپنے کے بیچ حال ہونے اُسکی ذات کے علت بلکہ

ینتقل الحکم بانتقالھا فی الصور فتکون

منتقل ہوگا حکم علت کا بسبب منتقل ہونے اُسی علت کے بیچ صورتوں کثیرہ کے پس ہو گی وہ علت

معلولۃ لمعلولھا فیصیر معلولھا علۃ

معلول واسطے معلول اپنے کے پس ہوگا معلول اُسی علت کا علت

لھا ھذا غایتہ اذا کان قد رأی

واسطے اُس علت کے یہ نہایت مرتبہ عقل کا ہے جو وقت مشاہدہ کرے عقل حقیقت

الامر علی ما ھو علیہ ولم یقف مع نظرہ

شے کو کہ نفس الامر میں ہے اور نہ قناعت کرے وہ ساتھ نظر

الفکری واذا کان الامر فی العلیۃ بھذہ

فکری اپنی کے اور جو وقت ہوا امر الٰہی وقت تجلی کے بیچ علیت کے ساتھ اس

المثابۃ فما ظنک باتساع النظر العقلی فی غیر

مرتبہ کے پس کیا ہے گمان تیرا اے طالب ساتھ وسعت نظر عقلی کے بیچ غیر

۲۴۳

هذا المضيق فلا اعقل من الرسل صلوات

اس تنگ مقام عقلیت کے پس نہین ہے کوئی عاقل تر رسولون سے رحمت

الله عليهم وقد جاؤا بما جاؤا به في الخبر

اللہ تعالیٰ کی ہوجیو اوپر اُنکے اور تحقیق لائے ہین وہ جو کچھ کہ لائے ہین اُسکو بیچ خبر اور اعلام کے

عن الجناب الالهي فاثبتوا ما اثبته العقل

جناب الٰہی سے پس ثابت کیا ہے اُنھون نے جو کچھ کہ ثابت کیا عقل نے

وزادوا فيما لا يستقل العقل بادراكه

اور زیادہ کیا اُنھون نے بیچ اُس چیز کے کہ نہین مستقل ہے عقل ساتھ ادراک اُسکے کے

وما يحيله العقل رأسا ويقر به في التجلي

اور زیادہ کیا ہے اُنھون نے اُس چیز کو کہ محال جانتی ہے اُسکو عقل تمامی جو ہے اور اقرار کرتی ہے عقل ساتھ اُسکے بیچ وقت تجلی

الالهي فاذا خلا بعد التجلي بنفسه حار فيما

الٰہی کے پس جسوقت خلوت کرتی ہے عقل بعد مرتفع ہونے تجلی الٰہی کے ساتھ ذات اپنی کے تو حیران رہتی ہے وہ بیچ اُس چیز کے

رآه فان كان عبد رب رد العقل اليه

کہ دیکھی تھی اُسکو تجلی مین پس اگر ہووے صاحب تجلی بندہ رب مطلق کا رد کرتا ہے وہ عقل کو طرف حق تعالیٰ کے

وان كان عبد نظر رد الحق الى حكمه وهذا

اور اگر ہووے صاحب تجلی بندہ نظر عقلی کا رد کرتا ہے وہ حقیقت نفس الامری کو طرف حکم عقل کے اور یہ ظرف حکم عقل کی

لا يكون الا ما دام في هذه النشأة الدنيوية محجوبا عن نشأته

نہین ہوتا ہے مگر جبتک کہ عاقل صاحب تجلی بیچ اس نشأ دنیوی کے محجوب ہے

الاخروية في الدنيا فان العارفين يظهرون

نشأ اخروی سے بیچ دنیا کے اسلیے کہ تحقیق عارفین ظاہر ہوتے ہین بیچ دنیا کے

هنا كأنهم في الصورة الدنيوية لما يجري

گویا کہ وہ بیچ صورت دنیوی کے ہین بسبب اُس چیز کے کہ جاری ہوتے ہین

عليهم من احكامها والله تعالى قد حولهم

اوپر اُنکے بعض احکام دنیا کے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے پھیر دیا ہے

٢٤٥

فِی بَوَاطِنِهِمْ فِی النَّشْأَةِ الْاُخْرَوِیَّةِ لَا بُدَّ

باطن انکے کو طرف نشأ اخروی کے ضرور ہے

مِنْ ذٰلِکَ فَهُمْ بِالصُّوْرَةِ مَجْهُوْلُوْنَ اِلَّا لِمَنْ

اس تحمل سے پس عارفین ساتھ صورت ظاہری کے نہیں پہچانے جاتے ہیں مگر وہ شخص پہچانتا ہے

کَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصِیْرَتِهٖ فَاَدْرَکَ فَمَا مِنْ

کہ دور کیا اللہ تعالیٰ نے پردے کو آنکھ باطن اسکی سے پس ادراک کرتا ہو وہ پس نہیں ہے کوئی

عَارِفٍ بِاللّٰهِ مِنْ حَیْثُ التَّجَلِّی الْاِلٰهِیِّ اِلَّا وَهُوَ

عارف باللہ باعتبار تجلی الٰہی کے مگر ساتھ اس حال کے کہ وہ

عَلَی النَّشْأَةِ الْاُخْرَوِیَّةِ قَدْ حُشِرَ فِی دُنْیَاهُ

اوپر نشأ اخروی کے ہے تحقیق حشر کیا گیا ہے وہ بیچ دنیا کے

وَنُشِرَ مِنْ قَبْرِهٖ فَهُوَ یَرٰی مَا لَا یَرَوْنَ

اور واقع ہوا نشر اسکا قبر بدن اسکی سے پس وہ عارف دیکھتا ہے اس چیز کو کہ نہیں دیکھتے ہیں اور لوگ دوسرے

وَیَشْهَدُ مَا لَا یَشْهَدُوْنَ عِنَایَةً مِّنَ

اور مشاہدہ کرتا ہو وہ اس چیز کو کہ نہیں مشاہدہ کرتے ہیں اسکو دوسرے یہ ایک عنایت ہے جانب سے

اللّٰهِ بِبَعْضِ عِبَادِهٖ فِی ذٰلِکَ فَمَنْ اَرَادَ الْعُثُوْرَ

اللہ تعالیٰ کی ساتھ بعض بندوں خاص اپنے کے بیچ اس دار دنیا کے پس جو شخص چاہے کہ مطلع ہووے

عَلٰی هٰذِهِ الْحِکْمَةِ الْاِلْیَاسِیَّةِ الْاِدْرِیْسِیَّةِ

اوپر اس حکمت الیاسی ادریسی کے

الَّذِیْ اَنْشَاَهُ اللّٰهُ نَشْأَتَیْنِ وَکَانَ نَبِیًّا قَبْلَ نُوْحٍ

کہ پیدا کیا اس صاحب حکمت کو اللہ تعالیٰ نے دو بار اور تھے وہ نبی قبل نوح علیہ السلام کے

ثُمَّ رُفِعَ وَنُزِّلَ رَسُوْلًا بَعْدَ ذٰلِکَ فَجَمَعَ اللّٰهُ

پھر اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے انکو اور اتارا ساتھ رسالت کے بعد اسکے پس جمع کیے اللہ تعالیٰ نے

لَهٗ بَیْنَ الْمَنْزِلَتَیْنِ فَلْیَنْزِلْ عَنْ حُکْمِ عَقْلِهٖ

واسطے انکے دو مرتبے پس چاہیے کہ اوتر آوے سالک متابعت عقل اپنی سے

إِلَى شَهْوَتِهِ وَلْيَكُنْ حَيَوَانًا مُطْلَقًا حَتَّى يَكْشِفَ
طرف مرتبۂ شہوت اپنی کے اور ہووے وہ حیوان مطلق تاکہ دیکھے وہ اوس چیز کو
مَا يَكْشِفُهُ كُلُّ دَابَّةٍ مَا عَدَا الثَّقَلَيْنِ فَحِينَئِذٍ
کہ دیکھتا ہے اُسکو ہر حیوان سوا ے جن اور انس کے پس اُسوقت
يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ تَحَقَّقَ بِحَيَوَانِيَّتِهِ وَعَلَامَتُهُ عَلَامَتَانِ
جانیگا وہ اس بات کو کہ تحقیق وہ متحقق ہوا ساتھ حیوانیت اپنی کے اور علامت تحقق حیوانیت اُسکی کی دو چیزین ہین
الْوَاحِدَةُ هَذَا الْكَشْفُ فَيَرَى مَنْ يُعَذَّبُ فِي
ایک علامت اونمین سے یہ کشف مذکور ہے پس دیکھتا ہو وہ اُس شخص کو جو عذاب کیا جاتا ہو بیچ
قَبْرِهِ وَمَنْ يُنَعَّمُ وَيَرَى الْمَيِّتَ حَيًّا وَالصَّامِتَ
قبر اپنی کے اور جو نعمت دی جاتی ہے قبر مین اور دیکھتا ہو میت کو زندہ اور ساکت کو
مُتَكَلِّمًا وَالْقَاعِدَ مَاشِيًا وَالْعَلَامَةُ الثَّانِيَةُ الْخَرَسُ
متکلم اور بیٹھنے والے کو چلنے والا اور علامت دوسری گونگا ہونا اُسکا ہے
بِحَيْثُ أَنَّهُ لَوْ أَرَادَ أَنْ يَنْطِقَ بِمَا رَآهُ لَمْ يَقْدِرْ
اسطرح پر کہ تحقیق وہ اگر چاہے یہ کہ کلام کرے ساتھ اُس چیز کے کہ دیکھا اُسنے اُسکو نہین قادر ہوتا ہے
فَحِينَئِذٍ يَتَحَقَّقُ بِحَيَوَانِيَّتِهِ وَكَانَ لَنَا تِلْمِيذٌ
پس اُسوقت متحقق ہوگا وہ ساتھ حیوانیت اپنی کے اور تھا واسطے ہمارے ایک مرید
قَدْ حَصَلَ لَهُ هَذَا الْكَشْفُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُحْفَظْ
کہ تحقیق حاصل ہوا تھا واسطے اُسکے یہ کشف حیوانی لیکن نہین محفوظ رہتا تھا
عَلَيْهِ الْخَرَسُ فَلَمْ يَتَحَقَّقْ بِحَيَوَانِيَّتِهِ وَلَمَّا أَقَامَنِيَ
اوپر اُسکے گونگا پن اُسکا پس نہ متحقق ہوا ساتھ حیوانیت اپنی کے اور جب قیام بخشا مجھکو
اللّٰهُ فِي هَذَا الْمَقَامِ تَحَقَّقْتُ بِحَيَوَانِيَّتِي تَحَقُّقًا
اللہ تعالی نے بیچ اس مقام کے متحقق ہوا مین ساتھ حیوانیت اپنی کے تحقق
كُلِّيًّا فَكُنْتُ أَرَى وَأُرِيدُ النُّطْقَ بِمَا
بطور کامل پس دیکھتا تھا مین اور چاہتا تھا کہ کہون مین اوس چیز کو کہ
أُشَاهِدُهُ فَلَا أَسْتَطِيعُ فَكُنْتُ لَا أُفَرِّقُ بَيْنِي
مشاہدہ کرتا تھا مین اُسکا پس نہ طاقت رکھتا تھا مین کہنے کی پس نہ فرق کر سکتا تھا مین درمیان اپنے
وَبَيْنَ الْخُرْسِ الَّذِينَ لَا يَتَكَلَّمُونَ فَإِذَا تَحَقَّقَ
اور درمیان اُن گونگوں کے کہ نہین کلام کرتے ہین وہ پس جسوقت متحقق ہووے طالب

۲۴۶

۲۴۷

بِمَا ذَكَرْنَاهُ اَنْتَقَلَ اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ عَقْلًا مُجَرَّدًا لَا فِيْ

ساتھ اس چیز کے کہ ذکر کیا ہمنے مقام حیوانیت سے نقل کرتا ہے وہ طالب طرف اسبات کے کہ ہووے وہ عقل محض بیچ

غَيْرِ مَادَّةٍ طَبِيْعِيَّةٍ فَيَشْهَدُ اُمُوْرًا هِيَ اُصُوْلٌ

غیر مادہ طبیعی کے پس دیکھتا ہے وہ اُن امور کو کہ وہ اصول اور ملتبس

لِمَا يَظْهَرُ فِي الصُّوْرَةِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَالْعُنْصُرِيَّةِ فَيَعْلَمُ

اُس چیز کی ہین کہ ظاہر ہوتی ہے وہ چیز بیچ صورتہٰ طبیعی اور عنصری کے پس جانتا ہے وہ

مِنْ اَيْنَ يَظْهَرُ هٰذَا الْحُكْمُ فِي الصُّوْرَةِ الطَّبِيْعِيَّةِ عِلْمًا

کہ کس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے یہ حکم بیچ صورت طبیعی کے علم

ذَوْقِيًّا فَاِنْ كُوْشِفَ عَلٰى اَنَّ الطَّبِيْعَةَ عَيْنُ نَفَسِ

ذوقی سے پس اگر کشف کیا جاوے واسطے اُسکے اوپر اسبات کے کہ تحقیق طبیعت عین نفس

الرَّحْمٰنِ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا وَاِنِ اقْتَصَرَ

رحمن ہے پس تحقیق دیا گیا وہ خیر کثیر اور اگر مقصور اور محبوس رہیگا وہ

مَعَهٗ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فَهٰذَا الْقَدْرُ يَكْفِيْهِ

ساتھ مقام حیوانیت کے اوپر اس چیز کے کہ ذکر کیا ہمنے اُسکا پس اسقدر کافی ہے اُسکو

مِنَ الْمَعْرِفَةِ الْحَاكِمَةِ عَلٰى عَقْلِهٖ فَيَلْحَقُ بِالْعَارِفِيْنَ

اس معرفت سے کہ حاکم اور غالب ہو اوپر عقل اپنی کے پس لاحق ہوگا وہ ساتھ عارفون کے

وَيَعْرِفُ عِنْدَ ذٰلِكَ ذَوْقًا فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ

اور پہچانیگا وہ اُسوقت ذوق اور وجدان سے حقیقت قول حق تعالیٰ کی جو یہ ہے (پس نہ قتل کیا تمنے کافرون کو ولیکن

اللّٰهَ قَتَلَهُمْ) وَمَا قَتَلَهُمْ اِلَّا الْحَدِيْدُ وَالضَّارِبُ

اللہ ہی نے قتل کیا اونکو) اور نہ قتل کیا کافرون کو کسی نے مگر تلوار اور تلوار مارنے والے نے

وَالَّذِيْ خَلْفَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ فَبِالْمَجْمُوْعِ وَقَعَ

اور اُس شخص نے کہ پیدا کیا اُسنے اس صورت طبیعی کو پس بسبب ان تینون کے واقع ہوا

الْقَتْلُ وَالرَّمْيُ فَيُشَاهِدُ الْاُمُوْرَ بِاُصُوْلِهَا

قتل اور رمی پس مشاہدہ کریگا وہ امور آلہیہ کو ساتھ اصول

وَصُوَرَهَا فَيَكُونُ تَامًّا فَإِنْ شَهِدَ النَّفْسَ

اور فروع انکے پس ہوگا وہ صاحب معرفت تامہ پس اگر مشاہدہ کریگا وہ نفس رحمانی کو

كَانَ مَعَ التَّمَامِ كَامِلًا فَلَا يَرَى إِلَّا اللّٰهَ

ہوگا وہ باوجود اس معرفت تامہ کے کامل پس نہیں دیکھیگا وہ کچھ مگر دیکھیگا وہ اللہ تعالی ہی کو

عَيْنَ مَا يَرَى فَيَرَى الرَّائِيَ عَيْنَ الْمَرْئِيِّ

عین اُس چیز کا کہ دیکھتا ہے وہ اُسکو پس دیکھیگا وہ رائی کو عین مرئی

فَهٰذَا الْقَدْرُ كَافٍ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْهَادِي

پس اس قدر کافی ہے عرفان مین اور اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے اور ہدایت کرنیوالا

فَصُّ حِكْمَةٍ إِحْسَانِيَّةٍ

یہ فص حکمت احسانیہ کی ہے

فِي كَلِمَةٍ لُقْمَانِيَّةٍ شعر

بیچ بیان کلمہ لقمانیہ کے

إِذَا شَاءَ الْإِلٰهُ يُرِيدُ رِزْقًا

جسوقت چاہا حق تعالی نے کہ متعلق ہووے ارادہ اُسکا ساتھ رزق دینے کے

لَهُ فَالْكَوْنُ أَجْمَعُهُ غِذَاءٌ

واسطے اپنے پس عالم بتمامہ غذا اوسکی ہے

وَاِنْ شَآءَ الْاِلٰهُ يُرِيْدُ رِزْقًا

اور اگر چاہے حق تعالے یہ کہ متعلق ہووے ارادہ اسکا ساتھ رزق دینے کے

لَنَا فَهُوَ الْغِذَآءُ كَمَا يَشَآءُ

واسطے ہم اہل عالم کے پس حق تعالیٰ غذا جاری ہے جیسا کہ چاہا اُن ہم اہل عالم

مَشِيْئَتُهٗ اِرَادَتُهٗ فَقُوْلُوْا

مشیت حق تعالیٰ کی عین ارادہ اسکا ہے پس قائل ہو تم

بِهَا قَدْ شَآءَ هَا فَهِيَ الْمَشَآءُ

ساتھ مشیت حق تعالیٰ کے اسلئے کہ تحقیق چاہا حق تعالیٰ نے مشیت کو جسکا نام ارادہ ذاتیہ ہے پس ارادہ ذاتیہ مشیت ہے

يُرِيْدُ زِيَادَةً وَّيُرِيْدُ نَقْصًا

ارادہ کرتا ہے حق تعالے زیادہ اور نقصان کا

وَلَيْسَ مَشَآءُهٗ اِلَّا الْمَشَآءُ

اور نہیں ہے مشیت حق تعالیٰ کی مگر مشیت ہے بغیر زیادہ اور نقصان کے

فَهٰذَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا فَحَقِّقْ

پس یہی فرق ہے درمیان مشیت اور ارادہ کے پس محقق جان

وَمِنْ وَجْهٍ فَعَيْنُهُمَا سَوَآءُ

اور ایک اعتبار سے ذات اُن دونوں کی برابر اور متحد ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ

فرمایا اللہ تعالے نے (اور البتہ دی ہمنے لقمان کو حکمت

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا)

اور جسکو دی گئی حکمت . پس تحقیق دی گئی اوسکو خیر کثیر

فَلُقْمٰنُ بِالنَّصِّ هُوَ ذُو الْخَيْرِ الْكَثِيْرِ

پس لقمان علیہ السلام بدلیل نص قرآنی کے صاحب خیر کثیر ہیں

بِشَهَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهٗ بِذٰلِكَ وَالْحِكْمَةُ

گواہی دینے سے اللہ تعالیٰ کی واسطے اُنکے ساتھ اس نص قرآنی کے اور حکمت

قَدْ تَكُوْنُ مُتَلَفَّظًا مَنْطُوْقًا بِهَا وَمَسْكُوْتًا

کبھی ہوتی ہے ملفوظ اور منطوق بہ اور کبھی ہوتی ہے مسکوت

عَنْهَا مِثْلُ قَوْلِ لُقْمٰنَ لِابْنِهٖ (يٰبُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ

عنہ لیکن حکمت منطوق بہ مانند قول لقمان علیہ السلام کے ہے واسطے بیٹے اپنے کے اے بیٹے میرے تحقیق وہ چیز اگر

تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ

ہووے برابر ایک دانہ رائی کے پس ہووے وہ بیچ

صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ

پتھر طبقہ زیرین زمین کے یا بیچ آسمانوں کے یا بیچ وسط زمین کے لے آتا ہے

بِهَا اللّٰهُ) فَهٰذِهٖ حِكْمَةٌ مَّنْطُوْقٌ بِهَا وَهِيَ

اُسکو اللہ تعالی) پس یہ ایک حکمت ہے کہ متعلق ہے نطق ساتھ اسکے اور وہ حکمت یہ ہے کہ

اَنْ جَعَلَ اللّٰهَ هُوَ الْاٰتِيْ بِهَا وَقَرَّرَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

کرانا لقمان علیہ السلام نے اللہ تعالی کو کہ وہی ہے لانے والا اشیاء کا اور مقرر اور ثابت کیا اللہ تعالی نے اس قول کو

فِيْ كِتَابِهٖ وَلَمْ يَرُدَّ هٰذَا الْقَوْلَ عَلٰى

بیچ کتاب اپنی کے اور نہ رد کیا اسنے اس قول کو اوپر

قَائِلِهٖ وَاَمَّا الْحِكْمَةُ الْمَسْكُوْتُ عَنْهَا وَعُلِمَتْ

قائل اوسکے کے ولیکن حکمت مسکوت عنہ حالانکہ جانی گئی وہ حکمت

بِقَرِيْنَةِ الْحَالِ فَكَوْنُهٗ سَكَتَ عَنِ الْمُؤْتٰى

ساتھ قرینہ حال کے پس ہونا لقمان علیہ السلام کا ہی اس طرح پر کہ سکوت کیا انھوں نے اس شخص سے کہ لایا جاوے

اِلَيْهِ بِتِلْكَ الْحَبَّةِ فَمَا ذَكَرَهٗ وَلَا قَالَ لِابْنِهٖ

طرف اسکے وہ دانہ پس نہ ذکر کیا انھوں نے شخص موتی الیہ کو اور نہ کہا انھوں نے واسطے بیٹے اپنے کے

يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا اِلٰى غَيْرِكَ فَاَرْسَلَ

کہ لاویگا اس دانہ کو اللہ تعالی طرف تیرے اور طرف غیر تیرے کے پس چھوڑا لقمان نے

الْاِتْيَانَ عَامًّا وَجَعَلَ الْمُؤْتٰى بِهٖ فِي السَّمٰوٰتِ

اتیان کو یعنے حق تعالی کے لانے کو عام اور گردانا انھوں نے موتی بہ کو یعنی دانہ رائی کو بیچ آسمانوں کے

اِنْ كَانَ اَوْ فِي الْاَرْضِ تَنْبِيْهًا لِيَنْظُرَ النَّاظِرُ

اگر ہووے وہ اسمیں یا بیچ زمین کے اگر ہووے وہ اسمیں واسطے تنبیہ کے تا کہ نظر کرے ناظر

۲۵۰

فی قولہ (وَھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ) فَنَبَّہَ

بیچ قول حق تعالیٰ کے کہ ہے (اور وہی اللہ تعالیٰ بیچ آسمانوں کے ہے اور بیچ زمین کے) پس تنبیہ کی

لُقْمَانُ بِمَا تَکَلَّمَ بِہٖ وَبِمَا سَکَتَ عَنْہُ اَنَّ الْحَقَّ

لقمان علیہ السلام نے ساتھ اُس حکمت کے کہ کلام کیا انہوں نے ساتھ اسکے اور ساتھ اُس حکمت کے کہ سکوت کیا انہوں نے اس سے اوپر بات کے کہ تحقیق حق تعالیٰ ہے

عَیْنُ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لِاَنَّ الْمَعْلُوْمَ اَعَمُّ مِنَ الشَّیْءِ فَھُوَ

عین ہر معلوم کا ہے اسلیے کہ تحقیق معلوم عام تر ہے شئے سے اسلیے کہ معلوم عام تر

اَنْکَرُ النَّکِرَاتِ ثُمَّ تَمَّمَ الْحِکْمَۃَ وَاسْتَوْفَاھَا

تمام اشیائے عام کا ہی پھر تمام اور پورا کیا لقمان نے اُس حکمت اور معرفت کو

لِتَکُوْنَ النَّشْاَۃُ کَامِلَۃً فِیْھَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ فَمِنْ

تاکہ ہووے پیدائش لقمانی کامل بیچ حکمت لقمانی کے پس کہا لقمان نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ لطیف ہے پس

لَطَافَتِہٖ وَلُطْفِہٖ اَنَّہٗ فِی الشَّیْءِ الْمُسَمّٰی بِکَذَا الْمَحْدُوْدِ

لطافت اور لطف سے حق تعالیٰ کے یہ ہے کہ تحقیق حق تعالیٰ بیچ ہر شئے خاص کے کہ نام رکھا جاتا ہے اسکا نام کذا کی اور معروف کیا جاتی ہے

یَکُوْنُ عَیْنَ ذٰلِکَ الشَّیْءِ حَتّٰی لَا یُقَالُ فِیْہِ اِلَّا

ساتھ حد وکذا کے عین اُسی ہر شئ خاص کا ہی یہانتک کہ نہیں کہا جاتا ہے بیچ حق ہر شئے خاص کے کچھ مگر

مَا یَدُلُّ عَلَیْہِ اِسْمُہٗ بِالتَّوَاطُؤِ وَالْاِصْطِلَاحِ

جو کچھ کہ دلالت کرتا ہے اوپر اُسکے اسم اُسکا موافق اتفاق اہل لغت اور اصطلاح گروہ خاص کے

فَیُقَالُ ھٰذَا سَمَآءٌ وَاَرْضٌ وَصَخْرَۃٌ وَشَجَرَۃٌ وَ

پس کہا جاتا ہے یہ آسمان اور یہ زمین اور یہ پتھر اور یہ درخت اور

حَیَوَانٌ وَمَلَکٌ وَرِزْقٌ وَطَعَامٌ وَالْعَیْنُ وَاحِدَۃٌ

یہ حیوان اور یہ فرشتہ اور یہ رزق اور یہ طعام ہے حالانکہ ذات ایک ہی سب

مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَفِیْہِ کَمَا تَقُوْلُ الْاَشَاعِرَۃُ اِنَّ

ہر شئے مختلف کی اور ذات ایک ہے بیچ ہر شئے کے جیسے کہ کہتے ہیں اشاعرہ کہ تحقیق

الْعَالَمَ کُلَّہٗ مُتَمَاثِلٌ بِالْجَوْھَرِ فَھُوَ جَوْھَرٌ وَاحِدٌ فَھُوَ

عالم بتمامہ باہم متماثل ہے ساتھ جوہر کے پس عالم جوہر واحد ہے پس وہ قول اشاعرہ کا

عين قولنا العين واحدة ثم قالت وتختلف

عین قول ہم اہل تحقیق کا ہے کہ ذات ہر موجود کی ایک ہی ہے پھر کہا اشارہ ہے کہ مختلف ہوتا ہے عالم

بالاعراض وهو قولنا وتختلف وتتكثر

ساتھ اعراض کے اور یہ بھی قول انکا عین قول ہمارا ہے کہ مختلف اور متکثر ہوتی ہے

بالصور والنسب حتى تتميز فيقال هذا ليس

وہ ذات واحد بسبب اختلاف صورتوں اور نسبتوں کے تاکہ متمیز ہووے باہم پس کہا جاتا ہے کہ مثلاً انسان نہیں ہے

هذا من حيث صورته او عرضه او مزاجه

فرس باعتبار صورت یا عرض یا مزاج اسکے کے

كيف شئت فقل وهذا عين هذا من

جس طور سے کہ چاہے تو پس کہہ تو مثلاً انسان عین فرس ہے

حيث جوهره ولهذا يؤخذ عين الجوهر

باعتبار حقیقت اور جوہر اسکے کے اور واسطے اسی کے لیا جاتا ہے عین جوہر

في حد كل صورة ومزاج فنقول نحن

بیچ حد اور تعریف ہر صورت اور مزاج کے پس کہتے ہیں ہم اہل کشف اور شہود یہ کہ

انه ليس سوى الحق وظن المتكلم ان

تحقیق جوہر نہیں ہے غیر حق تعالی کا اور گمان کرتا ہے متکلم یہ کہ تحقیق وہ چیز

مسمى الجوهر وان كان حقا ما هو عين

کہ نام اسکا جوہر ہے اگرچہ ہے وہ ثابت لیکن نہیں ہے وہ عین حق تعالی کا

الحق الذي يطلقه اهل الكشف والتجلي

ساتھ اس معنی کے کہ اطلاق کرتے ہیں اوسکو اہل کشف اور تجلی

فهذه حكمة كونه تعالى لطيفا ثم نعت فقال خبيرا

پس یہی ہے حکمت ہونے حق تعالی کی لطیف پھر صفت کی لقمان نے حق تعالی کی ساتھ خبیر بعد لطیف کے

اي عالما عن اختبار وهو قوله تعالى (ولنبلونكم

یعنے جاننے والا ہے آزمائش سے اور یہی علم آزمائش کا ثابت ہے قول اللہ تعالی سے (اور البتہ آزما وینگے ہم تمکو

حَتّٰی نَعْلَمَ) وَهٰذَا هُوَ عِلْمُ الْاَذْوَاقِ فَجَعَلَ الْحَقُّ

یہانتک کہ جانیں ہم) اور یہ علم مذکور علم ذوقی اور وجدانی ہے پس گردانا حق تعالےٰ نے

نَفْسَهٗ مَعَ عِلْمِهٖ بِمَا هُوَ الْاَمْرُ عَلَیْهِ مُسْتَفِیْدًا

ذات اپنی کو باوجود علم ازلی اپنے کے ساتھ اس چیز کے کہ نفس الامر میں ہے مستفید اور طالب فائدہ

عِلْمًا وَّلَا نَقْدِرُ عَلٰی اِنْکَارِ مَا نَصَّ الْحَقُّ عَلَیْهِ فِیْ

علم کی رو سے اور نہیں قادر ہوتے ہیں ہم اوپر انکار کرنے اس چیز کے کہ نص صریح رکھا ہے حق تعالیٰ اوپر اسکے بیچ

حَقِّ نَفْسِهٖ فَفَرَّقَ تَعَالٰی مَا بَیْنَ عِلْمِ الذَّوْقِ وَالْعِلْمِ

حق ذات اپنی کے پس فرق کیا حق تعالےٰ نے درمیان علم ذوقی اور علم

الْمُطْلَقِ فَعِلْمُ الذَّوْقِ مُقَیَّدٌ بِالْقُوٰی وَقَدْ قَالَ عَنْ

مطلق کے پس علم ذوقی مقید ہے ساتھ قوتوں روحانی اور جسمانی کے حالانکہ تحقیق فرمایا حق تعالیٰ نے

نَفْسِهٖ اِنَّهٗ عَیْنُ قُوٰی عَبْدِهٖ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی کُنْتُ سَمْعَهٗ

ذات اپنی سے یہ کہ تحقیق حق تعالیٰ عین قوتوں بندے اپنے کا ہے بیچ قول اپنے کے ہوتا ہوں میں سماعت بندے کی

وَهُوَ قُوَّةٌ مِّنْ قُوَی الْعَبْدِ وَبَصَرَهٗ وَهُوَ قُوَّةٌ مِّنْ

اور وہ ایک قوت ہے قوتوں بندے سے اور ہوتا ہوں میں بصر اسکی اور وہ ایک قوت ہے

قُوَی الْعَبْدِ وَلِسَانَهٗ وَهُوَ عُضْوٌ مِّنْ اَعْضَاءِ الْعَبْدِ

قوتوں بندے سے اور ہوتا ہوں میں زبان اسکی اور وہ ایک عضو ہے اعضا بندے میں سے

وَرِجْلَهٗ وَیَدَهٗ فَمَا اقْتَصَرَ فِی التَّعْرِیْفِ عَلَی الْقُوٰی

اور ہوتا ہوں میں پاؤں اسکے اور ہاتھ اسکے پس نہ قصر کیا حق تعالیٰ نے بیچ تعریف اور تعلیم کے اوپر قوتوں کے

فَحَسْبُ حَتّٰی ذَکَرَ الْاَعْضَاءَ وَلَیْسَ الْعَبْدُ بِغَیْرِ هٰذِهِ

فقط یہانتک کہ ذکر کیا حق تعالےٰ نے عضووں کو بھی اور نہیں ہے بندہ غیر ان

الْاَعْضَاءِ وَالْقُوٰی فَعَیْنُ مُسَمَّی الْعَبْدِ هُوَ الْحَقُّ

اعضا اور قوتوں کا پس عین اس شخص کا کہ جسکا ساتھ ہیئت مجموعی اعضا و قویٰ کے بندہ نام رکھا گیا ہے

لَا عَیْنُ الْعَبْدِ هُوَ السَّیِّدُ فَاِنَّ النِّسَبَ مُتَمَیِّزَةٌ

حق تعالیٰ ہے نہ کہ عین بندے کا سید ہے اسلئے کہ تحقیق نسبتیں آپس میں متمیز ہوتی ہیں

لِذاتِها وَلَيسَ المَنسوبُ اِلَيهِ مُتَمَيِّزاً فَاِنَّهُ لَيسَ

واسطے ذات اپنی کے اور نہیں ہے ہویت الٰہی متمیز کسی شے سے اسلیے کہ نہیں ہے

ثَمَّ سِوىٰ عَينِهِ فِي جَميعِ النِّسَبِ فَهُوَ عَينٌ واحِدَةٌ

وہاں کچھ سوا ذات ہویت الٰہی کے بیچ تمامی نسبتوں کے پس منسوب الیہ یعنی ہویت الٰہی ذات واحد ہے

ذاتُ نِسَبٍ وَاِضافاتٍ وَصِفاتٍ فَمِن تَمامِ حِكمَةِ

در صاحب نسب اور اضافات اور صفات کثیرہ کے پس تمام اور کمال حکمت

لُقمانَ فِي تَعليمِهِ اِبنَهُ ما جاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ الآيَةِ مِن

لقمان علیہ السلام سے بیچ تعلیم اپنی کے بیٹے اپنےکو وہ چیز ہے کہ لائے حضرت لقمان اُسکو بیچ اس آیت کے

هٰذَينِ الاِسمَينِ الاِلٰهِيَّينِ لَطيفاً خَبيراً سَمّىٰ بِهِما اللهُ

ان دو نون اسمون الٰہی سے کہ لطیف اور خبیر ان کو نام رکھا لقمان نے ساتھ اُن دونوں اسموں کے اللہ

تَعالىٰ فَلَو جَعَلَ ذٰلِكَ فِي الكَونِ وَهُوَ الوُجودُ

تعالیٰ کو پس اگر گردانے لقمان اُس حکمت اور توصیف کو بیچ کون کے کہ وہ وجود ہے

فَقالَ كانَ لَكانَ اَتَمَّ فِي الحِكمَةِ وَاَبلَغَ فَحَكىٰ

اور کہتے (کان اللہ لطیفا خبیرا) البتہ ہوتے لقمان تمام اور کامل تر بیچ حکمت کے اور بلیغ تر پس حکایت اور نقل کی

اللهُ قَولَ لُقمانَ عَلَى المَعنىٰ كَما قالَ وَلَم يَزِد عَلَيهِ

اللہ تعالیٰ نے قول لقمان کی ساتھ معنی کے جیسے کہ کہا تھا لقمان نے اور نہ زیادہ کی حق تعالیٰ نے اوپر اُسکے

شَيئاً وَاِن كانَ قَولُهُ (اِنَّ اللهَ لَطيفٌ خَبيرٌ) مِن قَولِ

کوئی شے اور اگر ہووے قول لقمان کا کہ (ان اللہ لطیف خبیر) ہے اصل میں قول

اللهِ فَلَمّا عَلِمَ اللهُ تَعالىٰ مِن لُقمانَ اَنَّهُ لَو نَطَقَ مُتَمِّماً

اللہ تعالیٰ سے پس ترک کرنا کان کا اسواسطے ہے کہ جانا اللہ تعالیٰ نے لقمان سے اس بات کو کہ تحقیق لقمان اگر ناطق ہوتا بیچ عالمین تمام کرنیوالا

لَتَمَّمَ بِهٰذا وَاَمّا قَولُهُ (اِن تَكُ مِثقالَ حَبَّةٍ مِن

البتہ تمام کرتے لقمان ساتھ اس قول کے ولیکن قول لقمان کا کہ (اگر ہووے کوئی چیز برابر ایک دانہ

خَردَلٍ) لِمَن هِيَ لَهُ غِذاءٌ وَلَيسَ اِلَّا الذَّرَّةَ

رائی کے) پس واسطے اُس حیوان خورد کے ہو کہ دانہ رائی کا اسکی غذا ہو اور نہیں ہو وہ حیوان گر ذرہ یعنی چیونٹی خورد

المَذكورَةَ فِي قَولِهِ تَعالىٰ (فَمَن يَعمَل مِثقالَ ذَرَّةٍ

کہ مذکور ہے وہ بیچ قول اللہ تعالیٰ کے (پس جو کوئی عمل کرے برابر ذرہ کے

خَيراً يَرَهُ وَمَن يَعمَل مِثقالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَهُ)

بھلا دیکھیگا اُسکو اور جو کوئی عمل کریگا برابر ذرہ کے برائی کا دیکھیگا اُسکو

٢٥٥

فَهِيَ أَصْغَرُ مُتَغَذٍّ وَالْحَبَّةُ مِنَ الْخَرْدَلِ أَصْغَرُ غِذَاءٍ وَ

پس وہ ذرہ بہت چھوٹی غذا کرنے والا حیوان ہے اور دانہ رائی کا بہت چھوٹی غذا ہے اور

لَوْ كَانَ ثَمَّةَ أَصْغَرُ لَجَاءَ بِهِ كَمَا جَاءَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى

اگر ہوتی بیچ وجود کے کوئی شے چھوٹی ذرہ سے البتہ لاتا حق تعالیٰ اسکو جیسے کہ لایا حق تعالیٰ بیچ قول اپنے کے

(إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً)

(کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا ہے اس بات سے کہ بیان کرے مثال کوئی مچھر کی)

ثُمَّ لَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ ثَمَّةَ مَا هُوَ أَصْغَرُ مِنَ الْبَعُوضَةِ قَالَ

پھر جب جانا اللہ تعالیٰ نے اس بات کو کہ تحقیق بیچ وجود کے وہ چیز ہے کہ بہت چھوٹی مچھر سے ہے فرمایا کہ

(فَمَا فَوْقَهَا) يَعْنِي فِي الصِّغَرِ وَهٰذَا قَوْلُ اللّٰهِ وَالَّتِي

(پھر جو مافوق اسکے ہے) یعنے بیچ چھوٹائی کے اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہ آیت کہ

فِي الزَّلْزَلَةِ قَوْلُ اللّٰهِ أَيْضًا فَاعْلَمْ ذٰلِكَ فَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ

بیچ سورۂ زلزلت کے ہے وہ بھی قول اللہ تعالیٰ کا ہے پس جان تو اے طالب اسکو پس ہم اہل عرفان جانتے ہیں اس بات کو کہ تحقیق اللہ

تَعَالَى مَا اقْتَصَرَ عَلَى وَزْنِ الذَّرَّةِ وَثَمَّ مَا هُوَ أَصْغَرُ

تعالیٰ نے نہ قصر کیا اوپر وزن ذرہ کے اور بیچ وجود کے وہ چیز ہے کہ زیادہ تر چھوٹی

مِنْهَا فَإِنَّهُ جَاءَ بِذٰلِكَ عَلَى الْمُبَالَغَةِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ذرہ سے ہے اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے لایا اس کلام کو بطریق مبالغہ کے اور اللہ تعالیٰ دانا تر ہے

وَأَمَّا تَصْغِيرُهُ اسْمَ ابْنِهِ فَتَصْغِيرُ رَحْمَةٍ وَلِهٰذَا

ولیکن تصغیر کرنا لقمان کا نام بیٹے اپنے کا پس یہ تصغیر ترحم کی ہے واسطے اسکے

وَصَّاهُ بِمَا فِيهِ سَعَادَتُهُ إِذَا عَمِلَ بِذٰلِكَ وَأَمَّا

وصیت کی لقمان نے بیٹے اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں سعادت اسکی ہے جبوقت عمل کرے وہ ساتھ اسی وصیت

حِكْمَةُ وَصِيَّتِهِ فِي نَهْيِهِ إِيَّاهُ (أَنْ لَا تُشْرِكْ

ولیکن حکمت وصیت لقمان کی بیچ منع کرنے انکی کے بیٹے اپنے کو شرک سے اسطرح پر کہ نہ شریک کر تو وجود میں

بِاللّٰهِ فَإِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) وَالْمَظْلُومُ

ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسلیے کہ تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا اپس حکمت بیان کرنا ظالم اور مظلوم کا ہے اور وہ چیز کہ مظلوم ہے

الْمَقَامُ حَيْثُ نَعَتَهُ بِالْانْقِسَامِ وَهُوَ عَيْنٌ

مقام الوصیت کا ہے کہ نہیں لا موجودات کا ہے اسلیے کہ صفت کی مشرک ظالم نے اس مقام کی ساتھ انقسام کے حالانکہ وہ مقام ایک ذات

وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ لَا يُشْرِكُ مَعَهُ إِلَّا عَيْنَهُ وَهَذَا

ہے اور اسواسطے کہ تحقیق مشرک ظالم نہیں شرک کرتا ہو ساتھ حق تعالی کے بجز ذات حق تعالی کو اور یہ

غَايَةُ الْجَهْلِ وَسَبَبُ ذَلِكَ أَنَّ الشَّخْصَ الَّذِي

نہایت جہل اور ظلم ہے اور سبب شرک کرنا شرک کا ساتھ حق تعالی کی ذات حق تعالی میں یہ ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ

لَا مَعْرِفَةَ لَهُ بِالْأَمْرِ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ وَلَا

نہیں ہے معرفت اسکو حقیقت کسی امر کی جو نفس الامر میں ہے اور نہیں ہو وہ واقف اوپر

بِحَقِيقَةِ الشَّيْءِ إِذَا اخْتَلَفَ عَلَيْهِ الصُّوَرُ فِي الْعَيْنِ

حقیقت کسی شے کی جو صورت مختلف اور متعدد ہو وین اوپر اسی شے کے صورتیں بیچ ذات واحد کی

الْوَاحِدَةِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ أَنَّ ذَلِكَ الِاخْتِلَافَ فِي

اور وہ شخص خود نہیں پہچانتا ہے اس بات کو کہ تحقیق یہ اختلاف بیچ

عَيْنٍ وَاحِدَةٍ جَعَلَ الصُّورَةَ مُشَارِكَةً

ذات واحد کے ہے کر دانتا ہے وہ ہر ایک صورت کو صور کونیہ میں سے باہم شریک

لِلْأُخْرَى فِي ذَلِكَ الْمَقَامِ فَجَعَلَ لِكُلِّ صُورَةٍ

واسطے صورت دوسری کے بیچ اس محل اور مقام واحد کے پس کردانتا ہو وہ واسطے ہر ایک صورت کے

جُزْءًا مِنْ ذَلِكَ الْمَقَامِ وَمَعْلُومٌ فِي الشَّرِيكِ

ایک ایک جزو اور حصہ اس محل اور مقام واحد سے اور مقرر ہے بیچ حق شریک اور شرکت کے

أَنَّ الْأَمْرَ الَّذِي يَخُصُّهُ مِمَّا وَقَعَتْ فِيهِ الْمُشَارَكَةُ

یہ بات کہ تحقیق وہ حصہ کہ خاص کرتا ہے ایک شریک اسکو اس محل میں کہ واقع ہوئی بیچ اسکے مشارکت

لَيْسَ عَيْنَ الْآخَرِ الَّذِي شَارَكَهُ إِذْ هُوَ

نہیں ہو وہ حصہ عین حصہ اور دوسرے شریک کا کہ باہم شرکت رکھتا ہے دوسرا شریک یا تھ حصہ آخر کے اس محل میں واسطے

لِلْآخَرِ فَإِذَنْ مَا ثَمَّ شَرِيكٌ عَلَى الْحَقِيقَةِ

کہ حصہ آخر حصہ دوسرا ہے پس اب نہیں ہے اس جگہ کوئی شریک حقیقت میں

فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَظِّهِ مِمَّا قِيلَ فِيهِ إِنَّ بَيْنَهُمَا

اسلیے کہ تحقیق ہر ایک واحد اوپر حصے اپنے اپنے کے ہے اس محل میں سے کہ کہا گیا بیچ اس محل کے کہ تحقیق درمیان دونوں شریک کے

مُشَارَكَةً فِيهِ وَسَبَبُ ذَلِكَ الشَّرِكَةُ الْمُشَاعَةُ وَإِنْ كَانَ

مشارکت ہے اسمیں اور سبب اس شرک کرنے کا شرکت مشاعت ہو اور اگر ہووے بالفرض تقدیر وہ شرکت

مُشَاعَةً فَاِنَّ التَّصَرُّفَ مِنْ اَحَدِهِمَا مِمَّا

شرکت مشاعت پس تحقیق تصرف ایک اون دونون شریکون کا اُس چیز مین سے ہے

يُزِيلُ الْاِشَاعَةَ (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا

کہ دور کرتی ہے وہ چیز شرکت مشاعہ کو اگر تو اے عارف کامل کہ پکارو تم اللہ کو یا پکارو تم

الرَّحْمٰنَ) هٰذَا رُوْحُ الْمَسْئَلَةِ

رحمٰن کو) یہ جو کچھ کہ مذکور ہوا روح اور باطن اور کنہ مسئلہ شرکت کی ہے کہ دریافت کیا تو نے

فَصُّ حِكْمَةٍ اِمَامِيَّةٍ

یہ فص حکمت امامیہ کی ہے

فِيْ كَلِمَةٍ هَارُوْنِيَّةٍ

بیچ بیان کلمہ ہارونیہ کے

اِعْلَمْ اَنَّ وُجُوْدَ هَارُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جان تو اے طالب کہ تحقیق وجود یعنی نبوت ہارون علیہ السلام کی

كَانَ مِنْ حَضْرَةِ الرَّحَمُوْتِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی

تھی حضرت رحمت حق تعالی سے بدلیل قول حق تعالے کے

(وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَا) يَعْنِيْ لِمُوْسٰی

(اور بخشا ہمنے اوسکو رحمت اپنی سے) یعنی موسیٰ کو

(أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا) فَكَانَتْ نُبُوَّتُهُ مِنْ حَضْرَةِ

(بھائی اُسکا ہارون نبی) پس تھی نبوت ہارون علیہ السلام کی حضرت

الرَّحَمُوتِ فَإِنَّهُ كَانَ أَكْبَرَ مِنْ مُوسَىٰ فَكَانَ

رحمت حق تعالےٰ سے پس تحقیق ہارونؑ تھے بڑے موسیٰؑ سے عمر میں اور تھے

مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْهُ نُبُوَّةً وَلَمَّا كَانَتْ نُبُوَّةُ هَارُونَ

موسیٰ علیہ السلام بڑے ہارون علیہ السلام سے نبوت میں اور جبکہ تھی نبوت ہارون علیہ السلام کی

مِنْ حَضْرَةِ الرَّحْمَةِ لِذَٰلِكَ قَالَ لِأَخِيهِ مُوسَىٰ

حضرت رحمت سے اسیواسطے کہا ہارون علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے موسیٰ

عَلَيْهِ السَّلَامُ (يَا ابْنَ أُمَّ) فَنَادَاهُ بِأُمِّهِ

علیہ السلام کے (اے بیٹے ماں میری کے) پس پکارا ہارونؑ نے موسیٰؑ کو ساتھ ماں اپنی کے

لَا بِأَبِيهِ إِذْ كَانَتِ الرَّحْمَةُ لِلْأُمِّ دُونَ

نہ ساتھ باپ اپنے کے اسلیے کہ ہے رحمت واسطے ماں کے سواے

الْأَبِ أَوْفَرَ فِي الْحُكْمِ وَلَوْلَا تِلْكَ الرَّحْمَةُ

باپ کے کامل تر بیچ حکم شفقت کے اور اگر نہوتی رحمت ماں کی کامل تر

مَا صَبَرَتْ عَلَىٰ مُبَاشَرَةِ التَّرْبِيَةِ ثُمَّ

نہ صبر کرتی ماں اوپر محنت پرورشس اولاد کے پھر

قَالَ (لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي فَلَا تُشْمِتْ

کہا ہارونؑ نے (مت پکڑ ڈاڑھی میری اور نہ سر میرا اور نہ خوش کر

بِيَ الْأَعْدَاءَ) فَهَٰذَا كُلُّهُ نَفَسٌ مِنْ أَنْفَاسِ

بسبب اہانت میری کے دشمنوں کو) اور یہ تمامی کلمات ہارونؑ کے ایک اثر ہے آثار

٢٥٩

الرحمة وسبب ذلك عدم التثبت في النظر

رحمت سے اور سبب غضب موسیٰ کا عدم قرار موسیٰ کا تھا بیچ نظر اور تامل کرنے کے

فيما كان في يديه من الالواح التي القاها

اُس چیز میں کہ تھی وہ بیچ ہاتھ موسیٰ کے تختیوں توریت سے کہ ڈالا تھا موسیٰ نے اُن تختیوں کو

من يديه فلو نظر فيها نظر تثبت لوجد

ہاتھ اپنے سے پس اگر نظر اور امعان کرتے موسیٰ بیچ اُن تختیوں کے نظر کرنا قرار واقعی البتہ پاتے موسیٰ

فيها الهدى والرحمة فالهدى بيان ما وقع من

بیچ تختیوں کے ہدایت اور رحمت پس ہدایت بیان اُس چیز کا تھا کہ واقع ہوئی وہ چیز

الامر الذي اغضبه منا هو اي هارون بري منه

اُس امر سے کہ غضب میں لایا وہ موسیٰ کو اُس عمل سے کہ وہ یعنی ہارون بری تھے اُس عمل سے

والرحمة باخيه فكان لا ياخذ بلحيته بمرأى من

اور رحمت موسیٰ کی ساتھ بھائی اپنے کے پس نہ پکڑتے موسیٰ ڈاڑھی ہارون کی روبرو

قومه مع كبره وانه اسن منه وكان ذلك من

قوم اپنی کے باوجود بزرگی ہارون کے اور باوجود اس بات کے کہ تحقیق ہارون بڑے تھے عمر میں موسیٰ سے اور تھا وہ قول [illegible]

هرون شفقة على موسى لان نبوة هرون من رحمة

ہارون سے مہربانی اوپر موسیٰ کے اسلیے کہ نبوت ہارون کی رحمت

الله فلا يصدر منه الا مثل هذا ثم قال هرون

حق تعالیٰ سے تھی پس نہ صادر ہوتا تھا ہارون علیہ السلام سے مگر مانند اس قول اور فعل کے پھر کہا ہارون نے

لموسى عليهما السلام اني خشيت ان تقول فرقت

واسطے موسیٰ کے اوپر اُن دونوں کے سلام ہو جیو کہ تحقیق میں ڈرا یہ کہ کہے تو جدائی ڈالدی تو نے

بين بني اسرائيل فتجعلني سببا في تفريقهم فان

درمیان بنی اسرائیل کے پس گردانے تو مجھکو سبب بیچ تفرقہ انکے کے پس تحقیق

عبادة العجل فرقت بينهم فكان منهم من عبد

پرستش گوسالہ نے جدائی ڈالی درمیان انکے اسلیے کہ تھا بعض بنی اسرائیل میں سے شخص کہ پوجتا تھا وہ گوسالہ کو

اتباعا للسامری وتقلیدا لہ ومنہم من توقف عن

واسطے پیروی اور تقلید سامری کے اور بعض انھیں بنی اسرائیل میں سے وہ شخص ہے کہ توقف کیا اسنے

عبادتہ حتی یرجع موسی الیہم فیسألونہ فی ذلک

پرستش اسکی سے یہانتک کہ پھر آویں موسی علیہ السلام طرف انکے پس پوچھیں وہ موسی سے بیچ امر پرستش گوسالہ کے

فخشی ہرون ان ینسب ذلک الفرقان بینہم الیہ و

پس ڈرے ہارون یہ کہ نسبت کریں موسی جدائی کی درمیان بنی اسرائیل کے طرف اپنے اور

کان موسی اعلم بالامر من ہرون لانہ علم ما

تھے موسی علیہ السلام دانا تر ساتھ امر پرستش گوسالہ کے ہارون علیہ السلام سے اسلیے کہ تحقیق موسی علیہ السلام جانتے تھے اس چیز کو

عبدہ اصحاب العجل لعلمہ بان اللہ قد قضی ان لا

کہ پرستش کی اسکی گوسالہ پرستوں نے حقیقت میں بسبب علم موسی کے اس بات کا کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے ازل میں یہ کہ نہ

تعبدوا الا ایاہ وما حکم اللہ بشیء الا وقع فکان

عبادت کرو تم کسی کی مگر خاص اسی اللہ کی اور نہ حکم کیا اللہ تعالی نے ساتھ کسی شی کے مگر اسی حال میں کہ واقع ہوئی وہ شی پس ہوا تھا

عتب موسی اخاہ ہرون لما وقع الامر فی انکارہ

عتاب کرنا موسی کا اوپر بھائی ہارون اپنے کے بسبب واقع ہونے امر پرستش گوسالہ کے ہر وجہ سے بیچ انکار ہارون کے

وعدم اتساعہ فان العارف من یری الحق فی

اور بسبب نہ وسیع ہونے قلب ہارون کے اسلیے کہ تحقیق عارف وہ ہے جو دیکھتا ہے حق تعالے کو بیچ

کل شیء بل یراہ عین کل شیء فکان موسی یربی

ہر شے کے بلکہ دیکھتا ہے وہ حق تعالی کو عین ہر شے کا پس موسی علیہ السلام تربیت کرتے تھے

ہرون تربیۃ علم وان کان اصغر منہ فی

ہارون علیہ السلام کی تربیت کرنا علم اور ارشاد کا اگرچہ تھے موسی علیہ السلام چھوٹے ہارون علیہ السلام سے بیچ

السن ولذلک لما قال لہ ہرون ما قال رجع الی

عمر کے اور واسطے اسی کے جبکہ کہا موسی کو ہارون نے جو کچھ کہا رجوع کیا موسی نے طرف

السامری فقال لہ (فما خطبک یا سامری) یعنی

سامری کے پس کہا موسی علیہ السلام نے سامری کو (کہ کیا ہے حال تیرا اے سامری) یعنی

٢٦٠

فيما صنعت من عدولك الى صورة العجل على الاختصاص

بیچ اُس چیز کے کہ عدول اور تجاوز کیا تو نے رب مطلق سے طرف صورت گوسالہ کے ساتھ خصوصیت کے

وصنعك هذا الشبح من حلى القوم حتى اخذت بقلوبهم

اور بنایا تو نے اس کالبد کو زیوروں سے لوگوں کے یہانتک کر لیا تو نے دلون اُنکے کو

من اجل اموالهم فان عيسى يقول لبني اسرائيل يا بني

بسبب اموال اُنکے کے اسیواسطے عیسی علیہ السلام کہتے تھے واسطے بنی اسرائیل کے اے بنی

اسرائيل قلب كل انسان حيث ماله فاجعلوا اموالكم في السماء

اسرائیل دل ہر انسان کا وہان ہے جہان مال اُسکا ہے پس کرو اموال اور خرچ کرو تم اموال اپنے بیچ آسمان کے یعنی راہ خدا میں

تكن قلوبكم في السماء وما سمي المال مالا الا لكونه

مائل ہونگے قلوب تمہارے طرف آسمان کے یعنی طرف خدا کے اور نہ نام رکھا گیا مال کا مال مگر بسبب ہونے اُس مال کے

بالذات تميل القلوب اليه بالعبادة فهو المقصود

بالذات اسطرح پر کہ میلان کرتے ہین قلوب آدمی کے طرف اُسکے ساتھ پرستش کے پس مال سبب بڑا مقصود

الاعظم المعظم في القلوب لما فيها من الافتقار

ہے کہ بڑائی اُسکی بیچ دلون آدمی کے ہے بسبب اس چیز کے کہ بیچ دلون کے حاجت ہے

اليه وليس للصور بقاء فلا بد من ذهاب

طرف اُسکے حالانکہ نہین ہے واسطے صورتون کے بقا اور قیام پس ضرور جانے والی اور عدم ہونے والی تھی

صورة العجل لو لم يستعجل موسى بحرقه فغلبت

صورت گوسالہ کی اگر نہ جلدی کرتے موسی علیہ السلام ساتھ جلانے اُسکے کے پس غالب ہوئی

عليه الغيرة فحرقه ثم نسف رماد تلك الصورة

اوپر موسی علیہ السلام کے غیرت پس جلادیا موسی نے اُسکو پھر اُڑائی موسی نے راکھ اُسکی

في اليم نسفا وقال له انظر الى الهك فسماه الها

بیچ دریا کے حق اُڑانے کا اور کہا موسی علیہ السلام نے واسطے سامری کے دیکھ طرف اپنے خدا کے پس نام رکھا سامری نے گوسالہ کا الٰہ

بطريق التنبيه للتعليم لما علم انه بعض المجالي

بطریق تنبیہ کے واسطے تعلیم کے اسلیے کہ جانا تھا موسی نے اس بات کو تحقیق گوسالہ بعض مظاہر

الالهية لاحرقنه فان حيوانية الانسان لها

الٰہیہ مین سے ہے اور کہا موسی نے البتہ جلادونگا مین اُسکو اسلیے کہ تحقیق واسطے قوت حیوانی انسان کے

التصرف في حيوانية الحيوان لكون الله سخرها

تصرف ہے بیچ قوت حیوانی حیوان کے بسبب اس بات کے کہ اللہ تعالی نے مسخر کر دیا حیوان کو

لِلْاِنْسَانِ وَلَاسِيَّمَا وَاَصْلُهٗ لَيْسَ مِنْ حَيَوَانٍ فَكَانَ

واسطے انسان کے خصوصًا اصل گوسالہ کی نتھی حیوان سے پس ہوگا گوسالہ

اَعْظَمَ فِي التَّسْخِيْرِ لِاَنَّ غَيْرَ الْحَيَوَانِ مَا لَهٗ اِرَادَةٌ بَلْ

زیادہ تر بیچ قبول تسخیر موسوی کے اسلیے کہ تحقیق واسطے غیر حیوان کے نہین ہی ارادہ اور قصد بلکہ

هُوَ بِحُكْمِ مَنْ يَّتَصَرَّفُ فِيْهِ مِنْ غَيْرِ اِبَاءٍ وَاَمَّا الْحَيَوَانُ

غیر حیوان موافق حکم اُس شخص کے ہی کہ تصرف کرتا ہو وہ شخص بیچ اُسکے بغیر انکار اُس غیر حیوان کے ولیکن حیوان

فَهُوَ ذُوْ اِرَادَةٍ وَّغَرَضٍ فَقَدْ يَقَعُ مِنْهُ الْاِبَاءُ فِيْ بَعْضِ

پس وہ صاحب ارادہ اور صاحب غرض ہے کبھی واقع ہوتا ہی اُس سے انکار بیچ بعض

التَّصَرُّفِ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ قُوَّةُ اِظْهَارِ ذٰلِكَ ظَهَرَ مِنْهُ

تصرف انسان کے پس اگر ہووے بیچ حیوان کے قوت ظاہر کرنے انکار کی ظاہر ہوگی اُس حیوان سے

الْجُمُوْحُ لِمَا يُرِيْدُهٗ مِنْهُ الْاِنْسَانُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ

سرکشی بسبب اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہی اُس چیز کا اُس حیوان سے انسان اور اگر نہووے واسطے حیوان کے

هٰذِهِ الْقُوَّةُ اَوْ يُصَادِفُ غَرَضَ الْحَيَوَانِ اِنْقَادَ

یہ قوت یا باہم موافق ہووے تصرف انسان کا ساتھ غرض حیوان کے تابعدار ہوتا ہے حیوان

مُذَلَّلًا لِمَا يُرِيْدُهٗ مِنْهُ كَمَا يَنْقَادُ مِثْلُهٗ

ساتھ ذلت کے بسبب اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہی انسان اُسکا حیوان سے جیسا کہ تابعدار ہوتا ہے انسان مثل اپنے کا

لِاَمْرٍ فِيْمَا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ اَجْلِ الْمَالِ الَّذِيْ

بسبب ایک امر یعنی طمع کے بیچ اُس چیز کے کہ بلند مرتبہ کیا ہی اُس مثل کو اللہ تعالے نے ساتھ اُسی چیز کے بسبب اُس مال کے کہ

يَرْجُوْهُ مِنْهُ الْمُعَبَّرُ عَنْهُ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

امید رکھتا ہی انسان اُس مال کی اُس مثل سے کہ تعبیر کی جاتی ہے اُس مال سے بیچ بعض احوال کے

بِالْاُجْرَةِ فِيْ قَوْلِهٖ (وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

ساتھ اُجرت کی یہ تابعداری انسان کی واقع ہی بیچ قول اللہ تعالی کے (اور بلند کیا ہمنے بعض اُنکے کو اوپر بعض کے درجون مین

لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا) فَمَا تَسَخَّرَ لَهٗ مَنْ هُوَ مِثْلُهٗ

تاکہ پکڑین بعض اُنکے بعضون کو محکوم اور مزدور) پس نہین مسخر ہوتا ہی واسطے انسان کے وہ شخص کہ وہ مثل اُسکے انسان ہے

اِلَّا مِنْ حَيَوَانِيَّتِهٖ لَا مِنْ اِنْسَانِيَّتِهٖ فَاِنَّ الْمِثْلَيْنِ ضِدَّانِ

مگر بسبب مرتبۂ حیوانیت اُسکی کے نہ بسبب مرتبۂ انسانیت اُسکی کے اسلیے کہ تحقیق دو چیزین ہم مثل باہم ضد ہین

فَيُسَخِّرُهُ الْاَرْفَعُ فِي الْمَنْزِلَةِ بِالْمَالِ اَوْ بِالْجَاهِ

پس مسخر کرتا ہی ایک انسان کو دوسرا انسان کہ بلند تر ہووے وہ دوسرا مرتبہ مین ساتھ مال یا ساتھ جاہ کے

٢٦٢

بإنسانيته ويتسخر له ذلك الآخر إما خوفا

بسبب مرتبۂ انسانیت کے اور مسخر ہوتا ہے واسطے اُس ایک انسان کے دوسرا انسان یا بسبب خوف کے

أو طمعا من حيوانيته لا من إنسانيته فما تسخر

یا بسبب طمع کے مرتبۂ حیوانیت سے اپنے نہ مرتبۂ انسانیت سے اُسکی پس نہیں مسخر ہوتا ہے

له من هو مثله ألا ترى ما بين البهائم من

واسطے انسان کے وہ شخص کہ وہ مثل اُسکا انسان ہو کیا نہیں دیکھتا ہے تو اُس چیز کو کہ درمیان چارپایوں کے ہے

التحريش لأنها أمثال فالمثلان ضدان ولذلك

بغض اور عداوت سے اسلیے کہ تحقیق چارپائی باہم ایک مثل ہیں پس دو ہمشکل باہم ضد ہیں اور واسطے اسی کے

قال تعالى (ورفع بعضكم فوق بعض درجات) فما هو

فرمایا اللہ تعالی نے (اور بلند کیا حق تعالی نے بعض تمہارے کو اوپر بعض کے درجوں میں) پس نہیں ہے وہ شخص مسخر کیا ہوا ہے

معه في درجة فوقع التسخير من أجل الدرجات

ساتھ اُس شخص کے کہ مسخر کرنیوالا ہے بیچ ایک درجہ کے پس واقع ہوگی تسخیر بسبب تفاوت درجوں کے

والتسخير على قسمين تسخير مراد للمسخر اسم فاعل

اور تسخیر انسان کی واسطے انسان کے اوپر دو قسم کے ہے ایک ان دو نون تسخیرون سے تسخیر مرادی و قصدی ہے واسطے مسخر کرنیوالے کے اسم فاعل ہے

قاهر في تسخيره لهذا الشخص المسخر كتسخير السيد

اور غالب بیچ تسخیر اپنی کے اس شخص مسخر کو اسم مفعول ہے جیسے کہ تسخیر کرنا مالک کا

لعبده وإن كان مثله في الإنسانية وكتسخير

بندہ اپنے کو اگرچہ ہووے بندہ مثل مالک کے بیچ انسانیت کے اور جیسے کہ تسخیر کرنا

السلطان لرعاياه وإن كانوا أمثالا له في الإنسانية

بادشاہ کا رعایا اپنی کو اگرچہ ہووے رعایا ہم مثل بادشاہ کے بیچ انسانیت کے

فسخرهم بالدرجة والقسم الآخر تسخير

پس مسخر کرتا ہے سید اور بادشاہ بندہ اور رعایا کو بسبب درجہ کے اور قسم دوسری ان دونوں قسموں میں سے تسخیر

بالحال كتسخير الرعايا الملك القائم بأمرهم

حالی ہے جیسے کہ تسخیر کرنا رعایا کا بادشاہ کو کہ قایم ہے وہ ساتھ کاروبار رعایا کے

فِی الذَّبِّ عَنْهُمْ وَحِمَایَتِهِمْ وَقِتَالِ مَنْ عَادَاهُمْ

بیچ دفع کرنے ضرر کے رعایا سے اور بیچ نگہبانی انکی کے اور بیچ لڑائی کرنیکے ساتھ اُس شخص کے کہ عداوت رکھتا ہو وہ ساتھ رعایا کے

وَحِفْظِ اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَیْهِمْ وَهٰذَا كُلُّهٗ

اور بیچ حفاظت کرنے اموال انکے کے اور ذاتوں انکی کے اوپر اونکے اور یہ سب

تَسْخِیْرٌ بِالْحَالِ مِنَ الرَّعَایَا یُسَخِّرُوْنَ بِذٰلِكَ

تسخیر بسبب حال رعایا کے ہے کہ مسخر کرتی ہے رعایا بیچ امور مذکور کے

مَلِیْكَهُمْ وَیُسَمّٰی عَلَی الْحَقِیْقَةِ تَسْخِیْرَ الْمَرْتَبَةِ

پادشاہ اپنے کو اور نام رکھا جاتا ہے تسخیر حالی کا حقیقت مین تسخیر مرتبہ

فَالْمَرْتَبَةُ حَكَمَتْ عَلَیْهِ بِذٰلِكَ فَمِنَ الْمُلُوْكِ مَنْ سَعٰی

اسلیے کہ مرتبہ رعایا کا حکم کرتا ہے اوپر پادشاہ کے ساتھ مسخر ہونے کے پس بعض پادشاہوں مین سے وہ ہے جو سعی کرتا ہے

لِنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ عَرَفَ الْاَمْرَ فَعَلِمَ اَنَّهٗ بِالْمَرْتَبَةِ

واسطے نفس اپنے کے اور بعض ان مین سے وہ ہے کہ پہچانتا ہے حقیقت پادشاہت کو اور جانتا ہے اس بات کو کہ تحقیق وہ بسبب مرتبہ رعایا کے

فِیْ تَسْخِیْرِ رَعَایَاهُ فَعَلِمَ قَدْرَهُمْ وَحَقَّهُمْ فَاَجَرَهُ اللّٰهُ عَلٰی

بیچ تسخیر رعایا اپنی کے ہے پس جانتا ہے وہ پادشاہ قدر اور حق رعایا کا پس اجر دیتا ہے اس پادشاہ کو اللہ تعالے اوپر

ذٰلِكَ اَجْرَ الْعُلَمَاءِ بِالْاَمْرِ عَلٰی مَا هُوَ عَلَیْهِ وَاَجْرُ مِثْلِ

اس معرفت اور علم کے مثل اجر عالموں اور عارفوں کے کہ جانتے ہیں حقیقت امر کو جو نفس الامر مین ہے اور اجر مثل

هٰذَا یَكُوْنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ كَوْنِ اللّٰهِ فِیْ شُئُوْنِ عِبَادِهٖ

اس علم اور معرفت کا ہوتا ہے اوپر اللہ تعالی کے بسبب ہونے اللہ تعالی کے بیچ کاروبار حوائج بندوں اپنے کے

فَالْعَالَمُ كُلُّهٗ مُسَخِّرٌ بِالْحَالِ مَنْ لَا یُمْكِنُ اَنْ یُّطْلَقَ عَلَیْهِ

پس تمام عالم مسخر کرنے والا ہے ساتھ حال کے اُس شخص کو کہ نہیں ممکن ہے زبان شرع مین یہ کا اطلاق کیا جاوے اوپر اسکے

اَنَّهٗ مُسَخَّرٌ قَالَ تَعَالٰی (كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ) فَكَانَ عَدَمُ

یہ کہ تحقیق وہ تسخیر کیا گیا ہے فرمایا اللہ تعالی نے (ہر روز حق تعالی بیچ کاروبار کے ہے) پس عدم

قُوَّةِ اِرْدَاعِ هٰرُوْنَ بِالْفِعْلِ اَنْ یَّنْفُذَ فِیْ اَصْحَابِ الْعِجْلِ

قوت باز رکھنے ہارون علیہ السلام کی ساتھ فعل کے کہ جاری ہووے قوت بالفعل بیچ اصحاب گوسالہ کے

٢٦٤

بِالتَّسْلِيطِ عَلَى الْعِجْلِ كَمَا سُلِّطَ مُوسٰى عَلَيْهِ حِكْمَةً

ساتھ قہر اور غلبہ کے اوپر گوسالہ کے جیسے کہ غالب کیے گئے موسیٰ اوپر اسکے ایک حکمت تھی

مِنَ اللّٰهِ ظَاهِرَةً فِي الْوُجُودِ لِيُعْبَدَ فِي كُلِّ صُورَةٍ

اللہ تعالیٰ کی جانب سے بظاہر بیچ وجود خارجی کے تاکہ پرستش کیجاوے حق تعالیٰ کی بیچ ہر صورت کے

وَإِنْ ذَهَبَتْ تِلْكَ الصُّورَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَمَا ذَهَبَتْ

اگرچہ مٹ جاوے وہ صورت بعد پرستش کے اسلیے کہ نہیں مٹجاتی ہو وہ صورت

إِلَّا بَعْدَ مَا تَلَبَّسَتْ عِنْدَ عَابِدِهَا بِالْأُلُوهِيَّةِ وَلِهٰذَا

مگر بعد متصف ہونے اپنے کے نزدیک پرستش کرنیوالے اپنے کے ساتھ الوہیت کے اور واسطے اسی کے

مَا بَقِيَ نَوْعٌ مِنَ الْأَنْوَاعِ إِلَّا وَعُبِدَ إِمَّا عِبَادَةَ تَأَلُّهٍ

نہ باقی رہی کوئی قسم اقسام موجودات میں سے مگر کہ پرستش کیگئی وہ یا پرستش معبودانہ

وَإِمَّا عِبَادَةَ تَسْخِيرٍ فَلَا بُدَّ مِنْ ذٰلِكَ لِمَنْ عَقَلَ

یا پرستش تسخیرانہ پس ضرور ہے عبادت تسخیری سے نزدیک اس شخص کے کہ عقل رکھتا ہو وہ

وَمَا عُبِدَ شَيْءٌ مِنَ الْعَالَمِ إِلَّا بَعْدَ التَّلَبُّسِ بِالرِّفْعَةِ

اور نہیں پوجی گئی کوئی شئ عالم میں سے مگر بعد متلبس اور متصف ہونیکے ساتھ بلند مرتبہ کے

عِنْدَ الْعَابِدِ وَالظُّهُورِ بِالدَّرَجَةِ فِي قَلْبِهِ وَ

نزدیک عابد کے اور بعد ظاہر ہونے کے ساتھ درجۂ عالی کے بیچ قلب عابد کے اور

لِذٰلِكَ تَسَمَّى الْحَقُّ لَنَا بِرَفِيعِ الدَّرَجٰتِ وَلَمْ يَقُلْ

واسطے اسی کے نام رکھا ہے حق تعالیٰ نے ذات اپنی کا واسطے ہمارے رفیع الدرجات اور نہ کہا حق تعالیٰ نے

بِرَفِيعِ الدَّرَجَةِ فَكَثَّرَتِ الدَّرَجٰتُ فِي عَيْنٍ وَاحِدَةٍ

اپنے کو رفیع ایک درجہ کا پس بہت ہوئے درجات بیچ ذات واحد کے

۲۶۵

فَاِنَّهٗ قَضٰى (اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ) فِىْ دَرَجٰتٍ

اسلیے کہ تحقیق حق تعالی نے حکم کیا ہے کہ نہ پرستش کرو تم کسیکی مگر خاص اُسی حق تعالی کی بیچ درجوں

كَثِيْرَةٍ مُّخْتَلِفَةٍ اَعْطَتْ كُلُّ دَرَجَةٍ مَّجْلًى اِلٰهِيًّا عُبِدَ

کثیر مختلف کے کہ مقتضی ہے ہر درجہ ایک ایک مظہر الٰہی کا کہ پرستش کیا جاوے حق تعالی

فِيْهَا وَاَعْظَمُ مَجْلًى عُبِدَ فِيْهِ وَاَعْلَاهُ الْهَوٰى كَمَا قَالَ تَعَالٰى اَفَرَاَيْتَ

بیچ اُسی درجہ کے اور بزرگتر مظہر کہ پرستش کیا جاوے حق تعالی بیچ اسکے اور بلندتر مظہر کا ہوا نفس ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کیا پس دیکھا تو

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ، فَهُوَ اَعْظَمُ مَعْبُوْدٍ فَاِنَّهٗ

اُس شخص کو کہ پکڑا اُسنے معبود اپنا ہوا اور خواہش نفس اپنی کو پس ہوا نفس کی بزرگتر معبود ہے اسلیے کہ تحقیق

لَا يُعْبَدُ شَىْءٌ اِلَّا بِهٖ وَلَا يُعْبَدُ هُوَ اِلَّا بِذَاتِهٖ

نہیں پرستش کیجاتی ہے کسی چیز کی مگر ساتھ اُسی ہوا نفس کے اور نہیں پرستش کیجاتی ہے ہوا کی مگر بالذات

وَفِيْهِ اَقُوْلُ شِعْر

اور بیچ اسی باب کے کہتا ہوں میں — شعر

وَحَقِّ الْهَوٰى اِنَّ الْهَوٰى سَبَبُ الْهَوٰى

قسم ہے حق ہوا کی کہ تحقیق ہوا سبب پرستش ہوا کا ہے

وَلَوْلَا الْهَوٰى فِى الْقَلْبِ مَا عُبِدَ الْهَوٰى

اور اگر نہوتی ہوا بیچ دل کے نہ پرستش کی جاتی ہوا کی

اَلَا تَرٰى عِلْمَ اللّٰهِ بِالْاَشْيَاءِ مَآ اَكْمَلَهٗ كَيْفَ

کیا نہیں دیکھتا ہے تو اے سالک علم حق تعالی کو جو متعلق ساتھ اشیا کے ہے کیا کامل ہے اور کسطرح

تَمَّمَ فِىْ حَقِّ مَنْ عَبَدَ هَوٰىهُ وَاتَّخَذَهٗ اِلٰهًا فَقَالَ

تمام کیا اللہ تعالی نے اسکو بیچ حق اُس شخص کے کہ پرستش کی اسنے ہوا اپنی کی اور پکڑا اسنے اس ہوا کو معبود پس فرمایا اللہ تعالی نے

(وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ) وَالضَّلَالَةُ الْحَيْرَةُ وَذٰلِكَ

اور ضلالت بخشی اور حیران کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے بسبب کمال علم اور جو نقش اپنی جگہ ہے اور ضلالت ضمن میں حیرت کے ہے اور بسبب تعمیم علم اور ہوشیاری حق تعالیٰ کی اس طرح پر ہے کہ

أَنَّهُ لَمَّا رَأٰى هٰذَا الْعَابِدَ مَا عَبَدَ إِلَّا هَوَاهُ بِانْقِيَادِهِ

کہ تحقیق حق تعالیٰ نے جب دیکھا اس عابد کو کہ نہ پرستش کی اسنے مگر ہوا اپنی کی ساتھ تابعداری اپنی کے

لِطَاعَتِهِ فِيمَا يَأْمُرُهُ بِهِ مِنْ عِبَادَةِ مَنْ عَبَدَهُ مِنَ

واسطے عبادت ہوا کی بیچ اس چیز کے کہ حکم کرتی ہے ہوا عابد کو ساتھ اس چیز کے کہ وہ عبادت اس شخص کی ہے کہ پرستش کی اس عابد نے اس شخص کی

الْأَشْخَاصِ حَتّٰى أَنَّ عِبَادَةَ اللّٰهِ كَانَتْ عَنْ هَوًى أَيْضًا

جو اشخاص اور افراد عالم میں سے ہے یہاں تک کہ تحقیق پرستش اللہ تعالیٰ کی بھی ہوا سے ہے

لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَقَعْ لَهُ فِي ذٰلِكَ الْجَنَابِ الْمُقَدَّسِ هَوًى

اسلیے کہ اگر نہ واقع ہوتی واسطے اس عابد کے بیچ اس جناب مقدس الٰہی کے ہوا

وَهُوَ الْإِرَادَةُ بِمَحَبَّةٍ مَا عَبَدَ اللّٰهَ وَلَا آثَرَهُ عَلٰى

اور ہوا ایک ارادہ ہے ساتھ محبت کے نہ پرستش کرتا وہ عابد اللہ تعالیٰ کی اور نہ اختیار کرتا وہ حق تعالیٰ کو اوپر

غَيْرِهِ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ عَبَدَ صُورَةً مَا مِنْ صُوَرِ الْعَالَمِ

غیر اپنے کے اور ایسا ہی ہر ایک شخص ہے کہ پرستش کی اسنے کسی صورت معین کی صورتوں عالم میں سے

وَاتَّخَذَهَا إِلٰهًا مَا اتَّخَذَهَا إِلَّا بِالْهَوٰى فَالْعَابِدُ لَا يَزَالُ

اور پکڑا اسنے اس صورت معین کو معبود نہ پکڑا اسنے اس صورت کو معبود مگر ساتھ ہوا کے پس عابد ہمیشہ

تَحْتَ سُلْطَانِ هَوَاهُ ثُمَّ رَأَى الْمَعْبُودَاتِ تَتَنَوَّعُ فِي الْعَابِدِينَ

زیر سلطنت ہوا اپنی کے ہے پھر جبکہ دیکھا حق تعالیٰ نے معبودوں کو کہ نوع بنوع ہوتے ہیں بیچ اعتقادات عابدوں کے

فَكُلُّ عَابِدٍ أَمْرًا مَا يُكَفِّرُ مَنْ يَعْبُدُ سِوَاهُ وَالَّذِي عِنْدَهُ

اسلیے کہ ہر ایک پرستش کرنیوالا کسی چیز کا تکفیر کرتا ہے وہ اس شخص کی کہ پرستش کرتا ہے غیر اس معبود کی اور وہ شخص کہ نزدیک اسکے

أَدْنٰى تَنَبُّهٍ يَحَارُ لِاتِّحَادِ الْهَوٰى بَلْ لِأَحَدِيَّةِ الْهَوٰى

ادنیٰ آگہی اور ہوشیاری ہے حیران ہوتا ہے وہ بسبب متحد ہونے ہوا کے بلکہ بسبب احدیت ہوا کے

فَإِنَّهُ عَيْنٌ وَاحِدَةٌ فِي كُلِّ عَابِدٍ فَأَضَلَّهُ اللّٰهُ أَيْ حَيَّرَهُ عَلٰى

اسلیے کہ تحقیق ہوا ذات واحد ہے کہ ظاہر ہوئی ہے بیچ ہر عابد کے پس ضلالت بخشی اس عابد کو اللہ تعالیٰ نے یعنی حیرت بخشی

۳۶۷

عِلْمٍ بِأَنَّ كُلَّ عَابِدٍ مَا عَبَدَ إِلَّا هَوَاهُ وَلَا اسْتَعْبَدَهُ

کمال علم اپنے کے اسطرح پر کہ تحقیق ہر عابد نے پرستش کی کسی کی مگر ہوا اپنی کی اور نہ طلب پرستش کی کسی نے عابد سے

إِلَّا هَوَاهُ سَوَاءٌ صَادَفَ الْأَمْرَ الْمَشْرُوعَ أَوْ لَمْ

مگر ہوا اسکی نے برابر ہے کہ موافق ہوئے ہوا عابد کی ساتھ امر شرع کے یا نہ

يُصَادِفْ وَالْعَارِفُ الْمُكَمَّلُ مَنْ رَأَى كُلَّ مَعْبُودٍ

موافق ہووے وہ ہوا ساتھ امر شرع کے اور عارف کامل مکمل وہ ہے کہ جسنے دیکھا ہر معبود کو

مَجْلَى لِلْحَقِّ يُعْبَدُ فِيهِ وَلِذَلِكَ سَمَّوْهُ كُلُّهُمْ إِلَهًا مَعَ

مظہر حق تعالی کا کہ پرستش کیا جاتا ہے حق تعالی بیچ اسکے اور واسطے اسی کے نام رکھا عابدوں نے ہر معبود کا الٰہ باوجود

اسْمِهِ الْخَاصِّ بِحَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ حَيَوَانٍ أَوْ إِنْسَانٍ أَوْ

نام خاص اس معبود کے ساتھ پتھر یا درخت یا حیوان یا انسان یا

نَارٍ أَوْ كَوْكَبٍ أَوْ مَلَكٍ هَذَا اسْمُ الشَّخْصِيَّةِ فِيهِ

آتش یا ستارہ یا فرشتہ کے یہ نام تعین شخصی ہے بیچ مظہر خاص کے

وَالْأُلُوهِيَّةُ مَرْتَبَةٌ تُخَيِّلُ الْعَابِدُ لَهُ أَنَّهَا مَرْتَبَةُ

اور الوہیت نام مرتبۂ الٰہیہ کا ہے کہ خیال کرتا ہے عابد صنم واسطے مظہر خاص کے اس بات کا کہ تحقیق الوہیت مرتبہ

مَعْبُودِهِ وَهِيَ عَلَى الْحَقِيقَةِ مَجْلَى الْحَقِّ لِبَصَرِ هَذَا

معبود خاص اپنے کا ہے اور یہ مرتبہ معبود خاص کا حقیقت میں ایک مظہر خاص ہے مظاہر میں سے حق تعالی کے نزدیک بصیر اس

الْعَابِدِ الْخَاصِّ الْمُعْتَكِفِ عَلَى هَذَا الْمَعْبُودِ فِي هَذَا الْمَجْلَى

عابد خاص کے کہ معتکف ہو وہ اوپر اس معبود خاص کے بیچ اس مظہر

الْمُخْتَصِّ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ مَقَالَةَ جَهَالَةٍ

خاص کے اور واسطے اسی کے کہا بعض نے ان لوگوں میں سے کہ نہیں پہچانتا ہے وہ حقیقت امر کو قول نادانی کا

(مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى) مَعَ تَسْمِيَتِهِمْ

کہ نہیں عبادت کرتے ہیں ہم انکی مگر واسطے کہ نزدیک کریں وہ ہمکو طرف اللہ تعالی کے مرتبۂ قرب میں باوجود نام رکھنے انکے

إِيَّاهُمْ آلِهَةً حَتَّى قَالُوا أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا

بتوں کو الٰہ یہاں تک کہ کہا ان لوگوں نے کہ کیا گردانا اسنے سب معبودوں کو ایک ہی معبود

إنَّ هٰذا لشيءٌ عُجابٌ فما أنكروه بل تعجّبوا من

تحقیق یہ ایک چیز ہے بہت عجب کی پس نہیں انکار کیا اُن لوگوں نے اُس کا بلکہ تعجب کیا اُن لوگوں نے

ذٰلك فإنهم وقفوا مع كثرة الصور ونسبة الألوهية

اُس چیز کو الٰہ واحد گرداننے سے اسلیے کہ تحقیق وہ لوگ قایم تھے ساتھ کثرت صورتوں کے اور نسبت کرنے الوہیت

لها فجاء الرسول ودعاهم إلى إلٰهٍ واحدٍ يُعرف و

واسطے اُنھیں صورتوں کے پس آئے رسول اللہ کے اور دعوت کی سو اُنکو طرف الٰہ واحد کی پہچانا جاتا ہے وہ ساتھ عقل کے اور

لا يُشهد بشهادتهم أنهم أثبتوه عندهم واعتقدوه

نہیں مشہود ہوتا ہے وہ ... بسبب ... کہ تحقیق وہ لوگ ثابت کرتے ہیں الٰہ واحد کو نزدیک اپنے اور اعتقاد رکھتے ہیں اُسکا

في قولهم ما نعبدهم إلا ليقرّبونا إلى الله زلفى لعلمهم

بیچ قول اپنے کے نہیں عبادت کرتے ہیں ہم اُنکی مگر واسطے کہ نزدیک کریں ہمکو طرف اللہ تعالیٰ کے درجہ قرب میں بسبب علم اپنے کے

بأنّ تلك الصور حجارة ولذلك قامت الحجة عليهم

اس طرح پر کہ تحقیق یہ صورتیں پتھر کی ہیں اور واسطے اسی کے قایم ہوئی حجت الٰہی اوپر اُن بت پرستوں کے

بقوله قل سمّوهم فما يسمّونهم إلا بما يعلمون أنّ

قول اللہ تعالیٰ سے کہ اے محمد ... کہو تم نام ... پس نہیں نام رکھتے وہ لوگ اپنے معبودوں کے مگر ساتھ ان ناموں کے کہ جانتے ہیں وہ ... کہ تحقیق

تلك الأسماء لهم حقيقة وأمّا العارفون بالأمر على ما

واسطے ہر ایک اُن ناموں کے ایک حقیقت خاص ہے ولیکن جو لوگ عارف ہیں حقیقت امر حق تعالیٰ کے

هو عليه فيظهرون بصورة الإنكار لما عُبد من الصور

کہ نفس الامر میں ہے پس ظاہر کرتے ہیں وہ صورت انکار اُن چیزوں کی کہ پرستش کی گئی ہیں وہ کہ وہ صورتیں ...

لأنّ مرتبتهم في العلم تعطيهم أن يكونوا بحكم الوقت بحكم الرسول

اسلیے کہ تحقیق مرتبہ اُن عارفوں کا بیچ علم اور معرفت کے عطا کرتا ہے اُنکو یہ کہ رہیں موافق حکم وقت کے تابع حکم رسول کے

الذي آمنوا به عليهم الذي به سُمّوا مؤمنين فهم عباد الوقت

کہ ایمان لائے ہیں وہ ساتھ اُس رسول کے اور واجب ہے اُن پر ایمان لانا کہ بسبب ایمان کے نام رکھے گئے ہیں مومن پس عارفین تابع حکم وقت کے ہیں

٢٦٥

[illegible]

مَعَ عِلْمِهِمْ بِأَنَّهُمْ مَا عَبَدُوا مِنْ تِلْكَ الصُّوَرِ أَعْيَانَهَا

باوجود علم اپنے کے اس بات کا کہ تحقیق بت پرستوں نے نہیں پرستش کی اُن صورتوں کی بنظر ذوات اُن صورتوں کے

وَإِنَّمَا عَبَدُوا اللّٰهَ فِيهَا بِحُكْمِ سُلْطَانِ التَّجَلِّي الَّذِي

اور سوائے اسکے نہیں ہی کہ پرستش کی بت پرستوں نے اللہ تعالیٰ ہی کی بیچ ضمن اُن صورتوں کے بسبب حکم غلبہ و تسلط تجلی الٰہی کے کہ پہچانا ہی

عَرَفُوهُ مِنْهُمْ وَجَهِلَهُ الْمُنْكِرُ الَّذِي لَا عِلْمَ لَهُ بِمَا

عارفین اُس تجلی کو اصنام سے اور نہ پہچانا اُس تجلی کو محجوب منکر نے کہ نہیں ہے علم اُسکو اُس ہویت کا

تَجَلَّى وَسَتَرَهُ الْعَارِفُ الْمُكَمَّلُ مِنْ نَبِيٍّ وَرَسُولٍ

کہ تجلی کی اُسنے اور چھپایا اُسکو محجوب سے عارف کامل نے کہ وہ نبی اور رسول

وَوَارِثٍ عَنْهُمْ فَأَمَرَهُمْ بِالْانْتِزَاحِ عَنْ تِلْكَ الصُّوَرِ

اور وارث اُنکے ہین پس کار دیا عارفون کا ساتھ اجتناب اور دور رہنے کے ہی اُن کو لتہ ظلاد صورتوں سے بنظر

لَمَّا انْتَزَحَ عَنْهَا رَسُولُ الْوَقْتِ اتِّبَاعًا لِلرَّسُولِ طَمَعًا فِي

اُس چیز کے کہ اجتناب کیا ہی اُن صورتوں سے رسول وقت نے واسطے متابعت رسول کے اور واسطے طمع کی بیچ

مَحَبَّةِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ الثَّابِتَةِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ كُنْتُمْ

دوست رکھنے اللہ تعالیٰ کے اُنکے تئین کہ ثابت ہی محبت اللہ تعالیٰ کی قول اللہ تعالیٰ سے اگر دوست رکھتے

تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ فَدَعَا إِلَى إِلٰهٍ

ہو تم اللہ تعالیٰ کو پس پیروی کرو تم میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالیٰ پس دعوت کی رسول اللہ نے طرف معبود کے

يُصْمَدُ إِلَيْهِ وَيُعْلَمُ مِنْ حَيْثُ الْجُمْلَةِ وَلَا يُشْهَدُ

کہ حاجت لائی جاتی ہی طرف اُسکے اور پہچانا جاتا ہی وہ اللہ باعتبار اجمال کے اور نہیں مشہود ہوتی ہی ذات اُسکی

وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ بَلْ هُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ لِلُطْفِهِ

پس نہیں ادراک کرتے ہین اُسکو حواس ابصار بلکہ وہ پاتا ہی اور ادراک کرتا ہی حواس ابصار کو بسبب لطافت

۲۷

[illegible]

وَسَرَيَانِهِ فِي أَعْيَانِ الْأَشْيَاءِ فَلَا تُدْرِكُهُ

اور سرایت اپنی کے بیچ ذوات اشیا کی پس نہیں ادراک کرتے ہیں اوسکو

الْأَبْصَارُ كَمَا أَنَّهَا لَا تُدْرِكُ أَرْوَاحَهَا

حواس ابصار جیسے کہ تحقیق حواس ابصار نہیں ادراک کرتے ہین ارواح اپنے کو کہ

الْمُدَبِّرَةَ أَشْبَاحَهَا وَصُوَرَهَا الظَّاهِرَةَ

مدبر ہین ابدان اور صورتون اپنی کی کہ ظاہر اور محسوس ہین

فَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَالْخِبْرَةُ ذَوْقٌ

پس حق تعالے لطیف ہے اور مخبر اور خبرت معنی ہین علم ذوقی کے ہے

وَالذَّوْقُ تَجَلٍّ وَالتَّجَلِّي فِي الصُّوَرِ فَلَا

اور علم ذوقی حق تعالی کا ایک تجلی ہے اور تجلی ہوتی ہے بیچ صورتون کے پس ضرور ہے

بُدَّ مِنْهَا وَلَا بُدَّ مِنْهُ فَلَا بُدَّ أَنْ يَعْبُدَ

صورتون کا ہونا اور ضرور ہے تجلی کا ہونا واسطے ظہور صورتون کے پس ضرور ہے یہ کہ پرستش کرے تجلی کو

مَنْ رَآهُ بِهَوَاهُ إِنْ فَهِمْتَ وَعَلَى اللَّهِ

وہ شخص کہ دیکھا اُسنے اُسکو ساتھ ہوا اپنی کے اگر سمجھے تو اور اوپر اللہ تعالی ہی کے ہے

قَصْدُ السَّبِيلِ

واضح کردینا راہ سیدھی کا

فَصُّ حِكْمَةٍ عُلُوِيَّةٍ

یہ فص حکمت علویہ کی ہے

فِي كَلِمَةٍ مُوسَوِيَّةٍ

بیچ بیان کلمہ موسویہ کے

حِكْمَةُ قَتْلِ الْأَبْنَاءِ مِنْ أَجْلِ مُوسٰى لِيَعُودَ

حکمت بیچ قتل کرنے فرعون کے اطفال بنی اسرائیل کو بسبب موسیٰ علیہ السلام کے یہ تھی کہ رجوع کرے

إِلَيْهِ بِالْإِمْدَادِ حَيٰوةُ كُلِّ مَنْ قُتِلَ

طرف موسیٰ کے واسطے مدد کے روح اور قویٰ ہر طفل مقتول کے کہ قتل کیا گیا تھا وہ

مِنْ أَجْلِهِ لِأَنَّهُ قُتِلَ عَلٰى أَنَّهُ مُوسٰى

بسبب موسیٰ کے اسلیئے کہ قتل کیا گیا ہر ایک طفل اوپر اس گمان کے کہ وہ موسیٰ ہے

وَمَا ثَمَّ جَهْلٌ فَلَابُدَّ أَنْ تَعُودَ حَيٰوتُهُ

اور نہ تھا فرعون کو بیچ قتل اطفال کے جہل پس ضرور ہے یہ کہ رجوع کرے حیات یعنی روح ہر ایک مقتول کی

عَلٰى مُوسٰى أَعْنِي حَيٰوةَ الْمَقْتُولِ مِنْ أَجْلِهِ

طرف موسیٰ کے مراد لیتا ہوں میں اس روح سے روح اس طفل مقتول کی کہ قتل کیا گیا وہ بسبب موسیٰ کے

وَهِيَ حَيٰوةٌ طَاهِرَةٌ عَلَى الْفِطْرَةِ لَمْ تُدَنِّسْهَا

اور یہی ارواح اطفال مقتولین کی پاک ہیں کہ باقی تھیں اوپر مذہب اسلام کے کہ نہ ناپاک کیا تھا انکو

الْأَغْرَاضُ النَّفْسِيَّةُ بَلْ هِيَ عَلٰى فِطْرَةِ بَلٰى

اغراض نفسانی نے بلکہ وہ ارواح اوپر مذہب اسلام اور عہد قالوا بلیٰ کے قائم تھیں

فَكَانَ مُوسٰى مَجْمُوعَ حَيٰوةِ مَنْ قُتِلَ عَلٰى أَنَّهُ

پس تھے موسیٰ علیہ السلام مجموعہ ارواح اور قویٰ اُن اطفال کے کہ قتل کیے گئے وہ اوپر اس گمان کے

۲۷۳

هو فكل ما كان مهيأ لذلك المقتول مما كان

گروہ موسیٰ ہیں پس ہر ہر چیز کہ آمادہ تھی وہ واسطے اس جماعت اطفال مقتولین کے کہ وہ عبارت

استعداداً لروحه كان في موسى وهذا اختصاص

استعداد وغیرہ روح ہر ایک طفل سے ہے واسطے ہر ایک طفل کے جمع تھی بیچ موسیٰ علیہ السلام کے اور یہ تجلی ارواح اور استعداد وغیرہ

إلهي لموسى لم يكن لأحد قبله فإن حكم موسى

الٰہی ہے واسطے موسیٰ کے نہ تھی یہ خصوصیت واسطے کسی کے قبل موسیٰ کے پس تحقیق حکمتیں موسیٰ کی

كثيرة وأنا إن شاء الله تعالى أسرد منها في

بہت ہیں اور اگر چاہے اللہ تعالیٰ لکھوں گا میں بعض ان میں سے بیچ

هذا الباب على قدر ما يلقى به الأمر الإلهي في خاطري

اس باب فص کے اسقدر کہ پہنچا ساتھ اسکے امر الٰہی بیچ دل میرے کے

فكان هذا أول ما شوفهت به من هذا الباب

اور یہ تھا عود اور اجماع ارواح اطفال کا ساتھ موسیٰ کے اول ان چیزوں کا کہ مخاطب کیا گیا میں ساتھ ان چیزوں کے

فما ولد موسى إلا وهو مجموع أرواح كثيرة

پس نہ پیدا ہوئے موسیٰ مگر اس حال میں کہ وہ مجموعہ ارواح کثیرہ کے ہیں

قوى فعالة لأن الصغير يفعل في الكبير ألا ترى

قوتیں موثرہ واسطے کہ تحقیق صغیر موثر اور متصرف ہوتا ہے بیچ کبیر کے کیا نہیں دیکھتا ہے تو

الطفل يفعل في الكبير بالخاصية فينزل الكبير

طفل شیرخوارہ کو کہ اثر کرتا ہے وہ بیچ کبیر کے ساتھ ایک اثر اور تصرف خاص کے پس آتا ہے صغیر کبیر کو

من رياسته إليه فيلاعبه ويزقزق له ويظهر له

ریاست اسکی سے طرف اپنی کے پس بازی کرتا ہے کبیر ساتھ اسکے اور اچھالتا ہے اور گاتا ہے وہ واسطے اسکے

بعقله فهو تحت تسخيره وهو لا يشعر ثم يشغله

موافق عقل طفل کے پس کبیر زیر تسخیر اور تصرف طفل کے ہے اور کبیر نہیں شعور رکھتا ہے پھر مشغول کرتا ہے وہ طفل کبیر کو

بتربيته وحمايته وتفقد مصالحه وتأنيسه حتى

واسطے تربیت اور حفاظت اپنی کے اور واسطے تلاش اصلاح احوال اپنے کے اور واسطے الفت اپنی کے تا کہ

لَا يَضِيقُ صَدْرُهُ هٰذَا كُلُّهُ مِنْ فِعْلِ الصَّغِيرِ

نہ تنگ ہووے دل اُس طفل کا یہ تمام مذکور فعل اور تصرف صغیر سے ہے

بِالْكَبِيرِ وَذٰلِكَ لِقُوَّةِ الْمَقَامِ فَإِنَّ الصَّغِيرَ

ساتھ کبیر کے اور یہ بسبب قوت مقام اور مرتبۂ صغیر کے ہے اسلیے کہ تحقیق صغیر کا

حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ لِأَنَّهُ حَدِيثُ التَّكْوِينِ وَالْكَبِيرُ

نیا زمانہ ہے ساتھ رب اپنے کے اسلیے کہ طفل نو پیدا ہے اور کبیر

أَبْعَدُ فَمَنْ كَانَ مِنَ اللّٰهِ أَقْرَبَ سَخَّرَ مَنْ كَانَ مِنَ

دور تر ہے رب اپنے سے پس جو شخص کہ ہووے وہ اللہ تعالی سے قریب تر مسخر اور تابع کریگا وہ اُس شخص کو

اللّٰهِ أَبْعَدَ كَخَوَاصِّ الْمَلِكِ لِلْقُرْبِ مِنْهُ يُسَخِّرُونَ

کہ ہے وہ اللہ تعالے سے دور تر جیسے کہ مقربین بادشاہ کے بسبب نزدیکی بادشاہ کے مسخر کرتے ہین اُن لوگون کو

الْأَبْعَدِينَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ دور تر ہین بادشاہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يَبْرُزُ بِنَفْسِهِ لِلْمَطَرِ إِذَا نَزَلَ وَيَكْشِفُ رَأْسَهُ لَهُ

ظاہر ہوتے تھے بذاتہ واسطے بارش کے جبوقت برستا تھا اور کھول دیتے تھے سر مبارک اپنا واسطے بارش کے

حَتّٰى يُصِيبَ مِنْهُ وَيَقُولُ إِنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ فَانْظُرْ

تاکہ فائدہ پہونچے اُسمین سے اور فرماتے تھے کہ تحقیق بارش کا نیا زمانہ ہے ساتھ رب اپنے کے پس دیکھ تو

إِلٰى هٰذِهِ الْمَعْرِفَةِ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا النَّبِيِّ مَا أَجَلَّهَا وَمَا أَعْلَاهَا

طرف اس معرفت باللہ کے کہ حاصل ہے ان نبی علیہ السلام کو کہ کیا بزرگ ہے یہ معرفت اور کیا عالی ہے

وَمَا أَوْضَحَهَا فَقَدْ سَخَّرَ الْمَطَرُ أَفْضَلَ الْبَشَرِ لِقُرْبِهِ مِنْ

اور کیا روشن تر پس تحقیق مسخر کیا بارش نے افضل ترین بشر کو بسبب قرب اپنے کے

رَبِّهِ فَكَانَ مِثْلَ الرَّسُولِ الَّذِي يَنْزِلُ إِلَيْهِ

رب اپنے سے پس تھی بارش مانند اُس فرشتہ کے کہ اُترتے تھے وہ طرف رسول علیہ السلام کے

بِالْوَحْيِ فَدَعَاهُ بِالْحَالِ بِذَاتِهِ فَبَرَزَ إِلَيْهِ لِيُصِيبَ

ساتھ وحی الٰہی کے پس بلایا بارش نے رسول علیہ السلام کو ساتھ زبان حال کے طرف ذات اپنی کے پس ظاہر ہوئے رسول علیہ السلام طرف بارش کے تاکہ پہنچے بارش سے

۲۷۴

٢٧٥

مِنْهُ مَا اَتٰى بِهٖ مِنْ رَبِّهٖ فَلَوْلَا مَا حَصَلَتْ لَهٗ مِنَا الْفَائِدَةُ

وہ چیز کہ لائی ہے وہ اسکو رب سے پس اگر نہ حاصل ہوتا واسطے رسول علیہ السلام کو بارش سے فائدہ

الْاِلٰهِيَّةُ مِمَّا اَصَابَ مِنْهُ مَا بَرَزَ بِنَفْسِهٖ اِلَيْهِ فَهٰذِهٖ رِسَالَةُ

الٰہی ساتھ اس چیز کے کہ پہنچی ہو وہ بارش سے نہ ظاہر ہوتی رسول علیہ السلام بذاتہ طرف بارش کے پس دعوت بارش کی ہوئی رسول علیہ السلام

مَاءٍ جَعَلَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ فَافْهَمْ وَاَمَّا حِكْمَةُ الْقَائِهٖ

پانی کی ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اس پانی سے ہر شے کو کہ زندہ ہے پس سمجھ تو اے طالب لیکن حکمت ڈالنے کی ان کی موسیٰ کو بیچ تابوت کے یعنی

فِي التَّابُوْتِ وَرَمْيِهٖ فِي الْيَمِّ فَالتَّابُوْتُ نَاسُوْتُهٗ وَالْيَمُّ مَا

بیچ صندوق کے اور پھینکنے موسیٰ کو ان کی تابوت کو بیچ دریا کے پس یہ تھی کہ تابوت جسم ناسوتی موسیٰ کا تھا اور دریا علم تھی

حَصَلَ لَهٗ مِنَ الْعِلْمِ بِوَسَاطَةِ هٰذَا الْجِسْمِ مِمَّا اَعْطَتْهُ الْقُوَّةُ

کہ حاصل ہوا موسیٰ کو بیچ علم بوسیلہ اس جسم ناسوتی کے کہ عطا کیا اسکو قوت

النَّظَرِيَّةُ الْفِكْرِيَّةُ وَالْقُوَى الْحِسِّيَّةُ وَالْخَيَالِيَّةُ الَّتِيْ لَا

نظری فکری اور قوی حسی اور خیالی نے کہ نہیں

يَكُوْنُ شَيْءٌ مِنْهَا وَلَا مِنْ اَمْثَالِهَا لِهٰذِهِ النَّفْسِ الْاِنْسَانِيَّةِ

حاصل ہوتی ہے کوئی شے ان قوتوں سے اور نہ شکلوں سے ان قوتوں کے واسطے اس نفس انسانی کے

اِلَّا بِوُجُوْدِ هٰذَا الْجِسْمِ الْعُنْصُرِيِّ فَلَمَّا حَصَلَتِ النَّفْسُ

مگر بوسیلہ وجود اس جسم ناسوتی کے پس جبکہ حاصل ہوا النفس ناطقہ انسانی

فِيْ هٰذَا الْجِسْمِ وَاُمِرَتْ بِالتَّصَرُّفِ فِيْهِ وَتَدْبِيْرِهٖ

بیچ اس جسم ناسوتی کے اور مامور ہوا النفس ناطقہ واسطے تصرف کے بیچ اس جسم ناسوتی کے اور واسطے تدبیر کی اس کی

جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا هٰذِهِ الْقُوَى اٰلَاتٍ تَتَوَصَّلُ بِهَا اِلٰى مَا

کردانا اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی کے لیے انہیں قوتوں کو ایسے آلات اور خادم اور ساجد کہ واصل ہو نفس بذریعہ ان آلات کے طرف اس چیز کے

أَرَادَهُ اللهُ مِنْهَا فِي تَدْبِيرِ هٰذَا التَّابُوتِ الَّذِي

کرچاہا اسکو اللہ تعالیٰ نے اُس نفس سے بیچ تدبیر اس جسم ناسوتی کے کہ

فِيهِ سَكِينَةُ الرَّبِّ فَرَمٰى بِهِ فِي الْيَمِّ لِيَحْصُلَ

بیچ اُس جسم ناسوتی کے آرام اور سکون رب کا ہے پس ڈالا حق تعالیٰ نے تابوت ناسوتی کو بیچ دریائے علم کے تاکہ حاصل ہووے

بِهٰذِهِ الْقُوٰى عَلٰى فُنُونِ الْعِلْمِ فَأَعْلَمَهُ بِذٰلِكَ

بوسیلہ ان قوتوں کے اوپر اقسام علم کے پس آگاہ کیا حق تعالیٰ نے موسیٰ کو ساتھ القا اس تابوت کے

أَنَّهُ وَإِنْ كَانَ الرُّوحُ الْمُدَبِّرُ لَهُ هُوَ الْمَلِكُ فَإِنَّهُ لَا

اس بات پر کہ تحقیق جسم ناسوتی کے لیے اگرچہ روح مدبر بادشاہ ہے پس تحقیق روح مدبر نہیں

يُدَبِّرُهُ إِلَّا بِهِ فَأَصْحَبَهُ هٰذِهِ الْقُوَى الْكَائِنَةَ فِي

تدبیر کرتی بیچ جسم ناسوتی کی مگر جسم ناسوتی ہی سے پس مصاحب اور ہمدم بنایا حق تعالیٰ نے جسم ناسوتی کا ان قوتوں کو جو ثابت ہیں

هٰذَا النَّاسُوتِ الَّذِي عَبَّرَ عَنْهُ بِالتَّابُوتِ فِي

اس جسم ناسوتی کے کہ تعبیر کی حق تعالیٰ نے اُس جسم ناسوتی سے ساتھ تابوت کے بیچ

بَابِ الْإِشَارَاتِ وَالْحِكَمِ كَذٰلِكَ تَدْبِيرُ الْحَقِّ لِلْعَالَمِ

باب اشارتوں اور حکمتوں ربانی کے ایسی ہی تدبیر حق تعالیٰ کی ہے واسطے عالم کے

مَا دَبَّرَهُ إِلَّا بِهِ أَوْ بِصُورَتِهِ فَمَا دَبَّرَهُ إِلَّا بِهِ كَتَوَقُّفِ

یعنی نہ تدبیر کی حق تعالیٰ نے عالم کی مگر عالم ہی سے یا صورت عالم سے یعنی اسما الٰہی سے پس نہ تدبیر کی حق تعالیٰ نے

الْوَلَدِ عَلٰى إِيجَادِ الْوَالِدِ وَالْمُسَبَّبَاتِ عَلٰى أَسْبَابِهَا

ولد کا اوپر ایجاد والد کے اور موقوف ہونا مسببوں کا اوپر سببوں اپنی کے اور

وَالْمَشْرُوطَاتِ عَلٰى شُرُوطِهَا وَالْمَعْلُولَاتِ عَلٰى عِلَلِهَا وَ

مشروطوں کا اوپر شرطوں اپنی کے اور معلولوں کا اوپر علتوں اپنی کے اور

الْمَدْلُولَاتِ عَلٰى أَدِلَّتِهَا وَالْمُحَقَّقَاتِ عَلٰى حَقَائِقِهَا وَكُلُّ

مدلولوں کا اوپر دلیلوں اپنی کے اور موجودات مشخصہ معینہ کا اوپر حقائق اور ماہیات اپنی کے ہے اور یہ ہر

ذٰلِكَ مِنَ الْعَالَمِ وَهُوَ تَدْبِيرُ الْحَقِّ فِيهِ فَمَا دَبَّرَهُ إِلَّا بِهِ وَأَمَّا قَوْلُنَا

موجود کو عالم میں سے ہیں اور یہی تدبیر حق تعالیٰ کی ہے بیچ عالم کے پس نہ تدبیر کی حق تعالیٰ نے عالم کی مگر عالم ہی سے لیکن قول ہمارا

۲۷۷

أو بصورته أعني صورة العالم فأعني به

(کہ او بصورتہ) ہے پس مراد لیتا ہوں میں اس قول سے کہ صورت عالم کی ہو صورت

الأسماء الحسنى والصفات العلى التي يسمى

اسماے حسنی اور صفات عالی کہ کہ نام رکھا جاتا ہے

الحق بها ويتصف بها فما وصل إلينا من اسم يسمى

حق تعالی ساتھ ان اسما کے اور متصف ہوتا ہے حق تعالی ساتھ ان صفات کے پس نہیں پہنچا طرف ہماری کوئی اسم کہ نام رکھا جاتا ہے

به إلا ووجدنا معنى ذلك الاسم وروحه في

ساتھ اسکے مگر اس حال میں کہ پاتے ہیں ہم معنے اس اسم کے اور روح اوسکی بیچ

العالم فما دبر العالم أيضا إلا بصورة العالم

عالم کے پس نہ تدبیر کی حق تعالے نے عالم کی اس صورت میں بھی مگر صورت عالم سے یعنی اسما اور صفات سے

ولذلك قال في حق آدم الذي هو البرنامج

اور واسطے اسی کے فرمایا حق تعالے نے بیچ حق آدم علیہ السلام کے کہ وہ ایک نمونہ ہیں

الجامع لنعوت الحضرة الإلهية التي هي

جامع واسطے صفات حضرت الہی کے کہ وہ

الذات والصفات والأفعال إن الله خلق

ذات اور صفات اور افعال الہیہ ہیں کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا

آدم على صورته وليست صورته سوى الحضرة

آدم کو اوپر صورت اپنی کے اور نہیں ہے صورت حق تعالی کی سوائے حضرت

الإلهية فأوجد في هذا المختصر الشريف الذي

الہی کے پس ایجاد کیا حق تعالی نے بیچ اس مختصر شریف کے کہ

هو الإنسان الكامل جميع الأسماء الإلهية و

وہ انسان کامل ہے تمامی اسما اور صفات اور افعال الہی اور

کنایہ ہے ایجاد کرنے سے حق تعالے نے کہ بیچ آدم کے تمامی اسماے الہی اور حقائق کونی کو ۱۲ منہ

۴۲۸

حقائق ما خرج عنه في العالم الكبير المنفصل وجعله

تمامی حقیقتوں کو اُن اشیا کی کہ خارج ہیں وہ انسان سے کہ وہ بیچ عالم کبیر کے تفصیل وار ہیں اور گردانا حق تعالیٰ نے انسان کو

روحاً للعالم فسخر له العلو والسفل لكمال الصورة

جان عالم کی پس مسخر کیا حق تعالیٰ نے واسطے انسان کے عالم علوی اور سفلی کو بسبب کمال صورت انسان کے

فكما أنه ليس شيء من العالم إلا وهو يسبح

پس جیسا کہ نہیں ہے کوئی شے عالم میں سے مگر اس حال میں کہ تسبیح کرتی ہے وہ

الله بحمده كذلك ليس شيء من العالم إلا

اللہ تعالیٰ کی ساتھ تعریف اسکے کے ایسی ہی نہیں ہے کوئی شے عالم میں سے مگر اس حال میں

وهو مسخر لهذا الإنسان لما تعطيه حقيقة صورته

کہ وہ مسخر کی گئی ہے واسطے اس انسان کے بسبب اس چیز کے کہ عطا کرتی ہے اسکو حقیقت صورت انسان کی

فقال وسخر لكم ما في السموات وما في الأرض جميعا

پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسخر کردیا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے تمام

منه فكل ما في العالم تحت تسخير الإنسان علم

اپنی طرف سے پس جو کچھ کہ بیچ عالم کبیر کے ہے زیر تسخیر انسان کے ہے جانتا ہے اسکو

ذلك من علمه وهو الإنسان الكامل وجهل

جو جانتا ہے از روی کشف اسکے وہ انسان کامل ہے اور نہیں جانتا ہے

ذلك من جهله وهو الإنسان الحيوان فكانت

اسکو جو نہیں جانتا ہے اور وہ انسان ہے صورت میں اور حیوان ہے معنی میں پس تھی

صورة إلقاء موسى في التابوت وإلقاء التابوت

صورت ظاہری ڈالنے موسیٰ کے ماں کی موسیٰ کو بیچ تابوت کے

في اليم صورة هلاك في الظاهر وفي الباطن

اور ڈالنے موسیٰ کی ماں کی تابوت کو بیچ دریا کے صورت ہلاکت موسیٰ کی بیچ ظاہر کے اور بیچ باطن کے

كانت نجاة له من القتل فحيي كما تحيى النفوس

تھی وہ صورت نجات اور رہائی واسطے موسیٰ کے قتل ہونے سے پس زندہ رہے موسیٰ جیسے کہ زندہ ہوتے ہیں نفوس

بالعلم من موت الجهل كما قال تعالى (اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا)

اور ارواح بسبب علم کے موت جہل سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (کیا جو شخص کہ تھا وہ مردہ)

يعني بالجهل (فَاَحْيَيْنٰهُ) يعني بالعلم (وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ

یعنے ساتھ جہل کے (پس زندہ کیا ہمنے اسکو یعنی ساتھ علم کے (اور کردیا ہمنے واسطے اسکے ایک اجالا کہ چلتا ہو وہ

بِهٖ فِي النَّاسِ) وَهُوَ الْهُدٰى (كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ) وَهِيَ

ساتھ اسکے بیچ لوگوں کے) اور وہ نور ہدایت ہے (مانند اس شخص کے کہ صفت اور حالت اسکی ہو بیچ اندھیروں کے) اور وہ

الضلال (لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا) اي لا يهتدي ابدًا فان

ضلالت ہے (نہیں ہے وہ نکلنے والا اُن سے) یعنے نہیں ہدایت پاتا ہے وہ ہرگز اسلیے کہ تحقیق

الامر في نفسه لا غاية له يوقف عندها فالهدى هو

امر ضلالت کے لیے نہایۃ کوئی نہایت نہیں کہ ٹھہر جاوے وہ شخص نزدیک اسکے پس ہدایت مذکورہ وہ ہے

ان تهتدي الانسان الى الحيرة فيعلم ان الامر

کہ راہ پاوے انسان طرف حیرت محمودہ کے پس جانتا ہے وہ اس بات کو کہ تحقیق امر مطلوب سالک کا

حيرة والحيرة قلق وحركة والحركة حيوة فلا

حیرت ہے اور حیرت محمودہ ایک اضطراب اور حرکت ہے اور حرکت حیوۃ ہے اور بسبب لازم اسکا پس نہیں ہے

سكون ولا موت ووجود فلا عدم وكذلك في الماء

سکون حیرت میں اور نہیں ہے اسمیں موت اور حرکت ایک وجود ہے پس نہیں ہے اسمیں عدم اور ایسا ہی حال ہے بیچ پانی کے

الذي به حيوة الارض وحركتها قوله (فَاهْتَزَّتْ) و

کہ بسبب اسی پانی کے حیات زمین کی ہے اور حرکت زمین کی ثابت ہے قول اللہ تعالیٰ سے (پس ہلی ہے زمین) اور

حملها قوله (وَرَبَتْ) وولادتها قوله (وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

حاملہ ہونا زمین کا ثابت ہے قول اللہ تعالیٰ سے (اور پھولتی ہے زمین ابھرتی ہے) اور ولادت زمین کی ثابت ہے قول حق تعالیٰ سے (اور اگاتی ہے زمین

بَهِيْجٍ) اي انها ما ولدت الا ما يشبهها اي طبيعيا مثلها فكما

رونق کی چیزوں سے) یعنی تحقیق زمین نے نہ جنا مگر اس چیز کو کہ مشابہ ہے واسطے زمین کے یعنے وہ چیز طبیعی ہے مثل زمین کے پس جس حال ہوئی

الزوجية التي هي الشفعية لها بما تولد منها وظهر عنها كذلك

زوجیت کہ وہ معنی جفت ہونیکے ہیں واسطے زمین کے بسبب اس چیز کے کہ پیدا ہوتی ہے وہ زمین سے اور ظاہر ہوتی ہے وہ زمین سے ایسا ہی حال

٢٧٩

وُجُودُ الْحَقِّ كَانَتِ الْكَثْرَةُ لَهُ وَتَعَدُّدُ الْاَسْمَاءِ اَنَّهُ

وجود حق تعالیٰ کا ہے کہ حاصل ہوئی کثرت واسطے وجود حق تعالیٰ کے اور تعدد اسموں کا

كَذَا وَكَذَا بِمَا ظَهَرَ عَنْهُ مِنَ الْعَالَمِ الَّذِي يَطْلُبُ بِنَشْاَتِهِ

ایسا ہے اور ایسا بنظر اُس چیز کے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ حق تعالیٰ سے کہ وہ چیز عالم ہے کہ طلب کرتا ہے وہ عالم ساتھ پیدائش

حَقَائِقَ الْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِيَّةِ فَثَبَتَتْ بِهِ وَبِخَالِقِهِ اَحَدِيَّةُ

اور حقیقت اپنی کے حقایق اسمائے الٰہی کو پس ثابت ہوتی ہے بسبب عالم اور خالق اُسی عالم کے احدیت

الْكَثْرَةِ وَقَدْ كَانَ اَحَدِيَّ الْعَيْنِ مِنْ حَيْثُ ذَاتِهِ كَالْجَوْهَرِ

کثرت کی اور بتحقیق حق تعالیٰ واحد ہے باعتبار ذات اپنی کے جیسا کہ جوہر

الْهَيُولَانِيِّ اَحَدِيُّ الْعَيْنِ مِنْ حَيْثُ ذَاتِهِ كَثِيْرٌ بِالصُّوَرِ

ہیولانی واحد ہے باعتبار ذات اپنی کے اور کثیر ہے بسبب صورتوں کے

الظَّاهِرَةِ فِيْهِ الَّتِي هُوَ حَامِلٌ لَهَا بِذَاتِهِ كَذٰلِكَ الْحَقُّ

کہ ظاہر ہیں بیچ اُس جوہر ہیولانی کے کہ وہ ہیولا حامل اور قابل اور محل ہے واسطے صورتوں کے بذات اپنی

بِمَا ظَهَرَ مِنْهُ مِنْ صُوَرِ التَّجَلِّي فَكَانَ الْحَقُّ مَجْلٰى صُوَرِ

بنظر اُس چیز کے کہ ظاہر ہوتی ہے وہ حق تعالیٰ سے کہ وہ چیز عبارت ہے صورتوں سے تجلی حق تعالیٰ کی پس حق تعالیٰ مظہر صورتوں

الْعَالَمِ مَعَ الْاَحَدِيَّةِ الْمَعْقُوْلَةِ فَانْظُرْ مَا اَحْسَنَ هٰذَا التَّعْلِيْمَ

عالم کا ہے ساتھ احدیت عقلی کے پس دیکھ تو کہ کیا نیک ہے یہ تعلیم

الْاِلٰهِيُّ الَّذِي خَصَّ اللّٰهُ بِالْاِطِّلَاعِ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ

الٰہی کی کہ خاص کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اطلاع بخشنے کے اوپر اسکے اُس شخص کو کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے بندوں خاص اپنے سے

وَلَمَّا وَجَدَهُ اٰلُ فِرْعَوْنَ فِي الْيَمِّ عِنْدَ الشَّجَرَةِ سَمَّاهُ فِرْعَوْنُ مُوْسٰى

اور جب پایا موسیٰ کو اہل فرعون نے بیچ دریا کے نزدیک درخت کے نام رکھا موسیٰ کا فرعون نے موسیٰ

وَالْمُوْ هُوَ الْمَاءُ بِالْقِبْطِيَّةِ وَالسَّا هُوَ الشَّجَرَةُ فَسَمَّاهُ بِمَا وَجَدَهُ

اور (مو) کہ وہ معنی میں پانی کے ہے زبان قبطی میں اور (سا) کہ وہ معنی میں درخت کے ہے پس نام رکھا فرعون نے موسیٰ کا ساتھ اُس چیز کے کہ

عِنْدَهُ فَاِنَّ التَّابُوْتَ وَقَفَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فِي الْيَمِّ فَاَرَادَ قَتْلَهُ

نزدیک اُسکے اسلیے کہ بتحقیق تابوت موسیٰ کا ٹھہرا تھا نزدیک درخت کے بیچ دریا کے پس ارادہ کیا فرعون نے قتل موسیٰ کا

۲۸۱

فقالت امرأته وكانت منطقة بالنطق الالهي

پس کہا آسیہ زوجۂ فرعون نے اُس حال میں کہ ناطق کی گئی تھی آسیہ ساتھ نطق الٰہی کے

فيما قالت لفرعون اذ كان الله خلقها للكمال

بیچ اُس چیز کے کہ کہا تھا اُسنے واسطے فرعون کے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اُسکو واسطے کمال کے

كما قال عليه السلام عنها حيث شهد لها ولمريم

جیسے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے نسبت زوجۂ فرعون کے جسوقت گواہی دی رسول علیہ السلام نے واسطے اُسکے اور واسطے مریم

ابنت عمران بالكمال الذي هو للذكران

بیٹی عمران کے ساتھ اُس کمال کے کہ وہ واسطے مردوں کے ہے

فقالت لفرعون في حق موسى انه قرة عين

پس کہا آسیہ زوجۂ فرعون نے واسطے فرعون کے بیچ حق موسیٰ علیہ السلام کے کہ تحقیق وہ ٹھنڈک آنکھ کی ہے

لي ولك فبه قرت عينها بالكمال الذي حصل

واسطے میرے اور واسطے تیرے کہ بیچ موسیٰ کے ٹھنڈک آنکھ زوجۂ فرعون کی ہے بسبب اُس کمال کے کہ حاصل ہوا

لها كما قلنا وكان قرة عين لفرعون بالايمان

واسطے اُسکے جیسے کہ کہا ہمنے اور تھے موسیٰ ٹھنڈک آنکھ فرعون کی بسبب اُس ایمان کے

الذي اعطاه الله عند الغرق فقبضه طاهرا

کہ عطا کیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے وقت غرق ہونیکے پس قبض کیا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو اس حال میں کہ وہ پاک تھا

مطهرا ليس فيه شيء من الخبث لانه قبضه عند

اور نہایت پاک شرک اور کفر سے کہ نہیں بیچ اُسکے کوئی شی ناپاکی شرک اور کفر سے اسلیے کہ تحقیق قبض کیا اُسکو وقت

ايمانه قبل ان يكتسب شيئا من الآثام والاسلام

ایمان لانے اُسکے کے قبل اسکے کہ حاصل کرے وہ کوئی چیز گناہوں میں سے اور اسلام

قول اللہ تعالیٰ کا
الآن وقد عصیت قبل
وکنت من المفسدین سے دلالت کرتا ہے کہ ایمان
[illegible]

[illegible]

(وعیب) یعنی ان دونون واخوان لوط و اصحاب الایکہ [illegible]

[illegible] عقاب) اور فرمایا الله تعالی نے [illegible]

[illegible] جواب اسکا یہ ہی کہ [illegible]

[illegible] امی ہے اسکو حقیقت [illegible]

[illegible]

يجب ما قبله وجعله آية على عنايته سبحانه لمن

قطع کرتا ہے اُس گناہ کو کہ قبل اسلام کے تھا اور گردانا فرعون کو ایک نشانی اوپر رحمت اور عنایت اپنی کے حق سبحانہ تعالیٰ

شاء حتى لا ييأس احد من رحمة الله فانه لا ييأس

جسکے لیے چاہے حق تعالیٰ تاکہ نہ ناامید ہو کوئی رحمت حق تعالیٰ سے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں ناامید ہوتا ہے

من روح الله الا القوم الكافرون فلو كان فرعون

رحمت اللہ تعالیٰ سے کوئی مگر قوم کافرون کی پس اگر ہوتا فرعون

ممن ييأس ما بادر الى الايمان فكان موسى عليه

اون لوگون میں سے کہ ناامید ہوتے ہیں نہ جلدی کرتا طرف ایمان کے پس ہوئے موسیٰ علیہ

السلام كما قالت امرأة فرعون فيه انه (قرة عين لي

السلام جیسا کہ کہا تھا زوجہ فرعون نے بیچ موسیٰ کے کہ تحقیق وہ ٹھنڈک آنکھ کی ہو واسطے میرے

ولك لا تقتلوه عسى ان ينفعنا) وكذلك وقع فان

اور واسطے تیرے نہ قتل کرو تم اُسکو شاید کہ نفع دے وہ ہمکو اور ایسا ہی واقع ہوا اسلیے کہ تحقیق

الله نفعهما به عليه السلام وان كانا ما شعرا بانه

اللہ تعالیٰ نے نفع بخشا اُن دونون کو بسبب موسیٰ علیہ السلام کے اگرچہ نہیں شعور رکھتے تھے وہ دونون ساتھ اسکے کہ تحقیق

هو النبي الذي يكون على يديه هلاك ملك فرعون و

موسیٰ وہی پیغمبر ہیں کہ ہوگا اوپر ہاتھ اُنکے کے ہلاک ملک اور

هلاك آله ولما عصمه الله من فرعون (فاصبح فؤاد

اہل اور تابعین فرعون کا اور جب بچا دیا موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے فرعون سے (پس ہو گیا دل

ام موسى فارغا) من الهم الذي كان قد اصابها (ان

ماں کا موسیٰ کی خالی) اُس غم سے کہ پہونچا تھا وہ ماں کو موسیٰ کی پھر تحقیق

الله حرم عليها المراضع حتى اقبل على ثدي امه

اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا اوپر موسیٰ کے انّاؤں کو تاکہ رجوع کریں موسیٰ طرف چھاتی ماں اپنی کے پس دودھ پلایا موسیٰ کو

٢٨٥

ليكمل الله لها سرورها به كذلك علوم الشرائع كما

تاکہ کامل کرے اللہ تعالی واسطے ماں موسی کی خوشی انکی ساتھ موسی کی ایسا ہی حال علم شریعتوں کا ہے جیسا کہ

قال (ولكل جعلنا منكم شرعة) اى طريقا (ومنهاجا)

فرمایا اللہ تعالی نے (اور واسطے ہر ایک کے گردانی ہمنے تم میں سے شریعت) یعنی طریق (اور منہاجا)

اى من تلك الطريقة جاء فكان هذا القول اشارة

یعنی اسی طریق سے آئی اور نکلی ہر ایک شی پس ہے یہ قول حق تعالے کا اشارہ

الى الاصل الذى منه جاء فهو غذاؤه كما ان فرع

طرف ایک اصل کے کہ اسی سے نکلی ہے ہر ایک شی پس وہی اصل غذا موسی کی ہے جیسے کہ تحقیق شاخ

الشجرة لا يتغذى الا من اصله فما كان حراما فى

درخت کی نہیں غذا کرتی ہے مگر اصل اپنی سے پس جو چیز کہ ہوتی ہے حرام بیچ

شرع يكون حلالا فى شرع آخر يعنى فى الصورة

ایک شریعت کے ہوتی ہے وہ چیز بعینہ حلال بیچ شریعت دوسری کے یعنی فقط بیچ صورت اور ظاہر کے ہے

اعنى قولى (يكون حلالا) وفى نفس الامر ما هو عين

مراد کہتا ہوں میں اس صورت کو قول اپنے سے کہ (یکون حلالا) ہے اور بیچ حقیقت کے نہیں ہے وہ حلال میں

ما مضى لان الامر خلق جديد ولا تكرار فلهذا

اُس چیز کی کہ حرام تھی پہلے اسلیے کہ تحقیق وجود ہر شی کا خلق اور تجلی جدید ہے اور نہیں ہے تکرار تجلی میں پس واسطے اسی کے

نبهناك فكنى عن هذا فى حق موسى بتحريم المراضع

آگاہ کیا ہمنے تجھکو پس کنایہ کیا حق تعالی نے اس امر کو بیچ حق موسی کے ساتھ حرام کرنے حق تعالی کے دائیوں کے دودھ کو

فامه على الحقيقة من ارضعته لا من ولدته فان

پس ماں بچہ کی حقیقت میں وہ ہوتی ہے کہ جسنے دودھ پلایا بچہ کو نہ وہ کہ جنا اُسنے اُسکو اسلیے کہ تحقیق

ام الولادة حملته على جهة الامانة فتكون فيها

ماں جننے والی فقط حامل ہوتی ہے بچہ کی بطریق امانت کے پس پیدا ہوتا ہے بچہ بیچ شکم ماں کے

وتغذى بدم طمثها من غير ارادة لها فى ذلك

اور غذا کرتا ہے وہ خون حیض کو اپنی ماں کے بغیر ارادہ ماں کے بیچ اسی غذا کے

حَتّٰی لَا یَکُوْنَ لَهَا عَلَیْهِ امْتِنَانٌ فَاِنَّهٗ مَا تَغَذّٰی اِلَّا بِمَا

تاکہ نہو وسر واسطے ماں کے اوپر بچہ کے احسان اسلیئے کہ تحقیق ولد نہ کورنے نہ غذا کی مگر اُسی خون کو

لَوْ اَنَّهٗ لَمْ یَتَغَذَّ بِهٖ وَلَمْ یَخْرُجْ عَنْهَا ذٰلِكَ الدَّمُ لَاَهْلَکَهَا

کہ اگر وہ نہ غذا کرتا اُس خون کو اور نہ نکلتا ماں سے وہ خون البتہ ہلاک کرتا

وَاَمْرَضَهَا فَلِلْجَنِیْنِ الْمِنَّةُ عَلٰی اُمِّهٖ بِکَوْنِهٖ تَغَذّٰی بِذٰلِكَ

اور بیمار کرتا وہ خون ماں کو پس واسطے جنین یعنی بچہ شکم کے احسان ہے اوپر ماں اپنی کو بسبب اسکے کہ غذا کی اُسنے اُس

الدَّمِ فَوَقَاهَا بِنَفْسِهٖ مِنَ الضَّرَرِ الَّذِیْ کَانَتْ تَجِدُهٗ لَوِ

خون کو پس نگاہ رکھا اوس بچہ نے ماں کو بذاتہ اُس ضرر سے کہ پاتی تھی ماں اسکو اگر

امْتَسَكَ ذٰلِكَ الدَّمُ عِنْدَهَا وَلَا یَخْرُجُ وَلَا یَتَغَذّٰی بِهٖ

بند ہوتا وہ خون ماں کا اور نہ نکلتا اور نہ غذا کرتا اوسکو

جَنِیْنُهَا وَالْمُرْضِعَةُ لَیْسَتْ کَذٰلِكَ فَاِنَّهَا قَصَدَتْ بِرَضَاعَتِهٖ

بچہ اُسکا اور دودھ پلانے والی نہیں ہے ایسی اسلیئے کہ تحقیق دودھ پلانے والی نے قصد کیا ہے ساتھ دودھ پلانے ولد کے

حَیَاتَهٗ وَاِبْقَاءَهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِمُوْسٰی فِیْ اُمِّ وِلَادَتِهٖ فَلَمْ

حیات اور بقاء ولد پس گردانی اللہ تعالی نے حیات اور بقا موسیٰ بیچ ماں جننے والی اُنکی کے پس

یَکُنْ لِامْرَاَةٍ عَلَیْهِ فَضْلٌ اِلَّا لِاُمِّ وِلَادَتِهٖ لِتَقَرَّ عَیْنُهَا

نہ تھا واسطے کسی عورت کے اوپر موسیٰ کے فضل اور احسان مگر واسطے ماں جننے والی اُنکی کو (تاکہ ٹھنڈک ہو آنکھ ماں موسیٰ کی

اَیْضًا بِتَرْبِیَتِهٖ وَتُشَاهِدَ اِنْتِشَاءَهٗ فِیْ حِجْرِهَا وَلَا تَحْزَنْ

بھی ساتھ پرورش موسیٰ کی اور دیکھے وہ نشو و نما موسیٰ کا بیچ گود اپنی کے (اور نہ غمگین ہووے وہ

وَنَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ غَمِّ التَّابُوْتِ فَخَرَقَ ظُلْمَةَ الطَّبِیْعَةِ بِمَا

اور نجات دی موسیٰ کو اللہ تعالی نے غم سے تابوت جسم کی پس پھاڑا موسیٰ نے حجاب ظلمت طبیعت کو بسبب اُس چیز کے

اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْعِلْمِ الْاِلٰهِیِّ وَاِنْ لَمْ یَخْرُجْ عَنْهَا وَفَتَنَهٗ

کہ عطا کیا اُنکو اللہ تعالی نے کہ وہ علم الٰہی ہے اگرچہ نہ نکلے موسیٰ طبیعت سے بتمامہ (اور آزمایا حق تعالی نے

فُتُوْنًا) اَیْ اِخْتَبَرَهٗ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَةٍ لِیَتَحَقَّقَ فِیْ نَفْسِهٖ

موسیٰ کو آزمانا پورا) یعنی آزمایا حق تعالی نے موسیٰ کو بہت جگہوں میں تاکہ متحقق اور ثابت ہووے بیچ ذات اُنکی کے

صَبْرُهٗ عَلٰی مَا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِهٖ فَاَوَّلُ مَا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِهٖ

صبر اُنکا اوپر اُس چیز کے کہ مبتلا کیا اور آزمایا اُنکو اللہ تعالی نے ساتھ اُسکے پس اول اُن چیزوں کا کہ آزمایا موسیٰ کو اللہ تعالی نے ساتھ

قَتْلُهُ الْقِبْطِیَّ بِمَا اَلْهَمَهُ اللّٰهُ وَوَفَّقَهٗ لَهٗ فِیْ سِرِّهٖ وَاِنْ لَمْ یَعْلَمْ

قتل کرنا موسیٰ کا تھا قبطی کو بسبب اُس چیز کہ الہام کیا تھا اُس چیز کا اللہ تعالی نے اور توفیق دی تھی اُس چیز کی موسیٰ کو بیچ باطن اُنکے کے اگرچہ نہ جانتے تھے موسیٰ

۲۸۷

بِذٰلِكَ وَلٰكِنْ لَمْ يَجِدْ فِي نَفْسِهِ الْكَرَاهَةَ بِقَتْلِهِ مَعَ كَوْنِهِ مَا

اُس الہام کو ولیکن نپایا موسیٰ نے بیچ باطن اپنے کے خوف ساتھ قتل کرنے قبطی کے باوجود ہونے موسیٰ کی اطلاع پر کہ

تَوَقَّفَ حَتّٰى يَأْتِيَهُ اَمْرُ رَبِّهِ بِذٰلِكَ لِاَنَّ النَّبِيَّ مَعْصُوْمٌ

توقف نکیا انہوں نے یہانتک کہ آوے انکو امر ربّ کے کا ساتھ قتل کرنے قبطی کے اسلیے کہ تحقیق پیغمبر معصوم ہیں

الْبَاطِنِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ حَتّٰى يُنَبَّأَ اَيْ يُخْبَرَ بِذٰلِكَ

کہ اپنے باطن میں اس طرح پر سے کہ نہیں شعور رکھتے ہیں وہ اسکا یہانتک انبا کیا جاوے یعنی خبر دیجاوے ساتھ عصمت کے

وَلِهٰذَا اَرَاهُ الْخَضِرُ قَتْلَ الْغُلَامِ فَاَنْكَرَ عَلَيْهِ قَتْلَهُ وَلَمْ يَتَذَكَّرْ

اور واسطے اسی کے دکھلایا موسیٰ کو خضر نے قتل کرنا بچہ کا پس مکروہ جانا موسیٰ نے اوپر خضر کے قتل کرنا بچہ کا اور نہ یاد کیا موسیٰ نے

قَتْلَهُ الْقِبْطِيَّ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ (مَا فَعَلْتُهُ عَنْ اَمْرِيْ) يُنَبِّهُهُ

قتل کرنا اپنا قبطی کو پس کہا موسیٰ کو خضر نے (نہ کیا میں نے اُس فعل کو امر اپنے سے) اُس حال میں کہ آگاہ کرتے تھے خضر موسیٰ کو

عَلٰى مَرْتَبَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُنَبَّأَ اَنَّهُ كَانَ مَعْصُوْمَ الْحَرَكَةِ

اوپر مرتبۂ موسیٰ کے قبل خبر دیے جانے موسیٰ کے اس بات سے کہ تحقیق تھے موسیٰ معصوم الحرکۃ

فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ وَاِنْ لَمْ يَشْعُرْ بِذٰلِكَ وَاَرَاهُ اَيْضًا خَرْقَ

حقیقت میں اگرچہ نہیں شعور رکھتے تھے موسیٰ ساتھ معصوم الحرکۃ ہونے اپنے کے اور بھی دکھلایا خضر نے موسیٰ کو پھاڑنا

السَّفِيْنَةِ الَّتِيْ ظَاهِرُهَا هَلَاكٌ وَبَاطِنُهَا نَجَاةٌ مِنْ يَدِ الْغَاصِبِ

کشتی کا کہ ظاہر کشتی کا ہلاکت تھی اور باطن اُسکا نجات ہاتھ سے غاصب کے

جَعَلَ لَهُ ذٰلِكَ فِيْ مُقَابَلَةِ التَّابُوْتِ لَهُ الَّذِيْ كَانَ فِي الْيَمِّ

گردانا خضر نے واسطے موسیٰ کے کشتی کو مقابلہ میں تابوت موسیٰ کے کہ تھا وہ تابوت بیچ دریا کے

مُطْبَقًا عَلَيْهِ فَظَاهِرُهُ هَلَاكٌ وَبَاطِنُهُ نَجَاةٌ وَاِنَّمَا فَعَلَتْ

چھپان اوپر پانی کے پس ظاہر تابوت کا ہلاکت اور باطن اُسکا نجات تھی اور سوائے اسکے نہیں ہے کیا تھا

بِهِ اُمُّهُ ذٰلِكَ خَوْفًا مِنْ يَدِ الْغَاصِبِ فِرْعَوْنَ اَنْ يَذْبَحَهُ

ساتھ موسیٰ کے ماں نے موسیٰ کی اُس فعل کو بسبب خوف کے ہاتھ غاصب سے کہ فرعون تھا اس بات سے کہ ذبح کرے فرعون موسیٰ کو

صَبْرًا وَهِيَ تَنْظُرُ اِلَيْهِ مَعَ الْوَحْيِ الَّذِيْ اَلْهَمَهَا اللّٰهُ بِهِ

باندھکر اور ماں موسیٰ کی نظر کرے طرف اُسکے یعنی دیکھا کرے (ماں موسیٰ کی) کا موسیٰ کے ساتھ وحی الٰہی کے تھا کہ الہام کیا تھا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس فعل کے

مِن حَيثُ لا تَشعُرُ فَوَجَدَت فِي نَفسِهَا أَنَّهَا تُرضِعُهُ وَإِذَا

اسطرح پر کہ نہیں شعور رکھتے تھے وہ پس پایا موسی کی ماں نے بیچ باطن اپنے کے اس کو کہ تحقیق وہی دودھ پلاویگی موسی کو پس جب

خَافَت عَلَيهِ أَلقَتهُ فِي اليَمِّ لِأَنَّ فِي المَثَلِ عَينٌ لَا تَرَى

ڈریں وہ اوپر موسی کے ڈالا اسنے موسی کو بیچ دریا کے اسلئے کہ تحقیق بیچ ضرب المثل مشہور ہے کہ آنکھ نہ دیکھے تو

قَلبٌ لَا يَفجَعُ فَلَم تَحزَن عَلَيهِ خَوفَ مُشَاهَدَةِ عَينٍ وَلَا

دل نہ دکھے پس نہ ڈریں ماں موسی کی اوپر موسی کے مثل ڈرنے مشاہدہ آنکھ کے اور نہ

حَزِنَت عَلَيهِ حُزنَ رُؤيَةِ بَصَرٍ وَغَلَبَ عَلَى ظَنِّهَا أَنَّ

غم کیا اسنے اوپر موسی کے مثل غم دیکھنے آنکھ کے اور غالب ہوا اوپر ظن موسی کی ماں کے یہ کہ تحقیق

اللهَ رُبَمَا رَدَّهُ إِلَيهَا لِحُسنِ ظَنِّهَا بِهِ فَعَاشَت هٰذَا

الله تعالی کسی وقت پھیر دیویگا موسی کو طرف اپنے کے بسبب حسن ظن موسی کی ماں کے پس جیتا رہا یہ حسن ظن بیچ موسی کی ماں

الظَّنُّ فِي نَفسِهَا وَالرَّجَاءُ يُقَابِلُ الخَوفَ وَاليَأسَ وَقَالَت

ظن کے بیچ دل اپنے کے اور رجا اور امید مقابل تھی خوف اور نا امیدی کا اور کہا تھا ماں نے موسی کی

حِينَ أُلهِمَت لِذٰلِكَ لَعَلَّ هٰذَا هُوَ الرَّسُولُ الَّذِي

جسوقت الہام کی گئی بیچ واسطے امر مذکورہ کے شاید کہ یہ فرزند وہ رسول ہو جو نہ

يَهلِكُ فِرعَونُ وَالقِبطُ عَلَى يَدِهِ فَعَاشَت وَسُرَّت بِهٰذَا

ہلاک ہو وسے فرعون اور قوم قبطی کی اوپر ہاتھ اسکے سے پس خوش اور مسرور رہی موسی کی ماں ساتھ اس

التَّوَهُّمِ وَالظَّنِّ بِالنَّظَرِ إِلَيهَا وَهُوَ عِلمٌ فِي نَفسِ الأَمرِ

وہم اور ظن کے یہ ظن بہ نظر موسی کی ماں کے سبب حالانکہ یہ ظن اور وہم انکا علم یقینی تھا حقیقت میں

مُحَقَّقٌ عِندَ اللهِ ثُمَّ أَنَّهُ لَمَّا وَقَعَ عَلَيهِ الطَّلَبُ خَرَجَ فَارًّا

اور محقق اور مقرر تھا نزدیک الله تعالی کے پھر تحقیق کہ جب واقع ہوا اوپر موسی کے طلب قصاص قبطی کا نکلے موسی بھاگتے ہوئے

خَوفًا فِي الظَّاهِرِ وَكَانَ فِي المَعنَى حُبًّا فِي النَّجَاةِ فَإِنَّ الحَرَكَةَ

خوف سے یہ بنظر ظاہرین کے ہے حالانکہ تھا یہ بھاگنا موسی کا بنظر حقیقت بین کے واسطے حب نجات کے اسلئے کہ تحقیق حرکت

أَبَدًا إِنَّمَا هِيَ حُبِّيَّةٌ وَيُحجَبُ النَّاظِرُ فِيهَا بِأَسبَابٍ أُخَر

ہمیشہ سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ حرکت حبی ہوتی ہے اور محجوب ہوتا ہے دیکھنے والا بیچ حرکت کے بسبب دوسری اسباب ظاہری کے

٢٨٩

وَلَيْسَتْ تِلْكَ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْاَصْلَ حَرَكَةُ الْعَالَمِ مِنَ الْعَدَمِ

حالانکہ نہیں ہیں اسباب ظاہری اسباب حب کے حقیقت میں اور سبب اسی حرکت جبی کا ہے اسواسطے کہ تحقیق اصل اور اساس تمام حرکتوں کی حرکت عالم کی ہے عدم سے

الَّذِيْ كَانَ سَاكِنًا فِيْهِ اِلَى الْوُجُوْدِ وَلِذٰلِكَ يُقَالُ اِنَّ الْاَمْرَ

کہ تھا عالم ساکن بیچ اسی عدم کے طرف وجود خارجی کے اور واسطے اسی کے کہا جاتا ہے کہ تحقیق امر وجود عالم کا

حَرَكَةٌ عَنْ سُكُوْنٍ فَكَانَتِ الْحَرَكَةُ الَّتِيْ هِيَ وُجُوْدُ الْعَالَمِ

ایک حرکت ہے سکون سے طرف وجود خارجی کے پس ہوئی حرکت جو سبب وجود عالم کا ہے

حَرَكَةَ حُبٍّ وَقَدْ نَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

حرکت جبی حق تعالٰی کی اور تحقیق آگاہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر

ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا لَمْ اُعْرَفْ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ

اسی حرکت جبی کے ساتھ قول اپنے کے بطریق نقل کے حق تعالٰی سے کہ تھا میں گنج مخفی نہیں پہچانا جاتا تھا میں پس دوست رکھا میں نے یہ بات

فَلَوْلَا هٰذِهِ الْمَحَبَّةُ مَا ظَهَرَ الْعَالَمُ فِيْ عَيْنِهٖ فَحَرَكَتُهٗ مِنَ

پس اگر نہ ہوتی یہ محبت الٰہی نہ ظاہر ہوتا عالم بیچ وجود خارجی کے اسلیے کہ حرکت عالم کی

الْعَدَمِ اِلَى الْوُجُوْدِ حَرَكَةُ حُبِّ الْمُوْجِدِ لِذٰلِكَ وَلِاَنَّ الْعَالَمَ

عدم سے طرف وجود خارجی کے ایک حرکت جبی مُوجِد کی ہے واسطے وجود عالم کے اور واسطے اس بات کہ تحقیق عالم

اَيْضًا يُحِبُّ شُهُوْدَ نَفْسِهٖ وُجُوْدًا كَمَا شَهِدَهَا ثُبُوْتًا فَكَانَتْ بِكُلِّ

بھی دوست رکھتا ہے ظہور ذات اپنی کا بیچ وجود خارجی کی جیسا کہ مشاہدہ کرتا تھا عالم ذات اپنی کا بیچ ثبوت علمی کے پس ہوئی تمامی

وَجْهٍ حَرَكَتُهٗ مِنَ الْعَدَمِ الثُّبُوْتِيِّ اِلَى الْوُجُوْدِ حَرَكَةَ حُبٍّ

وجوہ سے حرکت عالم کی عدم ثبوتی سے طرف وجود خارجی کے ایک حرکت جبی

مِنْ جَانِبِ الْحَقِّ وَجَانِبِهٖ فَاِنَّ الْكَمَالَ مَحْبُوْبٌ لِذَاتِهٖ وَعِلْمُهٗ

جانب سے حق تعالٰے کے اور جانب سے عالم کے اسلیے کہ کمال محبوب ہے بنظر ذات اپنی کے اور علم حق

تَعَالٰى بِنَفْسِهٖ مِنْ حَيْثُ هُوَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ هُوَ لَهٗ وَمَا بَقِيَ

تعالٰی کا ساتھ ذات اپنی کے اس اعتبار سے کہ وہ بے پرواہ ہے تمام عالم سے وہ علم خاص حق تعالٰی کا ہے اور نہ باقی رہا

اِلَّا تَمَامُ مَرْتَبَةِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ الْحَادِثِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْ هٰذِهٖ

مگر تمام اور کامل ہونا مرتبہ علم واجب تعالٰی کا ساتھ علم حادث حق تعالٰی کے کہ حاصل ہوتا ہے وہ ان

الأعيانِ أعيانِ العالمِ إذا وُجِدَت فيظهر صورةُ الكمالِ

اعیان ثابتہ سے کہ اعیان ثابتہ عالم کے ہیں جس وقت موجود ہوویں وہ اعیان خارج میں پس ظاہر ہوگی صورت کمال علم حق تعالیٰ کی

بالعلمِ المحدَثِ والقديمِ فتكمل مرتبةُ العلمِ بالوجهينِ

ساتھ علم حادث اور علم قدیم کے پس کامل ہوگا مرتبہ علم حق تعالیٰ کا ساتھ دونوں وجہوں حادث اور قدیم کے

وكذلك تكمل مراتبُ الوجودِ فإنَّ الوجودَ منه

اور ایسا ہی کامل ہوتے ہیں مراتب وجود حق تعالیٰ کے اسلیے کہ تحقیق وجود بعض اسمین سے

أزليٌّ وغيرُ أزليٍّ وهو الحادثُ فالأزليُّ وجودُ الحقِّ

ازلی ہے اور بعض غیر ازلی اور غیر ازلی حادث ہے پس وجود ازلی وجود حق تعالیٰ کا ہے

لنفسِه وغيرُ الأزليِّ وجودُ الحقِّ بصورِ العالمِ الثابتِ

خاص واسطے ذات اپنی کے اور وجود غیر ازلی وجود حق تعالیٰ کا ہے ساتھ صورتوں عالم کے کہ ثابت ہے وہ وجود مرتبہ علم میں

فيسمّى حدوثًا لأنه ظهر بعضُه لبعضِه وظهر لنفسِه بصورِ

پس نام رکھا جاتا ہے اس وجود کا حادث اسلیے کہ تحقیق وجود حق تعالیٰ کا ظاہر ہوا بعض اسی وجود کا واسطے بعض اپنے کے اور ظاہر ہوا حق تعالیٰ واسطے

العالمِ فكمل الوجودُ فكانت حركةُ العالمِ حُبّيّةً للكمالِ

عالم کے پس کامل ہوا وجود حق تعالیٰ کا پس ہوئی حرکت عالم کی ایک حرکت حبی حق تعالیٰ سے واسطے کمال حق تعالیٰ کے

فافهم ألا تراه كيف نفّس عن الأسماءِ الإلهيّةِ

پس سمجھ تو اے طالب کیا نہیں دیکھتا ہے تو کس طرح زائل کیا اس نے اسما الٰہی سے

ما كانت تجده من عدمِ ظهورِ آثارِها في عينٍ مسمّى

اس کرب کو کہ پاتے تھے وہ اسما انکو بسبب عدم ظہور اثروں اپنے کے بیچ عین ثابتہ

العالمِ فكانت الراحةُ محبوبةً له ولم يوصل إليها إلا

عالم کے پس ہوئی راحت اور ازالہ کرب محبوب واسطے حق تعالیٰ کی اور نہیں موصل ہوتا ہے حق تعالیٰ طرف راحت کے مگر

بالوجودِ الصوريِّ الأعلى والأسفلِ فثبت أنَّ الحركةَ

بسبب وجود صوری خارجی علوی اور سفلی کے پس ثابت ہوا یہ کہ تحقیق حرکت عالم کی

كانت للحبِّ فما ثمَّ حركةٌ في الكونِ إلا وهي حُبّيّةٌ فمن

حاصل ہے بسبب محبت حق تعالیٰ کے پس نہیں ہے واقع بیچ عالم کے کوئی حرکت مگر وہی حرکت حبی پس بعض

العلماءِ من يعلم ذلك ومنهم من يحجبه السببُ الأقربُ

علما میں سے وہ شخص ہیں کہ جانتے ہیں وہ اس حرکت حبی کو اور بعض انہیں سے وہ ہیں کہ محجوب کرتا ہے انکو اس علم سے سبب اقرب

بحكمه في الحال واستيلائه على النفس فكان الخوف

بسبب حکم کرنے اُس سبب اقرب کے بیچ ظاہر حال کے اور بسبب غلبہ اُسکے کے اوپر ذات محبوب کے پس تھا خوف

لموسى عليه السلام مشهودا له بما وقع من قتله

موسیٰ علیہ السلام کے لیے سبب ظاہر اقرب بسبب اُس چیز کے کہ واقع ہوئی وہ قتل کرنے سے اُسکے

القبطي وتضمن الخوف حب النجاة من القتل ففر لما

کسی قبطی کو اور شامل تھا خوف حب نجات کا قتل قبطی سے پس بظاہر فرار کیا موسیٰ علیہ السلام نے

خاف وفي المعنى ففر لما أحب النجاة من فرعون وعمله

جب ڈرے وہ اور حقیقت میں فرار کیا موسیٰ نے جب دوست رکھا اُنھوں نے نجات کو فرعون اور قتل کرنے اُسکے سے

به فذكر السبب الأقرب المشهود له في الوقت الذي

اپنے کو پس ذکر کیا موسیٰ نے نزدیک شعیب کے سبب اقرب یعنی خوف کو کہ حاضر تھا واسطے اُنکے بیچ وقت ملاقات شعیب کے کہ سبب اقرب یعنی

هو فيه كصورة الجسم للبشر وحب النجاة متضمن فيه تضمين

خوف اُسوقت میں مثل صورت جسم کے تھا واسطے آدمی کے اور محبت نجات کی شامل بیچ سبب اقرب کے مثل شامل کرنے

الجسد للروح المدبر له والأنبياء لهم لسان الظاهر

جسم کے روح کو کہ مدبر اُسکی ہے اور پیغمبروں کے لیے لسان ظاہری ہے

به يتكلمون لعموم الخطاب واعتمادهم على فهم

کہ ساتھ اُسکے کلام کرتے ہیں وہ واسطے عام فہم اہل خطاب کے اور واسطے اعتماد اپنے کے اوپر فہم

العالم السامع فلا يعتبر الرسل إلا العامة لعلمهم

عالم عارف سننے والے کے پس نہیں اعتبار کرتے ہیں انبیا علیہم السلام مگر عوام کو بسبب علم اپنے کے

بمرتبة أهل الفهم كما نبه عليه السلام على هذه

ساتھ مرتبہ اہل فہم کے جیسے کہ تنبیہ کی رسول علیہ السلام نے اوپر اس

الرتبة في العطايا فقال إني لأعطي الرجل وغيره أحب

رتبہ خاص کے بیچ بخششوں اموال غنیمت کے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے تحقیق کہ میں عطا کرتا ہوں کسی شخص کو حالانکہ غیر اسکا محبوب تر ہے

إلي منه مخافة أن يكبه الله في النار فاعتبر ضعيف

نزدیک میرے اُس سے بسبب خوف اس بات کے کہ ڈالے اُسکو اللہ تعالیٰ بیچ آتش کے پس اعتبار کیا رسول علیہ السلام نے اُس ضعیف

العقل والنظر الذي غلب عليه الطمع والطبع فكذا ما

عقل اور ضعیف نظر کا کہ غالب ہے اوپر اُسکے حرص اور کدورت طبیعت کی پس ایسا ہی حال اُس چیز کا ہے

جاؤوا به من العلوم جاؤوا به وعليه خلعة أدنى الفهوم

کہ لائے ہیں انبیا اُسکو علوم میں سے لائے ہیں وہ اُسکو اس حال میں کہ اوپر اُسکے خلعت اور لباس قریب الفہمی کا ہے

۲۹۱

لِيَقِفَ مَنْ لَا غَوْصَ لَهُ عِنْدَ الْخِلْعَةِ فَيَقُوْلُ مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ

تاکہ واقف ہووے وہ شخص کہ نہیں ہے غوص اور باریک فہم اسکو وقت خلعت کے پس کہتا ہے وہ شخص کہ کیا نیک ہے یہ

الْخِلْعَةَ وَيَرَاهَا غَايَةَ الدَّرَجَةِ وَيَقُوْلُ صَاحِبُ الْفَهْمِ الدَّقِيْقِ

خلعت اور دیکھتا ہے اسکو نہایت بلند مرتبہ میں اور کہتا ہے صاحب فہم دقیق کہ

الْغَائِصُ عَلٰى دُرَرِ الْحِكَمِ بِمَا اسْتَوْجَبَ هٰذَا هٰذِهِ الْخِلْعَةَ

غوص کرنے والا ہے اوپر جواہر اسرار حکمتوں کے کہ بسبب کس چیز کے سزاوار اور مستحق ہوا یہ شخص اس خلعت کا

مِنَ الْمَلِكِ فَيَنْظُرُ فِيْ قَدْرِ الْخِلْعَةِ وَصِنْفِهَا مِنَ الثِّيَابِ فَيَعْلَمُ

بادشاہ سے پس نظر کرتا ہے وہ صاحب فہم بیچ قدر اور قسم خلعت کے اقسام کپڑوں سے پس جانتا ہے وہ صاحب فہم

مِنْهَا قَدْرَ مَنْ خُلِعَتْ عَلَيْهِ فَيَعْثُرُ عَلٰى عِلْمٍ لَمْ يَحْصُلْ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ

خلعت سے قدر اس شخص کی کہ خلعت پہنایا گیا ہے اسکو پس مطلع ہوتا صاحب فہم دقیق اوپر اس علم کے کہ نہیں حاصل ہے وہ واسطے غیر اسکے کے

لَا عِلْمَ لَهُ بِمِثْلِ هٰذَا وَلَمَّا عَلِمَتِ الْاَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَالْوَرَثَةُ اَنَّ

کہ نہیں ہے علم اسکو مثل اس صاحب فہم دقیق کے اور جب کہ جانا نبیوں اور رسولوں اور وارثوں انکے نے اس بات کو کہ تحقیق

فِي الْعَالَمِ وَاُمَّتِهِمْ مَنْ هُوَ بِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ عَمَدُوْا فِي الْعِبَارَةِ اِلَى اللِّسَانِ

بیچ اہل عالم اور بیچ امت انکی کے وہ شخص ہے جو وہ ساتھ اس مرتبہ کے ہے قصد کیا انھوں نے بیچ عبارت اور کلام کے طرف لسان

الظَّاهِرِ الَّذِيْ يَقَعُ فِيْهِ اشْتِرَاكُ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ فَيَفْهَمُ مِنْهُ الْخَاصُّ

ظاہری کے کہ واقع ہوتی ہے بیچ اسکے شرکت خاص اور عام کی پس سمجھتے ہیں لسان ظاہری سے خاص لوگ اس چیز کو

مَا فَهِمَ الْعَامَّةُ مِنْهُ وَزِيَادَةً مِمَّا صَحَّ لَهُ بِهِ اسْمُ اَنَّهُ خَاصٌّ

کہ سمجھتے ہیں عوام اس سے ساتھ زیادتی کے کہ صحیح ہوا واسطے اس خاص کے بسبب اس زیادتی کے اسم خاص کا

فَيَتَمَيَّزُ بِهِ عَنِ الْعَامِّيِّ فَاكْتَفَى الْمُبَلِّغُوْنَ الْعُلُوْمَ بِهٰذَا فَهٰذَا

پس متمیز ہوتا ہے خاص بسبب اس زیادتی کے عام جاہل سے پس اکتفا کیا ان لوگوں نے جو پہنچانے والے علوم کے ہیں ساتھ لسان ظاہری کے پس یہ مذکور

حِكْمَةُ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ) وَلَمْ يَقُلْ

حکمت قول موسیٰ علیہ السلام کی ہے وہ قول یہ ہے (کہ بھاگا میں تم سے جب ڈرا میں تم سے) اور نہ کہا موسیٰ نے

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ حُبًّا فِي السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فَجَاءَ اِلٰى مَدْيَنَ فَوَجَدَ

کہ بھاگا میں تم سے واسطے حب سلامتی اور عافیت کے پس آئے موسیٰ طرف شہر مدین کے پس پائی موسیٰ نے

الْجَارِيَتَيْنِ فَسَقٰى لَهُمَا مِنْ غَيْرِ اَجْرٍ ثُمَّ تَوَلّٰى اِلَى الظِّلِّ الْاِلٰهِيِّ

دو لڑکیاں شعیب علیہ السلام کی پس پانی پلایا انھوں نے ان دونوں کی بکریوں کو بغیر مزدوری کے پھر پھر گئے طرف سایۂ الٰہی کے

فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ فَجَعَلَ عَيْنَ عَمَلِهِ

پس کہا انھوں نے اے رب میرے تحقیق میں واسطے اس چیز کے کہ اتاری تو نے طرف میری بھلائی سے محتاج ہوں پس گردانا موسیٰ نے عین عمل

السّقی عین الخیر الذی انزله الله الیه ووصف نفسه

پانی پلانے اپنے کا عین اُس خیر کا کہ اتارا اسکو اللہ تعالیٰ نے طرف موسیٰ کی اور صفت کی موسیٰ نے ذات اپنی کی

بالفقر الی الله فی الخیر الذی عنده فاراه الخضر

ساتھ احتیاج کے طرف اللہ تعالیٰ کی بیچ اُس بھلائی کے کہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے پس دکھایا موسیٰ کو خضر نے

اقامة الجدار من غیر اجر فعتبه علی ذلك فذكره

قائم کرنا دیوار کا بغیر اُجرت کے پس عتاب کیا موسیٰ نے خضر کو اوپر اُس فعل کے پس یاد دلایا خضر نے موسیٰ کو

بسقایته من غیر اجر الی غیر ذلك مما لم یذكر

پانی پلانا موسیٰ کا بغیر اُجرت کے اور سوائے اُس مذکور کے واقع ہوا موسیٰ سے اُن امور میں کہ نہیں ذکر کیے گئے درمیان اُن دونوں کے

حتی تمنی صلی الله علیه وسلم ان یسكت موسی

اسیواسطے تمنا کی خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی کہ خاموش رہتے موسیٰ

علیه السلام ولا یعترض حتی یقص الله علیه من

علیہ السلام اور نہ اعتراض کرتے وہ تاکہ بیان کرتا اللہ تعالیٰ اوپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

امرهما فیعلم بذلك ما وقف الله موسی من غیر

حال موسیٰ اور خضر کا پس جانتے رسول علیہ السلام بسبب اس چیز کو کہ واقف کرایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو اعمال کے سو کہ بغیر

علم منه اذ لو كان عن علم ما انكر مثل ذلك علی

علم کے صادر ہوئے تھے اُنسے اسلیے کہ اگر ہوتے اعمال ہوتے کے علم سے نہ انکار کرتے وہ مثل اُن اعمال کے اوپر

الخضر الذی قد شهد الله له عند موسی وزكاه و

خضر کے کہ تحقیق گواہی دی اللہ تعالیٰ نے واسطے اُنکے نزدیک موسیٰ علیہ السلام کے اور تزکیہ اور

عدله ومع هذا غفل موسی علیه السلام عن

تعدیل کی اللہ تعالیٰ نے خضر کی اور باوجود اسکے غافل ہوئے موسیٰ علیہ السلام

تزكیة الله وعما شرطه علیه فی اتباعه رحمة بنا

تزکیہ اللہ تعالیٰ سے اور اُس چیز سے کہ شرط کی تھی خضر نے ساتھ موسیٰ کے اوپر اسکے بیچ پیروی موسیٰ کے ساتھ خضر کے غفلت موسیٰ کی بنظر رحمت

اذا نسینا امر الله ولو كان موسی عالما بذلك كما

جسوقت بھول جاویں ہم امر الٰہی کو اور اگر ہوتے موسیٰ علیہ السلام عالم امور مذکور سے البتہ نہ

قال له الخضر (ما لم تحط به خبرا) ای انی علی علم

کہتے اُنکو خضر (کیونکر صبر کریگا تو اوپر اُس چیز کے کہ نہیں گھیرا تونے اُسکو سمجھ سے یعنی تحقیق میں اوپر ایک علم کے ہوں۔

لم يحصل لك عن ذوق كما انت على علم لا اعلمه انا فانصف

کہ نہین حاصل ہے وہ واسطے تیرے ذوق اور وجدان سے جیسے کہ تو اوپر ایک علم کے ہے کہ نہین جانتا ہون مین اُسکو پس انصاف کیا خضر نے

واما حكمة فراقه فلان الرسول يقول الله فيه (وما اتاكم

و لیکن حکمت جدائی موسی کی خضر سے پس اسواسطے تھی کہ تحقیق بیچ حق رسول کے فرمایا ہے اللہ تعالی (اور جو کچھ دیوے تمکو

الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا) فوقف العلماء بالله

رسول پس لے لو اسکو اور جو کچھ کہ منع کرے تمکو اُس سے پس باز رہو تم) پس مطلع اور واقف ہوے علما اور عرفاء باللہ

الذين يعرفون قدر الرسالة والرسول عند هذا القول

جو عارف ہین مرتبۂ رسالت اور رسول کے اوپر معنی اس قول حق تعالے کے

وقد علم الخضر ان موسى رسول الله فاخذ يترقب ما يكون

اور تحقیق جانتا تھا خضر علیہ السلام نے اس بات کو کہ تحقیق موسی رسول اللہ تعالی کے ہین پس بیدار رہے خضر علیہ السلام اُس چیز کے کہ صادر ہووے

منه ليوفي الادب حقه مع الرسول فقال له (ان سالتك

وہ موسی سے تا کہ پورا کرین خضر ادب کو حق ادب کرنیکا ساتھ رسول کے پس کہا موسی نے خضر کو (اگر سوال کرون مین تجھے

عن شيء بعدها فلا تصاحبني) فنهاه عن صحبته فلما وقعت

کسی چیز کا بعد اسکے پس نہ ساتھ رکھ تو مجھکو) پس منع کیا موسی نے خضر کو مصاحبت اپنی سے پس جب واقع ہوا

منه الثالثة قال (هذا فراق بيني وبينك) ولم يقل له

موسی علیہ السلام سے سوال تیسرا کہا خضر علیہ السلام نے (یہ جدائی ہے درمیان میرے اور درمیان تیرے) اور نہ کہا تھا خضر کو

موسى لا تفعل ولا طلب صحبته لعلمه بقدر الرتبة التي

موسی نے کہ مت کر تو ایسا اور نہ طلب کی موسی نے مصاحبت خضر کی بسبب علم اپنے کے ساتھ بزرگی اُس مرتبے کے کہ تھو

هو فيها التي انطقته بالنهي عن ان يصحبه فسكت موسى

موسی بیچ اُسکے کہ ناطق کیا اُس مرتبے نے موسی کو ساتھ نہی کے اس بات سے کہ مصاحبت رکھین خضر ساتھ انکے پس ساکت رہے موسی

ووقع الفراق فانظر الى كمال هذين الرجلين في العلم

اور واقع ہوئی جدائی پس نظر کر تو طرف کمال ان دونون صاحبان کمال کے بیچ علم کے

وتوفية الادب الالهي حقه وانصاف الخضر فيما اعترف

اور طرف پورا کرنے ادب الہی کے حق ادب کرنیکا اور طرف انصاف خضر علیہ السلام کے بیچ اُس چیز کے کہ معترف ہوے وہ

به عند موسى عليه السلام حيث قال له انا على علم علمنيه الله

ساتھ اُسکے نزدیک موسی علیہ السلام کے اسلیے کہ کہا خضر نے موسی کو کہ مین اوپر ایک علم کے ہون کہ سکھایا مجھے اُس علم کو اللہ تعالی نے

لا تعلمه انت وانت على علم علمكه الله لا اعلمه انا فكان هذا

کہ نہین جانتا ہے تو اسکو اور تو اوپر ایک علم کے ہے کہ سکھایا تجھکو اللہ تعالی نے کہ نہین جانتا ہون مین اُسکو پس ہے یہ

۲۹۵

الاعلام من الخضر لموسیٰ دواءً لما جرحه به فی قوله وکیف

آگاہ کرنا خضر کا موسیٰ علیہ السلام کو دوا اُس چیز کی کہ طعن کیا تھا خضر نے موسیٰ کو ساتھ اُسکے بیچ قول اپنے کے (اور کیونکر

تصبر علیٰ ما لم تحط به خبرا) مع علمه بعلو رتبته

صبر کریگا تو اوپر اُس چیز کے کہ نہیں گھیرا تو نے اسکو سمجھ سے) باوجود علم اپنے کے ساتھ علو مرتبہ موسیٰ کے

بالرسالة ولیست تلك الرتبة للخضر وظهر ذلك فی

بسبب رسالت کے اور نہ تھا یہ مرتبہ واسطے خضر کے اور ظاہر ہوا منصب خضر کا بیچ

الامة المحمدیة فی حدیث ابار النخل فقال علیه السلام

حق امت محمدی کے بیچ حدیث بارآور کرنے درخت خرمے کے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے

لاصحابه انتم اعلم بمصالح دنیاکم ولا شك ان العلم بالشیء

واسطے اصحاب اپنے کے تم دانا تر ہو بیچ مصالح اور کاروبار دنیا اپنے کے اور نہیں ہے شک اسمیں کہ تحقیق علم ساتھ ایک چیز کے

خیر من الجهل به ولهذا مدح الله نفسه بانه بکل شیء علیم

بہتر ہے جہل سے ساتھ اُسکے اور اسیواسطے تعریف کی اللہ تعالیٰ نے ذات اپنی کی اسطرح سے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا

فقد اعترف صلی الله علیه وسلم لاصحابه بانهم اعلم

پس تحقیق اقرار کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اصحاب اپنے کے کہ تحقیق وہ داناتر ہیں

بمصالح دنیاهم منه لکونه لا خبرة له بذلك

بیچ مصالح دنیاوی اپنے کے رسول علیہ السلام سے کیونکہ نہ تھا علم تجربی ذوقی آپکو مصالح دنیاوی کا

فانه علم ذوق وتجربة ولم یتفرغ علیه السلام لعلم

اسلیے کہ تحقیق وہ ایک علم ذوقی اور تجربہ کا ہے اور نہیں فرصت ہوئی رسول علیہ السلام کو واسطے سیکھنے اس علم کے

ذلك بل کان شغله بالاهم فالاهم فقد نبهتك علیٰ ادب

بلکہ تھے شغل آپکے ساتھ ضرور تر امور کے بلکہ ساتھ ضرور تر ضروری امور کے پس تحقیق آگاہ کیا میں نے تجھکو اے طالب اوپر ایک ادب

عظیم تنتفع به ان استعملت نفسك فیه وقوله (فوهب لی ربی

عظیم کے کہ نفع پاویگا تو اُس سے اگر عمل میں لاویگا تو نفس اپنے کو بیچ اسی ادب کے اور قول موسیٰ کا (پس بخشی حق تعالیٰ نے مجھکو

حکما) یرید الخلافة (وجعلنی من المرسلین) یرید

حکومت) مراد لیتے تھے موسیٰ یہاں سے خلافت کو (اور گردانا حق تعالیٰ نے مجھکو رسولوں میں سے) مراد لیتے تھے موسیٰ اُس سے

الرسالة فما کل رسول خلیفة فالخلیفة صاحب السیف

رسالت کو پس نہیں ہے ہر رسول خلیفہ اسلیے کہ خلیفہ صاحب سیف

والعزل والولایة والرسول لیس کذلك انما علیه البلاغ

اور صاحب عزل و نصب اور صاحب ولایت ہیں اور رسول نہیں ہیں ایسے سوا اسکے نہیں ہے کہ اوپر اُنکے پہنچانا۔

لِمَا أُرْسِلَ بِهِ فَإِنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَحَمَاهُ بِالسَّيْفِ

اُس چیز کا ہو کہ بھیجی گئی ہیں وہ ساتھ اسکے پس اگر مقابلہ کریں رسول اور رسالت کو اور نگہبانی کریں واسطے رسالت کی تلوار سے

فَذَلِكَ الْخَلِيفَةُ الرَّسُولُ فَكَمَا أَنَّهُ مَا كُلُّ نَبِيٍّ رَسُولًا

پس وہ خلیفہ اور رسول ہیں پس جیسے کہ تحقیق نہیں ہیں ہر نبی رسول

كَذَلِكَ مَا كُلُّ رَسُولٍ خَلِيفَةً أَيْ مَا أُعْطِيَ الْمُلْكَ وَ

ویسے ہی نہیں ہیں ہر رسول خلیفہ یعنی نہیں دیا گیا ہر رسول کو ملک اور

لَا التَّحَكُّمَ فِيهِ وَأَمَّا حِكْمَةُ سُؤَالِ فِرْعَوْنَ عَنِ الْمَاهِيَّةِ

نہ حکومت بیچ اُس ملک کے و لیکن حکمت سوال کرنے فرعون کی ماہیت

الْإِلَهِيَّةِ بِقَوْلِهِ (مَا رَبُّ الْعَالَمِينَ) فَلَمْ يَكُنْ عَنْ جَهْلٍ وَإِنَّمَا

الٰہیہ سے ساتھ قول اپنے کے (کہ کیا ہے حقیقت پروردگار عالموں کی) پس یہ ہر گز نہ تھا یہ سوال فرعون کا نادانی سے اور سوا اسکے

كَانَ عَنِ اخْتِبَارٍ حَتَّى يَرَى جَوَابَهُ مَعَ دَعْوَاهُ الرِّسَالَةَ

کرتا یہ سوال آزمائش اور امتحان کی راہ سے تاکہ دیکھے فرعون جواب موسیٰ کا ساتھ دعویٰ رسالت اُنکی کے

عَنْ رَبِّهِ وَقَدْ عَلِمَ فِرْعَوْنُ مَرْتَبَةَ الْمُرْسَلِينَ فِي الْعِلْمِ

جانب رب اپنے سے اور تحقیق جانتا تھا فرعون مرتبہ رسولوں کا بیچ معرفت حق تعالےٰ کے

فَيَسْتَدِلُّ بِجَوَابِهِ عَلَى صِدْقِ دَعْوَاهُ وَسَأَلَ سُؤَالَ

پس استدلال کرتا ہے فرعون ساتھ جواب موسیٰ کے اوپر صداقت دعویٰ موسیٰ کے اور سوال کیا تھا فرعون نے سوال کرنا

إِيهَامٍ مِنْ أَجْلِ الْحَاضِرِينَ حَتَّى يُعَرِّفَهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا

ایہام کا بنظر حاضرین مجلس کے تاکہ آگاہ کرے فرعون حاضرین کو اس طرح پر کہ نہ

يَشْعُرُونَ بِمَا شَعَرَ هُوَ فِي نَفْسِهِ فِي سُؤَالِهِ فَإِذَا أَجَابَهُ

شعور رکھیں حاضرین ساتھ اُس چیز کے کہ شعور رکھتا تھا فرعون بیچ باطن اپنے کے سوال اپنے میں پس جس وقت جواب دیا موسیٰ نے

جَوَابَ الْعُلَمَاءِ بِالْأَمْرِ أَظْهَرَ فِرْعَوْنُ إِبْقَاءً لِمَنْصِبِهِ

مثل جواب اُن لوگوں کے کہ جاننے والے ہیں امر الٰہی کو ظاہر کیا فرعون نے واسطے باقی رکھنے منصب اور عہدہ اپنے کے اس بات کو

أَنَّ مُوسَى مَا أَجَابَهُ عَلَى سُؤَالِهِ فَتَبَيَّنَ عِنْدَ الْحَاضِرِينَ

کہ تحقیق موسیٰ نے نہ جواب دیا فرعون کو موافق سوال اُسکے کے پس ظاہر ہوئی نزدیک حاضرین فرعون کے

لِقُصُورِ فَهْمِهِمْ أَنَّ فِرْعَوْنَ أَعْلَمُ مِنْ مُوسَى وَلِهَذَا لَمَّا

بسبب قصور فہم اُنکی کے یہ بات کہ تحقیق فرعون دانا تر ہے موسیٰ سے اور واسطے اسی کے جب

قَالَ لَهُ فِي الْجَوَابِ بِمَا يَنْبَغِي وَهُوَ فِي الظَّاهِرِ غَيْرُ جَوَابٍ عَلَى
کہا موسی نے فرعون کو بیچ جواب کے جو کچھ کہ سزاوار ہے یہ کہ کہا جاوے جواب میں اور وہ جواب ظاہر میں غیر جواب ہے موافق

مَا سَأَلَ عَنْهُ وَقَدْ عَلِمَ فِرْعَوْنُ أَنَّهُ لَا يُجِيبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ فَقَالَ
اُس چیز کے کہ سوال کیا تھا فرعون نے موسی سے اور تحقیق جانتا تھا فرعون بیچ اثبات کو کہ تحقیق موسی نہ جواب دیگا اپنے سوال کا کہ جواب اسکے پس کہا فرعون نے

لِأَصْحَابِهِ (إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ) أَيْ مَسْتُورٌ
واسطے مصاحبین اپنے کے کہ تحقیق یہ رسول تمہارا جو بھیجا گیا ہو طرف تمہارے البتہ دیوانہ ہے) یعنی پوشیدہ ہے

عَنْهُ عِلْمُ مَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ إِذْ لَا يُتَصَوَّرُ أَنْ يُعْلَمَ أَصْلًا فَالسُّؤَالُ
اُسسے سوال کا علم اس چیز کا کہ سوال کیا میں نے اُنکا اُسی رسول سے اسلیے کہ نہیں متصور ہے یہ کہ معلوم ہو وے حقیقت حق تعالی کی ہر گز پس سوال حقیقت سے

صَحِيحٌ فَإِنَّ السُّؤَالَ عَنِ الْمَاهِيَّةِ سُؤَالٌ عَنْ حَقِيقَةِ الْمَطْلُوبِ
صحیح ہوا سلیے کہ تحقیق سوال کرنا ماہیت کو سوال کرنا ہے حقیقت سے مطلوب کی

وَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِيقَةٍ فِي نَفْسِهِ لَا تَكُونُ لِغَيْرِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ
اور ضرور ہے یہ کہ ہو وے وہ مطلوب اوپر ایک حقیقت کے بیچ ذات اپنی کے کہ نہ ہو وے وہ حقیقت واسطے غیر اُس مطلوب کے لیکن جن لوگوں نے

جَعَلُوا الْحُدُودَ مُرَكَّبَةً مِنْ جِنْسٍ وَفَصْلٍ فَذَلِكَ فِي كُلِّ مَا يَقَعُ
گردانا ہے حدود اور تعریف اشیا کو مرکب جنس اور فصل سے پس یہ گردانا اُنکا اُس شے کی حد میں ہوگا کہ واقع ہے

فِيهِ الِاشْتِرَاكُ وَمَنْ لَا جِنْسَ لَهُ لَا يَلْزَمُ أَنْ لَا يَكُونَ
بیچ اُسکے اشتراک جنس اور فصل سے اور جو شے کہ نہیں ہے جنس واسطے اُسکے نہیں لازم آتا ہے یہ کہ نہ ہو وے وہ شے

عَلَى حَقِيقَةٍ فِي نَفْسِهِ لَا تَكُونُ لِغَيْرِهِ فَالسُّؤَالُ صَحِيحٌ عَلَى
اوپر ایسی ایک حقیقت کے بیچ ذات اپنی کے کہ نہ ہو وے وہ حقیقت واسطے غیر اُسکے پس سوال فرعون کا صحیح ہے

مَذْهَبِ أَهْلِ الْحَقِّ وَالْعِلْمِ الصَّحِيحِ وَالْعَقْلِ السَّلِيمِ
موافق مذہب اہل حق اور صاحب علم صحیح اور صاحب عقل سلیم کے

وَالْجَوَابُ عَنْهُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَا أَجَابَ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
اور جواب اُس سوال کا نہ ہوگا مگر ساتھ اُس چیز کے کہ جواب دیا ساتھ اُسکے موسی علیہ السلام نے

وَهُنَا سِرٌّ كَبِيرٌ فَإِنَّهُ أَجَابَ بِالْفِعْلِ لِمَنْ سَأَلَ عَنِ الْحَدِّ
اور بیچ جواب موسی کی ایک سر عظیم ہے اسلیے کہ تحقیق موسی نے جواب دیا ساتھ مفعول فعل ربوبیت حق تعالی کے اُس شخص کو جسنے سوال کیا حد

الذَّاتِيِّ فَجَعَلَ الْحَدَّ الذَّاتِيَّ عَيْنَ إِضَافَتِهِ إِلَى مَا ظَهَرَ بِهِ مِنْ
ذاتی حق تعالی سے پس گردانا موسی نے حد ذاتی حق تعالی کو عین اضافت اور نسبت حق تعالی کی طرف اُس چیز کے کہ ظاہر ہوا حق تعالی بیچ اُس چیز کے

۲۹۷

صُوَرِ الْعَالَمِ أَوْ مَا ظَهَرَ فِيهِ مِنْ صُوَرِ الْعَالَمِ فَكَأَنَّهُ

صور تون عالم سے یا طرف اُس چیز کے کہ ظاہر ہوئی وہ بیچ حق تعالیٰ کے صور تون عالم سے پس گویا کہ

قَالَ لَهُ فِي جَوَابِ قَوْلِهِ (وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ) قَالَ الَّذِي

کہا موسیٰ نے فرعون کو بیچ جواب قول اُسکے کے کہ اور ما رب العالمین ہے کہا موسیٰ نے رب العالمین وہ ہے

يَظْهَرُ فِيهِ صُوَرُ الْعَالَمِينَ مِنْ عُلُوٍّ وَهُوَ السَّمَاءُ وَسُفْلٍ وَهُوَ

کہ ظاہر ہوتی ہیں بیچ اُسکے صورتین عالم کی بلندی سے کہ وہ آسمان ہے اور پستی سے کہ وہ

الْأَرْضُ وَمَا بَيْنَهُمَا (إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ) أَوْ يَظْهَرُ هُوَ بِهَا

زمین ہے اور جو کچھ کہ درمیان اُن دونوں کے ہے اگر ہو تم صاحب کشف اور یقین کرنے والے یا رب العالمین کہ ظاہر ہوتا ہے خود بیچ

فَلَمَّا قَالَ فِرْعَوْنُ لِأَصْحَابِهِ (إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ) كَمَا قُلْنَا فِي مَعْنَى

پس جبکہ کہا فرعون نے واسطے مصاحبین اپنے کے کہ تحقیق موسیٰ دیوانہ ہے جیسا کہ کہا ہمنے پیشتر بیچ معنی

كَوْنِهِ مَجْنُونًا زَادَ مُوسَى فِي الْبَيَانِ لِيَعْلَمَ فِرْعَوْنُ رُتْبَتَهُ

ہونے موسیٰ علیہ السلام کے دیوانہ زیادہ کیا موسیٰ علیہ السلام نے بیچ بیان جواب کے تاکہ جانے فرعون رتبہ موسیٰ علیہ السلام کا

فِي الْعِلْمِ الْإِلٰهِيِّ لِعِلْمِهِ بِأَنَّ فِرْعَوْنَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ فَقَالَ

بیچ علم الٰہی کے بسبب علم موسیٰ علیہ السلام کے اس بات کا کہ تحقیق فرعون بھی جانتا ہے علم الٰہی کو پس کہا موسیٰ علیہ السلام نے

(رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ) فَجَاءَ بِمَا يَظْهَرُ وَيَسْتَتِرُ وَهُوَ الظَّاهِرُ

(پروردگار مشرق اور مغرب کا) پس لائے موسیٰ علیہ السلام اُس چیز کو کہ ظاہر ہے اور پوشیدہ اور حق تعالیٰ ظاہر ہے۔

وَالْبَاطِنُ وَمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ)

اور باطن اور جو کچھ کہ درمیان اُن دونوں کے ہے اور وہ حق تعالیٰ ہر شے ظاہری اور باطنی کا عالم ہے اگر ہو تم عقل والے

أَيْ إِنْ كُنْتُمْ أَصْحَابَ تَقْيِيدٍ فَإِنَّ الْعَقْلَ تَقْيِيدٌ فَالْجَوَابُ الْأَوَّلُ جَوَابُ

یعنے اگر ہو تم اصحاب تقیید اسلیے کہ تحقیق عقل ایک تقیید ہے پس جواب اول جواب

الْمُوقِنِينَ وَهُمْ أَهْلُ الْكَشْفِ وَالْوُجُودِ فَقَالَ لَهُمْ إِنْ كُنْتُمْ

اہل یقین کا ہے اور وہ لوگ اہل کشف اور وجدان ہیں پس کہا موسیٰ نے اگر ہو تم

مُوقِنِينَ أَيْ أَهْلَ كَشْفٍ وَوُجُودٍ فَقَدْ أَعْلَمْتُكُمْ بِمَا تَيَقَّنْتُمُوهُ

یقین کرنے والے یعنی اہل کشف اور وجدان پس تحقیق آگاہ کیا میں نے تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ یقین جانتے ہو تم اُسکو

فِي شُهُودِكُمْ وَوُجُودِكُمْ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا مِنْ هٰذَا الصِّنْفِ

بیچ شہود اور وجدان اپنے کے پس اگر نہو تم اُس گروہ اہل شہود اور وجدان سے

فَقَدْ أَجَبْتُكُمْ فِي الْجَوَابِ الثَّانِي إِنْ كُنْتُمْ أَهْلَ عَقْلٍ وَتَقْيِيدٍ

پس تحقیق جواب دیا میں نے تمکو بیچ جواب ثانی کے اگر ہو تم اہل عقل اور تقیید

وحصرتم الحق فيما تعطيه أدلة عقولكم فظهر موسى

اور تحصور کرتے ہو تم حق مطلق کو بیچ اس چیز کے کہ عطا کرتے ہیں اسکو دلائل عقلی تمہارے پس ظاہر کیا موسی علیہ السلام نے

بالوجهين ليعلم فرعون فضله وصدقه وعلم موسى أن

دونوں وجہوں کشفی اور عقلی کو تا کہ جانے فرعون فضیلت موسی کی اور صدق دعوی رسالت کے کی اور علم رکھتا موسی کو اس امر کا کہ تحقیق

فرعون علم ذلك أو يعلم ذلك لكونه سأله عن الماهية

فرعون نے جانا تھا فضیلت اور صداقت کو موسی کی قبل اسکے یا اب جانتا ہے فرعون اسکو اسلیے کہ فرعون نے بیچ سوال کیا تھا موسی کو ماہیت حقیقی

فعلم موسى أن سؤاله ليس على اصطلاح القدماء الحكماء

پس جانا تھا موسی علیہ السلام نے اس بات کو کہ تحقیق سوال فرعون کا نہیں ہے موافق اصطلاح متقدمین حکماء کے

في السؤال بما فلذلك أجاب فلو علم منه غير ذلك

بیچ سوال کے کہ ساتھ لفظ ماہو کے تھا پس اسیواسطے جواب دیا موسی علیہ السلام نے سوال فرعون کا پس اگر جانتا موسی فرعون سے سوا اسکے

لخطأه في السؤال فلما جعل موسى المسئول عنه عين

البتہ خطا پکڑتے موسی فرعون کی بیچ سوال کے پس جب گردانا موسی نے مسئول عنہ یعنی حق تعالے کو عین

العالم خاطبه فرعون بهذا اللسان والقوم لا يشعرون

عالم خطاب کیا ساتھ موسی کے فرعون نے ساتھ اس لسان توحید کے حالانکہ قوم فرعون کی نہیں شعور رکھتی تھی ان اسرار کو تو

فقال له لئن اتخذت إلها غيري لأجعلنك من

پس کہا فرعون نے موسی علیہ السلام سے اگر پکڑیگا تو معبود سوائے میرے البتہ گردانونگا میں تجھکو

المسجونين والسين في السجن من حروف الزوائد

قیدیوں میں سے / اور حرف سین بیچ لفظ سجن کے حروف زوائد میں سے ہے

أي لأسترنك فإنك أجبت بما أيدتني به أن أقول

یعنے البتہ چھپاؤنگا میں تجھکو اسلیے کہ تحقیق تو نے جواب دیا ساتھ اس چیز کے کہ قوت دی تو نے مجھکو ساتھ اس چیز کے اس بات کی کہ کہوں میں

لك مثل هذا القول فإن قلت لي فقد جهلت يا فرعون

واسطے تیرے مثل اس قول کے پس اگر کہے تو ای موسی ساتھ لسان توحید کے مجھکو کہ تحقیق نادانی کی تو نے اے فرعون

بوعيدك إياي والعين واحدة فكيف فرقت فيقول

بسبب وعید اپنے کے ساتھ میرے حالانکہ ذات ایک ہی ہے پس کیونکر تفرقہ کی تو نے پس کہیگا

۲۹۹

فرعون انما فرقت مراتب العين ما تفرقت العين ولا

فرعون سوائے اسکے نہیں ہے کہ تفرق کی ہیں نے بیچ مرتبون ذات وحدت کے کہ نہ متفرق ہوئی ذات واحد اور نہ

انقسمت في ذاتها ومرتبتي الآن الحكم فيك يا موسى

منقسم ہوئی وہ بیچ ذات اپنی کے اور مرتبہ میرا اسوقت حکومت کا ہے حق میں تیرے اے موسی

بالفعل وانا انت بالعين وغيرك بالرتبة فلما فهم ذلك

ساتھ فعل اور تصرف کے اور میں اور تو اے موسی ایک ہی ہون ذات میں اور غیر ہون تجھ سے رتبہ میں پس جبکہ سمجھا اس حکم وغیرہ کو

موسى منه اعطاه حقه في كونه يقول له لا تقدر على

موسی نے فرعون سے عطا کیا موسی نے فرعون کو حق اور مرتبہ اسکا اس امر میں کہ کہے موسی فرعون کو کہ نہ قادر ہوگا تو اوپر

ذلك والرتبة تشهد له بالقدرة عليه واظهار الاثر

جاوے کہ اوس حکم وغیرہ کے اور تیرا ظاہری مرتبہ گواہی دیتا ہے واسطے فرعون کے ساتھ قدرت فرعون کے اوپر موسی کے اور ساتھ ظاہر کرنے اثر قدرت فرعون کے

فيه لان الحق في رتبة فرعون من الصورة الظاهرة

بیچ موسی کے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی کے لیے بیچ رتبہ فرعون کے کہ صورت ظاہری

لها الحكم على الرتبة التي كان فيها ظهور موسى في ذلك

حق تعالی کی ہے حکومت ہر اوپر اس رتبہ کے کہ تھا بیچ اس رتبہ کے ظہور موسی علیہ السلام کا اس

المجلس فقال له يظهر له المانع من تعديه عليه (اولو

مجلس میں کہ پس کہا موسی نے فرعون کو تا کہ ظاہر ہوئے واسطے فرعون کے اس چیز کا مانع ہونا تعدی اور ظلم فرعون کا اوپر موسی علیہ السلام کے کیا اگر

جئتك بشيء مبين) فلم يسع فرعون الا ان يقول له (فات

لاؤں میں تیرے پاس ایک معجزہ روشن) پس نہ گنجائش ہوئی فرعون کو سوائے اس بات کے کہ کہے فرعون واسطے موسی کے (پس لے آ تو

به ان كنت من الصادقين) حتى لا يظهر فرعون عند

اسکو اگر ہے تو سچوں میں سے) تاکہ ظاہر اور رسوا نہ ہووے فرعون نزدیک

ضعفاء الرأي من قومه بعدم الانصاف فكانوا يرتابون

ضعیف عقلوں کے قوم اپنی سے ساتھ بے انصافی کے پس شک کرتی قوم

فيه وهي الطائفة التي استخف فرعون (فاطاعوه انهم

بیچ حق فرعون کے اور یہ وہ گروہ ہے کہ بے عقل جانا انکو فرعون نے (پس اطاعت کی انہوں نے اوسکی تحقیق وہ

٣٠١

كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ) اَىْ خَارِجِيْنَ عَمَّا يُعْطِيهِ الْعُقُولُ

تھی قوم فاسق) یعنی خارج اُس حکم سے کہ عطا کرتی ہیں اُسکو عقول

الصَّحِيحَةُ مِنْ اِنْكَارِ مَا اَدَّعَاهُ فِرْعَوْنُ بِاللِّسَانِ الظَّاهِرِ

صحیح اہل کشف کے اور وہ حکم عبارت ہو انکار کرنے سے اُس چیز کے کہ دعویٰ کیا تھا اُسکا فرعون نے ساتھ لسان ظاہری کے

فِى الْعَقْلِ فَاِنَّ لَهٗ حَدًّا يَقِفُ عِنْدَهٗ اِذَا جَاوَزَهٗ صَاحِبُ

نزدیک عقول ضعیفہ کے اسلیے کہ تحقیق واسطے عقل ضعیف کے ایک حد مقرر ہے کہ قایم رہتی ہے وہ نزدیک اُس حد کے جسوقت گزر جاوے اُس حد کو صاحب

الْكَشْفِ وَالْيَقِيْنِ وَلِهٰذَا جَآءَ مُوْسٰى بِالْجَوَابِ بِمَا يَقْبَلُهٗ

کشف اور یقین اور واسطے اسی کے لائے موسیٰ بیچ جواب فرعون کے اُس چیز کو کہ قبول کرتا ہے اُسکو

الْمُوْقِنُ وَالْعَاقِلُ خَاصَّةً (فَاَلْقٰى عَصَاهُ) وَهِىَ صُوْرَةُ مَا

صاحب یقین اور صاحب عقل ضعیف خاصۃ پس ڈالدیا موسیٰ نے عصا اپنا اور عصا صورت اُس چیز کی ہے

عَصٰى بِهٖ فِرْعَوْنُ مُوْسٰى فِىْ اِبَآئِهٖ عَنْ اِجَابَةِ دَعْوَتِهٖ

کہ نافرمانی کی بسبب اُسکے فرعون نے موسیٰ کی بیچ انکار اپنے کے قبول کرنے سے دعوت موسیٰ کی

(فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ) اَىْ حَيَّةٌ ظَاهِرَةٌ فَانْقَلَبَتِ الْمَعْصِيَةُ

(پس ناگاہ وہ تھا ثعبان مبین) یعنی اژدہا ظاہر پس بدل گئی وہ معصیت

الَّتِىْ هِىَ السَّيِّئَةُ طَاعَةً اَىْ حَسَنَةً كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کہ وہ گناہ ہے ساتھ طاعت کے یعنی ساتھ نیکی کے جیسے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے

يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ) يَعْنِىْ فِى الْحُكْمِ فَظَهَرَ الْحُكْمُ هُنَا

بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ سیآت اُنکے کو ساتھ حسنات کے) یعنی بدل دیتا ہے سیآت کو بیچ حکم حسنات کے پس ظاہر ہوا حکم سیآت اور حسنات کا اس جگہ

عَيْنًا مُتَمَيِّزَةً فِىْ جَوْهَرٍ وَّاحِدٍ فَهِىَ الْعَصَا وَهِىَ الْحَيَّةُ وَ

عین عصا اور ثعبان میں جس حال میں متمیز الاحکام ہو وہ عین بیچ جوہر واحد کے پس وہ عین عصا موسیٰ کا ہے اور وہی سانپ ہے

الثُّعْبَانُ الظَّاهِرَةُ فَالْتَقَمَ اَمْثَالَهٗ مِنَ الْحَيَّاتِ مِنْ كَوْنِهَا

اژدہا ظاہر ہے پس نگل گیا عصای موسیٰ امثال اپنے کو یعنی ساحرین کے سانپوں کو بسبب ہونے عصا موسیٰ کے

حَيَّةً وَّالْعِصِىَّ مِنْ كَوْنِهَا عَصًا فَظَهَرَتْ حُجَّةُ مُوْسٰى عَلٰى

سانپ اور نگل گیا عصای موسیٰ ساحرین کے عصا اون کو بسبب ہونے عصا موسیٰ کے عصا پس ظاہر اور غالب ہوئی حجت موسیٰ علیہ السلام کی اوپر

فرعون في صورة عصي وحيات وحبال فكانت للسحرة

بجتون فرعون کے کہ بیچ صورت عصاؤں اور سانپوں اور رسیوں کے تھی پس تھی واسطے ساحروں کے

حبال ولم يكن لموسى حبل والحبل التل الصغير اي مقاديرهم

رسی اور نہ تھی واسطے موسی علیہ السلام کے کوئی رسی اور حبل یعنی رسی معنی میں تو وہ صغیر ... مراتب ساحروں کے

بالنسبة الى قدر موسى بمنزلة الحبال من الجبال الشامخة

بہ نسبت مرتبہ موسی علیہ السلام کے مثل مراتب رسیوں کے تھے بہ نسبت مراتب پہاڑوں بلند کے

فلما رأت السحرة ذلك علموا رتبة موسى في العلم وان

پس جبکہ دیکھا ساحروں نے اس امر عجیب کو جانا انہوں نے مرتبہ موسی کا بیچ علم اور معرفت کے اور جانا انہوں نے اس بات کو کہ تحقیق

الذي رأوه ليس من مقدور البشر وان كان من مقدور

وہ معجزہ کہ دیکھا ساحروں نے انہوں نہیں ہے وہ مقدور اور طاقت بشر سے اور اگر ہووے وہ مقدور اور طاقت

البشر فلا يكون الا ممن له تميز في العلم المحقق عن التخييل

بشر سے پس نہ ہوگا وہ صادر مگر اس شخص سے کہ واسطے اسکے تمیز تام ہے بیچ علم اور معرفت نفس الامری کے تخییل

والايهام فآمنوا برب العالمين رب موسى وهارون اي

اور ایہام سے پس ایمان لائے ساحرین فرعون ساتھ پروردگار عالموں کے کہ پروردگار موسی اور ہارون علیہما السلام کا ہے یعنی

الرب الذي يدعو اليه موسى وهارون لعلمهما بان القوم

وہ رب کہ دعوت کرتے ہیں طرف اسکے موسی اور ہارون علیہما السلام بسبب علم ان دونوں کے اس امر کا کہ تحقیق قوم فرعون

يعلمون انه ما دعا لفرعون ولما كان فرعون في منصب

جانتی ہے اس بات کو کہ موسی نے دعوت کی طرف فرعون کے اور جبکہ تھا فرعون بیچ عہدہ

التحكم صاحب الوقت وانه الخليفة بالسيف وان جار في

حکومت کے صاحب وقت اور تحقیق تھا وہ بظاہر خلیفہ بالسیف اگرچہ ظالم ہے وہ بیچ

العرف الناموسي لذلك قال انا ربكم الاعلى اي وان كان الكل

عرف شرعی کے اسیواسطے کہا فرعون نے کہ میں ہوں پروردگار تمہارا سب سے بلند یعنی اگرچہ ہیں تمامی

اربابا بنسبة ما فانا الاعلى منهم بما اعطيته في الظاهر من الحكم

ارباب ایک وجہ سے پس میں ہوں بلند تر ہوں سب سے بسبب اس چیز کے کہ دی گئی مجھکو ظاہر میں حکومت

فيكم ولما علمت السحرة صدقه فيما قاله لم ينكروه واقروا له

بیچ تمہارے کے اور جب جانی ساحروں نے صداقت فرعون کی بیچ اس چیز کے کہ کہا اسنے واسطے اسکے انکار کیا ساحروں نے ... اور اقرار کیا

بِذٰلِكَ فَقَالُوا لَهٗ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاقْضِ

ساتھ اس کلام کے پس کہا ساحروں نے فرعون کو سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہے تو بیچ اس حیات دنیا کے پس حکم کر تو

مَا اَنْتَ قَاضٍ فَالدَّوْلَةُ لَكَ فَصَحَّ قَوْلُهٗ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى

جو کچھ کہ تو حکم کرنے والا ہے) اسلیے کہ دولت واسطے تیرے ہے پس صحیح ہوا قول فرعون کا کہ انا ربکم الاعلی ہے

وَاِنْ كَانَ عَيْنَ الْحَقِّ فَالصُّوْرَةُ لِفِرْعَوْنَ فَقَطَعَ الْاَيْدِيَ

اگرچہ تھا فرعون عین حق تعالی کا لیکن صورت ظاہری واسطے فرعون کے تھی پس کاٹ ڈالے ہاتھ

وَالْاَرْجُلَ وَصَلَبَ بِعَيْنِ حَقٍّ فِيْ صُوْرَةٍ بَاطِلٍ لِنَيْلِ مَرَاتِبَ

اور پاؤں ساحروں کے اور سولی چڑھایا ہویت حق نے کہ بیچ صورت باطل فرعونی کے تھی واسطے پہنچنے مراتب شہادت

لَا تُنَالُ اِلَّا بِذٰلِكَ الْفِعْلِ فَاِنَّ الْاَسْبَابَ لَا سَبِيْلَ اِلٰى

کہ نہیں حاصل ہوتے ہیں وہ مرتبے مگر ساتھ اس فعل کے اسلیے کہ تحقیق اسباب واسطے ایسے ہیں کہ نہیں ہے کوئی راہ طرف

تَعْطِيْلِهَا لِاَنَّ الْاَعْيَانَ الثَّابِتَةَ اقْتَضَتْهَا فَلَا تَظْهَرُ

تعطیل اور بیکاری انکے کے اسلیے کہ تحقیق اعیان ثابتہ یعنی مسببات مقتضی ہیں اسباب کے پس نہ ظاہر ہونگے اعیان ثابتہ

فِي الْوُجُوْدِ اِلَّا بِصُوْرَةِ مَا هِيَ عَلَيْهِ فِي الثُّبُوْتِ اِذْ لَا

بیچ وجود خارجی کے مگر ساتھ صورت اس چیز کے کہ وہ اعیان اوپر اسکے ہیں بیچ ثبوت علمی کے اسلیے کہ نہیں ہے

تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ وَلَيْسَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ سِوٰى اَعْيَانِ

تبدیل واسطے کلمات اللہ تعالی کے اور نہیں ہیں کلمات اللہ تعالی کے سوائے اعیان ثابتہ

الْمَوْجُوْدَاتِ فَيُنْسَبُ اِلَيْهَا الْقِدَمُ مِنْ حَيْثُ ثُبُوْتِهَا وَيُنْسَبُ

موجودات خارجی کے پس نسبت کی جاتی ہے طرف ان اعیان موجودات کے قدم کی باعتبار ثبوت علمی انکے میں وجود انکے اور نسبت کیجاتی ہے

اِلَيْهَا الْحُدُوْثُ مِنْ حَيْثُ وُجُوْدِهَا وَظُهُوْرِهَا كَمَا تَقُوْلُ

طرف انکے یعنی اعیان موجودات کے حدوث کی باعتبار وجود خارجی اور ظہور انکے یعنی اعیان موجودات کے جیسا کہ کہتا ہے تو

حَدَثَ الْيَوْمَ عِنْدَنَا اِنْسَانٌ اَوْ ضَيْفٌ وَلَا يَلْزَمُ مِنْ حُدُوْثِهٖ

کہ حادث ہوا آج کے دن نزدیک ہمارے ایک آدمی یا ایک مہمان اور نہیں لازم آتا ہے حدوث اسکے سے

اَنَّهٗ مَا كَانَ لَهٗ وُجُوْدٌ قَبْلَ هٰذَا الْحُدُوْثِ لِذٰلِكَ قَالَ

یہ کہ نہووے واسطے اسکے وجود قبل اس حدوث کے واسطے اسی کے فرمایا اللہ

تَعَالٰى فِيْ كَلَامِهِ الْعَزِيْزِ اَيْ فِيْ اِتْيَانِهٖ مَعَ قِدَمِ كَلَامِهٖ

تعالی نے بیچ کلام بزرگ اپنے کے یعنی بیچ اثبات حدوث کلام اپنے کے باوجود قدیم ہونے کلام اپنے کے

۳۰۳

(مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ

نہیں آتا ہے اُنکے پاس کوئی ذکر پروردگار اُنکے سے نیا اور حادث مگر سنتے ہیں وہ اُسکو کھیلتے ہوے

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ)

اور نہیں آتا ہے اُنکے پاس کوئی ذکر رحمن کی طرف سے نیا اور حادث مگر ہوتے ہیں وہ اُس سے منہ پھیرنے والے

وَالرَّحْمٰنُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالرَّحْمَةِ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنِ الرَّحْمَةِ اسْتَقْبَلَ

اور رحمن نہیں لاتا ہے کچھ مگر رحمت اور جس نے منہ پھیرا رحمت سے پیش آویگا اوسکو

الْعَذَابُ الَّذِي هُوَ عَدَمُ الرَّحْمَةِ وَأَمَّا قَوْلُهُ (فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ

عذاب کہ وہ عذاب عدم اور ضد رحمت ہے لیکن قول حق تعالیٰ کا یہ کہ پس نہ تھا کہ نفع کرتا اُنکو

إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ إِلَّا

ایمان اُنکا جب دیکھا اُنھوں نے عذاب ہمارا عادت اللہ تعالیٰ کی کہ تحقیق گذر گئی ہے وہ بیچ بندوں اپنے کے مگر ایمان

قَوْمَ يُونُسَ) فَلَمْ يَدُلَّ ذٰلِكَ عَلَىٰ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُهُمْ فِي الْآخِرَةِ لِقَوْلِهِ

قوم یونس کا) پس نہیں دلالت کرتا ہے وہ قول الٰہی اوپر اس بات کے کہ تحقیق ایمان نفع دیگا اُنکو بیچ آخرت کے بسبب قول حق تعالیٰ کے

فِي الْاِسْتِثْنَاءِ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ فَأَرَادَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَرْفَعُ عَنْهُمُ

بیچ استثنا کے کہ الا قوم یونس ہے پس ارادہ کیا حق تعالیٰ نے اس بات کا کہ تحقیق ایمان یاس کا نہیں دفع کرتا ہے اُنسے

الْأَخْذَ فِي الدُّنْيَا فَلِذٰلِكَ أُخِذَ فِرْعَوْنُ مَعَ وُجُودِ الْإِيمَانِ

مواخذہ کو بیچ دنیا کے پس واسطے اسکے ماخوذ ہوا فرعون باوجود ایمان صحیح کے

مِنْهُ هٰذَا إِنْ كَانَ أَمْرُهُ أَمْرَ مَنْ تَيَقَّنَ بِالْاِنْتِقَالِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ

کہ واقع ہوا تھا اُس سے ایمان فرعون کا ایسا ہی کچھ ہوتا اُس تقدیر پر کہ اگر ہوتا حال فرعون کا مثل حال اُس شخص کے کہ یقین کیا اُسنے موت کا بیچ

وَقَرِينَةُ الْحَالِ تُعْطِي أَنَّهُ مَا كَانَ عَلَىٰ يَقِينٍ مِنَ الْاِنْتِقَالِ لِأَنَّهُ

اور قرینہ حالیہ عطا کرتا ہے اس بات کو کہ تحقیق فرعون نہ تھا اوپر یقین کے موت اپنی سے اسلیے کہ تحقیق فرعون نے

عَايَنَ الْمُؤْمِنِينَ يَمْشُونَ فِي الطَّرِيقِ الْيَبَسِ الَّذِي ظَهَرَ بِضَرْبِ مُوسَىٰ

دیکھا تھا مومنوں کو کہ چلتے تھے وہ بیچ راہ خشک کے کہ ظاہر ہوئی تھی وہ راہ بسبب مارنے موسیٰ علیہ السلام کے

بِعَصَاهُ الْبَحْرَ فَلَمْ يَتَيَقَّنْ فِرْعَوْنُ بِالْهَلَاكِ إِذَا آمَنَ بِخِلَافِ الْمُحْتَضَرِ

عصا اپنا دریا میں پس نہ یقین کیا تھا فرعون نے ہلاک اپنے کا جس وقت کہ ایمان لایا بخلاف اُس شخص کے کہ محتضر یعنی قریب الموت ہے

حَتَّىٰ لَا يَلْحَقُ بِهِ فَآمَنَ (بِالَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ) عَلَى التَّيَقُّنِ

پس لاحق کیا جاویگا فرعون ساتھ محتضر کے پس ایمان لایا فرعون ساتھ اُس رب کے کہ ایمان لائے ساتھ اُسکے بنی اسرائیل جس حال میں کہ اوپر یقین کے تھا

بِالنَّجَاةِ فَكَانَ كَمَا تَيَقَّنَ لٰكِنْ عَلَىٰ غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي أَرَادَ فَنَجَّاهُ

ساتھ نجات کے غرق سے پس حاصل ہوئی نجات جیسی کہ یقین کیا تھا اُسنے لیکن اوپر غیر اُس صورت کے کہ چاہی تھی فرعون نے نجات دنیوی کی

٣٠٥

اللهُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَنَجّٰی بَدَنَهٗ کَمَا

اُسکو اللہ تعالیٰ نے عذاب آخرت سے بیچ روح اُسکی کے اور نجات دی اُسکو اللہ تعالیٰ نے جسد اُسکے کو جیسا کہ

قَالَ تَعَالٰی فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس آج کے دن نجات دینگے ہم تجھکو ساتھ جسد تیرے کے تاکہ ہو وے تو واسطے ان لوگوں کے جو پیچھے تیرے ہیں

اٰیَةً لِاَنَّهٗ لَوْ غَابَ بِصُوْرَتِهٖ رُبَّمَا قَالَ قَوْمُهُ احْتَجَبَ

نشانی) اسلیے کہ تحقیق فرعون اگر غائب ہوتا ساتھ جسد اپنے کے اکثر ہے کہ کہتی قوم اُسکی چھپ گیا فرعون ہمسے

فَظَهَرَ بِالصُّوْرَةِ الْمَعْهُوْدَةِ مَیِّتًا لِیُعْلَمَ اَنَّهٗ هُوَ فَقَدْ

پس ظاہر ہوا فرعون ساتھ جسد معہود اپنے کے مردہ تاکہ معلوم ہووے یہ کہ تحقیق فرعون یہی ہے پس تحقیق

عَمَّتْهُ النَّجَاةُ حِسًّا وَّمَعْنًی وَّمَنْ حَقَّتْ عَلَیْهِ کَلِمَةُ الْعَذَابِ

عام اور شامل ہوئی فرعون کو نجات ظاہری اور باطنی اور وہ شخص کہ ثابت ہوا اوپر اُسکے عذاب

الْاُخْرَاوِیِّ لَا یُؤْمِنُ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ کُلُّ اٰیَةٍ حَتّٰی یَرَوُا

آخرت کا نہیں ایمان لاتا ہے وہ اگرچہ آوے اُسکے پاس ہر قسم کی نشانی یہانتک کہ دیکھ وہ

الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ اَیْ یَذُوْقُوا الْعَذَابَ الْاُخْرَاوِیَّ

عذاب دردناک) یعنی چکھیں وہ عذاب آخرت کا

فَخَرَجَ فِرْعَوْنُ مِنْ هٰذَا الصِّنْفِ هٰذَا هُوَ الظَّاهِرُ

پس خارج ہوا فرعون اس گروہ سے جو کچھ کہ کہا ہمنے حق میں فرعون کے یہی ظاہر ہے

الَّذِیْ وَرَدَ بِهِ الْقُرْاٰنُ ثُمَّ اِنَّا نَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَالْاَمْرُ

کہ وارد ہوا ہے موافق اُسکے قرآن پھر ہم کہتے ہیں بعد اس تحقیق کے کہ امر اور حقیقت حال

فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ لِمَا اسْتَقَرَّ فِیْ نُفُوْسِ عَامَّةِ الْخَلْقِ مِنْ شَقَائِهٖ

بیچ حق فرعون کے مفوض ہے طرف اللہ تعالیٰ کے بخاطر اُس چیز کے کہ قرار پکڑا ہے اُسنے بیچ دلوں تمام خلق اللہ کے کہ وہ چیز شقاوت اور کفر فرعون کا ہے

وَمَا لَهُمْ نَصٌّ فِیْ ذٰلِكَ یَسْتَنِدُوْنَ اِلَیْهِ وَاَمَّا اٰلُهٗ فَلَهُمْ

اور نہیں ہے واسطے اُنکے کوئی دلیل بیچ اُسکے کہ استناد کریں طرف اُسکے لیکن آل اور اقربا فرعون کے پس واسطے اُنکے

حُکْمٌ اٰخَرُ لَیْسَ هٰذَا مَوْضِعَ ذِکْرِهٖ ثُمَّ لِیُعْلَمْ اَنَّهٗ مَا یَقْبِضُ اللّٰهُ

حکم دوسرا ہے نہیں ہے یہ مقام محل ذکر اُسکے کا پھر چاہیے کہ جانی جاوے یہ بات کہ نہیں قبض کرتا ہے اللہ تعالیٰ

اَحَدًا اِلَّا وَهُوَ مُؤْمِنٌ اَیْ مُصَدِّقٌ بِمَا جَآءَتْ بِهِ الْاَخْبَارُ

روح کسی کی مگر اس حال میں کہ وہ مومن ہے یعنی تصدیق کرنیوالا ہے اُس چیز کا کہ لائے ہیں اُسکو اخبار

الالٰهية واعني بذلك من المحتضرين فلهذا انكره موت

الٰہی اور مراد لیتا ہوں میں مخصوص مذکور سے محتضرین کو یعنی بیمار قریب الموت والوں کو اور واسطے اسی کے کروہ ہوئی ہے مرگ

الفجاءة وقتل الغفلة فاما موت الفجاءة فحده ان يخرج النفس

مفاجات اور قتل کیا جانا کسی کا بیچ غفلت میں لیکن مرگ مفاجات پس تعریف اسکی یہ ہے کہ خارج ہووے سانس

الداخل ولا يدخل النفس الخارج فهذا موت الفجاءة وهذا

اندر کی اور نہ داخل ہووے سانس باہر کی پس یہی ہے تعریف مرگ مفاجات کی اور یہ شخص

غير المحتضر وكذلك قتل الغفلة بضرب عنقه من ورائه وهو لا

غیر محتضر کا ہے اور ایسا ہی حال قتل کیے جانے کسی کا بیچ غفلت میں بسبب مارے جانے گردن اسکی کو پیچھے اسکے سے جس حال میں کہ وہ نہیں

يشعر فيقبض على ما كان عليه من ايمان او كفر ولذلك قال

خبر رکھتا ہو پس قبض کیا جاتا ہو وہ اوپر اس چیز کے کہ ثابت ہو وہ اوپر اسکے کہ وہ چیز ایمان یا کفر ہے اور واسطے اسی کے فرمایا

عليه السلام ويحشر الناس على ما مات عليه كما انه يقبض على

رسول علیہ السلام نے اور حشر کیے جاوینگے لوگ اوپر اس حالت کے کہ مر گئے وہ اوپر اسکے جیسا کہ وہ قبض کیا جاتا ہے اوپر

ما كان عليه والمحتضر ما يكون الا صاحب شهود فهو صاحب ايمان

اس حالت کے کہ ثابت تھا وہ اوپر اسکے اور محتضر نہیں ہوتا ہے مگر صاحب معائنہ پس وہ صاحب ایمان ہے

بما ثم فلا يقبض الا على ما كان عليه لان كان حرف

ساتھ اس چیز کے کہ معائنہ میں اسکے ہے پس نہیں قبض کیا جاتا وہ محتضر مگر اوپر اس چیز کے کہ موجود اور ثابت تھا وہ اوپر اسکے واسطے کہ تحقیق کان حرف

وجودي لا ينجر معه الزمان الا بقرائن الاحوال فيفرق

وجودی ہے کہ نہیں حاضر ہوتا ہے ساتھ اسکے زمانہ مگر ساتھ قرینہ احوال کے پس تفرقہ کیا جاوے گی

بين الكافر المحتضر في الموت وبين الكافر المقتول غفلة

درمیان کافر کے کہ حاضر ہے وہ بیچ وقت موت کے اور درمیان اس کافر کے کہ قتل کیا گیا وہ بیچ حالت غفلت کے

او الميت فجاءة كما قلنا في حد موت الفجاءة واما

یا مر گیا وہ مرگ مفاجات سے جیسا کہ کہا ہم نے بیچ تعریف مرگ مفاجات کے ولیکن

حكمة التجلي والكلام في صورة النار فلانها كانت

حکمت تجلی حقانی اور کلام ربانی کی ساتھ موسیٰ کے بیچ صورت آتش کے پس یہ تھی کہ تحقیق آتش تھی

بغيته موسى فتجلى له في مطلوبه ليقبل عليه ولا يعرض عنه

مطلوب موسی علیہ السلام کی پس تجلی کی حق تعالی نے واسطے موسی علیہ السلام کے بیچ صورت مطلوب کے تاکہ اقبال کریں اسکی طرف اور منہ نہ پھیریں وہ اُس سے

فانه لو تجلى له في غير صورة مطلوبه اعرض عنه لاجتماع

اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے اگر تجلی فرماتا واسطے اسکے بیچ غیر صورت مطلوب موسی علیہ السلام کے تو منہ پھیر لیتے موسی اس سے بسبب جمع ہونے

همته على مطلوب خاص ولو اعرض لعاد عمله عليه فاعرض

تمامی ہمت اور قصد موسی کے اوپر مطلوب خاص کے اور اگر منہ پھیر لیتے موسی علیہ السلام البتہ عود کرتا عمل انکا اوپر انہیں کے پس اعراض کرتا

عنه الحق وهو مصطفى مقرب فمن قربه انه تجلى له في

موسی سے حق تعالی اور خود موسی علیہ السلام مقبول اور مقرب ہیں پس قرب موسی علیہ السلام کا یہ ہے کہ تحقیق حق تعالی نے تجلی کی واسطے موسی کے بیچ

مطلوبه وهو لا يعلم شعر

صورت مطلوب موسی علیہ السلام کے اس حال میں کہ موسی نہیں جانتے تھے شعر

كنار موسى رآها عين حاجته

مثل آتش موسی علیہ السلام کہ دیکھا تھا انہوں نے اوسکو عین حاجت اپنی

وهو الاله ولكن ليس يدريه

حالانکہ وہ آتش عین حق تعالی تھا لیکن نہیں جانتے تھے موسی علیہ السلام اسکو

فص حكمة صمدية في كلمة خالدية

یہ فص حکمت صمدیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ خالدیہ کے

واما حكمة خالد بن سنان فانه اظهر بدعواه

ولیکن حکمت خالد بیٹے سنان علیہ السلام کے پس یہ ہے کہ تحقیق انہوں نے ظاہر کیا تھا ساتھ دعوے اپنے کے

النبوة البرزخية فانه ما ادعى الاخبار بما

خبر دینے کو برزخ سے بعد اپنے مرنے کے اسلیے کہ تحقیق انہوں نے نہیں دعوی کیا تھا خبر دینے کا اُس چیز سے کہ

هنالك الا بعد الموت فامر ان ينبش عنه ويسأل

برزخ میں ہے مگر بعد موت اپنی کے پس امر کیا تھا انہوں نے قوم اپنی کو یہ کہ کھودیں قبر انکی اور سوال کریں قوم احوال برزخ سے

انکی نسبت کی جبکہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے خالد کی بیٹی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضر ہوئیں فرمایا حضرت نے مرحبا بنت نبی

فیخبر ان الحکم فی البرزخ علی صورۃ الحیوۃ الدنیا فیعلم بذلک

پس خبر دیوین خالد اس بات کی کہ تحقیق حکم اور کار و بار بیچ برزخ کے اوپر صورت حیات دنیا کے ہے تو معلوم ہووے اسکی خبر سے

صدق الرسل کلھم فیما اخبروا بہ فی حیوتھم الدنیا فکان

صداقت تمامی رسولوں کی بیچ حال برزخ کے کہ خبر دی ان رسولوں نے اس برزخ سے بیچ حین حیات اپنی کے دنیا میں پس تھی

غرض خالد علیہ السلام ایمان العالم کلہ بما جاءت بہ الرسل

غرض خالد علیہ السلام کی خبر دینے سے برزخ کی ایمان لانا تمامی عالم کا ساتھ حال برزخ کے کہ لائے ہیں انکو تمامی رسول

لیکون رحمۃ للجمیع فانہ تشرف بقرب نبوتہ من نبوۃ محمد صلی اللہ

تاکہ ہووین خالد علیہ السلام رحمت واسطے تمامی عالم کے اسلیے کہ تحقیق خالد بن سنان مشرف تھے بسبب نزدیکی نبوت اپنی کے ساتھ نبوت خاتم الانبیا محمد صلے اللہ

علیہ وسلم وعلم ان اللہ تعالی ارسلہ رحمۃ للعالمین ولم یکن خالد

علیہ وسلم کے اور آگاہ تھے کہ تحقیق خالد علیہ السلام اس بات سے کہ تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو واسطے عالمین کے رحمت میں آپ واسطے سارے جہان کے اور نہ تھے خالد علیہ السلام مامور

برسول فاراد ان یحصل من ھذہ الرحمۃ فی الرسالۃ المحمدیۃ

تبلیغ احکام الٰہی میں پس چاہا خالد نے اس بات کو کہ حاصل ہووے انکو اس رحمت سے کہ بیچ رسالت محمدی کے ہے صلی اللہ علیہ وسلم

علی حظ وافر ولم یؤمر بالتبلیغ فاراد ان یحظی بذلک فی البرزخ

حصہ پورا اور مامور نہ تھے خالد واسطے پہونچانے احکام الٰہی کے پس چاہا خالد نے یہ کہ قدم مارین وہ ساتھ اس تبلیغ کے بیچ مقام برزخ کے

لیکون اقوی فی العلم فی حق الخلق فاضاعہ قومہ ولم یصف

تاکہ ہووین وہ قوی تر بیچ علم اور معرفت برزخ کے بیچ حق خلق کے پس ضائع کیا انکو قوم انکی نے اور نہ بیان کیا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قومہ بانھم ضاعوا وانما وصفھم

رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حال قوم خالد کا اس طرح پر کہ تحقیق قوم انکی ضائع ہوئی اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ بیان کیا آپنے

بانھم اضاعوا نبیھم حیث لم یبلغوہ مرادہ فھل بلغہ اللہ اجر

قوم خالد کو اس طرح پر کہ تحقیق قوم نے ضائع کیا نبی کو اسلیے کہ نہ پہونچایا انھوں نے نبی اپنے کو انکی مراد پر پس کیا پہونچانے گا خالد علیہ السلام کو اللہ تعالی اجر

امنیتہ فلا شک ولا خلاف فی ان لہ اجر امنیتہ وانما الشک

آرزو انکی کا یا نہیں پس نہیں ہے شک اور خلاف بیچ اس بات کے کہ تحقیق واسطے انکے اجر آرزو انکی کا ہی اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ شک

والخلاف فی اجر المطلوب ھل یساوی تمنی وقوعہ مع نفس وقوعہ

اور خلاف بیچ اجر مطلوب کے ہے کہ کیا مساوی ہے آرزو وقوع مطلوب کے ساتھ عین وقوع مطلوب کے

بالوجود ام لا فان فی الشرع ما یؤید التساوی فی مواضع کثیرۃ

بیچ وجود خارجی کے یا نہیں پس تحقیق بیچ شریعت محمدی کے وارد ہے وہ چیز کہ قوت دیتی ہے وہ مساوی ہونے کو بیچ اکثر جگہ کے

۳۰۸

كالآتي للصلوة في الجماعة فيفوته الجماعة فله أجر من

جیسے کہ ایک شخص آنے والا ہے واسطے نماز کے بیچ جماعت کے پس فوت ہو وے اس سے جماعت پس واسطے اسکے اجر ہے مثل اجر اس شخص کے

حضر الجماعة وكالمتمني مع فقره ما هم عليه أصحاب الثروة

کہ حاضر ہوا وہ جماعت میں اور جیسے کہ ایک شخص آرزو کرنیوالا ہے باوجود فقر اپنے کے اس چیز کا کہ فعل اور نیت رکھتے ہیں مالدار اسکے اصحاب

والمال من فعل الخيرات فله مثل أجورهم ولكن مثل أجورهم

اور اصحاب مال اعمال خیر سے پس واسطے اسی فقیر کے اجر ہے مثل اجر اغنیا کے ولیکن اجر فقیر کا مثل اجر اصحاب مال کے

في نياتهم أو في عملهم فإنهم جمعوا بين العمل والنية ولم

بیچ نیتوں انکی کے ہے فقط یا بیچ عملوں انکے کے فقط اسلیے کہ تحقیق اغنیا نے جمع کیا ہے عمل اور نیت دونوں کو اور نہ

ينص النبي عليهما ولا على واحد منهما والظاهر أنه لا

تصریح کی نبی علیہ السلام نے اوپر دونوں نیت اور عمل کے اور نہ اوپر کسی ایک کے ان دونوں میں سے اور ظاہر یہی ہے کہ نہیں ہے

تساوي بينهما ولذلك طلب خالد بن سنان الإبلاغ

برابری درمیان جمع اور افراد کے اور واسطے اسی کے طلب کیا خالد بیٹے سنان علیہ السلام نے تبلیغ احکام برزخ کی

حتى يصح له مقام الجمع بين الأمرين فيحصل على الأجرين والله أعلم

تاکہ صحیح ہو وے واسطے انکے مقام جمع کا درمیان دونوں امروں نیت اور عمل کے پس حاصل ہو وے انکو دونوں اجر اور اللہ تعالیٰ دانا تر ہے حقیقت حال کا

فص حكمة فردية في كلمة محمدية

یہ فص حکمت فردیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ محمدیہ کے

إنما كانت حكمته فردية لأنه أكمل موجود في هذا النوع الإنساني

سوائے اسکے نہیں ہے کہ حکمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فردی ہے اسلیے کہ تحقیق وہ اکمل تر موجودات ہیں بیچ نوع انسانی کے

ولهذا بدئ به الأمر وختم به فكان نبيا وآدم بين الماء والطين

اور واسطے اسی کے شروع کیا گیا ساتھ انکے امر نبوت کا باعتبار روحانیت کے اور ختم کیا گیا ساتھ انکے امر نبوت کا باعتبار صورت عنصری کی پس تھے آپ نبی

ثم كان بنشأته العنصرية خاتم النبيين وأول الأفراد الثلاثة

پھر ہوئے آپ ساتھ خلقت عنصری اپنی کے خاتم پیغمبروں کے اور اول فردوں کا تین ہے

۲۰۹

وَمَا زَادَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَوَّلِيَّةِ مِنَ الْاَفْرَادِ فَاِنَّهُ عَنْهَا فَكَانَ

اور جو کچھ کہ زائد ہوئے اوپر اس فرد اول کے باقی فردوں سے پس تحقیق وہ صادر ہوا اسی فرد اول سے پس تھا

عَلَيْهِ السَّلَامُ اَدَلَّ دَلِيْلٍ عَلٰى رَبِّهٖ فَاِنَّهُ اُوْتِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ الَّتِيْ

رسول علیہ السلام پہلی دلیل دلیلوں میں سے اوپر وجود رب اپنے کے واسطے کہ تحقیق دیے گئے آپکو کلمات جامع کہ وہ کلمات

هِيَ مُسَمَّيَاتُ اَسْمَاءِ اٰدَمَ فَاَشْبَهَ الدَّلِيْلَ فِيْ تَثْلِيْثِهٖ وَالدَّلِيْلُ

حقائق اور مدلولات اسماء آدم علیہ السلام کے ہیں پس مشابہ ہوئے رسول علیہ السلام ساتھ دلیل کے بیچ تثلیث اپنے کے

دَلِيْلٌ لِنَفْسِهٖ وَلَمَّا كَانَتْ حَقِيْقَتُهٗ تُعْطِي الْفَرْدِيَّةَ الْاُوْلٰى بِمَا هُوَ

دلالت کرنے والی ہے اوپر ذات اپنی کے اور جبکہ حقیقت محمدی عطا کرتی ہے فردیت اول کو بہ سبب

مُثَلَّثُ النَّشْاَةِ لِذٰلِكَ قَالَ فِيْ بَابِ الْمَحَبَّةِ الَّتِيْ هِيَ اَصْلُ الْوُجُوْدِ

مثلث ہونے خلقت آپکے اسواسطے فرمایا آپنے بیچ باب محبت کے جو وہ اصل وجود عالم کی ہے

حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلٰثٌ بِمَا فِيْهِ مِنَ التَّثْلِيْثِ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ

محبوب کی گئیں طرف میرے دنیا تمہاری سے تین چیزیں بہ سبب اس چیز کے کہ بیچ اسکے تثلیث ہے پھر ذکر کیا رسول

وَالطِّيْبَ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِهٖ فِي الصَّلٰوةِ فَابْتَدَاَ بِالنِّسَاءِ

اور خوشبو کا اور فرمایا کہ کی گئی ٹھنڈک آنکھ آپکی بیچ نماز کے پس ابتدا کی آپنے ساتھ ذکر نساء کے

وَاَخَّرَ الصَّلٰوةَ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْمَرْاَةَ جُزْءٌ مِّنَ الرَّجُلِ فِيْ اَصْلِ

اور مؤخر کیا آپنے نماز کو اور یہ اسواسطے ہے کہ تحقیق عورت ایک جزو ہے اجزا سے مرد کے بیچ اصل

ظُهُوْرِ عَيْنِهَا وَمَعْرِفَةُ الْاِنْسَانِ بِنَفْسِهٖ مُتَقَدِّمَةٌ عَلٰى مَعْرِفَتِهٖ

ظہور کے اور معرفت انسان کی نفس اپنے کو مقدم ہے اوپر معرفت اسکی کے

بِرَبِّهٖ فَاِنَّ مَعْرِفَتَهٗ بِرَبِّهٖ نَتِيْجَةٌ عَنْ مَعْرِفَتِهٖ بِنَفْسِهٖ لِذٰلِكَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ

رب اپنے کو واسطے کہ تحقیق معرفت انسان کی رب اپنے کو ایک نتیجہ ہے معرفت اپنی کا نفس اپنے کو اسواسطے ہی فرمایا رسول علیہ السلام نے جس نے پہچانا

نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ بِمَنْعِ الْمَعْرِفَةِ بِنَفْسِهٖ فِيْ

نفس اپنے کو پس تحقیق پہچانا اسنے رب اپنے کو پس اگر چاہے کہے تو ساتھ منع اور نفی معرفت نفس انسان کی [illegible]

هذا الخبر والعجز عن الوصول فإنه سائغ فيه وإن شئت

اس حدیث کا اور سکے تو سائغ ہو گا ... کہ انسان کی طرف کنہ اور حقیقت نفس کی اسلیے کہ تحقیق یہ حکم جائز ہو گا اس حدیث میں اور

قلت بثبوت المعرفة فالأول أن تعرف أن نفسك لا

کہو تو سائغ ہو گا ساتھ ثبوت معرفت نفس کے ... پس جاننا وجہ اول کا یہ کہ جانے تو اس بات کو کہ تحقیق نفس اپنے کو نہ

تعرفها فلا تعرف ربك والثاني أن تعرفها فتعرف

پہچانیگا تو پس نہ پہچانیگا تو رب اپنے کو اور حاصل وجہ دوسری کا یہ ہے کہ پہچانیگا تو نفس اپنے کو پس پہچانیگا تو

ربك فكان محمد صلى الله عليه وسلم أوضح دليل على

رب اپنے کو پس ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرد اول اور صاحب تثلیث ہیں روشن تر دلیل حق اور وجود

ربه فإن كل جزء من العالم دليل على أصله الذي هو ربه

رب اپنے کے اسلیے کہ تحقیق ہر جزو اجزای عالم سے دلیل ہے اوپر اصل اپنی کے کہ وہی اصل رب اسکا ہے

فافهم وإنما حبب إليه النساء فحن إليهن لأنه من باب حنين

پس سمجھ تو اور سوا اسکے نہیں ہے کہ محبوب کی گئیں طرف رسول علیہ السلام کے عورتیں پس مائل ہوئے ... اسلیے کہ تحقیق

الكل إلى جزئه فأبان بذلك عن الأمر في نفسه من جانب

کل کا ہے طرف جزو اپنے کے پس ظاہر کیا رسول علیہ السلام نے ساتھ اس میل کے ... امر کو کہ ثابت تھا بیچ ذات پاک کی جانب سے

الحق في قوله في هذه النشأة الإنسانية العنصرية (ونفخت

حق تعالیٰ کی بیچ قول حق تعالیٰ کے ... بیچ شان میں اس خلقت انسانی عنصری کے وہ قول یہ ہے کہ اور پھونکی میں نے

فيه من روحي) ثم وصف نفسه بشدة الشوق إلى لقائه

بیچ آدم کے روح اپنی پھر وصف کیا حق تعالیٰ نے ذات پاک الٰہی کا ساتھ شدت اور غلبہ اشتیاق کے طرف لقای انسان کے

فقال للمشتاقين يا داود إني لأشد شوقا إليهم يعني

پس فرمایا حق تعالیٰ نے واسطے مشتاقوں کے اے داؤد تحقیق میں زیادہ مشتاق ہوں طرف انکے یعنی

للمشتاقين إليه وهو لقاء خاص فإنه قال في حديث

طرف مشتاقین حق تعالیٰ کے اور لقای کرنا حق تعالیٰ کا ایک لقای خاص ہے اسلیے کہ تحقیق رسول علیہ السلام نے فرمایا بیچ حدیث

الدَّجَّالِ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَرَى رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ فَلَا بُدَّ مِنَ

دجال کے یہ کہ تحقیق کوئی ایک تمہارا ہرگز نہ دیکھیگا رب اپنے کو یہاں تک کہ مرے وہ پس ضرور ہے

الشَّوْقِ لِمَنْ هٰذِهٖ صِفَتُهٗ فَشَوْقُ الْحَقِّ لِهٰؤُلَاءِ الْمُقَرَّبِيْنَ مَعَ

مشتاق ہونے سے اس شخص کو کہ یہ صفت اسکی ہو پس اشتیاق حق تعالیٰ کا ثابت ہے واسطے انہیں مقربین مشتاقین کے باوجود

كَوْنِهٖ يَرَاهُمْ فَيُحِبُّ أَنْ يَرَوْهُ وَيَأْبَى الْمَقَامُ ذٰلِكَ فَأَشْبَهَ قَوْلَهٗ

اسکے کہ حق تعالیٰ دیکھتا ہے انکو پس دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھیں وہ لوگ بھی حق تعالیٰ کو اور مانع ہوتا ہے یہ مقام دنیاوی رویت حق کو پس مشابہ

(حَتّٰى نَعْلَمَ) مَعَ كَوْنِهٖ عَالِمًا فَهُوَ يَشْتَاقُ لِهٰذِهِ الصِّفَةِ

(حتی نعلم) ہے باوجود ہونے حق تعالیٰ کے عالم پس حق تعالیٰ مشتاق ہوتا ہے واسطے اسی صفت

الْخَاصَّةِ الَّتِيْ لَا وُجُوْدَ لَهَا إِلَّا عِنْدَ الْمَوْتِ فَيَبُلُّ بِهَا شَوْقَهُمْ

خاص کے کہ نہیں ہے وجود اسی صفت خاص کا مگر وقت موت کے پس تسکین پاتا ہے سبب اسی صفت خاص کے شوق مشتاقوں کا

إِلَيْهِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى فِيْ حَدِيْثِ التَّرَدُّدِ وَهُوَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

طرف اللہ تعالیٰ کی جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے بیچ حدیث تردد کے اور یہ حدیث تردد کی بھی اسی باب سے ہے یعنی متعلق حق تعالیٰ سے ہے

(مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِيْ فِيْ قَبْضِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ

(نہ تردد کیا میں نے بیچ کسی شے کے کہ میں فاعل اسکا ہوں مثل تردد اپنے کے بیچ قبض کرنے جان بندہ مومن اپنے کے

يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْ لِقَائِيْ) فَبَشَّرَهٗ

کہ مکروہ جانتا ہے وہ موت کو اور میں مکروہ جانتا ہوں ناخوشی اسکی کو اور ضرور ہے اسکو ملاقات میری سے) پس بشارت دی حق تعالیٰ نے

بِلِقَائِهٖ وَمَا قَالَ لَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنَ الْمَوْتِ لِئَلَّا يَغُمَّهٗ بِذِكْرِ

ساتھ لقا اپنے کے اور نہ کہا حق تعالیٰ نے واسطے بندہ مومن کے کہ ضرور ہے بندہ مومن کو موت تاکہ نہ غمگین کرے اسکو ذکر

الْمَوْتِ وَلَمَّا كَانَ لَا يَلْقَى الْحَقَّ إِلَّا بَعْدَ الْمَوْتِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ

موت کا اور جب حاصل ہوئی یہ بات کہ نہیں ملاقات کرتا ہے بندہ مومن حق تعالیٰ کی مگر بعد موت کے جیسے کہ فرمایا رسول علیہ

السَّلَامُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَرَى رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ لِذٰلِكَ

السلام نے کہ تحقیق کوئی ایک تمہارا نہ دیکھیگا رب اپنے کو یہاں تک کہ مرے وہ اسی واسطے

قَالَ تَعَالٰی وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْ لِقَائِكَ فَاشْتِيَاقُ الْحَقِّ لِوُجُوْدِ

فرمایا حق تعالیٰ نے کہ ضرور ہے واسطے بندۂ مومن کے ملاقات میری پس اشتیاق حق تعالیٰ کا واسطے وجود

هٰذِهِ النِّسْبَةِ شعر

اس نسبت خاص انسانی کے ہے شعر

يَحِنُّ الْحَبِيْبُ اِلٰى رُؤْيَتِيْ ۔ وَاِنِّيْ اِلَيْهِ اَشَدُّ حَنِيْنًا

مشتاق ہوتا ہے دوست طرف دیکھنے میرے کے ۔ اور تحقیق میں طرف اسکے زیادہ تر مشتاق ہوں

وَتَهْوِي النُّفُوْسُ وَيَاْبَى الْقَضَا ۔ فَاَشْكُوا الْاَنِيْنَ وَيَشْكُو الْاَنِيْنَا

اور دوست رکھتے ہیں نفوس میری ملاقات کو اور منع کرتی ہے قضا اور ۔ پس شکایت کرتا ہوں میں ساتھ آہ و زاری کے اور وہ بھی شکایت کرتا ہے دوست ساتھ آہ و زاری کے

فَلَمَّا اَبَانَ اَنَّهٗ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُوْحِهٖ فَمَا اشْتَاقَ اِلَّا لِنَفْسِهٖ

پس جبکہ ظاہر کیا حق تعالیٰ نے اور بیدا لیے کی اس بات کو کہ تحقیق اس نے پھونکی بیچ بندے اپنے کے روح اپنی پس مشتاق ہوا حق تعالیٰ مگر واسطے نفس اور روح اپنی کے

اَلَا تَرَاهُ كَيْفَ خَلَقَهٗ عَلٰى صُوْرَتِهٖ لِاَنَّهٗ مِنْ رُوْحِهٖ

کیا نہیں دیکھتا ہے تو بندے کو کہ کیونکر پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو اوپر صورت اپنی کے اسلیے کہ تحقیق بندہ روح سے حق تعالیٰ کی ہے

وَلَمَّا كَانَتْ نَشْاَتُهٗ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْكَانِ الْاَرْبَعَةِ الْمُسَمَّاةِ

اور جب ہوئی پیدائش انسان کی ان چاروں ارکان عنصری سے کہ جسکا نام

فِيْ جَسَدِهٖ اَخْلَاطًا حَدَثَ عَنْ نَفْخِهٖ اشْتِعَالٌ بِمَا فِيْ جَسَدِهٖ

بیچ جسد انسان کے اخلاط رکھا گیا ہے حادث ہوا ہونکنے سے حق تعالیٰ کے اپنی روح کو سبب ایک شعلہ بسبب اس چیز کے کہ بیچ بدن انسان کے ہے

مِنَ الرُّطُوْبَةِ فَكَانَ رُوْحُ الْاِنْسَانِ نَارًا لِاَجْلِ نَشْاَتِهٖ وَلِهٰذَا

رطوبت غریزی سے پس ہوئی روح انسان کی آتش بسبب پیدائش عنصری انسان کے اور واسطے اسی کے

مَا كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى اِلَّا فِيْ صُوْرَةِ النَّارِ وَجَعَلَ حَاجَتَهٗ فِيْهَا

نہ کلام کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے مگر بیچ صورت آتش کے اور گردانا حق تعالیٰ نے حاجت اور مطلوب موسیٰ کا بیچ آگ کے

فَلَوْ كَانَتْ نَشْاَتُهٗ طَبِيْعِيَّةً لَكَانَ رُوْحُهٗ نُوْرًا وَكَنّٰى عَنْهُ

پس اگر ہوتی پیدائش انسان کی طبیعی نوری غیر عنصری البتہ ہوتی روح انسان کی نور اور کنایہ کیا حق تعالیٰ نے حدوث اور ظہور شعلہ

بِالنَّفْخِ يُشِيْرُ اِلٰى اَنَّهٗ مِنْ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ فَاِنَّهٗ بِهٰذَا النَّفَسِ

ساتھ نفخ روح اپنی کے جس حال میں اشارہ کرتا ہے حق تعالیٰ طرف اس بات کے کہ تحقیق وہ حدوث شعلہ کا نفس رحمانی سے ہے اسلیے کہ بسبب اس نفس

الذي هو النفخة ظهر عينه و باستعداد المنفوخ

کہ وہ ایک نفخ مرطوبی ہے ظاہر ہوئی عین روح انسانی خارج میں اور بسبب استعداد اور رطوبت جار منفوخ

فيه كان الاشتعال نارا لا نورا فبطن نفس الحق فيما

فیہ یعنی جسد کے حاصل ہوا اشتعال یعنی صورت آتش کے نہ صورت نور میں پس پوشیدہ ہوئی روح حقتعالی کی بیچ اس چیز کے کہ

كان به الانسان انسانا ثم اشتق له منه شخصا على

ہے بسبب اسکے انسان کی انسانیت پھر نکالا حق تعالی نے واسطے آدم کے اُسی آدم سے ایک جسم اوپر

صورته سماه امرأة فظهرت بصورته فحن اليها

صورت آدم کے کہ نام رکھا اُسکا عورت پس ظاہر ہوئی وہ عورت موافق صورت آدم کے پس میلان کیا آدم نے طرف اُس عورت کے

حنين الشيء الى نفسه وحنت اليه حنين الشيء

مثل میلان کسی شے کے طرف ذات اپنی کے اور میلان کیا اُس عورت نے طرف آدم کے مثل میلان کسی شے کے

الى وطنه فحبب اليه النساء فان الله تعالى احب من خلقه

طرف وطن اپنے کے پس محبوب گردانا اللہ تعالی نے طرف انسان کامل کے نساء کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکھا انسان کامل کو کہ پیدا کیا اُسکو

على صورته واسجد له ملائكته النوريين على عظم

اوپر صورت اپنی کے اور سجدہ کیا واسطے انسان کامل کے اللہ تعالی نے فرشتوں نوری اپنے سے باوجود بزرگ

قدرهم ومنزلتهم وعلو نشأتهم الطبيعية فمن هناك

قدر اور منزلت اور علو نشأت طبعی نوری اُنکی کی پس اسی جگہ سے

وقعت المناسبة والصورة اعظم مناسبة واجلها و

واقع ہوئی مناسبت درمیان حق تعالی اور انسان کامل کے اور حال یہ کہ سجدہ ہونا صورت حق تعالی کے اور انسان کامل کا بزرگتر اور جلیل تر اور کاملتر مناسبت ہے

اكملها فانها زوجت اي شفعت وجود الحق كما كانت

اسلیے کہ تحقیق صورت انسان کامل نے جوڑا بنا لیا ہے یعنی جوڑا بنا لیا ہے اُس صورت نے ساتھ وجود اپنے کے وجود حقتعالی کو جیسا

المرأة شفعت بوجودها الرجل فصيرته زوجا فظهرت

عورت نے جوڑا بنا لیا ہو ساتھ وجود اپنے کے وجود مرد کو پس گردانا عورت نے مرد کو جوڑا پس ظاہر ہوئے

الثلاثة حق ورجل وامرأة فحن الرجل الى ربه الذي هو اصله

تین وجود ایک وجود حق تعالی کا اور دوسرا وجود مرد کا اور تیسرا وجود عورت کا پس مائل اور مشتاق ہوا مرد طرف رب اپنے کے کہ وہ اصل اور وطن اپنا ہے

۳۱۵

حَنِينَ الْمَرْأَةِ إِلَيْهِ فَحَبَّبَ إِلَيْهِ رَبُّهُ النِّسَاءَ كَمَا أَحَبَّ

مثل مشتاق ہونے عورت کے طرف مرد کے پس محبوب کیا طرف مرد کے رب اس کے نے نسا کو جیسا کہ دوست رکھا

اللّٰهُ مَنْ هُوَ عَلَىٰ صُورَتِهِ فَمَا وَقَعَ الْحُبُّ إِلَّا لِمَنْ تَكَوَّنَ

اللہ تعالی نے اُس شخص کو یعنی انسان کامل کو کہ وہ اوپر صورت اپنی کے ہے پس نہیں واقع ہوئی محبت مرد کی مگر واسطے اُس صورت کے

عَنْهُ وَقَدْ كَانَ حُبُّهُ لِمَنْ تَكَوَّنَ مِنْهُ وَهُوَ الْحَقُّ فَلِهٰذَا

وہ صورت مرد سے کہ وہ عورت ہے اور تحقیق تھی محبت مرد کی واسطے اُس ذات کے کہ پیدا ہوا مرد اُس سے اور وہ ذات حق تعالی ہے پس واسطے

قَالَ حُبِّبَ إِلَيَّ وَلَمْ يَقُلْ أَحْبَبْتُ مِنْ نَفْسِهِ لِتَعَلُّقِ حُبِّهِ

کہا انسان کامل نے دوست رکھی گئی طرف میرے اور نہ کہا اُس نے دوست رکھا میں نے ذات اپنی سے بسبب متعلق ہونے محبت انسان کامل کے

بِرَبِّهِ الَّذِي هُوَ عَلَىٰ صُورَتِهِ حَتَّىٰ فِي مَحَبَّتِهِ لِامْرَأَتِهِ فَإِنَّهُ

ساتھ رب اپنے کے کہ وہ انسان اوپر صورت اُسی رب کے ہی یہاں تک کہ بیچ محبت کرنی کسی مرد کے واسطے عورت اپنی کے اس لیے کہ تحقیق مرد نے

أَحَبَّهَا بِحُبِّ اللّٰهِ إِيَّاهُ تَخَلُّقًا إِلٰهِيًّا وَلَمَّا أَحَبَّ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ

دوست رکھا عورت کو بسبب دوست رکھنے اللہ تعالی کو اُسی مرد کو از روی اخلاق الٰہی کے اور جب کہ دوست رکھا مرد نے عورت کو

طَلَبَ الْوُصْلَةَ أَيْ غَايَةَ الْوُصْلَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْمَحَبَّةِ

طلب کیا وصال اور پیوند کو یعنی نہایت وصال کو کہ ہوتا ہے وہ بیچ باب محبت کے

فَلَمْ يَكُنْ فِي صُورَةِ النَّشْأَةِ الْعُنْصُرِيَّةِ أَعْظَمُ وُصْلَةٍ

پس نہ ہوگا بیچ صورت پیدائش عنصری کے بزرگتر کوئی وصال

مِنَ النِّكَاحِ وَلِهٰذَا تَعُمُّ الشَّهْوَةُ أَجْزَاءَهُ كُلَّهَا

جماع سے اور واسطے اسی کے عام اور شامل ہوتی ہے شہوت تمامی اجزاے مرد کو

وَلِذٰلِكَ أُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ فَعَمَّتِ الطَّهَارَةُ كَمَا

اور اسی واسطے امر ہوا انسان ساتھ غسل کرنے کے جماع سے پس عام ہوئی طہارت جیسے کہ

عَمَّ الْفَنَاءُ فِيهَا عِنْدَ حُصُولِ الشَّهْوَةِ فَإِنَّ الْحَقَّ غَيُورٌ

ہوگئی فنا اور بیخودی بیچ اجزای جسم کے وقت حاصل ہونے شہوت کے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی بڑا غیرت والا ہے

عَلَى عَبْدِهِ أَنْ يَعْتَقِدَ أَنَّهُ يَلْتَذُّ بِغَيْرِهِ فَطَهَّرَهُ بِالْغُسْلِ

اوپر بندہ اپنے کے اس بات پر کہ اعتقاد کرے وہ بندہ یہ کہ لذت پاوے وہ ساتھ غیر حق تعالی کے پس پاک کیا حق تعالی نے اوسکو ساتھ غسل

لِيَرْجِعَ بِالنَّظَرِ إِلَيْهِ فِيمَنْ فَنِيَ فِيهِ إِذْ لَا يَكُونُ إِلَّا ذَلِكَ

تاکہ رجوع کرے وہ بندہ ساتھ نظر کرنے کے طرف حق تعالی کی بیچ اسی شے کہ فانی ہوا تھا وہ بیچ اسکے اسلیے کہ نہیں حال یہ مگر فقط یہی جانب کہ کچھ سوا اسکے

فَإِذَا شَاهَدَ الرَّجُلُ الْحَقَّ فِي الْمَرْأَةِ كَانَ شُهُودُهُ فِي مُنْفَعِلٍ

پس جسوقت مشاہدہ کرے مرد حق تعالی کو بیچ صورت عورت کے ہوگا شہود مرد کا بیچ منفعل کے

وَإِذَا شَاهَدَهُ فِي نَفْسِهِ مِنْ حَيْثُ ظُهُورِ الْمَرْأَةِ عَنْهُ

اور جسوقت مشاہدہ کرے مرد حق تعالی کو بیچ ذات اپنی کے باعتبار ظہور عورت کے اپنے سے

شَاهَدَهُ فِي فَاعِلٍ فَإِذَا شَاهَدَهُ مِنْ نَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ

مشاہدہ کریگا مرد حق تعالی کو بیچ فاعل کے اور جسوقت مشاہدہ کرے مرد حق تعالی کو بیچ ذات اپنی کے بغیر

اسْتِحْضَارِ صُورَةِ مَا تَكَوَّنَ عَنْهُ كَانَ شُهُودُهُ فِي

حاضر کرنے اور خیال کرنے صورت عورت کے کہ پیدا ہوئی ہے وہ مرد سے ہوگا شہود مرد کا بیچ

مُنْفَعِلٍ عَنِ الْحَقِّ بِلَا وَاسِطَةٍ فَشُهُودُهُ لِلْحَقِّ فِي الْمَرْأَةِ

مرد منفعل کے حق تعالی سے بغیر کسی واسطہ کے پس مشاہدہ مرد کا واسطے حق تعالے کے بیچ صورت عورت کے

أَتَمُّ وَأَكْمَلُ لِأَنَّهُ يُشَاهِدُ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ هُوَ فَاعِلٌ وَ

تمام تر اور کامل تر ہے اسلیے کہ تحقیق مرد مشاہدہ کرتا ہے حق تعالی کو اس اعتبار سے کہ حق تعالی فاعل اور

مُنْفَعِلٌ وَمِنْ نَفْسِهِ مِنْ حَيْثُ هُوَ مُنْفَعِلٌ خَاصَّةً فَلِهَذَا

منفعل دونوں ہے صورت عورت میں اور مشاہدہ کرتا ہے مرد حق تعالی کو ذات اپنی میں اس اعتبار سے کہ وہ مرد منفعل ہے خاص پس واسطے اسکے

أَحَبَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ لِكَمَالِ شُهُودِ الْحَقِّ

دوست رکھا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے نسا کو بسبب کمال شہود حق تعالی کے

۴۱۶

[illegible]

فِيهِنَّ إِذْ لَا يُشَاهَدُ الْحَقُّ مُجَرَّدًا عَنِ الْمَوَادِّ أَبَدًا فَإِنَّ اللّٰهَ

بیچ نساکے اسلیے کہ نہیں مشاہدہ کیا جاتا ہے حق تعالیٰ اُس حال میں کہ مجرد ہووے مادوں سے کبھی اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ

بِالذَّاتِ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

ساتھ ذات اپنی کے بے پرواہ ہے عالموں سے پس جبوقت ہووے امر شہود حق تعالیٰ کا بسبب اس تجرد کے

مُمْتَنِعًا وَلَمْ تَكُنِ الشَّهَادَةُ إِلَّا فِي مَادَّةٍ فَشُهُودُ الْحَقِّ فِي

ممتنع اور ممکن نہیں مشاہدہ کرنا کسیکا حق تعالیٰ کو مگر بیچ کسی ایک مادہ کے پس شہود حق تعالیٰ کا بیچ

النِّسَاءِ أَعْظَمُ الشُّهُودِ وَأَكْمَلُهُ وَأَعْظَمُ الْوُصْلَةِ

نساء کے بزرگتر اور کامل تر شہود کا ہے اور بزرگتر وصال کا بیچ نشاۃ عنصری کے

النِّكَاحُ وَهُوَ نَظِيرُ التَّوَجُّهِ الْإِلٰهِيِّ عَلٰى مَنْ خَلَقَهُ عَلٰى

جماع ہے اور جماع ایک نظیر ہے توجہ الٰہی کی اوپر اُس شخص کے کہ پیدا کیا حق تعالیٰ نے اُسکو اوپر

صُورَتِهِ لِيُخَلِّفَهُ فَيَرٰى فِيهِ صُورَتَهُ بَلْ نَفْسَهُ

صورت اپنی کے تاکہ خلیفہ کرے حق تعالیٰ اُسکو اور دیکھے وہ بیچ اُسی خلیفہ کے صورت اپنی بلکہ ذات اپنی

فَسَوَّاهُ وَعَدَّلَهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ الَّذِي هُوَ نَفَسُهُ

پس برابر اور درست کیا حق تعالیٰ نے جسد مرد کو اور پھونکی بیچ اُسکے روح اپنی کہ وہ روح ذات حق تعالیٰ کی ہے

فَظَاهِرُهُ خَلْقٌ وَبَاطِنُهُ حَقٌّ وَلِهٰذَا وَصَفَهُ بِالتَّدْبِيرِ

پس ظاہر صورت مرد کا خلق ہے اور باطن اُسکا حق اور واسطے اسی کے صفت کی حق تعالیٰ نے باطن یعنی روح کی ساتھ تدبیر کرنے

لِهٰذَا الْهَيْكَلِ فَإِنَّهُ تَعَالٰى بِهِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ

واسطے اسی صورت عنصری انسانی کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ باطن یعنی روح کے تدبیر کرتا ہے امر وجودی کا آسمان سے

وَهُوَ الْعُلُوُّ إِلَى الْأَرْضِ وَهُوَ أَسْفَلُ السَّافِلِينَ لِأَنَّهَا

اور آسمان معنی میں بلندی کے ہے بنسبت زمین کے اور زمین اسفل السافلین ہے اسلیے کہ تحقیق وہ بیچ

أَسْفَلُ الْأَرْكَانِ كُلِّهَا وَسَمَّاهُنَّ بِالنِّسَاءِ وَهُوَ

اسفل تمامی ارکان کی ہے اور نام رکھا حق تعالیٰ نے عورتوں کا زبان عرب میں نساء اور وہ لفظ

[illegible]

جمع لا واحد له من لفظه ولذلك قال عليه السلام

نسبتہ جمع کا ہے نہیں ہے مفرد واسطے اُسکے لفظ سے اُسکی اور واسطے اسی کے فرمایا رسول علیہ السلام نے

حُبِّبَ إليّ من دنياكم ثلاث النساء ولم يقل المرأة

محبوب کی گئیں طرف میرے دنیا تمہاری سے تین چیزیں ایک ان میں سے نساء ہے اور نہ فرمایا آپنے امرأة

فراعى تأخرهن في الوجود عنه فإن النساء هي التأخير

پس رعایت کی آپنے تاخیر عورتوں کی بیچ وجود خارجی کے مرد سے اسلیے کہ تحقیق نساء معنی میں تاخیر کے ہے

قال الله تعالى (إنما النسيء زيادة في الكفر) والبيع

فرمایا اللہ تعالی نے (سوا اسکے نہیں ہے کہ تقدیم اور تاخیر کر لینا زیادتی ہے بیچ کفر کے) اور بیع

بنسيئة يقول بتأخير فلذلك ذكر النساء فما أحبهن

نسیہ کہتے ہیں عرب بسبب تاخیر کے پس اسیواسطے ذکر کیا رسول علیہ السلام نے لفظ نساء کو پس دوست رکھا

إلا بالمرتبة وأنهن محل الانفعال فهن له كالطبيعة

انسان کامل نے عورتوں کو مگر بنظر مرتبہ انکے اسلیے کہ تحقیق عورتیں محل قبول کرنے تاثیر مردوں کی ہیں پس عورتیں واسطے مرد کے مثل طبیعت کی ہیں

للحق التي فتح فيها صور العالم بالتوجه الإرادي

واسطے حق تعالے کے کہ منفتح ہوئی ہیں بیچ اسی طبیعت کل کے صورتیں عالم کی ساتھ توجہ ارادی

والأمر الإلهي الذي هو نكاح في عالم الصور

اور امر الٰہی کے کہ وہ توجہ اور امر الٰہی نکاح اور اجتماع ہے بیچ عالم صورتوں

العنصرية وهمة في عالم الأرواح النورية وترتيب

عنصری کے اور ہمت اور قصد ہے بیچ عالم ارواح نورانی کے اور ترتیب دینا

مقدمات في المعاني للإنتاج وكل ذلك نكاح

مقدمات کا ہے بیچ معنوں کے واسطے ظہور نتیجہ کے اور ہر ایک توجہ اور امر الٰہی نکاح

الفردية الأولى في كل وجه من هذه الوجوه فمن

فردیت اولی کا ہے بیچ ہر ایک وجہ کے ان وجوہ میں سے پس جسنے

أحب النساء على هذا الحد فهو حب إلهي ومن أحبهن

محبت رکھی عورتوں سے اوپر اس تعریف مذکورہ کے پس وہ محبت محبت الٰہی ہے اور جسنے محبت رکھی عورتوں

على جهة الشهوة الطبيعية خاصة نقصه علم

واسطے خواہش اور شہوت طبیعی کے خاصة فوت ہوا اُس سے علم

هذه الشهوة فكان صورة بلا روح عنده

اس شہوت اور خواہش کا پس ہوئی وہ محبت ایک صورت بغیر روح کے نزدیک اُسکے

وإن كانت تلك الصورة في نفس الأمر ذات روح

اور اگرچہ ہووے وہ صورت حقیقت میں صاحب روح

ولكنها غير مشهودة لمن جاء امرأته أو لأنثى

ولیکن وہ صورت ساتھ روح کے مشہود نہیں ہے اُس شخص کو کہ آوے وہ نزدیک بیوی اپنی کے یا نزدیک کسی عورت کے

حيث كانت لمجرد الالتذاذ ولكن لا يدري لمن فجهل

جہاں کہیں ہووے صورت شہوت کی واسطے محض لذت پانے کے ولیکن نہیں جانتا ہے وہ کہ واسطے کس کے ہے یہ لذت اور شہوت پس

من نفسه ما يجهل الغير منه ما لم يسمه هو بلسانه

اپنے نفس سے اُس حال کو کہ نہیں جانتا ہو غیر اُسکا اُسی حال کو اُس سے جبتک کہ نہ آگاہ کرے غیر کو وہ زبان اپنی سے

حتى يعلم كما قال بعضهم شعر

تا کہ جانے وہ غیر جیسا کہ کہا بعض شاعروں نے عارفوں میں سے

شعر

صح عند الناس أني عاشق	غير أن لم يعرفوا عشقي لمن
صحیح اور ثابت ہے نزدیک لوگوں کے کہ تحقیق میں عاشق ہوں	مگر یہ کہ نہیں جانتے ہیں وہ لوگ کہ عشق میرا واسطے کس کے ہے

كذلك هذا أحب الالتذاذ فأحب المحل الذي يكون

ایسا ہی حال اُس مرد جاہل کا ہے کہ دوست رکھا اُسنے التذاذ کو پس دوست رکھا اُسنے اُس محل کو کہ حاصل ہوتا ہے التذاذ

فيه وهو المرأة ولكن غاب عنه روح المسألة فلو علمها لعلم

بیچ اُسی محل کے اور وہ محل عورت ہے ولیکن فوت ہوئی اُس سے روح اور مغز اس مسئلہ کا پس اگر جانتا وہ اس مسئلہ کو البتہ جانتا

بمن التذ ومن التذ وكان كاملا وكما نزلت المرأة عن

کہ ساتھ کسکے لذت پائی اُسنے اور کسنے لذت پائی اور ہوتا وہ کامل اور جیسا کہ اوتر آئی عورت

درجة الرجل بقوله (وللرجال عليهن درجة) نزل المخلوق

مرتبہ سے مرد کے بدلیل قول اللہ تعالی کے اور واسطے مردوں کے اوپر عورتوں کے ہے ایک مرتبہ اُتر آئی مخلوق انسانی

على الصورة عن درجة من أنشأه على صورته مع كونه

ساتھ صورت نوعیہ انسانیہ کے مرتبہ سے حق تعالی کے کہ پیدا کیا اُسنے اُس مخلوق انسانی کو اوپر صورت اپنی کے باوجود ہونے اُس مخلوق کے

على صورته فتلك الدرجة التي تميز بها عنه

اوپر صورت خالق کے پس وہ مرتبہ کہ متمیز ہوا حق تعالی بسبب اُسی مرتبے کے مخلوق سے ایک مرتبہ ہے

٣١٩

بِهَا كَانَ غَنِيًّا عَنِ الْعَالَمِينَ وَفَاعِلًا أَوَّلًا فَإِنَّ الصُّورَةَ

کہ بسبب اُسی مرتبے کے ہوا حق تعالیٰ غنی عالمون سے اور فاعل اول اسلیے کہ تحقیق صورت فعلونی

فَاعِلٌ ثَانٍ فَمَا لَهُ الْأَوَّلِيَّةُ الَّتِي لِلْحَقِّ فَتَمَيَّزَتِ

فاعل ثانی ہے پس نہین ہے واسطے فاعل ثانی کے وہ اولیت جو واسطے حق تعالیٰ کے ہو پس متمیز ہوئے

الْأَعْيَانُ بِالْمَرَاتِبِ فَأَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ

اعیان ثابتہ ساتھ مرتبون کے پس عطا کیا ہر حقدار کو حق اُسکا

كُلُّ عَارِفٍ فَلِهَذَا كَانَ حُبُّ النِّسَاءِ لِمُحَمَّدٍ

ہر عارف نے پس واسطے اسی کے تھی محبت نسا کی واسطے محمد

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَحَبُّبٍ إِلَهِيٍّ وَأَنَّ اللهَ

صلے اللہ علیہ وسلم کے محبت الٰہی سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے

أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَهُوَ عَيْنُ حَقِّهِ فَمَا

عطا کی ہر شے کو استعداد اُسکی اور استعداد ہر عین کی حق اُسکا ہے پس نہ

أَعْطَاهُ إِلَّا بِالِاسْتِحْقَاقِ الَّذِي اسْتَحَقَّهُ

عطا کیا حق تعالیٰ نے کسی شے کو کچھ مگر بسبب حقدار ہونے اُس شے کے اُس حق کا کہ مستحق ہو حقدار اُس حق کا

بِمُسَمَّاهُ أَيْ بِذَاتِ ذَلِكَ الْمُسْتَحِقِّ وَإِنَّمَا قَدَّمَ

ساتھ مسمے اُس حقدار کے یعنی ساتھ ذات اُس حقدار کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ مقدم

النِّسَاءَ لِأَنَّهُنَّ مَحَلُّ الِانْفِعَالِ كَمَا تَقَدَّمَتِ

نسا کو اسلیے کہ تحقیق نسا محل قبول کرنے تاثیر کی ہیں جیسے کہ مقدم ہوئی

الطَّبِيعَةُ عَلَى مَنْ وُجِدَ مِنْهَا بِالصُّورَةِ

طبیعت کلیہ اوپر اُس شخص کے کہ موجود ہوا وہ اُسی طبیعت کلیہ سے ساتھ صورت مخصوص کے

۳۲

وَلَيْسَتِ الطَّبِيْعَةُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ اِلَّا النَّفْسُ الرَّحْمَانِيُّ

اور نہیں ہے طبیعت کلیہ حقیقت میں کوئی شے مگر نفس رحمانی

فَاِنَّهٗ فِيْهَا انْفَتَحَتْ صُوَرُ الْعَالَمِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ لِسَرَيَانِ

اسلیے کہ تحقیق بیچ نفس رحمانی کی پھونکی گئیں صورتیں عالم اجسام کے اعلا اور اسفل کے بواسطہ سرایت

النَّفْخَةِ فِي الْجَوْهَرِ الْهَيُوْلَانِيِّ فِيْ عَالَمِ الْاَجْرَامِ خَاصَّةً

نفخ رحمانی کے بیچ جوہر ہیولانی کے عالم اجسام میں خاصۃ

وَاَمَّا سَرَيَانُهَا لِوُجُوْدِ الْاَرْوَاحِ النُّوْرِيَّةِ وَالْاَعْرَاضِ

ولیکن سرایت نفخ کی بیچ وجود ارواح نوری اور اعراض کے

فَذٰلِكَ سَرَيَانٌ اٰخَرُ ثُمَّ اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَلَّبَ

پس یہ سرایت دوسری ہے پھر تحقیق رسول علیہ السلام نے غالب کیا

فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ التَّاْنِيْثَ عَلَى التَّذْكِيْرِ لِاَنَّهٗ قَصَدَ

بیچ اس حدیث کے تانیث کو اوپر تذکیر کے اسلیے کہ تحقیق رسول علیہ السلام نے قصد کیا

التَّهَمُّمَ بِالنِّسَاءِ فَقَالَ ثَلٰثٌ وَلَمْ يَقُلْ ثَلٰثَةٌ بِالْهَاءِ

اہتمام کا ساتھ نسا کے پس فرمایا آپنے لفظ ثلث کو بغیر تانیث کے اور نفرمایا آپنے لفظ ثلاثہ کو ساتھ حرف ہا کے

الَّذِيْ هُوَ لِعَدَدِ الذُّكْرَانِ اِذْ فِيْهَا ذِكْرُ الطِّيْبِ

کہ وہ موضوع ہے واسطے عدد مذکر کے باوجود واسطے عبارت حدیث کے لفظ طیب کا ہے

وَهُوَ مُذَكَّرٌ وَعَادَةُ الْعَرَبِ اَنْ يُّغَلِّبَ التَّذْكِيْرَ عَلَى

اور لفظ طیب مذکر ہے اور عادت عرب کی یہ ہے کہ غالب کرتے ہیں تذکیر کو اوپر

التَّاْنِيْثِ فَتَقُوْلُ الْفَوَاطِمُ وَزَيْدٌ خَرَجُوْا وَلَا تَقُوْلُ

تانیث کے پس کہتے ہیں عرب بہت عورتیں اور زید نکلے اور نہیں کہتے ہیں عرب

خَرَجْنَ فَغَلَّبُوا التَّذْكِيْرَ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا

بہت عورتیں اور زید نکلیں پس غالب کیا عرب نے تذکیر کو اگرچہ ہے مذکر واحد

اور ایسا ہی حال تغلیب تانیث کا ہے اور یہ تذکیر کے اور اگر تسلیم نہ فرماتا حق تعالی آپکو البتہ جاری ہوتا کلام آپکا موافق عادت عرب کے کہ تغلیب تذکیر کا ہے اوپر تانیث کے

عَلَى التَّانِيْثِ وَاِنْ كَانَ جَمَاعَةً وَهُوَ عَرَبِيٌّ فَرَاعَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اوپر تانیث کے اگرچہ ہے مونث جماعت اور رسول علیہ السلام عربی ہیں پس رعایت کی رسول صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ الْمَعْنَى الَّذِيْ قَصَدَ بِهٖ فِي التَّحَبُّبِ اِلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ

وسلم نے بیچ تغلیب تانیث کے تذکیر پر ایک معنی خاص کہ یعنی مشاہدہ حق کے کہ قصد اور اہتمام کیا آپ نے اسکا بیچ محبوب ہونے کی طرف اُنکی

يُؤْثِرُ حُبَّهٗ فَعَلَّمَهُ اللّٰهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ (وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ

اختیار کیا تھا آپنے محبت اُسکی کو اپنی طرف سے پس تعلیم کی رسول علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وہ چیز کہ نہیں جانتے تھے آپ اُسکو (اور تھا فضل اللہ کا

عَلَيْهِ عَظِيْمًا) فَغَلَّبَ التَّانِيْثَ عَلَى التَّذْكِيْرِ بِقَوْلِهٖ ثَلٰثٌ

اوپر آپکے بہت بڑا) پس غالب کیا آپنے تانیث کو اوپر تذکیر کے ساتھ قول اپنے کے کہ لفظ ثلث ہے

بِغَيْرِ هَاءٍ فَمَا اَعْلَمَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقَائِقِ وَمَا

بغیر حرف ہا کے پس کیا دانا ہیں رسول صلے اللہ علیہ وسلم علم معارف اور حقایق کے اور کیا

اَشَدَّ رِعَايَتَهٗ لِلْحُقُوْقِ ثُمَّ اِنَّهٗ جَعَلَ الْخَاتِمَةَ نَظِيْرَةَ

بڑی زبردست رعایت ہے آپکی واسطے حقوق کے پھر تحقیق رسول علیہ السلام نے گردانا خاتمہ اُن تینوں امور کا مانند

الْاُوْلٰى فِي التَّانِيْثِ وَاَدْرَجَ بَيْنَهُمَا الْمُذَكَّرَ فَبَدَاَ بِالنِّسَاءِ

اول اُن تینوں امور کے بیچ حق تانیث کی اور داخل کیا آپنے درمیان اُن دونوں کے مذکر کو پس ابتدا کی آپنے ساتھ نسا کے

وَخَتَمَ بِالصَّلٰوةِ وَكِلْتَاهُمَا تَانِيْثٌ وَالطِّيْبُ بَيْنَهُمَا كَهُوَ

اور ختم کیا آپنے ساتھ صلوٰۃ کے اور یہ دونوں اسم تانیث کے ہیں اور لفظ طیب درمیان اُن دونوں تانیث کے مثل رسول علیہ السلام کے ہے

فِيْ وُجُوْدِهٖ فَاِنَّ الرَّجُلَ مُدْرَجٌ بَيْنَ ذَاتٍ ظَهَرَ عَنْهَا وَبَيْنَ

بیچ وجود اپنے کے اسلیے کہ تحقیق مرد یعنی آدم داخل ہے درمیان اُس ذات کے کہ ظاہر ہوا ہے وہ مرد اسی ذات سے اور درمیان

امْرَاَةٍ ظَهَرَتْ عَنْهُ فَهُوَ بَيْنَ مُؤَنَّثَيْنِ تَانِيْثٌ ذَاتِيٌّ وَتَانِيْثٌ

اُس عورت کے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ اُسی مرد سے پس مذکر درمیان دو مونث کے ہے ایک تانیث غیر حقیقی اور دوسری تانیث

حَقِيْقِيٌّ وَكَذٰلِكَ النِّسَاءُ تَانِيْثٌ حَقِيْقِيٌّ وَالصَّلٰوةُ تَانِيْثٌ

حقیقی اور ایسا ہی نسا تانیث حقیقی ہے اور صلوٰۃ تانیث

غَيْرُ حَقِيْقِيٍّ وَالطِّيْبُ مُذَكَّرٌ بَيْنَهُمَا كَاٰدَمَ بَيْنَ الذَّاتِ

غیر حقیقی ہے اور طیب مذکر ہے درمیان اُن دونوں کے جیسا کہ آدم علیہ السلام درمیان ذات پاک حق تعالیٰ کے

الْمَوْجُوْدِ هُوَ عَنْهَا وَبَيْنَ حَوَّاءُ الْمَوْجُوْدَةِ عَنْهُ فَإِنْ

کہ موجود ہیں آدم اُسی ذات سے اور درمیان حوا علیہا السلام کہ کہ موجود ہیں حوا آدم علیہ السلام سے اور اگر

شِئْتَ قُلْتَ الصِّفَةَ فَمُؤَنَّثَةٌ أَيْضًا وَإِنْ شِئْتَ

چاہے کہے تو لفظ صفت کو بجائے لفظ ذات کے پھر بھی لفظ صفت مونث ہو اور اگر چاہے

قُلْتَ الْقُدْرَةَ فَمُؤَنَّثَةٌ أَيْضًا فَكُنْ عَلَى أَيِّ

کہے تو بجائے لفظ ذات اور صفت کو لفظ قدرت کو پھر بھی لفظ قدرت مونث ہے پس ثابت رہ اوپر جس

مَذْهَبٍ شِئْتَ فَإِنَّكَ لَا تَجِدُ إِلَّا التَّأْنِيْثَ يَتَقَدَّمُ

مذہب کے چاہے تو اسلیے کہ تحقیق تو نہ پاویگا مگر مونث غیر حقیقی کو کہ مقدم ہے وہ اوپر وجود آدم کے

حَتَّى عِنْدَ أَصْحَابِ الْعِلَّةِ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْحَقَّ عِلَّةً

یہانتک کہ نزدیک اصحاب علت کے کہ گردانتے ہیں وہ لوگ حق تعالیٰ کو علت

فِيْ وُجُوْدِ الْعَالَمِ وَالْعِلَّةُ مُؤَنَّثَةٌ وَأَمَّا حِكْمَةُ الطِّيْبِ

بیچ وجود عالم کے اور علت مونث غیر حقیقی ہے و لیکن حکمت محبت رسول علیہ السلام کی خوشبو کو

وَجَعْلِهِ بَعْدَ النِّسَاءِ فَلِمَا فِي النِّسَاءِ مِنْ رَوَائِحِ

اور حکمت گردانا آپکا خوشبو کو بعد نسا کے پس یہ ہے کہ بیچ نسا کے بو ہے

التَّكْوِيْنِ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ الطِّيْبِ عِنَاقُ الْحَبِيْبِ

ایجاد مرد کی ہوا اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ زیادہ تر خوشبو نزدیک حبیب کے معانقہ محبوب کا ہے

كَذَا قَالُوْا فِي الْمَثَلِ السَّائِرِ وَلَمَّا خُلِقَ عَبْدًا بِالْأَصَالَةِ

ایسا ہی کہا ہے بزرگوں نے بیچ مثل مشہور کے اور جبکہ پیدا کیے گئے رسول علیہ السلام بندہ منفعل متاثر ساتھ اصل

لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ قَطُّ إِلَى السِّيَادَةِ بَلْ لَمْ يَزَلْ سَاجِدًا

نہ اُٹھایا آپنے سر اپنا ہرگز طرف سرداری کے بلکہ ہمیشہ تھے آپ ساجد

وَاقِفًا مَعَ كَوْنِهِ مُنْفَعِلًا حَتَّى كَوَّنَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَوَّنَ

اور قایم مقام عبودیت میں باوجود ہونے اپنے کے منفعل متاثر یہانتک کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپسے جو کچھ کہ پیدا کیا

۳۲۳

فَاَعْطَاهُ رُتْبَةُ الْفَاعِلِيَّةِ فِيْ عَالَمِ الْاَنْفَاسِ الَّتِيْ هِيَ

پس عطا کیا حق تعالیٰ نے رسول علیہ السلام کو رتبہ فاعلیت و موثریت کا بیچ عالم ارواح کے کہ وہ ارواح

الْاَعْرَافُ الطَّيِّبَةُ تُحَبَّبُ اِلَيْهِ الطِّيْبُ فَلِذٰلِكَ جَعَلَهٗ

روائح طیبہ وجود یہ ہیں پس محبوب کی گئی طرف رسول علیہ السلام کے خوشبو اور واسطے اسی کے کردا نیوا علیہ السلام نے طیب کو

بَعْدَ النِّسَاءِ فَرَاعَى الدَّرَجَاتِ الَّتِيْ لِلْحَقِّ فِيْ قَوْلِهٖ (رَفِيْعُ

بعد نسا کے پس رعایت کی رسول علیہ السلام نے حدیث میں درجوں کی حق تعالیٰ کے کہ مذکور ہیں و بیچ قول حق تعالیٰ کے رفیع

الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ) لِاسْتِوَائِهٖ عَلَيْهِ بِاسْمِهِ الرَّحْمٰنِ

درجوں والا صاحب عرش) بسبب مستوی او رظاہر ہونے حق تعالیٰ کے اوپر عرش کے ساتھ اسم رحمن پنے کے

فَلَا يَبْقٰى فِيْمَنْ حَوَا عَلَيْهِ الْعَرْشُ مَنْ لَا تُصِيْبُهُ الرَّحْمَةُ

پس نہ باقی رہی کوئی شے ان اشیا میں سے کہ محیط اور شامل ہے انکو عرش رحمانی کہ نہ پونہچے اسکو رحمت الٰہی یعنی وجود

الْاِلٰهِيَّةُ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ)

الٰہی اور وہی معنی قول حق تعالیٰ کے ہیں (اور رحمت میری نے سمالیا ہے ہر چیز کو)

وَالْعَرْشُ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ وَالْمُسْتَوِي الرَّحْمٰنُ فَبِحَقِيْقَتِهٖ

اور عرش رحمانی نے سمالیا ہے ہر چیز کو اور مستوی او رظاہر اسپر اسم رحمن ہے پس ساتھ حقیقت اسم رحمن کے

يَكُوْنُ سَرَيَانُ الرَّحْمَةِ فِي الْعَالَمِ كَمَا قَدْ بَيَّنَّاهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ

ہوتی ہے سرایت رحمت کی بیچ عالم کے جیسا کہ تحقیق بیان کیا ہمنے اس معنی کو بیچ اکثر جگہ کے

مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَمِنَ الْفَتْحِ الْمَكِّيِّ وَقَدْ جَعَلَ

اس کتاب میں اور کتاب فتوحات کی میں اور تحقیق بیان کیا

الطِّيْبَ الْحَقُّ تَعَالٰى فِيْ هٰذَا الْاِلْتِحَامِ النِّكَاحِيِّ فِيْ بَرَاءَةِ

طیب کو حق تعالیٰ نے بیچ اس ارتباط نکاحی کے بیچ براءت

عائشة فقال تعالى (الخبيثات للخبيثين والخبيثون للخبيثات

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے (ناپاک عورتیں واسطے ناپاک مردوں کے ہیں اور ناپاک مرد واسطے ناپاک عورتوں کے ہیں

والطيبات للطيبين والطيبون للطيبات أولئك مبرءون

اور پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں یہ لوگ مبرا ہیں

مما يقولون) فجعل أرواحهم طيبة لأن القول نفس وهو

اس چیز سے کہ کہتے ہیں لوگ) پس گردانا حق تعالیٰ نے روائح اقوال انکو پاک اور صادق اسلیے کہ تحقیق قول انکا نفس یعنی سانس ہے اور وہ سانس

عين الرائحة فيخرج بالطيب وبالخبيث على حسب ما

عین بو ہے پس نکلتی ہے وہ سانس ساتھ صفت پاکی اور ساتھ صفت ناپاکی کے موافق اس صفت کے کہ

يظهر به في صورة النطق فمن حيث هو إلهي بالأصالة

ظاہر ہوتی ہے سانس ایک آدمی اور ناپاک آدمی سو ساتھ اسی صفت کے بیچ صورت نطق کے پس باعتبار اسکے کہ وہ سانس نفس الٰہی ہے اصل میں

كله طيب فهو طيب ومن حيث ما يحمد ويذم فهو

تمام پاک و خوشبو ہے پس ہر سانس پاک ہے اور باعتبار اسکے کہ وہ سانس محمود شرعی ہوتی ہے اور مذموم شرعی پس وہ سانس

طيب وخبيث فقال في خبث الثوم هي شجرة أكره ريحها

پاک ہے اور ناپاک پس فرمایا رسول علیہ السلام نے بیچ ناپسند ہونے بو لہسن کے کہ وہ ایک درخت ہے کہ ناپسند کرتا ہوں میں بو اسکی کو

ولم يقل أكرهها فالعين لا تكره وإنما يكره ما يظهر

اور نہ فرمایا ہے کہ ناپسند کرتا ہوں میں اس درخت کو اسلیے کہ ذات کسی شے کی نہیں ناپسند کیجاتی ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ ناپسند کیجاتی ہے وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہے

منها والكراهة لذلك إما عرفا أو بعدم ملائمة

اسی ذات سے اور کراہت واسطے اسی چیز کے کہ ظاہر ہوتی ہے وہ کسی شے سے یا باتفاق عرف عام کے ہے یا بسبب عدم مناسبت

طبع أو غرض أو شرع أو نقص عن كمال مطلوب وما

طبیعت کے یا بسبب کسی غرض کے یا بسبب حکم شرع کے یا بسبب نقصان کے کمال مطلوب سے اور نہیں ہے

ثمة غير ما ذكرناه ولما انقسم الأمر إلى خبيث وطيب

بیچ عالم کے کوئی کراہت سوا اس چیز کے کہ ذکر کیا ہمنے اسکا اور جبکہ منقسم ہوئی ہر چیز طرف شے ناپاک اور شے پاک کے

كما قررناه حبب إليه الطيب دون الخبيث ووصف

جیسا کہ مقرر کیا ہمنے اسکو محبوب کی گئی طرف رسول علیہ السلام کے پاک چیز نہ کہ ناپاک چیز اور صفت کی رسول علیہ السلام

الملٰئكة بأنها تتأذى بالروائح الخبيثة لما في

فرشتوں کی اصطلاح پر کہ وہ ایذا پاتے ہیں بوسے بد سے بسبب اُس چیز کے کہ بیچ

هٰذه النشأة العنصرية من التعفين فإنه مخلوق

پیدائش عنصری کے ہے عفونت یعنی بدبو سے اسلیے کہ تحقیق انسان پیدا کیا گیا ہے

من صلصال من حمأ مسنون) أي متغير الريح

(مٹی خشک بجنے والی سے کہ بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے) یعنی تغیر ہونے والی بدبو سے

فتكرهه الملٰئكة بالذات كما أن مزاج الجعل يتضرر

پس کراہیت کرتے ہیں اُس سے فرشتے اپنی ذات سے جیسے کہ تحقیق مزاج کرم سرگین کا ضرر پاتا ہے

برائحة الورد وهي من الروائح الطيبة فليس الورد

بو سے پھول گلاب کی باوجود اسکے کہ بو پھول گلاب کی خوشبو سے ہے پس نہیں ہے گلاب کا پھول

عند الجعل بريح طيبة ومن كان على مثل هٰذا المزاج

نزدیک کرم سرگین کے خوشبودار اور جو شخص کہ ہووے وہ اوپر مثل اس مزاج کے

معنًى وصورةً أضرّ به الحق إذا سمعه وسرّ بالباطل

معنی اور صورت کی رو سے ضرر کرتی اُسکو راستی اور صواب جس وقت سنیگا اُسکو اور خوش ہوگا وہ باطل اور ناراستی سے

وهو قوله تعالى (والذين آمنوا بالباطل وكفروا بالله)

اور یہی معنی مذکور قول اللہ تعالی کے ہیں (اور وہ لوگ ایمان لائے ساتھ باطل کے اور کفر کیا انہوں نے ساتھ اللہ کے

ووصفهم بالخسران فقال (أولٰئك هم الخاسرون

اور صفت کی حق تعالی نے اُنکی ساتھ خسران کے پس فرمایا حق تعالی نے (یہ وہ لوگ ہیں کہ ٹوٹا پانے والے ہیں

الذين خسروا أنفسهم) فإنه من لم يدرك الطيب

کہ ٹوٹا دیا انہوں نے جانوں اپنی کو) اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص دریافت کرے پاک چیز کو

من الخبيث فلا إدراك له فما حبّب إلى رسول الله

ناپاک چیز سے پس نہیں ہے ادراک اوسکو پس نہ محبوب کیا گیا طرف رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم إلا الطيب من كل شيء وما ثمّ إلا هو وهل

صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ مگر پاک چیز ہر پاک اور ناپاک چیزوں میں سے اور نہیں ہے نزدیک رسول علیہ السلام کے کچھ مگر طیب کی

٣٢٧

يُتَصَوَّرُ أَنْ يَكُونَ فِي الْعَالَمِ مِزَاجٌ لَا يَجِدُ إِلَّا الطَّيِّبَ مِنْ كُلِّ

اور کیا متصور ہے یہ بات کہ ہووے بیچ عالم کے ایسا کوئی مزاج کہ نہ پاوے وہ کچھ مگر پاکی کو ہر شے سے

شَيْءٍ لَا يَعْرِفُ الْخَبِيثَ أَمْ لَا قُلْنَا هٰذَا لَا يَكُونُ فَإِنَّا مَا وَجَدْنَا

اور نہ پہچانے وہ ناپاکی کو یا نہیں متصور ہے کہینگے ہم یہ مزاج مذکور نہیں پایا جاتا ہے اسلیئے کہ تحقیق نہ پایا ہمنے اس حکم کو

فِي الْأَصْلِ الَّذِي ظَهَرَ الْعَالَمُ مِنْهُ وَهُوَ الْحَقُّ فَوَجَدْنَاهُ يَكْرَهُ

بیچ اصل اور مبدء عالم کے کہ ظاہر ہوا ہے عالم اس سے اور وہ اصل حق تعالیٰ ہے پس پایا ہمنے حق تعالیٰ کو کہ ناپسند کرتا ہے وہ بعض اشیا کو

وَيُحِبُّ وَلَيْسَ الْخَبِيثُ إِلَّا مَا يُكْرَهُ وَلَا الطَّيِّبُ إِلَّا مَا يُحَبُّ وَالْعَالَمُ

اور دوست رکھتا ہے وہ بعض اشیا کو اور نہیں ہے ناپاک شے مگر وہ چیز کہ مکروہ اور ناپسند کیجاوے وہ اور نہیں ہے پاک شے مگر وہ چیز کہ محبوب اور پسند کیجاوے وہ

عَلٰى صُورَةِ الْحَقِّ وَالْإِنْسَانُ عَلٰى صُورَتَيْنِ فَلَا يَكُونُ ثَمَّةَ مِزَاجٌ

اور پر صورت حق تعالیٰ کے ہے اور انسان اوپر دونوں صورتوں عالم اور حق تعالیٰ کے ہے پس نہیں ہے بیچ عالم کے کوئی مزاج

لَا يُدْرِكُ إِلَّا الْأَمْرَ الْوَاحِدَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ بَلْ ثَمَّةَ مِزَاجٌ يُدْرِكُ الطَّيِّبَ

کہ نہیں ادراک کرتا ہے مگر امر واحد کو ہر شے پاک اور ناپاک سے بلکہ بیچ عالم کے بعض مزاج ہے کہ ادراک کرتا ہے پاک شے کو

مِنَ الْخَبِيثِ مَعَ عِلْمِهِ بِأَنَّهُ خَبِيثٌ بِالذَّوْقِ طَيِّبٌ بِغَيْرِ الذَّوْقِ

ناپاک شے سے باوجود علم اپنے کے اسطرح پر کہ تحقیق وہ خبیث پاک ہے ساتھ ذوق اور وجدان کے اور پاک ہے بغیر ذوق اور وجدان کے

فَيَشْغَلُهُ إِدْرَاكُ الطَّيِّبِ مِنْهُ عَنِ الْإِحْسَاسِ بِخُبْثِهِ هٰذَا قَدْ يَكُونُ

پس باز رکھتا ہے صاحب مزاج کو ادراک طیب کا اسی شے سے ادراک سے خبیث اسی شے کے یہ امر کبھی ہوتا ہے

وَأَمَّا رَفْعُ الْخَبِيثِ مِنَ الْعَالَمِ أَيْ مِنَ الْكَوْنِ فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ

ولیکن اٹھا دینا ناپاکی کا عالم سے یعنی موجودات سے پس یہ نہیں صحیح ہے

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فِي الْخَبِيثِ وَالطَّيِّبِ وَالْخَبِيثُ عِنْدَ نَفْسِهِ

اور رحمت اللہ تعالیٰ کی بیچ ناپاک اور پاک شے کے ہے اور شے خبیث نزدیک ذات اپنی کے

طَيِّبٌ وَالطَّيِّبُ عِنْدَهُ خَبِيثٌ فَمَا ثَمَّةَ شَيْءٌ طَيِّبٌ إِلَّا وَهُوَ

طیب ہے اور طیب نزدیک اسی شے خبیث کے خبیث ہے پس نہیں ہے بیچ عالم کے کوئی شے طیب مگر اس حال میں کہ وہ

مِنْ وَجْهٍ فِي حَقِّ مِزَاجٍ مَا خَبِيثٌ وَكَذٰلِكَ بِالْعَكْسِ

دوسری وجہ سے بیچ حق کسی مزاج کے خبیث ہے اور ایسا ہی برعکس اسکے

وَاَمَّا الثَّالِثُ الَّذِيْ بِهٖ كَمُلَتِ الْفَرْدِيَّةُ فَالصَّلٰوةُ فَقَالَ وَجُعِلَتْ

لیکن تیسری چیز کہ ساتھ اُسی کے کامل ہوئی فردیت اولی پس وہ نماز ہے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے گردانی گئی

قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ لِاَنَّهَا مُشَاهَدَةٌ وَّذٰلِكَ لِاَنَّهَا مُنَاجَاتٌ

ٹھنڈک آنکھوں میری کی بیچ نماز کے اسلئے کہ تحقیق نماز مشاہدہ حق تعالیٰ کا ہے اور نماز مشاہدہ حق تعالیٰ کا ہونا اسوا سطے ہے کہ تحقیق نماز مناجات

بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ عَبْدِهٖ كَمَا قَالَ (فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ) فَهِيَ عِبَادَةٌ

درمیان اللہ تعالیٰ کے اور درمیان بندے اُسکے کے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس یاد کرو تم مجھکو یاد کرونگا میں تمکو) اور نماز ایک عبادت ہے

مَقْسُوْمَةٌ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ عَبْدِهٖ بِنِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِلّٰهِ وَنِصْفُهَا

تقسیم کیگئی درمیان اللہ تعالیٰ کے کہ معبود ہے اور درمیان بندے اُسکے کے کہ عابد ہے دو حصوں پر پس ایک حصہ نماز کا واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے اور دوسرا

لِلْعَبْدِ كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ الصَّحِيْحِ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ

واسطے بندے کے جیسے کہ وارد ہوا بیچ خبر صحیح کے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تقسیم کی گئی نماز

بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ

درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے دو حصوں پر پس ایک حصہ اُسکا واسطے میرے ہے اور دوسرا حصہ اُسکا واسطے بندے میرے کے

وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ

اور واسطے بندے میرے کے ہے جو کچھ کہ سوال کیا اُسنے کہتا ہے بندہ نماز میں شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے جو صاحب رحمت انتہائی اور صاحب

ذَكَرَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) يَقُوْلُ اللّٰهُ

یاد کیا مجھکو بندے میرے نے کہتا ہے بندہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے کہ پروردگار عالموں کا ہے) فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ

تعریف کی بندے میرے نے کہتا ہے بندہ (اللہ صاحب رحمت انتہائی اور صاحب رحمت ابتدائی ہے) فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی اوپر میرے بندے میرے نے

يَقُوْلُ الْعَبْدُ (مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَفَوَّضَ

کہتا ہے بندہ (اللہ خداوند دن جزا کا ہے) فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بزرگی کی میری بندے نے اور سونپے سب امور

اِلَيَّ عَبْدِيْ فَهٰذَا النِّصْفُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَالِصٌ ثُمَّ يَقُوْلُ الْعَبْدُ

طرف میرے بندے میرے نے پس یہ تمامی حصہ واسطے اللہ تعالیٰ کے ہی خالص ہے پھر کہتا ہے بندہ

٣٢٩

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَقُولُ اللهُ هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ

(تجھی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم) فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ درمیان میرے اور درمیان

عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَأَوْقَعَ الْإِشْتِرَاكَ فِي هٰذِهِ

بندے میرے کے ہے اور واسطے بندے میرے کے ہے جو کچھ کہ سوال کیا اُسنے پس واقع اور ثابت کردی اللہ تعالیٰ نے شرکت بیچ اس

الْآيَةِ يَقُولُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ

آیت کے کہتا ہے بندہ (دکھا ہمکو راہ سیدھی راہ

الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

اُن لوگوں کی کہ نعمت دی تو نے اوپر اُنکے نہ کہ راہ اُنکی کہ غضب کیا گیا ہے اوپر اُنکے اور نہ راہ گمراہوں کی)

يَقُولُ اللهُ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَخَلَصَ هٰؤُلَاءِ

فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس یہ تمام واسطے بندے میرے کے ہیں اور واسطے بندے میرے کے ہے جو کچھ کہ سوال کیا اُسنے پس خاص ہیں یہ تمام

لِعَبْدِي كَمَا خَلَصَ الْأَوَّلُ لَهٗ تَعَالٰى فَعُلِمَ مِنْ هٰذَا

واسطے بندے میرے کے جیسا کہ خاص ہوا تھا حصہ اول واسطے اللہ تعالیٰ کے پس معلوم ہوا خبر مذکور سے

وُجُوبُ قِرَاءَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْهَا

وجوب قرات سورۂ فاتحہ کا نماز میں پس جسنے نہ پڑھا سورۂ فاتحہ کو

فَمَا صَلَّى الصَّلٰوةَ الْمَقْسُومَةَ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ عَبْدِهٖ وَلَمَّا

پس نہ پڑھا اُسنے اُس نماز کو کہ تقسیم کی گئی ہے درمیان اللہ تعالیٰ کے اور درمیان بندے اُسکے کے اور جب

كَانَتْ مُنَاجَاةً فَهِيَ ذِكْرٌ وَمَنْ ذَكَرَ الْحَقَّ فَقَدْ جَالَسَ

ہوئی نماز مناجات اور سرگوشی پس نماز ذکر ہے اور جسنے ذکر کیا حق تعالیٰ کا پس تحقیق ہمنشین ہوا وہ

الْحَقَّ وَجَالَسَهُ الْحَقُّ فَإِنَّهٗ صَحَّ فِي الْخَبَرِ الْإِلٰهِيِّ أَنَّهٗ تَعَالٰى

حق تعالیٰ کا اور ہمنشین ہوا اسکا حق تعالیٰ اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ صحیح ہوا بیچ خبر الٰہی کے یہ کہ تحقیق

قَالَ أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي وَمَنْ جَالَسَ مَنْ ذَكَرَهٗ وَهُوَ ذُو بَصَرٍ

فرمایا حق تعالیٰ نے میں ہمنشین اُس شخص کا ہوں کہ ذکر کرتا ہے میرا اور جو شخص کہ ہمنشین ہوا وہ حق تعالیٰ کا کہ ذکر کرتا ہو وہ حق تعالیٰ کا جس حالمیں کہ وہ تیز بینا

رَأٰى جَلِيسَهٗ فَهٰذِهٖ مُشَاهَدَةٌ وَرُؤْيَةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذَا بَصَرٍ

دیکھیگا وہ ذاکر ہمنشین اپنے کو پس یہ نماز مشاہدہ اور روئیت حق تعالیٰ کی ہے پس اگر نہووے ذاکر تیز بینائی والا

لَمْ يَرَهٗ فَمِنْ هُنَا يَعْلَمُ الْمُصَلِّي رُتْبَتَهٗ هَلْ يَرَى الْحَقَّ بِهٰذِهِ الرُّؤْيَةِ

نہ دیکھیگا وہ حق تعالیٰ کو پس اسجگہ سے جانتا ہے مصلی رتبے اپنے کو کہ کیا دیکھتا ہے وہ حق تعالیٰ کو ساتھ اُس روئیت کے

فِي هٰذِهِ الصَّلٰوةِ أَمْ لَا فَإِنْ لَمْ يَرَهُ فَلْيَعْبُدْهُ بِالْإِيمَانِ

بیچ اس نماز کے یا نہیں پس اگر نہ دیکھے مصلی حق تعالی کو پس چاہیے کہ عبادت کرے وہ حقتعالی کی ساتھ ایمان بالغیب کے

كَأَنَّهُ يَرَاهُ فَيُخَيِّلُهُ فِي قِبْلَتِهِ عِنْدَ مُنَاجَاتِهِ وَيُلْقِي السَّمْعَ

گویا کہ دیکھتا ہے وہ حق تعالی کو پس خیال کرے وہ حق تعالی کا بیچ قبلے اپنے کے وقت مناجات اور سرگوشی اپنی کے اور لگا دیوے کان کو

لِمَا يَرُدُّ بِهِ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ فَإِنْ كَانَ إِمَامًا لِعَالَمِهِ الْخَاصِّ

واسطے اُس چیز کے کہ وارد ہوتی ہو اوپر اُس مصلی کے حق تعالی سے پس اگر ہووے وہ مصلی امام واسطے عالم انسانی اپنے کے کہ مخصوص ہے وہ عالم

بِهِ وَلِلْمَلٰئِكَةِ الْمُصَلِّينَ مَعَهُ فَإِنَّ كُلَّ مُصَلٍّ فَهُوَ إِمَامٌ

ساتھ اپنے اور واسطے اُن فرشتوں کے کہ نماز پڑھنے والے ہیں وہ ساتھ اپنے اسلیے کہ تحقیق ہر مصلی امام ہے

بِلَا شَكٍّ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُصَلِّي خَلْفَ الْعَبْدِ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ

بے شک کیونکہ تحقیق فرشتے نماز پڑھتے ہیں پیچھے بندے کے جسوقت نماز پڑھتا ہے وہ تنہا

كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ فَقَدْ حَصَلَ لَهُ رُتْبَةُ الرَّسُولِ فِي الصَّلٰوةِ

جیسا کہ وارد ہوا ہے بیچ حدیث کے پس تحقیق حاصل ہوا واسطے اُسی امام کے رتبہ رسول کا بیچ نماز کے

وَهِيَ النِّيَابَةُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

اور رتبہ رسول اللہ کا نیابت ہے اللہ تعالی کی جانب سے اور جسوقت کہے امام سنی اللہ تعالی نے تعریف اُس شخص کی کہ تعریف

فَيُخْبِرُ نَفْسَهُ وَمَنْ خَلْفَهُ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَهُ فَتَقُولُ الْمَلٰئِكَةُ

پس خبر دیتا ہے امام ذات اپنی کو اور اُس شخص کو کہ پیچھے اُسکے ہے اسطرح پر کہ تحقیق اللہ تعالی نے سنی تعریف اُسکی پس کہتے فرشتے

وَالْحَاضِرُوْنَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰى لِسَانِ

اور جو لوگ حاضر ہیں آدمیوں سے اے پروردگار ہمارے خاص واسطے تیرے تعریف ہے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا اوپر زبان

عَبْدِهِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَانْظُرْ عُلُوَّ رُتْبَةِ الصَّلٰوةِ

بندے اپنے کے کہ سمع اللہ لمن حمدہ پس دیکھ تو بلند مرتبے کو نماز کے

وَإِلٰى أَيْنَ تَنْتَهِي بِصَاحِبِهَا فَمَنْ لَمْ يَحْصُلْ لَهُ دَرَجَةُ الرُّؤْيَةِ

اور کہاں تک پہونچاتی ہے نماز صاحب نماز کو پس جو شخص کہ نہ حاصل ہووے واسطے اُسکے رتبہ رویت حق تعالی کا

فِي الصَّلٰوةِ فَمَا بَلَغَ غَايَتَهَا وَلَا كَانَ لَهُ فِيهَا قُرَّةُ عَيْنٍ

بیچ نماز کے پس نہ پہونچا وہ غایت نماز کو اور نہ حاصل ہوئی واسطے اُسکے بیچ نماز کے ٹھنڈک آنکھ کی

لانه لم يرَ من يناجيه فانّ لم يسمع ما يرد من الحق عليه

اسلیے کہ تحقیق اُسنے نہ دیکھا حق تعالیٰ کو کہ سرگوشی کرتا ہے وہ اسسے پس اگر نہ سنا اُس محبوب نے اُس چیز کو کہ وارد ہوئی ہو حق تعالیٰ کی طرف سے اُس پر

فيها فما هو ممن القى السمع ولا سمعه ومن لم يحضر فيها

بیچ نماز کے پس نہیں ہے وہ محبوب اُن لوگوں میں سے کہ لگایا اُنہوں نے کان کو اور سنا اُنہوں نے اُسکو اور جو شخص نہ حاضر ہوا بیچ نماز

مع ربه مع كونه لم يسمع ولم يرَ فليس بمصلٍّ اصلاً

ساتھ رب اپنے کی باوجود اسکے کہ نہ سنا اُسنے اور نہ دیکھا پس نہیں ہے وہ نمازی ہرگز

ولا هو ممن القى السمع وهو شهيد وما ثَمَّ عبادة

اور نہیں ہے وہ اُن لوگوں میں سے کہ لگایا اُنہوں نے کان کو اور وہ حاضر ہیں اور نہیں ہے عبادت نہیں ہے کوئی عبادت

تمنع من التصرف في غيرها ما دامت سوى الصلوة

ایسی کہ منع کرے وہ عابد کو تصرف سے عابد کے بیچ غیر عبادت کے جبتک کہ باقی اور ثابت رہی وہ عبادت سوا نماز کے

وذكر الله فيها اكبر ما فيها لما تشتمل عليه

اور ذکر کرنا عبد کا اللہ تعالیٰ کو بیچ نماز کے بزرگتر اُن چیزوں کا ہے جو بیچ نماز کے ہیں اُن چیزوں میں سے کہ مشتمل ہے نماز اوپر اُنکے

من الاقوال والافعال وقد ذكرنا صفة الرجل الكامل

اقوال اور افعال میں سے اور تحقیق ذکر کیا ہمنے وصف مرد کامل کا

في الصلوة في الفتوحات المكية كيف يكون

بیچ نماز کے فتوحات کی میں کہ کیونکر ہوتا ہے مرد کامل

لان الله تعالى يقول ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر

اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماتا ہے (کہ تحقیق نماز منع کرتی ہے کاموں بیحیائی اور افعال ناپسند سے

لانه شرع للمصلى ان لا يتصرف في غير هذه العبادة مدام

اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مشروع کیا واسطے نمازی کے یہ کہ نہ تصرف کرے وہ بیچ غیر اس عبادت کے جبتک کہ نمازی بیچ نماز کے ہے

فيها ويقال له مصلٍّ (ولذكر الله اكبر) يعني فيها اي

اور کہا جاوے اُسکو مصلی (اور البتہ ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو بزرگتر ہے) یعنی بیچ نماز کے یعنی

الذكر الذي يكون من الله لعبده حين يجيبه في سؤاله

وہ ذکر کہ ہوتا ہے وہ طرف سے اللہ تعالیٰ کے واسطے بندے اپنے کے جسوقت جواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ بندہ کو بیچ سوال و تعریف کے

٣٣٢

وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِ أَكْبَرُ مِنْ ذِكْرِ الْعَبْدِ رَبَّهُ فِيْهَا لِأَنَّ الْكِبْرِيَاءَ

اور بیچ ثنا بندے کے اوپر حق تعالیٰ کے بزرگتر ہے ذکر کرنے سے بندہ کو رب اپنے کو بیچ نماز کے اسلیے کہ تحقیق بزرگی خاص واسطے

لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِذٰلِكَ قَالَ (وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ) وَقَالَ

اللہ تعالیٰ کے ہے اور واسطے اسی کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم نماز میں) اور فرمایا حق تعالیٰ نے

(أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ) فَإِلْقَاؤُهُ السَّمْعَ هُوَ لِمَا يَكُوْنُ

یا لگایا اپنے کان کو اور وہ حاضر ہے) پس لگانا نمازی کا کان کو واسطے اس چیز کے ہے کہ حاصل ہوتی ہے وہ چیز

مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ إِيَّاهُ فِيْهَا وَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْوُجُوْدَ لَمَّا كَانَ عَنْ

ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کے بندے کو بیچ نماز کے اور بعض کمال اور بزرگی اور اسرار نماز میں سے یہ ہے کہ تحقیق وجود عالم کا جبکہ

حَرَكَةٍ مَعْقُوْلَةٍ نَقَلَتِ الْعَالَمَ مِنَ الْعَدَمِ إِلَى الْوُجُوْدِ عَمَّتِ الصَّلٰوةُ

حرکت معقولی تجلی سے کہ لائی وہ حرکت عالم کو عدم اضافی سے طرف وجود خارجی کے شامل ہوئی نماز

جَمِيْعَ الْحَرَكَاتِ وَهِيَ ثَلٰثُ حَرَكَةٌ مُسْتَقِيْمَةٌ وَهِيَ حَالُ

تمامی حرکتوں کو عالم کے اور وہ حرکات تین قسم پر ہیں ایک حرکت مستقیم ہے اور وہ حال

قِيَامِ الْمُصَلِّيْ وَحَرَكَةٌ أُفُقِيَّةٌ وَهِيَ حَالُ رُكُوْعِ الْمُصَلِّيْ وَ

قیام نمازی کا ہے اور دوسری حرکت افقی ہے اور وہ حال رکوع نمازی کا ہے اور

حَرَكَةٌ مَنْكُوْسَةٌ وَهِيَ حَالُ سُجُوْدِ الْمُصَلِّيْ فَحَرَكَةُ الْإِنْسَانِ

تیسری حرکت منکوسی ہے اور وہ حال سجود مصلی کا ہے پس حرکت انسان کی

مُسْتَقِيْمَةٌ وَحَرَكَةُ الْحَيَوَانِ أُفُقِيَّةٌ وَحَرَكَةُ النَّبَاتِ مَنْكُوْسَةٌ

مستقیم ہے اور حرکت حیوان کی افقی ہے اور حرکت نبات کی منکوسی ہے

وَلَيْسَ لِلْجَمَادِ حَرَكَةٌ مِنْ ذَاتِهٖ فَإِذَا تَحَرَّكَ الْحَجَرُ فَإِنَّمَا

اور نہیں ہے واسطے جماد کے کوئی حرکت محسوس ذات اسکی سے پس جس وقت متحرک ہووے پتھر پس سوا اسکے نہیں ہے

يَتَحَرَّكُ بِغَيْرِهٖ وَأَمَّا قَوْلُهٗ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ

کہ متحرک ہوتا ہے وہ بسبب غیر اپنے کے ولیکن حدیث قول رسول علیہ السلام کی پس تحقیق مجہول لکھ گئی ٹھنڈک اور قرار آنکھ میری کی بیچ نماز کے اور نہ

٣٤٣

يَنْسِبُ الجَعْلَ إِلَى نَفْسِهِ فَإِنَّ تَجَلِّيَ الحَقِّ لِلْمُصَلِّي إِنَّمَا هُوَ رَاجِعٌ

نسبت کی اپنے جعل یعنی کرنے کی طرف ذات اپنی کی پس تحقیق تجلی حق تعالیٰ کی واسطے مصلی کے سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ تجلی راجع ہے

إِلَيْهِ تَعَالَى لَا إِلَى المُصَلِّي فَإِنَّهُ لَوْ لَمْ يَذْكُرْ هٰذِهِ الصِّفَةَ عَنْ نَفْسِهِ

طرف حق تعالیٰ کے نہ طرف مصلی کے اسلیے کہ تحقیق رسول علیہ السلام اگر نہ ذکر کرتے اس صفت قرۃ عین کی بیچ ذات اپنی کے

لَأَمَرَهُ بِالصَّلٰوةِ عَلَى غَيْرِ تَجَلٍّ مِنْهُ لَهُ فَلَمَّا كَانَ مِنْهُ ذٰلِكَ بِطَرِيقِ

البتہ امر کرتا حق تعالیٰ انکو ساتھ نماز پڑھنے کے بغیر تجلی اپنی کے واسطے رسول علیہ السلام کے پس جبکہ ہوئی حق تعالیٰ سے تجلی واسطے رسول علیہ السلام کے از

الِامْتِنَانِ كَانَتْ هٰذِهِ المُشَاهَدَةُ بِطَرِيقِ الِامْتِنَانِ فَقَالَ وَجُعِلَتْ

امتنان کے ہوگا یہ مشاہدہ بندیگا از راہ امتنان کے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے اور گردانی گئی

قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ وَلَيْسَ إِلَّا مُشَاهَدَةَ المَحْبُوبِ الَّتِي تَقَرُّ بِهَا

ٹھنڈک آنکھ میری کی بیچ نماز کے اور نہیں ہے ٹھنڈک و قرار آنکھ کو مگر مشاہدہ محبوب کے کہ سرور اور قرار ہوتا ہے ساتھ اس

عَيْنُ المُحِبِّ مِنَ الِاسْتِقْرَارِ فَتَسْتَقِرُّ العَيْنُ عِنْدَ رُؤْيَتِهِ فَلَا تَنْظُرُ

آنکھ محب اور عاشق کو کہ قرۃ العین عبارت آرام اور تسکین آنکھ سے ہے پس آرام پاتی ہے آنکھ وقت رویت محبوب کے پس نہیں نظر کرتی

مَعَهُ إِلَى شَيْءٍ غَيْرِهِ فِي شَيْءٍ وَفِي غَيْرِ شَيْءٍ وَلِذٰلِكَ نُهِيَ عَنِ الِالْتِفَاتِ

ساتھ محبوب کے طرف کسی شے غیر محبوب کے بیچ صورت کسی شے کے اور بیچ غیر صورت کسی شے کے اور واسطے اسکے منع کیا گیا مصلی التفات کرنے سے طرف

فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الِالْتِفَاتَ شَيْءٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ العَبْدِ

بیچ نماز کے اسلیے کہ تحقیق التفات اور توجہ مصلی کی طرف غیر کے ایک شے ہے کہ اچک لیتا ہے اور حصہ اپنا بنا لیتا ہے اسکو شیطان نماز بندے سے

فَيَحْرِمُهُ مُشَاهَدَةَ مَحْبُوبِهِ بَلْ لَوْ كَانَ مَحْبُوبَ هٰذَا المُلْتَفِتِ مَا الْتَفَتَ

پس محروم کرتا ہے شیطان مصلی کو مشاہدہ محبوب اپنے سے بلکہ اگر ہوتا حق تعالیٰ محبوب اس التفات کرنیوالے کا نہ التفات کرتا وہ

فِي صَلٰوتِهِ إِلَى غَيْرِ قِبْلَتِهِ بِوَجْهٍ وَالإِنْسَانُ يَعْلَمُ حَالَهُ فِي نَفْسِهِ

بیچ عین نماز اپنی کے طرف غیر قبلہ اپنے کے کسی وجہ سے اور آدمی جانتا ہے حال اپنا بیچ ذات اور باطن اپنے کے

هَلْ هُوَ بِهٰذِهِ المَثَابَةِ فِي هٰذِهِ العِبَادَةِ الخَاصَّةِ أَمْ لَا فَإِنَّ الإِنْسَانَ

کیا وہ ساتھ اس مرتبہ اور شہود کے ہے بیچ اس عبادت خاص کے یا نہیں اسلیے کہ تحقیق آدمی

عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ فَهُوَ يَعْرِفُ كَذِبَهُ مِنْ صِدْقِهِ

اوپر ذات اور باطن اپنی کے خوب آگاہ ہے اگرچہ درمیان میں لاوے عذروں کو اپنے پس آدمی پہچانتا ہے کذب اپنا صدق سے

فِي نَفْسِهِ لِأَنَّ الشَّيْءَ لَا يَجْهَلُ حَالَهُ فَإِنَّ حَالَهُ لَهُ ذَوْقٌ ثُمَّ

بیچ ذات اور باطن اپنے کی اسلیے کہ تحقیق کوئی شخص نہیں جاہل ہوتا ہے حال اپنے سے اسلیے کہ تحقیق حال اسکا واسطے اسکے ذوقی ہے اور پھر

إِنَّ مُسَمَّى الصَّلَاةِ لَهُ قِسْمَةٌ أُخْرَى فَإِنَّهُ تَعَالَى أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ لَهُ

تحقیق کہ جسکا نام صلوٰۃ رکھا گیا ہے واسطے اسکے تقسیم دوسری ہے اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے امر کیا ہمکو یہ کہ نماز پڑھیں ہم واسطے اسکے

وَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ يُصَلِّي عَلَيْنَا فَالصَّلَاةُ مِنَّا وَمِنْهُ فَإِذَا كَانَ هُوَ الْمُصَلِّي

اور خبر دی حق تعالیٰ نے ہمکو اس بات کی کہ تحقیق حق تعالیٰ مصلی اور متجلی ہے اوپر ہمارے پس صلوٰۃ ہمسے اور حق تعالیٰ سے دونوں قسم کی ہے پس جب ہووے

فَإِنَّمَا يُصَلِّي بِاسْمِهِ الْآخِرِ فَيَتَأَخَّرُ عَنْ وُجُودِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَيْنُ الْحَقِّ الَّذِي

پس سوا اسکے نہیں ہے کہ مصلی و متجلی ہوتا ہے حق تعالیٰ ساتھ اسم اپنے کے کہ آخر ہے پس متاخر ہوتا ہے حق تعالیٰ وجود بندہ مصلی کے اور حق متاخر وہی ہے کہ

يَخْلُقُهُ الْعَبْدُ فِي قَلْبِهِ بِنَظَرِهِ الْفِكْرِيِّ أَوْ بِتَقْلِيدِهِ وَهُوَ الْإِلٰهُ الْمُعْتَقَدُ

کہ پیدا کرتا ہے اور تراش لیتا ہے اسکو بندہ بیچ دل اپنے کے ساتھ نظر فکری یا ساتھ تقلید نبی کے اور یہ وہی ہے جو اعتقاد کیا گیا ہے کہ اعتقاد بندہ کی اسکو تراش

وَيَتَنَوَّعُ بِحَسَبِ مَا قَامَ بِذٰلِكَ الْمَحَلِّ مِنَ الْاِسْتِعْدَادِ كَمَا قَالَ الْجُنَيْدُ

اور نوع بنوع ہوتا ہے معبود مذکور موافق اسی چیز کے کہ قایم ہے وہ ساتھ اس محل خاص کے وہ چیز عبارت ہے استعداد محل سے جیسے کہ کہا حضرت شیخ جنید

حِينَ سُئِلَ عَنِ الْمَعْرِفَةِ بِاللّٰهِ وَالْعَارِفِ فَقَالَ لَوْنُ الْمَاءِ لَوْنُ إِنَائِهِ

جسوقت سوال کیے گئے وہ معرفت حق تعالیٰ سے اور عارف سے پس کہا حضرت جنید نے رنگ پانی کا رنگ ظرف اور محل اسکا کا ہے

وَهُوَ جَوَابٌ سَادٌّ أَخْبَرَ عَنِ الْأَمْرِ بِمَا هُوَ عَلَيْهِ فَهٰذَا هُوَ اللّٰهُ الَّذِي

اور یہ جواب بہت درست ہے خبر دی انہوں نے حقیقت امر معرفت سے کہ نفس الامر میں ہے پس یہ وہی الله ہے کہ

يُصَلِّي عَلَيْنَا وَإِذَا صَلَّيْنَا نَحْنُ كَانَ لَنَا الْاِسْمُ الْآخِرُ فَكُنَّا فِيهِ كَمَا

مصلی اور متجلی ہوتا ہے اوپر ہمارے اور جسوقت نماز پڑھتے ہیں ہم اور مصلی ہوتے ہیں ہم ہوگا واسطے ہمارے اسم آخر پس ہونگے ہم بیچ اسی مقام اور تجلی کے

ذَكَرْنَاهُ فِي حَالِ مَنْ لَهُ هٰذَا الْاِسْمُ فَنَكُونُ عِنْدَهُ بِحَسَبِ حَالِنَا

ذکر کیا ہمنے اسکا بیچ حال اس شخص کے کہ واسطے اسکے یہ اسم آخر ہے پس ہونگے ہم نزدیک حق تعالیٰ کے موافق حال اپنے کے

فَلَا يَنْظُرُ إِلَيْنَا إِلَّا بِصُورَةِ مَا جِئْنَاهُ بِهَا فَإِنَّ الْمُصَلِّيَ هُوَ الْمُتَأَخِّرُ

پس نظر اور تجلی نہیں فرماتا ہے حق تعالیٰ طرف ہمارے مگر ساتھ صورت اسی چیز کے کہ لائے ہیں ہم نزدیک حق تعالیٰ کے اسی چیز کو ساتھ صورت کے اسلیے کہ تحقیق مصلی متأخر ہیں

عَنِ السَّابِقِ فِي الْحَلْبَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَىٰ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ

مجلی سابق سے بیچ میدان سباق کے اور قول اللہ تعالی کا ہر کہ ہر ایک نے ہم میں سے تحقیق جان رکھی ہے صلوۃ اور تسبیح اپنی

اَيْ رُتْبَتَهُ فِي التَّأَخُّرِ فِي عِبَادَتِهِ لِرَبِّهِ وَتَسْبِيحَهُ الَّذِي يُعْطِيهِ

یعنی جانا اُسنے اپنے رتبے کو بیچ تاخیر ہونیکے عبادت میں رب اپنے کی اور جانا اُسنے تسبیح اپنی کو کہ عطا کرتی ہے اُس تسبیح کو کہ لائق ہے استعداد

مِنَ التَّنْزِيهِ اِسْتِعْدَادُهُ فَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهِ الْحَلِيمِ

تنزیہ حق سے ہے استعداد اسکی پس نہیں ہے کوئی شی مگر اس حال میں کہ وہ تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد رب اپنے بردبار

الْغَفُورِ وَلِذٰلِكَ لَا نَفْقَهُ تَسْبِيحَ الْعَالَمِ عَلَى التَّفْصِيلِ وَاحِدًا

اور بخشش والے کی اور واسطے اسی کے نہیں جانتے ہیں ہم لوگ تسبیح تمامی عالم کی تفصیل وار ایک

وَاحِدًا وَثَمَّهُ مَرْتَبَةٌ يَعُودُ الضَّمِيرُ فِيهَا اِلَى الْعَبْدِ الْمُسَبِّحِ فِيهَا

ایک کرکے اور بیچ تسبیح تسبیح کرنیوالے کے ایک مرتبہ ہے کہ پھرتی ہے ضمیر بحمدہ کی بیچ اسی مرتبہ کے طرف بندہ اور ہر شی تسبیح کرنیوالے

فِي قَوْلِهِ (وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ) اَيْ بِحَمْدِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ

بیچ قول اللہ تعالی کے کہ ہے (اور نہیں ہے کوئی شی مگر اس حال میں کہ تسبیح کرتی ہے وہ ساتھ حمد نفس اپنی کے یعنی ساتھ حمد نفس اسی شے کے

فَالضَّمِيرُ الَّذِي فِي قَوْلِهِ بِحَمْدِهِ يَعُودُ اِلَى الشَّيْءِ اَيْ بِالثَّنَاءِ الَّذِي

پس وہ ضمیر کہ بیچ قول بحمدہ کے ہے پھرتی ہے طرف شی کے یعنی ساتھ اوس ثنا اور حمد کے کہ ہے وہ شے

يَكُونُ عَلَيْهِ كَمَا قُلْنَاهُ فِي الْمُعْتَقِدِ اِنَّمَا يُثْنِي عَلَى الْاِلٰهِ الَّذِي

اوپر اُسی ثنا اور حمد کے جیسے کہ کہا ہمنے بیچ اعتقاد کرنیوالے کے کہ تحقیق وہ سوا اسکے نہیں ہے کہ ثنا کرتا ہے اوپر اُس معبود کے کہ

فِي مُعْتَقَدِهِ وَرَبَطَ بِهِ نَفْسَهُ وَمَا كَانَ مِنْ عَمَلِهِ فَهُوَ رَاجِعٌ اِلَيْهِ

بیچ اعتقاد اُسکے کہ ہے اور لگایا اُسنے ساتھ اسی معبود کے دل اپنا اور جو کچھ کہ ہے عمل سے اعتقاد کرنیوالے کا پس وہ راجع ہے طرف اعتقاد کرنیوالے کے

فَمَا اَثْنٰى اِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ فَاِنَّهُ مَنْ مَدَحَ الصَّنْعَةَ فَاِنَّمَا مَدَحَ الصَّانِعَ

پس نہ ثنا کی اعتقاد کرنیوالے نے مگر اوپر ذات اپنی کے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ جسنے تعریف کی مصنوع کی پس سوا اسکے نہیں ہے کہ تعریف کی اُسنے صانع کی

بِلَا شَكٍّ فَاِنَّ حُسْنَهَا وَعَدَمَ حُسْنِهَا رَاجِعٌ اِلٰى صَانِعِهَا وَاِلٰهُ

بے شک اسلیے کہ تحقیق حسن اور قبح اسی مصنوع کا راجع ہے طرف صانع اُسکے کے اور معبود

الْمُعْتَقَدِ مَصْنُوعٌ لِلنَّاظِرِ فِيهِ فَهُوَ صَنْعَتُهُ فَثَنَاؤُهُ عَلٰى مَا اعْتَقَدَهُ

اعتقادی مصنوع اُس شخص کا ہے کہ ناظر ہے وہ بیچ اسی معبود مصنوعی کے پس وہ معبود مصنوع اسکا ہے اور ثنا ناظر کی اوپر اُس معبود مصنوعی کے کہ اعتقاد رکھتا ہے ناظر اُسکا

ثناؤه على نفسه ولهذا يذم معتقد غيره ولو انصف لم

حمد اور ثنا اسکی اوپر ذات اپنی کے ہے اور واسطے اسی کے مذمت کرتا ہے معتقد ہوا اعتقادی غیر اپنے کی اور اگر منصف ہوتا وہ نہ

يكن له ذلك الا ان صاحب هذا المعبود الخاص جاهل

کرتا وہ یہ مذمت مگر یہ کہ تحقیق صاحب اس معبود خاص کا جاہل ہے

بلا شك في ذلك لاعتراضه على غيره في ما اعتقده في الله اذ لو

بے شک بیچ اس مذمت کے بسبب اعتراض اپنے کے اوپر غیر اپنے کے بیچ اس چیز کے کہ اعتقاد رکھتا ہو غیر اس چیز کا بیچ حق تعالیٰ کے

عرف ما قال الجنيد لون الماء لون انائه لسلم لكل ذي اعتقاد

پہچانتا معترض اس چیز کو کہ کہا اسکو حضرت جنید بغدادی نے کہ رنگ پانی کا رنگ محل اور ظرف اسکے کا ہے البتہ تسلیم کرتا وہ معترض واسطے ہر صاحب اعتقاد کے

ما اعتقده وعرف الله في كل صورة وكل معتقد فهو ظان

اس چیز کو کہ اعتقاد رکھتا ہے وہ صاحب اعتقاد اسی چیز کا اور پہچانتا اللہ تعالیٰ کو بیچ ہر صورت کے اور ہر ایک معتقد پس وہ گمانی ہے

ليس بعالم فلذلك قال تعالى (انا عند ظن عبدي بي) اي لا اظهر

نہیں ہے عالم اور صاحب معرفت پس واسطے اسی کے فرمایا حق تعالیٰ نے کہ میں نزدیک گمان بندے اپنے کے ہوں کہ ساتھ میرے رکھتا ہے یعنی نہیں ظاہر ہوتا ہوں میں

له الا في صورة معتقده فان شاء اطلق وان شاء قيد فاله

واسطے اسکے مگر بیچ صورت خاص اعتقاد اسکی کے پس اگر چاہے بندہ مطلق رکھے اور اگر چاہے مقید کرے پس اله

المعتقد تأخذه الحدود وهو الاله الذي وسعه قلب عبده

اعتقادی وہ ہے کہ گھیر لیتے ہیں اسکو حدود اور یہ وہی الٰہ ہے کہ سما لیتا ہے اسکو دل بندے اسکے کا

فان الاله المطلق لا يسعه شيء لانه عين الاشياء وعين نفسه

اسلیے کہ تحقیق الٰہ مطلق نہیں سماتی ہے اسکو کوئی شے اسلیے کہ تحقیق الٰہ مطلق عین اشیا اور عین نفس اپنے کا ہے

والشيء لا يقال فيه يسع نفسه ولا لا يسعها فافهم والله يقول الحق وهو يهدي السبيل

اور کوئی شے نہیں کہا جاتا ہے بیچ حق اسکے کہ سماتی ہے وہ ذات اپنی کو اور نہ یہ کہ نہیں سماتی ہے پس سمجھ تو اے طالب اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حق اور وہی دکھاتا ہے راہ سیدھی

بفضله تعالیٰ تمام ہوا ترجمہ فصوص الحکم مسمی بکنوز الرقوم بتاریخ گیارہویں ذیقعدہ ۱۳۰۰ ہجریہ مقدسہ شاہ محمد مبارک العلی ابن محمد ظاہر غفر اللہ لوالدیہ

۳۲

صحت نامہ اغلاط مقدمۂ فصوص الحکم

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
اسدرہ	اسقدر	۲	۱۷	اگرافعال مین تغیر ہو	اگرافعال مین تغیر ہو	۴۷	۶۶	اوڑگیا	اوٹھ گیا	۸۵	۴۵	پرنسبت	بہ نسبت	۱۱۳	۵۷
پسبب	پہ سبب	۱۱	۷	ہراک سنے	ہراک کے	۴۹	۸	چرا	چورا	۸۸	۲۵	اسپر	اوپر	۱۱۳	۴۸
حسبہ	حسیہ	۱۵	۴۷	سب	حسب	۵۴	۴۸	کرا	کیا	۸۹	۲۰	عقل کو کہتے ہین	عقل اول کو کہتے ہین	۱۱۴	۲۴
تول	قول	۲۱	۲	پیدا کرنے سے	پیدا کرنے سے	۵۰	۱۶	وکالاسم	کالاسم	۹۰	۳۰	کیونکہ پہلی	کیونکہ وہ پہلی	۱۱۴	۲۴
لَمۡ یَسۡبق	لَمۡ یَسۡبِقۡ	۲۴	۴۲	کرا جمالی ہین	کو اجمالی ہین	۵۸	۱۰	علی	علاوہ	۹۳	۵۲	عقل	عقل اول	۱۱۴	۲۵
ویسا کہ	جیسا کہ	۲۶	۵۸	کرینگے	کرنے سکے	۶۴	۴	نائل	مائل	۹۴	۲۴	ظاہر ہے	ظاہر ہوا ہے	۱۱۵	۴
تانیاً	ثانیاً	۲۷	۱۷	اُدپر تو خاص	اوپر تو خاص	۶۵	۴	تنہا	فنا	۹۵	۱۵	سالہ حنظلسوتیہ کے	مشائیہ فلسوتیہ کے	۱۱۶	۴۰
بیارا	بیار	۲۷	۶۵	نعمت کبرین	نعمت کبرے ہو کہ	۶۵	۱۰	کیاتی	کیانی	۹۵	۲۵	اپچی کر	اینچی کر	۱۱۷	۳۱
ادعان	اذعان	۲۸	۲	کہا	کہا	۶۵	۱۴	ار	اور	۹۵	۶۲	اگر انسان اسر تھا	اگر انسان ان تھا	۱۱۸	۱۲
دعوت	دعوئی	۲۸	۱۵	کرسے	کرے	۶۵	۲۶	تجی	ہی	۹۶	۷	کبھی	کبھی	۱۱۹	۳
بس	پس	۲۸	۲۴	کرسے	کرے	۶۵	۲۹	سے	ہے	۹۶	۱۷	ہین	یہین	۱۱۹	۴۴
اوررادہ	اول ارادہ	۳۰	۲۸	پس وہ شخص	پس وہ شخص جیسے کہ	۶۵	۵۲	تعقل	تنقل	۹۶	۱۹	ناقص ہے	ناقص	۱۲۲	۱۸
دستے	ہے	۳۱	۹	پتیدنست	پہ ستیدنت	۶۵	۶۰	سلے	گئی	۹۶	۲۲	یحیی	یحیی	۱۲۴	۲۸
ہین	ہے	۳۱	۱۰	ایا شرم	شرم	۶۵	۶۵	چلی	چکی	۹۶	۵۴	اسکی اطلاع مین	انکی اصطلاح مین	۱۲۵	۸
لہ	کہ	۳۱	۱۷	کیفت	کیفیت	۶۶	۱۹	کشر	اکثر	۹۶	۵۵	لچھ	کچھ	۱۲۵	۲۰
مرتبہ اوراد والواد	مرتبہ اوراد و الوہار	۳۳	۴۱	ہونے ہین	ہوتے ہین	۶۶	۲۵	مر	مگر	۹۸	۱۸	ہرایت	ہدایت	۱۲۶	۱۲
کریا	کیا	۳۳	۴۴	ہوتا ہے	ہوتا ہے	۶۶	۶۹	سد	بسط	۹۸	۵۲	مفارخ	مفاتح	۱۲۶	۲۹
کوئی اہی	کوئی کہے	۳۴	۳۵	مدامت	مداومت	۶۷	۱۹	الناس	انفاس	۹۹	۱۵	نام کہا تہا نزرلہ اللہ	تام کہا تہا نزرلہ اللہ سے	۱۲۹	۴
ہدنان	زبان	۳۷	۷۳	کلام	کام	۶۸	۵۹	دیکتا	دیکھنا	۹۹	۲۱	پیشتر	سابق	۱۲۹	۱۵
دہن	ذہن	۳۸	۸	یوصت	بوصف	۶۹	۲۷	سالک	سالک کا ہے	۱۰۲	۴۹	کومد	کونیہ	۱۳۱	۵۹
سلے ،	سال ہے	۴۲	۴۷	وسوقت	اوسوقت	۷۱	۲۰	طرف ہے	طرف	۱۰۳	۵۰	است	اب	۱۳۲	۱۱
او	اور	۴۵	۱۹	خلقی	خلقی	۷۷	۹	اور غیر ذلک	وغیر ذلک	۱۰۶	۱۰	بلیحی	بلیجی	۱۳۶	۶
فنا	فنا	۴۵	۲۰	سالک	سالک کو	۷۸	۳۰	جابد	جابر	۱۰۶	۶۹	بل	بل	۱۳۶	۶
تیرھواں مراقبہ	سترھواں مراقبہ	۴۶	۱۰	کیونکہ	کیونکر	۷۸	۲۷	اَتیٰ	لاَ تَنۡجِی	۱۰۰	۳	جو کچھ	جو کچھ کہ	۱۳۶	۳۰
تحیت	بحیثُ	۴۶	۵۴	سب	حسب	۷۸	۲۸	تقتن	تفنن	۱۰۸	۵۴	مترجم شارح	مترجم و شارح	۱۳۶	۲۹
۰ن	اون	۴۰	۵	ورد	ورد ا	۸۰	۲	ثابتہ	ثابتہ	۱۰۰	۵۴	جہت	بہت	۱۳۶	۴۳
حنطا	حنطہ	۴۷	۶	کم کردیتا	کم کردینا	۸۲	۱۵	قائ	قا	۱۰۹	۲۵	رہین	ہین	۱۳۷	۱۶
قولہ	قول	۴۷	۵۶	سورت	کسورت	۸۲	۲۸	حمامی	ندای	۱۱۲	۲۷	اسلو	اسکو	۱۳۸	۱۵

صحت نامہ اغلاط متن وترجمۂ فصوص الحکم

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
یہی ہین	سے یہ ہین	۱۸	۱۳	المتزہ	المنزہ	۲۵	۱۲	کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے [illegible]	کہ تحقیق اللہ تعالیٰ [illegible]	۳۶	۱	التنوسا	التنوّر	۴۶	۳
مراتب	مراتب	۱۹	۴	نعدہ	نعبدہ	۲۷	۹					قدّ وسیّق	قدّ کو سیّق	۴۸	۹
محققۃ	محققۃ	۲۵	۱۰	یرونٹ	یرون	۳۶	۱	القائض الکلیہ ہے	الفائض الکلیہ ہے	۳۸	۴۷	اُس انسان کامل کو	اوس انسان کامل کو	۵۰	۲

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
بلندی ں	بلندی کی	۵۰	۲	تیقع	فیقع	۸۱	۳	خیلبرت	جبلوت	۱۴۶	۳	دات	ذوات	۲۴۴	۷
تعلق کا	تعلق کا	۵۱	۲	پیشتر	سابق میں	۹۱	۲	کم لوتقابل	کم تقابل	۱۵۶	۱۱	ای	اوس	۲۳۰	۳
العلیۃ	العلیۃ	۵۱	۳	مستمی العید	مسمی العید	۱۰۶	۴	مواصع	مواضع	۱۶۸	۱۳	مصوص	مخصوص	۲۳۲	۳
تمیز	تمیزہ	۵۳	۲	ہوئے ہیں	ہوتے ہیں	۱۰۶	۵	صواب	صواب سی	۱۸۱	۶	حکمتہ	حکمۃ	۲۵۲	۱۱
خلیل اللہ کا	خلیل اللہ کی	۵۸	۴	دقایۃ	وقایۃ	۱۰۶	۸	سیر کرائے گئے	جب سیر کرائے گئے	۱۸۶	۲	رہم	رحم	۲۵۶	۵
محجوبین کا بعید کو	محجوبین کے ایک کا	۵۹	۱۳	یقع	کیقع	۱۰۷	۲	حقیقت	خفیت	۱۹۷	۲	مجلی	متجلی	۲۶۶	۲
تخیص کتبت	تخیص کتبت	۶۲	۷	تکوین	تکون	۱۱۱	۵	الذی سرفع	الذی سرفع	۲۰۰	۱۱	منشی	کشفی	۲۴۹	۱
جشید ہو کا	چھٹر جشید ہو کا	۶۳	۸	تکوین	تکون	۱۱۱	۸	الذی سع	الذی سع	۲۰۰	۱۲	واعتقدوہ	واعتقدہ	۲۴۹	۴
خدا	فدا	۶۳	۸	وودل	وہ دل	۱۱۶	۱	انسان لو	انسان کو	۲۰۱	۲	صورت کمل علم حقتعالے کی	صورت کمال علم حقتعالی کی	۲۹۰	۱
نقصان سے	نقصان کرتا ہے	۶۳	۸	ایمان لاماوہ	ایمان لا یادہ	۱۱۹	۷	لسمہ	لسمہ	۲۰۲	۱۳				
نکیۃ	کلمۃ	۷۱	۱۱	دوسرے	دوسری	۱۲۰	۳	جب کہ دکھا	جبکہ نہ دکھا	۲۰۵	۱	وجود	وجود	۲۲۸	۵
زدون	زوال	۷۲	۸	اجبار کے	اجبار تھے	۱۳۷	۴۴	جعلت	جعلنا	۲۰۸	۳۳	المستو	المستوی	۳۲۴	۷
ہر عقیدہ	ہر ہر عقیدہ	۷۵	۵	الکال	الکامل	۱۳۷	۴۲	لایا حقتعالے	لایا حقتعالے نے	۲۲۰	۴	تجلی	تجلی	۳۳۳	۱
المعیز	المعیز	۷۶	۶	لسی	کسی	۱۴۱	۱	اعلم	اعلمہ	۲۲۰	۵	عین	عین	۳۳۴	۴

صحت نامہ اغلاط حواشی فصوص الحکم

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
ترسیب	تربیت	۶	۴۶	درطرف ہیں	دو طرف ہیں	۶۰	۵۱	تفاصل	تفاصیل	۱۳۶	۳۴	اسے	اوسے	۲۲۸	۵۱
طوالت الکلام	طول الکلام	۶	۶۱	عین ثابتہ	عین ثابتہ کا	۶۱	۳۷	وجود ماکر	وجود مالک	۱۴۰	۴۷	یعنے لوگ	بیٹنی جو لوگ	۲۴۹	۲۸
مسـ	تنگ	۱۸	۱۲	اخزار	اجزاء	۶۲	۱۴	اگرچہ نام	اگرچہ یہ نام	۱۴۰	۵۳				
وہ یاسوال	دیا سوال	۲۳	۲۳	مقدمی رقدی منہ	مقدمی مقدمی منہ	۶۳	۶۳	بلانے جارینگے	بلائے جاوینگے	۱۸۵	۶	سے	سکے	۲۴۲	۶۴
الحزین	محزین	۲۵	۴۵	کرتاہے	کرتاہے	۶۳	۵۰	رمد	بعد	۱۴۶	۲۲	مثل	تمثل	۲۴۲	۶۶
ای	اسے	۳۶	۳۳	یعنی اسما اسم	یعنی اسما الہی	۹۵	۳۷	بخشنے والا	بخشنے والا	۱۴۷	۳۳	راست	راہ راست	۲۴۸	۶۶
شیاب	شباب	۴۲	۴	آتی ہیں سے	ہیں سے			من اجل	من اجل امہ	۱۴۸	۷۱	پدش	پرورش	۲۶۲	۲۹
چھپانا ہے	چھپاتا ہے	۴۷	۵۲	ایک سرا ہے	ایک ہوا ہے	۱۰۱	۳	باعتبار ذات حقیقی	باعتبار جمال حقیقی	۱۴۹	۵۲	عدوین	عدوتین	۲۶۹	۵۱
ضو	صحو	۴۷	۵۹	لذیر	لذیذ	۱۰۱	۶	فینطق	ینطق	۱۶۰	۳۲	دوری	دوسری	۳۱۱	۱۱
الخ	الخ ہے	۴۸	۲۶	منقی	منتقی	۱۰۳	۳۹	الماحتی	الماحتی	۱۹۲	۷۱	اتھادینا	اٹھا دینا	۳۳۶	۲۱
اعلی المکان	اعلی الامکنۃ	۴۸	۴۲	حبیہ	حسبہ	۱۰۵	۵۸	پیشتر	سابق	۱۸۸	۴۳				
مقعول	معقول	۵۱	۵۵	یعنی	پس	۱۲۳	۴۹	یحب	لا یحب	۲۰۳	۷۹	تمت			
تقضا	تقاضا	۵۴	۳۱	عارضی	عارض	۱۲۹	۳۵	الظالمین	الظالمین						

بعون اللہ الوہاب یہ کتاب نایاب یعنی فصوص الحکم مترجم و محشی بحواشی عجیبہ و فوائد غریبہ مع مقدمہ حسب تصحیح و فرمائش مصنف مدظلہ مطبع احمدی واقع کانپور برادرم مکرم جناب حاجی شیخ احمد یعقوب صاحب میں باہتمام عاجز محمد عبدالصمد کے ماہ شعبان المعظم
سنہ [illegible] ہجریہ کو مطبوع ہوا